13898

کوئی بلاوے مدد کرنیکے لیے تو قبول کرے اور جاوے اور بعضون نے کہا کہ ضیافت کو لیی بلاوی تو حاضر ہووے بشرطیکہ اوسمین گناہ
غزالی نے کہا کہ جو کہا تا ازراہ مفاخرت اور نام ونمود کے بکاوین نہ قبول کرے اور سلف یعنی صحابہ اور اگلے علما مکروہ کہتے
ہین سکو اور جواب دینا چھینک والیکا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہے تو اوسکو جواب مین کہے یرحمک اللہ لکھا ہے شرح السنۃ مین کہ
حق اسلام کے ہین برابر ہین انمین سب مسلمان نیک بھی اور بد بھی یعنی گنہگار غیر مبتدع مگر خاص کیا جاوے نیک ساتھہ بشاشت اور
بیمار پڑے نہ فاجر علی الاعلان کرنیوالا ع ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق المسلم علی المسلم ست
قیل ما ھن یا رسول اللہ قال اذا لقیتہ فسلم علیہ واذا دعاک فاجبہ واذا استنصحک فانصح لہ واذا عطس
فحمد اللہ فسمتہ واذا مرض فعدہ واذا مات فاتبعہ رواہ مسلم اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چھہ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ ای رسول خدا کے فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو
مسلمان سے پس سلام کرا وسپر اور جسوقت بلاوے تجکو یعنی مدد کرنے کیلیی یا ضیافت کے لیے پس قبول کرا ور جسوقت خیر خواہی
چاہے تجھہ سے پس خیر خواہی کرو اسطے اوسکے اور جسوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دی اوسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو
پس پوچھہ اوسکو اور جسوقت مرجاوے ساتھہ جاوے اوسکے یعنی نماز ودفن کے لیی روایت کی یہ مسلم نے ف اور جب بیمار ہو پس پوچھہ اگرچہ
ایکبار ہو اور یہہ جو مشہور ہے کہ بعض اوقات مین عیادت بیمار کی نہ کیجاوی کچھہ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہی اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی
کا زیادہ ہی اور اس مین حقوق مسلمان کی مسلمان پر چھہ فرمائی اور اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانی کی بہت ہین ہر مقام
مین کچھہ کچھہ اون مین سی بیان فرماتے ہین اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ یہہ احکام وحی مین بتدریج یعنی ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوئی ہون یعنی پہلے پانچ نازل ہوے
ہون پھر چھہ ع ح وعن البراء بن عازب قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسبع ونہانا عن سبع امرنا
بعیادۃ المریض واتباع الجنائز وتشمیت العاطس ورد السلام واجابۃ الداعی وابرار المقسم ونصر المظلوم ونہانا عن خواتم
الذہب وعن الحریر والاستبرق والدیباج والمیثرۃ الحمراء والقسی وآنیۃ الفضۃ وفی روایۃ وعن الشرب فی الفضۃ فانہ
من شرب فیہا فی الدنیا لم یشرب فیہا فی الاخرۃ متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سات چیزونکا اور منع فرمایا سات چیزون سے حکم کیا ہمکو ساتہ عیادت بیمار کے اور جانیکے ہمراہ جنازہ کے اور جواب دینے چھینکنے والے کے
اور جواب دینے سلام کے اور قبول کرنے بلانیوالے کے اور سچا کرنے قسم کھانیوالے کے اور مدد کرنے مظلوم کے اور منع فرمایا ہمکو پہننے
انگوٹھی سونیکی سے اور پہننے ریشم کے سے اور اطلس کے سے اور دیباج کے سے اور استعمال کرنے زین پوش سرخ کے سی اور کپڑے تتی کے سی اور منع فرمایا استعمال
کرنے پاسن چاندی کے سی اور ایک روایت مین ہی پینے سے چاندی کے پاسن مین اسلیے کہ تحقیق جو شخص پیویگا اوس مین دنیا مین نہ پیویگا اوس مین
پس آخرت کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف سچا کرنے قسم کھانیوالے کے یعنی اگر کوئی شخص قسم کھاوی ایک امر آیندہ پر اور تو قادر ہو اوپر
پورا کرنے قسم اوسکی کے اور اوس مین گناہ نہو مثلا اگر قسم کہاوی کہ مین تجھہ سے جدا نہین ہونیکا یہانتک کہ کریتو ایسا کام اور تو قادر ہو اوسکو
کرنے پر پس کرنا کہ اوسکی قسم ٹوٹے نہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ اگر کوئی کسیکو قسم دلاوی کہ تجھہ خدا کی قسم یہہ کام کر تو مستحب ہے اوسکو کہ
کرے یہہ کام واسطے تعظیم نام پروردگار کے اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنے مظلوم کی واجب ہی داخل ہی اس مین مسلمان اور ذمی اور
کبھی یہہ قتال تک اور کبھی ساتہ فعل کے اور میثرہ اوس زین پوش کو کہتے ہین کہ روئی بھری ہوتی ہے اوسمین اور اوسکو

ن پر ڈالکر بیٹھتی ہین اوسکو نمدزین کہتے ہین عادات عجم سے ہی کہ وہ از راہ تکبر کے حریر و دیبا وغیرہ سی بناتی ہین پس وہ اگر حریر
ہر رنگ کا حرام ہی اور اگر حریر کا نہو اور ہو سرخ تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین آور قسی نام ایک کپڑیکا ہے کہ ریشم اور کتان
بُنا جاتا ہے منسوب طرف قس کے کہ وہ ایک قریہ ہی مصر کا اور استعمال کرنے چاندی کی باسن سی منع فرمایا اور یہی حکم سونیکی باسن
بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اوسکا استعمال کرنا اور یہہ چیزین جو مذکور ہوئین مردون کو منع ہین سوای باسن چاندی کی کہ مرد
عورتون کو دونو نکو استعمال اونکا درست نہین آور نہ پیویگا اوس مین آخرۃ مین ظاہر تر یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ وہ پینے کا نہین آخرت مین
عذاب اسنے تک یا وقت وقوف اور حساب کے یا جنت مین ایک مدت تک نہین پینے کا پھر پیوے گا اور
ایسی ہی مراد نہ پہنے ریشم سے ہے اس حدیث مین من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ اور ایسی ہی نہ پینے شراب سے
اس حدیث مین من شربہا فی الدنیا لم یشربہا فی الآخرۃ ع + ح **وعن** ثوبان قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع رواہ مسلم
اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان جسوقت پوچھتا ہی بھائی اپنے مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہے
بیچ میوہ خوری بہشت کی یہانتک کہ پھری روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بسبب سعی کرنیکے طرف عیادت بیمار کے لائق جنت اور میوہ خوری
اوسکی کے ہوتا ہی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیمۃ یا ابن
آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ
اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب
العلمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک
عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العلمین قال استسقاک عبدی
فلان فلم تسقہ اما علمت انک لو سقیتہ وجدت ذلک عندی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کی اے بیٹے آدم کے بیمار ہوا مین پس پوچھا تو نی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح
پوچھتا مین تجکو اور تو پالنے والا ہی عالمون کا یعنی اور پاک ہی بیماری سی فرماویگا اللہ تعالی کیا نجانا تو نی کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس
نہ پوچھا تو نی اوسکو کیا نجانا تو نی یہہ کہ اگر پوچھتا تو اوسکو البتہ پاتا مجکو نزدیک اوسکی یعنی رضا میری ای بیٹے آدم کے کھانا مانگا مین نے تجہ سے
پس نہ کھلایا تو نی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح کھلاتا مین تجکو اور تو ہی پالنے والا عالمون کا یعنی اور تو کسیکا محتاج نہین فرماویگا اللہ تعالی کیا
نجانا تو نی یہہ کہ کہانا مانگا تھا تجہ سے بندی میری فلانی نے پس نہ کھلایا تو نی اوسکو کیا نہ جانا تو نی یہہ کہ اگر کھلاتا اوسکو البتہ پاتا تو اوسکو یعنی ثواب
اوسکا نزدیک میری ای بیٹے آدم کے پانی مانگا مین نی تجہ سی پس نہ پلایا تو نی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح پلاتا مین تجکو اور تو پالنے والا عالمون کا ہی
یعنی تجکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی نہ اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجہ سے بندی میری فلانی نے پس نہ پلایا تو نی اوسکو کیا نہ جانا تو نی یہہ
کہ اگر پلاتا اوسکو پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میری روایت کی یہہ مسلم نے **ف** عیادت مریض کے کرنی مین اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر عیادت کرتا پاتا
مجکو نزدیک اوسکے اور کھلانے اور پلانے کے حق مین فرمایا تا ثواب اوسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا کہ عیادت افضل ہی کھلانے
اور پلانے سی ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی اعرابی یعودہ وکان اذا دخل علی مریض

Marfat.com

یعودہ قال لا باس طھور ان شاء اللہ فقال لہ لا باس طھور ان شاء اللہ قال کلا بل حمی تفور علی شیخ کبیر تزیرہ القبور فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنعم اذن رواہ البخاری ف اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی بیمار پر لے گئے ایک گنوار کے پاس تم اسطے پوچھنے حال بیماری اوسکی کے اور رسم تھے حضرت جب جاتے بیمار پر کہ پوچھین اوسکو فرماتے لا بأس طھور یعنی غم نکھا اس بیماری سے اس لیے کہ پاک کرنیوالی ہے بیماری یعنی گناہون سے اگر چاہے اللہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اوسکے نہین کچھ ڈر پاک کرنیوالی ہے یہہ بیماری اگر چاہے اللہ کہا گنوار نے ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہی کہ جوش مارتی ہی بوڑھے پر بڑی پر تلاوے تاکہ یہہ تپ اوسکو قبرون سے یعنی مار ڈالے گی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہان اسطرح سے ہوگا اب روایت کی یہہ بخاری نے ف اس حدیث سے کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لے گئے تعلیم ہی امت کو لیے کہ ادنی ادنی کی خبر پرسی کیا کرین اور ہان اسطرح سے ہوگا یعنی غصہ ہوے حضرت اوسپر کہ مین نے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر وشکر کی بتائی اور باوجود اسکے تونے انکار اس نعمت کا کیا تو اب یون ہی ہوویگا جسطرح تو کہتا ہی اس لیے کہ نہین ہی جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اوس نعمت سے اور احتمال ہی کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علما نے کہا ہے کہ ظاہر یہہ ہے کہ مسلمان تھا لیکن بیوقوف اوجٹ گنوار تھا بسبب شدت درد کے بیتاب ہوکر اسطرح کہہ بیٹھا ع وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی منا انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سے کوئی آدمی پھیرتے اوسپر داہنا ہاتھہ اپنا پھر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیون کے اور شفا دی تو ہی شفا دینیوالا نہین شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نچھوڑے کسی بیماری کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعنہا قالت کان اذا اشتکی الانسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم باصبعہ ہکذا ووضع سفیان سبابتہ بالارض ثم رفعہا بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی سقیمنا باذن ربنا متفق علیہ اور روایت ہی اونہین عائشہ سے کہ کہا جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنی کسی عضو کی بدن اپنے سے یعنی جب کوئی عضو دکھتا کیسکا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرکر ساتہ اونگلی اپنی کے برکت حاصل کرتا ہون ساتھہ نام اللہ کے یہہ مٹی زمین ہماری کے ملی ہوئی تھی ساتھہ لعاب بعضی ہماری کے کہتے ہین ہم یہہ تاکہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھہ حکم پروردگار ہماری کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم ف آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اونگلی پر لگاتے اور رکھتے اوسکو خاک پر پھر رکھتے اونگلی خاک آلودہ اوپر جگہ درد کے اور پھیرتے جاتے اوسکو اوس جگہہ اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک اور یہہ ایک سر ہے اسرار الٰہی سے ہیچ علاج پھوڑون اور زخمون کے اس سر کو حضرت ہی جانتے ہون گے ہماری عقلین قاصر ہین اسکے معلوم کرنے سے لیکن قاضی بیضاوی نے ازراہ احتمال کے بیان کیا ہی کہ طب سے معلوم ہوتا ہی کہ لعاب دہن کو تاثیر ہی ہیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہی ہیچ حفظ مزاج کے حتی کہ لکھا ہی حکما نے کہ مسافر کو چاہیے کہ کچھہ خاک اپنے وطن کی ساتھہ رکھے اور تھوڑی سی پانی کے باسن مین ڈال دے اور وہ پانی پیتا ہی تا امن مین رہے تغیر مزاج سے پس اس لیے حضرت یہہ فعل کرتے ہون اور اور بھی شارحین نے وجہین اسکی بیان کی ہین یہہ سب احتمالات ہین حقیقت وہی ہی جو پہلے مذکور ہوئی اور کہا اشرف نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جائز ہونے رقیہ یعنی منتر کے جبتک کہ اوسمین کوئی حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کے

Marfat.com

اور منتر کسی زبان کا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تلک معنی اوسکے معلوم نہون پڑہنا درست نہین کہ شاید الفاظ کفر کے نہون مگر ایک منتر بچھو کا حدیث مین آیا ہی بسم اللہ شجہ قریبہ آخر تک پڑہنا اوسکا درست ہی اگرچہ معنی اوسکے معلوم نہین ۲ ع ۲ وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی نفث علی نفسہ بالمعوذات ومسح عنہ بیدہ فلما اشتکی وجعہ الذی توفی فیہ کنت انفث علیہ بالمعوذات التی کان ینفث ومسح ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قالت کان اذا مرض احد من اھل بیتہ نفث علیہ بالمعوذات اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے پر معوذات اور پھیرتے اپنی پر ہاتھہ اپنا یعنی جہانتک پہونچ سکتا ہاتھہ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوی اوس بیماری مین کہ وفات کیگئی اوس مین تھے مین دم کرتے حضرت پر معوذات وہ معوذات کہ تھی حضرت دم کرتے اور پھیرتے مین ہاتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اسطرح کہ مین پڑہتی معوذات اور حضرت کی ہاتھون پر دم کرتی اور دونو ہاتھہ اونکی بدن مبارک پر پھیرتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ کہا حضرت عائشہ نی تھی حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گھر والون مین سے دم کرتے اوسپر معوذات سی مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس مین لفظ جمع کا باعتبار آیتون کے کہا یا اقل جمع کے دو ہین یا دو سورتین یہہ اور تیسرے قل ہو اللہ ان تینون کو معوذات کہا تغلیبا اور معتمد یہی بات ہے اور بعضون نے کہا قل یا بھی اس مین داخل ہے اور مسلم کی دوسری روایت مین ذکر ہاتھہ پھیرنیکا نہین ہی پس احتمال ہی کہ پھیرتی ہونگی حضرت لیکن ذکر اس لیے نکیا کہ دم کرنے سے پھیرنا ہاتھون کا آپھی سمجھا جاویگا اور احتمال یہہ بھی ہی کہ حضرت ترک کرتی ہون اوسکو کبھی اور اکتفا کرتے ہون دم کرنے پر اور ظاہر تر اول ہی ہے اور اولے یہی ہے کہ دونون باتین کرے اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ کلام اللہ کی آیتین پڑہ کر دم کرنا سنت ہی ۲ ع ۲ وعن عثمان بن ابی العاص انہ شکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا یجدہ فی جسدہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضع یدک علی الذی یالم من جسدک وقل بسم اللہ ثلثا وقل سبع مرات اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر فقال ففعلت فاذھب اللہ ما کان بی رواہ مسلم اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے یہہ کہ اونہون نے شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتے تھے اوسکو اپنے بدن مین پس فرمایا واسطے اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھہ ہاتھہ اپنا اوس جگہ پر کہ دکھتی ہے بدن تیرے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتہ عزت اللہ کے اور قدرت اوسکی کے برائی اوس چیز کی سے یعنی درد کی سے کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون مین یعنی زیادتی اوسکی سے آیندہ کو کہا عثمان نے پس کیا مین نے پس دور کی اللہ نے وہ بیماری کہ تھی مجھے نقل کی یہہ مسلم نے وعن ابی سعید الخدری ان جبرئیل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اشتکیت فقال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ جبرئیل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا ای محمد کیا بیمار ہی تو پس فرمایا حضرت نے کہ ہان کہا جبرئیل نے ساتہ نام خدا کے افسون پڑہتا ہون تجھپر ہر چیز سی کہ ایذا دی تجکو برائی ہر شخص کی سے یا آنکھہ حسد کرنیوالی کی سے اللہ شفا دی تجکو ساتھہ نام اللہ کے منتر پڑہتا ہون تجھپر نقل کی یہہ مسلم نے وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان و

عَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ساتھ اس دعا کے پناہ مین دیتا ہون مین تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالیٰ کے کہ پورے ہین برائی ہر شیطان کی سی اور ہر جانور زہریلے مارنے والے کے سے اور ہر آنکھ نظر لگانیوالی کے سے اور فرماتی حضرت کہ تحقیق باپ تمھارے یعنی حضرت ابراہیم پناہ مین دیتے تھے ساتھ ان کلمات کے اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ کو روایت کی یہہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہے ف مراد کلمات اللہ تعالیٰ کے سے یا معلومات اوسکے ہین یا نام پاک اوسکے یا کتابین اوسکی اور ہر شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے بڑہ جانیوالے کی برائی سے خواہ وہ جنات مین سے ہو یا آدمیون مین سے یا جانورون مین سے اور ہامہ اوس جانور زہریلے کو کہتے ہین کہ جسکے کاٹے سے آدمی مرجاوے مانند سانپ وغیرہ کے اور جس زہریلے کے کاٹے سے مرے نہین اوسکو سامہ کہتے ہین مانند بچھو اور زنبور کے اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتے ہین اور ساتھ ضمیر تثنیہ کے کہ پھرتی ہے طرف دو کلمون کے کہ جسپر من داخل ہوا ہے لیکن یہہ تکلف ہے اس لیے کہا ہی طیبی نے کہ یہہ بسبب سہو لکھنے والی کے ہے صحیح ساتھ ضمیر مفرد ہی کی ہی ۱۲ ع ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکے بہلائی کا ہو جاتا ہے وہ مصیبت زدہ واسطے حصول بہلائی کے نقل کی یہہ بخاری نے ف مصیبت کہتے ہین ہر امر ناخوش کو پس پہونچنا مصیبت کا ہمیشہ ازراہ قہر ہی کے نہین ہے بلکہ کبھی بسبب مہربانی کی بھی ہوتی ہے کہ گناہ جھڑتی ہین اوس سے اگر صبر کری اور راضی رہے اوسپر علامت مہر کی ہے اور اگر جزع فزع کری اور خفا ہووی علامت قہر کی ہے ۱۲ ح **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین پہونچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکہہ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا پونہچایا جاتا ہی اوسکو مگر جھاڑتا ہی اللہ تعالیٰ بسبب اوسکے گناہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف معانی لفظ ہم وغیرہ کی آپس مین قریب قریب ہین اور فرق ہم و غم مین یہہ ہی کہ ہم امر آیندہ مین ہوتا ہے کہ کوئی امر مشکل درپیش رکھتا ہو اور بقصد کرنے اوسکی کے رنج کھینچے اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہی حاصل یہہ کہ کسیطرح کا رنج مسلمان کو پونہچے باعث جھڑنے گناہ صغیرہ کا ہوتا ہی ۱۲ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا گیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت بخار مین تھے پس لگایا مین نے اونکو ہاتھہ اپنا پھر کہا مین نے ای رسول خدا کی آپ کو ہوتا ہی بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان تحقیق مجھہ بخار ہوتا ہی مانند بخار دو شخصون کی تم مین سی کہا ابن مسعود نے پس کہا مین نے یہہ اسواسطے کہ ہو واسطے تمھارے دگنا ثواب پس فرمایا ہان پھر فرمایا کہ نہین کوئی مسلمان کہ پونہچے اوسکو ایذا مرض سی اور وہ چیز کہ سوا اوسکے مگر دور کرتا ہی اللہ تعالےٰ

بسبب اوسکو گناہ اوسکے جیسی کہ جھاڑتا ہے درخت پتے اپنے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ
أَحَدًا أَوْجَعَ عَلَيْهِ أَشَدَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے
کسیکو کہ بیماری اوسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۞ **وعنها** قَالَتْ
مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسے نہین عائشہ سے کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان جگنی میرے کے
اور ٹھوڑی میری کے پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موت کی واسطے کسیکے کبھی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ بخاری نے ف
یعنی وفات ہوئی حضرت کی اوس حال مین کہ تکیہ کیے ہوی تھے مجھپر پس مین خوب جانتی ہون شدت موت اونکی کے پس نہین مکروہ جانتی مین
الخ یعنی مین گمان کرتے تھے پہلے کہ سختی موت کی ہوتی ہے بسبب کثرت گناہون کے پس جب دیکھی مین نے سختی حضرت کی وفات کی جانا
مین نے کہ سختی موت کی نہین ہے علامت بری ہونی خاتمہ کے بلکہ وہ ہوتی ہی واسطے بلند ہونی درجات کے اور آسانی موت کی نہین ہے
بزرگی والا حضرت کو بطریق اولی ہوتی ع **وعن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ
الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل پہٹی تر و تازہ کھیتی کے ہے جھکاتی ہین اوسکو باوین گرادیتی ہین اوسکو
کبھی اور سیدھا کردیتی ہین کبھی یہانتک کہ آتی ہے اوسکو موت یعنی اسیطرح مسلمان کو کبھی گرادیتا ہی حادثہ ضعف و بیماری کا اور کبھی سیدھا
اور درست کردیتی ہی تندرستی اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کے ہو کہ محکم اور ثابت ہوتا ہی کہ نہین پہونچتی اوسکو کوئی چیز یعنی بسبب
باؤ وغیرہ نہ جھکتا ہی نہ گرتا ہی یہانتک کہ ہوتا ہی اکھڑنا اوس کا ایک دفع یعنی اسیطرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہی بغیر ضعف اور بیماری کے
ایکبارگی ہی گر پڑتا ہی اور مرتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مومن نہین خالی ہوتا بیماری سے یا کمی مال سے
یا ذلت سے اور یہہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کے اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بیماریان اور مصیبتین
تاکہ نہ حاصل ہو اونکو کفارہ اور نہ ثواب ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى
تَسْتَحْصِدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل کھیتی کے ہی ہمیشہ
رہتی ہین باوین جھکاتی اوسکو اور ہمیشہ رہتا ہی مومن پہونچتی ہی اوسکو بلا اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہو کہ نہین ہلتا
یہانتک کہ اوکھاڑا جاتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اسیطرح منافق کو بلا کم پہونچتی ہی دنیا مین تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب سے عقبی مین ع
وعن جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَا لَكِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰهُ
فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خُبْثَ الْحَدِيدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
جابر سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پھر فرمایا کیا ہی واسطے تیرے کانپتی ہی کہا اوس نے تپ ہی نہ برکت
دی اللہ اوس مین پس فرمایا حضرت نے مت برا کہہ تپ کو اس لیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہے گناہ بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا

نقل کی یہہ مسلم نے ف ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ دور کرتا ہی مومن سی تمام خطائین اوسکی بسبب تپ ایک شب کی اور ابوداؤد سے
آیا ہی کہ تپ ایک رات کی جھاڑتی ہے گناہ ایک برس کی ۵ ع ۵ **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ کُتِبَ لَہٗ بِمِثْلِ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی یعنی اور قوت ہوتی ہین اوس سے بسبب اوسکے نوافل و
اوراد لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے مانند اوس چیز کے کہ عمل کرتا تھا گہر مین تندرست نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ شَہَادَۃٌ لِکُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہی ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہی اور بھاگتا
نہین اور اوس مین مرجاتا ہی ثواب شہید کا سا پاتا ہی اور طاعون کہتے ہین مرض عام اور وبا کو فاسد ہوجاتی ہی بسبب اوسکی ہوا اور
مزاج اور بدن اور بعضون نے کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتی ہین کہ زخم پڑجاتے ہین بدن پر نرم جگہون مین مانند بغلون وغیرہ کے
اور گرداونکر سیاہی ہوتی ہی یا سبزی یا سرخی ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشُّہَدَاءُ
خَمْسَۃٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْھَدْمِ وَالشَّہِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سی مرے یعنی دستون اور استسقا وغیرہما سے
تیسرا ڈوبنے والا بدون اختیار کے چوتھا دیوار یا چھت کے نیچے دبنے والا پانچوان شہید بیچ راہ خدا کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ڈوبنے والا
ظاہر یہہ ہے کہ درجہ شہادت کا اوس ڈوبنے والے کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کے کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا ہی اور اور
حکمی ہین یعنی اونکو بھی ثواب شہیدون کا سا ملتا ہی جاننا چاہیے کہ شہدا حکمی کہ وارد ہوے ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین
جمع کیا ہی اونکو سیوطی وغیرہ نے پانچ تو یہی ہین جو مذکور ہوے اور اور یہہ ہین ذات الجنب والا اور جو جل کر مرے اور عورت جو مرے
ساتھ جمع کے یعنی پیٹ سے یا جنکر یا باکرہ اور عورت کہ مرے حمل سے جنی تک یا دودہ چھٹانے تک اور سل والا یعنی دق والا اور مسافر
اور مسافر کہ گر پڑے سواری پر سے اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی کرنیوالا سرحد اسلام پر اور گر پڑنے والا گڑہے مین اور
جسکو کہا جاوین درندے یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے واسطے مال اپنی کے یا اہل یا دین یا خون اپنی کے یا مظلمہ کے یعنی حق کے
اور میت اللہ کی راہ مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سی مرجاوے اور رغبت کرنیوالا شہادت مین کہ مرجاوے بچھونون پر اور حضرت
علی سے روایت ہی کہ جسکو قید کرے بادشاہ از راہ ظلم کے پھر مرجاوے. قید خانہ مین پس وہ شہید ہی اور جو مارا جاوے ظلم سی پھر
اوسے مارنے مین پس وہ شہید ہی اور جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی اور انس سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ تب شہادت
ہی اور عبیدۃ بن الجراح سی روایت ہی کہ کہا اونہون نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کونسا شہیدون مین بزرگ تر ہی اللہ کی نزدیک فرمایا
وہ شخص کہ کھڑا ہو اوراف امام ظالم کے پس کہے اوسکو امر بالمعروف اور منع کرے اوسکو منکر سی پس مار ڈالے وہ امیر اوسکو اور ابی موسیٰ
سی ہی کہ جسکو کچل ڈالے گھوڑا یا اونٹ یا مرے کاٹنے سے زہریلے جانور کے پس وہ شہید ہی اور ابن عباس سی ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پاکباز
رہا اور چھپایا محبت کو پھر مرگیا پس وہ شہید ہی اور روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسکو دوران سر ہو کشتی مین اور قے
آوے اوسکو اجر شہید کا ہی اور ابن مسعود سی ہی بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالیٰ نے لازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پس

Marfat.com

جسنے صبر کیا اون عورتون مین سے یعنی سوکن کے ہونے پر ہوگا اوسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سے روایت ہے بطریق مرفوع کہ جسنے کہی دن مین پچیس بار یہہ دعا اللھم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پھر مرا بچھو نے اپنے پر دیتا ہے اوسکو اللہ ثواب شہید کا اور سوا یت ہے ابن عمر سے بطریق مرفوع کہ جسنے نماز پڑہی ضحی کی اور روزے رکھے تین دن کے مہینے مین اور نہ چھوڑے وتر سفر مین اور نہ حضر مین لکھا جاتا ہے اوسکو ثواب شہید کا اور شہید یہہ ہین چنگل مارنیوالا سانہ سنت کے نزدیک سلامت کے اور جو کہ مرے طلب علم مین اور مراد طلب علم سے یہہ ہے کہ مشغول ہو علم کے حاصل کرنے اور تعلیم کرنے اور تالیف کرنے مین اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو کوئی جیتا رہے اس حالت مین کہ مدارات کرنیوالا ہو لوگون کے پس وہ شہید ہے اور جو لاوے غلہ طرف مسلمانون کے اور جو کوئی کماوے اپنی بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنے کے لیے پس وہ شہید ہے اور مرتث یعنی جو کہ بعد زخمی ہونیکے فائدہ اوٹھاوے شہید ہے اور ایسی ہی جنبی اگر مار ڈالین اوسکو کافر لڑائی مین اور شریق یعنی جسکے گلے مین پانی پھنس گیا اور دم گھٹ کر مر گیا اور حدیث مین آیا ہے کہ جو مسلمان اپنے مرض مین پڑہے دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پھر مری اپنے اوسی مرض مین دیا جاتا ہے ثواب شہید کا اور لکھا جاتا ہے اچھا ہوتا ہے اس حال مین کہ مغفرت کیجاتی ہے اوسکی اور آیا ہے کہ تاجر سچا امانت دار شہدا کے ساتہ ہوگا دن قیامت کے اور جو کوئی مرے شب جمعہ مین شہید ہے اور آیا ہے کہ موذن للہ اذان دینے والا مانند شہید کے ہے کہ لوٹتا ہوا اپنے خون مین اور جب مرتا ہے تو نہین کیڑے پڑتے اوسکی قبر مین اور آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جسنے درود بہیجا مجھپر ایکبار رحمت بہیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہے مجھپر دس بار رحمت بہیجتا ہے اللہ اوسپر سو بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہے مجھپر سو بار لکھتا ہے اللہ درمیان دونون آنکھون اوسکی کے برارۃ یعنی خلاصی نفاق سے اور خلاصی آگ سے اور رکھیگا اوسکو اللہ دن قیامت کے ساتہ شہیدون کے اور آیا ہے کہ جو کوئی کہے صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑہے تین آیتین اخیر سورہ حشر کی متعین کرتا ہے اللہ تعالے ساتہ اوسکے ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کے کرتے ہین اوسپر شام تک پھر اگر مر جاتا ہے اس دن مین شہید مرتا ہے اور جو کوئی پڑہتا ہے شام کو یہی ثواب پاتا ہے اور آیا ہے کہ وصیت کی حضرت نے ایک شخص کو کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی پڑہے اخیر سورہ حشر کا اور فرمایا اگر مر گیا تو شہید مریگا اور جو کوئی مرتا ہے مرگی سے شہید ہوتا ہے اور جو کوئی مرتا ہے حج یا عمرہ مین شہید ہے اور جو کوئی مرتا ہے باوضو شہید ہے اور ایسی ہی رمضان کے مہینے مین یا مرے بیت المقدس یا مکے یا مدینہ مین شہید ہے یا مرے دبلاہٹ کی بیماری سے اور جسکو پہنچے آفت اور مرے وہ صبر کرنیوالا ضرر اور بری بلا پر شہید ہے اور دعا مقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اوسکی حدیث مین بہت آئی ہے جو کوئی پڑہے صبح شام شہید ہے یا مرے نوے برس کا ہو کر یا آسیب زدہ یا مرے اور ماں باپ اوسکے اوس سے راضی ہون اور بیوی نیکبخت کہ مر جاوے اور خاوند اوس سے راضی ہو اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کرے حق اور جو کوئی مدد کرے ساتہ ایک کلمہ کے یا چلنے کے واسطے مسلمان ضعیف کو شہید ہے ۵ ع ۵ وطوالع الانوار حاشیہ درمختار **وعن** عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی انہ عذاب یبعثہ اللہ علی من یشاء وان اللہ جعلہ رحمۃ للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت طاعون کی ہے پس خبر دی مجکو یہ کہ عذاب ہے بہیجتا ہے اوسکو اللہ اپنے بندون پر جسپر چاہتا ہے اور تحقیق اللہ نے گردانا ہے اوسکو رحمت واسطے مومنون کے یعنی جو کہ صبر کرتے ہین اوسپر نہین کوئی گھر

Marfat.com

طاعون یعنی اوسکی شہر مین پھر ٹھہرا رہے بیچ شہر اپنے کے صبر کرنیوالا اور طلب کرنیوالا ثواب کا یعنی ثواب ہی کو لیے ٹھہرا رہا نہ اور غرض کو لیے
جانتا ہی یہہ کہ نہین پہونچے گی اوسکو مگر وہ چیز کہ لکھی ہے اللہ نے واسطے اوسکے مگر کہ ہوتا ہی واسطے اوسکے مانند ثواب شہید کی روایت کی
یہ بخاری نے **وعن** اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجز اُرسل علی طائفۃ من
بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا
فرارا منہ متفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہی بھیجا گیا تھا ایک
یا بنی اسرائیل سے یا فرمایا اون لوگون پر کہ پہلے تمسے تھے یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت
سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نجاؤ اوس مین اور جسوقت کہ ہو ایک زمین مین اور ہو تم اوس مین پس نکلو بھاگ کر اوس سے نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے **ف** ایک جماعت بنی اسرائیل سے مراد وہ ہین کہ جنکو کہا گیا تھا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی اونہون نے فرمایا اللہ تعالے
نے فانزلنا علیہم رجزا من السماء کہا ابن ملک نے پس بھیجا اللہ نے اونپر طاعون پس مر گئے ایک ساعت مین اون مین سے چوبیس ہزار بڑی بوڑہے
اونکی تفسیرون مین بیان اسکا مفصل لکھا ہی اور جانا وہان اس لیے منع ہی کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہی اور بھاگنا نہین اس لیے کہ تقدیر سے
بھاگنا ہی پس ضابطہ وبا مین یہی ہی کہ جہان ہو وہی وہان جاوے نہین اور اگر کہین پہلے سے تھا اور وہان وبا آگئی بھاگو نہین جو کوئی بھاگو
گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہی وہ اور سوای وبا کے اور بعضی جگہون مین بھاگنا آیا ہی ہے جیسے کوئی ایک گھر مین ہو اور زلزلہ آوے یا آگ لگ جاوے
یا دیوار گرنے ہی کے نیچے بیٹھا ہو اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہی بھاگنا وہان سے ع ح **وعن** انس قال سمعت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یقول قال اللہ سبحانہ وتعالے اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ ثم صبر عوضتہ منہما الجنۃ یرید عینیہ رواہ
البخاری اور روایت ہی انس سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ پاک ہی وہ اور بلند ہی جسوقت کہ
مبتلا کرتا ہون مین بندے اپنے کو ساتھ دو پیاریون اوسکی کے پھر صبر کرتا ہی دیتا ہون مین اوسکو عوض اون دونون کی بہشت ارادہ کرتے تھے
حضرت دو پیاریون سے آنکھین اوسکی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی جسکو اندہا کرتا ہون اوسکو اوسکے عوض مین بہشت دیتا ہون
یعنی داخل کرون گا بہشت مین ساتھ نجات پائی ہوونگے یا منازل مخصوصہ دونگا اوس مین پس جو مبتلا ہووے اسمین اوسکو چاہیے کہ صبر کرے
اور ظاہر و باطن مین برا نجانے اوسکو اور جانے کہ اندہا ہونا از راہ غضب الٰہی کے نہین ہی بلکہ واسطے دور کرنے گناہون کے اور بلند ہونے
درجات کے اور بچانے کے بد نظر سے ہی ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندہے ہو گئے تو فرماتے تھے کہ جو خادت کہ تمام عمر مین چاہتا تھا اب حاصل
ہوئی ہی ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ما من مسلم یعود مسلما غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیۃ الا صلی علیہ سبعون
الف ملک حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر کے پہلے مگر کہ دعا کرتے ہین
اوسکے لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ شام کرے اور نہین عیادت کرتا اوسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتے ہین
اوسکے لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح ہو اور ہوتا ہی واسطے اوسکے باغ بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **وعن** زید بن
ارقم قال عادنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من وجع کان بعینی رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا

Marfat.com

عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب دکھ کے کہ تھا آنکھون میری مین نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہلوا کہ سنت ہی عیادت کرنی آنکھون کے دکھنے مین اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ تین بیماریان ہین کہ نہ عیادت کیا جاوے صاحب اونکا رمد والا یعنی جسکی آنکھہ دکھے اور ڈاڑہ کا درد والا اور دنبل والا انتہی یہہ حدیث جامع صغیر مین لکھی ہی پس ان دونون حدیثون مین تعارض ہوا تطبیق اسمین دیجاوی کہ نہ عیادت کری انکی وہ شخص کہ تکلف کری واسطے اوسکے بیمار اور گران ہو اوس پر آنا اوسکا پس محتاج ہوگا طرف کھولنے آنکھہ کے رمد مین اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنے کے ڈاڑہ کی درد مین اور اس سے بہت ضرر ہوگا اوسکو اور محتاج ہوگا طرف بیٹھنے کے اچھی ہیأت پر ساتہ تکلف کی دنبل والا اور جس صورت مین کہ گران نہو اوسکو پس نہین مضائقہ عیادت کا حاصل یہہ کہ روایت متن کی محمول ہی صورت اخیرہ پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہی پہلی صورت پر ۱۲ مولانا عبدالعزیز رح **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَھَنَّمَ مَسِیْرَۃَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کری پس اچھا وضو کری یعنی پورا اور عیادت کری بھائی اپنی مسلمان کی بقصد ثواب کے دور کیا جاتا ہی دوزخ سے مقدار ستر برس کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا عیادت کے لیے سنت ہی اور حکم وضو کا شاید اس لیے فرمایا کہ عیادت عبادت ہی اور وضو سے عبادت کامل و افضل ہوتی ہے اور اس حال مین دعا کری گا تو خوب قبول ہوگی ۱۲ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا فَیَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اِلَّا شَفِیَ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پوچھے بیمار مسلمان کو پھر کہے سات بار سوال کرتا ہون مین اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑی کے سے یہہ کہ شفا دی تجکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہی وہ مگر یہہ کہ حاضر ہوا جل اوسکی یعنی یہہ مرض لا علاج ہے روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُھُمْ مِنَ الْحُمّٰی وَمِنَ الْاَوْجَاعِ کُلِّھَا اَنْ یَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا یُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِبْرٰھِیْمَ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ وَھُوَ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہی اونہین سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے صحابہ کو واسطے تپ کی بلکہ واسطے سب دردون کے یہہ کہ کہین یعنی بیمار ساتہ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہون مین ساتہ اللہ بڑے کے برائی ہر رگ جوش مارنے والی کے سے اور برائی گرمی آگ کی سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بیٹے اسمعیل کے سے اور وہ ضعیف گنا جاتا ہی حدیث مین **ف** رگ جوش مارنیوالی کی سے یعنی خون جو جوش مارے رگ مین پناہ چاہی اس سے اس لیے کہ جب خون غالب ہوتا ہی ایذا دیتا ہی کہ تپ اور اور امراض پیدا ہوتے ہین اور یہہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے روایت کی ہی اور تصحیح کی ہی اسکی بیہقی نے دعوات مین ۱۲ **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اشْتَکٰی مِنْکُمْ شَیْئًا اَوِ اشْتَکَاہُ اَخٌ لَہٗ فَلْیَقُلْ رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِّنْ رَّحْمَتِکَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجَعِ فَیَبْرَءُ اور روایت ہی ابی درداء کی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بیمار ہوا ہم مین سے کچھ یا بیمار ہو بھائی

اوسکا پس چاہیے کہے رب ہمارا اللہ ہے ایسا اللہ کہ آسمان مین ہے یعنی رحمت اوسکی یا امر اوس کا یا بڑی سلطنت اوسکی آسمان مین ہے یا وہ ایسا ہے کہ عبادت کیا جاتا ہے آسمان مین جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہے زمین مین پاک ہے نام تیرا یعنی سب نقصانون سے حکم تیرا مانا گیا ہے آسمان مین اور زمین مین جیسیکہ رحمت تیری آسمان مین ہے پس گردان رحمت اپنی زمین مین بخشش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے تو ہے پروردگار پاکیزون کا یعنی محبوبون کا رکارساز اونکا نازل کر رحمت یعنی رحمت عظیمہ اپنی رحمت مین سے یعنی جو کہ پھیل رہی ہے ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا مین سے اس بیماری پر پس اچھا ہو جاوے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** جیسیکہ رحمت تیری آسمان مین ہے یعنی سب جگہ اور سب وہان کے رہنے والون پر ہے بخلاف زمین اور زمین والون کے کہ رحمت خاص بعضون پر ہوتی ہے اور بعضون پر نہین یعنی مومنون پر ہوتی ہے نہ کافرون پر اگرچہ رحمت عام سب پر ہے بحسب قول اللہ تعالیٰ کے رحمتی وسعت کل شیٔ اور مراد پاکیزون سے مومن ہین پاک شرک سے یا متقی جو کہ بچتے ہین بد افعال اقوال سے ۱۲ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ یَعُوْدُ مَرِیْضًا فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے آدمی عیادۃ کرے مریض کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو ایذا پونہچاوے واسطے تیرے دشمن کو یعنی دشمنان دین کو زخمی کرے اور قتل کرے یا چلے واسطے خوشی تیری کے طرف جنازہ کے یعنی نماز کے لیے نقل کی یہہ ابو داؤد نے

وعن عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اُمَیَّۃَ اَنَّھَا سَاَلَتْ عَائِشَۃَ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ وَعَنْ قَوْلِہٖ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِیْ عَنْھَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھٰذِہٖ مُعَاتَبَۃُ اللّٰہِ الْعَبْدَ بِمَا یُصِیْبُہٗ مِنَ الْحُمّٰی وَالنَّکْبَۃِ حَتَّی الْبِضَاعَۃِ یَضَعُھَا فِیْ یَدِ قَمِیْصِہٖ فَیَفْقِدُھَا فَیَفْزَعُ لَھَا حَتّٰی اِنَّ الْعَبْدَ لَیَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَمَا یَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْکِیْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے علی بن زید تابعی سے کہ نقل کی امیہ سے یہہ کہ اوس نے پوچھے عائشہ سے معنی قول اللہ عزوجل کے کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہارے دلون مین ہے یا چھپاؤ اوسکو حساب کریگا تمسے ساتھ اوسکے اللہ اور پوچھے معنی قول اللہ تعالیٰ کے اور جو شخص کہ عمل کرے برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاویگا ساتھ اوسکے یعنی دنیا مین یا عقبےٰ مین پس کہا حضرت عائشہ نے نہین پوچھا مجھ سے اس مسئلہ کو کسی نے جیسیکہ پوچھا تھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا یہہ محاسبہ اور جزا کہ مذکور ہین ان دونون آیتون مین عتاب کرنا خدا کا ہے بندے پر ساتھ اوس چیز کے کہ پہونچتی ہے اوسکو تپ سے اور رنج سے یہانتک کہ کوئی چیز مال مین سے رکھتا ہے اوسکو بیچ آستین کرتے اپنے کے پس نہین پاتا اوسکو پھر غمگین ہوتا ہے بسبب پانے اوسکے کہ دور کیے جاتے ہین اوس سے گناہ اوسکے ہمیشہ یہی حال ہوتا رہتا ہے یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہے اپنے گناہون سے جیسا کہ نکلتا ہے بھٹی سے سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب پڑنے کے آگ مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** باعث پوچھنے معنی دونون آیتون کا یہہ تھا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہے کہ بندے حساب کیے جاتے ہین دلون کے خطرون اور بری اندیشون پر اور دوسری آیت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ سزا دیے جاتے ہین ہر عمل پر تھوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہہ امر صحابہ پر اور متحیر ہوے کہ کیا کرین اس لیے کہ ممکن نہین پرہیز کرنا اوس سے پس امیہ نے حضرت عائشہ سے مطلب ان آیات کا پوچھا اونھون نے جواب یا حاصل اوسکا یہہ ہے کہ معنی آیتون کے یہہ نہین ہین کہ حساب لیگا اللہ مومنون سے تمام دلکی باتون پر اور عذاب کریگا بسبب تمام گناہون اونکے کے دن قیامت کے بلکہ اس محاسبہ اور جزا سے مراد یہہ ہے کہ بسبب گناہ کے مواخذہ از راہ عتاب کے دنیا مین کرتا ہے کہ بخار اور رنج مین گرفتار کرتا ہے تا پاک ہو گناہ سے اور معنی عتاب کے یہہ ہین کہ ایک شخص اپنے دوست پر غصہ کرے ظاہر مین بسبب کسی بے ادبی کے کہ ہو جاوے

اوس سے اور دل مین اوسکی محبت ہووے ع ہ ح ہ **وعن** اَبِی مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُصِیْبُ عَبْدًا نَکْبَۃٌ فَمَا فَوْقَھَا اَوْ دُوْنَھَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا یَعْفُو اللّٰہُ عَنْہُ اَکْثَرُ وَقَرَاَ وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی موسٰی سے یہکہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہونچتی بندیکو تھوڑی ایذا اور وہ چیز کم یا زیادہ ہی اس سے یا کم اس سے مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ بخشتا ہے اللہ اونسے یعنی بغیر سزا دینے کے اونپر دنیا اور آخرت مین زیادہ ہین اون گناہون سے کہ سزا دیتا ہی اونپر اور پڑہی حضرت نے یہہ آیت اور جو چیز کہ پہونچتی ہی تمکو مصیبت سے پس بسبب اوس چیز کے کہ کمایا ہاتھون تمہاری نے یعنی ذاتون تمہاری نے اور معاف کرتا ہی بہت سے یعنی بہت گناہون سے یا بہت گنہگارون سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** مصیبت سے یعنی مرض اور سختی وغیرہما بسبب اعمال بد تمہاری کے ہی یہہ خاص ہی گنہگارون کے لیے اور غیر گنہگارون کو پہونچتی ہے مصیبت واسطے بلند ہونے درجون اونکی کے لیکن وہ بسبب شامت گناہون ہی کی جانتے ہین نقل ہی کہ ایک بزرگ کی تسمہ جوتی کو چوہا کتر گیا وہ روتے تھے اور کہتے تھے آہ کیا گناہ کیا ہی مین نے کہ سزا اوسکی یہہ پائی مین نے ہ ح ہ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ حَسَنَۃٍ مِّنَ الْعِبَادَۃِ ثُمَّ مَرِضَ قِیْلَ لِلْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ بِہٖ اُکْتُبْ لَہٗ مِثْلَ عَمَلِہٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَہٗ اَوْ اَکْفِتَہٗ اِلَیَّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادت سے پھر بیمار ہوتا ہی یعنی اور نہین قادر ہوتا اوس عبادت پر کہا جاتا ہے یعنی اللہ تعالٰی فرماتا ہی واسطے فرشتے کے کہ متعین ہے ساتھ اوسکے یعنی نیکی لکھنے کے لیے لکھو واسطے اوسکے مانند عمل اوسکے کے جسوقت کہ تھا تندرست یہانتک کہ تندرست کرون اوسکو یا ملالون اوسکو اپنی طرف یعنی مرے **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِہٖ قِیْلَ لِلْمَلَکِ اُکْتُبْ لَہٗ صَالِحَ عَمَلِہِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاہُ غَسَلَہٗ وَطَھَّرَہٗ وَاِنْ قَبَضَہٗ غَفَرَ لَہٗ وَرَحِمَہٗ رَوَاھُمَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کہ مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان بلا سے بیماری کی بیچ بدن اپنی کے کہا جاتا ہی واسطے فرشتے نیکی لکھنے والے کے لکھو واسطے اوسکے اچھا عمل اوسکا جو کہ تھا کرتا یعنی پہلے اس بیماری کے پس اگر شفا دے اوسکو اللہ تو دھوتا ہی اوسکو اور پاک کرتا ہے اوسکو یعنی گناہون سے اور اگر مارتا ہے اوسکو بخشتا ہی واسطے اوسکے اور رحم کرتا ہے اوسکو نقل کین یہہ دونون حدیثین بغوی نے شرح السنۃ مین **وعن** جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّھَادَۃُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الْمَطْعُوْنُ شَھِیْدٌ وَالْغَرِیْقُ شَھِیْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَھِیْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَھِیْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِیْقِ شَھِیْدٌ وَالَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ الْھَدْمِ شَھِیْدٌ وَالْمَرْاَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَھِیْدٌ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتین سات ہین سوائے مارے جانیکے راہ خدا مین جو وبا مین مرے شہید ہی اور جو ڈوبے شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہی یعنی استسقا ہو یا دست آوین وغیر ذالک اور جل کر مرے شہید ہی اور وہ شخص کہ مرے دب کر دیوار وغیرہ کے نیچے شہید ہی اور وہ عورت کہ مرے پیٹ سے یا باکرہ شہید ہی روایت کی یہہ مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** شہادتین یعنی حکمیہ سات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسیکہ اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیماری مشہور ہی کہ پہنسیان اندر پہلو کے نزدیک دل و سینہ کے ہوتی ہین اور علامت اوسکی یہہ ہوتی ہی کہ دم رکتا ہی اور تپ اور کھانسی رہتی ہی ہ ع ہ **وعن** سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ

Marfat.com

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاؤہ وان کان فی دینہ رقۃ ھون علیہ فما زال کذلک حتی یمشی علی الارض ما لہ ذنب رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی سعد سے کہا پوچھے گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون مین سخت تر ہے از روی بلا کے یعنی محنت و مصیبت کی فرمایا انبیا پھر جو بہت مشابہ ہو انبیا کی پھر وہ کہ بہت مشابہ ہو آنبیا کے بتلا کیا جاتا ہے آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہے اپنے دین مین سخت سخت ہوتی ہے بلا اوسکی اور اگر پڑتی ہی اوسکے دین مین نرمی ہلکی اور کم کیجاتی ہے اوسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہی یعنی سخت دین والا اسیطرح سہی یعنی گرفتار بلا اور مغفرت ہوتی ہے اوسکی بسبب اوسکی یہانتک کہ چلتا ہے زمین پر نہین ہوتا واسطے اوسکے کوئی گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** انبیا بہت مبتلای بلا ہوتی ہین اس لیے کہ وہ لذت پاتے ہین سیاتہ بلا کے جیسیکہ اور لوگ لذت پاتے ہین ساتہ نعمتون کے اور پھر بہت مشابہ اونکے یعنی اولیا اور صلحا بلا مین گرفتار ہوتی ہین لیکن اون سے کم تاکہ ثواب بہت پاوین پھر جو کم ہوتے ہین اون ہی درجہ مین بلا مین بھی کم گرفتار ہوتی ہین اور سخت دین والی کی بلا بھی سخت ہوتی ہے اس لیے کہ یقین والا ہوتا ہی پس صبر کرتا ہی اوسپر اور جانتا ہی کہ مین لائق اسی کے ہون بسبب گناہون کے پس کامل ہوتا ہی ایمان اوسکا اور قوی ہوتی ہی محبت اوسکی اور دور ہوتے ہین گناہ اوسکے اور بلند ہوتی ہین درجات اوسکے اور نرم دل والے پر بلا کم ہوتی ہے تا وہ بے صبری نکرے اور دین سے نہ نکل جاوی بسبب قوی ہونے ایمان کے ۵ ع ۵ ح **وعن** عائشۃ قالت ما غبط احد ابھون موت بعد الذی رایت من شدۃ موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہین آرزو کرتی مین کسیکو ساتہ آسانی موت کی بعد اسکے کہ دیکھی مین نے سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنی اول آرزو کرتے تھے مین آسانی موت کی بسبب اسکے کہ حضرت کی موت کی سختی دیکھی وہ آرزو نہ ہے اور اعتقاد کیا مین نے کہ بھلائی سختی موت مین ہے نہ آسانی ہین ع ۵ **وعنہا** قالت رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وھو یدخل یدہ فی القدح ثم یمسح وجھہ بالماء ثم یقول اللھم اعنی علی منکرات الموت او سکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تھے حالت وفات مین اور نزدیک اونکے پیالہ تھا کہ اوس مین تھا پانی اور وہ ڈالتے تھے اپنا ہاتہ پیالے مین پھر پھیرتے اپنے مونہہ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** پانی سے ہاتہ بھگو کر پھیرتے تھے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے اور حضرت کو جو ایسی سکرات موت کی ہوئی اسکی بہت سی وجہین شارحین نے لکھی ہین ایک اون مین یہہ ہے کہ یہہ سختی واسطے تسلی امت کے تھی کہ جب دیکھین گے نقل ہونے روح پاک حضرت کی مین یہہ صورت ہوئی تو صبر کرینگے اور آسانی ہوگی جان کنی مین ۵ ح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ الخیر عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا اراد اللہ بعبدہ الشر امسک عنہ بذنبہ حتی یوافی بہ یوم القیمۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتہ بندے اپنے کے بھلائیکا جلدی دیتا ہی واسطے اوسکے سزا گناہون کی دنیا مین

Marfat.com

اور جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتہ بندے اپنے کے برائیکا بندر کھتا ہی اوس سی یعنی سزا کو بسبب گناہ اوسکے کے یہانتک کہ پوری سزا دیگا اوسکو بسبب گناہ کو دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** پہلے کو دنیا مین سزا دیتا ہی اس لیے کہ عذاب دینا سہل ہے اوس مدت دنیا کے کم بہر نوع گذر جاتی ہے اور دوسرے کی سزا وہین پر موقوف رکہتا ہے اس لیے کہ عذاب وہانکا اشد ہی ۵ ح ۵

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان عز وجل اذا احب قوما ابتلاھم فمن رضی فلہ الرضاء ومن سخط فلہ السخط رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی جزا ساتھہ بڑی بلا کی اور تحقیق اللہ عزوجل جسوقت کہ دوست رکھتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی اونکو پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنی ساتہ بلا کے پس واسطے اوسکے رضا ہی یعنی اللہ کے اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سی پس واسطے اوسکے غصہ ہی اللہ کیطرف سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جب دوست رکھتا ہی مبتلا کرتا ہی ایک قوم کو اسیطرح جب دشمن رکھتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی اونکو یہہ شق نہین ذکر کی اسلیے کہ سمجھی جاتی ہے سیاق سی کہ کہا فمن رضی آخر تک حاصل اسکا یہہ کہ رضا اور غصہ بندی کا علامت رضا اور غصہ پروردگار کی ہی صحابہ رضی اللہ عنہم آپس مین سوال کرتے تہے کہ کسطرح معلوم ہو رضا اور غصہ اللہ تعالی کا بندی سی جواب دیتے تہے کہ اگر بندہ خدا سی راضی ہی خدا بہی اوس سے راضی ہے اور اگر ناراض ہے خدا بہی اوس سے ناراض ہی ۵ ح ۵

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال البلاء بالمؤمن او المؤمنۃ فی نفسہ ومالہ وولدہ حتی یلقی اللہ وما علیہ من خطیئۃ رواہ الترمذی وروی مالک نحوہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہی بلا پہونچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمان کو بیچ ذات اوسکی کے اور مال اوسکی کے اور اولاد اوسکی کے یہانتک کہ ملاقات کرتا ہے اللہ تعالی سے یعنی بعد مرنے کی اور نہین ہوتی اوسپر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین بسبب بلاؤن کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی ۵ **وعن** محمد بن خالد السلمی عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا سبقت لہ من اللہ منزلۃ لم یبلغہا بعملہ ابتلاہ اللہ فی جسدہ او فی مالہ او فی ولدہ ثم صبرہ علی ذلک حتی یبلغہ المنزلۃ التی سبقت لہ من اللہ رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہی محمد بن خالد سلمی سی کہ نقل کی اپنے باپ سی اور اوسکے باپ نے نقل کی اوسکے دادا سی یعنی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہی واسطے اوسکے اللہ کیطرف سے ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پونہچ سکتا اوس مرتبہ کو اپنے عمل سی مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ بدن اوسکے مین یا مال اوسکے مین یا اولاد اوسکی مین پہر عطا کرتا ہی اوسکو صبر اسپر یہانتک کہ پونہچاتا ہی اوسکو اوس مرتبہ مین کہ مقدر تہا واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** اس سی معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنیکے بلا پر اوس مرتبہ اور مقام کو پہونچتا ہے کہ بسبب طاعت اور عبادت کے نہین پہونچتا ۵ ح ۵

وعن عبد اللہ بن شخیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ابن آدم والی جنبہ تسع وتسعون منیۃ ان اخطأتہ المنایا وقع فی الہرم حتی یموت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ابن آدم اوس حال مین کہ طرف پہلو اوسکے کے یعنی قریب اوسکے ننانوے ۹۹ منیہ یعنی نوین بلائین مہلکہ ہین اگر چوک گئین اوس سے یعنی نہ پونہچین اوسکو بلائین واقع ہوتا ہی بڑہاپے مین یہانتک کہ مرتا ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے

Marfat.com

ف یعنی آدمی گھرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون سے بے اندازہ مین ہے کہ خلاصی نہین اون سے اور اگر نادر اخلاصی پائی اون سے
پڑتا ہے بڑھاپے مین کہ درد بی دوا اور بلای بی انتہا ہے اور آخر کو اوس مین مرنے سے نہین بچتا حاصل یہہ کہ دنیا قیدخانہ
مومن کا ہے اور جنت کافر کی پس لائق ہے مومن کو یہہ کہ ہو صابر اللہ کے حکم پر اور راضی اوسپر کہ مقدر کیا ہے اللہ نے
اوس کے لیے حدیث قدسی مین آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے میری نعمتون پر اور نہ راضی
ہو ساتھہ قضا میری کے پس ڈھونڈے رب سوائے میرے خیال کرنا چاہیے کہ کیا غصہ ہی بی صبر اور ناشکر پر اور راضی اوسپر کہ را
بقضا نہو اللہم احفظنا منہ ووفقنا للصبر والشکر والرضاء ع ح وعن جابرٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یودّ اھل العافیۃ یوم القیمۃ حین یعطی اھل البلاء الثواب لو ان جلودھم کانت قرضت فی الدنیا بالمقاریض
رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو
کرین گے اہل عافیت کے یعنی جو کہ دنیا مین سلامت رہتے تھے بلاؤن سے وہ آرزو کرین گے دن قیامت کے اوسوقت
کہ دیے جاوین گے مبتلاء بلا ثواب بہت کا شکے تحقیق چمڑے اون کے کاٹے جاتے دنیا مین ساتھہ قینچیون کے یعنی
تا ثواب ملتا اونکا سا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی وعن عامرٍ الرامی قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابہ السقم ثم عافاہ اللہ عزّ وجلّ منہ کان کفارۃً لما مضی
من ذنوبہ وموعظۃً لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ اھلہ ثم ارسلوہ
فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال رجل یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال ثم عنا
فلست متا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عامر رامی سے کہ کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا پس فرمایا
تحقیق مومن جسوقت پہنچتی ہے اوسکو بیماری پھر عافیت دیتا ہے اوسکو اللہ عزوجل اوس بیماری سے ہوتی ہے بیماری کفارہ
واسطے گذری ہوی گناہون اوسکی کے اور نصیحت ہوتی ہے واسطے اوسکے یعنی تنبیہ ہوتی ہے پس توبہ کرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی
زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہے پھر عافیت دیا جاتا ہے ہوتا ہے مانند اونٹ کے کہ باندھا اوسکو
مالک اوس کے نے پھر چھوڑ دیا اوسکو پس نہ جانا اونٹ نے کہ کسواسطے باندھا اوسکو اور کیون چھوڑا اوسکو پس کہا ایک شخص نے
یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہے نہین بیمار رہوا مین کبھی پس فرمایا حضرت نے اوٹھہ کھڑا ہو ہم مین سے پس نہین تو ہم مین سے
نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف تحقیق مومن الخ یعنی جب مومن بیماری سے اچھا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب گناہون
کے ہوی تھی پس نادم ہوتا ہی اور آیندہ کو بچتا ہی گناہون سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہی جیسے اونٹ کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا
وہ نہین جانتا کہ کیون باندھا اوسکو اور کیون چھوڑا یعنی منافق کو تنبہ نہین ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی اور نہ توبہ کرتا ہی پس نہین مفید ہوتی اوسکو
بیماری گذشتہ گناہونکا کفارہ ہوتی ہی اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہی اولٰئک کالانعام بل ھم اضل اولٰئک ھم الغافلون اور نہین
تو ہم مین سے یعنی اہل طریقہ ہمارے سے نہین ہی اس لیے کہ نہین مبتلا ہوا ہمارے سے بلاؤن مین ع ح وعن ابی سعیدٍ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم علی المریض فنفسوا لہ فی اجلہ فان ذلک لا یردّ شیئاً ویطیب بنفسہ
رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے جسوقت کہ داخل ہو تم بیمار پر یعنی خبر پوچھنے کے لیے پس دور کرو غم اوسکا بیچ مدت زندگانی اوسکی کے یعنی کہو کہ غم نکھا کچھ ڈر نہین شفا پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اس لیے کہ یہہ نہین پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہے اور خوش ہو جاتا ہے دل اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی ف کہا ہی بعضون نے مستحب ہے مریض کے لیے مسواک کرنے جبکہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سے منقول ہی صحیحین مین کرنا مسواک کا وقت انتقال کے اور کہا ہے بعضون نے کہ اس سے سہل ہوتا ہی نکلنا روح کا اور اسیطرح مستحب ہی لگانا خوشبو کا واسطے ملائکہ کے اور اسیطرح مستحب ہی پھٹا پاکیزہ کپڑونکا اور اسیطرح پڑہنا نماز کا اور اسیطرح نہانا مستحب ہے ۵ ع ۵ **وعن** سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو کہ مارا پیٹ اوس کے نے یعنی پیٹ کی بیماری سے مر گیا مثل استسقا کے اور دستون وغیرہا کے نہین عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی ف اس لیے کہ بسبب سختی اس مرض کی جھڑ جاتے ہین گناہ اور یہہ شہید مرتا ہے جیسیکہ اوپر گذر ہی چکا ہی اور شہید کی حق مین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہے کہ شہید کے یہی بخشی جاتی ہے ہر چیز یعنی سب گناہ سوای دین کے یعنی حقوق آدمیون کے واللہ تعالیٰ اعلم ع ۵ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سے کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے اوسکے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتی تھی اوسکی پس بیٹھے نزدیک سر اوسکی کے پھر کہا واسطے اوسکے مسلمان ہو تو پس دیکھا لڑکے نے طرف باپ اپنی کے اور وہ تھا پاس اوسکے پس کہا باپ اوسکے نے اطاعت کر ابو القاسم کی یعنی محمد کی پس اسلام لایا پھر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتے تھے تعریف ہی واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ نجات دی اسکو آگ سے یعنی بسبب اسلام لانے کے نقل کی یہہ بخاری نے ف بیٹھے نزدیک سر اوسکی کے سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہی عیادت مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی خدمت کروانی کافر ذمی سے اور جائز ہی عیادت اوسکی اور کتاب خزانہ مین لکھا ہی کہ نہین مضائقہ ساتھہ عیادت یہود کی اور اختلاف کیا ہی علمانے بیچ عیادت مجوسی کے اور فاسق کے بھی عیادت کرنے مین اختلاف کیا ہے اور صحیح تر یہہ ہی کہ کچھہ مضائقہ نہین اور ظاہر اس حدیث کا مؤید ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتے ہین اسلام لانا لڑکے کا صحیح ہی اور لکھا ہی علمانے کہ نام اوس لڑکے کا عبد القدوس تھا ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہی پکارنے والا یعنی فرشتہ آسمان سے خوشی ہو تجکو دنیا مین اور آخرت مین اور اچھا ہو تیرا چلنا تیرا آخرت مین یا دنیا مین اور پکڑی تو بہشت سے ایک مرتبہ بڑا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف اس مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ عیادت کی لیے پیادہ پا جانا افضل ہی ح ۵ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق حضرت علی نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بیچ اوس بیماری حضرت کی کہ وفات پائی اوسمین پس کہا لوگون نے ای ابو الحسن کہ کیونکر حضرت علی کی ہی کسطرح صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہا صبح کی شکر خدا کا اچھی ہونیوالی بیماری سے یعنی شکر ہی کہ آج اچھے ہین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** معنی یہہ ہین کہ قریب بصحت
ہین یہہ اونھون نے موافق گمان اپنے کے کہا یا بطریق فال نیک کے ادب یہی ہے کہ جو کوئی حال بیمار کا پوچھے اسیطرح جواب نیک دے
وعن عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِیْكَ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ هٰذِهِ
الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِیْ فَقَالَ
اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّعَافِیَكِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ
فَدَعَا لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عطا بن ابی رباح سے کہ کہا کہا واسطے میرے ابن عباس نے آیا نہ دکھلاؤن مین تجکو ایک عورت اہل بہشت سے
کہا ہان کہا یہہ عورت کالی آئی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا ای رسول خدا کی تحقیق مین مرگی کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہون اور مین
ڈرتی ہون ستر کھل جانے سے حالت بیخودی مین پس دعا کرو اللہ سے میری لیے پس فرمایا اگر چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے ہو بہشت
اور اگر چاہے تو دعا کرون مین اللہ سے یہہ کہ شفا دے تجکو پس کہا عورت نے صبر کرون گی پھر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کھل جانے
سے پس دعا کیجیے اللہ سے یہہ کہ نہ کھلون مین پس دعا کی حضرت نے واسطے اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نام اوس عورت کا سُعیرہ
تھا یا سُقیرہ یا شکیرہ ساتھہ پیش سین مہملہ کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ کنگھی کرنیوالی حضرت خدیجہ کی تھی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ
جائز ہی ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتھہ صبر کرنیکی بلا پر اور راضی ہونے کی قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ ہمیشہ رہنا مرض کا
ساتھہ صبر کرا فضل ہے عافیت سے لیکن بہ نسبت بعض افراد کی یعنی اوسکے لیے کہ نہ معطل کرے مرض نفع رسانی مسلمانون کی سے اور دلالت
کرتا ہی اسپر کہ چھوڑ دینا دوا کا افضل ہے اگرچہ دوا کرنی سنت ہے ساتھہ حدیث ابی داؤد کے کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کرین ہم فرمایا دوا کرو اس لیے
کہ اللہ تعالی نے نہین پیدا کی ہے کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہے اوسکی دوا سوا بڑھاپے کے اور دوا کرنی منافی توکل کے نہین اس لیے کہ اسمین کرنا
اسباب کا ہی اور حضرت نے بھی دوا کی ہے حال آنکہ حضرت سردار ہین متوکلون کے اور باوجود اس کے ترک کرنا دوا کا ازراہ توکل کے جیسیکہ کیا
حضرت ابوبکرؓ نے فضیلت ہی ۵ **وعن** یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِیْئًا لَهٗ مَاتَ وَلَمْ یُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْحَكَ مَا یُدْرِیْكَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ
ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَیِّاٰتِهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہی یحیی بن سعید سے کہ کہا یہہ کہ ایک شخص آئی اوسکو موت
یعنی اچانک پہنچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک اور شخص نے مبارک ہو واسطے اسکے مرگ کہ مرا اور نہین گرفتار ہوا ساتھہ کسی مرض کے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وای تجکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو یعنی نہ تعریف کرنی بیمار ہونیکی اگر تحقیق اللہ تعالی مارتا اوسکو ساتھہ
بیماری کے پس درکرتا برائیان اوسکی نقل کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کے **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَالصُّنَابِحِیِّ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰی رَجُلٍ
مَرِیْضٍ یَعُوْدَانِهٖ فَقَالَا لَهٗ كَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادٌ اَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّیِّاٰتِ وَحَطِّ الْخَطَایَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اِذَا اَنَا ابْتَلَیْتُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِیْ عَلٰی مَا ابْتَلَیْتُهٗ فَاِنَّهٗ یَقُوْمُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ
كَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَایَا وَیَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَا قَیَّدْتُ عَبْدِیْ وَابْتَلَیْتُهٗ فَاجْرُوْا لَهٗ مَا كُنْتُمْ تَجْرُوْنَ
لَهٗ وَهُوَ صَحِیْحٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی شداد بن اوس اور صنابحی سے یہہ کہ داخل ہونے دونو ایک شخص بیمار پر عیادت کرتے تھے اوسکی پس کہا
دونون نے اوسکو کسطرح صبح کی تو نے کہا صبح کی مین ساتھہ نعمت کے یعنی نعمت رضا و تسلیم بقضاء کی اور حال خوش رکھتا ہون کہا شداد نے خوشوقت ہو تم

Marfat.com

جھڑتے گناہوں کے اور دور ہوتے ہیں خطاؤں کے اس لیے کہ تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہے جسوقت کہ میں مبتلا کرتا ہوں بندۂ مومن کو اپنی بندوں میں سے پس تعریف کرتا ہے میری اوپر مبتلا کرنے میرے کو اوسکو پس تحقیق وہ کھڑا ہوتا ہے اوس خوابگاہ اپنی سے کہ جہاں بیمار پڑا تھا پاک ہو کر گناہوں سے مانند اوسدن کے کہ جنا تھا اوسکو مان اوسکی نے پاک گناہوں سے اور فرماتا ہے پروردگار برکت والا اور بلند میں نے قید کیا بندے اپنے کو اور آزمایا اوسکو پس جاری رکھو اور لکھو واسطے اوسکے وہ عمل کہ تھے تم جاری کرتے اور لکھتے واسطے اوسکے اوسحالت میں کہ وہ تندرست تھا نقل کی یہ احمد نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت بہت ہوتے ہیں گناہ بندے کے اور نہیں ہوتی واسطے اوسکے کوئی چیز اعمال نیک سے کہ جھاڑے اونکو مبتلا کرتا ہے اللہ اوسکو ساتھ غم کے تاکہ جھاڑے گناہوں کو اوس بندے سے بسبب غم کے نقل کی احمد نے **ف** ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ہر قلب غمگین کو روایت کی یہ طبرانی اور حاکم نے ۵ ع ۵

وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرتا ہے بیمار کی ہمیشہ پیٹھا رہتا ہے دریای رحمت میں یہانتک کہ بیٹھے پاس بیمار کے پس جسوقت بیٹھتا ہے ڈوب جاتا ہے دریای رحمت میں نقل کی یہ مالک احمد نے

وعن ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهَرٍ جَارٍ وَلْيَسْتَقْبِلْ جَرْيَتَهٗ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلٰثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلٰثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ثوبان سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پہنچے ایک تمہارے کو تپ پس تحقیق تپ جو ہے ٹکڑا ہے آگ کا پس چاہیے کہ بجھائے اوسکو اپنے سے ساتھ پانی کے پس چاہیے کہ داخل ہو نہر جاری میں اور کھڑا ہو سامنے بہاؤ پانی کے پس کہے شفا طلب کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو اور سچا کر رسول اپنے کو یعنی کرا دے اوسکے اس قول کو سچا اسطرح کہ شفا دے مجھکو کرے یہ فعل بعد نماز صبح کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور مارے اوسمیں تین غوطے تین دن پس اگر نہ اچھا ہوا تین دن میں پھر پانچ دن پس اگر نہ اچھا ہوا پانچ دن میں پس سات دن پس اگر نہ اچھا ہوا سات دن میں پس نو دن پس تجاوز کرے گی تپ نو دن سے ساتھ حکم اللہ عزوجل کی یعنی بعد اس عمل کے جاتی رہے گی نقل کی بہہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ ولینغمس بیان ہے فلیستنقع کا اور یہ عبارت احتمال رکھتی ہے کہ تین غوطے تین روز میں ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر روز تین ہوں اور یہ علاج مخصوص ہے ساتھ بعض انواع تپ صفراوی کے کہ اہل حجاز کو ہوتی ہے اس لیے کہ بعض تپوں کو پانی مضر ہوتا ہے اور باعث ہلاکت ہوتا ہے پس نہیں لائق ہے مریض کو اوسکے لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کے اور کہا خطابی نے کہ غلطی کی ایک شخص نے پس غوطہ مارا پانی میں بسبب ہونے تپ کے پس بند ہو گئی حرارت اندر بدن اوسکے کے پس سخت بیمار ہوا قریب تھا کہ ہلاک ہو جاوے پس جب اچھا ہوا بری ایک بات منہ سے نکالی کہ اوسکا ذکر کرنا خوب نہیں اور یہ نہ سمجھا کہ اس معاملہ میں بسبب نہ جاننے معنی حدیث کے پڑا یعنی یہ نہ جانا کہ یہ حکم ہر طرح کی تپ کے لیے نہیں ہے ۵ ع ۵ ص ۵

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبَّهَا فَاِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے

Marfat.com

ابی ہریرہ سے کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بُرا کہا اوسکو ایک شخص نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بُرا کہہ اسکو اس لیے کہ یہہ تپ دور کرتی ہے گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہے آگ میل لوہے کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** پس شکرگزاری چاہیے نہ کہ ناشکری لکھا ہے مشائخ رحمہم اللہ نے کہ بلا مین بھی شکر کرنا چاہیے جیسیکہ نعمت مین اسلیے کہ بلا نازل کرنے مین بھی مہربانی خفیہ ہے ۵ ح **وعنه** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِيْضًا فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے اونہین سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوشوقت ہو اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے تپ آگ ہے میری غالب کرتا ہون اوسکو اپنے بندے مومن پر دنیا مین تاکہ ہو بدلہ اور حصہ اوسکا آگ دوزخ سے دن قیامت کے نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی یہہ جو فرمایا ہے اللہ تعالی نے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہین کوئی تم مین سے مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ ہوتی ہے دنیا مین بدلے اوس داخل ہونیکے یہہ حصہ اوسکا ہے اوس سے یعنی عذاب جو بسبب داخل ہونیکے ہوگا اوس سے امن مین رہیگا اوسکے بدلے یہان تپ ہوتی ہے اور داخل ہونا سب کو ہوگا اس لیے کہ پلصراط دوزخ پر کھڑا ہوگا اوسپر سے سب گذرین گے لیکن مومن کو ساتھہ قید کامل کی لگانی چاہیے یعنی یہہ بات مومن کامل کے لیے ہوتی ہے یہہ اس لیے کہا کہ بعضے گنہگار مومن عذاب دیے جاوین گے ساتھہ آگ کے پس وہ اس قید سے نکل جاوین گے ۵ ع ومولانا

وعن اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِنَ الدُّنْيَا اُرِيْدُ اَغْفِرُ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِيْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِيْ بَدَنِهٖ وَاِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهٖ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہے قسم ہے عزۃ اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہین نکالونگا مین کسیکو دنیا مین سے کہ ارادہ کرتا ہون مین کہ بخشون مین اوسکو یہانتک کہ پورا دون مین بدلا ہر گناہ کا کہ اوسکی گردن پر ہے بسبب بیماری کے بیچ بدن اوسکے کے اور تنگی کے بیچ رزق اوسکے کی نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی گناہ جو اوسکے ذمہ ہوتے ہین بدلا اوسکا دنیا مین دیدیتا ہون کہ بیمار اور محتاج کرتا ہون پس بخشا جاتا ہے اور عذاب آخرت سے نجات پاتا ہے مقصود یہہ کہ فقر اور بیماری اور بلا دور کرتے ہین گناہون کو ۵ ح **وعن** شَقِيْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَاِنَّمَا اَبْكِيْ اَنَّهٗ اَصَابَنِيْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَلَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهٗ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهٗ قَبْلَ اَنْ يَمْرَضَ فَمَنَعَهٗ مِنْهُ الْمَرَضُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا بیمار ہوے عبداللہ بن مسعود پس عیادت کی ہمنے اونکی پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگون نے اوپر یعنی اس گمان پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سے روتی ہین پس کہا تحقیق مین نہین روتا اسلیے بیماری کے اس لیے کہ مینے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیماری سبب ہے جھڑنے گناہ کا اور سوائے اسکے نہین کہ روتا ہون مین اس لیے کہ پہنچی مجکو بیماری بیچ حالت سستی یعنی بڑھاپے کے اور نہین پہنچی مجکو حالت قوۃ یعنی جوانی مین اسواسطے کہ لکھا جاتا ہے واسطے بندے کے ثواب جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے جیساکہ لکھا جاتا تھا اوسکے لیے پہلے بیمار ہونے کے پس باز رکھا اوس بندے کو اوس عمل سے بیماری نے نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی ایام جوانی کی حالت صحت مین عمل بہت ہوتے ہین بیماری مین بھی بہت لکھتے ہین

اور بڑھاپے کی حالت صحت مین عمل کم ہوتے ہین بیماری مین بھی تم لکھتے ہین کاشکی جوانی مین بیمار ہوتا کہ عمل بہت لکھتے ۵ ح ۵ **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَعُوْدُ مَرِیْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین عیادت کرتے کسی مریض کی مگر بعد تین دن کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** جمہور علما اسپر ہین کہ عیادت مقید ساتھ کسی زمانے کی نہین جب چاہی کری خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ حدیث موضوع ہے ۵ ح ۵ **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِیْضٍ فَمُرْہُ یَدْعُ لَکَ فَاِنَّ دُعَآءَہٗ کَدُعَآءِ الْمَلَآئِکَۃِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اوسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اوسکی مانند دعا فرشتون کے ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** مانند دعا ملائکہ کے ہے اسلیے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کے ساتھ بہت ہوتی ہے بسبب بچنے کے گناہ سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کرنے کے ۵ ع ۵ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ تَخْفِیْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّۃُ الصَّخَبِ فِی الْعِیَادَۃِ عِنْدَ الْمَرِیْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَثُرَ لَغَطُھُمْ وَاخْتِلَافُھُمْ قُوْمُوْا عَنِّیْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنت سے ہے کم بیٹھنا اور کم غل کرنی عیادت مین نزدیک بیمار کے کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے غل اور اختلاف صحابہ مین اوٹھہ کھڑے رہو میرے پاس سے نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کے پاس مکروہ ہی اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ روایت ہی ابن عباس سے کہ جب حضرتؐ کی انتقال کا وقت قریب پہنچا اور لوگ گھر مین بہت تھے چنانچہ اونمین حضرت عمرؓ بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ لکھدون حضرتؐ تمھارے لیے خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد اسکے پس کہا حضرت عمرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہی اور تمھارے پاس قرآن موجود ہے کافی ہے تمکو کتاب اللہ پس اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگون نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرتؐ کو دوات وغیرہ لکھدین واسطے تمھارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا اون مین سے کہتا تھا جو کچھ کہ حضرت عمرؓ نے کہا پس جب بہت ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھہ کھڑے رہو میری پاس سے یہہ روایت بخاری و مسلم مین ہے رافضی اس سے یہہ نکالتے ہین کہ حضرتؐ خلافت کے مقدمہ مین کچھ لکھتے حضرت عمرؓ نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہہ لکھا ہی کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس واقع ہوا اختلاف دلمین آیا حضرتؐ کے کہ مصلحت ہیچ نہ لکھنے کے ہے پس چھوڑ دیا حضرتؐ نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرتؐ اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدور نہ تھا حضرتؐ عمر وغیرہ کا کہ دم مارتے اوسمین اور بعد اس قصہ کے حضرتؐ زندہ رہے قریب تین دن کے کہ نہ تھی حضرتؐ پاس عمر اور نہ اوروں صحابہ رضؓ بلکہ اہل بیت مثل حضرت علیؓ اور عباس کے حاضر رہتے تھے پس اگر مصلحت دیکھتے حضرت ہیچ لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ مین تو ضرور لکھتے اوسکو علاوہ اسکے اکتفا کیا حضرتؐ نے خلافت کے مقدمہ مین ساتھ اوس چیز کے کہ قریب نص جلی کے تھی یعنی امام کرنا حضرت ابوبکر کا لوگون کے لیے اپنی بیماری مین اور اسی سبب سے کہا حضرت علیؓ نے سبھون کے سامنے جبکہ خطبہ پڑہا واسطے بیعت کرنیکے ابی بکرؓ سے کہ پسند کیا حضرت ابوبکر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دین ہماری کے کیا نہ پسند کرین ہم اونکو واسطے دنیا اپنی کے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسیکو حضرت ابوبکر کے پاس کہ نماز پڑہا لوگونکو اور مین بیٹھا ہوا تھا اونکے پاس دیکھتے تھے مجھے یعنی اور باوجود اسکے مجھے امام نکیا

13883

Marfat.com

اور ابو بکر اون مین سے ہین کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے جنکے حق مین لایخافون لومۃ لائم۔ اور کہا ابو سفیان بن حرب نے حضرت علیؓ سے اگر چاہے تو تو المدینہ بھر دون میدان مدینہ کا ابو بکر کی لڑائی کے لیے گھوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوے اوسپر حضرت علیؓ اور بُرا کہا اور ڈانٹا اوسکو تا جان لیوے وہ اور اور لوگ یہہ کہ ابو بکر ایسے خلیفہ ہین کہ نہین شک بیچ حقیۃ خلافت اون کی کہ ع ۵

وعن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِیَادَۃُ فُوَاقُ نَاقَۃٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ مُرْسَلًا اَفْضَلُ الْعِیَادَۃِ سُرْعَۃُ الْقِیَامِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل زمانہ عیادت کا مقدار اوس زمانے کے ہی کہ درمیان دو دوہ دوہنی اونٹنی کے اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کے بہترین عیادت کی وہ عیادت ہی کہ اوسمین جلدی اوٹھ کھڑا ہی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف حاصل پہلی روایت کا یہہ ہی کہ اونٹنی کا دودہ دو بار یا تین بار کر کر دوہنی ہین ایکبار دوہا پھر ذرا ٹھہر گئے اور بچہ کو تھنون سے لگا دیا تا دودہ خوب اوترے پھر دوہا پس اس دو بار دوہنے کے درمیان مین زمانہ تھوڑا سا ہوتا ہے پس فرمایا کہ افضل یہہ ہی کہ عیادت کو لیے جاوے تو اسقدر ٹھہری تا بیمار تکلیف نپاوے ایک شخص کہتے ہین کہ ہم سری سقطی کی عیادت کو گئے اونکی مرض الموت مین پس بہت بیٹھے ہم اونکے پاس اور اونکی پیٹ مین درد تھا پھر کہا ہمنے اونکو دعا کرو ہمارے لیے اونھون نے کہا یا الٰہی سکھا انکو کیفیت عیادت کرنے مریض کی غرض کہ اونھون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹھنا چاہیے بیمار کے پاس جب اوسکی عیادت کے لیے جاوے اور جس صورت مین جانے کہ بیمار زیادہ بیٹھنے کو دوست رکھتا ہی بسبب یارانے کے یا تبرک کے یا خدمت کرنیکے تو وہ مستثنی ہے یعنی اوس صورت مین جلدی اوٹھنا افضل نہین ع ۵

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَہٗ مَا تَشْتَہِیْ قَالَ اَشْتَہِیْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْیَبْعَثْ اِلٰی اَخِیْہِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَہٰی مَرِیْضُ اَحَدِکُمْ شَیْئًا فَلْیُطْعِمْہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطے اوسکے کس چیز کی کھانیکو دل چاہتا ہے تیرا کہا اوسنے دل چاہتا ہے میرا گیہون کی روٹی کھانے کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیے کہ بھیج دے طرف بھائی اپنے کے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خواہش کرے بیمار ایک تم مین سے کسی چیز کی پس چاہیے کہ کھلاوے اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف مراد خواہش سے خواہش صادق ہے اور وہ نشانی صحت کی ہے اور یہہ بھی ہے کہ کبھی نقصان نہین کرتا بعضے بیمارون کو کھانا اوس چیز کا کہ دل چاہے اگر تھوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہے ولیکن یہہ بات اوس چیز مین ہی کہ ضرر اوسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہہ کہ یہہ حکم جو فرمایا کلی نہین جزئی ہے یعنی سبکے لیے نہین ہے بعضون کے لیے ہے اور طیبی نے کہا کہ یہہ مبنی ہے توکل پر یا ناامیدی پر حیات سے یعنی جسکے جینے کی توقع نہووے اوسکے لیے فرمایا کہ جو مانگے کھلا دو اوسکو ح ۵

وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ بِالْمَدِیْنَۃِ مِمَّنْ وُلِدَ بِہَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا لَیْتَہٗ مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قَالُوْا وَلِمَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قِیْسَ لَہٗ مِنْ مَوْلِدِہٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کی مدینہ مین اون شخصون مین سے کہ پیدا کیا گیا تھا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑہی اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کاشکے مرا ہوتا بغیر جگہہ پیدائش اپنی کے

Marfat.com

عرض کیا صحابہ نے اور کسواسطے یہہ ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق آدمی جسوقت مرتا ہے غیر وطن اپنے مین مانیا جاتا ہی واسطے اوسکی وطن
امسکے سے تا منقطع ہونے نقش قدم اوسکی کے جنت مین نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جب آدمی سفر مین مرتا ہے
تو جتنی مسافت اوسکے وطن مین اور اوس جگہہ مین کہ مرا ہی ہوتی ہے اوسقدر جنت مین جگہہ اوسکو ملتی ہے اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ مراد سفر سے سفر طاعت ہی یعنی جہاد وغیرہ ۵ ع ۵ ومولاناہ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا مسافرۃ
مین شہادۃ ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا
مَاتَ شَهِيْدًا وَوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ
الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مری بیمار ہوکر مرتا ہے شہید اوٹھایا
جاتا ہی فتنہ قبر کی سے اور دیا جاتا ہی رزق صبح کو اور وقت شام کے یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے
شعب الایمان مین **ف** صحیح نسخون مین لفظ مریضًا ہی کا واقع ہوا ہے اور بعضی نسخون مین متغیر کرکر غریبًا لکہدیا ہے بدلی مریضًا کی
لیکن واقع ہوا ہے صحیح ابن ماجہ مین مرابطا اسی لیے لکہا ہے میرک نے اپنے نسخہ کے حاشیہ مین صوابہ مرابطا یعنی صواب لفظ
مرابطا کا ہے پھر اوسکے نیچے لکہا ہے کذا فی سنن ابن ماجۃ فی باب ماجاء من مات مرابطا مات شہیدا پھر بعضون نے مرض سے
مرض عام مراد لیا ہے اور بعضون نے مرض خاص یعنی استسقاء مراد لیا ہے اور بعضون نے اسہال اور کہتا ہون مین
یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ ان قیدون کی کچہہ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہے راوی نے ساتھہ اتفاق حفاظ
کے کہ حدیث من مات مرابطا ہی نہ من مات مریضا ۵ ع ۵ **وعن** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا
قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحَاتِهِمْ
فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھگڑین گے
شہدا اور وہ لوگ کہ مرے ہین اپنے بچھونون پر یعنی گہرون مین مرے ہین اور شہید حقیقی نہین ہوی طرف اپنے پروردگار عزوجل
کے بیچ حق اون لوگون کے کہ مرے ہین طاعون یعنی وبا سے پس کہین گے شہید یہہ یعنی جو کہ طاعون سے مری ہین بھائی ہمارے
ہین یعنی مشابہ ہمارے ہین پس ہون وین ساتھہ ہمارے مرتبہ ہمارے مین بیان مشابہت کا یہہ ہے کہ قتل کیے گئے جیسے قتل
کیے گئے ہم اور کہین گے وہ کہ وفات دیے گیے بھائی ہمارے ہین یعنی مانند ہمارے ہین مرے اپنے بچھونون پر جیسے مرے ہم
پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون اونکی کے پس اگر مشابہ ہون زخم اون کے زخم مارے گیون کے پس تحقیق وہ اونمین
سے ہین یعنی ملحق ساتھہ اونکے ہین ثواب مین اور ساتھہ اونکے ہین یعنی حشر و مرتبہ مین پس دیکھین گے تو ناگہان زخم اون کے مشابہ
ہون گے زخمون اونکی کے نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے **ف** قتل کیے گئے ہین جیسے ہم قتل کیے گئے یعنی جیسے ہم زخمی ہوکر کفار کے ہاتھہ سے مرے ویسے یہہ
بھی جنات کے ہاتھہ سے زخمی ہوکر مرے لکہا ہے علماء نے کہ اہل طاعون کو کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے اون کو نیزے سے

Marfat.com

مارا اسی لئے طاعون نام ہوا طعن سے بمعنی نیزہ مارنے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جو طاعون سے مرا شہیدوں مین سے ہے
اور ساتھ ہے اون کے ۵ ح ۵ ع ۵ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ
كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيْهِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ بھاگنے والا بیماری طاعون یعنی وبا کی سے مانند بھاگنے والے کی ہے لڑائی کفار کی سے اور صبر کرنیوالا اوس مین واسطے اوسکے ہے
ثواب شہید کا نقل کی یہہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ مشابہت دی گناہ کبیرہ ہونے مین انتہی اور اگر اعتقاد کرے کہ اگر نہ بھاگون گا
تو ضرور مرجاؤن گا اور اگر بھاگون گا تو سلامت رہون گا کفر ہے اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو طاعون مین
ثواب شہید کا ہوتا ہے اگرچہ نہ مرے ۵ ح ۵ **بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ** باب ہے بیچ حکم آرزو کرنے موت
کی اور فضیلت یاد کرنے اوسکے کے **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کے مانند مرض یا محتاجگی وغیرہما کی مکروہ ہی اسلیے
کہ علامت بی صبری کی اور نہ راضی ہونیکی ساتھہ تقدیر الٰہی کی ہے اور واسطے محبت اور شوق دیدار الٰہی کے اور خلاص ہونے کی اس
سرای فانی اور محبت اسکی سے اور پہنچنے کی ملک آخرت اور نعمتون اوسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہے اور اسیطرح مکروہ نہین واسطے
خوف ضرر دین کے اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہے اس سے کہ خوف الٰہی رکھے اور عمل کرے بمقتضای اوسکے اور توبہ اور استغفار کرے اور مقدم
رکھے نفع آخرت کو والا یاد کرنا اور یاد رکھنا موت کا بغیر عمل کے کچھہ مفید نہین بلکہ سبب قساوت قلب کا ہوتا ہی جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ
کا ساتھہ غفلت کے نسال اللہ العافیۃ ۵ ح ۵ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی اگر نیک کار ہے
تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنی بسبب درازگی عمر کے اور اگر ہے بد کار تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے اللہ تعالی سے یعنی ساتھہ توبہ
کرنیکے اور ادای حقوق لوگون کی نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ
اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا
خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی
یعنی دل سے اور نہ دعا کرے ساتھہ موت کے یعنی زبان سے پہلے اس سے کہ آوے اوسکو موت تحقیق جسوقت مرتا ہی منقطع ہوتی ہی امید اوسکی
یعنی زیادہ بھلائی کرنیکی اور تحقیق نہین زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اوسکی کی مگر بھلائی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بسبب صبر کرنے
کے بلا پر اور شکر کرنے کے نعمتون پر اور راضی ہونے کی تقدیر پر اور فرمان برداری کرنے امر مولی کے ثواب بڑہتا ہی جاتا ہی ۵ ع ۵
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ
لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنیکی بسبب ضرر کے کہ پہونچا اوسکو یعنی
مالی ہو یا بدنی پس اگر ہے ضرور آرزو کرنیوالا موت کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھہ مجکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میری لیے یعنی مرنیسے
اور مار مجکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنی سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** فتوی دیا نووی نے کہ نہین مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کی بلکہ مستحب ہے

Marfat.com

اور نقل کی ہے اس لیے آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہما سے اور اسیطرح مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی راہ خدا میں
اس لیے کہ ثابت ہوئی ہے حضرت عمر وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوا ہے معاذ سے کہ اونہون نے آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس
اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھ مانند طاعون کے ہو اور مسلم مین ہی کہ جسنے مانگی شہادت صدق دل سے
دیا جاتا ہی شہادت یعنی ثواب اوسکا اگرچہ نہ پہونچی شہادت اوسکو اور مستحب ہے آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ مین اس لیے کہ بخاری مین ہے
کہ حضرت عمر رض نے دعا کی اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک اور زندگی مرنے سے بہتر جب تک ہی کہ طاعت زیادہ ہو
گناہ سے اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے اور جب امر بالعکس ہو یعنی گناہ زیادہ ہون طاعت سے اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سے
تو مرنا بہتر ہے جینے سے ۵ ع ۵ **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ
اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ
لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ
لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ
فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اوسکی ملاقات کو اور جو ناخوش
رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ ملاقات اوسکی کو پس کہا حضرت عائشہ نے یا کسی اور نے حضرت کی بیبیون مین سے
کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتی ہین مرنیکو فرمایا نہین ہے یہہ ولیکن مومن جسوقت آتی ہے اوسکو موت خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھہ راضی ہونے
خدا کے اوس سے اور بزرگ رکھتی اللہ تعالی کے اوسکو پس نہین کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سے بہت پیاری طرف اوسکی اوس چیز سے
کہ آگے اوسکے ہی یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کے پس دوست رکھتا ہی مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہی اللہ ملاقات اوسکی
اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہے اوسکو موت خبر دیا جاتا ہے ساتھہ عذاب خدا کی یعنی قہر مین اور سزا اوسکی کے یعنی عذاب دوزخ
کے پس نہین کوئی چیز ناخوش تر طرف اوسکی اوس چیز سے کہ آگے اوسکے ہے پس ناخوش رکھتا ہے کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہے
اللہ اوسکی ملاقات کو یعنی دور کرتا ہے اپنی رحمت سے اور مزید نعمت سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت عائشہ کے اور موت
پہلی ملاقات اللہ کی **ف** مشہور یہہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت ہی اور تحقیق یہہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت
نہین ہے بلکہ پھرنا طرف دار آخرت کی اور طلب کرنا اوس چیز کا کہ اوسکے پاس ہے اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کے اور نہ راضی ہونا
ساتھہ حیات دنیا کی پس جسنے ترک کی دنیا اور مبغوض رکھا اوسکو دوست رکھا ملاقات خدا کو اور جسنے اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا
طرف اوسکے مکروہ رکھا ملاقات خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنے والی محبت موت کی ہے کہ وسیلہ اوسکا ہے اور حضرت عائشہ
یہی سمجھین تھین کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت ہی حضرت نے اوسکو بیان فرمایا ساتھہ لفظ لیس الامر کذلک کی یعنی نہین مراد
ملاقات خدا سے موت اور یہہ کہ بحکم جبلت طبعی کے محجوب ہو اور بالفعل آرزو اوسکی کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب رضای حق
کا اور مشتاق اوسکی ملاقات کا ہوتا ہے ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت ارادی اختیاری کی محبت موت کی رکھتا ہی اور اثر
اوسکا آخر وقت مین بحکم طبیعت کے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ولکن المؤمن آخر تک اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہے یعنی نہین

Marfat.com

ممکن دیکھنا اللہ تعالیٰ کا پہلے موت کے بلکہ بعد اوسکے یا مراد یہہ ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہے موت کو
اس لیے کہ پہونچتا ہے بسبب اوسکے طرف ملاقات خدا کے اور نہین متصور ہے وجود ملاقات کا پہلے موت کے اور یہی دلالت ہے
اسپر کہ ملاقات غیر ہے موت کی ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** ابی قتادۃ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح او مستراح منہ فقالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال
العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا وآذاھا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد
والشجر والدواب متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سے یہہ کہ وہ حدیث کرتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس لائی جنازہ پس فرمایا یہہ راحت پانے والا ہے یا اس سے اور رون کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کون ہے
راحت پانے والا اور کون ہے جس سے اور رونکو راحت ہوتی ہے پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہی بسبب مرنیکے رنج دنیا کے سے
اور ایذا اوسکی سے اور جاتا ہی طرف رحمت خدا کے اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتی ہین شر اوسکے سے بندے اور شہر اور
درخت اور جانور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** رنج دنیا کے سے یعنی مشقت جو بسبب اعمال و احوال کے اوٹھاتا ہے
مرنے سے اوس سے راحت پاتا ہے اور ایذا دنیا کی سے یعنی گرمی اور سردی یا ایذاء اہل دنیا کے سے اس لیے کہا مسروق نے کہ نہین
رشک لیجاتا مین کسی چیز پر بسبب کسی چیز کے مانند رشک لیجانے کے مومن پر کہ رکھا جاتا ہے قبر مین امن مین ہوتا ہے عذاب اللہ
کے سے اور راحت پاتا ہی دنیا سے اور کہا ابو داؤد نے دوست رکھتا ہون مین موت کو واسطے اشتیاق جانے کے طرف رب اپنی کے
اور دوست رکھتا ہون مرض کو واسطے کفارہ گناہون کے اور دوست رکھتا ہون فقر کو تواضع کے لیے واسطے رب اپنی کے اور
راحت پاتی ہین بندے یون کہ جب وہ خلاف شرع باتین کرتا تھا اگر لوگ منع کرتے ایذا دیتا وہ اونکو اور اگر سکوت کرتے ضرر پہونچاتے
اپنے دین و دنیا کو اب جو مرا اس سے چھٹکارا پایا اور راحت پاتا شہرون وغیرہ کا یون ہے کہ بسبب ہونے گناہ و ظلم کے حاصل
ہوتا ہے فساد عالم مین اور خلل پڑتا ہے ارکان دین مین اور دشمن رکھتا ہے اوسکو خدا تعالیٰ پس ایذا اوٹھاتی ہے بسبب اوسکے
زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہے اور بسبب شومی گناہ اوسکی کے مینہ نہین برستا جب مراینہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت
پائی سبھون نے ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال
کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت
فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے
کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھا میرا یعنی واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے پھر فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر
ہے بلکہ گذرنے والا راہ کا اور تھا ابن عمر کہتے جسوقت کہ شام کرے تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جسوقت کہ صبح کرے تو پس نہ انتظار کر
شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** لفظ منکبی ساتھ سکون حرف ی کے ہی
مفرد اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید حرف ی کے ہے تثنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہے یعنی رغبت نکر طرف دنیا کے اس لیے کہ تو
سفر کرنے والا ہے اوس سے طرف آخرت کے پس نہ ٹھہرا اوسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتھ لذتون اوسکی کے اور یکسو ہو
لوگون سے اور خلط ہونے سے ساتھ اونکے اس لیے کہ تو جدا ہوویگا اون سے اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اوس مین اور نہ تعلق

پکڑ ساتھ اوسچیز کے کہ نہین تعلق پکڑتا ساتھ اوسکے مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول ہو اوسمین ساتھ اوسچیز کے کہ نہین مشغول ہوتا ساتھ اوسکے مسافر جو کہ ارادہ رکھتا ہی جانیکا طرف اہل اور وطن اپنی کے اور بلکہ گذرنے والا راہ کا اسمین زیادہ مبالغہ ہے اس لیے کہ مسافر تو کبھی سکونت بھی اختیار کر لیتا ہے شہرون سفر کے مین بخلاف گذرنے والے راہ کے کہ وہ نہین سکونت کرتا اور جسوقت کہ شام کرے تو انتظار نہ کر صبح کی اور جسوقت کہ صبح کرے تو انتظار نہ کر شام کی اور لے صحت اپنی سے بیماری اپنی کے واسطے اور زندگی اپنی سے واسطے موت اپنے کے کہ تو نہین جانتا کہ تو کیا کریگا فردا یعنی ہووے موت شام صبح ہمارے سامنے تیرے اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنے مین نہ تاخیر کر دن کی عمل کو رات تک اور نہ رات کی عمل کو دن تک

؎ غنیمتی شمر ای شمع وصلِ پروانہ ٭ کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند ٭ اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اور ما بعد اوسکا کلام ابن عمر کا ہی موقوفا لیکن ذکر کیا ہے اسکو احیاء العلوم مین مرفوعا اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین جسقدر عمل ہو سکے کر تا بیماری مین ویسا ہی ثواب پاوے گا اگرچہ وہ عمل نہ کر سکے گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اوسمین جو ہو سکے تا ثواب بعد موت کے پاوے ؎ غنیمت دان جوانا دولتِ حسن و جوانی را ٭ نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودان باشد ٭

ع ح ه **وعن** جابرٍ قال سمعتُ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ قبلَ موتِهِ بثلثةِ أيّامٍ يقولُ لا يموتنّ أحدكُمْ إلّا وهو يُحسِنُ الظنَّ باللهِ رواهُ مسلمٌ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دن پہلے وفات اونکی سے کہ فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمھارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی امیدوار کرم اور مغفرت اوسکی کا ہو اور اعتماد کرے وعدۂ کریم کے پر لکھا ہے علماء نے کہ نشان سعادت کا یہہ ہے کہ بیچ مدت حیات کے خوف غالب ہو اور جب مرنے کے قریب پہونچے امید غالب ہو اور یہہ بھی لکھا ہے کہ مراد ساتھ نیک رکھنے گمان کے نیک کرنا اعمال کا ہے یعنی اچھے کرو اعمال اپنے حیات مین تا اچھا ہو گمان تمھارا ساتھ خدا کے نزدیک موت کے اس لیے کہ جسکے عمل برے ہون گے پہلے موت کے برا ہو گا گمان اوسکا نزدیک موت کے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ حقیقت امید کی یہہ ہے کہ عمل کرے اور امید رکھے اور خدمت مولی کرے اور نظر اوسکی عطا پر رکھے نہ امید جھوٹی کہ باز رکھے عمل سے اور باعث ہووے گناہون پر وہ امید نہین ہے بلکہ آرزو اور غرور ہے کہا حسن بصری نے کہ کہتا ہے ایک تمھارا اچھا رکھتا ہون گمان اپنا ساتھ پروردگار اپنی کے جھوٹھ کہتا ہے اگر گمان اپنا اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کے اچھے کرتا عمل ح ه **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** معاذِ بنِ جبلٍ قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ إن شئتُم أنبأتُكُم ما أوّلُ ما يقولُ اللهُ للمؤمنينَ يومَ القيمةِ وما أوّلُ ما يقولونَ لهُ قلنا نعم يا رسولَ اللهِ قال إنّ اللهَ يقولُ للمؤمنينَ هل أحببتُم لقائي فيقولونَ نعم يا ربّنا فيقولُ لِمَ فيقولونَ رجونا عفوكَ ومغفرتكَ فيقولُ قد وجبتْ لكُم مغفرتي رواهُ في شرحِ السُّنّةِ وأبو نُعيمٍ في الحليةِ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم خبر دون مین تمکو اوسچیز کی کہ اوّل فرماوے گا اللہ واسطے مومنون کے دن قیامت کے اور اوسچیز کے کہ پہلے کہین گے مومن واسطے اللہ کے عرض کیا ہمنے کہ ہان ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماویگا مومنون کو کیا دوست رکھتے تھے تم ملاقات میری کو کہینگے ہان ای رب ہمارے پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکھا تمنے ملاقات میری کو پس کہینگے امید رکھتے تھے ہم درگذر کرنے تیرے کی اور بخشش تیرے کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطے تمھارے بخشش میری نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین **ف** احتمال ہے یہہ کہ ہو مراد ملاقات سے رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور یہہ

Marfat.com

بھی احتمال ہی کہ مراد ملاقات سی موت ہو اور بعد لفظ لم کے کہا ابن ملک نے لِاَیِّ سَبَبٍ اَذْنَبْتُمْ یعنی کیون گناہ کیا تمنے اور صحیح یہہ ہی لم احببتم لقائی یعنی کیون دوست رکھا تمنے ملنا میرا ع ۵ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد کھو دینے والی لذتون کی کہ موت ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** صحیح یہی ہے کہ لفظ ہاذم ذال معجمہ سے بمعنی قطع کرنے والیکی اور بعضون نے دال مہملہ سے بمعنی دُھانے والی کے جو نقل کیا ہے صحیح نہین کسی راوی کو غلطی ہوگئی ہے اور موت کی یاد کرنے سے غفلت دور ہوتی ہے اور دنیا مین مشغول ہونے سے باز رہتا ہے اور رجوع کرتا ہے طرف طاعت کی کہ توشۂ آخرت ہی اور زیادہ کیے نسائی نے یہہ الفاظ فَاِنَّهٗ لَا یُذْکَرُ فِیْ کَثِیْرٍ اِلَّا قَلَّلَهٗ وَلَا فِیْ قَلِیْلٍ اِلَّا کَثَّرَهٗ یعنی نہین یاد کی جاتی موت ہیچ بہت مال کے مگر کہ کم کردیتی ہی اوسکو یعنی بہت مال تھوڑا معلوم ہونے لگتا ہے بسبب بی رغبتی اور فانی جاننے اوسکی کے اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین مگر کہ زیادہ کردیتی ہے اوسکو یعنی جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہے تھوڑے مال پر اور بہت جانتا ہی اوسکو ع ۶ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ قَالُوْا اِنَّا لَنَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰهِ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَیْسَ ذٰلِكَ وَلٰکِنْ مَنِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَکَ زِیْنَةَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیاء کا یعنی جیسیکہ واجب اور لائق ہے حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سے جیساکہ چاہیے ڈرنا اوس سے کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے ای نبی خدا کے یعنی کہ بجا لاتے ہین ہم اوامر و نواہی اوسکی فی الجملہ اور تعریف ہے واسطے اللہ کے یعنی اوپر توفیق دینے اوسکی کے ہمکو اوسپر فرمایا حضرت نے نہین حق حیاء کا یہہ کہ کہتے ہو تم ہم حیاء کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالی سے حق حیا کا پس چاہیے کہ محافظت کرے سر کی اور اوسچیز کی کہ سر مین ہے اور چاہیے کہ محافظت کرے پیٹ کی اور اوسچیز کی کہ جمع کیا ہے پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد رکھے موت کو اور ریزہ ریزہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہے آخرۃ کا چھوڑتا ہے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیاء کی اللہ سے حق حیاء کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** محافظت کرے سر کی یعنی نہ استعمال کرے اوسکو بیچ غیر خدمت خدا کے کہ نہ سجدہ کرے بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑہے لوگون کو دکھانے کے لیے اور نہ جھکاوے سر کو سوائے خدا کے اور کسی کے لیے پس جیسے یہان جھک جھک کر سلام کرتے ہین بُرا ہے اور نہ بلند کرے سر کو از راہ تکبر کے اور اوسچیز کے کہ سر مین ہی یعنی زبان اور آنکھ اور کان کو گناہ سے بچاوے کہ زبان سے غیبت اور جھوٹھ وغیرہ کو نہ بولے اور آنکھ سے نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکھو اور کان سے کسی کی غیبت اور جھوٹھ مثل کہانی وغیرہ کو نہ سنے اور محافظت کرے پیٹ کی یعنی حرام اور شبہ کی چیزین نہ کھاوے اور اوسچیز کے کہ جمع کیا ہے پیٹ نے یعنی جو چیزین کہ متصل پیٹ کی ہین مانند ستر اور پاؤن اور ہاتھ اور دل کی اون کو بھی گناہ سے بچاوے کہ ستر سے حرام کاری نکرے اور پاؤن سے گنہ کی جگہہ مین مانند میلہ اور تماشے اور

Marfat.com

ناچ رنگ کی بجاوے اور ہاتھون سے کسی کو مارے نہین اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کر کرلے اور نہ ہاتھ لگاوے نامحرم کو اور دل مین عقیدہ برا اور برے خطرے اور یاد غیر خدا کی نرکھے آور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو کہ ایک دن ہوگا کہ قبر مین ہڈیان ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے زہد کرتا ہے اوسمین اور چھوڑ دیتا ہے لذات اور شہوات اوسکی جیسیکہ آگے فرمایا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ آخر تک یعنی جو کوئی آخرۃ کے ثواب کو اور نعمتون اوسکی کو چاہتا ہے تو چھوڑ دیتا ہے زینت دنیا کو اس لیے کہ یہہ دونون چیزین جمع نہین ہوتین اوپر وجہ کمال کے یہانتک کہ اقویاء کے لیے بھی یعنی اولیا کے لیے اور کہا تورپشتی نے کہ مستحب ہی بہت ذکر کرنا اس حدیث کا ۵ ع ۵ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین

ف یعنی مومن کے حق مین مرنا بمنزلہ تحفہ کی ہے اللہ تعالی کی طرف سے کہ اسکے سبب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہنچتا ہی

۵ ع ۵ **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مرتا ہے ساتھ پسینی پیشانی کے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بعضون نے کہا کہ یہہ کنایہ ہے جان کنی کی شدت سے کہ اوسکے سبب سے گناہ جھڑتے ہین اور درجے بلند ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ کنایہ ہے اس سے کہ مشقت اوٹھاتا ہے مومن طلب حلال مین اور ریاضت کرتا ہے عبادت مین تا دم مرگ اور بعضون نے کہا ہی کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کی علامت بھلائی کی ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ مومن پر مشقت اور شدت نہین ہے بسبب موت کے سوائے عرق پیشانی کے واللہ اعلم ۵ ح ۵ **وَعَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفَجْاَةِ اَخْذَةُ اَسَفٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ اور روایت ہی عبداللہ بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا ناگہان پکڑنا غضب کا ہے نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین کہ پکڑنا غضب کا واسطے کافر کے ہے اور رحمت ہی مومن کے لیے **ف** پکڑنا غضب کا ہی یعنی مرنا ناگہانی نشانیون غضب آلہی سے ہے بندی پر اس لیے کہ نہ مہلت دی اوسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرۃ کا یعنی توبہ اور عمل صالح کرتا لکھا ہے علماء نے کہ یہہ بات کافرون کے لیے ہے اور اونکے لیے کہ اچھی طریقے پر نہین ہین جیسا کہ آگے کی روایت مین آیا ہے حاصل یہہ کہ ناگہان مرنا نیکون کے لیے نیک ہے اور بدون کے لیے برا ۵ ح ۵ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ فَقَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا داخل ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ تھا حالت جانکنی مین پس فرمایا حضرت نے کس طرح پاتا ہے تو اپنے کو یعنی کس طرح اپنے دل کو پاتا ہے اسوقت آیا امیدوار رحمت خدا کا

Marfat.com

یا ترسناک اوسکے غضب سے کہا امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے ای رسول خدا کے یعنی پاتا ہون اسپنے کو امیدوار اوسکی رحمت کا اور باوجود
اسکے تحقیق مین ڈرتا ہون اپنے گناہون سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتے خوف و امید بندے کے
دل مین بیچ مانند ہوقت کے مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ تعالی وہ چیز کہ امید رکھتا ہے یعنی رحمت اپنی اور امن مین رکھتا ہے اوسکو
اوس چیز سے کہ ڈرتا ہے یعنی عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف بیچ مانند
اسوقت کے مراد یہہ ہے کہ اسوقت مین یا مانند اسکے مین پھر مراد اسوقت سے وقت سکرات موت کا ہے اور مانند اسوقت کے
وہ اوقات ہین کہ آدمی کنارہ موت پر ہو اون مین حکما جیسے وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند انکے ۵ ع ۵ **اَلْمَفْصَلُ**
الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ
الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِنَابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے
جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اس لیے کہ ہول جانکنی کا سخت ہے اور تحقیق نیک بختی سے
ہے یہہ کہ دراز ہو عمر بندے کی اور نصیب کرے اوسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے نقل کی یہہ احمد نے ف مطلع کہتے
ہین بلند جگہہ کو کہ اوسپر چڑھ کر کسی چیز کو دیکھتے ہین اور مراد مطلع سے یہان سکرات موت اور شدائد اوسکے ہین کہ اول اوسمین
آدمی گرفتار ہو لیتا ہے جب مرتا ہے حاصل حدیث کا یہہ کہ فائدہ آرزوی موت مین کچھہ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہے موتکی
بسبب قلت صبر و غم اور دل تنگی کے کرتا ہے پس مرتے وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الٰہی کا
بھی ہوگا کیون اسکی آرزو کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ آرزو موت کی بسبب بی صبری اور تنگدلی کے منع ہے اور وہ
جو بسبب شوق دیدار الٰہی کے اور محبت اوس عالم کی ہو جائز ہے اور نیک بختی سے الخ منع جو فرمایا آرزو کرنی موت کی سے
یہہ دوسری علت اوسکی ہے یعنی آرزو موت کی نکرو اس لیے کہ وہ خود آنیوالی ہے چند روز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرت
کا تیار کرنا غنیمت ہے کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی دنیا کھیتی آخرت کی ہے یہان عمل کریگا تو وہان کام آوین گی ۵ ع ۵ ح ۵
وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ
فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَا لَيْتَنِیْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ اَعِنْدِیْ تَتَمَنّٰی الْمَوْتَ
فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ
لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا بیٹھی ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو حضرت
نے اور نرم کیے دل ہمارے یعنی بسبب یاد دلانے احوال آخرت کے پس روئی سعد بن ابی وقاص اور بہت روئی پھر کہا اے
کاش کے مین مرجاتا یعنی لڑکپنے مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای
سعد کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہے مرنے کی پس کرر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا اے سعد اگر ہے تو پیدا کیا گیا بہشت کے
لیے پس جسقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہہ احمد نے ف کیا نزدیک
میرے آرزو کرتا ہے یعنی بعد میرے تو آرزو کرنی موت کی کچھہ وجہ بھی ہو سکتی ہے میرے ہوتے ہوے کیونکر مرنا چاہتا ہی کہ دیکھنا
جمال باکمال میرے کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہے ہر نعمت سے اگرچہ حاصل ہو دین تجکو بعد مرنے کے درجات اور نعمتین

Marfat.com

وہان کی غرض کہ میرے چہرہ مبارک پر نظر کرنے کو کوئی چیز نہین پہونچ سکتو کہ یہہ دنیا مین بہشت نقد ہے ایک درویش سے پوچھا
کہ مومن کو جینا بہتر یا مرنا کہا کہ بیچ زمانہ نبوت کے جینا بہتر تھا اور بعد اونکے مرنا بہتر آور اخیر جملہ کے بعد دوسری شق تردید کی محذوف ہے
وہ یہہ ہے وان کنت خلقت للنار فلا خیر فی موتک ولا یحس الاسراع الیہ یعنی اور اگر ہے تو پیدا کیا گیا آگ کے لیے پس نہین بہلائی مرنے
مین اور نہین اچھی ہے جلدی کرنی طرف اوسکے ۵ ع ۵ **وَعَنْ** حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰی
سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَتَمَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّیْتُہٗ وَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَاِنَّ فِیْ جَانِبِ بَیْتِیْ الْاٰنَ لَاَرْبَعِیْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ
اُتِیَ بِكَفَنِہٖ فَلَمَّا رَاٰہُ بَكٰی وَقَالَ وَلٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ یُوْجَدْ لَہٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مُلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰی رَاْسِہٖ قَلَصَتْ
عَنْ قَدَمَیْہِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰی قَدَمَیْہِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِہٖ حَتّٰی مُدَّتْ عَلٰی رَاْسِہٖ وَجُعِلَ عَلٰی قَدَمَیْہِ الْاِذْخِرُ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْكُرْ ثُمَّ اُتِیَ بِكَفَنِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ اور روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہ کہا گیا مین خباب
کے پاس اوس حال مین کہ داغ لیے تھے اونہون نے سات جگہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی البتہ آرزو کرتا مین اوسکی اور تحقیق دیکھا مینے اپنے تئین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے کہ نہین مالک تھا مین ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونے گھر میری کے اب چالیس ہزار درہم ہین کہا حارث نے پھر لایا گیا خباب کے
پاس کفن اون کا کہ نفیس تھا پس جب دیکھا اوسکو رونے اور کہا اگرچہ جائز ہے یہہ ولیکن حمزہ نہین پیدا ہوا واسطے اوسکے کفن
مگر چادر سفید و سیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور کھل جاتی قدمون سے اور جسوقت ڈالی جاتی پاؤن پر
کوتاہی کرتی سر اونکے سے یہانتک کہ کھینچی گئی اونکو سر پر اور رکھی گئی اونکے پاؤن پر اذخر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے لیکن ترمذی نے نہین ذکر کیا
ثم اُتی بکفنہ آخر تک **ف** خباب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب ظاہر کرنے اسلام کے اول یہی ایذا دیے گیے ہین
اور حاضر ہوے بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر داغ لینے سے منع بھی فرمایا ہے پس کہا بعضون نے کہ منع اس لیے
فرمایا تھا کہ وہ اعتقاد کرتے تھے کہ شفا اس سے ہوتی ہے اور جس صورت مین اعتقاد کرے کہ یہہ سبب ہے اور شافی اللہ ہے
پس کچھہ مضائقہ نہین اسکا یا نہی محمول ہے اسپر کہ نہو اوسکی ضرورت اور آرزو موتکی کی خباب نے یا تو بیقراری مین بسبب شدت مرض
کے کہ جسکے لیے داغ کھائے تھے یا بسبب خوف تونگری کے کہ اسکے سبب سے آخر کو گنہ مین نہ گرفتار ہو جاؤن اور ظاہر دوسری ہی
بات ہے چنانچہ مؤید ہے اسکا جملہ مابعد کا ولقد رایتنی آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹے عبد المطلب کے سید الشہداء چچا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور اذخر وہان ایک گھاس ہے خوشبودار چھتون کے تختون پر بھی بچھاتے ہین اور اور بہت کام آتی ہے اور یہہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہے غنی شاکر سے اس لیے کہ تاسف کیا ایسے بڑے صحابی نے اپنی حال پر ۵ ع ۵

بَابُ مَا یُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَہُ الْمَوْتُ باب ہے بیچ بیان اوسچیز کے کہ کہی جاتی ہے نزدیک
اوسکے کہ حاضر ہوئی اوسکو موت **ف** یعنی علامت موت کی لکھا ہے علماء نے کہ علامت موت کی یہہ ہے کہ پاؤن سمت
ہو جاتے ہین کہ اگر کھڑے کرین تو کھڑے نہو سکین اور ناک کا بانسا ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور کنپٹیان بیٹھہ جاتی ہین اور پوست بیضیتین کا
لٹک جاتا ہے اور مراد ساتھہ اوسچیز کے کہ کہی جاوے تلقین لا الہ الا اللہ کی اور انا للہ پڑھنا اور دعاء خیر کرنی اور پڑھنا اس کا

Marfat.com

اور مانند اسکی کے ہے جیسیکہ حدیثون مین مذکور ہین ۵ ح ۵ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اون شخصون کو کہ قریب مرنیکی ہین تمھارے لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تلقین کے معنی ہین سمجھانا اور یہان مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہے روبرو قریب المرگ کی تا وہ بھی سنکر پڑھے حکم نہ کرے اوسکو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے اور جمہور علماء کے نزدیک یہہ تلقین مستحب ہے ۵ ع ۵ **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کے پاس یا قریب المرگ کے پاس پس کہو بھلائی اسلیے کہ فرشتے کہتے ہین آمین اوسپر کہ تم کہتے ہو یعنی دعا بھلی کرتے ہو یا بری نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد میت سے یا تو میت حکمی ہے یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہے تو اوشک راویکا ہے اور اگر میت حقیقی مراد ہے تو او تنویع کے لیے ہے اور کہو بھلائی یعنی دعا کرو اپنے لیے اچھی اور بیمار کے لیے شفا کی اور میت کے لیے مغفرۃ کی ۵ ع ۵ **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِیْبُهٗ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَیْرًا مِنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَیْتٍ هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہین ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو مصیبت یعنی تھوڑی ہو یا بہت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون یا الٰہی دے ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کے اور بدلا دے واسطے میرے بہتر اوس سے یعنی اوسچیز سے کہ میرے ہاتھ سے گئی اس مصیبت مین مگر دیتا ہے اللہ تعالیٰ بدلا واسطے اوسکے بہتر اوس سے پس جبکہ مرے ابو سلمہ کہا مینے کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ سے اول صاحب خانہ کہ ہجرۃ کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر مینے کہے یہہ کلمے پس دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے عوض مین ابو سلمہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کو نکاح مین آئی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** معنی انا للہ آخر تک کی یہہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہے ملک اور پیدائش خدا کی ہین اور ہم اوسیکی طرف رجوع کرنیوالے ہین پس اس آیت مین تسلیم اور اقرار ہے اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہے اور جو چیز منسوب ہے طرف ہمارے عاریت ہین مالک وہی ہے اور اوسی سے ابتدا ہماری ہے اور اوسیکی طرف انتہا پس جب آدمی اپنے دل مین یہہ مضمون جمالے اور صبر کرے مصیبت پر کہ پہونچے اوسکو آسان ہوتی ہے اوس پر مصیبت اور نرے الفاظ اسکے پڑھنے ساتھ جزع وفزع کے کچھ مفید نہین اور اگر کوئی کہے کہ حکم اسکے پڑھنے کا کہان ہے کہ کہا کہی وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے جواب یہہ کہ اسکے پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی ہے گویا حکم ہی کیا ہے اور لفظ اجر نے ساتھ جزم ہمزہ کے اور پیش جیم کے اور ساتھ مد ہمزہ کے اور زیر جیم کے ہے اور معنی دونون کے ایک ہی ہین اور جب مرے ابو سلمہ الخ ام سلمہ کہتی ہین کہ مینے یہہ حدیث حضرت سے سنی تھی جب ابو سلمہ خاوند میرے

حضرت کے سامنے مرے تو یقصد بجالانے امر حضرت کے اور حاصل کرنے اس فضیلت کے چاہیئے کہ یہی کلمات پڑہون پھر اپنی دل مین خیال کیا چاہیئے کہ ابو سلمہ سے کونسا شخص بہتر ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ بدلے اوسکے خاوند میرا کریگا بعد ازان ابو سلمہ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ الخ یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرت کر کر مکے سے مدینہ مین گئے تھے اون مین سے سب سے پہلے ابو سلمہ ہی عیال سمیت ہجرت کر کر حضرت پاس حاضر ہوے تھے اور یہہ حضرت کے بھائی تھے رضاعی یعنی دودہ شریک اور حضرت کی پھوپی کے بیٹے بھی تھے پھر ام سلمہ کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کے مینے یہی کلمات پڑہے اوسکے سبب سے حضرت کو نکاح مین آئی کہ افضل البشر ہین ۵ ع ۵ **وَعَنْهَا** قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ ثم قال ان الروح اذا قبض تبعہ البصر فضج ناس من اہلہ فقال لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملئکۃ یؤمنون علی ما تقولون ثم قال اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یا رب العلمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ رواہ مسلم اور روایت ہی اوسہین سے کہ کہا داخل ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ پر اوس حال مین کہ تحقیق پتھر اگئین تھین آنکھین اوسکی پس بند کیا آنکھون اوسکی کو پھر فرمایا تحقیق روح جسوقت قبض کی جاتی ہے جاتی رہتی ہے ساتھہ اوسکے بینائی پس چلاے لوگ اہل اوسکے سے یعنی اس لیے کہ سمجھے کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنے نفسون پر مگر ساتھہ بھلائی کے یعنی واویلا اور بددعا نکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہین اوسچیز پر کہ کہتے ہو تم یعنی تمھاری دعا پر خواہ بھلی ہو خواہ بری پھر فرمایا حضرت نے یا الٰہی بخش واسطے ابی سلمہ کے اور بلند کر درجہ اوسکا بیچ اونکے کہ سیدھی راہ دکھائی گئی ہین اور جانشین یعنی کارساز ہو اوسکا بیچ پس ماندون اوسکے کے کہ باقی ہین بیچ باقی کرنیوالون کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے اوسکے اے پروردگار عالمون کے اور کشادگی کر قبر اوسکی مین اور روشنی کر اوسکے لیے اوسمین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تحقیق روح الخ یہہ علت ہی اغماض یعنی آنکھین بند کرنیکی یعنی بند کیا مینے آنکھون کو اس لیے کہ روح جب قبض کی جاتی ہے بینائی بھی اوسکے ساتھہ جاتی رہتی ہے پس نہین فائدہ آنکھین کھلی رکھنے مین ۵ ع ۵ **وَعَنْ** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی سجی ببرد حبرۃ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیے گیے ڈھانکے گئے ساتھہ چادر یمن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان اٰخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا ہووے آخری کلام لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** مراد یہہ ہے کہ جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمیت کہے وقت اخیر مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلے عذاب کے دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیے جانیکے بقدر گناہون کے اور اول ظاہر تر ہے تاکہ امتیاز ہو اوسکو بسبب اوسکے اور مومنین سے کہ جنکا آخری کلام یہہ کلمہ نتھا اور ظاہر یہہ ہے کہ کلام شامل ہے لسانی اور نفسانی کو یعنی خواہ اس کلمہ کو زبان سے کہے یا دل سے ہے ثواب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان و دل سے دونون سے کہنا افضل ہے ۵ ع ۵ **وَعَنْ** معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا سورۃ یٰس علی موتاکم رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو سورہ یٰس اپنے مردون پر نقل کی

Marfat.com

یہہ احمد اور ابو داؤد ابن ماجہ نے **ف** مراد مردون سے قریب المرگ ہین شاید حکمت اسکی پڑہنے مین یہہ ہے کہ تا قریب المرگ لذت وقت اسکے ساتھہ اوسچیز کے کہ اسمین ہے یعنی ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث اور سوای انکی عجیب عجیب مضمون ہین اسمین اور احتمال ہے کہ مردون سے مراد حقیقی مردے ہون پھر اونکے گھر مین پڑہی پہلے دفن کے یا سرہانے قبر کے بعد دفن کے اور ابن مردویہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی میت یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑہی جاوے نزدیک سراوسکے کے پس مگر کہ آسانی کرتا ہے اللہ اوسپر اور نقل کی ہے حدیث ابن عدی وغیرہ نے کہ جو کوئی زیارت کری قبر والدین اپنی کی یا ایک کی یعنی ماتکی یا باپ کی ہر جمعہ مین پھر پڑہے نزدیک اونکی سورۂ یٰسین مغفرت کی جاتی ہے واسطے اوسکے بقدر گنتی تمام حرفون اوسکے ع مراد جمعہ سے دن جمعہ کا ہے یا سارا ہفتہ ۵ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اوسحالت مین کہ وہ میت تھے اور حضرت روتے تھے یہانتک کہ بہی آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمان کے نقل کی یہہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** مہاجرین مین سے اوّل انتقال مدینہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہے اور اول بقیع مین بہی دفن کیے گئے بعد انکے دفن کے وہ مقبرہ ٹہہرا اور حضرت نے دست مبارک سے پتھر اوٹھا کر انکی قبر پر رکھا نشان کے لیے اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان کا بعد مرنیکے یعنی پہلے دفن سے اور رونا اوسپر آنسوون سے جائز ہے ۵ ع ۵ **وعنها** قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اونہین عائشہ سے کہ کہا تحقیق ابو بکر صدیق نے بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوسوقت کہ اونکی وفات ہو چکی تہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** حُصَيْنِ ابْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حصین بن وحوح سے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے پس آیے اونکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تہے اونکی پس فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اوسکو موت پس خبر کر دینا تم مجکو ساتھہ مرنے اونکے کے یعنی تا آؤنگا اور نماز اوپر پڑہونگا اور جلدی کرو یعنی بیچ تجہیز و تکفین دفن کے پس تحقیق نہین لائق واسطے مردے مسلمان کے یہہ کہ روک رکھا جاوے درمیان لوگون اوسکی نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اگر دیر کر دفن کرین تو خوف ہے سڑ جانیکا اور سڑ جاویگا تو لوگ نفرت کہاوینگے اسمین حقارت اور بے عزتی اوسکی ہے اور مومن کو اللہ تعالیٰ نے معظم و مکرم کیا ہے پس اس لیے فرمایا کہ جلد دفن کرین ۵ ع ۵ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِالْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب المرگون کو یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کیسا سکھلانا اسکا تندرستونکو

Marfat.com

فرمایا بہتر اور بہتر نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** روایت کی ہے ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا سنے میں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنے کلمے جو کہے اونکو نزدیک وفات اپنی کے داخل ہوگا جنت مین وہ یہہ ہین لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم
تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار بعد ازان تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وہو علی کل شئ قدیر ع **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَیِّتُ تَحْضُرُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا اخْرُجِیْ
اَیَّتُہَا النَّفْسُ الطَّیِّبَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُخْرُجِیْ حَمِیْدَۃً وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَرَیْحَانٍ وَرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ
فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَہَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِہَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَہَا فَیُقَالُ مَنْ ہٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَیُقَالُ مَرْحَبًا
بِالنَّفْسِ الطَّیِّبَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُدْخُلِیْ حَمِیْدَۃً وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَرَیْحَانٍ وَرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ
یُقَالُ لَہَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَنْتَہِیَ اِلَی السَّمَآءِ الَّتِیْ فِیْہَا اللّٰہُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اخْرُجِیْ اَیَّتُہَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ کَانَتْ
فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اُخْرُجِیْ ذَمِیْمَۃً وَاَبْشِرِیْ بِحَمِیْمٍ وَغَسَّاقٍ وَاٰخَرَ مِنْ شَکْلِہٖ اَزْوَاجٍ فَمَا تَزَالُ یُقَالُ لَہَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ
ثُمَّ یُعْرَجُ بِہَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَہَا فَیُقَالُ مَنْ ہٰذَا فَیُقَالُ فُلَانٌ فَیُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِیْثَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ
ارْجِعِیْ ذَمِیْمَۃً فَاِنَّہَا لَا تُفْتَحُ لَکِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہے آتے ہین اوسکے پاس فرشتے پس جسوقت کہ ہوتا ہے
مرد نیک کہتے ہین یعنی ملائکہ رحمت کے نکل اے جان پاک کہ تھی بدن پاک مین نکل اوسحالت مین کہ تعریف کی گئی ہے یعنی نزدیک خدا اور خلق
کے اور خوشوقت ہو ساتھہ راحت کے اور رزق پاک کی بہشت مین اور ساتھہ ملاقات رب غیر غضبناک کی پس ہمیشہ رہتی ہے وہ جان کہ کہا جاتا
ہے اوسکو یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا یہانتک کہ باہر نکلتی ہے یعنی خوش پھر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کے پھر کھولا جاتا ہے دروازہ آسمان
کا واسطے اوسکے یعنی بعد کہلوانے فرشتون کے یا پہلے ہی پس کہا جاتا ہے یعنی دربان آسمان کے کہتے ہین کون ہے
یہہ پس کہتے ہین فرشتے جو کہ اوسکو لیجاتے ہین فلانا شخص ہے یعنی روح فلانیکی ہے کہ نام ونشان اوسکا ذکر کرتے ہین پس کہا جاتا ہے
خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تھی بدن پاک مین داخل ہوا اوسحالت مین کہ تعریف کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھہ راحت اور رزق پاک
کی اور ساتھہ ملاقات پروردگار کی کہ نہین غصے پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہ کہا جاتا ہے واسطے اوسکے یہہ یہانتک کہ پہنچتی ہے اوس
آسمان تک کہ اوس مین ہے رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہے آدمی برا یعنی کافر کہتا ہے ملک الموت نکل تو اے جان بد کہ تھی بدن بد مین
نکل تو درحالیکہ برائی کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھہ پانی گرم کے اوپیپ کے اور ساتھہ اور عذابون طرح طرح کے مانند اسکے یعنی جو کہ مذکور ہوا پس
ہمیشہ رہتی ہے جان کہا جاتا ہے واسطے اوسکے یہہ یہان تک کہ نکلتی ہے یعنی ساتھہ کراہت کے پھر لیجاتے ہین اوسکو طرف آسمان
کے یعنی واسطے ظاہر کرتے ذلت اوسکی کے پس کہلوائی جاتے ہین واسطے اوسکے دروازے آسمان کے پس کہا جاتا ہے کون ہے یہہ پس کہا جاتا ہے
فلانا شخص پھر کہا جاتا ہے نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کو کہ تھی بدن ناپاک مین پھر جا برائی کی گئی پس تحقیق نہین کھولے جاوینگے تیرے لیے
دروازے آسمان کے پھر ڈالی جاتی ہے آسمان سے پھر پھرآتی ہے طرف قبر کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** آتے ہین اوسکے پاس
فرشتے ظاہر تر یہہ ہے کہ فرشتے رحمت کے اور عذاب کے حاضر دونون ہوتے ہین پھر اگر نیک دیکھتے ہین فرشتے رحمت کے اپنا کام
کرتے ہین اور اگر بدکار دیکھتے ہین فرشتے عذاب کے اپنا کام کرتے ہین اور مراد صالح سے یا تو مومن ہے یا وہ شخص کہ ادا کرے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے اور حقوق اوسکے بندون کے اور فاسق مسکوت عنہ ہے یعنی اسکا ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کتاب و سنت کا ہی
تا کر رہے وہ درمیان خوف و رجا کی اور پھر آتی ہے طرف قبر کے اور ہوتی ہے ہمیشہ قید کی گئی اسفل السافلین مین بخلاف روح مؤمن کے کہ
سیر کرتی ہے آسمان و زمین مین اور میوے کھاتی ہے جنت مین جہان چاہتی ہے اور جگہ پکڑتی ہے طرف قندیلون کے نیچے عرش کے اور
اوسکو تعلق رہتا ہے اپنے بدن کے ساتھہ بھی تعلق کلی اسطرح کہ پہچانتا ہے وہ قرآن اپنی قبر مین اور نماز پڑہتا ہے اور چین کرتا ہے
اور سوتا ہے مانند سونے دولہ کی اور دیکھتا ہے طرف منازل اپنی کے جنت مین بحسب مقام اور مرتبے اپنی کے پس امر روح کا اور احوال
برزخ کا اور آخرۃ کا تمام خوارق عادات یعنی خلاف عادات سے ہے پس مؤمن مشکل نجانے انکو ع ٥ **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ
قَالَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى
رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ
لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہے روح مؤمن کی لیتے ہین اوسکو دو فرشتے لیچڑھتے ہین اوسکو کہا حماد نے کہ راوی
حدیث کا ہے ابی ہریرہ سے پس ذکر کیا حضرتؐ نے یا ابو ہریرہ نے خوشبوئی اوس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنی کہا کہ آتی ہے اوس سے
بو مشک کی اسطرح اس لیے کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنے تھی یا دنر ہی فرمایا حضرتؐ نے اور کہتے ہین اہل آسمان روح پاک آئی
زمین کی طرف سے بعد ازان روح کو خطاب کر کر کہتے ہین رحمت بھیجے اللہ تجھپر اور تیری بدن پر کہ آباد رکھتی تھی تو اوسکو پس لیجاتی ہین اوسکو
طرف پروردگار اوسکی کے یعنی عرش پروردگار اوسکی کے پھر فرماتا ہے پروردگار لیجاؤ اسکو ڈھیل دیجاوے قیامت تک فرمایا حضرتؐ نے
اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہے روح اوسکی کہا حماد نے اور ذکر کیا حضرتؐ نے یا ابو ہریرہ نے بدبو اوسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتے
ہین اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کیطرف سے پس کہا جاتا ہے لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوے قیامت تک کہا ابو ہریرہ نے پس رکھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر یعنی کو نہ چادر کا کہ تھی حضرتؐ پر اوپر ناک اپنی کے اسطرح سے نقل کی مسلم نے **ف** لیجاؤ اسکو یعنی
تا کہ ٹھہری جنت مین یا نزدیک اوسکی آخر اجل تک پھر ہمارے پاس آتا ہے اور مراد اجل سے یہان مدت برزخ ہے اور برزخ اوس عالم کو
کہتے ہین کہ درمیان مین مرنے اور قیامت کی ہے اور اسطرح سے یعنی ابو ہریرہ نے چادر ناک پر رکھکر بتائی کہ اسطرح سے حضرتؐ رکھی
تھی اور حضرتؐ کو گویا از راہ مکاشفہ کے روح کافر کی معلوم ہوئی اور بدبو اوسکی آئی اسلیے کو نہ چادر کا رکھا ع ٥ **وعنه** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيًّا
عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُنَاوَلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا
بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَاءَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ
مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا
فَيَقُوْلُ قَدْ مَاتَ اَمَا اَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ اَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ

Marfat.com

بمسح فیقولون اخرجی ساخطۃ مسخوطا علیک الی عذاب اللہ عزّ وجلّ فتخرج کانتن ریح جیفۃ حتی یاتون بہ باب الارض فیقولون ما انتن ھذہ الریح حتی یاتون بہ ارواح الکفار رواہ احمد والنسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آتی ہے مومن کو موت لاتی ہین فرشتے رحمت کی سفید ریشمی کپڑا پھر کہتے ہین روح کو نکل تو اوس حال مین کہ راضی ہے تو اللہ سے اللہ راضی کیا گیا تجسے طرف رحمت خدا کے اور رزق خوب کی اور طرف پروردگار کی کہ نہین غضب پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کی یہانتک کہ تحقیق لیتے ہین اوس روح کو بعضے فرشتے بعضون سے یعنی ہاتھون ہاتھ لیجاتے ہین ازراہ تعظیم وتکریم کے یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو دروازون آسمان پر پس کہتے ہین فرشتے آپسمین کیا خوب ہے یہ خوشبو کہ آئی تمکو زمین کیطرف سے پھر لاتے ہین اوسکو طرف ارواح مومنون کے یعنی جہان اونکی ارواحین رہتی ہین علیین مین یا جنت مین یا دروازہ جنت پر یا نیچے عرش کے بحسب مرتبہ اپنے کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنے اوس روح کے ایک تمہاری ایسی ساتھ غایب اپنے کے کہ آتا ہے اوسکے پاس یعنی جیسا کوئی سفر سے آتا ہے اور اوسکے گھر کے لوگ اوس سے نہایت خوش ہوتی ہین اسطرح سے اس مومن کی روح جانے سے اور روحین خوش ہوتی ہین پھر پوچھتی ہین ارواحین مومنون کی اس روح سے کہ کیا کیا فلانی نے یعنی کیا حال ہے فلانی فلانے شخصون کا یعنی نام لیکر پوچھتی ہین احوال اون اشیاءون کا کہ دنیا مین اونکو چھوڑ کر مرے تھے پس کہتی ہین ارواحین آپس مین چھوڑ دو اسکو اس لیے کہ یہ تھی غم دنیا مین یعنی جب راحت پاویگی تب پوچھنا پس کہتی ہے یہ روح یعنی بعد راحت پانیکے کہ تحقیق مر گیا یعنی فلانا کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہین آیا تمہاری پاس پس کہتی ہین وہ روحین کہ تحقیق لیگئی اوسکو طرف ماں اوسکی کے کہ آگ دوزخ ہی اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہے اوسکو موت لاتے ہین اوسکے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ پھر کہتے ہین فرشتے روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کی ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھپر پس نکلتی ہی روح بدبودار مانند نہایت بدبو مردار کی یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہین فرشتے کیا بری ہے یہ بو یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو طرف ارواح کفار کے نقل کی یہ احمد ونسائی نے **ف** ریشمی کپڑا جو لاتی ہین شاید روح کو اوس مین لپیٹ کر لیجاتی ہین اور کیا حال ہے فلانی فلانے شخصونکا یعنی طاعت کرتے ہین ناخوش ہوون مین سنکر اور دعا کرین اونکے لیے ساتھ استقامت کی یا گناہ کرتے ہین تاکہ غمگین ہوون اوسپر اور بخشش مانگین اوسکے لیے اور طرف دروازی زمین کے کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے طرف دروازے آسمان زمین والیکی کہ پہلا آسمان ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہے اسپر اوپر کی حدیث ثم یعرج الی السماء اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ دروازے کی زمین پس لیجاتی ہے طرف اسفل السافلین کے کہتا ہون مین یعنی ملا علی کہتے ہین کہ یہی صواب یعنی بہتر ہے اور طرف ارواح کفار کے کہ جگہ اونکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہ کا ہے بیچ گھر اوجہنم کے ۵ ع ۵ **وعن** البراء بن عازب قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولما یلحد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلسنا حولہ کان علی رؤسنا الطیر وفی یدہ عود ینکت بہ فی الارض فرفع راسہ فقال استعیذوا باللہ من عذاب القبر مرتین او ثلثا ثم قال ان العبد المؤمن اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال من الاخرۃ نزل الیہ ملئکۃ من السماء بیض الوجوہ کان وجوھھم الشمس معھم کفن من اکفان الجنۃ وحنوط من حنوط الجنۃ حتی یجلسوا منہ مد البصر ثم یجئ ملک الموت علیہ السلام حتی یجلس عند رأسہ فیقول ایتھا النفس الطیبۃ اخرجی الی مغفرۃ من اللہ ورضوان قال فتخرج تسیل کما تسیل القطرۃ من السقاء فیاخذھا فاذا اخذھا لم یدعوھا

فِيْ يَدِهٖ خِرْقَةٌ حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا فِيْجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار مین سے پس پہنچے ہم طرف قبر کے اور ہنوز نہین دفن کیا گیا تھا وہ پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم گرد حضرت کے گویا کہ ہمارے سرون پر جانور تھے پرند یعنی سر جھکا کر چپکے بیٹھے اور دائین بائین نہ دیکھتے تھے اور حضرتؐ کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی کہ کریدتے تھے اور خط کھینچتے تھے ساتھ اوسکے زمین مین یعنی جیسے متفکر کرتے ہین پھر اوٹھایا سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے دوبار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا تحقیق بندہ مومن جسوقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونیکی دنیا سے اور متوجہ ہونیکی طرف آخرۃ کی یعنی قریب نے کے پہنچتا ہی تو اوترتے ہین طرف اوسکی فرشتے آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہین منہ اونکے گویا کہ منہ اونکے ہین آفتاب ساتھ اونکے کفن ہوتا ہے کفنون یعنی ریشمی کپڑون بہشت کی سے اور خوشبو ہوتی ہی خوشبویون بہشت کیسی یعنی مشک و عنبر وہانکا یہانتک کہ بیٹھتے ہین سامنے اوسکے جہانتک کہ پہنچے نگاہ یعنی اسطرح بیٹھتے ہین بسبب کمال ادب کے منتظر ہوتے ہین روح نکلنی کی پھر آتی ہین ملک الموت علیہ السلام یہانتک کہ بیٹھتے ہین نزدیک سر اوسکی کے پس کہتے ہین ایجان پاک نکل طرف بخشش کے اللہ کی طرف سے اور خوشنودی اوسکی کے فرمایا حضرتؐ نے پس نکلتی ہے جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہے قطرہ پانی کا مشک مین سے یعنی بسہولت و نرمی پس لیتے ہین اوسکو ملک الموت پس جب لیتی ہین اوسکو ملک الموت نہین چھوڑتے اور فرشتے اوس جان کو ملک الموت کے ہاتھ مین ایک پلک مارتے یعنی بسبب اشتیاق کے جلدی سے اوسکو لے لیتے ہین یہانتک کہ لیتے ہین اوسکو وہ فرشتے اور رکھتے ہین اوسکو اوس کفن مین اور اوس خوشبو مین اور نکلتی ہے اوس روح سے خوشبو مانند بہترین خوشبویون مشک کے کہ پائی جاوین روی زمین پر یعنی تمام زمین پر ابتدای پیدائش دنیا سے فنا ہونے اوسکی تک **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلتی ہے اور اور روایت مین آیا ہی کہ مومن پر بھی بڑی سختی ہوتی ہے اسوقت تطبیق انمین یون دی گئی ہے کہ سختی روح مومن پر نکلنی سے پہلے ہوتی ہی اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی ہی بخلاف روح کافر کے کہ اوسکی روح نکلتی بھی دشواریسی ہے واللہ اعلم مولانا **قال** فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُوْلُ قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا فَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ فرمایا حضرتؐ نے پس لے چڑھتے ہین فرشتے اوس جان کو پس نہین گذرتے فرشتے یعنی ساتھ اوس جان کے کسی جماعت پر فرشتون سے یعنی وہ فرشتے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہین مگر کہتے ہین کون ہے یہہ روح پاک پس کہتے ہین فرشتے لانیوالے فلانا بیٹا فلانے کا یعنی اوسکی روح ہے بیان کرتے ہین اوسکو ساتھ بہترین نامون یعنی وصفون اور لقبون اوسکے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اوسکو ساتھ اونکے دنیا مین اسطرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ لے پہنچتے ہین اوسکو آسمان دنیا کا یعنی پہلے تک پھر کھلواتے ہین فرشتے دروازہ اوسکے لیے پس کھولا جاتا ہے آسمان یعنی دروازہ

Marfat.com

اوسکا اونکے لیے پس ساتھہ ہوتے ہین اوسکے ہر آسمان سے مقربے خدا کے کہ اوس آسمانمین ہین اوس آسمان تک کہ متصل ہے اوسکے پہانتک کہ پہنچایا جاتا ہے اوسکو ساتوین آسمان تک پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل لکھو یعنی ثابت رکھو نامۂ اعمال بندے میری کا علیین مین اور پھیر لیجاؤ اسکو طرف زمین کے یعنی بدن اوسکے کے کہ مدفون ہے زمین مین تا متعلق ہو ساتھہ بدن کے خوب طرح اور مستعد ہو واسطے سوال و جواب کے اس لیے کہ تحقیق مینے زمین ہی سے پیدا کیا ہے اونکو یعنی بدنون بنی آدم کے کو اور اسمین پھر بھیجتا ہون اونکو یعنی بدنون اور ارواحون اون کیکو اور اوسی سے نکالونگا اونکو دوسری بار فرمایا حضرتؐ نے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی اوسکے بدن مین پھر آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے یعنی منکر نکیر پس بٹھلاتے ہین اوسکو پھر کہتے ہین اوسکو کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہی پھر کہتے ہین اوسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہی دین میرا اسلام ہے پھر کہتے ہین اوسکو کون ہے یہہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہے وہ رسول اللہ کے ہین صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہتے ہین فرشتے اوسکو کس سبب سے جانا تو نے یعنی رسول ہونا اونکا پس کہتا ہے پڑہی مینے کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھہ اوسکے اور سچ جانا مینے یعنی دل سے پس اوس سے رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان سے یعنی زبانی اللہ تعالیٰ کے یہہ کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھاؤ اوسکے لیے بچھونے بہشت کے اور پھناؤ اوسکو لباس بہشت کے اور کھولدو اوسکے لیے دروازہ طرف بہشت کے فرمایا حضرتؐ نے پس آتی ہے اوسکو ہوا اوسکی اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہے اوسکے لیے قبر اوسکی مینے بقدر پہنچنے نگاہ اوسکی کے **ف** اور ایک روایت مین آیا ہے کہ عرش تک روح کو لیجاتے ہین اور اسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتے ہین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہوون اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہے ساتوین آسمان پر کہ اوس مین نامۂ اعمال نیکونکے رہتے ہین اور کون ہے یہہ شخص شاید کہ بعضون سے یون پوچھتے ہون اور بعضون سے اسطرح کہ کون ہے نبی تیرا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہے مولانا ع ۰ **قال** وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي فرمایا حضرتؐ نے اور آتا ہے اوسکے پاس ایک شخص خوبرو اچھے کپڑے پہنے خوشبودار پس کہتا ہے خوشوقت ہو ساتھہ اوس چیز کے کہ خوش کرے تجکو یعنی وہ نعمتین تیرے لیے مہیا ہین کہ نہ کسی آنکھہ نے دیکھین نہ کسی کان نے سنین یہہ وہ دن ہے کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو یعنی دنیا مین پس کہتا ہے میت اوسکو کون ہے تو پس چہرہ تیرا کامل ہے حسن و جمال مین لاتا ہے بھلائیکو اور خوشخبری دیتا ہی اوسکی پس کہتا ہی وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہے میت ای پروردگار میرے قائم کر قیامت ای پروردگار میرے قائم کر قیامت تا کہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنے کے **ف** مراد اہل سے حورعین اور خادم ہین اور مال سے محل اور باغ جنت کے اور اور چیزین وہانکی کہ قسم مال سے ہین یا مراد اہل سے قرابتی مومن ہین اور مال سے حور و قصور وغیرہ ع ۰ **قال** وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ الْمُسُوحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ

Marfat.com

یسمی بہا فی الدنیا حتی ینتہی بہ الی السماء الدنیا فیستفتح لہ فلا یفتح لہ ثم قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون
الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط فیقول اللہ عز وجل اکتبوا کتابہ فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا ثم
قرا ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق فتعاد روحہ فی جسدہ ویاتیہ
ملکان فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ہاہ ہاہ لا ادری فیقولان لہ ما دینک فیقول ہاہ ہاہ لا ادری
فیقولان لہ ما ہذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ہاہ ہاہ لا ادری فینادی منادٍ من السماء ان کذب فافرشوہ من النار
وافتحوا لہ بابا الی النار فیاتیہ من حرہا وسمومہا ویضیق علیہ قبرہ حتی تختلف فیہ اضلاعہ فرمایا حضرت نے امر تحقیق میں
کافر جسوقت کہ ہوتا ہی بیچ منقطع ہونیکے دنیا سے اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت کی اوترتے ہین اوسکی طرف آسمان سے فرشتے یعنی عذاب کے کالے ہے
ساتھ اونکے ہوتے ہین ٹاٹ پس بیٹھتے ہین روبرو اوسکے جہانتک کہ پہنچے نگاہ پھر آتا ہے ملک الموت یہانتک کہ بیٹھتا ہے نزدیک سر اوسکے
پس کہتا ہے ای جان خبیث نکل طرف عذاب کے اللہ کی طرف سے فرمایا حضرت نے پس پراگندہ ہوتی ہے جان بیچ بدن کافر کے یعنی چھپتی پھرتی
ہی ناخوش رکھتی ہے نکلنے کو بسبب خوف عذاب کے کہ دیکھتی ہے آثار اوسکی بخلاف روح مومن کی کہ وہ جلدی نکل آتی ہے خوشی سے بسبب دیکھنے انوار
و آثار کرم کے پس کھینچتا ہی ملک الموت اوس روح کو یعنی نکالتا ہے ساتھ سختی اور زور کی جیسا کھینچا جاتا ہے آنکڑہ صوف تر سے کہ وقت کھینچنے کے
اوس صوف مین سے کچھ اوسکو لگ آتا ہے یعنی اسیطرح روح کافر کی جب کھینچی جاتی ہے انتہا اورگون سے ساتھ سختی اور قوت کی تو ایسا حال
ہوتا ہے کہ جیسیکہ اوسکے ساتھ نکل آیا رگون مین سے کچھ پس لیتا ہے ملک الموت اوسکو پس جب لیتا ہے اوسکو نہین چھوڑتے فرشتے روحکو
اوسکی ہاتھ مین قدر چھپکنی آنکھ کے یہانتک کہ رکھتی ہین اوسکو بیچ اون ٹاٹون کے اور پھیلتی ہے اوس روح سے نہایت بوی بد مانند بوی مردار کے
کہ پائی جاوی روی زمین پر پس لے چڑھتے ہین اوسکو پس نہین گذرتے ساتھ اوسکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ کہتے ہین فرشتے کون ہے
یہہ روح ناپاک پس کہتے ہین فرشتے لانے والے یہہ فلانا بیٹا فلانیکا ہے ذکر کرتے ہین ساتھ بدترین صفون اوسکے کے جو کہ تھا ذکر کیا جاتا
ساتھ اونکے دنیا مین یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہے اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس کھلوایا جاتا ہے اوسکے لیے دروازہ آسمان کا پس نہین کھولا جاتا
واسطے اوسکے پھر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سند کے لیے یہہ آیت نہین کھولی جاتی واسطے کافرون کے دروازی آسمان کے
یعنی کوئی دروازہ دروازون مین سے اور نہ داخل ہونگے بہشت مین یہانتک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکی سوئی کے یعنی جیسے یہہ امر نہین
ہوسکتا ہے دشوار ہے ویسی ہی داخل ہونا کافر کا جنت مین بھی نہین ہوسکیگا محال ہے اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین پس فرماتا ہی اللہ عز وجل
لکھونا نامہ اعمال اسکا سجین مین کہ نام ایک جگہہ کا ہے نیچے ساتوین زمین کے کہ نیچے کی زمین ہے پس پھینکی جاتی ہے روح اوسکی پھینکنے کر
پھر پڑہی حضرت نے یہہ آیت اور جو شخص کہ شریک کرے ساتھ اللہ کے پس گویا گرا آسمان سے منہہ کی بل یعنی بلندی ایمان و توحید سے پستی کفر و شرک
مین پڑا پس اوچک لیتے ہین اوسکو پرندے یعنی ہلاک ہوتا ہی یا پھینک دیتی ہے اوسکو باد بیچ مکان دور کے یعنی دور ہوتا ہے رحمت خدا سے
پس پھیڑا لی جاتی ہے روح اوسکی بدن اوسکی مین اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اوسکو پھر کہتے ہین واسطے اوسکے کون ہے تیرا رب
پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اوسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین واسطے
اوسکے کون ہے یہہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین پس کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان کی طرف سے یہہ کہ جھوٹھا ہے
پس بچھاؤ اسکے لیے بچھونا آگ کا اور کھولدو اسکے لیے دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی اور تنگ کیجاتی ہے

اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ ملکر ادہر اُودہر نکل آتی ہین قبر مین پسلیان اوسکی **ف** سجین ایک جگہ ہے گہراؤ دوزخ مین ساتوین زمین کے نیچے اوس مین نامۂ اعمال دوزخیونکے رکھے جاتے ہین اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے اور بیچ مکان دور کے اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نے اوسکو گمراہی مین اور دور پڑا مقام قریب سے اور یہہ آیۃ یعنی دوسری سند ہی نری اس قول حضرتؐ کی فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا نہ یہہ کہ بیان ہے حال کافر کا اور ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ متحیر بولتا ہے اور قبر کافرونکو تا سطح بھینچتی ہے جیسیکہ مذکور ہوا اور بعض مؤمنون کے لیے بلکہ اکابر موحدین کے لیے یعنی اولیاء اللہ کے لیے ضغطہ قبر کا یعنی بھینچنا یون ہوتا ہے کہ زمین ملتی ہے جیسے ماں اشتیاق والی اپنی بچیکو گلے لگاتی ہے ۵ ع ۵ **وَیَأْتِیْہِ** رَجُلٌ قَبِیْحُ الْوَجْہِ قَبِیْحُ الثِّیَابِ مُنْتِنُ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُوْءُکَ ھٰذَا یَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ فَیَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْھُکَ الْوَجْہُ یَجِیْءُ بِالشَّرِّ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الْخَبِیْثُ فَیَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَۃَ اور آتا ہے اوسکے پاس ایک شخص بدشکل بُرے کپڑے پہنے بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہے خوشوقت ہو ساتھ اوس چیز کے کہ ناخوش کرے تجکو یہہ وہ دن ہے جو وعدہ دیا جاتا تھا تو پس کہتا ہی مردہ کون ہی تو پس چہرہ تیرا نہایت برا ہے لاتا ہی بُرائی پس کہتا ہی مین ہون عمل تیرا بد پھر کہتا ہے مردہ ای پروردگار میرے نہ قائم کر تو قیامت کو **وَفِیْ رِوَایَۃٍ** نَحْوُہٗ وَزَادَ فِیْہِ اِذَا خَرَجَ رُوْحُہٗ صَلّٰی عَلَیْہِ کُلُّ مَلَکٍ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَکُلُّ مَلَکٍ فِی السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ لَیْسَ مِنْ اَھْلِ بَابٍ اِلَّا وَھُمْ یَدْعُوْنَ اللّٰہَ اَنْ یَّعْرُجَ بِرُوْحِہٖ مِنْ قِبَلِھِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُہٗ یَعْنِی الْکَافِرَ مَعَ الْعُرُوْقِ فَیَلْعَنُہٗ کُلُّ مَلَکٍ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَکُلُّ مَلَکٍ فِی السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ لَیْسَ مِنْ اَھْلِ بَابٍ اِلَّا وَھُمْ یَدْعُوْنَ اللّٰہَ اَنْ لَّا یَعْرُجَ رُوْحُہٗ مِنْ قِبَلِھِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور یہہ ایک روایت مانند اسکے اور زیادہ ہے اوسمین جسوقت کہ نکلتی ہے روح مؤمن کی رحمت بھیجتا ہے اوسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان و زمین کی ہے اور ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہے اور کھولی جاتے ہین اوسکے لیے دروازے آسمان کے اور نہین کوئی دروازے والی یعنی ہر آسمان کے دروازے والی مگر کہ وہ دعا مانگتی ہین اللہ تعالیٰ اسی یہہ کہ چڑہائی جاوے روح اوسکی اونکی طرف سے یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب سلامتہ چلنے وغیرہ کے اور نکالی جاتی ہے جان اوسکی یعنی کافر کی ساتھ رگون کے پس لعنت کرتے ہین اوسکو سب فرشتے درمیان آسمان و زمین کے اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان دنیا مین اور بند کیے جاتی ہین دروازے آسمان کے نہین کوئی دروازے والی یعنی آسمان دنیا کے دروازونمین سے مگر کہ وہ دعا کرتے ہین اللہ تعالیٰ سے یہہ کہ نہ چڑہائی جاوے روح اوسکی ہماری طرف سے نقل کی یہہ احمد نے **ف** ساتھ رگونکے یہہ اشارہ ہے اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہے جان اوسکی اور بہت کھینچکر نکالتے ہین اوسکو اور کمال تعلق ہوتا ہے اوسکو بدن کے ساتھ ۴ ع ۴ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ کَعْبًا الْوَفَاۃُ اَتَتْہُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالَتْ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنْ لَقِیْتَ فُلَانًا فَاقْرَءْ عَلَیْہِ مِنِّی السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکِ یَا اُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ اَشْغَلُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَتْ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ طَیْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّۃِ قَالَ بَلٰی قَالَتْ فَھُوَ ذَاکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی عبدالرحمن بن کعب سی کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی کعب سے کہا جبکہ آئی کعب کو موت آئی اونکے پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا ای ابا عبدالرحمن کہ کنیت ہی کعب کی اگر ملے تو یعنی بعد مرنیکے فلانے سے پس کہیو اوسکو میری طرف سے سلام پس کہا کعب نے بخشے اللہ تجکو ای ام بشر ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہا ام بشر نے ای ابا عبدالرحمن کیا نہین سنا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق روحین مومنون کی بیچ قالب جانورون سبز کے کھاوین گی میوے درختون بہشت کے

کہا ہان کہا ام بشر نے پس یہہ وہ ہے یعنی یہہ وہ فضل و کرامت ہی کہ امید رکھی جاتی ہے تیرے لیے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین ف عبدالرحمن بزرگ تابعین سے تھے اور انکے باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تھے اور براء بن معرور بھی صحابی ہین انصار مین سے ام بشر انکی بیٹی تھین اونہون نے کعب سے وقت انتقال کے کہا کہ فلانیکو میری طرف سے سلام کہنا اگر ملے تو اوس سے ظاہر یہہ ہے کہ نام لیا ہو اوسنے براء کا یا بشر کا پس کعب نے کہا بخشے تجکو اللہ یہہ عبارت وہان بولتے ہین کہ جہان کسی سے ایسی بات سنتے ہین کہ کہنی نہ چاہیے تھی یعنی یہہ کیا کہتی ہے تو ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگی اس سے کہ وہان کسیکو پہچانین اور سلام و پیام کسیکا پہنچائین یعنی ہمین اپنے ہی حالمین گرفتار ہون گا کہ اپنی بھی خبر نہو گی چہ جاے خبر اورونکی اور اسیطرح سب اپنی اپنی حالت مین گرفتار ہونگے حاصل یہہ کہ وہان کون آپ مین ہو گا کہ کسیکو سلام پہنچاوے اور وہ پھر جواب دیوے آگے اس عذر کا جواب دیا ام بشر نے کہ تو اومین سے نہین ہے کہ گرفتار ہونگی بلکہ تو مومنون مین سے ہی کہ جن کے حق مین حضرت نے ایسا اور ایسا فرمایا ہے یعنی نہایت خوشحالی مین ہو گا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ارواح مومنون کی بیچ قالبون جانور سبز کے ہونگی چرینگی جنت مین اور کھاوین گی میوے وہانکے اور پیوین گی پانی وہان کے اور جگہہ پکڑینگی سونے کی قندیلون مین نیچے عرش کے ۵ ع ۵ ح ۵ **وعنہ** عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَۃُ الْمُؤْمِنِ طَیْرٌ تَعْلُقُ فِیْ شَجَرَۃِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی یَرْجِعَہُ اللّٰہُ فِیْ جَسَدِہٖ یَوْمَ یَبْعَثُہٗ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی عبدالرحمن سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ حدیث کرتے تھے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اسکے نہین کہ روح مؤمن کی بیچ پرندہ جانور کے میوہ کھاتی ہے بیچ درختون بہشت کے یہان تک پھر لاویگا اسکو اللہ بیچ بدن اوسکیکے اوسدن کہ اوٹھاویگا اوسکو یعنی قیامت کو نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین ف اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گھٹ گیا کہ آدمی سے جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہہ کہ روح کو جانور کے بدن کے ساتھہ ایسا تعلق نہین ہوتا ہے کہ جیسا اس بدن کے ساتھہ ہوتا ہے اور تصرف اسمین کرتی ہے بلکہ ایسا ہوتا ہی کہ جیسے جواہر صندوق مین رکھدیتے ہین احتیاط کے لیے پس اسمین بھی اوسکی تعظیم و تکریم ہی ہی اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ بات خاص شہدا کے لیے ہے اور بعضے کہتے ہین مومنون کے لیے ہے ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے ۵ ح **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَھُوَ یَمُوْتُ فَقُلْتُ اَقْرَاَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی محمد بن منکدر سے کہ کہا گیا مین جابر بن عبداللہ کے پاس اور وہ تھے قریب مرنیکے پس کہا مینے کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام میرا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **باب غسل المیت و تکفینہ** باب ہے بیچ بیان غسل میت کے اور کفن اوسکے کے ف یعنی اس باب مین آداب نہلانے اور کفنانے میت کے مذکور ہین اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہے سب علما کے نزدیک یعنی اگر بعضے نہلاوین گے سب کے ذمہ سے فرضیت اوتر جاویگی والا سب گنہگار ہونگے اور اختلاف ہی اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہی یا نہین ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہے کہا یہہ شیخ ابن ہمام نے ح **الفصل الاول** ض پہلی **عن** اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَہٗ فَقَالَ اغْسِلْنَھَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِکَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاہُ فَاَلْقٰی اِلَیْنَا حِقْوَہٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَھَا اِیَّاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِغْسِلْنَھَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَاْنَ بِمَیَامِنِھَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْھَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعَرَھَا ثَلٰثَۃَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَیْنَاھَا خَلْفَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ام عطیہ صحابیہ سے کہ کہا آئی ہماری پاس

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تھین بیٹی اونکیکو یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ انکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب یعنی اگر احتیاج ہو اسکی ساتھہ پانی کے اور پتے بیری کے یعنی پانی مین پتے جوش کرو اور اوس سے نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستھرائی خوب ہوتی ہے اور ڈالو آخر بار مین کافور یا فرمایا کچھ کافور سے پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئین ہم خبر کی ہمنے اونکو پس ڈالا طرف ہمارے حضرتؐ نے تہہ بند اپنا پھر فرمایا یدن سے لگا دو اوسکے اس تہہ بند کو یعنی کفن کے نیچے رکھدو اسطرح کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت مین ہے کہ غسل دو اوسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اوسکی دائین طرف سے اور اعضا وضو اوسکے سے اور کہا ام عطیہ نے پس گوندھین ہمنے بالون اونکی کی تین چوٹیان پھر ڈالا ہمنے اونکو اونکے پیچھے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** لفظ آؤ کا اسمین ترتیب کے لیے ہے نہ تخییر کے لیے اس لیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلی غسل مین تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہے تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار مین مستحب ہے پانچ بار والا سات بار اور زیادہ سات بار سے نہین آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو مکروہ ہے کذا ذکر القاضی و ابن ملک وغیرہما اولی یہہ ہے کہ دو بار تو بیری کے پتون کے پانی سے نہلا دی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کتاب ہدایہ سے اور ابو داؤد مین ہے ابن سیرین سے کہ انہون نے غسل سیکھا تھا ام عطیہ سے وہ نہلاتی تھی بیری کے پتون سے دو بار اور تیسری بار ساتھہ پانی کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہہ ہے اس حدیث مین کہ کافور پانی مین ملاوے چنانچہ جمہور یہی کہتے ہین اور کوفی کہتے ہین کہ کافور حنوط مین یعنی میت کی خوشبو مین ڈالے اور بعد نہلانے اور خشک کرنے بدن کے بدن کو لگاوے اور لکھا ہے علمانے کہ اگر کافور نہ ہاتھہ لگے تو مشک قائم مقام اوسکے ہوتا ہے اور بیر کے پتون سے میل خوب دور ہوتی ہے اور جلدی مردہ بگڑتا نہین اور دفع ہوتی ہین اس سے اور کافور سے جانور موذی اور تہہ بند حضرتؐ نے صاحبزادیکے لیے عنایت کیا تا برکت اوسکی اونکو پہنچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈونڈھنی ساتھہ لباس صالحین کے بعد موت کے جیسیکہ پہلے موت کی ہے لیکن یہہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑونسے زیادہ نہو اور شروع کرو اوسکے دائین طرف سے یعنی دائین ہاتھہ اور پہلو اور پاؤن سے ابتدا کرو اور واو مواضع الوضوء مین مطلق جمع کے لیے ہے پس اعضا وضو کے پہلے دھونے چاہیین پھر اور اعضا اور مراد اعضاء وضو سے وہ ہین کہ جنکا دھونا فرض ہے پس کلی اور ناک مین پانی دینا ہمارے نزدیک نہین ہے اور مستحب کہا ہے بعضے علماء نے یہہ کہ نہلانیوالا اونکلی پر کپڑا لپیٹے اور ملے اوس سے دانتون کو اور تالو کو اور دونون کلونکو اندر سے اور نتھنون کو اور اسپر عمل ہے لوگونکا اب اور مختار یہہ ہے کہ مسح کرے سر پر اور پاؤن بعد غسل کے نہ دھوئی جاوین بلکہ پہلے جب اور اعضا وضو کے دھوئے پاؤن بھی دھووے اور نہ دھووے پہلے ہاتھہ میت کے بلکہ شروع کرے منہ سے بخلاف جنبی کے اس لئے کہ جنبی ہاتھہ پاک کرتا ہے اور اعضا دھونیکے لیے اور میت نہلایا جاتا ہے اور کے ہاتھہ سے اوسکے ہاتھون کے دھونیکی حاجت نہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بال عورت کی کھلی ہی رہنے دی گوندھی نہین ۴ ع ۵ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے بیچ تین کپڑون سفید یمن کی اور سحول کے بنی ہوئی روئی کی نہ تھا اونمین کرتا سیا ہوا اور نہ پگڑی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اور نہ تھا اون مین کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکی یہہ ہین کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرتؐ کے کفن مین نہ تھی اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑون مین نہ تھی بلکہ سوائے تین کپڑون کی تھی اس صورت مین لازم آیا کہ کپڑے کفن کے پانچ تھے لیکن صحیح اول ہی معنی ہین اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ نہ تھی حضرتؐ کے کفن کی مگر تین کپڑے اور اسی پر مترتب ہوتا ہی اختلاف علما کا اسمین

Marfat.com

شاۃ فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا ولا یخرج فی الصدقۃ
ہرمۃ ولا ذات عوار ولا تیس الا ماشاء المصدق ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان
من خلیطین فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ وفی الرقۃ ربع العشر فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا شیء
الا ان یشاء ربہا رواہ البخاری اور پھر زکوۃ بکریون کی کہ چرنیوالی ہون جبکہ ہون بکریان چالیس اکیسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اور
جسوقت زیادہ ہون اکیسو بیس پر دوسو تک پس اون مین دو بکریان اور جسوقت زیادہ ہون دوسو پر پس اون مین تین بکریان تین سو تک اور جب زیادہ ہون
تین سو پر پس اسو مین ایک بکری اور جبکہ ہون بکریان چرنیوالی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہین اون مین زکوۃ مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا تو
بطریق نفل کردی اور نہ دیجاوی زکوۃ مین بڑھیا اور نہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائین اور نہ بوگ مگر اوسوقت کہ چاہی زکوۃ لینیوالا یعنے
اگر وہ چاہی بوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہی اور نہ جمع کیے جاوین جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاوین اکٹھے واسطے خوف زکوۃ کے اور جو نصاب کے
ہو دو شریکون مین پس وہ رجوع کرین آپس مین بسلتہ برابری کے اور چاندی مین چالیسوان حصہ دینا فرض ہی اور اگر نہون اوس پاس مگر ایکسو انوے درم
پس نہین اون مین کچھ زکوۃ مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا بطریق نفل کردی یہہ بخاری کی **ف** چرنیوالیہون یعنی زکوۃ جانورون مین بکری ہو یا گائین
اونٹ جب واجب ہوتی ہے کہ اکثر برس یعنی آدہی برس سے زیادہ جنگل مین چارہ چرپاتی ہون اور اگر اکثر برس گھر سے کھلانا پڑتا ہو
علف جانورون مین زکوۃ واجب نہین ہی اور جبکہ ہون بکریان چالیس الخ یعنی چالیس سے کم مین کچھ نہ زکوۃ واجب نہین جب چالیسر
محرم یعنی مین ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جب چالیس سے زیادہ ہون تو ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہی آگے تین سو تک کا حال مفصل
نہ لگاؤ اور یا زیادہ ہون تین سو پر یعنی ایکسو اور بڑہ جاوین کیونکہ چار سو ہوجاوین تو چار بکریان آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہی اور کما حسن بن صالح فی فتاہ اگر ایک بھی نہ ہیگی
سے معلوم ہی بکریان دینی آوینگی اور نہ عیب والی یہہ کب ہی کہ جب سارا مال اوسکا یا بعض مال بڑا عیب ہو تو لیوی ایک اوسط درجے
اور امام ابو حنیفہ اس لیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اس لیے کہ بچے لینے کے لیے ہوتا ہی اور بعضون نے کہا اس لیے منع کیا کہ گوشت اوسکا برا اور بدلو دار ہوتا ہی
کہ وہ سوائے اون کپڑون مین زکوۃ گلہ پر دینی آتی ہی اور اعتبار مالکون کا نہین ہے اور ابو حنیفہ کے مذہب مین اعتبار مالکون کا ہی نہ گلہ کا
وسند کر حدیث خباب قتل گی دو گلون مین تو امام شافعی کے نزدیک دو بکریان لیوینگے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک اور اگر دو شخصون کے
سرا اوسکا یہہ ہی قتل مصعب بن عمیر بیچ باب حج بن کے ایک ہی بکری لیوینگے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین گی پس معنی اس قول کے لایجمع مین متفرق الخ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوا منیٰ الیسوا من نبی الیس بکریان اسکی ہون اور چالیس اور کی تو ملا دی واسطے کم کرنے زکوۃ کی یعنی اگر
الاثمد فانہ ینبت الشعر ویجلوا البصر رواہ ابوداؤد آ دیگی پس یہہ نکری اور نہ جدا کرے کہ مثلاً بیس بکریان اسکی کسی اور کی بیس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ بہ کے یہہ نبی ساعی کے لیے ہی یعنی زکوۃ لینیوالے کے لیے کہ متفرق کو جمع
سُرمون تمھاری مین اثمد اسلیے کہ تحقیق وہ جماتا ہے پلکون کے بالون کو اور روشن کرتا ہے نون ملون تو نصاب پوری ہو مثلاً بیس بیس ہون دونون
نے لفظ موتا کم تک **ف** کفنا و سفید کپڑون مین یہہ امر استحباب کے لیے ہے کہا ابن ہمام نے شخص کے پاس اسی بکریان چالیس ایک جگہ
اور کتان کا واسطے کفن مردون کے اور جائز ہے عورتون کے لیے ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کیونکہ جسکے لیے کہ ملک ایک کی ہی اور جو نصاب کہ ہو اسکے
بعد مرنے کے جائز ہے اور اثمد کہتے ہین اسے سُرمہ کو کہ جسکو یہان لوگ لگاتے ہین اور افضل یہہ ہے کہ اسکو سانجھ پہر واجب ہوگی اول پر
حضرت کے اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہے ۵ع ۵ **وعن** علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھے ح یعنی زکوۃ لینیوالا

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تھین بیٹی اونکیکو یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ انکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب
یعنی اگر احتیاج ہو اسکی ساتھہ پانی کے اور پتے بیری کے یعنی پانی مین پتے جوش کردو اور اوس سے نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستھرائی خوب ہوتی ہے
اور ڈالو آخر بار مین کافور یا فرمایا کچھہ کافور سے پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئین ہم خبر کی ہمنے اونکو پس ڈالا طرف ہمارے
حضرت نے تہہ بند اپنا پھر فرمایا بدن سے لگا دو اوسکے اس تہہ بند کو یعنی کفن کے نیچے رکھدو اسطرح کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت
مین ہے کہ غسل دو اوسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اوسکی دائین طرف سے اور اعضا وضو اوسکے سے اور کہا ام عطیہ نے پس گوندھین
ہمنے بالون اونکی کی تین چوٹیان پھر ڈالا ہمنے اونکو اونکے پیچھے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف لفظ اُو کا اسمین ترتیب کے لیے ہے نہ تخییر کے
لیے اس لیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلی غسل مین تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہے تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار مین مستحب ہے
پانچ بار والا سات بار اور زیادہ سات بار سے نہین آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو مکروہ ہے کذا ذکر القاضی و ابن ملک وغیرہما اولی یہہ ہے
کہ دو بار تو بیری کے پتون کے پانی سے نہلاوے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کتاب ہدایہ سے اور ابو داؤد مین ہے ابن سیرین سے کہ انہون نے غسل
سیکھا تھا ام عطیہ سے وہ نہلاتی تھی بیری کے پتون سے دو بار اور تیسری بار ساتھہ پانی کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہہ ہے
اس حدیث مین کہ کافور پانی مین ملاوے چنانچہ جمہور یہی کہتے ہین اور کوفی کہتے ہین کہ کافور حنوط مین یعنی میت کی خوشبو مین ڈالے اور بعد نہلانے
اور خشک کرنے بدن کے بدن کو لگاوے اور لکھا ہے علما نے کہ اگر کافور نہ ہاتھہ لگے تو مشک قائم مقام اوسکے ہوتا ہے اور بیری کے پتون سے میل خوب دور ہوتی ہے اور جلدی مردہ بگڑتا نہین اور دفع ہوتی ہین اس سے اور کافور سے جانور موذی اور تہہ بند حضرت نے صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
لیے عنایت کیا تا برکت اوسکی اونکو پہنچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈھونڈھنی ساتھہ لباس صالحین کے بعد موت کے۔ من لنگی اور
پہلے موت کرتے ہے لیکن یہہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑون سے زیادہ نہو اور شروع کرو اوسکے دائین طرف سے یعنی دائین ہاتھہ پاؤن سے ابتدا کرو اور واو مواضع الوضو مین مطلق جمع کے لیے ہے پس اعضا وضو کے پہلے دھونے چاہیین ہر ... رتیمتی ہوتا ہے اس لیے
اعضاء وضو سے وہ ہین کہ جنکا دھونا فرض ہے پس کلی اور ناک مین پانی دینا ہمارے نزدیک نہین ہے من یتزع عنہم الحدید والجلود ... ر
یہہ کہ نہلانیوالا اونکلی پر کپڑا لپیٹے اور ملے اوس سے دانتون کو اور تالو کو اور دونون کلونکو اندر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ... ون مین
اب اولی مختار یہہ ہے کہ مسح کرے سر پر اور پاؤن بعد غسل کے نہ دھوئے جاوین بلکہ ویسا ہی پوستین وغیرہ بغیر بھری ہوئین خون کی اسکی بیس درم یا ... پر
اور نہ دھووے پہلے ہاتھہ میت کے بلکہ شروع کرے منہ سے بخلاف جنبہ کے مل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ف ... آتی ہے
لیے اور میت نہلایا جاتا ہے اور کے ہاتھہ سے اوسکے ہاتھون کے کہ ہین لیکن نماز ہی ... مذکور

الفصل الثالث

کھلی ہی رہنے دی گوندھی نہین ع ۵ وعن عائشۃ بن عوف ابی بطعام وکان صائما فقال قتل مصعب ... ینا نہ دینا ف
بیض سحولیۃ من کرسف لیس فیہا قمیص ولا عمامۃ۔ مات رجلاہ وان غطی رجلاہ بدا راسہ وامر اہ قال وقبر ... یار ہو پس وہ بھی کالعدم
علیہ وسلم کفن دیے گئے بیچ تین کپڑون سحولیہ سے او قال اعطینا من الدنیا ما اعطینا ولقد خشینا ان تکون ... ی تو وہ قبول کیا جاوے گا
وسلم نے ف اور نہ تھا اون مین عمامہ رواہ البخاری روایت ہی سعد بن ابراہیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہہ کہ ... یادتی سن کے ہو جاتا ہی ع
معنی کہے ہین کہ کرتا اور عمامہ تہ لے اور وہ تھی روز بیسے پس کہا کہ ماری گئے مصعب بن عمیر اور وہ تھے بہتر مجھسے کہ ... لی عشرین وحائۃ الی
لیکن صحیح اول ہی معنی ہر ... ثلثمائۃ ففی کل مائۃ
اہل جاتے تھے پاؤن اونکے اور اگر ڈھانکے جاتے تھے پاؤن کہل جاتا تھا سر اونکا

شاۃ فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا ولا تجمع فی الصدقۃ
مخافۃ ولا ذات عوار الا ان یشاء المصدق ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان
من خلیطین فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ وفی الرقۃ ربع العشر فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا شیء
الا ان یشاء ربہا رواہ البخاری اور بیچ زکوۃ بکریون کے کہ چرنیوالی ہون جبکہ ہون بکریان چالیس اکیسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہی اور
جسوقت زیادہ ہون اکیسو بیس پر دو سو تک پس اون مین دو بکریان اور جسوقت زیادہ ہون دو سو پر پس اون مین تین بکریان تین سو تک اور جب زیادہ ہون
تین سو پر پس ہر سو مین ایک بکری اور جبکہ ہون بکریان چرنیوالی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہین اون مین زکوۃ مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا تو
بطریق نفل کردی اور نہ دیجاوی زکوۃ مین بڑھیا اور نہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائین اور نہ بوگ مگر اوسوقت کہ چاہی زکوۃ لینیوالا یعنی
اگر وہ چاہی بوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہی اور نہ جمع کیے جاوین جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاوین اکٹھے واسطے خوف زکوۃ کے اور جو نصاب کے
ہو دو شریکون مین پس وہ رجوع کرین آپس مین ساتھہ برابری کے اور چاندی مین چالیسوان حصہ دینا فرض ہی اور اگر نہون اوس پاس مگر ایکسو نوے درم
پس نہین اون مین کچھ زکوۃ مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا بطریق نفل کردی نقل کی یہہ بخاری نے ف چرنیوالیون یعنی زکوۃ جانورون مین بکری ہویگا نر
یا اونٹ جب واجب ہوتی ہے کہ اکثر برس یعنی آدہی برس سے زیادہ جنگل مین چارہ چرتی ہون اور اگر اکثر برس گھر سے کھلانا پڑتا ہو
تو اون جانورون مین زکوۃ واجب نہین ہی اور جبکہ ہون بکریان چالیس الخ یعنی چالیس سے کم مین کچھ زکوۃ واجب نہین جب چالیس
ہون تو اون مین ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جب چالیس سے زیادہ ہون تو ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہی اگر تین سو تک کا حال مفصل
مذکور ہوا جب زیادہ ہون تین سو پر یعنی ایکسو اور بڑہ جاوین کہ چار سو ہو جاوین تو چار بکریان آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہی اور کہا حسن بن صالح نے اگر ایک بھی نہ بیگی
تین سو پر تو چار بکریان دینی آوینگی اور نہ عیب والی یہہ کب ہی کہ جب سارا مال اوسکا یا بعض مال وہ عیب والا ہو تو لیوی ایک اوسط درجے
کی اور نہ بوک بو کہ لینیکو اوس لیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اوس لیے کہ بچہ لینے کی لیی ہوتا ہی اور بعضون نے کہا اس لیے منع کیا کہ گوشت اوسکا برا اور بدبودار ہوتا ہی
اور نہ جمع کیے جاوین الخ مذہب شافعی مین زکوۃ گلہ پر دینی آتی ہی اور اعتبار مالکون کا نہین ہے اور ابو حنیفہ کے مذہب مین اعتبار مالکون کا ہی نہ گلہ کا
پس اگر مثلا ایک شخص کی بکریان اسی ہون گی دو گلون مین تو امام شافعی کے نزدیک دو بکریان لیوینگے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک لیوے اگر دو شخصون کی
اسی بکریان ایک گلہ مین ہونگی تو امام شافعی کے نزدیک ایک ہی بکری لیوینگے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دو لین گے پس معنی اس قول کے لا یجمع مین متفرق الخ
نزدیک شافعی کے یہہ ہین کہ یہہ نہی مالک کے لیے ہی کہ اگر مثلا چالیس بکریان اسکی ہون اور چالیس اور کی تو ملا نہ دی واسطے کم کرنے زکوۃ کی یعنی اگر
دو گلے چالیس چالیس کے ہونگے تو دو بکریان آوینگی اور ملا دیگا تو ایک آویگی پس یہہ منکر ہی اور نہ جدا کرے کہ مثلا بیس بکریان اسکی کسی اور کی بیس
بکریون مین ملی ہون تو جدا نکری واسطے ساقط کرنے زکوۃ کی اور نزدیک ابو حنیفہ کے یہہ نہی ساعی کے لیے ہی یعنی زکوۃ لینیوالے کے لیے کہ متفرق کو جمع
نکری مثلا دو شخصون کی پاس بکریان ہون اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس حد نصاب سے کم ہون جب دونون ملین تو نصاب پوری ہو مثلا بیس بیس ہون دونون
پاس تو اونکو جمع نکری زکوۃ لینے کے لیے اور نہ جدا کرے اکٹھی کو یعنی جسوقت کہ ہون مثلا ایک شخص کے پاس اسی بکریان چالیس ایک جگہ
اور چالیس ایک جگہ تو نہ اعتبار کری اونکو دو نصابین اور نہ لیوی اون مین سے دو بکریان بلکہ لیوی ایک بکری اس لیے کہ ملک ایک کی ہی اور جو نصاب کہ ہوا
بیان اوسکا یہہ ہی کہ مثلا دو آدمی ہین دو سو بکریون مین شریک ایک کی چالیس بکریان ہین اور دوسری کی ایک سو ساٹھ پس واجب ہوگی اول پر
ایک بکری اور دوسری پر بھی ایک بکری نہین ہونیکا کہ واجب ہو پہلے پر دو خمس ایک بکری کا اور باقی دوسرے پر ع یعنی زکوۃ لینیوالا

Marfat.com

تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لیگا پھر وہ دونون رجوع کرین آپسمین ہین ساتھہ برابری کے یعنی چالیس بکریون والا تین خمس اوس بکری کو کر دیگی
دوسرے شریک سے کہ جسکے ایکسو ساٹھہ ہین بھر لے پس چالیس والی پر دو خمس پڑینگے موافق اوسکے حصہ کے اور باقی دوسری پر موافق اوسکے حصہ کے پس یہہ معنی ہین
یتراجعان بینہما بالسویۃ کے مولانا عبد العزیز عن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
فِیْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ اوسچیز کے کہ پانی پلایا آسمان نے اور چشمون نے یا ہو زمین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہوتا ہی اور وہ
زمین کہ پلائی گئی کوئین کے پانی سے ساتھہ بیل کے یا اونٹ کے اوس مین بیسوان حصہ روایت کی یہہ بخاری نے **ف** پانی پلایا آسمان نے
یعنی جس زمین مین منھہ اور نالون اور نھرون کا پانی دیا اوس سے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسوان حصہ زکوۃ مین دی اور عثری اوس زمین کو کہتی ہین
کہ پانی دیجاوی ساتھہ عاثور کے اور عاثور کہتے ہین ایک گڑہیکو کہ کھودا جاتا ہی زمین مین بطور تالاب کے اور اوسمین سے پانی پہنچتا ہی کھیتی وغیرہ
مین اور بعضون نے کہا کہ عثری کہتے ہین اوس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہے ہمیشہ بسبب قریب ہونے پانیکے ع ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُھَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو زخم پہنچانا اونکا معاف ہی اور کوئین کھدوانی مین کوئی مرجاوی گر کر وہ معاف ہے
اور کان کھدوانی مین اگر کوئی مرجاوی تو معاف ہی اور رکاز مین پانچوان حصہ واجب ہوتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جانور یعنی
کھوڑا یا بیل وغیرہ اگر زخمی کرے کسیکو یا تلف کرے کوئی چیز یا مار ڈالے کسیکو اور نہو اوسپر کوئی سوار یا ساتھہ اوسکے کوئی کھینچنے والا یا ہانکنے والا اور
ہو وہی دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اوسکا معاف ہی یعنی اوسکے مالک پر کچھہ ضمان یعنی بدلہ نہین اور اگر اوسپر کوئی سوار ہو یا اوسکے ساتھہ کوئی ہانکنے والا
یا کھینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اِس لیے کہ اس مین تقصیر اوسکی ہے اور اسیطرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف کرے تو بھی بدلا آویگا کہ قصور مالک کا
ہی اس لیے کہ رات کو عادت ہی جانورون کی باندھنے کی کیون نہ باندھا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہی لیکن یہہ قیدین اور حدیثون مین اور دلیلون سے
نکالی ہین اور کوئی اگر کسیکو مزدور یکو لگا دی کنوان کھودنیکے لیے اور وہ مزدور اوسمین گر پڑے کھدوانے والے پر کچھہ ضمان یعنی خون بہا نہین آویگا
اور اسیطرح اگر کنوان اپنی ملک مین کھودی یا موات مین یعنی زمین افتادہ ہین کہ مالک اوسکا معلوم نہین اور اوس مین کوئی آدمی یا جانور گر پڑی تو ضمان
نہین اور اگر راستہ مین کھودی یا غیر کی ملک مین بغیر اوسکے اذن کے پس ضمان یعنی خون بہا اوپر عاقلہ کھودنیوالیکے آویگا اور اسیطرح حکم اسکا ہی کہ کوئی ایک
جگہ کھودواوی سونا یا چاندی یا فیر فدہ یا مٹی وغیرہ کے نکالنے کے لیے اور عاقلہ کہتے ہین اونکو کہ جو اوسکے ساتھہ ایک آقا کی یا ان نوکر ہون مثلاً سپاہی کے
عاقلہ فوج کے سب سپاہی ہین اور اگر وہ نہون تو اوسکے قبیلہ کے لوگ عاقلہ ہین اور رکاز سے مراد نزدیک ابو حنیفہ کے کان ہی اور نزدیک اہل حجاز کے
دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب ترہین ساتھہ سیاق حدیث کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت سے پوچھا کہ رکاز کیا ہی فرمایا سونا اور چاندی
کہ پروردگار نے پیدا کیے ہین زمین مین دن پیدائش اوسکی کہ پھر جانا چاہیے کہ کان مین سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئین لائق پگلنے
اور منطبع ہونیکی یعنی جسپر سکہ وغیرہ کا نقش ہو سکے جیسے سونا چاندی اور لوہا اور مانند انکیکی اور دوسری وہ کہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال اور گندک
کی اور تیسری وہ کہ منطبع نہو سکین مانند چونہ اور ہرتال اور تمام پتھرون کی مانند یاقوت وغیرہ کے پس نہین واجب ہی خمس مگر قسم اول مین اور اوس مین گذرنا بر سکا شرط نہین اور
امام شافعی کے نزدیک فقط سونے چاندی مین ہی اور چیزون مین نہین ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَۃَ الرِّقَۃِ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمٌ وَلَیْسَ فِی تِسْعِیْنَ

Marfat.com

وَمِائَتَيْ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبُعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَثَلٰثُمِائَةٍ إِلٰى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ إِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلٰثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلٰثِينَ تَبِيعٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ رواية ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق معاف کی مینی زکوۃ گھوڑون مین سی اور غلامون مین سی یعنی اگر تجارت کی لیی نہون تو زکوۃ اونمین نہین اور گھوڑون مین جو اختلاف ہی بیان اوسکا اوپر ہو چکا پس دو زکوۃ چاندی کی ہر چالیس درہم مین سی ایک درہم یعنی بعد اسکی کہ بقدر نصاب کے ہون کہ دوسو درہم ہین اور نہین بیچ ایک سو نوی کے کچہ زکوۃ یعنی دوسو سی کم مین زکوۃ نہین پس جسوقت کہ ہون دوسو درہم پس اونمین ہین پانچ درہم زکوۃ روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور ایک روایت ابوداؤد کی مین حارث اعور سی کہ نقل کی حضرت علی رضی سی سے کہا زہیر نی کہ راوی ہی حارث سی گمان کرتا ہون مین حارث کو کہ کہا روایت کی حضرت علی نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو یعنی ہر برس چالیسوان حصہ ہر چالیس درہم مین سی ایک درہم اور نہین تمپر کچہ یہانتک کہ پوری ہون دوسو درہم اور جسوقت کہ ہون دوسو درہم پس اونمین ہین واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دوسو پر پس اسی حساب پر اوسمین زکوۃ واجب ہوتی ہی اور بکریون مین ہر چالیس بکریون مین ایک بکری ہی ایکسو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہوا ایک اوپر پس دو بکریان دوسو تک اور جسوقت زیادہ ہوا ایک دوسو پر پس تین بکریان تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہون تین سو پر یعنی اوپر چار سو پس ہر سو مین ایک بکری پس اگر نہون بکریان مگر اونتالیس پس نہین تجھہ پر اونمین کچہ اور بیچ گای کی ہر تیس مین ایک بیل برس روز کا اور چالیس مین ایک گای دو برس کی اور نہین کام والون مین کچہ **ف** پس جو زیادہ ہوا نحز مذہب صاحبین کا یہی ہی کہ جسقدر دوسو درہم سی زیادہ ہوا اوس کا حساب کر چالیسوان حصہ زکوۃ مین دی اور امام اعظم رح کی نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہون دوسو درہم سے چالیس درہم تو اون مین زکوۃ واجب ہوتی ہی اور اگر چالیس تک نہ پہنچین تو اون مین زکوۃ نہین دو ہی سو کی زکوۃ دی اونہون نی حمل کیا ہی اس حدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہونی سی دوسو درہم پر زیادہ ہونا چالیس درہمونکا ہی تاکہ تطبیق ہو جاوی سب حدیثون مین آور بیل برس روز کا الخ اسمین زیادہ برابر ہین چاہی بیل دی چاہی گای جیساکہ اگلی کی روایت مین آیا ہی جانا چاہیی کہ گایون اور بکریون مین دینا مادہ ہی کا مقرر نہین ہی بخلاف اونٹون کی اس لیی کہ اونٹون مین مادہ افضل ہوتی ہی نہ گائین بکریمین اور کہا ابن حجر نی کہ اگر زیادہ ہون بیل یا گائین چالیس سے تو اون مین کچہ نہین دینا آتا یہانتک کہ ساٹھ ہون جب ساٹھ ہونگی تو دو تبیعی یعنی برس برس روز کی بیل یا گائین دینی آوینگی پھر ہر چالیس مین ایک مسنہ یعنی گائین یا بیل دو دو برس کی اور ہر تیس مین ایک تبیعا دینا آویگا پس مثلاً ستر ہون گی تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا اور جب اسی ہون تو دو مسنہ جب نوی ہون تین تبیعی جب سو ہون دو تبیعی اور ایک مسنہ دی اسیطرح ہر تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنہ دیا کرے انتہی یہہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہون چالیس سے تو اون مین کچہ نہین دینا آتا یہہ مذہب صاحبین کا ہی اور امام اعظم صاحب کی نزدیک جتنی زیادہ ہون گی چالیس سے حساب کر کر زکوۃ اونکی بھی دیجاویگی ساٹھ تک جب ساٹھ ہون گی تو دو تبیعی دینگی باقی بہ دستور مذکور پس چالیس پر ایک زیادہ ہوگی تو چالیسوان حصہ مسنہ کا دینگی یا تیسوان حصہ تبیع کا یعنی انکی قیمت کا چالیسوان یا تیسوان حصہ دینگی اسیطرح اور زیادتی کو سمجھ لے روایت معتبر ہماری مذہب کی نزدیک صاحب ہدایہ اور تابعین اونکی یہی ہی اور بھینس کی زکوۃ ایسی ہی جیسی گائین کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوۃ مانند زکوۃ بکری کی ہی اور نہین کام والون مین کچہ یعنی جو جانور کام مین آوین مثلاً بیل ہل چلانے مین

Marfat.com

یا کنوین کی پانی نکالنے مین یا لادنے مین لگے رہین اگوہ نصاب کو پہنچین زکوۃ انمین واجب نہین ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہی اور مذہب تینون اماموں کا یہی ہی لیکن امام مالک کے نزدیک اون مین بھی زکوۃ ہی ۔ ح وعن معاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّھَہٗ اِلَی الْیَمَنِ اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَۃً وَمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی معاذ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا اونکو طرف یمن کی یعنی عامل کرکر حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین ہر تیس گایون مین سے ایک بیل برس دو برس کا یا گای برس دو برس کی اور ہر چالیس گایون مین سی ایک گای دو برس کی یا بیل دو برس کا روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے ۔ وعن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَۃِ کَمَانِعِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنیوالا زکوۃ لینے مین یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لے مانند منع کرنیوالے زکوۃ کی ہی یعنی جیسے گناہ زکوۃ نہ دینے مین ہی ویسا ہی گناہ زیادہ لینے مین ہی روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے ۔ وعن اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَّلَا ثَمَرٍ صَدَقَۃٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین غلہ مین اور نہ کھجور مین زکوۃ یہانتک کہ پہونچے پانچ وسق کو یعنی تیس من کو روایت کی یہہ نسائی نے ف بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث مین ہو چکا ہی ۔ وعن مُوْسٰی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ عِنْدَنَا کِتٰبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ یُّؤْخَذَ الصَّدَقَۃُ مِنَ الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی موسی بن طلحہ سی کہ کہا ہمارے پاس خط ہی معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ معاذ نے کہا سوای اسکے نہین کہ حکم کیا حضرت نے اوسکو یعنی مجکو یہہ کہ لیوین زکوۃ گیہون اور جو اور انگور اور کھجور مین سی یہہ حدیث مرسل ہی روایت کی یہہ شرح السنہ مین ف اسکے معنی یہہ نہین ہین کہ نہین واجب زکوۃ مگر انہین چار چیزون مین بلکہ واجب ہی نزدیک شافعی کے اوس چیز مین کہ اوگے زمین مین اور وہ قوت ہو اور ہمارے نزدیک ہر چیز مین کہ اوگے زمین مین قوت ہو یا نہو پس انہین چار چیزون کو ذکر اس لیے کیا کہ یہہ چیزین وہان اکثر ہوتی تہین ۔ ح وعن عَتَّابِ بْنِ اَسِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ زَکٰوۃِ الْکَرْمِ اِنَّھَا تُخْرَصُ کَمَا یُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ زَبِیْبًا کَمَا تُؤَدّٰی زَکٰوۃُ النَّخْلِ تَمْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عتاب بن اسید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ زکوۃ انگورون کے کہ تحقیق کن کیے جاوین جیسا کہ کن کیے جاتے ہین کھجورین پھر دیجاوی زکوۃ اونکی درحالیکہ انگور خشک ہون جیسا کہ دیجاتی ہی زکوۃ کھجورون کی درحالیکہ کھجورین خشک ہون روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی جبکہ پیدا ہووی انگور اور کھجورون مین شیرینی تو اندازہ کرے ایک شخص ماہر کہ یہہ انگور یا کھجورین جب خشک ہون گی تو کسقدر ہونگی جب خشک ہون تب دسوان حصہ زکوۃ مین دے امام صاحب کی نزدیک جسقدر کہ ہون اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک اگر حد نصاب کو یعنی پانچ وسق کو پہونچین تب دسوان حصہ دے ۔ ح وعن سَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی حدیث کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے جسوقت کہ کن کرو یعنی کھجور و انگور کا پس لو یعنی دو تہائی اور چھوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑ دو چوتھائی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف یہہ خطاب ہی زکوۃ لینے والون کو کہ جب معین کرو مقدار زکوۃ کی تو اوس مین سی دو تہائی لیو اور تہائی مالک کو چھوڑ دو ازراہ احسان کے اوپر تا وہ ہمسایون کو اور راہ گیرون کو کھلا دی یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور نزدیک ابی حنیفہ کے اور مالک کے اور قول جدید شافعی کا یہہ ہی کہ یہہ چھوڑنا مندوب ہی نہ کہ واجب

پچہ اور تاویل حدیث کی اونکر نزدیک یہ ہی کہ یہہ یہود خیبر کے حق مین فرمایا کہ حضرت نے مساقات کی تھی اونسے اسپر کہ آدہی کھجورین وہ لین اور آدھی حضرت پس حکم فرمایا
اندازہ کرنیوالیکو کہ چھوڑ دے تہائی یا چوتہائی ازراہ احسان کر اور تقسیم کرے باقیکو آدہی حضرتکو دے اور آدہی اونکو ع **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یبعث عبد اللہ بن رواحۃ الی یہود فیخرص النخل حین یطیب قبل ان یوکل منہ رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہ
سی کہ کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہیجتے عبد اللہ بن رواحہ کو طرف یہود کی یعنی یہود خیبر کو پس کرتے تہے کھجورونکا جسوقت کہ شیرینی ظاہر ہوتی اون مین پہلے اس سے
کہ ہون لائق کہانیکے روایت کی یہہ ابو داود نے **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العسل فی کل عشرۃ ازقٍ
زقٌ رواہ الترمذی وقال فی اسنادہ مقال ولا یصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا الباب کثیر شیء اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زکوۃ شہد کے کہ ہر دس مشکون مین ایک مشک ہی کہ روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور نہین صحیح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب مین بہت سی
ف علما مین اختلاف ہی امام شافعی کے نزدیک شہد مین زکوۃ نہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اوس مین دسوان حصہ ہی کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین مین
ہو اور دلیل اونکی یہہ حدیث ہی ما اخرجت الارض ففیہ العشر اور جو شہد پہاڑ مین ہو اوس مین بہی عشر ہی امام صاحب کو نزدیک ح **وعن** زینب
امراۃ عبد اللہ قالت خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا معشر النساء تصدقن ولو من حلیکن فانکن اکثر
اہل جہنم یوم القیمۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی زینب بی بی عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس فرمایا اے گروہ عورتون کے نکالو زکوۃ مال کی اگرچہ اپنے زیور سے ہو اس لیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کی روایت کی یہہ ترمذی نے
ف دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کی کہ باعث ہی ترک زکوۃ کے اور للہ دینے کے اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ زکوۃ زیور عورت کی امام ابو حنیفہ کے
نزدیک مطلق زیور مین زکوۃ ہی اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور کہا مالک اور احمد نے کہ نہین ہی زکوۃ اوس زیور مین کہ مباح ہی استعمال اوسکا پس جسکا
استعمال حرام ہی اوسمین اونکے نزدیک بہی ہی اور یہی قول جدید امام شافعی کا ہی اور دلیل امام ابو حنیفہ رح کی یہہ حدیث ہی اور اور بہت سی حدیثین ع
زیور مباح اور غیر مباح کا بیان محرر اور کتابون شافعی مذہب کے مین ہی جو چاہی وہانسے دیکھ لے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ ان امرأتین اتتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ایدیہما سواران من ذہب فقال لہما اتؤدیان زکوتہ
قالتا لا فقال لہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحبان ان یسورکما اللہ بسوارین من نار قالتا لا قال فادیا
زکوتہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث قد روی المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب نحو ہذا او المثنی بن
الصباح وابن لہیعۃ یضعفان فی الحدیث ولا یصح فی ہذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیء اور روایت ہی عمرو بن
شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سی اوس نے نقل کی اپنے دادا سے یہہ کہ دو عورتین آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اونکی ہاتھون مین دو کڑی
تہی سونیکی پس فرمایا حضرت نے اون دونون کو کہ دیتی ہو زکوۃ انکی کہا دونون نے نہ نہین فرمایا اون دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا دوست رکہتی ہو یہہ کہ پہنا وے تمکو اللہ دو کڑے آگ کی کہا اونہون نے نہ نہین فرمایا پس دو زکوۃ اسکی یعنی سونیکی روایت کی یہہ ترمذی نے
اور کہا یہہ حدیث تحقیق روایت کی مثنی بن صباح کے نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکے اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ کہ وہ بہی راوی اس حدیث کا ہی
ضعیف کیے جاتے ہین حدیث مین اور نہین صحیح اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہ ف یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ زکوۃ زیور
مین واجب ہے اور بہت حدیثین اس مین صحت کو پہونچی ہین چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین جو چاہی دیکھ لے **وعن** ام سلمۃ قالت کنت البس
اوضاحا من ذہب فقلت یا رسول اللہ اکنز ہو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوتہ فزکی فلیس بکنز رواہ مالک وابو داود

اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا تھی مین پہنتی واضح سونیکی کہ نام ایک زیور کا ہی پس کہا مینی یارسول اللہ کیا گنج ہی یہہ پس فرمایا جو پہونچا اسقدر کو کہ دیجاوے زکوۃ اوسکی یعنی حد نصاب کو پہنچے پھر زکوۃ دی گئی پس نہین گنج روایت کی یہہ مالک اور ابو داؤد نے **ف** کیا گنج ہی یہہ یعنی کلام اللہ مین جو وعید آیا ہی مال جمع کرنے پر اس آیت مین والذین یکنزون الذہب والفضۃ آخر آیۃ تک یہہ بھی اوس مین داخل ہی پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہنچا اور زکوۃ دی گئی تو وہ داخل اس وعید مین نہین کلام اللہ مین اوس مال جمع کرنے پر وعید ہی کہ بغیر زکوۃ کی جمع کرے **ع** **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نَعُدُّ لِلْبَيْعِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حکم کرتے ہمکو یہہ کہ نکالین ہم زکوۃ اوس چیز کی کہ تیار کی ہو ہمنے بیچنے کے لیے یعنی سوداگری کے لیے روایت کی یہہ ابو داؤد نے **وعن** رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكٰوةُ اِلَى الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے کہ اونھون نے نقل کی بہت صحابہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کردین واسطے بلال بن حارث مزنی کے کانین قبل کی اور قبل ہی جانب فرع کے پس وہ کانین نہین لیجاتی اون سے مگر زکوۃ ابتک روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** جاگیر کردین یعنی انکو کانین موضع قبل کی دین تا جو کچہ اون مین سے نکالین اپنی وجہ معیشت کے کرین اور قبلیہ منسوب ہے طرف قبل کے اور قبل نام ہی ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بھی نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اور پس وہ کانین نہین لیجاتی اون سے مگر زکوۃ ابتک روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** جاگیر کردین یعنی انکو کانین موضع قبل کی دین تا جو کچہ اون مین سے نکالین اپنی وجہ معیشت کے کرین اور قبلیہ منسوب ہے طرف قبل کے اور قبل نام ہی ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بھی نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اور پس وہ کانین نہین لیجاتی اون سے مگر زکوۃ کہ چالیسوان حصہ ہی یعنی نہین لیجاتی خمس جیسیکہ حکم کانو نکا ہی اور یہہ مذہب امام مالک اور امام شافعی کا ہی بحسب ایک قول کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور شافعی کے بحسب ایک قول کے کانو نمین خمس ہے اور تیسرا قول امام شافعی سے یہہ ہی کہ اگر پاوی مشقت و محنت سے تو چالیسوان حصہ دے والا خمس دے پس حنفی اسکا یہہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہی اسمین یہہ کہ حضرت نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہی یہہ کہ ہو یہہ حاکمونکی طرف سے از راہ اجتہاد کے اور ہم تمسک کرتے ہین ساتھہ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس کے اب تفصیل اسکی مرقات مین جو چاہی دیکھہ لی **ع** **ح**

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْحَمَائِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہی حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ترکاریون مین زکوۃ اور نہ عاریت کی درختون مین زکوۃ اور نہ پانچ وسق سے کم مین زکوۃ اور نہ کام کرنیوالی جانورون مین زکوۃ اور نہ جبہہ مین زکوۃ کہا صقر راوی نے جبہہ گھوڑا ہی اور خچر اور غلام روایت کی یہہ دار قطنی نے **ف** نہین ترکاریون مین زکوۃ بیان اسکا ابتداء باب مین ہو چکا اور عرایا جمع ہے عریت کی عریت اوس کھجور کے درخت کو کہتے ہین کہ عاریت دیتا ہی اوسکو مالک اوسکا محتاج کو اور اوسکی ملک مین کر دیتا ہی کھجورین اوسکی تمام سال تو پس اونمین زکوۃ نہین اس لیے کہ وہ نکل جاتی ہین ملک مالک سے پہلے زکوۃ واجب ہونے سے اور اس جملہ کے بعد جو چیزین مذکور ہین سب کا بیان اوپر ہو چکا **ع**

وعن طَاؤُسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَاْمُرْنِيْ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ اور روایت ہی طاؤس سے یہہ کہ معاذ بن جبل لائے گئے وقص گائین کی یعنی تا زکوۃ اونکی لیوین پس کہا نہین حکم کیا مجکو اس مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنی کچہ زکوۃ اس مین نہین فرمائی روایت کی یہہ دار قطنی اور شافعی نے اور کہا شافعی نے کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو یعنی پہلے نصاب کو یا دوسرے وغیرہ کو **ف** کہا طیبی نے وقص ساتھہ

Marfat.com

زیر قاف کی وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتداءً خواہ درمیان دو فریضون کی انتہی ابتدا کی یہہ مثال ہی کہ گائین بیل تیس سے
کم ہون پس اون مین زکوۃ نہین واجب اور مثال درمیان دو فریضون کی یہہ کہ مثلاً تیس گای بیل پر زکوۃ فرض ہوتی ہی اور جب تیس سی بڑہین
اور چالیس تک نہ پہنچین انکی باہین کو بھی وقص کہتی ہین اون مین کچہ زکوۃ نہین جب چالیس ہون اون مین زکاۃ واجب ہی اگر چالیس سے زیادہ ہون یہانتک کہ
ساٹھہ ہون تب اون مین زکوۃ واجب ہی انکی باہین کو بھی وقص کہتی ہین اون مین کچہ زکوۃ نہین اور اسیطرح ساٹھہ سی بڑہین تو اون مین زکوۃ
ہی اسیطرح سی آگی ہر دہاکی کے بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہی درمیان دو دہاکون کے جتنی بیل گائین ہون اونکو وقص کہتی ہین اون مین زکوۃ معاف ہی اور مراد
اس مین قسم اول ہی یعنی تیس سے کم اس لیے کہ معاذ پاس جو لائی تہی وہی تہی واللہ اعلم اور باہین دو فریضون کی زکوۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب
نہین اور امام صاحب کے نزدیک چالیس سے ساٹھہ تک کی باہین مین ہی اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہی اور کہا
سیر کی نے کہ اسناد اسکی منقطع ہی اس لیے کہ طاؤس نہین ملا معاذ سی ع + ومولانا **باب صدقۃ الفطر** باب ہے بیچ بیان صدقہ
فطر کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ
صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ عَلَی الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَرَ بِھَا اَنْ تُؤَدّٰی
قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی ایک صاع
کھجور سی یا ایک صاع جو سی غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹی پر اور بڑی پر درحالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا
یہہ کہ دیا جاوی پہلے نکلنے لوگون کی طرف نماز کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہی نزدیک شافعی اور احمد کی اور سنت موکدہ
ہی نزدیک مالک کی اور واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے پس اس حدیث مین جو لفظ فرض کا آیا ہی شافعی اور احمد تو اوسکو ظاہر پر حمل کرتے ہین اور مالک
اوسکی معنی یہہ لیتے ہین کہ مقرر کی اور حنفی کہتے ہین کہ ثبوت اسکا دلیل قطعی سی نہین ہے پس یہہ فرض عملی ہی نہ اعتقادی یعنی واجب ہے نہ فرض
اور امام شافعی کے نزدیک صدقہ فطر کا اوسپر فرض ہوتا ہی کہ ایکدن کا قوت رکھتا ہو اپنا اور اون لوگون کا کہ جنکا اوسپر فرض ہی اور زائد بھی ہو
اس سے بقدر صدقہ فطر کے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہی یعنی سوای حاجت اصلی کے بقدر ساڑہے باون روپے کلدار کی اسباب
وغیرہ رکھتا ہو یا سونا چاندی اسقدر رکھتا ہو اور فارغ ہو فرض سے اور واجب ہوتا ہی فطرہ وقت طلوع فجر عید کے پس جو کوئی مرجاوی پہلے
فجر ہونیکی یا اسلام لاوی یا پیدا ہو بعد فجر کی نہین واجب ہی فطرہ اوسکا اور صاع مین قریب چار سیر غلہ کی آتا ہی اور غلام جو خدمت کی لیی ہوا اوسکی طرف سے
صدقہ فطر کا دینا اوسکے مالک پر واجب ہے اور جو غلام تجارت کی لیے ہوا اوسکی طرف سی دینا واجب نہین اور اسیطرح جو غلام بھاگ جاوی اوسکی طرف سے
بھی واجب نہین مگر بعد آنی اوسکی کے اور چھوٹی فرزند کی طرف سی اوسکی باپ پر واجب ہوتا ہی اگر مال نرکھتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہین
بلکہ اوسکے مال مین سی دی اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکے کی ہی اور اسیطرح بڑی فرزند ہوشیار کی طرف سی باپ پر اور بیوی کی طرف سے خاوند پر واجب
نہین مگر از راہ احسان کر دیگا اونکی اجازت سی تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہی لفظ عبد سی اور اوسکی مابعد کے
لفظون سی پس نہین واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہی کہ واجب ہوتا ہی اوسکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہی
جو چاہی ہدایہ مین یا مرقات مین دیکھہ لے اور پہلی نماز عید کے دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سی پہلے دیدی اگرچہ ایک مہینہ یا زیادہ
پہلے دی تو بھی درست ہی اور تاخیر سی ساقط نہین ہو جاتا ع + ح ملتقی الابحر **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ
صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِیْبٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تہا ہم

Marfat.com

نکالنی صدقہ فطر کا ایک صاع طعام سی یا ایک صاع جو سی یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع قروط سی یا ایک صاع انگور خشک سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ مراد طعام سی گیہون ہین اور ہماری علما کہتی ہین کہ مراد طعام سی غلہ ہی سوای گیہون کی پس ہوگا عطف ما بعد اسکی کا اسپر قبیلہ عطف خاص ہی اوپر عام کی اور قروط اسکو کہتی ہین کہ دہی کو کپڑی مین باندہکر لٹکا دیتی ہین اوس مین سی پانی ٹپک جاتا ہی وہ مثل پنیر کی ہوتا ہی اور انگور خشک امام اعظم کی نزدیک مانند گیہون کی ہین یعنی آدھی صاع دینی چاہیین اور صاحبین کی نزدیک مانند جو کی یعنی ایک صاع چاہیین اور یہی روایت کیا ہی حسن نے امام صاحب سی بھی ع ۔ وملتقی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِی آخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آخر رمضان مین نکالو زکوۃ روزی اپنی کی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ صدقہ ایک صاع کھجور سی یا جو سی یا آدھا صاع گیہون سی اوپر ہر آزاد کی یا غلام لونڈی کی مرد ہو یا عورۃ یا چھوٹا ہو یا بڑا روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے ف امام اعظم رح بموجب اسی حدیث کی کہتی ہین کہ گیہون آدھی صاع دینی چاہییں ع ۔ **وعنه** قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ طُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی واسطی پاک کرنے روزی کی بیہودہ بات سی اور کلام بیہودہ سی اور لازم کی واسطی کھلانی مسکینون کی روایت کی یہہ ابو داؤد نی ف یعنی فطرہ اس لیی واجب کیا ہی کہ بسبب تقصیر و گناہ کی جو روزی مین خلل آجاوی اس سی وہ خلل جاتا رہی اور وہ لائق قبولیت کی ہو جاوی اور اس لیی واجب ہوا کہ مسکین کہا کر بے پرواہو جاوین سوال کرنی سے اوسدن اور زیادہ کیا ہی دار قطنی نے کہ جو کوئی ادا کرے فطرہ پہلی نماز کے پس وہ صدقہ مقبولہ ہی اور جو کوئی ادا کرے اوسکو بعد نماز کے پس وہ صدقہ ہی صدقون مین سی ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِیْ اَفْجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوس نے اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ڈھنڈورا یا مکہ کی کوچون مین تا کہ خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہی ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورۃ ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا یا بڑا دو مد گیہون کی یا سوای اوسکی کہ انگور خشک یون یا چار سیر طعام سے یعنی اور غلہ سوای گیہون کی روایت کی یہہ ترمذی نے ف دو مد یعنی آدھا صاع اس لیی کہ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہے اور مد مین قریب سیر بھر کے اناج آتا ہی پس گیہون دو سیر دے اور آتا اور ستو گیہون کی بھی مثل گیہون کی ہین کہ دو سیر دی ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ یا ثعلبہ بیٹی عبد اللہ بیٹی ابی صعیر کیسی کہ نقل کی باپ اپنی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع برسی یا فرمایا قمح سی یعنی گیہون دو کی طرف سی کہ آدھا آدھا صاع ہر ایک کی طرف سے ہو چھوٹے ہون یا بڑے آزاد ہون یا غلام ہون مرد یا عورت ہون اوی پر غنی تمہارا پس پاک کرتا ہے اوسکو اللہ اور اوی پر فقیر تمہارا پس دیتا ہی اللہ اوسکو زیادہ اوس چیز سی کہ دی روایت کی یہہ ابو داؤد نی ف مشکوۃ کے نسخون مین نام راوی کا اسی طرح لکھا ہی اور صواب یہہ ہی عبد اللہ بن ثعلبۃ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہی اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ غنی بھی فطرہ دی اور فقیر بھی

Marfat.com

غنی کا مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالیٰ زیادہ اوس سے دیگا کہ دیا ہی اور یہہ بات غنی کے لیے بھی ہوتی ہی لیکن تخصیص فقیر کی اوسکی تسلی اور رغبت دلانیکے لیے ہی ۲ ح **باب من لا تحل لہ الصدقۃ** باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہین حلال ہی اوسکو زکوۃ کھانی اور لینی **ف** یہہ کتنی مسائل ہین بیچ بیان اسکے کہ زکوۃ کسکو کھانی اور لینی درست ہی اور کسکو درست نہین **مسئلہ** نہ دی زکوۃ آدمی اپنی اصل کو یعنی باپ دادے رمان اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسیطرح اونکے اوپر کے بزرگ مان کی طرف سے ہون یا باپ کی طرف سے کسیکو ان مین سے زکوۃ دینی درست نہین اور نہ دی زکوۃ اپنی فرع کو یعنی بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پروتا اور پروتی اور نواسا اور نواسی اور نہ انکی اولاد کو دی اور خصم جورو کو زکوۃ نہ دی اور نہ جورو خصم کو دی امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اگر جورو اپنی خصم کو زکوۃ دی تو درست ہی اور باقی ناتی داروں کو زکوۃ دینی درست ہی بشرطیکہ مستحق زکوۃ کی ہون یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہون بلکہ بہتر ہی غیرون سے اپنے کو دینا اور بہتر ہی اس ترتیب سے دینا کہ پہلے بہن بھائی کو دی پھر بعد انکے انکی اولاد کو پھر چچا اور پھپی کو پھر اولاد انکیکو پھر ماموں خالہ کو پھر انکی اولاد کو پھر جو ذی الارحام ہو پھر ہمسائے کو کہ اجنبی ہو پھر اپنے ہم پیشہ کو پھر اپنے ہم وطنون کو اور اسیطرح سے حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہی کہ ترتیب مذکور سے دینا افضل ہی اور اگر اجنبی ہی کو دی تو بھی درست ہے لیکن بہتر یہی ہی کہ پہلے اپنے ناتی دارون کو دی **مسئلہ** اپنے غلام لونڈی کو زکوۃ دینی نہین درست اوانہین کے حکم مین ہے ام ولد یعنی حرم کہ جس سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اوسکو بھی زکوۃ دینی درست نہین مالک اوسکو **مسئلہ** جو ناتی دار سسرال کی طرف کی ہون اونکو زکوۃ دینی درست ہی ساس سسر اسالا سالی اور جو واسطہ دار انکی ہون اسیطرح سے داماد بہو کو زکوۃ دینی درست ہی اور سوتیلی ماں اور سوتیلی دادی اور سوتیلی نانی کو بھی دینی درست ہی **مسئلہ** نہین درست زکوۃ کا مال دینا غنی کو کہ مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اوسے کہتے ہین کہ جو بڑھتا ہو یعنی مال سوداگری کا اور بقدر روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونیکا کہ یہ بموجب حکم شارع کے حکم ہوگا یعنی بڑھنی کا رکھتی ہین اور مواشی سوداگری کے اور بچھ لینے کی یہہ بھی مال نامی ہی حقیقۃً اور غیر نامی اوسے کہتے ہین جو مال بڑھتا نہو جیسے حویلی اور کپڑا اور باسن وغیرہ پس یہہ چیزین اگر زائد ہون حاجت اصلی سے اور بقدر نصاب کے ہون اور فارغ ہون قرض سے تو بھی زکوۃ لینی نہین درست اور حویلی فقط رہنیکی اور کپڑے پہننے کے اور باسن پکانیکے اور کتابین پڑھنی کی علم والے کو اور ہتیار سپاہی کے اور اوزار کاریگرون کی حاجت اصلی مین داخل ہین **مسئلہ** نہین درست دینا زکوۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی ہین پانچ شخصون کی اولاد ایک تو اولاد حضرت علی کی خواہ حضرت خاتون سے ہون یا اور سے اور دوسرے حضرت جعفر کی اولاد اور تیسری عقیل کی اولاد اور چوتھی حضرت عباس کی اولاد اور پانچوین حارث بن عبد المطلب کی اولاد اور انکے غلام اور لونڈیون کو بھی زکوۃ دینی درست نہین اور اسیطرح اگر غلام اور لونڈی انکی آزاد ہون جب بھی زکوۃ کا مال لینا کھانا انکو درست نہین **مسئلہ** کافر کو بھی زکوۃ دینی درست نہین کافر حربی ہو یا ذمی **مسئلہ** اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنے باپ یا بیٹے کو یا اپنی بیوی کو زکوۃ دی ہو اس گمان پر کہ یہہ مستحق زکوۃ کے ہین یعنی وقت دینے کے معلوم نہ تھا کہ یہہ غنی ہی یا ہاشمی ہے یا کافر ہی یا باپ ہی یا بیٹا ہی پھر معلوم ہوا اونکا احوال پس زکوۃ ادا ہو گئی مالک کی ذمہ سے **مسئلہ** مال زکوۃ کا دینا مسجد کے بنانے کے لیے یا کفن میت کے لیے یا ادای دین میت کے لیے درست نہین اگر کسی نے دیا تو اوس مین زکوۃ نہین ادا ہوتی **مسئلہ** مستحق زکوۃ کے فقیر ہین اور حد فقیر کی یہہ ہی کہ مالک ہو مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوۃ کا مسکین بھی ہی اور مسکین وہ ہے کہ جسپاس کچھ نہو اور مستحق زکوۃ کا وہ بھی ہی کہ عامل ہو حاکم کی طرف سے زکوۃ لینی پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوۃ کی عاملی کا پیسا لینا نہین درست اور مستحق زکوۃ کے وہ بھی ہین کہ جہاد کے لیے یا حج کے لیے چلین اور پیسا اونکے پاس تمام ہو گیا ہو اگرچہ اونکے وطن مین مال بہت سا ہی اور اسیطرح سے اور مسافر کو بھی زکوۃ دینی درست ہی اگرچہ اوسکے وطن مین مال بہت سا ہو اور جسکیپاس ایکدن کا قوت ہو اوسکو

Marfat.com

سوا اس کر نا درست نہین ۔ مولانا محمد اسحاق رح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِتَمْرَۃٍ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَۃِ لَاَکَلْتُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس سے کہ کہا گذری نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک کھجور پر کہ راہ مین پڑی تھی پس فرمایا اگر نہ ڈرتا مین یہہ کہ ہو کھجور زکوۃ کی البتہ کھاتا مین اوسکو یعنی واسطے تعظیم نعمت الٰہی کے
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کا مال حضرت کو کھانا حرام تھا اور لکھا ہی علماء نے کہ حضرت کو مطلق صدقہ
کھانا حرام تھا خواہ واجب ہو خواہ نفل اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کھانا حرام ہی نہ نفل اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہی کھانا اوس چیز کا کہ پاوی راہ مین اور
وہ چیز تھوڑی ہو گمان کرتا ہو کہ مالک تلاش اسکی نہین کریگا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اولی ہی متقی کو بچے اوس چیز سے کہ شبہہ حرمت کا ہو اوس مین
ع ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ تَمْرَۃً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَۃِ فَجَعَلَھَا فِیْ فِیْہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کِخْ کِخْ لِیَطْرَحَھَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا لی حضرت حسن
بن علی نے ایک کھجور کھجورون زکوۃ کے سے ڈالی وہ کھجور اپنے مُنہہ مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دور کر تا پھینک دین اوسکو پھر
فرمایا کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنی بنی ہاشم نہین کھاتے صدقہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا نہین جانتا تو یہہ استعمال کیا جاتا ہے
ایک امر واضح مین اگرچہ نہ جانتا ہو اوسکو مخاطب یعنی کیونکر تجھہ پر یہہ بات پوشیدہ ہی باوجود ظاہر ہونے اسکی کے اور حضرت امام حسنؓ کو باوجود
خوردسالی کے اسطرح خطاب اس لیے کیا کہ لوگ اس حکم کو سنین اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ واجب ہے باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتون سے اس لیے
کہا ہی علماء ہمارے نے کہ حرام ہی مان باپ پر پھنانا لڑکیکو حریر اور زیور سونی چاندیکا ع **وعن** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ صدقہ یعنی زکوۃ سوای اسکے نہین کہ وہ میل ہین آدمیون کے
اور وہ نہین حلال واسطے محمد کے اور نہ اولاد محمد کے یعنی بنی ہاشم کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** زکوۃ کو میل اس لیے کہا کہ جیسی میل کہ اوتارنے سے آدمی کا بدن صاف ہو جاتا ہی ویسیہی اسکے دینے سے پاک ہو جاتے ہین اموال و نفوس لوگون کے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ زکوۃ یعنی حضرت
کو حرام تھی اور حضرت کی اولاد کو بھی خواہ عامل ہون زکوۃ کے یا محتاج ہون زکوۃ کے یہی صحیح روایت ہمارے مذہب مین یہی ہی ع **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْہُ اَھَدِیَّۃٌ اَمْ صَدَقَۃٌ فَاِنْ قِیْلَ صَدَقَۃٌ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ کُلُوْا وَلَمْ
یَاْکُلْ وَاِنْ قِیْلَ ھَدِیَّۃٌ ضَرَبَ بِیَدِہٖ فَاَکَلَ مَعَھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
لائی جاتی طعام پوچھتے احوال طعام کے سے کہ آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہی یہہ یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہی فرماتے اپنے یارونکو یعنی سوای بنی ہاشم کے کھاؤ اور آپ
نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہی تو دراز کرتے ہاتھہ اپنا پس کھاتے ساتھہ یارون اپنی کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ اوس مالکو
کہتے ہین کہ فقیرون کو دیا جاتا ہی بطریق مہربانی کے اور ارادہ کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکے ثواب آخرت کا پس صدقہ مین ایک طرح کی ذلت ہوتی ہے
لینے والیکو اس لیے حضرت پر مطلق صدقہ حرام تھا اور ہدیہ اوسکو کہتے ہین کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوے از راہ تعظیم و تکریم اوسکی کے اور شان
ہدیہ سے یہہ ہی کہ بدلہ دیا جاتا ہی اوسکا آپس مین بیچ دنیا کے نہ صدقہ کا ع ح **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ فِیْ بَرِیْرَۃَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اَحَدُ
السُّنَنِ اَنَّھَا عَتَقَتْ فَخُیِّرَتْ فِیْ زَوْجِھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَۃُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ خُبْزٌ وَاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَیْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَۃً فِیْھَا لَحْمٌ فَقَالُوْا

Marfat.com

بل ولکن فہی لک صدقۃ ولہا علی بریرۃ وانت لا تاکل الصدقۃ قال ہو علیہا صدقۃ ولنا ہدیۃ متفق علیہ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھو بیچ بریرہ کی تین احکام ایک حکم یہہ کہ آزاد ہوئی پس مختار کی گئی بیچ نکاح رکھنی خاوند اپنی کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق آزاد یکا واسطے اوس شخص کے ہی کہ آزاد کیا اور تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر مین اور ہانڈی جوش مارتی تھی ساتھہ گوشت کی پس نزدیک لائی گئی حضرت کی روٹی اور سالن گھر کے سالنون مین سے پس فرمایا کیا نہین دیکھی مین نی ہانڈی کہ اوس مین گوشت ہی عرض کیا گھر کے لوگون نی مقرر یون ہین ہے کہ ہانڈی پکتی تھی لیکن یہہ گوشت صدقہ دیا گیا ہی بریرہ کو اور آپ نہین کھاتی صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اوسپر صدقہ ہی اور ہمارے لیے ہدیہ ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تھی بیچ بریرہ کے تین احکام یعنی بریرہ جو لونڈی آزاد حضرت عائشہ کی تھی بسبب اوسکے تین حکم شرعی وارد ہوئی ایک تو یہہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہی اپنے خاوند کی نکاح مین رہی کہ نام اوسکا مغیث تھا اور چاہے جدا ہووے اوس سے اسکو علماء خیار عتق کہتے ہین کہ لونڈی جو کسی کے نکاح مین ہو اور وہ آزاد ہو جاوے تو اوسکو اختیار ہی کہ چاہے اوسکی نکاح مین رہے چاہی نرہے امام شافعی کے نزدیک اگر خاوند اوسکا غلام کیسکا ہو تب اوسی اختیار ہی اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد ہو دونون صورتون مین مختار ہی اور مغیث مذکور غلام تھا بریرہ نے بعد آزاد ہونیکے نہ قبول کیا اوسکو اور مغیث اوسکی عشق و فراق مین روتا اور فریاد کرتا پھرتا تھا اور دوسرا حکم بریرہ کے سبب سے یہہ وارد ہوا کہ ولاء یعنی میراث لونڈی کی اوسکے لیے ہی کہ جس نے آزاد کیا بیان اسکا یہہ ہی کہ بریرہ لونڈی تھی ایک یہود کی اوسکو مکاتب کر دیا تھا یعنی یہہ کہہ دیا تھا کہ اتنے درہم دی تو آزاد ہی جب وہ عاجز ہوئی درہمون کے دینی سے حضرت عائشہ کے پاس آئی کہ اگر کچہہ دین تو اپنے مالک کو دیکر آزاد ہو جاؤن حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اپنے مالکون سے کہہ کہ اگر وہ تجھی بیچین تو مین لیتی ہون پس وہ گئی اور اونسی جاکر یہہ کہا اونہون نی کہا کہ بیچتی ہین بشرطیکہ ولاء یعنی میراث اوسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہ نے حضرت سی عرض کیا کہ یہود اسطرح کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتی ہین ولاء اوسکے لیے ہی کہ آزاد کرے تو ای عائشہ خرید اور آزاد کر ولاء اوسکی تیری لیے ہوگی شرط اونکی باطل ہے اور تیسرا حکم آخر حدیث مین ہے حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جو کوئی فقیر کو کچہہ زکوۃ مین سے دیوی اور وہ فقیر اوسکو دی کہ زکوۃ لینی اوسکو جائز نہین تو وہ اوسکو حلال ہی اس لیے کہ وہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دی ہے +ح

وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل الہدیۃ ویثیب علیہا رواہ البخاری

اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا تھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تحفہ اور بدلا دیتے اوسپر روایت کی یہہ بخاری نے

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اہدی الی ذراع لقبلت رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بلایا جاؤن مین طرف کراع کے البتہ قبول کرون مین اور اگر تحفہ بھیجا جاوے طرف میری ایک دست البتہ قبول کرون مین روایت کی یہہ بخاری نے **ف** کراع کہتے ہین بکری پنڈلیکو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کری بکری پانون کی کہ ایک چیز حقیر ہی تو بھی قبول کرون اور اگر دست بکری بطریق تحفہ کے تو وہ بھی قبول کرون اس مین اشارہ ہی اسپر کہ حضرت نہایت تواضع اور شفقت رکھتے تھے ساتھہ خلق خدا کے اور اس مین رغبت دلائی اوپر قبول کرنے تحفہ کے کہ اگر کوئی ادنی چیز بھیجے تو بھی قبول کری +ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المسکین الذی یطوف علی الناس ترددہ اللقمۃ واللقمتان والتمرۃ والتمرتان ولکن المسکین الذی یجد غنی یغنیہ ولا یفطن بہ فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسال الناس متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مسکین وہ کہ پھرتا ہی لوگون پر پھیرتا ہی اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجورین ولیکن مسکین وہ ہی کہ نہین پاتا مال کہ بے پروا کرے اوسکو اور نہین معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہی یعنی بسبب ظاہر کرنے حال کی

Marfat.com

تا تصدق کیا جاوی اوسپر اور نہین اوٹھتا یعنی اپنے گھر سے تا مانگی لوگون سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین ہے مسکین یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہے انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین یہی نہین ہے کہ جسکو عرف مین لوگ مسکین سمجھتے ہین کہ جسکے دروازے پر جاکر کھڑا رہا ایک آدھا ٹکڑا دیکر رخصت کر دیا بلکہ مسکین کامل یہہ ہے جو کہ ذکر کیا ۔ مولانا عبد العزیز رح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اصْحَبْنِیْ کَیْمَا تُصِیْبَ مِنْہَا فَقَالَ لَا حَتّٰی اٰتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَہٗ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِیَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے ابی رافع سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو بنی مخزوم مین سے زکوۃ لینے کو پس کہا اوس نے ابو رافع کو ساتھ ہو میرے تا کہ پہونچے تو اوس زکوۃ مین سے پس کہا ابو رافع نے نہین ہوتا مین ساتھ یہان تک کہ آؤن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھون مین اون سے کہ ساتھ جاؤن یا نہ جاؤن پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہین حلال واسطے ہمارے یعنی بنی ہاشم کے اور تحقیق مولی یعنی غلام آزاد قوم کا اوسی قوم مین سے ہے یعنی زکوۃ لینے کے حکم مین روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** ابو رافع غلام آزاد حضرت کے تھے حضرت نے اونکو زکوۃ کا مال لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہمکو زکوۃ لینی نہین درست ویسے ہی تجکو بھی نہین درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے غلامون کو بھی زکوۃ کا مال لینا درست نہین خواہ وہ غلام اونکی ملک مین ہون خواہ آزاد ہو گئی ہون ۔ ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے زکوۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کے یعنی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے **ف** نہین حلال ہے زکوۃ غنی کے لیے غنی تین طرح کا ہوتا ہے اونمین ایک تو وہ ہے کہ جسکو زکوۃ دینی فرض ہوتی ہے وہ وہ ہے کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ برس گذرا ہو اوسپر اور دوسرا وہ ہے کہ حرام ہوتی ہے اوسکو زکوۃ لینی اور واجب ہوتا ہے صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہے کہ جسکے پاس بقدر نصاب کے یعنی سارے ہے باون روپے کا اسباب ہو سوائے حاجت اصلی کی اور تیسرا وہ ہے کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہے کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کی اور نہ واسطے صاحب قوت کے یعنی نہین حلال ہے زکوۃ واسطے اوسکے کہ اعضاء اوسکے صحیح سالم ہون اور وہ قوی اور قادر ہو کمانے پر بقدر اسکے کہ کفایت کرے اوسکو اور عیال اوسکے کو شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ اونکی نزدیک حلال نہین ہے زکوۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہماری نزدیک حلال ہے زکوۃ اسکو کہ مالک نصاب مذکور کا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو اسلیے کہ حضرت دیتے تھے صدقہ فقراء اصحاب اپنے کو اگرچہ قوی و تندرست ہوتے اور اخیر تک اسپر عمل حضرت کا رہا پس یہہ حدیث منسوخ ہوئی یا مراد یہہ ہے کہ نہین لائق اوسکو کہ قوۃ و قدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتھ اس ذلت لینی زکوۃ کی ۔ ع ح **وعن** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ اَنَّہُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَہُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَۃَ فَسَاَلَاہُ مِنْہَا فَرَفَعَ فِیْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَہٗ فَرَاٰنَا جَلْدَیْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُکُمَا وَلَا حَظَّ فِیْہَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا خبر دی مجکو دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونون آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت تھے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تھے مال زکوۃ پس مانگا اون دونون نے حضرت سے صدقہ مین سے پس مع دونون کہتے ہین کہ بلند کی حضرت نے ہم مین نظر اور پست کی یعنی سر سے پانون تک ہمین دیکھا پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو

Marfat.com

دون تمکو اور نہین ہی حصہ اس صدقہ مین واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کے روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** حجۃ الوداع اوس حج کو کہتے ہین کہ حضرت نے کیا اور احکام بیان فرمائے اور لوگون کو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کے نزدیک ہیں پھر اور معنی حدیث کے بموجب مذہب شافعی کے یہہ ہین کہ صدقہ کھانا تمکو حرام ہی اور اگر تم حرام ہی کھایا چاہو تو دون تمکو یہہ بطریق زجر و توبیخ کے فرمایا اور ہماری نزدیک یہہ معنی ہین کہ نہین لائق لینا زکوۃ کا اوسکو کہ قوی و قادر کسب پر ہو **+ح وعن** عطاء بن یسار مرسلاً قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ لغازٍ فی سبیل اللہ او لعاملٍ علیہا او لغارمٍ او لرجلٍ اشتراہا بمالہ او لرجلٍ کان لہ جارٌ مسکینٌ فتصدق علی المسکین فاھدی المسکین للغنی رواہ مالک و ابوداؤد و فی روایۃ لابی داؤد عن ابی سعیدٍ او ابن السبیل اور روایت ہی عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال زکوۃ غنی کو مگر واسطے پانچ شخصون کے یعنی یہہ اگر غنی بھی ہون تو انکو لینی درست ہی ایک جہاد کرنیوالے کے لیے راہ خدا مین یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نرکھتا ہو دوسرے عامل زکوۃ کے لیے تیسرے تاوان بھرنیوالے کے لیے چوتھے اوسکے لیے کہ خریدی چیز زکوۃ کی ساتھہ مال اپنی کے یعنی فقیر کو کسی نے زکوۃ کا مال دیا تھا غنی نے خرید لیا اوسکو درست ہے پانچوان اوسکے لیے کہ ہو پاس اوسکے ہمسایہ غریب پس زکوۃ دی گئی فقیر کو پس تحفہ بھیجا فقیر نے واسطے غنی کے یعنی پس غنی کو اس صورت مین لینی درست ہی روایت کی یہہ مالک اور ابوداؤد نے اور ہیچ ایک روایت ابوداؤد کے ابی سعید سے لفظ او ابن السبیل کا ہی یعنی مسافر کو بھی دینا اوس روایت مین آیا ہی **ف** تاوان بھرنیوالے کے لیے یعنی وہ غنی ہی لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہی کہ مال اوسکا کفایت نہین کرتا تو اوسکو بھی زکوۃ لینی درست ہی اور مراد تاوان سے یہہ ہی کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسیکا تھا اس نے آپس مین صلح کروانے کے لیے وہ قرض اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہوا بسبب اوسکے یا مطلق قرضدار مراد ہی اور غازی غنی کو زکوۃ دینی امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور ہماری نزدیک درست نہین اس لیے کہ اور حدیث مین مطلق منع فرمایا ہی کہ حلال نہین صدقہ غنی کے لیے اور حدیث معاذ کی بھی مطلق ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو فرمایا کہ لے اونکے اغنیا سے اور اونکے فقرا پر صرف کر وہ حدیث بہ نسبت اسکے قوی ہی اور اور باقیون کو دینی بالاتفاق درست ہے اس لیے کہ عامل اجرت اپنے عمل کی لیتا ہی غنا اور فقر اوس مین برابر ہی اور تاوان بھرنیوالیکا مال کالعدم ہی کہ اوس سے زیادہ کا قرضدار ہی اور دو باقی کا حکم ہی ظاہر ہی کہ اپنے محل مین پہونچ چکے اب ملک اونکی ہی جسکو چاہین بیچین چاہین یونہین دین **+ع +ح وعن** زیاد بن الحارث الصدائی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبایعتہ فذکر حدیثا طویلا فاتاہ رجلٌ فقال اعطنی من الصدقۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لم یرض بحکم نبیٍ ولا غیرہ فی الصدقات حتی حکم فیہا ھو فجزأھا ثمانیۃ اجزاء فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک رواہ ابوداؤد اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بیعت کی مینے اون سے پس ذکر کی حدیث لمبی پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا دو مجکو زکوۃ مین سے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ نہین راضی ہوا ساتھہ حکم کسی نبی کے اور نہ ساتھہ حکم کسی غیر نبی کے یعنی علما و مجتہدین کی زکوۃ مین یعنی تقسیم کرنے زکوۃ مین کہ کسکو دینی چاہیے یہانتک کہ حکم فرمایا آپ نے کہ زکوۃ مین پس بیان کیے زکوۃ کے آٹھہ مصرف پس اگر ہی تو اون آٹھہ مین سے دون مین تجکو روایت کی یہہ ابوداؤد نے **ف** آٹھہ مصرف کا بیان یہہ ہے ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوۃ لینی پر چوتھے واسطے الفت دلون کی کہ ایمان سے نہ پھرین اور پانچوین گردن چھڑانے مین یعنی مکاتب وغیرہ کو اور چھٹے تاوان بھرنیوالیکو اور ساتوین اللہ کی راہ مین یعنی جہاد والون کو اور حاجیون کو اور طالب علمون کو اور آٹھوین مسافرون کو آٹھون کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہی اس آیت مین

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ آخر تک + مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** زید بن اسلم قال شرب عمر بن الخطاب لبنا فاعجبہ فسال الذی سقاہ من این ھذا اللبن فاخبرہ انہ ورد علی ماء قد سماہ فاذا النعم من نعم الصدقۃ وھم یسقون فحلبوا من البانھا فجعلتہ فی سقائی فھو ھذا فادخل عمر یدہ فاستقاء رواہ مالک والبیھقی فی شعب الایمان روایت ہی زید بن اسلم سی کہ کہا پیا عمر بن الخطاب نے دودہ پس اچھا لگا اونکو وہ پھر پوچھا اوس شخص سے کہ پلایا تھا اونکو کہان کا ہی یہہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ گیا تھا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اوسکا پس ناگہان اونٹ تھے اونٹون زکوۃ کے سے اور اونٹ والے پانی پلاتے تھے اونٹونکو پس دوہا اونھون نے تھوڑا سا دودہ اونکا پھر ڈال لیا مینے اوسکو اپنی مشک مین پس یہہ وہی دودہ ہے پس ڈالا حضرت عمر نے ہاتھہ اپنا منھ مین پھر قے کی یہہ روایت کی یہہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یہہ حضرت عمر نے بسبب کمال تقوی اور ورع کے کیا والا اگر فقیر ہبہ کرے یا تحفہ لاوے زکوۃ کے مال مین سی کہ کسی نے اوسکو دیا ہو تو روا ہی کھانا اوسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث بریرہ کی مین کہ اوپر گذر چکی بیان جواز کے لیے تھا + ح **باب من لا تحل لہ المسئلۃ ومن تحل لہ** باب ہی بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہین درست اوسکو سوال کرنا اور اوس شخص کے کہ درست ہی اوسکو **ف** لکھا ہی علما نے کہ نہ چاہیے سوال کرنا اوسکو کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے کہ سوال بغیر ضرورت کی حرام ہی اور جو قوت ایکدن کا یا ستر ڈھکنے کو کپڑا نہ رکھتا ہو تو حلال ہی کہ سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت دنکا حاصل ہی یا قادر ہی کسب پر اوسکو زکوۃ حلال ہی اور حرام ہی سوال اور مسکین کہ کچہ نہ رکھتا ہو کہ قوت دن کا کرے اور قادر بھی کسب پر نہو حلال ہی اوسکو سوال کرنا اور کہا نووی نے شرح مسلم کی مین کہ اتفاق رکھتی ہین علما اوپر اسکہ سوال کرنا بغیر ضرورت کی منع ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ سوال کرنے اوسکی کے کہ قادر ہو کسب پر صحیح تر یہہ ہی کہ حرام ہی اور بعضے کہتے ہین مکروہ ہی لیکن ساتھہ تین شرطون کے اول یہہ کہ ذلیل نکرے اپنی نفس کو دوسری الحاح یعنی مبالغہ نکرے سوال مین اور تیسری ایذا دی اوسکو کہ جس سی مانگتا ہی اور اگر ایک شرط بھی ان تین شرطونمین سی نہو تو حرام ہی بالاتفاق اور منقول ہی ابن مبارک سی کہ کہا جو سائل لوجہ اللہ کہکر سوال کرے خوش نہین آتا مجکو کہ دیا جاوے اوسکو کچہ بھی اس لیے کہ دنیا ناکارا ہی اور جب لوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کی اوس چیز کی کہ حقارت کی اوسکی اللہ تعالی نے یعنی دنیا کی پس کچہ نہ دیا جاوے ازراہ زجر و تنبیہ کے اور اگر کہے کہ بحق خدا اور بحق محمد کے دے تو واجب نہین ہوتا دینا اوسکو اور جو کوئی کہ ایسی جھوٹی حاجت ظاہر کرکر تو مالک نہین ہوتا اور ایسی ہی اگر کہے کہ مین سید ہون اور واقع مین نہ تھا اور اوس نے سید جانکر دیا مالک نہین ہوتا اور اگر کسیکو بسبب نیکبختی کے دے اور وہ باطن مین گناہ کرتا ہے کہ اگر دینے والا جانتا تو نہ دیتا تو بھی مالک نہین ہوتا اور حرام ہے اوسپر وہ اور واجب ہی پھیر دینا اوسکا مالک کو اور اسیطرح اگر کسیکو کچہ دیا جاوے بسبب بیزبانی اوسکی کے یا شرفعل چوری اوسکی کے تو حرام ہے اوسپر اور اگر کوئی فقیر آوے سوال کے لیے کیسکے پاس اور چاہیے کہ ہاتھہ اوسکی چومے تا کچہ وہ دیوے تو مکروہ ہی اور بہتر یہہ ہی کہ ہاتھہ نہ دے اوسکو چومنے کے لیے اور نہ دینا چاہیے اوس سائل کو کہ طبل یعنی نقارہ یا ڈھول دروازون پر بجاتا پھرے اور مطرب یعنی ڈوم سب سے بدتر ہی یہہ سب مسائل مطالب المومنین مین مذکور ہین + ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** قبیصۃ بن مخارق قال تحملت حمالۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسالہ فیھا فقال اقم حتی تاتینا الصدقۃ فنامر لک بھا ثم قال یا قبیصۃ ان المسئلۃ لا تحل الا لاحد ثلثۃ رجل تحمل حمالۃ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیبھا ثم یمسک ورجل اصابتہ جائحۃ اجتاحت مالہ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش ورجل اصابتہ فاقۃ

حتی یقوم ثلثۃ من ذوی الحجی من قومہ لقد اصابت فلانا فاقۃ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش فما سواہن من المسئلۃ یا قبیصۃ سحت یاکلھا صاحبھا سحتا رواہ مسلم روایت ہی قبیصہ بن مخارق سی کہ کہا ضامن ہوا مین ایک دین کا کہ بسبب دیت کی تھا پس آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس حال مین کہ سوال کرتا تھا مین اون سی ادای دین کے لیی پس فرمایا حضرت نے ٹھیرا رہ یہانتک کہ آوی ہمارے پاس کوۃ پس حکم کرینگے ہم واسطے تیرے ساتھ اوس کوۃ کی پھر فرمایا ای قبیصہ تحقیق سوال نہین درست مگر واسطے ایک کی تین مین سی ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہی اوسکے لیی سوال یعنی بشرطیکہ مبالغہ نکری مانگنی مین یہانتک کہ پہنچی اوس ضمانت کو یعنی پہنچی اتنی مال کو کہ ادا کرے اوس سی مال ضمانت کا پھر بند ہی سوال کرنے سے اور دوسرا شخص وہ ہی کہ پہنچے اوسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کے کہ ہلاک کر دیا مال اوسکا پس درست ہی اوسکو سوال یہانتک کہ پہنچی اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران ہی یعنی بقدر قوت و لباس کی یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اوسکی زندگانی مین اور تیسرا شخص وہ ہی یعنی غنی کہ پہنچی اوسکو حاجت سخت یعنی ایسی حاجت کہ مشہور ہوئی قوم مین یہانتک کہ کہی ہون تین شخص صاحب عقل کے قوم اوسکی سی کہنی والی ہون کہ پہونچے فلانیکو حاجت سخت پس درست ہی اوسکو سوال یہانتک کہ پہونچی اوسقدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران ہی یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اوسکی زندگانی مین پس جو کچہ کہ سوای ان تین صورتون کے ہی سوال سی ای قبیصہ حرام ہی کہا جاتا ہی صاحب اوسکا حرام روایت کی یہہ مسلم نے

ف حمالہ اوس مال کو کہتی ہین کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کی دینا آیا تھا اسنی اپنی ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو گیا واسطی اصلاح آپس کی یعنی جماعت آپس مین لڑتے تھے اور خون ریزی کرتے تھے ایک شخص درمیان مین آیا اور صلح کروائی اور دیتین کہ اونپر لازم آئی تھین اپنی پر لین یعنی ضامن ہوا اور بسبب اوسکی قرضدار ہوا اور اخیر حدیث مین جو تین شخصون کی گواہی کا ذکر کیا مراد اوس سی مبالغہ ہی بیچ ثبوت حاجت کی اور منع کرینگی سوال کرنی سی اور سہل جانتی ہی سوال کو + ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال الناس اموالھم تکثرا فانما یسال جمرا فلیستقل او لیستکثر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص مانگی لوگون سی مال اونکی یعنی کچہ مال مین سی بہتایت کے لیی پس سوای اسکی نہین کہ مانگتا ہی انگارا آگ کا پس چاہیی کہ کم مانگی یا بہت مانگی روایت کی یہہ مسلم نے

ف بہتایت کے لیی یعنی تا مال زیادہ ہونہ واسطی رفع فقر و حاجت کے اور انکا آگ کا یعنی آگ دوزخ کا مراد یہہ ہی کہ اوس مال کو سبب سی دوزخ کی آگ مین عذاب دیا جاویگا اور کم مانگی یا بہت مانگی یہہ تنبیہا فرمایا یعنی سوال کرنا بہر حال ضرر رکھتا ہی کم ہو یا بہت + ع **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مایزال الرجل یسال الناس حتی یاتی یوم القیمۃ لیس فی وجھہ مزعۃ لحم متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی آدمی مانگتا لوگون سی یہانتک کہ آویگا دن قیامت کے اوس حالت مین کہ نہ ہوگی اوسکی منہ پر بوٹی گوشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قیامت کو آویگا ذلیل و بی آبرو یا حقیقۃ بہی حال ہوگا کہ اصلا اوسکی منہ پر گوشت نہوگا ازراہ سزا سوال کی اور فضیحت کرینگی لوگون مین کہ یہہ مانگتا تھا دنیا مین اوسکی سزا یہہ لی ہی + ع **وعن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلحفوا فی المسئلۃ فواللہ لا یسالنی احد منکم شیئا فتخرج لہ مسئلتہ منی شیئا وانا لہ کارہ فیبارک لہ فیما اعطیتہ رواہ مسلم اور روایت ہی معاویہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مبالغہ کرو مانگنی مین پس قسم ہی اللہ کی نہین مانگتا مجہسی کوئی تم مین سی کچہ پس نکلی لی واسطی اوسکی سوال کرنا اوسکا مجہسی کچہ اوس حال مین کہ مین اوس چیز کے دینی کو مکروہ جانتا ہون پھر برکت دیجاوی واسطی اوسکے بیچ اوس چیز کے دی ہی مین نی

روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی نہین جمع ہوتا دینا میرا ناخوش ہوکر ساتھہ برکت کی یعنی جسکو دیتا ہون ناخوش ہوکر اوس مال مین برکت نہین ہوتی ع
وعن الزبیر بن العوام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یاخذ احدکم حبلہ فیاتی بحزمۃ حطب علی ظہرہ فیبیعہا فیکف اللہ بہا وجہہ خیر لہ من ان یسال الناس اعطوہ او منعوہ رواہ البخاری اور روایت ہی زبیر بن عوام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہہ کہ لیوے ایک تمہارا رسی اپنی پھر لاوے ایک گٹھی لکڑیون کی اپنی پیٹھہ پر پس بیچے اوسکو پس رکھے اللہ بسبب اوسکے آبرو اوسکی کہ مانگنے سے بہتر ہی اوسکے لیے اس سے کہ مانگے لوگون سے دین اوسکو یا نہ دین نقل کی یہہ بخاری نے **و عن** حکیم بن حزام قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سالتہ فاعطانی ثم قال لی یا حکیم ان ہذا المال خضر حلو فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ وکان کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی قال حکیم فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزء احدا بعدک شیئا حتی افارق الدنیا متفق علیہ اور روایت ہی حکیم بن حزام سے کہ کہا مانگا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ پس دیا مجکو پھر مانگا پس دیا مجکو پھر فرمایا مجکو ای حکیم تحقیق یہہ مال سبز ہی شیرین یعنی خوش نما نظر مین اور لذیذ دلون مین ہوتا ہی پس جو کوئی لیوے اوسکو ساتھہ بے پروائی نفس کے یعنی بغیر سوال کے اور بغیر حرص و طمع کے برکت کیجاتی ہی اوسکے لیے اوس مین اور جو کوئی لیوے اوسکو ساتھہ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی واسطے اوسکے اوس مین اور ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور نہین پیٹ بھرتا یعنی بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہہ حال ہوتا ہی اور ہاتھہ اونچا یعنی دینیوالا بہتر ہی نیچے ہاتھہ سے یعنی جو کہ مانگے کچھ کہا حکیم نے پس کہا مینے یا رسول اللہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھہ حق کی نہین ناقص کرونگا مین مال کسیکا کچھہ یعنی کسی سے کچھہ مانگنے کا نہین بعد اس سوال کرنیکی آپ سے یہانتک کہ جدا ہون مین دنیا سے یعنی مرون مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وہو علی المنبر ویذکر الصدقۃ والتعفف عن المسئلۃ الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا ہی المنفقۃ والسفلی ہی السائلۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسوقت کہ وہ منبر پر تھے اور وہ ذکر کرتے تھے صدقہ کا اور بچنے کا سوال سے ہاتھہ اونچا بہتر ہی ہاتھہ نیچے سے اور اونچا ہاتھہ وہ ہی خرچ کرنیوالا اور نیچا ہاتھہ وہ ہی مانگنیوالا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **و عن** ابی سعید الخدری قال ان اناسا من الانصار سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہم ثم سالوہ فاعطاہم حتی نفد ما عندہ فقال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء ہو خیر واوسع من الصبر متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تحقیق کتنے ادمیون نے انصار مین سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھہ پس دیا اونکو پھر مانگا اونہون نے اون سے پس دیا اونکو یہانتک ہو چکا جو کچھہ کہ تھا حضرت کے پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میری پاس مال سے پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا مین اوسکو تم سے اور جو شخص بچے سوال کرنے سے بچاتا ہے اوسکو خدا یعنی ممنوع چیزون سے اور محتاج نہین کرتا لوگون کا یعنی جو کوئی قناعت کرتا ہی ادنی قوت پر اور ترک کرتا ہی مانگنا آسان کر دیتا ہے اللہ تعالی اوسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہی بے پروائی بے پروا کرتا ہی اوسکو اللہ یعنی جو بے پروا ہوتا ہے لوگون کے اموال سے اور بچتا ہی سوال سے اللہ تعالی اوسکا دل غنی کر دیتا ہی اور جو صبر چاہی صبر دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی جو طلب کرتا ہی توفیق صبر کی اللہ تعالی سے اوسپر اللہ تعالی صبر آسان کر دیتا ہے اور نہین دیا گیا کوئی بخشش کہ وہ بہتر ہے ہو اور فراخ تر ہو صبر سے یعنی صبر اللہ تعالی کے سب عطاؤن مین بہتر عطا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی فقال خذہ فتموّلہ وتصدق بہ فما جاءک من ھذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ وما لا فلا تتبعہ نفسک متفق علیہ

اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے مجکو دینا یعنی اجرت انکی عمل کی کہ عامل ہوتی تھی زکوۃ کی پس کہتا میں دیجیو یہہ زیادہ محتاج کو مجھسے پس فرماتے لے اسکو پھر داخل کر اسکو اپنے مال مین یعنی اگر احتیاج ہو تجھے اور تصدق دے اسکو یعنی اگر ہو زائد حاجت ضروری تیری سے پس جو چیز کہ آوے تیری پاس مال سے اور تو نہ طمع کرنیوالا ہو اور نہ مانگنے والا ہو پس لے اوسکو اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنی بغیر طمع اور سوال کے تجھ تک پہنچے لگا اوسکی نفس اپنے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہ مشقت اوٹھا اوسکی طلب مین اور منتظر اوسکا نہ جیسا کہ لوگون مین مشہور ہے لا رد ولا کد اور ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ جسکو آیا اس مال مین سے کچھ بغیر سوال و طمع کی پھر پھیر دیا اوسکو پس گویا کہ پھیرا وہ اللہ کو اور منقول ہے کہ امام احمد نے لیا کچھ بازار سے پس اوٹھایا اوسکو بنان حمال نے پس جبکہ آئے گھر مین اور کہی تھی روٹی کہلی ہوئی ٹھنڈی ہونیکی لیے حکم کیا اپنے لڑکے کو یہہ دیوے ایک روٹی بنان کو پس وہ دینے لگا روٹی بنان کو پس انکار کیا اونھون نے اور نہ لے پس جب باہر نکلی بنان گھر کی حکم کیا امام نے لڑکے کو کہا اوس پاس اور دے روٹی پس اوس نے جو دی تو لیلی پس تعجب کیا لڑکے نے کہ پہلے کیون انکار کیا تھا اور پھر کیون لیلی پس پوچھا امام سے سبب اسکا کہا کہ جب وہ داخل ہوا تھا اور دیکھی عیش کی چیز آئی اوسکو طمع بمقتضای طبیعت بشری کی پس نہ لے اس لیے اور جب نکلا اور آئی اوسکو روٹی بغیر طمع کے لیلی **ع** الفصل الثانی فصل دوسری عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل کدوح یکدح بھا الرجل وجھہ فمن شاء ابقی علی وجھہ ومن شاء ترکہ الا ان یسأل الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بدا رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے بسبب اوسکے آدمی مونہہ اپنے کو یعنی بسبب سوال کے آبروریزی اپنی کرتا ہے کہ وہ مانند زخمی کرنے منہہ کے ہے پس جو شخص چاہے باقی رکھنا باقی رکھے اپنے مُنہ پر یعنی آبرو بسبب حیا کرنیکی سوال سے اور ترک کرنیکی سوال کو اور جو شخص چاہے نہ باقی رکھنا نہ باقی رکھے آبرو یعنی بسبب سوال کرنیکے یہہ تہدید ہے سوال کرنے پر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا سوال کرے اوس امر مین کہ ضرور ہے اوسکو روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** حاکم سے اور بادشاہ سے کہ اوسکے تصرف مین بیت المال ہو پس مانگے اوس سے حق اپنا دیویگا وہ اگر ہوگا یہہ مستحق اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہے بیچ عطای سلطانی کی اور صحیح یہہ ہے کہ اگر غالب ہو بیت المال مین مال حرام تو حرام ہے سوال اوس سے اور لینا اوس سے اور حلال ہے اور ضرور ہے اوسکو یعنی ایسا امر درپیش آیا کہ بغیر سوال کے چھٹکارا نہین ہو سکتا تو بھی سوال کرنا جائز ہے جیسیکہ کسیکا ضامن ہوا ہو یا آفت آئی کھیتی وغیرہ پر یا فاقہ پہونچا بلکہ واجب ہوتا ہے سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈھکنے کو کپڑا نہو خواہ بھوک کی طرف سے مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہے بغیر کھانے اور کہا غزالی نے کہ اسیطرح واجب ہوتا ہے سوال اوسپر کہ استطاعت حج کی رکھتا تھا اور نہ گیا یہانتک کہ مفلس ہو گیا پس اوسکو چاہیے کہ لوگون سے خرچ راہ مانگ کر جاوے **ع** وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل الناس ولہ ما یغنیہ جاء یوم القیمۃ ومسئلتہ فی وجھہ خموش او خدوش او کدوح قیل یا رسول اللہ ما یغنیہ قال خمسون درھما او قیمتہا من الذھب رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے لوگون سے اور واسطے اوسکے ہو وہ چیز کہ غنی کرے اوسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اوسکا اوپر مُنہہ اوسکی کے خموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا اے رسول خدا کے کیا چیز غنی کرتی ہے اوسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت اونکی سونے سے روایت کی یہہ

Marfat.com

ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی ف خموش جمع خمش کی ہی اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی کہا بعضے علماؤن نے کہ یہہ الفاظ قریب المعانی ہین کہ حاصل ان سبکے معنونکا زخم ہی اور لفظ اوشک اویکا ہی کہ راویکو شک ہوا ہی کہ حضرت نے یہہ لفظ فرمایا یا یہہ اور بعضون نے کہا کہ متبائن ہین معنی سے مین یعنی ہر ایک کے معنی جدا جدا ہین خدش کے معنی ہین پوست چھیلنا ساتھہ لکڑی کے اور خمش پوست چھیلنا ساتھہ ناخون کے اور کدح پوست چھیلنا دانتون سے اشارہ ہی اوپر تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر وسط کی درجہ کا سوال کریگا زخم بھی اوسط کے درجہ کا ہوگا ☆ ح **وعن** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَالَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ وَمَا الْغِنٰى الَّذِيْ لَا تَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْئَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ شِبَعُ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اور اوسکے پاس ہو اسقدر ہو کہ غنی کرے اوسکو سوای اسکے نہین کہ طلب کرتا ہی بہت آگ یعنی جو کوئی جمع کری مال مانگ کر بغیر ضرورۃ کی پس گویا کہ جمع کرتا ہی اپنے لیے آگ دوزخ کی کہا نفیلی نے کہ ایک ہی راویون اس حدیث کے سے بیچ اور جگہ کے یعنی اور روایت مین کہ پوچھا گیا حضرت سے اور کیا ہی حد غنا کہ نہ چاہیے ساتھہ اوسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اوس چیز کی کہ کری اوسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نے بیچ اور جگہ کے یعنی جواب حضرت کا اسطرح روایت کیا ہی کہ ہو وی واسطے اوسکی بقدر پیٹ بھرنے دن کی یا رات و دن کے یعنی راویکو شک ہوا ہی کہ پہلا لفظ فرمایا یہہ روایت کی یہ ابوداؤد نے ف نفیلی اوستاد ہین ابوداؤد کے اور کرے اوسکو قوت صبح و شام کا یعنی جسکے پاس قوت ایک روز و شب کا ہو وہ غنی ہی اوسکو سوال کرنا حرام ہی اور جانا چاہیے کہ حدیث ابن مسعود کی کہ گذری دلالت کرتی ہی اسپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہی یہہ ہی کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اوسکی کا اور حدیث آیندہ مین عطاء سے کہ مالک ہو ایک اوقیہ کا کہ چالیس درم کی ہوتی ہی اور اس حدیث مین یہہ ہی کہ صبح و شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نے پہلے حدیث پر عمل کیا ہی اور بعضون نے تیسری پر اور امام ابوحنیفہ نے دوسری پر کہ جسکے پاس ایک روز کا کھانا ہو وہ غنی ہی اوسکو حرام ہی سوال کرنا اونکے نزدیک یہ حدیث ناسخ ہی اور حدیثون کو واللہ اعلم ع ح **وعن** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَالَ مِنْكُمْ وَلَهٗ اُوْقِيَّةٌ اَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَاَلَ اِلْحَافًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عطاء بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد مین سے تھا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے تم مین سے اور واسطے اوسکے ہون چالیس درم یا برابر چالیس درم کی یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کے نقل کی یہہ مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے ف بطریق الحاح کے یعنی زیادتی کی بغیر اضطرار کے کہ برا اور ممنوع ہی چنانچہ قرآن شریف مین فقرا کی مدح مین فرمایا ہی لَا يَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا یعنی نہین مانگتے لوگون سے بطریق الحاح کے ع **وعن** حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حبشی بن جنادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہین حلال واسطے غنی کے یعنی جسکے پاس قوت ایک دن کا ہو اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست اعضا کے ولیکن حلال ہی واسطے فقیر کے کہ زمین سے اوٹھا لایعنی فقر نے اوسکو یا حلال ہی واسطے قرضدار کے کہ بھاری قرض رکھتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگونسے تاکہ بڑھاوے بسبب مانگنے کے مال اپنا ہوگا سوا زخم منہ اوسکے پر دن قیامت کے اور گرم پتھر کھاویگا اوسکو دوزخ مین پس جس کو کوئی چاہیے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہیے زیادہ کرے نقل کی ح ترمذی نے ف یہہ مین والا یہ کنایہ ہی سے حالت محتاجگی سے کہ محتاج ہی کہ ڈالے آگ فی الحال منہ مین اوسکے اور اوٹھا نہین سکتا اور اخیر حدیث مین امر تنبیہ و تہدید کے لیے ہے جیسے اس آیہ مین فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ

شاء فلیکفر فانا اعتدنا للظالمین یعنی جو چاہے مومن ہووے اور جو چاہے کافر ہووے ہمنے ظالمون کی ہی کافرون کے لیے آگ تیار کی ہے

وعن انس ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ فقال اما فی بیتک شیء فقال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بہما فاتاہ بہما فاخذہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من یشتری ہذین قال رجل انا اخذہما بدرہم قال من یزید علی درہم مرتین او ثلثا قال رجل انا اخذہما بدرہمین فاعطاہما ایاہ فاخذ الدرہمین فاعطاہما الانصاری وقال اشتر باحدہما طعاما فانبذہ الی اہلک واشتر بالاخر قدوما فائتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال اذہب فاحتطب وبع ولا اریناک خمسۃ عشر یوما فذہب الرجل یحتطب ویبیع فجاءہ وقد اصاب عشرۃ دراہم فاشتری ببعضہا ثوبا وببعضہا طعاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر لک من ان تجیء المسئلۃ نکتۃ فی وجہک یوم القیمۃ ان المسئلۃ لا تصلح الا لثلثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع رواہ ابوداؤد وروی ابن ماجۃ الی قولہ یوم القیمۃ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ ایک شخص آیا انصار مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مانگتا تھا کچہ پس فرمایا حضرت نے کیا نہین تیری گھر مین کچہ کہا ہان ایک کملی ہی موٹی اوڑھتا ہون مین کچہ اوس مین سے اور بچھاتا ہون مین کچہ اوس مین سے اور ایک پیالہ ہی پیتا ہون مین اوس مین پانی فرمایا لی آاون دونونکو پس لایا وہ حضرت کی پاس اون دونونکو پس لیا اون دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہاتھہ مین اور فرمایا کون خریدتا ہی ان دونونکو کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون ان دونون کو ایک درم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہی درہم سے دو بار فرمایا یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون انکو دو درہمونکو پس دیدہ دونون اوس شخص کو پس لیین حضرت نے دونون درہمین پھر دین دونون انصاری کو اور فرمایا خرید ساتھہ ایک کی انمین سے طعام یعنی غلہ اور ڈال اوسکو طرف اہل اپنی کی اور خرید کر ساتھہ دوسری کی کلہاڑی پھر لی آاوسکو میری پاس پس لایا وہ حضرت کی پاس کلہاڑی پس مضبوط ٹھونکدی اوس مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنی ہاتھہ سے پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیون کو اور بیچ اور نہ دیکھون مین تجکو پندرہ دن تک یعنی یہان نہ بلکہ اس کام مین مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تھا لکڑیان بیچتا تھا پھر آیا حضرت کی پاس اوس حال مین کہ پہنچا تھا دس درم کو پس خریدا ساتھہ بعض کے اون مین سے کپڑا اور ساتھہ بعض کی اون مین سے غلہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بہتر ہی تیری لیے اس سے کہ آوے اور ہووے سوال کرنا نشان بر ابیچ منہہ تیری کو دن قیامت کی تحقیق مانگنا نہیں لائق مگر واسطے تین شخصون کو واسطے صاحب احتیاج کی کہ زمین مین ڈال رکھا ہو یا واسطے قرضدار کی کہ قرض بھاری اور فضیحت کرنیوالا رکھتا ہو یا واسطے صاحب خون کی کہ درد پہنچاوے یعنی دیت دینی آئی بدلی خون کی کہ آپ کیا تھا یا غیر نے کیا تھا اور اوسکی دیت کا یہہ ضامن ہوا اور مقدور اوسکو ادا کرنیکا نہین رکھتا تو سوال کر کر ادا کرے نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور نقل کی ابن ماجہ نے قول یوم القیمۃ تک **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابتہ فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن انزلہا باللہ اوشک اللہ لہ بالغنی اما بموت عاجل او غنی اجل رواہ ابوداؤد والترمذی اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پہونچا فاقہ یعنی حاجت سخت پھر ظاہر کیا اوسکو لوگون پر یعنی بطریق شکایت کی اور چاہی حاجت روائی اون سے نہین روا کیجائیگی حاجت اوسکی اور جس نے عرض کیا اوسکو اللہ سے جلدی پہنچاویگا اللہ اوسکو فائدہ اور کفایت گویا بسبب نے جلدی کی یا دولتمندی دیر کر نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے

ف لفظ عاجل بیچ جملہ غنی عاجل کے عین سے ہی اکثر نسخون مصابیح کی مین اور جامع الاصول مین یعنی جلدی فائدہ کو پہنچاویگا بسبب دولتمندی جلدی کی یعنی جلدی مالدار کردیگا اور سنن ابوداؤد اور ترمذی مین غنی اجل ہی ہمزہ سے اور یہہ صحیح تر ہی چنانچہ صاحب ترجمہ نے معنی اسکی لکھے ہین اور یہہ

Marfat.com

حدیث شاید کہ نکالی گئی ہی اس آیت سی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ یعنی جو کوئی ڈرتا ہی اللہ تعالی سی کر دیتا ہی اللہ اوسکو لیے جگہ نکلنی کی اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہ سی کہ گمان نہین رکھتا ہی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اوسکو ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن الفراسی ان الفراسی قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسال یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وان کنت لا بد فسل الصالحین رواہ ابو داؤد والنسائی

روایت ہی ابن فراسی سی کہ تحقیق فراسی نی کہا کہ کہا مینی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مانگون مین یا رسول اللہ یعنی لوگون سی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ مانگ یعنی کچہ اور توکل کر اللہ پر ہر حال مین اور اگر ہو تو ضرور مانگنی والا یعنی اگر بسبب کسی حاجت ضروری کی احتیاج مانگنی ہی پڑی تو پس مانگ نیک بختون سی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی **ف** اس لیی کہ حلال مال ہوتا ہی اونکی پاس اور بہ دبا اور مہربان ہوتی ہین خلق پر اور پردہ دری نہین کرتی چنانچہ اس لیی فقرا بغداد کی مانگتی تھے امام احمد بن حنبل سی کہ وہ اسطرح کا تقوی رکھتی تھے کہ ایک بار اونکی گھر کے لوگون کو احتیاج خمیر کی پڑی اونکی بیٹی کی گھر سی مانگ لیا اور وہ تھی قاضی اور حال اونکی صلاح و تقوی کا بھی یہہ تھا کہ گھر کے دروازی کی پاس سوتی تھے تا کوئی حاجت والا نہ پھر جاوی پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سی معلوم ہوا کہ اس مین شبہہ ہی پس گھر والون سی پوچھا اونہون نی حال بیان کیا پس نہ کہایا اوگھر والون نی بھی اونکی اتباع سی نہ کہایا اور پوچھا کہ فقیرونکو دی دین کہا ہان لیکن بشرط ظاہر کرنی عیب اوسکی کے پس نہ لیا فقرانی بھی پھر ڈال دیا اونہون نی دریا مین بغیر حکم اونکی کی ع **وعن** ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقۃ فلما فرغت منہا وادیتہا الیہ امر لی بعمالۃ فقلت انما عملت للہ واجری علی اللہ قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسالہ فکل وتصدق رواہ ابو داؤد

اور روایت ہی ابن ساعدی سی کہ کہا عامل کیا مجکو حضرت عمر نی زکوۃ لینی پر پس جبکہ فارغ ہوا مین ادا کر سی اور پہنچائی مینی زکوۃ طرف حضرت عمر کی حکم کیا واسطی میری ساتھہ مزدوری زکوۃ کی پس کہا مینی نہین کیا مینی عمل مگر اللہ کی لیی اور ثواب میرا اللہ پر ہی فرمایا لی تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا مینی زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس دی مجکو مزدوری یعنی ارادہ کیا دینی کا پس کہا مینی مانند کہنی تیری کی پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیا جاوی تو کچہ بدون مانگنی کی پس کہا اور للہ دی یعنی جو کچہ کہ بچی تیری حاجت سی روایت کی یہہ ابو داؤد **ف** اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی لینا عوض کا بیت المال سی اوپر عمل عام کی اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب اور تدریس کی بلکہ واجب ہی امام پر کہ خبر گیران ہوا نکا اور جو کہ انکی حکم مین ہین بیت المال سی اور ظاہر اس حدیث سی اور اوس سی کہ پہلی گذری ہی اسیطرح کی مضمون کی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی کسیکو کچہ دی بغیر سوال کی اور بغیر طمع کرنی اوسکی کی تو واجب ہی قبول کرنا اوسکا مذہب امام احمد وغیرہ کا بھی ہی اور جمہور نی حمل کیا ہی اس امر کو استحباب پر واللہ اعلم ع

وعن علی انہ سمع یوم عرفۃ رجلا یسال الناس فقال اٰفی ھذا الیوم وفی ھذا المکان تسال من غیر اللہ فخفقہ بالدرۃ رواہ رزین اور روایت ہی حضرت علی رض سی یہہ کہ اونہون نی سنا دن عرفہ کی ایک شخص کو کہ مانگتا ہی لوگون سی پس کہا حضرت علی رض نی کیا اس دن مین اور اس مکان مین مانگتا ہی تو غیر خدا سی پس مارا اوسکو ساتھہ دری کی یہہ رزین نی **ف** اس دن مین کہ دن قبولیت دعا کا ہی اور اس مکان عرفات مین کہ بابرکت ہی سوای اللہ تعالی کی اور سی مانگتا ہی اور اسیطرح مسجدون مین بھی سوال نکرنا چاہیی ع **وعن** عمر قال تعلمن ایہا الناس ان الطمع فقر وان الایاس غنی وان المرء اذا ایئس عن شیء استغنی عنہ رواہ رزین اور روایت ہی عمر رض سی کہ کہا جانو تم ای آدمیو تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق ناامید ہونا یعنی آدمیون سی تونگری اور بی پروائی ہی اور تحقیق آدمی جب ناامید ہوتا ہی ایک چیز سی

Marfat.com

ہی پر روا ہوتا ہی اوس سی نقل کی یہہ رزین **ف** طمع محتاجگی ہی یعنی محتاجگی ہو یا نہ ہو یا نہ محتاجگی کی اور ناامید ہونا توانگری ہی کہا سید ابوالحسن شاذلی نے
جبکہ طلب کیا گیا اونسی علم کیمیا کا کہ وہ دو کلمون مین ہی دال خلق کو نظر اپنی سی یعنی کسی سی امید نرکھہ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سی یہہ کہ دی تجکو غیر وسکی کہ
قسمت مین کیا ہی تیری اور معنی طمع کے ہین نظر رکھنا ایک مال پر کہ شک ہو اوسکی پہونچنی مین یعنی کسی پر خیال ہو کہ دیکھیے دیتا ہی یا نہین دیتا اور اگر کسی
پر ایک حق لازم ہو یا بحکم محنت و کرم کے یقین ہو اوسکی دینے کا وہ طمع نہین **ع ح وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مَنْ یَکْفُلُ لِیْ اَنْ لَا یَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا فَاَتَکَفَّلُ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَکَانَ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا رواہ ابوداؤد
والنسائی اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کرے ساتھہ میری یہہ کہ نہ مانگے آدمیون سی کچھہ پس ضامن ہونمین
اوسکی لیی جنت کا پس کہا ثوبان نے مین عہد کرتا ہون کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سے کچھہ یعنی اگرچہ تنگی ہوتی نقل کی یہہ
ابوداؤد اور نسائی نے **ف** ضامن ہون مین بہشت کا کہ اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کی اور اس مین اشارہ ہی طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونی
نہ مانگنی والیکی اور استثنا کیا گیا ہی اس سی جبکہ خوف ہو موت کا اس لیی کہ ضرورت مباح کردیتی ہی ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگیگا یہانتک کہ مرجاویگا تو
مریگا گنہگار **ع وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَشْتَرِطُ عَلَیَّ اَنْ لَا تَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ وَلَا سَوْطَکَ اِنْ سَقَطَ مِنْکَ حَتّٰی تَنْزِلَ اِلَیْہِ فَتَاْخُذَہٗ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور حال یہہ کہ وہ طلب شرط کی کرتے تھے مجھہ پر کہ نہ مانگ لوگون سی کچھہ کہا مینی کہ ہان یعنی شرط کی مینی آپ سی اسپر فرمایا حضرت نی اور نہ مانگ کسی سے
کوڑا اپنا اگر گر پڑی تجسے یہانتک کہ اوتری تو طرف اوسکی پس لے تو اوسکو نقل کی یہہ احمد نی **ف** یہہ کمال مبالغہ ہی سوال کی ترک مین کہ واقع مین
یہہ مانگنا نہین ہی اس لیی کہ اپنی گری ہوئی چیز مانگتا ہی لیکن ازبسکہ نام مانگنی کا آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا **باب الانفاق وکراھیۃ**
الامساک باب ہی بیچ بیان فضیلت خرچ کرنے مال کی اور کراہیت بخل کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّا
شَیْءٌ اَرْصُدُہٗ لِدَیْنٍ رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میری لیی مانند پہاڑ احد کے
سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہہ کہ نگذرین مجپر تین راتین اور ہووی پاس میرے اوس مین سی کچھہ مگر وہ چیز کہ رکھون مین ادای دین کے لیی نقل کی یہہ
بخاری نی **ف** یعنی اگر کوہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجکو کہ تین رات کی اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھہ اوس مین سی نرکھتا مگر
کچھہ ادای دین کی لیے رکھہ لیتا اس لیی کہ ادای دین مقدم ہی صدقہ پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتی ہین اور اونپر حقوق لوگون کے
چڑھی ہوتی ہین اونکی طرف التفات بھی نہین کرتے اور اس مین بیان حضرت کے نہایت سخاوت کا ہی اور ترغیب ہی امت کو اوس پر **ع ح**
وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا
اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی دن کہ صبح کرتی ہین بندی اوس مین مگر کہ دو فرشتے اوترتی ہین پس کہتا ہی ایک اونکا یا الٰہی دی خرچ کرنیوالی کو بدل یعنی جو کہ مال جمع سی
خرچ کرتا ہی اوسکو بہت سا بدلا دی یعنی دنیا مین مال دی یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہی دوسرا یا الٰہی دی بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہی یا بی محل خرچتا ہی
اوسکا مال تلف ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ
فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسماء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

خرچ کر یعنی جس خرچنے سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تجھپر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے برکت کی اور کر دیگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ لیگا تجھ سے اوسپر آخرت مین اور نہ روک رکھ فقیر سے مال کہ حاجت سے زیادہ ہو پس روکیگا اللہ تجھ سے زیادتی اپنی اور دے جو ہو سکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ لاتحصی کے معنی ایک تو یہی ہین جو اوپر مذکور ہوے اور ایک معنی یہہ ہین کہ نہ گن مالکو جمع کرنیکے لیے اور مت چھوڑ خرچ کرنا اوس سے اللہ کی راہ مین اور دے جو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر اس لیے کہ وہ اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ۲ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْفِقْ یَابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالی خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ کرونگا مین تجھپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی یہہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبی مین اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ دے لوگون کو جو کچھ کہ دیا ہے تجھنے تجھکو تاکہ دون مین تجھکو دنیا و عقبی مین اشارہ ہے طرف اس آیۃ کی وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ یعنی جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہے اوسکا ۲ع **وعن** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَابْنَ اٰدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مالکو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین اور بند کر رکھنا تیرا اوسکو برا ہے تیرے لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاوے تو اوپر قدر کفایت کے اور شروع کر یعنی بیچ خرچ کرنے اوس مال کے کہ زائد ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنی کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اوپر قدر کفایت کے یعنی مضائقہ نہین ہے اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے اور یہہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور ازمان و احوال کے یعنی بعضون کا قوت کم ہوتا ہے اور بعضونکا زیادہ اور اسطرح بعضے دنون مین کچھ ہوتا ہے اور بعضون مین کچھ اور بعضے حالت مین کچھ ہوتا ہے اور بعضے مین کچھ اور عیال اپنی کے یعنی جنکا نفقہ تجھپر لازم ہے پہل دینے مین اونہین سے کہ جب اون سے بچے تب بیگانون کو دی یہہ نکر کہ وہ محتاج رہین اور اور نکو دی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ بھی حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ اوسکی نہین ہین اور احتمال یہہ بھی ہے کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ۲ح ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثُدِیِّهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ فَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ دینے والے کا مانند حال دو شخصون کے ہے کہ ہون اونپر دو زرہین لوہے کی تحقیق چمٹائی گئی ہون ہاتھ اونکی طرف چھاتی اونکی کی اور جنپر گردن اونکی کی یعنی سیبتنگی زرہونکی پس شروع کیا صدقہ دینے والے نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا کھل جاتی ہے وہ زرہ اوس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا مل جاتے ہین اور بھچ جاتی ہین سب حلقے جگہہ اپنی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی اسکی یہہ ہین کہ سخی جب قصد کرتا ہے خرچ کرنے کا فراخ ہوتا ہے سینہ اوسکا بسبب اوسکے اور فرمان برداری کرتے ہین اوسکی ہاتھ اوسکے کہ دراز ہوتی ہین ساتھ دینے کے اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہے اور ہاتھ اوسکے سمٹ جاتی ہین خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ سخی جب قصد کرتا ہے خیر کا آسان کی جاتی ہے خیر اوسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہے ۲ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰی اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سے پس تحقیق ظلم اندھیرے ہون گے دن قیامت کے

اور بچو بخیلی سے اس لیے کہ بخیلی نے ہلاک کر دیا ہے اون لوگون کو کہ تجھ سے پہلے تم سے باعث ہوا اونکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنی ظلم کی ہین رکھنا ایک چیز کا بیچ غیر جگہ اوسکی کے پس یہہ شامل ہے سب گناہونکو یعنی جو گناہ ہے وہ ظلم ہے اور ظلم اندھیری ہونگی قیامت کی یہ معمول ہے ظاہر پر کہ ہوگا ظلم مت سے اندھیریان ظالم پر نہین راہ پانیکا بسبب اونکے جیسیکہ مومن راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اون کا آگے اونکے یا مراد اندھیرون سے شدائد اور ہول قیامت کے ہین یعنی ایک ظلم سبب بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہے ظلم کی اسکو جدا اس لیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہے اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اس لیے ہوتا ہے کہ خرچ کرنا اموال کا اور خبرگیری مسلمان بھائیون کی سبب ہے آپس کی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہے ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہہ باعث ہے لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہے اور مباح کرنا حرام کا بھی ہو جاتا ہے کہ دشمن کی عورتون کو اور مالکو اور آبروریزی وغیرہا کو آدمی حلال جانتا ہے + ع **وعن** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے للہ دو اس لیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نہ پاویگا اوس شخص کو کہ قبول کرے اوسکو کہیگا آدمی گر لاتا تو اسکو کل البتہ قبول کرتا مین اسکو پس آج کر دن نہین حاجت مجکو اسکی تقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ دو یعنی غنیمت جانو ثواب للہ دینے کو کہ قبول کرنیوالے بہت ہین دیکر ثواب پاتے ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہین قبول کرنیکا بسبب اسکے کہ سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے اور راغب ہونگے آخرت کی یہہ بات اخیر زمانہ مین بیچ زمانہ حضرت امام مہدی رض کے ہوگی + ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے اجر ازروی ثواب کے فرمایا یہہ کہ تصدق کریتو اوسوقت کہ تو تندرست ہو حرص رکھتا ہو جمع کرنے مالکی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کریہانتک کہ جسوقت پہنچی جان حلق مین کہے تو فلانیکے لیے اتنا اور فلانیکے لیے اتنا اور حال یہہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانیکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی للہ دے حالت تندرستی مین کہ اوسوقت بسبب امید درازگی عمر کے حرص ہوتی ہے مال جمع کرنیکی اور بخل کرتا ہے اور ڈرتا ہے محتاجگی سے کہ اگر للہ دونگا تو محتاج ہو جاؤنگا اور آرزو رکھتا ہے تونگری کی پس ایسے وقت مین دنیا بڑا کام رکھتا ہے اور دینے مین ڈھیل نکریہانتک کہ جب حلق مین جان آوے کہنے لگی کہ فلانیکو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اوسوقت مال ہو گیا ہے فلانیکا یعنی وارثونکا حق متعلق ہو گیا ہے حاصل یہہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہے اور جب وقت مرنیکا آجاوے اوسوقت وصیت کرے یا للہ دے تو بہت ثواب نہین + ع **وعن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ مین پس جبکہ دیکھا مجکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے مین ہین قسم ہے پروردگار کعبہ کے پس کہا مین نے قربان ہو تمھاری باپ میرا اور مان میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنیوالے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ایدھر اودھر اور ادھر یعنی ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا کہ آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے اور بائین اپنے اور کم ہین وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت ابو ذر صحابی رض نے اختیار کیا تھا فقر کو غنا پر حضرت نے اونکی تسلی کر دیکھو

یہہ حدیث بیان فرمائی اس مین اشارہ ہی طرف افضلیت فقر کے ۔ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاھِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی نزدیک ہی اللہ کی رحمت سی نزدیک ہی بہشت سی نزدیک ہی لوگون سی یعنی سب دوست رکھتی ہین اوسکو دور ہی آگ سی اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کرے جو کچہ کہ واجب ہی اوسپر دور ہی اللہ سی دور ہی بہشت سی دور ہی لوگون سے نزدیک ہی آگ سی اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہی طرف اللہ کی عابد بخیل سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جاہل سخی سے مراد ہی ضد عابد یعنی جو کہ ادا کرے فرائض نہ نوافل اور مراد عابد سے وہ ہی کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہے کہ عالم ہو یا نہو ۔ع **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَیٰوتِہٖ بِدِرْھَمٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمِائَۃٍ عِنْدَ مَوْتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہی اوسکو لیے للہ دینے سو درہم کو سے نزدیک مرنے اپنی کے نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یعنی تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہی بہت دینے سے مرتے وقت ۔ع **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِہٖ اَوْ یُعْتِقُ کَالَّذِیْ یُھْدِیْ اِذَا شَبِعَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوس شخص کے کہ خیرات کرتا ہی وقت مرنے اپنی کے یا آزاد کرتا ہی یعنی بردہ وقت مرنے کے مانند اوس شخص کے ہی کہ تحفہ بہیجتا ہی یعنی طعام جسوقت کہ پیٹ بھر چکتا ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نے اور ترمذی نے اوسکو صحیح کہا **ف** یعنی مرتے وقت للہ دینے اور آزاد کرنے بردی کے مین ثواب کم ہوتا ہی جیسا کہ کم ثواب ہوتا ہی بعد پیٹ بھر چکنے کے دینے مین اس لیے کہ للہ دینا اور آزاد کرنا حالت صحت مین افضل ہے جیسیکہ سخاوت کرنی وقت بھوک کی افضل ہے ۔ع **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین نہین جمع ہوتین مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی لائق نہین ہی کہ مومن کامل مین یہہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہہ ہی کہ اس مین نہین پائی جاتین یہہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اوس سی جدا ہی نہون اور وہ راضی ہو ساتھہ اونکے اور اگر کبھی بمقتضای طبیعت بشری کی بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے منافی کمال ایمان کی نہین اور مراد بدخلقی سے یہہ ہی کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہہ کہ جو لوگون مین مشہور ہی جھگنا اور سہولۃ کرنی امور مین اس لیے کہ بغض للہ شاخون اسلام سے ہی ۔ع ح **وعن** اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَلَا مَنَّانٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ للہ دیکر احسان رکھنے والا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہی کہ حق واجب مال مین سے نہ ادا کرے اور معنی منان کی ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی اوسکی ہین کاٹنے والا یعنی جو ناتیدارون سی انقطاع کرے اور مسلمانون سی محبت نرکھے ۔ع **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ ھَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین خصلتون کر کہ آدمی مین ہوتی ہین دو خصلتین ہین ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی نقل کی یہ ابوداؤد

نوسند کر حدیث ابی ہریرۃ لا یجتمع الشح والایمان فی کتاب الجہاد ان شاء اللہ تعالے اور ذکر کرینگے ہم حدیث

ابی ہریرہ کہ لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد مین اگر چاہیگا اللہ تعالی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشۃ ان بعض

ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ایتنا اسرع بک لحوقا قال اطولکن یدا فاخذوا

قصبۃ یذرعونہا وکانت سودۃ اطولہن یدا فعلمنا بعد انما کان طول یدہا الصدقۃ وکانت اسرعنا لحوقا بہ

زینب وکانت تحب الصدقۃ رواہ البخاری وفی روایۃ مسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اسرعکن لحوقا بی اطولکن یدا قالت وکانت یتطاولن ایتہن اطول یدا قالت فکانت اطولنا یدا زینب

لانہا کانت تعمل بیدہا وتتصدق روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ بعضی بی بیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی کونسی ہم مین سی جلدی ساتھہ آپ کے ملنی والی ہے یعنی بعد آپ کی وفات کی کون ہم مین سے پہلے مرے گی فرمایا جو لنبی ہو تم مین سے

ہاتھہ کی یعنی جو اللہ بہت دیتی ہی پہلے مری گی بعد میرے پس لی کھپانچ کہ ناپتی تہین اوس سے اور تہین سودہ کہ بیوی تہین حضرت کی

لنبی ہاتھہ مین پھر جانا ہمنے پیچہے اسکے کہ مراد لنبائی ہاتھہ سے صدقہ تھا اور تہین جلد ملنی والین ہم مین سی ساتھہ حضرت کی زینب اور تہین زینب دست

رکھتی تہین خیرات کو نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم کی روایت مین یہہ ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے جلد تم مین سے ملنی والی ساتھہ میرے جو لنبی ہو تم مین سے ہاتھہ کی کہا حضرت عائشہ نے اور تہین بی بیان حضرت کی ناپتی تہین

آپسمین لنبان ہاتھون کے کہ کون سی اون مین سے لنبی ہاتھہ کی ہے کہا عائشہ نے پس تہین ہم مین سے لنبی ہاتھہ کی زینب اس لیے

کہ تہین وہ کام کرتین ساتھہ ہاتھہ اپنی کے اور اللہ دیتین **ف** پھر جانا ہمنی پیچہے اسکے الخ یعنی اگرچہ اول درازی ہاتھہ کو ظاہر پر حمل کیا تھا

لیکن آخر کو جبکہ حضرت زینب پہلی مرین تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھہ دراز ہونے سے کثرت صدقہ کی تھی یعنی لنبی ہاتھہ کی وہ ہے جو خیرات بہت کرے

اور آیا ہی کہ حضرت زینب باغت کرتی تہین چمڑون کو اپنی ہاتھہ سے پھر بیچتین اور اللہ دیتین قیمت اونکی **+ع وعن** ابی ہریرۃ ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحوا

یتحدثون تصدق اللیلۃ علی سارق فقال اللہم لک الحمد علی سارق لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا

فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج

بصدقتہ فوضعہا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی قال اللہم لک الحمد علی سارق فزانیۃ وغنی فاتی

فقیل لہ اما صدقتک علی سارق فلعلہ ان یستعف عن سرقتہ واما الزانیۃ فلعلہا ان تستعف عن زناہا واما

الغنی فلعلہ یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ کہا ایک شخص نے یعنی بنی اسرائیل مین سے اپنی دل مین یا کسی اپنی یار سے کہ البتہ دونگا مین کچہہ صدقہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی

جسکی نیت کی تھی تاکہ دی کسی مستحق اوسکو کو پس دیا اوسکو چور کے ہاتھہ مین یعنی بغیر جاننے اسکے کہ وہ چور ہی مستحق نہین اوسکا پس صبح کی لوگون

نے اس حال مین کہ باتین کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام الہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آج کی رات چور کو

پس کہا اوس شخص نے کہ یا اللہ تیری ہی لیے تعریف ہی اوپر دینی چور کے البتہ دونگا مین کچہہ صدقہ یعنی اور صدقہ دونگا تاکہ وہ مستحق کو پہونچی پس نکالی

Marfat.com

اوس نے خیرات اپنی پس دیا اوسکو بیچ ہاتھ زناکرنیوالے کے پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات زناکرنیوالیکو پس کہا یا آلہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر خیرات کرنے زناکرنے والی کے البتہ خیرات کرونگا مین اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی پس کہا یا آلہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر خیرات کرنے چور کے اور زناکرنیوالی کے اور دولتمند کے پس دکھایا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا واسطے اوسکے یعنی صدقہ تیری سب مقبول ہوی اسے پر خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور مخالی ثواب سے نہین پس شاید کہ وہ باز رہی چوریسے یعنی مطلق باز رہے یا جبتک کہ وہ مال اکتفا کری اور اسے پر زناکرنیوالی پس شاید کہ باز رہی زنا اپنی سے اور اسے پر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اوس مین سے کہ دیا اوسکو اللہ نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے لیے ہین **ف** حمد کرنی یا تو بطریق شکر کی تھی کہ شکر ہی للہ تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا بطریق تعجب کے یا تسلی خاطر کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہہ ہے کہ صدقہ دینا بہر نوع بہتر ہے جسکو دیگا ثواب پائیگا **وعنہ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ الِاسْمُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ بِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اوسوقت کہ ایک شخص کہرا تھا بیچ جنگل کی زمین مین سے پس سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہی کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پہر ایک طرف چلا ابر پس ڈالا پانی اپنا پتھریلی کی زمین مین پس ناگہان ایک نالی نے اون نالیون مین سے یعنے جو کہ اوس زمین مین تھین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس تیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی مین سے پانی بہنے لگا اوسکے ساتھہ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ مین پانی پہنچا ہے وہ کون ہی پس ناگہان ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنے باغ مین پھیرتا تھا پانیکو ساتھہ بیلچہ اپنی کے پس کہا اوس شخص نے واسطے اوسکے ای بندے خدا کی کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر مین پس کہا باغ والی نے پوچھنے والے کو ای بندے خدا کے کیون پوچھتا ہی مجھسے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تھی مینے آواز اوس ابر مین کہ یہہ پانی اوس ابر کا ہی کہ کہتے تھے وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اوس ابر کو پانی دے فلانیکے باغ کو واسطے نام تیری کے پس کیا کرتا ہی تو یعنی اپنے باغ مین بھلائی کہ جسکے سبب سے لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اے پر اسوقت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہہ تو کہتا ہون مجھسے کہ پس تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہے باغ سے پس للہ دیتا ہون تہائی اوسکا اور کہاتا ہون مین اور کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اوس باغ مین تہائی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ فلان کر کنایہ کیا حضرت نے باغ والے کے نام سے جیسیکہ آگے آتا ہے صریحًا یعنی ابر مین نام اوسکا لیا گیا تھا حضرت نے اسطرح فرمایا اور واسطے نام تیری کے یعنی کہتا ہون فلانا واسطے نام مخصوص تیری کے اور بدلہ اوسکی حاصل یہہ کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اوسکو بیان نکرہ یا کہ یعنے تیرا نام سنا تھا اوسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا ع **وعنہ** اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

Marfat.com

علیہ وسلم یقول ان ثلثۃ من بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی
الابرص فقال ای شیء احب الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال
فمسحہ فذھب عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال الابل او قال البقر
شک اسحٰق الا ان الابرص او الاقرع قال احدھما الابل وقال الاخر البقر قال فاعطی ناقۃ عشراء فقال
بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک قال شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی قد قذرنی
الناس قال فمسحہ فذھب عنہ قال واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ
حاملا قال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاعمی فقال ای شیء احب الیک قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ
الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ھذان
وولد ھذا فکان لھذا واد من الابل ولھذا واد من البقر ولھذا واد من الغنم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ اونھون نی سنا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھے یہہ کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل مین سی ایک کوڑہی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ تعالی
نے یہہ کہ آزماوی اونکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہین یا نہین پس بھیجا طرف اونکے ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑہی کے
پاس پس کہا اوس نے کون سے چیز بہت پیاری ہی طرف تیرے کہا کوڑہی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہی
مجھسے وہ چیز کہ گھنیاتی ہین مجھسے لوگ یعنی کوڑہ جاتی رہے فرمایا حضرت نی پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسپر پس دور ہوی اوس سے
گھن اوسکی یعنی کوڑہ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہی طرف تیرے کہا اونٹ
یا کہا گائین شک کیا اسحٰق نے کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہہ کہ کوڑہی نے یا گنجے نے کہا ایک نی اون مین سے اونٹ اور کہا دوسرے
نے گائین یعنی شک فقط تعین مین ہے کہ اوس نی کیا کہا اور اوس نے کیا کہا فرمایا حضرت نی پس دیا گیا اونٹنیان حاملہ پھر کہا فرشتے نے
برکت دی اللہ تعالی تیرے لیی اس مین فرمایا حضرت نی پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہی طرف تیرے کہا بال اچھے
اور دور ہو جائے مجھسے یہہ چیز کہ گھن کھاتی ہین مجھسے لوگ فرمایا حضرت نی پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسکے سر پر پس جاتا رہا اوس سے
گنج فرمایا حضرت نی اور دیا گیا بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا گائین پس دی یا گیا گائین حمل والیان
کہا فرشتے نے برکت دی اللہ تجکو ان مین فرمایا حضرت نی پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کون سی چیز بہت محبوب ہی طرف تیری کہا یہہ کہ
دی اللہ طرف میری بینائی میری پس دیکھون مین ساتھہ اوسکے لوگون کو فرمایا حضرت نی پس پھیرا فرشتے نے اوسپر ہاتھہ پس عنایت کی اللہ نی
اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیرے کہا بکریان پس دی یا گیا بکریان بہت بچے دینے والین پس بچے لیے
کوڑہی نے اور گنجے نے اونٹون کے اور گاؤنکے اور بچے لیے اندھے نے بکریون کے پس ہوا کوڑہی کو لیے ایک جنگل اونٹون کا اور گنجے کو لیے
ایک جنگل گاؤنکا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریون کا **قال** ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ وھیاتہ فقال رجل مسکین
قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ الی الیوم الا باللہ ثم بک اسالک بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد
الحسن والمال بعیرا اتبلغ بہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال انی کانی اعرفک الم تکن ابرص یقذرک
الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابر عن کابر فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال

Marfat.com

وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْاَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی سکے اور ہیات اپنی کے یعنی جس صورت و ہیات مین پہلے اوس پاس آیا تھا اسیطرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتے نے کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجسے اسباب سفر میرے مین پس نہین پہنچنا ہو سکتا مجکو آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھہ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون تجسے بواسطہ اوس ذات کے کہ دیا تجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مانگتا ہون اونٹ کہ پہنچون مین بسبب اوسکے بیچ سفر اپنی کے مقصود اپنے کو پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہین یعنی حقدار بہت ہین تجھے ایک اونٹ نہین پہونچ سکتا اوس نے یہہ بات جھوٹ کہی اوسکی تالنی کے لیے پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیا تی تھے تجسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجکو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکے نہین کہ وارث گردانا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اوس فرشتے نے اگر ہی تو جھوٹا پس کر دی تجکو اللہ طرف اوس حالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلے صورت اپنی مین پس کہا اوسکو مانند اوس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہی تو جھوٹا پس کر دے تجکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر ہون جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میری کے پس نہین پہنچنا ہو سکتا مجسے اب مگر ساتھہ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجسے بواسطہ اوس ذات کے کہ دی تجکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہون کہ پہنچون مین بسبب اوسکے سفر اپنی مین پس کہا اندھے نے تحقیق تھا مین اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میری بینائی میری پس لے جو چاہی تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہین تکلیف دونگا تجکو آج واسطے پھیرنے اوس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھہ تو مال اپنا یعنی اپنی پاس پس سوائے اسکے نہین کہ آزمایش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہی یا نہین اور شکر کرتے ہو یا نہین پس تحقیق رضا کی گئی تجسے اور غصہ کیا گیا اوپر دونون یارون تیری کے یعنی کوڑھی اور گنجے سے اللہ ناخوش ہوا بسبب ناشکری اونکی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پھر بسبب تیری اسیطرح جائز ہے یہہ کہنا کسی سے کہ عرض کرتا ہون حاجت اپنی اللہ تعالیٰ سے پھر تجسے اور یہہ درست نہین کہ کہے عرض کرتا ہون خدا سے اور تجسے ۔ح **وعن** اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى اَسْتَحْيِيَهٗ فَلَا اَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا اَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْفَعِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہی میرے دروازے پر یعنی اور مانگتا ہی مجسے یہانتک کہ مین حیا کرتی ہون پس نہین پاتی مین اپنے گھر مین وہ چیز کہ دون مین اوسکے ہاتھہ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اوسکے ہاتھہ مین اگرچہ ہو کھر جلا ہوا نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** مقصود مبالغہ سے

Marfat.com

دینے مین یعنی کچھ نکچھ دیدی سائل کو اگرچہ چیز حقیر ہو ع **وعن** مولیٰ لعثمان قال اھدیٰ لام سلمۃ بضعۃ من لحم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ اللحم فقالت للخادم ضعیہ فی البیت لعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکلہ فوضعتہ فی کوۃ البیت وجاء سائل فقام علی الباب فقال تصدقوا بارک اللہ فیکم فذھب السائل فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ام سلمۃ اعندکم شیء اطعمہ فقالت نعم قالت للخادم اذھبی فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک اللحم فذھبت فلم تجد فی الکوۃ الا قطعۃ مروۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فان ذلک اللحم عاد مروۃ لما لم تعطوہ السائل رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی غلام آزاد حضرت عثمان کے سے کہ کہا تحفہ بھیجا گیا ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا اور تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھاتا تھا اونکو گوشت پس کہا ام سلمہ نے لونڈیکو کہدی اس گوشت کو گھر مین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس کہدیا لونڈی نے اوسکو گھر کی طاقچہ مین اور آیا مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازی پر پس کہا ای گھر والو اللہ دو برکت دی اللہ تمکو پس کہا گھر والون نے برکت دی اللہ تجکو یعنی یہہ جواب دیا سائل کو جیسی یہان کہتے ہین سائل کو برکت ہی شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا ای ام سلمہ تمھاری پاس کچھ چیز ہے کہ کھاؤن مین اوسکو پس کہا ام سلمہ نے کہ ہان کہا لونڈیکو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچہ مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمھاری کی سائل کو نقل کی یہہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس منزلا قیل نعم قال الذی یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ احمد اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بدترین آدمیون کے مرتبہ مین نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے فرمایا وہ شخص کہ سوال کیا جاوے ساتھہ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھہ اوس سوال کے نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی سائل نے کہا دے مجکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے اوس نے نہ دیا تو وہ سب لوگون مین برا ہی مرتبہ مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورت مین سائل مستحق نہوگا یا جس سے مانگا اوس پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنی عیال کی حاجت سے نہوگا تو گنہگار نہین ہونیکا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار جب ہوگا کہ سائل مستحق اوس مال کا ہو اور اوس پاس مال زیادہ حاجت سے ہو ☆ **وعن** ابی ذر انہ استاذن علی عثمان فاذن لہ وبیدہ عصاہ فقال عثمان یا کعب ان عبد الرحمن توفی وترک مالا فما ترے فیہ فقال ان کان یصل فیہ حق اللہ فلا باس علیہ فرفع ابو ذر عصاہ فضرب کعبا وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما احب لو ان لی ھذا الجبل ذھبا انفقہ ویتقبل منی اذر خلفی منہ ست اواقی اتشدک باللہ یا عثمان اسمعتہ ثلث مرات قال نعم رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر سے کہ اونہون نے پروانگی مانگی حضرت عثمان سے آنے کی پس پروانگی دی اونکو اور تھی اونکی ہاتھہ مین لاٹھی اونکی پس کہا حضرت عثمان نے ای کعب یعنی وہان حاضر تھی تحقیق عبد الرحمن نے وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم اوسکے حق مین یعنی کثرت مال کی اوسکے کمال کے لیے مضر تہی یا نہین پس کہا کعب نے اگر ادا کرتے تھے عبد الرحمن اوس مین حق اللہ کا یعنی زکوۃ وغیرہ پس نہین ڈر اونپر پس اوٹھائی ابو ذر نے لاٹھی اپنی اور مارے کعب کو اور کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین اگر ہو واسطے میرے یہہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد یا اور پہاڑ سونے کا کہ خرچ کرون مین اوسکو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے مجھسے یہہ کہ چھوڑ جاؤن مین اوس مین سے چہ اوقیہ یعنی دو سو چالیس

Marfat.com

درہم قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کے اے عثمان تمنے بھی سنا ہی اسکو کہا یہہ کلام ابوذر نے تین بار کہا حضرت عثمان نے کہ ہان نقل کی یہہ احمد نے

ف ابوذر غفاری فقرا اور زہاد صحابہ سے تھی مذہب اونکا یہہ تھا کہ مال اپنی پاس کچہ جمع نہ کیجیے سب رشد دی ڈالیے پس جذبہ غالب آیا اونپر بار بیٹھی کعب کو آور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچہ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی اس مین مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اسکی بھی کا شکے قبول ہو اور لفظ اذر ساتھہ حذف ان کے مفعول ہی احب کا یعنی اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کے راہ مین دون اور قبول ہو تو بھی نہین دوست رکھتا کہ بقدر چمہ اوقیہ کے پیچھے چھوڑ جاؤن ✣ ح مع **وعن** عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ اور روایت ہی عقبہ بن حارث سے کہ کہا پڑہی مینے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین نماز عصر کے پس سلام پھیرا حضرت نے پھر کھڑے ہوی جلدی کرنیوالے پھر پھلانگتے ہوے گردنین لوگون کی متوجہ ہوے طرف بعضی حجرون عورتون اپنی کی پس گھبرائی لوگ جلدی کرنے حضرت کی سے پھر نکلے حضرت اونپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنے اونکی سے فرمایا یاد کی مینے ایک چیز سونیکی کہ نزدیک ہماری تھی پس مکروہ جانا مینے یہہ کہ روکی مجکو یعنی قرب الٰہی سے پس حکم کیا مینے یعنی اہل بیت کو ساتھہ بانٹ دینے اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین ہے کہ فرمایا حضرت نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک ڈلا سونیکا زکوۃ مین سے پس مکروہ جانا مینے یہہ کہ رات کو رکھون مین اوسکو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوای اللہ کی طرف مقربون کو بھی باز رکھتا ہی مقام قرب سے یا یہہ تعلیم امت کی لیے تھا ✣ ح **وعن** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهٖ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْ سَبْعَةٌ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ اَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اونہون نے کہا تھین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میری پاس بیماری اونکی مین چھہ اشرفیان عرب کی یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ بانٹ دون مین اونکو پھر باز رکھا مجکو یعنی بانٹنی اونکی سے بیماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نی یعنی فرصت نہ پائی اونکی بانٹنی کے بسبب بیماری حضرت کے پھر پوچھا مجسے حضرت نے حال اونکا کہ کیا ہوتین وہ چھہ اشرفیان یا سات کہا حضرت عائشہ نے نہین بانٹین مین نے قسم ہے خدا کی تحقیق باز رکھا مجکو یعنی اونکی بانٹنے سے بیماری آپ کی نے پس منگوایا حضرت نے اون اشرفیون کو پھر رکھا اونکو اپنی ہاتھہ مین پھر فرمایا کیا ہی گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سے اور یہ اشرفیان ہون پاس اوسکی نقل کی یہہ احمد نے

ف یعنی ہونا انکا نبی کے پاس منافی ہی مقام نبوت کی ✣ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ وَعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ اَدَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَا تَخْشٰى اَنْ تَرٰى لَهٗ غَدًا بُخَارًا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے بلال کے پاس اور نزدیک بلال کے ایک تودہ تھا کھجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہی یہہ اے بلال

Marfat.com

کہا ایک چیز ہی کہ ذخیرہ کیا مینے اوسکو کل کے لیے یعنی اپنی حاجت کے لیے کہ زمانۂ آیندہ مین پیش آوی فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بخار آگ دوزخ مین من قیامت کو خرچ کر تواے بلال اور نہ ڈر رکھ صاحب عرش سے فقر کا ف کل کو یعنی دن قیامت کے پس لفظ یوم القیمۃ تاکید ہی اسکی اور بخار یعنی اثر کہ پونہچیگا طرف تیرے پس یہہ کنایہ ہی قریب ہونے اوسکے سے دوزخ سے حاصل یہہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہی کہ خرچ کر اور محتاجگی سے نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہی روزی پہنچا دیگا اور حضرت نے یہہ حکم فرمایا بلال کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو والا جائز ہی ذخیرہ کرنا قوت برس دن کا عیال کے لیے ۔ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّخَاءُ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ فَمَنْ کَانَ سَخِیًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْہَا فَلَمْ یَتْرُکْہُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ وَالشُّحُّ شَجَرَۃٌ فِی النَّارِ فَمَنْ کَانَ شَحِیْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْہَا فَلَمْ یَتْرُکْہُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَہُ النَّارَ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخاوت درخت ہی بہشت مین پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اوس مین سے پس نہین چہوڑیگی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت مین یعنی اگرچہ آخر الامر ہو اور بخیلی درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ بخیل پکڑیگا ٹہنی کو اوس مین سے پس نہ چہوڑے گی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو دوزخ مین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف درخت ہی یعنی سخاوت مانند درخت کی ہے مشابہت دی اوسکو درخت کے ساتھہ اس لیے کہ جیسے درخت ہوتا ہی اور ٹہنیان بہت ہوتی ہین ایسی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہی اور قسمین اوسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنی ایک قسم قسمون سخاوت کی سے ۔ع **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّاہَا رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھہ للہ دینے کے یعنی موت یا بیماری سے پہلے دو للہ اس لیے کہ تحقیق بلا نہین بڑہتی صدقہ سے یعنی للہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہے نقل کی یہہ رزین نے **باب فضل الصدقۃ** باب ہی بیچ بیان فضیلت صدقہ کے ف صدقہ اوس مال کو کہتے ہین کہ نکالے اوسکو آدمی اپنے مال مین سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور قرب حاصل کرنیکے لیے خواہ واجب ہو خواہ نفل ۔ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ مِنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَتَقَبَّلُہَا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یُرَبِّیْہَا لِصَاحِبِہَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فُلُوَّہٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کی یعنی برابر صورت مین ہو یا قیمت مین کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اوسکو ساتھہ داہنے ہاتھہ اپنے کے پھر پالتا ہی اوسکو واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہی ایک تمہارا بچھیرا اپنے کو یہانتک کہ ہوتا ہی صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہی وہ مال کہ جمع کیا ہوا اوسکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچھہ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ارث مین ہاتھہ لگا یا ہبہ کیا کسی نے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اس مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال اچھی جاے صرف ہوتا ہی چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رح نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تھا اور پھر للہ دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائیکی جگہہ مین پس آیا اونکے پاس ایک دنیادار اور کہا ای شیخ چاہتا ہون مین یہہ کہ کچھہ للہ دون مین پس بتا مجکو مستحق کہ اوسنہون نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ پونہچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اون سے اسبات مین غنی نے کہا اوسنہون نے نکل جب ملے تو

Marfat.com

اوس شخص سی کہ رحم کریو اوسپر دل تیرا دی اوسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا بوڑہا دیا اوسکو پھر دوسرے دن اوسپر گذرا سنا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ پاس اوسکے تھا یہہ کہ گذرا مجھپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مینے اوسکو شراب خواری مین فلانی بدکار کے ساتھہ یہ سنکر آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہہ واقعہ پھر دی اوسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اوسکو کہ جب نکلے تو گھر سی اور اوّل جسپر تیری نظر پڑے اوسکو یہہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک ویت دار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم ہوتا تھا پس دیدیا اوسکو دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے لاچار اوسیکو دی درہم پس جب لی اوسنے درہم پھرا راہ اپنی سے اور ساتھہ چلا اوسکے غنی دینے والا یہانتک کہ دیکھا اوسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر مین نکلا دوسری راہ سے اور چلا طرف شہر کے پھر داخل ہوا وہ غنی پیچھے اوسکے اوس کھنڈر مین پس نہ دیکھا اوس مین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے گیا اوسکے غنی اور قسم دی اوسکو یہہ کہ خبر دی مجکو اپنی حال کی پس ذکر کیا اوسنے یہہ کہ میرے ساتھہ اولاد چھوٹی اور تھی وہ نہایت بھوکی پس مین مضطر ہوا اور نکلا سرگردان پھر دیکھا مین نے یہہ کبوتر مرا ہوا لیلیا مینے اوسکو اونکے لیے پس جب مجھی یہہ فتوح ہاتھہ لگی تو پھینک دیا کبوتر جہان سی لیا تھا پس سمجھا وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جای خرچ ہوتا ہی اور حرام بری جای اور قبول کرتا ہی ساتھہ داہنے ہاتھہ کے یعنی خوب قبول کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اوس سے اسکو دائین ہاتھہ مین لینا اس لیے کہا کہ عادت ہی پسندیدہ چیز کو آدمی دائین ہاتھہ مین لیتا ہی اور پالتا ہے یعنی بڑہاتا جاتا ہے اوسکو تاکہ بھاری ہو میزان اعمال مین ۲ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰہُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندیکو بسبب معاف کرنیکے تقصیر کیسیکی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کے مگر بلند کرتا ہی مرتبہ اوسکا اللہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ ظاہر مین للہ دینا سبب نقصان مال کا ہی لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہی کہ برکت زیادہ ہوتی ہے اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہی یا یہہ کہ دنیا مین بھی بدلا اوسکا ملتا ہی اور جو کوئی قصور کیسیکا بخشتا ہی باوجود قدرت کہنے کے بدلا لینے پر اوسکی اللہ تعالیٰ عزت زیادہ کرتا ہی دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سی منقول ہی کہ کوئی انتقام برابر عفو کے نہین اور جو کوئی تواضع یعنی عاجزی کرتا ہی واسطے امید قرب الٰہی کی اور نہ کسی غرض کی تو اوسکی اللہ تعالیٰ قدر بلند کرتا ہی دنیا و آخرت مین ۲ ح ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ مِنْ شَیْءٍ مِنَ الْاَشْیَاءِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ وَلِلْجَنَّۃِ اَبْوَابٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجِھَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِھَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّدَقَۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَۃٍ فَھَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّھَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دو ہری چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشی کی جگہ تو بلایا جاویگا دروازون بہشت کی سے اور بہشت کی ہین کتنے ہی دروازے یعنی آٹھہ پس جو ہووی اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑہتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑہتا ہو بلایا جاویگا دروازی نماز کے سے یعنی جو خاص اہل نماز ہی کے لیے ہی کہا جاویگا کہ ای بندی داخل ہو اس دروازی سی اور جو کوئی ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنی للہ بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا دروازی صدقہ کے سے اور جو کہ ہو اہل روزی سے یعنی روزی بہت رکہتا ہو بلایا جاویگا دروازی ریان سے یعنی باب الصیام سے کہ نام اوسکا ڑیان ہی پس کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہین ضرورت اوس شخص پر کہ بلایا جاوی ایک دروازی ان سب دروازون مین سے یہہ کہ بلایا جاوی

Marfat.com

سب دروازون سے یعنی کچھ ضرورت تو ہی نہین کی کوئی سبھی دروازون سے بلایا جاوے اور اگر ایک بھی دروازے سے بلایا جاے گا
مراد کہ داخل ہونا بہشت مین ہی حاصل ہی لیکن باوجود اس جاننے کے پس پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سے
بھی فرمایا کہ ہان اور امید رکھتا ہون مین کہ ہوویگا تو اون مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوہری چیز یعنی مثلاً دو درہم
یا دو روپی یا دو غلام یا دو گھوڑی یا دو کپڑے وغیر ذلک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کی سے یعنی بلاوینگے داروغہ جنت کے
سب دروازون سے اس سے معلوم ہوا کہ یہہ ایک عمل برابر اون اعمال کی ہی کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازون مین
ہوتا ہی اور ریان کے معنی ہین سیراب کہا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ پلایا جاتا ہی روزہ دار اوس مین شراب طہور پہلے پہنچنے کے
درمیان جنت مین تاکہ جاتی رہی پیاس روزی مین جو یہان پیاسا رہا تھا اوسکی عوض اس دروازیسے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اُوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت
کا پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہہ دروازہ تمھارا ہے
پس داخل ہو اس مین ساتھہ رحمت خدا کے اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اوسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہے
کہ غصہ پینیوالے اور عفو کرنیوالے گناہ لوگون کے اوس مین سے داخل ہونگے اور ایک اور دروازہ ہے کہ راضی برضاے مولیٰ اوس مین
سے داخل ہونگے اور لفظ فہل یدعی کے اوپر کا جملہ تمہید ہی سوال کی یعنی فہل یدعی آخر تک کے اور ہوویگا تو اون مین سے یعنی اس لیے
کہ حضرت ابوبکر رض مین یہہ سب باتین پائی جاتی تہین ✣ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ
مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ
مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا
اجْتَمَعْنَ فِیْ اِمْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے
تم مین سے آج کے دن روزی سے کہا ابوبکر صدیق نے کہ مین ہون ۔ وزیسے فرمایا کون ہی تم مین سے کہ گیا ہی آج کے دن ساتھہ جنازہ کے
کہا ابوبکر نے کہ مین ہون فرمایا کون ہی کہ کھلایا تم مین سے آج کے دن مسکین کو کہا ابوبکر نے کہ مین ہون فرمایا کون ہی تم مین سے کہ عیادت
کی بیمار کی آج کے دن کہا ابوبکر نے کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتین یہہ چیزین کسی شخص مین
مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہین جمع ہوتین یہہ چیزین یعنی ایک دن مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی
بلا حساب والا ایمان بھی کافی ہی مطلق داخل ہونیکے لیے یا معنی یہہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازے سے چاہی گا اور اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ منع نہین ہی انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینے کے اپنے حال سے اور بقصد طلب کرنے سوال کے
اور بعضے صوفیہ نے جو منع کیا ہی اسکو کہ فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد اونکی یہہ ہی کہ بقصد تکبر اور دعوی ہستی
اور انانیت کے نہ کہے جیسے ابلیس نے کہا انا خیر منہ ✣ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ
جَارَۃٌ لِجَارَتِہَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتون
مسلمانون حقیر جانے ہمسائی یعنی تحفہ بھیجنے کو یا تصدق کرنیکو واسطے ہمسائی اپنے کے اگرچہ ہو کہر بکری کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یعنی نہ باز رہی تم مین سے تحفہ بھیجنے یا اللہ دینے سے ہمسائی کو حقیر جانکر اوس چیز کو کہ موجود ہو اوس پاس یعنی جو ہو سکے بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو

Marfat.com

اور بعضون نے کہا کہ یہہ خطاب ہوں عورت کو ہی کہ جسکو تحفہ بھیجے پس معنی یہہ ہونگے کہ حقیر نجانے دی تم مین سی اپنی ہمسایہ کی تحفہ کو بلکہ قبول کری اگرچہ تھوڑا ہو اور اگرچہ بکری کا یہہ قابل بھیجنی اور بھیجانیکی اور تصدق کی نہین ہی اسکو مبالغہ ذکر فرمایا مراد اس سی یہہ ہی کہ اگرچہ تھوڑی اور حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتون کو اس لیے کیا کہ اونکی مزاج مین غصہ اور پھیر دینا تحفہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہی ع وَعَنْ جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر اور حذیفہ سی کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہی صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کام نیکی کی ہین خواہ کہنے کی خواہ کرنیکی اور ہین موافق مرضی اللہ کی اونکا ثواب ایسا ہی جیسا اللہ دینی کا ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر جان تو نیکی سی کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کری تو اپنے بھائی سی ساتھہ چہرہ خوش کی نقل کی یہہ مسلم نے ف کشادہ پیشانی سی جو کوئی کسی سی ملتا ہی تو وہ خوش ہوتا ہی پس مسلمان کا دل خوش کرنا بلاشبہ اچھا ہے ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَاْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہی یعنی بطریق شکر نعمت الہی کی کہا صحابہ نے پس اگر نہ پاوی اسقدر کہ تصدق کری فرمایا پس چاہیے کہ کماوی مال دونون ہاتھون کی کسب سے پس نفع پہنچاوی اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہ نے پس اگر نہ طاقت رکھی یا کہا کہ نہ کر سکے فرمایا پس مدد کرے یعنی بدن سی یا مال سے حاجتمند غمگین دادخواہ کی عرض کیا صحابہ نے پس اگر نہ کر سکے یہہ بھی فرمایا امر کری ساتھہ بھلائیکی عرض کیا صحابہ نے پس اگر یہہ بھی نہ کر سکی فرمایا پس باز رکھی یعنی اپنی تئین یا اورونکو برائی پہنچانی سے لوگون کو پس تحقیق یہہ اوسکی لیے ہی صدقہ یعنی اللہ دینی کا سا ثواب ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف برائی پہنچانی سے یعنی زبان سی یا ہاتھہ وغیرہ سے کسی کو ایذا نہ دی اور یہی مضمون کسی نے اس بین کہا ہی مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جوڑ ہین آدمی کے بدن مین لازم ہی اونپر یعنی اونکی مقابلہ مین صدقہ ہر روز کہ نکلتا ہی اوس مین آفتاب عدل کرنا درمیان دو شخصون کی یہہ بھی صدقہ ہی اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اوسکی کے کہ سوار کرے اوسپر یا لاد دی اوسپر اسباب اوسکا صدقہ ہی اور بات اچھی صدقہ ہی اور ہر قدم کہ رکھتا ہی اوسکو طرف نماز کے صدقہ ہی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف لازم ہی اونپر یعنی جوڑون کی پیدایش مین حکمتین اور نعمتین بڑی بڑی ہین اونکی شکرانہ مین صدقہ لازم ہی آدمی پر ہر روز بعد ازان بیان کیا کہ صدقہ بھی نہین ہی کہ مال للہ دی بلکہ یہہ چیزین بھی کہ مذکور ہوئین صدقہ ہین اور بات اچھی یعنی جس سی ثواب حاصل ہو یا سائل وغیرہ سی کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہی طرف نماز کی صدقہ ہی اور اسیکی حکم مین ہی جانا طواف کی لیے اور عیادت کی لیے اور جنازہ کی لیے اور طلب علم اور مانند انکیلیے اور موذی چیز مانند کانٹے اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کے ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ

Marfat.com

وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِمَائَةِ فَاِنَّهٗ يُمْسِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سے اوپر تین سو ساٹھ جوڑوں کے پس جو کوئی اللہ اکبر کہی اور حمد کرے اللہ کی اور لا الہ الا اللہ کہی اور سبحان اللہ کہے اور استغفار کرے اللہ سے اور دور کرے پتھر لوگونکی راہ سے یا دور کرے راہ سے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز کے یا منع کرے بری چیز سے کہی اور کرے یہہ اقوال و افعال یا بعض موافق گنتی اون تین سو ساٹھ جوڑون کی پس تحقیق وہ چلتا ہے اوسدن اس حالت مین کہ دور رکھا اپنی جانکو آگ سی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** لفظ اوس دن مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ یہہ کلام ہر روز کرے تا کفارہ گناہون کا ہو ۔ح **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کی صدقہ ہی اور منع کرنا بری بات سی صدقہ ہی اور بیچ صحبت کی تی ایک تمہاری کی بی بی اپنی سی یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دفع کرے ایک ہمارا اپنی شہوت اور ہووے اوسکو اوس مین ثواب فرمایا خبر دو مجکو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام مین آیا ہوتا اوسپر اوس مین گناہ پس اسیطرح جسوقت کہ دفع کریگا اوسکو حلال مین ہوگا اوسکے لیے اوس مین ثواب نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جیسے للہ دینی مین ثواب ہوتا ہی ویسا ہی تسبیحات وغیرہ کے پڑہنے اور کرنے سی ثواب پاتا ہی اور صحبت کرنے بی بی سے اگرچہ بذاتہ عبادت و صدقہ نہین لیکن ازبسکہ اوس مین ادا کرنا حق بی بی کا ہی اور نفس حرام کی طرف مائل بہت ہوتا ہی اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہی اوسکی اور باوجود اسکے اپنی کو بچا کر بجوع حلال کی طرف کرتا ہی بموجب حکم الٰہی کے ثواب پاتا ہی صدقہ کا ساتھ ۔ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِاٰخَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہے اونٹنی بہت دودہ والی عاریت دینی واسطے دودہ پینے کے اور اچھا صدقہ ہی بکری بہت دودہ والی عاریت دینی صبحکو دیتی ہے باسن بھر کر دودہ اور شام کو دیتی ہے باسن بھر کر دودہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** عرب مین یہہ معمول ہی کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ اونٹنی یا بکری دودہ کی محتاج کو عاریۃً دیتا ہے تا وہ حاجت روائی اپنی کرے اور بعد حاجت روائی کی وہ مالک کو پھیر دیتا ہی اسکی حضرت نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہی یہہ ۔ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ لگاوی کوئی درخت یا بووی کھیتی پھر کھاوی اوس سے آدمی یا پرندی یا چارپائی یعنی اگرچہ بغیر اختیار مالک کو کھاوین مگر ہوتا ہی اوسکے لیے صدقہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سی یہہ بھی ہی اور جو کچھ چورایا جاتا ہے

اوس سے اوسکے لیے صدقہ ہے **ف** یعنی بعد دینے کا سا ثواب پاتا ہی اوسکا حاصل یہہ کہ کسی سبب سے کمایا جاوی مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہے اوسکو ثواب اس مین تسلی ہے اوسکے لیے کہ صبر کرے نقصان مال پر کہ بہت ثواب پاتا ہی + ع **ف** اگر کوئی کہی کہ ثواب اعمال کا موقوف نیت پر ہی اور یہان نیت نہوی جواب یہہ کہ منظور اصلی کہیتی ہین جیسہ نوع حیوان وانسان کی ہے مطلقاً بیچ کسی فرد کی ہوا فراد حیوان وانسان کی سے متعلق ہوے نیت اجمالی ساتھہ اس فرد کی بھی اور نیت اجمالی کافی ہے ثواب کی ہونی مین واللہ اعلم بالصواب + مولانا عبد العزیز **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَاَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَكِیٍّ یَلْهَثُ كَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِیْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت بدکار کی کہ گذری ایک کتی پر کہ کھڑا تھا نزدیک کنوین کے نکال رہا تھا زبان اپنی مارے پیاس کو قریب تھا کہ ہلاک کرے اوسکو پیاس پس اوتارا اوس عورت نے موزہ اپنا اور باندیا اوسکو ساتھہ اوڑہنی اپنی کے پھر نکالا اوسکے لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اوسکے بسبب اس کلام کے کہا گیا یعنی صحابہ نے عرض کیا کہ کیا تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنیکے جانورون پر ثواب ہی فرمایا بیچ احسان کرنیکے ہر صاحب جگر تر پر یعنی جاندار پر ثواب ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا مظہر نے کہ ہر جانور کے کھلانے اور پلانے مین ثواب ہوتا ہی سوائے موذیات کے کہ جنکے لیے حکم مارنیکا ہی یعنی سانپ اور بچھو وغیرہ اور اس مین دلیل ہے اسپر کہ کبھی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بہ اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے مذہب ہی اہل سنت کا + ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سی کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت بسبب بلی کے کہ باندہ رکھا تھا اوسکو یہانتک کہ مرگئی ماری بھوک کی پس نہ تھی عورت کہ کھلاوی اوس بلی کو اور نہ چھوڑتی تھی بلی کو کہ کھاوی جانورون زمین کی سے یعنی چوہے وغیرہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ صغیرہ گناہ ہی اور جائز ہے عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہی عقائد مین + ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰی ظَهْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّیَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا ایک شخص ٹہنی درخت کی پر کہ تھا اوپر راہ کی یعنی ادہر اودہر راہ کی پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنی کو مسلمانون کی راہ سے تا نہ ایذا دے اونکو پس داخل کیا گیا بہشت مین بسبب اس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ارادہ دور کرنیکا کیا اور پھر دور کیا اوسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا فقط نیت ہی سے داخل ہوا **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِیْقِ كَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھا مینے ایک شخص کو کہ پھرتا ہی اور چین کرتا ہی بہشت مین بسبب ایک درخت کے کہ کاٹا تھا اوسکو راہ پر سے تھا درخت ایذا دیتا آدمیون کو نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی برزہ سی کہ کہا مین نے ای نبی اللہ کے سکھلاو مجکو ایک چیز کہ نفع پکڑون مین ساتھہ اوسکے فرمایا ایک طرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانون کے سے نقل کی یہہ مسلم نے **وسنذکر** حدیث عدی بن حاتم اتقوا النار فی باب علامات

Marfat.com

النبوۃ ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث عدی بن حاتم کے کہ سرا اوسکا یہہ ہی اتقوا النار بیچ باب علامات نبوۃ کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

روایت ہی عبداللہ بن سلام سے کہ کہا جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوا مین پس جبکہ دیکھا مینی چہرہ حضرت کا معلوم کیا مین نے یہہ کہ چہرہ حضرت کا نہین ہے چہرہ جھوٹیکا پس تہا اوّل کلام یہہ کہ فرمایا ای آدمیو افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو اسطرح کہ جس سے سلام علیک کرو وہ سنی اور ہر ایک سی کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کھلاؤ کھانا یعنی بھوکو نکو اور سلوک کرو ناتیدارون سے اور پڑہو نماز رات کو اوس حالت مین کہ لوگ سوتے ہون یعنی تہجد داخل ہوگی بہشت مین ساتہہ سلامتی کے یعنی عذاب سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کھلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگی بہشت مین ساتہہ سلامتی کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ بجہا دیتا ہی غضب پروردگار کی کو اور دور کرتا ہے مرنی بد کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** بجہا دیتا ہی غضب ب کو یعنی دنیا مین عافیت سے رکہتا ہی کہ کوئی بلا نہین اوتارتا اور مرنے بد کو یعنی بری حالت کو وقت مرنے کی یعنی وقت مرنیکی وسوسہ شیطان سی اور بیماری سخت وغیرہ سے کہ باعث کفر و کفران کے ہو محفوظ رکہتا ہی حاصل یہہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہے **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہی صدقہ ہی اور بعضی نیکیون مین سے یہہ ہی کہ ملاقات کرے تو مسلمان بہائی اپنے سے ساتہہ کشادہ چہرہ کے اور یہہ کہ ڈالدے ڈول اپنی سے پانی بیچ باسن بہائی اپنی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بہائی اپنی کے صدقہ ہی اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہی اور منع کرنا تیرا بری بات سی صدقہ ہی اور بتلا دینا تیرا کسی کو بیچ زمین بی نشان کے واسطے تیرے صدقہ ہی یعنی جس زمین مین بسبب نہونی نشان راہ کی لوگ راستہ بہولتے ہین اوس مین کسی راہ بہولے کو راہ بتا دینی سے صدقہ کا سا ثواب ملتا ہی اور مدد کرنے تیری یعنی ہاتہہ پکڑ کر لیجانا اندہے کو یا کم سوجہہ کو تیرے لیے صدقہ ہی اور دور کرنا تیرا پتہر کا اور کانٹے کا اور ہڈی کا راہ سی تیرے لیے صدقہ ہی اور ڈالنا پانیکا ڈول اپنی سے بیچ ڈول بہائی اپنی کے تیرے لیے صدقہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نے

Marfat.com

اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف جب ڈول سی ڈول مین پانی ڈالنی مین یہہ ثواب ملا تو جس صورت مین بھائی مسلمان پاس ڈول نہو اور تو اپنے ڈول
سے پانی دی اوسکو کیا کچہ ثواب پاویگا ۔ ع **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ
اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا اے
رسول اللہ تحقیق مان سعد کی یعنی میری مان مرگئی پس کونسا صدقہ بہتر ہی یعنی اوسکی روح کی لیے فرمایا پانی پس کھودا سعد نی کنوان اور کہا یہ
کنوان صدقہ ہی واسطے مان سعد کی نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے ف پانی بہتر ہی اس لیے کہ بہت کام آتا ہی امور دین و دنیا مین
خصوصًا اون شہرون گرم مین ۔ ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا
ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ
سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگے پن کے پہناویگا اوسکو اللہ بہشت کی سبز لباسون
مین سی اور جو مسلمان کھلاوی کسی مسلمان کو بھوک پر کھلاویگا اوسکو اللہ میوون بہشت کی سے اور جو مسلمان پلاوی کسی مسلمان کو پیاس پر
پلاویگا اوسکو اللہ شراب مہر کی ہوئے مین سے نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یعنی شراب جنت کی کہ محفوظ ہی بسبب مہر کے
تغیر و تبدیل سے اور جسکے لیے ہی سوا اوسکے کوئی نہین پی سکتا اور مراد اس سی یہ ہی کہ نہایت نفیس ہی اسلیے کہ نفیس چیز پر مہر کر دیتی ہین اور مہر
اوسپر مشک کی ہی جیسا کہ کلام اللہ مین آیا ہی يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهٗ مِسْكٌ یعنی بجای موم وغیرہ کی مشک لگا کر اوسپر مہر کی گئی
ہے ۔ ع **وَعَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ
ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت
ہی فاطمہ بیٹی قیس کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مال مین البتہ حق ہی سوا زکوۃ کی پھر پڑہی حضرت نی ساری آیہ
نہین نیکی یہی کہ پھیرو منہہ اپنی کو طرف مشرق و مغرب کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی زکوۃ تو فرض
ہی ہے ضرور دینی چاہیی سوا زکوۃ کی صدقہ نفل بھی مستحب ہی وہ بھی دیا کرے اور وہ یہہ ہی کہ نہ محروم کرے سائل اور قرض مانگنی والے کو
اور دریغ نکرے عاریت مانگنی والے سی اسباب گھر کا مانند ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کی اور نہ منع کرے کسیکو پانی اور نمک اور آگ لینی سے
لہذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد حق سے وہ چیزین ہین کہ آیت مذکورہ مین فرمائین یعنی احسان کرنا قرابتیون سے اور یتیمون
اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون سے اور خرچ کرنا مال کا بیچ آزاد کرنے بردہ کے اور باقی آیت یون ہی وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ یعنی ولیکن نیکی وہ ہی کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچھلی پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر
اور دیا مال ساتھہ محبت اوسکی کے قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور بردہ آزاد کرنے مین اور قائم
کی نماز اور دی زکوۃ پس یہہ آیت حضرت نی سند کی لیے پڑہی اسواسطے کہ اس مین اول تو اللہ تعالی نے تعریف کی مومنون کی ساتھہ
دینی مال کے اپنون اور یتیمون وغیرہ کو بعد ازان تعریف کی ساتھہ قائم کرنے نماز اور دینی زکوۃ کے پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سوا
دینی زکوۃ کے ہی اور وہ صدقہ نفل ہی حاصل یہہ کہ حضرت نی جو فرمایا تھا کہ مال مین حق ہی سوا نی زکوۃ کی وہ اس آیت سی ثابت ہوا کہ اول

صدقہ نفل ذکر کیا پھر صدقہ واجب ۔ ح ع **وَعَنْ** بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ
مَنْعُهٗ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ
قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ۔ اور روایت ہی بہیسہ سے کہ نقل کی اوسنے اپنے باپ سے کہ کہا بہیسہ نے کہ کہا باپ اوسکے
نے یارسول اللہ کیا ہی وہ چیز کہ نہین حلال منع کرنا اور ندینا کسیکو اوس سے فرمایا کہ پانی کہا ای نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہین حلال
منع کرنا کسیکو اوس سے فرمایا کہ نمک کہا ای نبی اللہ کے اور کیا چیز ہی کہ نہین حلال منع کرنا اوس سے فرمایا کرنا تیرا بھلائیکو بہتر ہی تیرے
لیے نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سی مالک کی اور نمک سی نہ منع کرے اس لیے کہ لوگون کو احتیاج
اوسکی بہت ہوتی ہی اور لوگ دیتے رہتے ہین اوسکو چندان قدر نہین رکھتا اور کلمہ اخیر کا جامع ہی سب بھلائیون کو یعنی دی جو کچہ چاہی
تو اور جو ہو سکی بھلائی کر نہین حلال تجکو باز رکھنا اپنی کو اور اورونکو اس سے پس یہہ تعمیم ہی بعد تخصیص کے اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ لفظ لا یحل
بمعنی لا ینبغی کے ہے یعنی لائق نہین ہے منع کرنا ان چیزون سے ۔ ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آباد کرے زمین خشک یعنی کھیتی کرے زمین افتادہ مین پس اوسکی لیے اوس مین یعنی اوسکی آباد کرنے
مین ثواب ہی اور جو کچہ کہا جاوین جانور یا آدمی اوسکی حاصل مین سے پس وہ اوسکی لیے صدقہ ہی یعنی جبکہ راضی و شاکر ہوا وسپر نقل کی یہہ دارمی نے
وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ
عِتْقِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیوی عاریۃً جانور دودہ کا
یا قرض دیوی چاندی یعنی روپی وغیرہ یا راہ بتلاوے راہ بھولیکو یا اندہی کو کوچہ اور راہ مین ہوگا اوسکی لیے ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردہ کے
نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهٖ
لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ
اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ
قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا
بَعِيْرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ
وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ
وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ
مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی جری سے کہ نام اوسکا جابر
بن سلیم ہی کہا آیا مین مدینہ مین پس دیکھا مینے ایک شخص کو کہ پھرتے ہین لوگ عقل اوسکی سے یعنی عمل کرتے ہین موافق فرمانی اوسکی کے جیسا
کہ راوی نے واضح کر کر کہا کہ نہین فرماتا کچہ مگر عمل کرتے ہین لوگ اوسپر کہا مین نے کون ہی یہہ کہا لوگون نے یہہ ہین رسول خدا کے کہا راوی نے
دوبارا کہا مین نے علیک السلام یعنی تجہپر سلام ای رسول خدا کے فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السّلام کا دعا ہی مردی کی کہہ السلام علیک یعنی

Marfat.com

سلام ہی تجھپر کہا مین نے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا مین ہون رسول اللہ کا وہ اللہ کہ اگر پونہچی تجکو ضرر پس پکاریتو اوسکو دور کرے ضرر کو تجھسے
اور اگر پونہچی تجکو قحط سالی پھر پکاریتو اوسکو پیدا کرے سبزہ زمین مین تیرے لیے اور جسوقت کہ ہو تو زمین مین کہ خالی ہو پانی اور درخت سی یا ہو جنگل میں
کہ دور ہو آبادی سی اور گم ہو جاوی سواری تیری پس پکاریتو اوسکو پھیر لاوی سواری تجھپر کہا جابر نے کہ کہا مین نے نصیحت کیجیو مجکو فرمایا نہ برا کہہ کسیکو
کہا جابر نے پس نہ برا کہا مینے بیچھے اسکے کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنی آدمیون کو برا کہنا کیسا حیوانات کو بھی نہین برا کہا
جیسیکہ عادت عوام کی ہوتی ہے فرمایا حضرت نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنی نیکی کوئی تجھسے کرے یا تو کسی سے کرے اگرچہ تھوڑی ہو حقیر
نہ جان بلکہ اگر کوئی تجھسی نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرے ہاتھہ سے نیکی ہو سکے کر اور غنیمت جان اور بات کر تو
بھائی اپنے سے اور حال آنکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اوسکے منہہ تیرا یعنی تواضع اور خوش کلامی کر اوس سے تاکہ خوش ہو دل اوسکا بسبب
حسن خلق تیرے کی اس لیے کہ تحقیق یہہ بھی نیکی سے ہی اور بلند کر ازار اپنے آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنون تک اور بچ تو لٹکانے
ازار کے سے اس لیے کہ لٹکانا ازار کا تکبر سے ہی اور تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دی تجکو اور عار دلاوی تجکو ساتھ
اوس عیب کی کہ جانتا ہی تجھ مین پس نہ عار دلا تو اوسکو ساتھہ اوس عیب کی کہ جانتا ہی تو اوس مین اس لیے کہ نہین ہی گناہ مگر اوسپر نقل کی یہہ ابو داؤد
نے اور نقل کی ترمذی نے اس حدیث مین سے حدیث سلام کی یعنی سرا حدیث کا کہ اوس مین ذکر سلام کا ہی اور باقی حدیث نہین روایت کی
اور ایک روایت مین یعنی ترمذی کے بجای فانما وبال ذلک علیہ کے یہہ ہی کہ ہوگا تیرے لیے ثواب اوسکا اور ہوگا وبال اوسکا اوسپر ف
جابر نے دوبار سلام اس لیے کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرت نے سنا نہین یا جواب نہین دیا انکے ادب سکھانیکے لیے اور نہ کہہ علیک السلام یہہ نہی تنزیہی
ہی اور کہنا علیک السلام کا دعا مردی کی ہے ظاہر اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جب مردی کی زیارت کو جاوی کہی علیک السلام نہ السلام علیک جیسے
کہ زندی پر کہتے ہین ولیکن تحقیق یہہ ہی کہ سنت مردی کے لیے بھی السلام علیک ہی اس لیے کہ ثابت ہوا ہی حضرت سی کہ جب زیارۃ موتی کو تشریف لیجاتے
تو کہتے السلام علیکم پس معنی اسکے کہ علیک السلام دعا مردی کی ہی یہہ ہین کہ دعا مردی کی تھی ایام جاہلیت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عرف عرب
مین یہہ تھا کہ جب سلام کرتے قبر پر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرت نے کہ علیک السلام تحیہ میت کا ہی موافق عرف و عادت اونکی کہ نہ یہہ مراد تھی حضرت کی کہ سلام کیا جاوی
مردون پر اسطرح انتہی اور کہہ السلام علیک اس لیے کہ یہہ افضل ہی اور جابر نے جو کہا کہ بعد اسکے مینے کسیکو برا نہین کہا یہہ بات سد باب کے لیے
تھی والا جائز ہی برا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اوسکا کفر پر لیکن افضل یہی ہے کہ مشغول ہی ذکر رحمن مین اور کسیکو برا نہ کہے اسلیے
کہ خطرہ آنا ماسوی اللہ کا موجب نقصان کا ہی اور کسیکو برا نہ کہنے مین کچھ ضرر نہین حتی کہ نہ لعنت کرنے شیطان کے مین بھی اور جیسی پائنچی
ٹخنون سے نیچی کرنی منع ہی ویسا ہی کرتا وغیرہ بھی ٹخنون سے نیچی کرنا منع ہی اور نہین ہی گناہ اوسکا مگر اوسپر تو برا کہکر کیون بال مین پڑتا ہی بیت بدی را بدی سہل باشد جزا +
اگر مردی احسن الی من اساء + اور اخیر مین لفظ فی روایۃ کر جو عبارت نقل کی اوس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نے بھی ساری روایت نقل کی
ہی اس لیے بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ ترمذی نے بھی تمام حدیث روایت کی ہی ولیکن الفاظ اوسکے اور ہین اس کتاب مین جو روایت ہی ساتھہ
الفاظ ابی داؤد کے رہنے + ح + ع **وعن** عائشۃ انہم ذبحوا شاۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بقی منہا
قالت ما بقی منہا الا کتفہا قال بقی کلہا غیر کتفہا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اہلبیت یا صحابہ
نے ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی رہا اوس مین سے کہا حضرت عائشہ نے نہین باقی رہا اوس مین سے مگر
شانہ اوسکا یعنی سب تقسیم کردی سوای شانہ کے فرمایا باقی رہی ہے سب سوای شانے کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث

صحیح ہے ف یعنی باقی وہ ہی کہ جو لوگون کو دیا کہ ثواب اوسکا وہان ثابت ہی اور جو کچہ گھر مین رہا فانی ہی اس مین اشارہ ہی طرف اس آیت کی مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنی جو کچہ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچہ اللہ پاس ہی باقی ہے ۔ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے نہین کوئی مسلمان کہ پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا یعنی ازار یا چادر یا اور کچہ مگر کہ ہو جاتا ہی بڑی حفاظت مین اللہ کی طرف سے جبتک کہ ہو اوسپر اوس کپڑے مین سے ایک ٹکڑا بہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف یہہ فائدہ تو دنیا مین ہی اور آخرت مین ثواب ان گنت ہی ۔ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا أُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ أَحَدُ رُوَاتِهِ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ پہنچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت نے تین شخص ہین کہ دوست رکہتا ہی اونکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات کو اس حال مین کہ تلاوت کرتا ہی قرآن کی یعنی نماز مین یا غیر نماز مین اور اول ظاہر ہی اور ایک شخص وہ کہ دی کوئی صدقہ یعنی نفل صدقہ داہنے ہاتہہ اپنے سے چہپاوے اوسکو کہ اوی نے گمان کرتا ہون مین حضرت کو کہ فرمایا بائین ہاتہہ اپنے سے اور ایک وہ شخص کہ تہا لشکر مین پس شکست پائی یارون اوسکے نے پہر وہ سامنے ہوا دشمن کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غیر محفوظ ہی یعنی ضعیف ہی ایک روایت کرنیوالا اسکا ابوبکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطی کرتا ہے ف داہنے ہاتہہ اپنے سے اس مین اشارہ ہی طرف ادب دینے کے کہ داہنے ہاتہہ سے دی یا اوسکو دی کہ دائین طرف ہو اوسکے اور چہپاوے اوسکو بائین ہاتہہ سے یعنی داہنے ہاتہہ سے دی تو بائین ہاتہہ کو خبر ہو ارادہ کیا گیا ہی ساتہہ اسکے کمال مبالغہ یا معنی یہہ ہین کہ دائین طرف والیکو دی تو بائین طرف والیکو نہ خبر ہو غرضکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوف ریا کے لیے اسطرح چہپا کر دینے کا بڑا ثواب ہی ۔ ع **وَعَنْ** أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَأَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ أَتٰى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْيَانِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ آيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ وَالثَّلٰثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ دوست رکہتا ہے اونکو اللہ اور تین شخص ہین کہ دشمن رکہتا ہی اونکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکہتا ہی اونکو اللہ یہہ ہین ایک تو دینے والا اوس شخص کا کہ آیا ایک جماعت کے پاس پس مانگا اوسنے ساتہہ قسم اللہ کی یعنی یون کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی دو مجکو اونہ مانگا اونسے واسطے قرابت کی یعنی یون نہ کہ اگر دو مجکو بسبب حق قرابت کی کہ درمیان اوسکی اور درمیان اونکی ہے پس نہ دیا اونھون نے اوسکو پس پیچھے اپنے چھوڑا قوم کو ایک شخص نے یعنی اوسی دینے والے نے کہ وہ بہی قوم مین تہا اور آگے بڑہا پس دیا اوسکو چپکے سے نہ جانا دینے اوسکی کو مگر خدا نے اور اوسنے کہ دیا اوسکو اور دوسرا قیام کرنیوالا ایک قوم کا کہ چلے تمام رات یہانتک کہ جسوقت ہوئی نیند بہت پیاری طرف اونکی ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کی پس سو رہے

قوم پھر کھڑا ہوا وہ شخص گڑگڑاتا ہی میری رد بر داور پڑہنی لگا آیتین میری اور تیسرا وہ شخص کہ تھا لشکر مین پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست کی گئی اور یہہ شخص متوجہ ہوا ساتھ سینے اپنی کے یہانتک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے اوسکے اور وہ تین شخص کہ بغض رکھتا ہی اون سے اللہ ایک تو بوڑہا ہوکر زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنے والا یعنی جو کہ قرض دینے والے وغیرہ کو ندرے یا کچھ اور ظلم کرے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے اور نہین ذکر کی نسائی نے یہہ عبارت وثلثۃ ببضم یعنی ذکر نہین کیا نسائی نے تین شخصونکا کہ دشمن رکھتا ہی اونکو اللہ تعالیٰ بلکہ فقط محبوبان آلہی ہی کا ذکر کیا **ف** گڑگڑاتا ہی مجسے دلالت کرتی ہی اول حدیث اسپر کہ یہہ حدیث کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہی اور آخر اوسکے اسپر دلالت کرتی ہے کہ یہہ کلام آلہی سے ہی توجیہ اسکی یہہ کی گئی ہی کہ بیان کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی سے جو کچھ کہ واقع ہوتا ہی درمیان بندی کے اور درمیان اوسکی پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ قول اللہ تعالیٰ کا اور

شیخ سے مراد یا تو بوڑہا ہی یا محصن ضد بکر یعنی جسکا نکاح ہو گیا ہو جیسیکہ اس آیت منسوخہ مین ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتہ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنی مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کرین دونون پس سنگسار کرو دونون کو ضرور یہہ سزا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ غالب یا حکمت ہی اور فقیر تکبر کرنیوالا اور مستثنیٰ ہے اس سی تکبر کرنا اوسکا متکبر سے اس لیے کہ وہ صدقہ ہے یعنی فقیر اگر متکبر سے تکبر کرے تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا سا ثواب پاتا ہی چنانچہ بشیر بن حارث نی امیر المومنین علی رض کو خواب مین دیکھا کہا نصیحت کیجیے مجکو ای امیر المومنین فرمایا کیا خوب ہی مہربانی کرنی تونگرون کو فقیرون پر واسطے طلب ثواب خدا کی اور بہت خوب ہی اس سے تکبر فقیر کا اغنیا سے بسبب اعتماد توکل کے خدا پر اور یہہ خصلتین مذکورہ سبکے لیے بری ہین لیکن ان تین کے لیے کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بری ہین چنانچہ سبب اسکا ظاہر ہی اس لیے دشمن خدا کی ہوئی +ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِیْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِہَا عَلَیْہَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ شِدَّۃِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِیْدُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِیْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَاءُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمِ الرِّیْحُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّیْحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَۃً بِیَمِیْنِہٖ یُخْفِیْھَا مِنْ شِمَالِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنے لگی پھر پیدا کیے پہاڑ پس ٹھہرایا پہاڑون کو زمین پر پس ٹھہر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتون نے سختی پہاڑ کے سے پھر کہا فرشتون نے ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیرے سے کوئی چیز سخت تر پہاڑون سے فرمایا کہ ہان لوہا ہی یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہی پھر عرض کیا فرشتون نے ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہان آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے ای رب ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہان پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہی آگ کو بھی پھر عرض کیا فرشتون نے ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پانی سے فرمایا ہان ہوا یعنی وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہی صدقہ ساتھ دہنے ہاتھ اپنے کے چھپاتا ہی اوسکو بائین ہاتھ اپنے سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہہ سب سے زیادہ سخت اس لیے ہے کہ اس مین مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہی اور اور چیزون مین کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین

Marfat.com

یہہ بات نہین اور اس مین مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہے کہ نفس چاہتا ہی کہ لوگ میری دینی کو دیکھین اور میری تعریف کرین اور اپنی ہم عصر پر فخر حاصل ہو مجھے پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضون نے کہا کہ زیادہ سخت اس لیے ہے کہ اس سے حاصل ہوتی ہے رضا مولیٰ اور رضای مولیٰ سب سی بڑی چیز ہے ۔ح **وَذُكِرَ حَدِيثُ** مُعَاذٍ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجھاتا ہی گناہونکو کتاب الایمان مین

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهٗ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَا عِنْدَهٗ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبِعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنی سے دو دو چیزین اللہ کی راہ مین مگر کہ استقبال کرینگے اوسکا دربان بہشت کے ساری پکارینگے اوسکو طرف اوسچیز کے کہ نزدیک اونکی ہے کہا ابو ذر نے پس کہا مین نے کسطرح سے ہی یہہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہون اونٹ پس دیوی دو اونٹ اور اگر ہون گائین تو دیوی دو گائین نقل کی یہہ نسائی نے **ف** اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشنودی کی جگہہ مین خرچ کرے مانند حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند اونکی کے اور طرف اوس چیز کے کہ نزدیک اونکی ہے یعنی اچھی نعمتین جنت کی یا ہر دروازہ کی طرف بلاتی ہون گے دربان وہان کے **وَعَنْ** مُرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو بعضی صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نی یہہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کی صدقہ اوسکا ہوگا نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی جیسی سائبان گرمی دھوپ سی بچاتا ہی ویسہی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کی یا یہہ کہ صدقہ گویا ثواب اوسکو بصورت سائبان کے بناکر دینی والی کے سر پر تانین گے تا گرمی اوسدن کی سے بچے ۔ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهٗ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کری اپنی کنبی پر خرچ کرنے مین دن عاشوری کی کشادگی کریگا اللہ تعالیٰ اوسپر باقی سال اوسکی مین کہا سفیان ثوری نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہی ہمنے اسکا پس پایا ہمنے اوسکو اسیطرح نقل کی یہہ رزین نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن مسعود سی اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور جابر سے اور ضعیف کہا ہی اسکو بیہقی نے **ف** بیہقی نے اسکو ضعیف کہکر یہہ بھی کہا ہی کہ اگرچہ طرق اسکی ضعیف ہین ولیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہوجاتی ہی اور حدیث سرمہ لگانی کی دن عاشوری کی جو بعضون نے نقل کی ہی کچہ اصل اوسکی نہین اور اسیطرح اور دسرے افعال جو دن عاشوری کی کرنی نقل کیے ہین اونکی بھی کچہ اصل نہین سوای روزی کی اور وسعت کرنی کھانیکی کہ یہہ ثابت ہین حدیث سے ۔ع **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الصَّدَقَةَ مَا هِيَ قَالَ اَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيْدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا کہا ابی ذر نے ای نبی خدا کے خبر دو مجکو کہ صدقہ کیا ہی ثواب اوسکا فرمایا چند در چند ہی یعنی کئی کئی حصے ہی اور نزدیک اللہ کے زیادہ بھی ہے نقل کی یہہ احمد نے

Marfat.com

ف کئی کئی حصے ہی حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ دس حصے سے سات سو تک ہی اور زیادہ بھی ہے کہ اگر چاہی سات سو سی بھی زیادہ ثواب دے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی اللہ بڑہاتا ہی ثواب جسکے لیے چاہتا ہی ۞ ح **بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ**

باب ہی اچھ بیان بہترین صدقہ کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَحَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَقَۃِ مَا کَانَ عَنْ ظَھْرِ غِنًی وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ حَکِیْمٍ وَحْدَہٗ

روایت ہی ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سی کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہو بی پروائی سی اور شروع کر ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہی تجہ پر نفقہ اوسکا روایت کی یہہ بخاری نی اور روایت کی مسلم نی نری حکیم سی ف بی پروائی سی کر یعنی صدقہ دی اور پھر غنا باقی رہی مطلق فقیر نہو جاوی یعنی قوت اہل و عیال کا رکہہ لی اور جو زیادہ اوس سی ہو تصدق کری اور عیال کو محتاج اور بھوکا نہ رکھی جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہی تجہ پر نفقہ اوسکا اور تحقیق یہہ ہی کہ ضرور ہی للہ دینی والی کو کہ یا تو غنا نفس حاصل ہو یعنی از راہ سخاوت نفس کی اللہ پر اعتماد کر کر دیتا جاوی اور دل غنی رہی کچھ پروا نہ کری جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نی تمام مال دیدیا اور حضرتؐ نی پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنی عیال کے لیی عرض کیا کہ اللہ اوسپر حضرت نی اونکی تعریف کی اور یا غنا مال باقی رہی کہ دی اور پھر مالدار رہی مفلس نہو جاوی جیسا کہ اوپر گذرا حاصل یہہ کہ اگر توکل حاصل ہو دیوی جو کچھ چاہی والا مقدم رکھی نفس و عیال کو اتنا نہ دی کہ آپ اور عیال بھوکے رہین ۞ ح ع **وَعَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَۃً عَلٰی اَھْلِہٖ وَھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خرچ کرتا ہی مسلمان کچھ خرچ اپنی اہل پر یعنی بیوی اور قرابتیون پر اور اوسمین توقع رکھتا ہی ثواب کی ہوتا ہی اوسکے لیے صدقہ یعنی بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ رَقَبَۃٍ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِہٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ اَعْظَمُھَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار ہی کہ خرچ کری تو اوسکو اللہ کی راہ مین یعنی حج یا جہاد یا طلب علم مین اور ایک دینار ہی کہ خرچ کریتو اوسکو بیچ آزاد کرنی بردیکی اور ایک دینار ہی کہ للہ دیتو مسکین کو اور ایک دینار ہی کہ خرچ کریتو اوسکو اپنے اہل پر بہت بڑی ہین دینارون مین از روی ثواب کی وہ دینار ہی کہ خرچ کیا تو نے اوسکو اپنی اہل پر نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُہُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی عِیَالِہٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی دَابَّتِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کری اوسکو آدمی وہ دینار ہی کہ خرچ کری اوسکو اوپر عیال اپنی کی اور وہ دینار کہ خرچ کری اوسکو اپنی جانور پر کہ پالا ہوا اوسکو جہاد کی لیے اور وہ دینار کہ خرچ کری اوسکو اوپر یارون اپنی کی اوس حال مین کہ وہ جہاد کرنیوالے ہون اللہ کی راہ مین نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی خرچ کرنا ان تین پر افضل ہی اورون پر خرچ کرنی سی ۞ ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِیْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اِنَّمَا ھُمْ بَنِیَّ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَیْھِمْ فَلَکِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ آیا واسطی میرے ثواب ہی خرچ کرنی مین اوپر بیٹون ابی سلمہ کی سوای اسکی نہین کہ وہ بیٹی میری ہین

Marfat.com

پس فرمایا خرچ کراوپر پس تیرے لیے ثواب ہی اوس چیز کا کہ خرچ کریگی تو اوپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت ام سلمہ پہلی
بی بی ابو سلمہ صحابی کی تھین اون سے کئی بچے ہوے تھے عمر اور زینب اور دُرّہ جب وہ مری تو حضرت سے نکاح ہوا اونکا پس اون
بچونکو ام سلمہ کچہ دیا کرتی تھین اوسکو پوچھا کہ مجھے ثواب بھی ہوتا ہی اونکے دینے مین یا نہین پس اسصورت مین مراد بیٹون سے بیٹے سگے ہونگے
یا ابو سلمہ کے اور بیوی سے جو بچے تھے اونکے دینے کا حکم پوچھا اس صورت مین بیٹون سے سوتیلے بیٹے مراد ہون گے ۲ ح

وعن زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ
قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهِ فَسْئَلْهُ
فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَأَةٌ
مِنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ
عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتُجْزِئُ
الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ
الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہی زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تصدق کرواے گروہ عورتون کے اگرچہ ہو زیورون تمہاری سے کہا زینب نے پس پھر کر آئے مین یعنی حضرت کی مجلس سے طرف عبد اللہ
بن مسعود کی پس کہا مینے کہ تحقیق تو مرد ہی سبک ہاتھ کا یعنی فقیر ہی اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہی ہمکو ساتھ دینے
صدقہ کے پس جا حضرت کی پاس اور پوچھہ اون سے یعنی یہہ کہ آیا کفایت کرتا ہی مجکو تصدق کرنا تجپر اور تیری اولاد پر یا نہین پس اگر
ہو یہہ تصدق کرنا تجپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کرے مجھسے تصدق کرون تم پر اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کرون اوسکو طرف غیر تمہارے کی
کہا زینب نے پس کہا واسطے میرے عبد اللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرت کی پاس کہا زینب نے پس گئی مین حضرت کی پاس پس ناگہان ایک عورت
انصار مین سے کھڑی تھے اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری مانند حاجت اوسکی کے تھی یعنی وہ بھی یہی
پوچھنے کو آئی تھی کہ آیا خاوند اور اوسکے متعلقون کو دون یا نہین کہا زینب نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تھی اون پر ہیبت
کہا پس نکلی ہمپر بلال پس کہا ہمنے اونکو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دو اونکو یہہ کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتی ہین
آپ سے کہ کیا کفایت کرتا ہے صدقہ دینا اونسے خاوندون اونکے کو اور یتیمون کو کہ اونکی پرورش مین ہین اور نہ خبر کر تو حضرت کو کہ کون ہین
ہم یعنی مبالغہ کیا بیچ نفی ریا کے کہ اس مین بالکل ریا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئے بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پس پوچھا حضرت سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلال نے ایک عورت ہی انصار مین
سے اور ایک زینب ہی پس فرمایا حضرت نے بلال کو کون سے زینب یعنی زینبین کئی ہین یہہ کون سی ہی کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اونکے دوہرا ثواب ہی ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ واسطے مسلم کے

ف ڈالی گئی تھی اونپر ہیبت یعنی اللہ تعالی نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور عظمت دی تھی کہ لوگ اونسے

ڈرتی تھے اور تعظیم کرتی تھی اونکی اسی لیے کوئی جرأت نکرتا تھا یکایک داخل ہونیکی اون پاس اور یہہ ہیبت خداداد تھی کہ اللہ تعالیٰ نے سبب عزت کا کیا تھا اسکو نہ یہہ کہ اپنی طرف سی بسبب بڑ خلقی کے تھی اور بلال نے اون عورتون کو بتا دیا باوجودیکہ اونھون نے منع کیا تھا اس لیے کہ جب حضرت نے پوچھا تو واجب ہوا اونکو بتا دینا اور نہ دیوے آدمی زکوۃ اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوے بیوی زکوۃ اپنی خاوند اپنی کی نزدیک ابو حنیفہ کے اس لیے کہ دونون شریک ہوتی ہین منافع مین عادۃً صاحبین کے نزدیک درست ہی بیوی کو کہ خاوند کو تیئن زکوۃ دی پس امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس حدیث مین صدقہ سے مراد صدقہ نفل ہے اور صاحبین کے نزدیک صدقہ محتمل فرض اور نفل دونون کو ہے ✦ع **وعن** مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام المومنین میمونہ بیٹی حارث کی سے یہہ کہ اونہون نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پھر ذکر کیا میمونہ نے یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے اگر دیتی تو یہہ لونڈی اپنے ماموؤن کو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس لیے کہ وہ احتیاج رکھتے تھے خادم کی پس اونکو دیتی تو صدقہ بھی ہوتا اور صلہ رحم بھی ✦ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا اے رسول خدا کے تحقیق واسطے میرے ہین دو ہمسائی پس کسکو اون مین سے تحفہ بھیجون یعنی پہلے یا زیادہ کسکو بھیجون فرمایا طرف اوسکی کہ بہت نزدیک ہو تجسے جسکا دروازہ اون مین سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہو اور ایک کا دروازہ تو قریب دروازے والے کو مقدم رکھے اور حدیث مین مراد حصر نہین ہی کہ اوسیکو دی دوسریکو نہ دے بلکہ مراد یہہ ہے کہ پہلے یا زیادہ اوسیکو بھیجے کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہے کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہی اوس سے اکثر اختلاط رہتا ہی اور اطلاع اوسکے حال کی بہت رہتی ہے پس اوس سے سلوک و محبت کرنی اولی ہے ✦ع **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت پکاوے تو شوربا پس بہت کر پانی اوسکا اور خبرگیری کر ہمسایون اپنے کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** خیال لذت کا نکرے بلکہ بہت سا شوربا کرے سالن مین اور ہمسایونکو بانٹے ✦ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَ اَبِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہت سا ثواب رکھتا ہی فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والے کی اور پہلے دی اوسکو کہ لازم ہو تجھپر نفقہ اوسکا نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** بہت کوشش کرنی کم مال والے کی یعنی افضل صدقہ وہ ہے کہ آدمی کم مال والا مشقت کھینچے اور جو کچھ استطاعت اوسکی ہو دیوے اور اوپر حدیث مین گذرا تھا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہے تطبیق ان دونون مین یہہ ہے کہ فضیلت تفاوت ہی بسبب اشخاص اور قوۃ توکل اور ضعف یقین کے یعنی پہلی حدیث اونکے حق مین ہے کہ جو توکل نر رکھتے ہون اور یہہ اونکے حق مین ہی کہ جو توکل و یقین کامل رکھتے ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتھہ مقل کے یعنی کم مال والا یکے غنی القلب یعنی دل غنی ہی تاکہ موافق ہو جاوے اوس حدیث کی افضل الصدقۃ ما کان عن ظہر غنیً حاصل یہہ کہ تصدق کرنا فقیر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہے تصدق کرنی مالدار کی سے اگرچہ بہت ہو ✦ع **وعن** سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ

Marfat.com

اثنتان صدقة وصلة رواه احمد والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی سلیمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہی یعنی ایک ثواب صدقہ ہی کا ہوتا ہی اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکھتا ہی ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنے ناتے دار کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** ابی هريرة قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال عندي دينار قال انفقه على نفسك قال عندي اخر قال انفقه على ولدك قال عندي اخر قال انفقه على اهلك قال عندي اخر قال انفقه على خادمك قال عندي اخر قال انت اعلم رواه ابوداود والنسائي اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میری پاس ایک دینار ہی یعنی اور چاہتا ہون خرچ کرنا اوسکا فرمایا خرچ کر اوسکو اپنے پر کہا اوس نے میرے پاس اور ایک دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اولاد پر کہا اوس نے میری پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اہل پر یعنی بیوی اور مان باپ اور قرابتیون پر کہا اوس نے میری پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنے خادم پر کہا اوس نے میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا کہ تو دانا تر ہی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** تو تو دانا تر ہے یعنی اوسکے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہی جسکو مستحق جانے اوسکو دے **ح** **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بخير الناس رجل ممسك بعنان فرسه في سبيل الله الا اخبركم بالذي يتلوه رجل معتزل في غنيمة له يؤدي حق الله فيها الا اخبركم بشر الناس رجل يسأل بالله ولا يعطى به رواه الترمذي والنسائي والدارمي اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بہترین آدمی کی وہ شخص کہ پکڑے ہوی ہے لگام گھوڑے اپنی کی اللہ کی راہ مین یعنی سوار ہوکر منتظر جنگ کا ساتھہ کافرون کے ہے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ اوس شخص کے کہ قریب ہو مرتبے مین شخص مذکور کے وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہے اپنی چند بکریون مین ادا کرتا ہی حق اللہ کا اون مین یعنی جنگل مین جا رہا الگ ہوکر لوگون سے اور بکریون سے گذران اپنی کرتا ہے اور زکوۃ اونکی ادا کرتا ہے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بدترین آدمیون کے وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہی ساتھہ قسم اللہ کے یعنی سائل اسطرح مانگتا ہی اوس سے کہ دی مجکو تجھے خدا کی قسم اور نہین دیتا ساتھہ اوسکے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **ف** ساتھہ بہترین آدمی کے یعنی اچھی لوگون مین سے ایک یہہ بھی ہی یہہ اس لیے کہا کہ غازی سب لوگون سے افضل نہین ہی اور اسیطرح بدترین آدمیون سے بھی یہہ مراد ہی کہ برون مین سے ایک یہی ہے **ع** **وعن** ام بجيد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رد السائل ولو بظلف محرق رواه مالك والنسائي وروى الترمذي وابوداود معناه اور روایت ہی ام بجید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دو مانگنے والے کو اگرچہ ساتھہ سم جلی ہوے کی ہو نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے اور نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نے معنی اسکے **ف** یہہ مبالغہ ہی بیچ پھیرنے سائل کے ساتھہ ادنی اوس چیز کے کہ میسر ہو یعنی جو کچھہ میسر ہو سائل کو دی بغیر دیے نہ پھیرے پس حقیقت اس کلام کی نہین مراد ہی اس لیے کہ کھر جلا ہوا قابل انتفاع کے نہین **ع** **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استعاذ منكم بالله فاعيذوه ومن سال بالله فاعطوه ومن دعاكم فاجيبوه ومن صنع اليكم معروفا فكافئوه فان لم تجدوا ما تكافئونه فادعوا له حتى تروا انكم قد كافأتموه رواه احمد وابوداود والنسائي اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پناہ مانگے ساتھہ اللہ کے پس پناہ دو اوسکو اور جو کوئی مانگے ساتھہ نام اللہ کے پس دو اوسکو اور جو شخص کہ بلاوے تمکو یعنی کھانیکے لیے پس قبول کرو بلانا اوسکا یعنی اگر کوئی مانع حسی

Marfat.com

یا شرعی نہو اور جو شخص کرے طرف تمہارے احسان یعنی قولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اوسکو یعنی تم بھی احسان کرو اوسپر جیسا اوس نے کیا پس اگر نہ پاؤ
مال کہ بدلا دو اوسکا پس دعا کرو واسطے محسن کے یہانتک کہ گمان کرو یہہ کہ بدلا دیا تمنے اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** جو شخص
پناہ مانگے تم سے یعنی جو شخص پناہ مانگے تمسے اور طلب کرے تم سے دفع شر تمہارے کی یا شر غیر تمہارے کی اور وقت پناہ مانگنے کے کہے خدا کا واسطہ دیتا ہون تجکو یہہ کہ دفع
کرو مجھسے شر پس قبول کرو کہنا اوسکا اور دفع کرو اوس سے شر واسطے تعظیم نام خدا تعالی کے اور احتمال ہے کہ حرف ب صلہ استعاذہ کا ہے یعنی جو کوئی
پناہ مانگے ساتھہ اللہ کے پس نہ تعرض کرو اوس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اوس سے اور یہانتک کہ گمان کرو انخ یعنی مکرر کرو دعا یہانتک کہ گمان کرو
تم کہ ادا کیا حق اوسکا اور ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اوسکے احسان پس کہا اوس نے احسان کرنیوالے کو جزاک اللہ خیرا پس
تحقیق مبالغہ کیا ثنا مین پس دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ جسنے کہا کسیکو جزاک اللہ خیرا ایکبار ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہو اس لیے کہ اس کے
کہنے مین گویا اسنے اپنے نفس کو عاجز جانا بدلا اوتارنے مین اور سپرد کیا حق سبحانہ کو پس اسکا ایکبار کہنا بمنزلہ مکرر دعا کرنیکے ہوا اور عادت تھی
ام المومنین عائشہ رض کی کہ جب دعا کرتا اونکے لیے سائل تو وہ بھی اوسیطرح دعا کرتین اوسکے لیے پھر دیتین اوسکو مال پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا
فرمایا کہ اگر نہ دعا کرون مین اوسکے لیے تو البتہ ہو حق اوسکا مجھپر بسبب دعا کے میرے لیے زیادہ حق میری سے اوسپر بسبب صدقہ کے پس دعا کرتی
ہون اوسکے لیے جیسیکہ وہ دعا کرتا ہے میرے لیے تاکہ بدلا اوتارون مین دعا اوسکی کا ساتھہ دعا اپنی کے اور خالص ہو صدقہ **ع** **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی جاوے ساتھہ ذات اللہ کے مگر بہشت نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یعنی نہ مانگو لوگون سے
کوئی چیز بواسطے ذات خدا کی یعنی نہ کہو کہ دی مجکو کوئی چیز واسطے ذات خدا کے یا واسطے اللہ کے اس لیے کہ نام اللہ تعالی کا بہت بڑا ہے اس سے
کہ مانگی جاوے ساتھہ اوسکے متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھہ اوسکے جنت کو یا اللہ مانگتے ہین ہم تجھ سے بواسطہ ذات کریم تیری کے یہہ کہ داخل کر تو ہمکو
جنت مین **ع** **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ
نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بِيْرَحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ
مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ
بِيْرَحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ
اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس سے کہ کہا تھا ابو طلحہ بہت مالدار مدینہ کے انصار
مین قسم کھجورون سے اور تھا بہت محبوب مالون اونکے سے طرف بیرحا کہ نام اونکے باغ کا تھا اور تھا وہ سامنے مسجد کے یعنی مسجد نبوی کے اور تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے اوس مین اور پیتے پانی اوس مین کا اچھا تھا یعنی شیرین یا حلال بلاشبہ کہا انس نے پس جب اوتری یہہ آیت
ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کو یعنی جنت کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو کھڑے ہوے ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور تحقیق بہت محبوب
مال میری سے طرف میرے بیرحا ہے اور تحقیق وہ صدقہ ہے واسطے اللہ کے امید رکھتا ہون نیکی اوسکے کی یعنی بوجب آیہ کریمہ کے اور امید وارہون

Marfat.com

ذخیرہ رکھنوا وسکی کا نزدیک اللہ کے پس رکھوا سکو اے رسول خدا کے جہان دکھلا دی تمکو اللہ یعنی آپ جس جگہ مناسب جانیے خرچ فرمایئے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہہ یعنی بیر جا مال ہے نفع دینے والا اور تحقیق سنا مینے جو کہا تو نے اور تحقیق مین مناسب جانتا ہون
یہہ کہ تقسیم کردے اسکو اپنے قرابتیون مین یعنی محتاج قرابتیونکو تا ثواب صدقہ کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ
یعنی جو فرمایا آپ نے پھر تقسیم کیا اوس باغ کو ابو طلحہ نے اپنے قرابتیون مین اور چچا کے بیٹون مین نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے ف
نبی عم بیان ہے اقارب کا یا اقارب سے سوائے انکے اور ناتیدار مراد ہون ۞ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا یہہ ہے کہ پیٹ بھر دے ایک جگر بھوکے کا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی جو چیز کہ جاندار ہو خواہ
کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور لیکن جانور موذی کہ جنکو دینے حکم مارنیکا ہے یعنی سانپ وغیرہ مستثنی ہین یعنی کھلانا اونکا اچھا نہین ۞ ع بَابُ ف
عادت ہے مولف کی کہ کہین نیا باب ہے ذکر کرتا ہے بغیر ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہے اوس مین حدیثین متممات اور ملحقات پہلی باب کی چنانچہ یہہ
باب بھی ویسا ہی ہے اور بعضے نسخون مین یون ہے باب ینفقہ المراۃ من مال زوجہا یعنی اس باب مین بیان ہے اوس چیز کا کہ خرچ کرے عورت
اپنے خاوند کے مال مین سے ۞ ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ
مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ
تصدق کرتی ہے عورت اپنے گھر کے طعام مین سے اوس حال مین کہ نہ اسراف کرنیوالے ہو ہوتا ہے واسطے اوسکے ثواب اوسکا بسبب خرچ
کرنے اوسکی کے اور ہوگا اوسکے خاوند کو ثواب اوسکا بسبب کمانے اوس مال کے اور واسطے داروغہ کے مانند اسی کے یعنی کھانا جسکے
حوالہ ہے اوسکو بھی ثواب بسبب خرچ کرنیکی ایسا ہی ہوتا ہے جیسے میان بیوی کو نہین کم کرتے بعض اونکے ثواب بعض کی کوچہ نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے ف یہہ محمول ہے اسپر کہ خاوند نے اذن دیدیا ہو بیوی کو تصدق کرنیکا صریحًا یا دلالۃً اور بعضون نے کہا کہ
یہہ حکم جاری ہوا ہے اوپر عادۃ اہل حجاز کے کہ عادت اونکی یہہ ہے کہ اپنی بی بیونکو اور خادمون کو اذن دیدیتے ہین یہہ کہ ضیافت کرین وہ مہمانون کی اور کھلاوین
سائل و مساکین اور ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرت نے اپنی امت کو کہ یہہ عادت نیک حاصل کرین ۞ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرتی ہے عورت کمائی یعنی مال خاوند اپنے کے سے بغیر حکم اوسکی کے پس واسطے اوسکے ہے آدھا ثواب اوس کا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بغیر اوسکے حکم کے مراد بغیر حکم اوسکی سے یہہ ہے کہ خاص اوس صدقہ کا خاوند نے حکم نہین کیا لیکن جانتی ہے
رضا خاوند کی بالاجمال صریحًا یا دلالۃً یعنی تھوڑی چیز ہو کہ اوسکے دینے کو کوئی منع نہین کرتا جیسے یہان فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیدیتی ہین ۞ ع
وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ
كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داروغہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوے اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتھہ اوسکے یعنی صدقہ اور مانند اوسکے کے
پوری بدون نقصان کے خوشی دل اپنی سے کے سے پس دیوے اوس چیز کو طرف اوسکے کہ حکم کیا گیا ہے اوسکے لیے ساتھہ اوس کے

Marfat.com

ایک ہی دو تصدق کرنیوالون مین کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس مین چار شرطین مذکور ہوئین ایک تو حکم ہونا مالک کا اور دوسرے پورا دینا اور تیسرے خوشی سے دینا یہہ اس لیے کہا کہ بعضے داروغہ اور خادم خوشی سے نہین دیتے جو کہ مالک دلواتے ہین اور چوتھی دینا اوسکو کہ جسکے لیے حکم کیا گیا ہے نہ اور مسکین کو اور لفظ متصدقین ساتھ صیغہ تثنیہ کے ہے یعنی ایک مالک اور دوسرا یہہ داروغہ یہہ جو دو صدقہ کرنیوالے ہین اون مین کا ایک یہی ہے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ صیغہ جمع کے ہے یعنی داروغہ بھی ایک تصدق کرنیوالون مین سے ہے حاصل یہہ کہ جو داروغہ مسلمان و امانت دار ہو کہ جو کچھ مالک دینے کا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہو اور خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہوا اوسکو کہ جسکے لیے مالک نے حکم کیا تو اوسکو بھی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہے **ع وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق ماں میری ناگہان مرگئی اور گمان کرتا ہون مین اوسکو کہ اگر بولتے کچھ للہ دیتے یا وصیت کرتے للہ دینے کی پس کیا ہے واسطے اوسکے ثواب اگر صدقہ دون مین اوسکی طرف سے فرمایا ہان ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہنچتا ہے اور اسیطرح دعا و استغفار میت کے لیے مفید ہے مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہے اور عبادات بدنیہ مین اختلاف ہے مانند نماز و تلاوت قرآن کے اور مختار یہہ ہے کہ انکا بھی ثواب پہنچتا ہے اور امام عبداللہ یافعی رح نے لکھا ہے کہ شیخ بزرگ قدر عبدالسلام کو بعد مرنیکے کسی نے خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین ہم دنیا مین حکم کرتے تھے ساتھ نہ پہنچنے ثواب تلاوت قرآن کے اور اس عالم مین برخلاف اوسکو پایا ہمنے **ع ح اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** اَبِي اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبہ اپنی کے سال حجۃ الوداع کے مین کہ نہ خرچ کرے عورت کچھ گھر خاوند اپنی کے سے مگر ساتھ اذن خاوند اپنی کے یعنی اذن صریحًا ہو یا دلالۃً کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کرے طعام بھی فرمایا یہہ نفیس ترین ہے مالون ہمارے سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی جب ادنی چیز طعام سے تصدق کرنے بغیر اذن خاوند کے نہ درست ہوئی تو طعام تو افضل چیز ہے یہہ کا ہیکو درست ہوگا اور ظاہر مین اس حدیث مین اور اوپر کی بعض حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن فائدون کو جو کوئی دیکھے گا تو کچھ تعارض و شبہہ باقی نہ رہیگا اس لیے کہ اون سے تطبیق معلوم ہو جائیگی **ع وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَاَةٌ جَلِيْلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا كُلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرُّطَبُ تَاْكُلْنَهُ وَتُهْدِيْنَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سعد سے کہ جب بیعت خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی یعنی عہد لیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کے عورتون سے تو کھڑے ہوئی ایک عورت بزرگ قدر یا دراز قد گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتون سے تھی پس کہا ای نبی اللہ کے تحقیق ہم بھاری ہین اپنی باپون پر اور اپنے بیٹون پر اور اپنے خاوندون پر پس کیا حلال ہے ہمارے لیے مالون اونکی سے یعنی بغیر اونکے حکم کے فرمایا تازہ مال کھاؤ تم اوسکو بطریق تحفہ کے بھیجو اوسکو نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** مراد تازہ مال سے یہہ ہے کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودھ اور مانند انکی کے اور بعضے میوے کہ جلدی بگڑ جاتی ہین پس ایسی چیزون مین حاجت اذن کی نہین اس لیے کہ عرف عادت جاری ہے کہ لوگ ایسی چیزون کے خرچ کرنیکو منع نہین کرتے پس اذن دلالۃً حاصل ہے بخلاف خشک چیز کے کہ اوسمین اذن و رضا ضرور چاہیے **ع ح اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِيْ مَوَالِيَّ اَنْ

اَقْدِرُ لَهُمَا فَجَاءَ فِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ فَقَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا وَقَالَ فِي رِوَايَةٍ كُنْتَ مَمْلُوْكًا فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمیر غلام آزاد ابی اللحم کا سے کہ کہا حکم کیا مجکو صاحب میری نے کہ چیزون مین گوشت کو یعنی سکھانے کے لیے پس آیا میری پاس ایک مسکین پس کھلایا مینے اوسکو اوس مین سے پس جانا یہ صاحب میری نے پس مارا مجکو پھر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا مین نے یہہ روبرو حضرت کے پس بلایا حضرت رض صاحب میری کو پھر فرمایا کیون مارا تو نے اوسکو کہا دیتا ہو طعام میرا بدون حکم میری کے فرمایا ثواب درمیان تم دونون کی ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عمیر نے تھا مین غلام کسیکا پس پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنے کے سے کچھ یعنی چیز قلیل یا وہ چیز کہ اذن ہی اوس مین عادۃً فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونون کی ہے آدھون آدھ نقل کی یہہ مسلم نے ف ثواب درمیان تم دونون کی یعنی اگر امر کرتا تو دینے کا یا راضی ہوتا اور کہا طیبی نے کہ مقصود حضرت کا یہہ نہین تھا کہ غلام کو حق تصرف ہی ملک مولی مین علی الاطلاق بلکہ مکروہ جانا حضرت نے مارنا غلام کو ایسے امر پر کہ مولی کی حق مین اچھا تھا پس رغبت دلائی مولی کو اسپر کہ غنیمت جانے ثواب کو اور درگذر کرے اوس سے غرضکہ یہہ تعلیم اور رہنمائی تھی ابی اللحم کو لیکن نہ تقریر یعنی جائز رکھنا فعل غلام کا ✦ع

بَابُ مَنْ لَا يَعُوْدُ فِي الصَّدَقَةِ

باب ہی بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہ لیوے صدقہ دیدی ہوے اپنی کو یعنی نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا سوار کیا مینے کسیکو گھوڑی پر راہ خدا مین یعنی ایک غازی پس گھوڑا نہ تھا مین نے اوسکو گھوڑا دیا پس ضائع کیا اوس شخص نے کہ تھا گھوڑا اوس پاس یعنی بسبب بے غوری کے دبلا کر دیا پس چاہا مینے یہہ کہ مول لون مین اوسکو اور گمان کیا مینے یہہ کہ بیچیگا وہ اوسکو سستا پھر پوچھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید کر اوسکو اور نہ عود کر اپنے صدقہ مین اگرچہ دیوے تجکو وہ بدرہم سے ایک درہم کے یعنی یہہ عود صورت ہی نہ حقیقۃ اس لیے کہ رجوع کرنیوالا اپنے صدقہ مین مانند کتے کے ہی کہ چاٹتا ہی اپنی قی کو اور ایک روایت مین ہے کہ نہ رجوع کر اپنے صدقہ مین یعنی اگرچہ صورت مین ہو اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنے صدقہ مین مانند چاٹنے والے کے ہی اپنی قی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بیچیگا اوسکو سستا یعنی بسبب بے پروا ہو جانیکی یا اسلیے کہا کہ مین محسن اوسکا تھا اور نہ خرید کر یہہ نہی تنزیہی ہی کما ابن ملک نے کہ گئی ہین بعضی عالم طرف اسکے کہ صدقہ دینیوالے کو خریدنا اپنے صدقہ کا حرام ہے بموجب ظاہر اس حدیث کی اور اکثر علما کہتے ہین کہ یہہ مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ اس مین قبح لغیرہ ہی وہ یہہ ہے کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہی وہ اکثر سستے مول کو بیچتا ہے صدقہ دینیوالے کے ہاتھ بسبب پہلے احسان اوسکی کے پس ہوتا ہی مانند عود کرنیوالے کے اپنے صدقہ مین بیچ اوس مقدار کے کہ رعایت کیا گیا ✦ع

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی اونکے پاس ایک عورت

پھر کہا ای رسول خدا کی تحقیق تصدق کی تھی مینے اپنی مانکو ایک لونڈی اور تحقیق مان مرگئی یعنی پس آ بالون مین اوسکو اور عود کریگی میری ملک مین یا نہین فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا یعنی بسبب تصدق کرنیکے اور پھیر دیا لونڈیکو تجھپر میراث نے کہا عورت نے اے رسول اللہ کے تحقیق تھی مان پر روزی مہینہ بھر کی کیا روزی کہون مین اوسکی طرف سے یعنی حقیقۃً یا حکماً فرمایا کہ روزی رکھہ اوسکی طرف سے کہا اوس عورت نے کہ تحقیق مان میری نے نہین حج کیا کبھی کیا حج کرون مین اوسکی طرف سے فرمایا کہ ہان حج کر اوسکی طرف سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پھیر دیا میراث نے یہہ نسبت مجازاً ہی یعنی پھیرا اوسکو اللہ نے تجھپر بسبب میراث کی اور ہوئی لونڈی ملک تیری بسبب ارث کی اور آئی تیرے پاس ساتھہ وجہ حلال کے حاصل یہہ کہ صدقی مین عود کرنا جو منع ہے یہہ اوس قبیلہ سے نہین ہے اسلیے کہ یہہ امر اختیاری نہین ہے اور روزے رکھہ یعنی حکماً کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہی مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ روزہ رکھنا کسی کی طرف سے کسی کو درست نہین بلکہ وارث فدیہ دین کہ بیان اسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضاء روزون مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ عبادت کئی قسم پر ہے ایک تو نری مالی جیسی زکوۃ اور دوسری نری بدنی جیسی نماز اور تیسری مرکب مالی اور بدنی سے جیسی حج پس مالی مین نیابت جائز ہے حالت اختیاری مین بھی اور ضرورت مین بھی اس لیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہے سو حاصل ہی بسبب ادا کرنے نائب کی اور بدنی مین نیابت کسی حال مین جائز نہین اس لیے کہ مقصود مشقت مین ڈالنا نفس کا ہے اور وہ حاصل نہین ہوتا نائب کو کرنے سے اور مرکب مین جائز ہے وقت عجز کے نہ حالت قدرت مین اور حج نفل مین جائز ہی نائب کرنا حالت قدرت مین بھی اسلیے کہ باب نفل کا وسیع تر ہے اور ہان حج کر یعنی برابر ہی کہ واجب ہوا تھا اوسپر یا نہین وصیت کی تھی اوسکو یا نہین وارث کو درست ہی کہ مورث کی طرف سے حج کروا دی یا آپ کرے بغیر اذن اوسکی کے اور غیر کو اذن شرط ہی واللہ اعلم تمام ہوئی کتاب الزکوۃ ساتھہ مدد و توفیق اللہ تعالیٰ کے اب آگے اوسکے ہی کتاب الصوم نسال اللہ اتمامہ + ع ح **كِتَابُ الصَّوْمِ** کتاب ہی بیچ بیان روزے کے **ف** صوم کی معنی لغت مین بند رہنے کے مطلق بند رہنے کے اور شرع مین معنی اسکی ہین بند رہنا کھانے پینے اور جماع کرنے سے اور داخل کرنے کسی چیز کے سے اندر بدن کے کہ اوسکو حکم اندر کا ہی فجر سے غروب تک ساتھہ نیت کی اور روزہ رکھنے والا اہل بھی ہو یعنی مسلمان بھی ہو اور پاک بھی ہو حیض و نفاس سے اور روزہ یعنی رمضان کا تیسرا رکن ہے اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑے فائدون کے لیے سب مین بڑی فائدہ اسکی دو ہین ایک تو یہہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہی نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہے تیزی اوسکی اور سب اعضا آنکھہ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہو جاتی ہین بسبب اسکی پس خواہش گناہ کی کم ہوتی ہی چنانچہ اس لیے کہا گیا ہے کہ جب بھوکا ہوتا ہی نفس سیر ہوتی ہین تمام اعضا یعنی رغبت نہین کرتے مناسب اپنی کے اور جب سیر ہوتا ہی نفس بھوکی ہوتے ہین سب اعضا یعنی رغبت کرتے ہین مناسب اپنی کے اور مناسب سے مراد وہ چیز ہے کہ عضو اوسکے لیے پیدا ہوتا ہے مثلاً آنکھہ دیکھنے کے لیے پیدا ہوئی ہے پس حالت بھوک مین کسی چیز کے دیکھنے کی رغبت نہین ہوتی اور پیٹ بھرے پر ہوتی ہے اسیطرح باقی کو سمجھہ لے اور دوسرا فائدہ یہہ ہے اس سے دل صاف ہو جاتا ہی کدورتون سے اس لیے کہ کدورت دلکی بسبب فضول زبان اور آنکھہ اور اور اعضا کی ہوتی ہے یعنی کلام زائد حاجت سے کرنی اور دیکھنا بلا ضرورت اور اور اعضا سے کام زیادہ حاجت سے کرنے اور روزہ داران چیزون سے امن مین ہوتا ہی اور بسبب صفائی دل کے اچھے کام کرتا ہے اور درجات عالی حاصل ہوتی ہین اور اور فائدہ اسکا یہہ ہی کہ یہہ سبب رحم کا ہوتا ہی مساکین پر اس لیے کہ بعض اوقات جو رنج بھوک کا چکھتا ہی تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہے پس اور کو بھوکا دیکھتا ہی تو رحم کرتا ہی اور اور فائدہ اسکا یہہ ہی کہ موافقت کرتا ہی فقرا کی اوٹھاتا ہی کبھی وہ چیز کہ اوٹھاتی ہین وہ اور اس سے بلند ہوتا ہی مرتبہ اسکا نزدیک اللہ تعالیٰ کے جیسکہ منقول ہے بضعفائی سے کہ ایک شخص اونکی پاس گیا جاڑے مین پس پایا اونکو کہ بیٹھے ہوئے کانپتے تھے اور کپڑے اونکے لٹکتے تھے سر پایہ پر پس کہا

Marfat.com

اونکو کہ ایسی وقت مین کہڑی اوتاری تمنی کہای بھائی فقرابہت ہین اور مجکو طاقت نہین کہ خبر گیری اونکی کرون کپڑون کی طرف سی پس موافقت کرتا ہون
اونکی ساتھہ اوٹھانی تکلیف جاڑی کے جیسیکہ وہ اوٹھاتی ہین انتہی اور اس لیے تھی کہتے بعضے اولیا عارفین وقت کھانی ہر نوالی کے اللھم لا تواخذنی
بحق الجائعین یعنی یا اللہ مواخذہ کر مجسے ساتھہ حق بھوکون کی اور حضرت یوسف علیہ السلام نہین سیر ہوتی تھے طعام سے سال قحط مین
باوجود کثرت غلہ کے کہ اونکی پاس تھا تاکہ نہ بھول جاوین بھوکون کو اور مشابہ ہون ساتھہ اونکی تکلیف اوٹھانی مین پھر ہوئی فرضیت
رمضان کی دس روز بعد تحویل قبلہ کے شعبان کے مہینی مین کہ اٹھارون مہینا تھا ہجرت سی اور بعضون نی کہا ہے کہ نہین فرض تھا
پہلے اسکے کوئی روزہ اور بعضون نی کہا کہ تھا پھر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون نی کہا کہ عاشورہ کا تھا اور بعضون نی کہا ایام بیض کے اور اختلاف
کیا ہی علما نی کہ نماز افضل ہے یا روزہ مشہور جمہور کی نزدیک یہہ ہی کہ نماز افضل ہے سب اعمال سی اور بعضون نی کہا روزہ افضل ہے
اور منکر فضیت روزہ رمضان کے کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا اشد گنہگار چنانچہ در مختار کی باب مایفسد الصوم مین لکھا ہی ولو اکل عمدا
شہوۃ بلا عذر یقتل یعنی جو شخص کھاوی رمضان مین قصدا بلا عذر علی الاعلان و بیباکانہ قتل کیا جاوی ع + ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِیْ
رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہی رمضان کھولے جاتی ہین دروازی آسمان کے اور
ایک روایت مین ہی کہ کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کی اور بند کیی جاتے ہین دروازی دوزخ کے اور قید کیی جاتی ہین شیاطین اور ایک
روایت مین ہے کھولی جاتی ہین دروازے رحمت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کھولی جاتی ہین دروازی آسمان کی یہہ کنایہ ہے
اس سی کہ پی در پے رحمت نازل ہوتی ہی اور چڑھتی ہین اعمال بغیر مانع کے اور دعا قبول ہوتی ہے اور کھولے جاتے ہین دروازے
بہشت کی یہہ کنایہ ہی اس سے کہ توفیق ہوتی ہے نیک کامون کی کہ باعث دخول جنت کی ہین اور بند کیی جاتی ہین دروازی دوزخ کی یہہ کنایہ
اس سی ہی کہ باز رہتا ہی روزہ دار ایسے کامون سی کہ باعث داخل ہونی دوزخ کے ہون اس لیے کہ روزہ دار بچتا ہی کبائر سے اور بخشی جاتی ہین
اوسکی صغیرہ گناہ بسبب برکت روزی کے اور قید کیی جاتے ہین شیاطین یعنی زنجیرون مین باندھی جاتی ہین سرکش شیطانون مین سے کے اور
بعضون نی کہا کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ باز رہتی ہین شیاطین لوگون کے بہکانے سی اور لوگ وسوسی اونکی نہین قبول کرتی اس لیے کہ بسبب روزی کے
جاتی رہتی ہی قوۃ حیوانیہ جو جڑ ہی غضب اور شہوت کی جو کہ باعث ہوتی ہین طرح طرح کے گناہونکی اور قوی ہوتی ہی قوۃ عقلیہ جو باعث ہوتی ہے
طاعات کی جیسیکہ دیکھا ہی جاتا ہی کہ رمضان مین بہ نسبت اور مہینون کی گناہ کم ہوتی ہین اور عبادت بہت ہوتی ہے اور جملہ فتحت ابواب الرحمۃ
کہ ایک روایت مین آیا ہی بدلے فتحت ابواب السمآء کی ہے اور باقی حدیث وہی ہے جو کہ مذکور ہوئی + ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ یُسَمّٰی الرَّیَّانَ لَا یَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین آٹھہ دروازی ہین اون مین سی ایک دروازہ
ہی کہ نام رکھا گیا ہی اوسکا ریان نہ داخل ہونگے اوس مین مگر روزہ دار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ریان کی معنی ہین سیراب کے
اور بیان اسکا باب فضل الصدقہ مین بتفصیل کیا گیا ہی جو چاہی وہان سی دیکھ لے + ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا

Marfat.com

وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سی یعنی سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کی یعنی نہ لوگون کی ڈر سے اور نہ سنانی دکھانیکی لیے رکھا بخشی جاوینگے اوسکی لیے جو کہ پہلے کیے گناہون سی اور جو کوئی کھڑا ہوا رمضان مین ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کی معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہین گناہون سی اور جو کوئی کھڑا ہوا شب قدر کو ایمان سی یعنی ایمان رکھتا ہوا اوسکی ہونے پر اور واسطے طلب ثواب کے بخشے جائین گے اوسکی لیے جو پہلے کیے گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف اور کھڑا ہوا رمضان مین یعنی رمضان کی راتون مین تراویح پڑہی اور تلاوت قرآن کرے اور ذکر کرے اور طواف اور عمرہ کری اور مانند انکی سکے اور عبادتین کرے اور کھڑا ہو شب قدر کو خواہ جانا اوسکو یا نہ جانا اور بخشی جائین گے لخ کہا نووی نے کہ مکفرات یعنی اعمال گناہ جھاڑنیوالے گناہون صغائر کو مٹا ڈالتے ہین اور کبائر کو ہلکا کر دیتے ہین اور اگر گناہ اوسکی ذمہ نہین ہوتی تو بسبب مکفرات کی بلند ہوتے ہین درجے جنتون مین ۞ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ حَسَنَةٌ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہی ثواب اوسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اوسکے کے سات سو چند تک فرمایا اللہ تعالیٰ نے مگر روزہ اس لیے کہ روزہ میرے ہی لیے ہی اور مین ہی جزا دونگا اوسکی یعنی اوسکی جزائین مین جانتا ہون آپ ہی دونگا نہ سونپونگا اوسکو طرف غیر اپنی کے چھوڑتا ہی خواہش اپنی اور کھانا اپنا میرے لیے یعنی بسبب امر میری کی اور قصد رضا میری کی اور ثواب میری کی لیے اور روزہ دار کی لیے دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک افطار اپنی کے اور ایک خوشی وہ ملاقات پروردگار اپنی کے یعنی بسبب ملنے ثواب کے اور البتہ بو منہ روزہ دار کے خوشتر ہی نزدیک اللہ کی بو مشک کی ہی اور روزہ سپر ہے یعنی اسکی سبب سے بچتا ہے شر شیطان سی دنیا مین اور آگ دوزخ سے آخرت مین پس جب ہو دن روزی ایک تمھاری کا پس نہ بات فحش کرے اور نہ آواز بلند کرے ساتھہ بیہودگی کے پس اگر بُرا کہے اوسکو کوئی یا ارادہ کرے لڑنے اوسیکا پس چاہیے کہ کہی تحقیق مین شخص روزہ دار ہون نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف ایک نیکی کے جو دس نیکیان لکھی جاتی ہین یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اور زیادہ کیجاتی ہے سات سو حصہ تک بسبب بہت ریاضت اور صدق نیت اور خلوص کے بلکہ بعضی جاہ اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے جیسا کہ آیا ہی کہ مکہ مین ایک نیکی کی لاکھہ نیکیان لکھی جاتی ہین اور مگر روزہ یعنی ثواب اوسکا بی نہایت ہی کہ مقدار اوسکی کوئی نہین جانتا سوای اللہ تعالیٰ کے ایسی فضیلت روزہ کی دو سبب سے ہی ایک تو یہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہی لوگون سے بخلاف تمام عبادتون کی کہ وہ ایسی نہین ہوتین پس ہوتا ہی یہہ خالص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ریا کو اس مین دخل نہین چنانچہ اسیکی طرف اشارہ فرمایا ساتھہ اس لفظ کے فانہ لی یعنی روزہ خاص میری ہی لیے ہے اسلیے کہ روزہ کی لیے صورت نہین ہی وجود مین بخلاف اور عبادات کی اور دوسرا سبب یہہ ہی کہ روزہ مین نفس کشی ہی اور نقصان بدنکا ہی اور صبر کرنا پڑتا ہی بھوک اور پیاس پر اور اور عبادات مین یہہ باتین نہین چنانچہ اسیکی طرف اشارہ فرمایا ساتھہ اس لفظ کے یدع شہوتہ یعنی چھوڑتا ہی اون چیزون کو کہ دل چاہتا ہی یعنی جو چیز منع ہین روزی مین وہ چھوڑ دیتا ہی اور لفظ طعامہ بعد لفظ شہوتہ کی ہی تخصیص بعد تعمیم کی یا شہوۃ سی مراد جماع ہی اور طعام سے اور چیزین روزہ توڑنیوالین اور ایک خوشی نزدیک افطار کی بسبب

نکلنے کے عہدہ حکم الٰہی سے یا بسبب نیز انیت اور توفیق عبادت کے یا بسبب کھانے اور پینے کے حالت بھوک اور پیاس مین اور اخیر جملہ کی معنی
یہہ ہین کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہے یا ارادہ لڑنے کا کرے تو وہ اوسکو برا نکہے اور نہ لڑے بلکہ کہے کہ مین روزہ دار ہون یہہ بات یا تو
زبان سے کہے تاکہ باز رہے دشمن اس لیے کہ گویا اس نے کہا اوسکو کہ جب مین روزہ دار ہوا تو نہین جائز مجھے لڑنا تجھسے پس نہین لائق تجھکو بھی لڑنا
اسوقت اس لیے کہ یہہ خلاف مروت کے ہے پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہہ ہین کہ مین روزہ سے ہون پس نہین لائق تجھکو زبان درازی یا دست درازی
اسلیے کہ مین اللہ تعالیٰ کے ذمہ مین ہون یا یہہ بات اپنے دل مین کہے کہ مین روزہ سے ہون مجھکو نہ چاہیے کہ برا کہون یا لڑون ÷ ع ÷ ح لفظ
الا الصوم پر مولانا عبد العزیز رح نے لکھا ہے کہ کہا بعضے شارحون نے ہم جانتے نہین کہ یہہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہے لیکن واجب ہے
ہمپر تصدیق کرنی اسکی اور بعضون نے کہا کہ عرب روزہ رکھنے مین اللہ کا شریک کسیکو نہین کرتے تھے یعنی سجدہ وغیرہ اور کی طرح کرتے
ہین ویسے روزہ کسیکا نہین رکھتے تھے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور حق یہہ ہے کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہما چھوڑتا ہے تو ایک طرح کی پاکی
حاصل کرتا ہے پس اسبات مین متخلق ہوتا ہے ساتھہ خلق باری تعالیٰ کے یعنی جیسی باریتعالیٰ منزہ ہے کھانے پینے سے ویسی ہی یہہ بھی اپنے کو منزہ
کرتا ہے کھانے پینے سے دنکو پس اس سبب سے خصوصیت ہے اسکی انتہیٰ ÷ اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسیکا نہین رکھتے تھے
اور یہان کے بعضے لوگون نے اونسے بھی بڑھ کر قدم رکھا ہے شرک کرنے مین کہ بعضے بزرگون کے روزے بھی رکھتے ہین بجاوے اللہ تعالیٰ
ہم سبکو اس بلا سے مؤلف **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ
اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ
لَیْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہے پہلی رات مہینے رمضان کی سے قید کیے جاتے ہین شیطان اور سرکش جنون کی اور بند کیے
جاتے ہین دروازے دوزخ کے پس نہین کھولا جاتا ہے اوس سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پس نہین بند
کیا جاتا اوس سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنیوالا اے طلب کرنیوالے خیر کے یعنی عمل اور ثواب کی متوجہ ہو یعنی اللہ کی طرف اور اے
ارادہ کرنیوالے برائی کے بند رہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہین آزاد کیے ہوے آگ سے یعنی اللہ تعالیٰ آزاد کرتا ہے بہت بندونکو
آگ سے بحرمت اس ماہ مبارک کی پس شاید کہ تو بھی ہو اون مین سے اور یہہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے یعنی رمضان کی شبون مین نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے ایک شخص سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** شیطانون کو قید کرتے ہین اس لیے کہ وہ وسوسہ
ڈالین روزہ دارون کے دلون مین اور نشانی اسکی یہہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنون مین پرہیز کرتے ہین گناہ سے اور رجوع کرتے ہین طرف
اللہ تعالیٰ کے اور بعضون مین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے تو سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ تاثیر ہے پہلے بہکانے شیاطین کے کہ بیٹھہ رہی ہے اندر بُری نفسون کے
یعنی پہلے جو شیطان بہکاتا تھا نفس کو عادت اوسکی پڑ رہی ہے اوس سے اب بھی کرتا ہے اور متوجہ ہو طرف اللہ تعالیٰ کے یعنی بہت کوشش کر
اوسکی عبادت مین اس لیے کہ یہہ وقت ایسا ہے کہ دیا جاویگا ثواب بہت تھوڑے عمل پر اور بند رہ برائی سے یعنی باز آ گناہ سے اور رجوع کر طرف
اللہ تعالیٰ کے اس لیے کہ یہہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہے ÷ ع ÷ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ صِیَامَهُ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغَلُّ فِیْهِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ

وتغل فيه مردة الشياطين لله فيه ليلة خير من الف شهر من حرم خيرها فقد حرم رواه احمد والنسائي روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیی اللہ تعالی نے تمپر روزی اوسکی کھولے جاتی ہین اوس مین دروازے آسمان کی اور بند کیی جاتی ہین اوس مین دروازی دوزخ کے اور طوق پہنائی جاتے ہین اوس مین سرکش شیطانون کو واسطے اللہ کے اوس مین یعنے رمضان کی راتون مین یا عشرہ اخیر رمضان مین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینون سے یعنی عمل کرنا اوس مین افضل ہی عمل کرنے سے ہزار مہینون مین کہ نہو اون مین لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بھلائی اوسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سی نقل کی یہ احمد اور نسائی نے **ف** سرکش شیطانون کے سمجھا جاتا ہی اس حدیث سی کہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگے یہہ عجیب معنی ہین دور ہوجاتا ہی بسبب انکی اشکال پہلا پس ہوگا عطف مردہ کا شیطان پر پہلی حدیث مین عطف تفسیر و بیان اور محروم رہا بھلائی اوسکی سے یعنی نہ توفیق ہوئے شب بیداری کی اگرچہ اول شب اور آخر ہی شب جاگتا اور بندگی کرتا اس لیے کہ وارد ہوا ہے کہ جسنے نماز پڑہی عشا اور صبح کی جماعت سی پس پایا اوس نے حصہ اپنا لیلۃ القدر سے اور محروم رہا ہر بھلائی سے اس مین بڑا مبالغہ ہے اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سے ہے ✦ع **ف** یہہ جو ملا علی رح نی کہا کہ دور ہوجاتا ہی بسبب انکی پہلا اشکال مراد پہلی اشکال سے وہ ہی جو کہ اوپر کی حدیث کو فائدی مین گذرا کہ بعضون مین جو خلاف اسکی پایا جاتا ہے حاصل یہہ کہ اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ شیطان جو قید ہوتے ہین تو پھر گناہ کیون ہوتی ہین ایک تو اسکا جواب اوپر کی فائدی مین لکھا گیا کہ وہ تاثیر پہلی بہکانی شیطان کی ہی اور دوسرا جواب یہہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتی ہین اور ایسی ویسی چھوٹی رہتی ہین وہ بہکاتی ہین لیکن فصل اوّل کی پہلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مطلق شیاطین قید ہوتی ہین پس دوسرا جواب کچھہ خوب نہوا ایک تقریر میری استاد مکرم مولانا اسحٰق زاد اللہ شرفا نی بیان فرمائی کہ وہ ان سب سے افضل ہی اوس سے اشکال مذکور نہین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہوجاتی ہی وہ یہہ ہی کہ سرکش شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کی ہی اور مطلق شیطانونکا قید ہونا بہ نسبت بعض کی یعنی سرکش شیطان فاسقون کی بہکانی سی روکی جاتی ہین کہ وہ بہ نسبت اوردنون کے گناہ کم کرتی ہین اور ایسی ویسی شیطان بہکاتی رہتی ہین اور مطلق شیاطین صلحا کی بہکانی سی روکی جاتی ہین کہ وہ کبیرہ گناہ سی باز رہتی ہین اور اگر کرتی بھی ہین بمقتضای بشریت کے تو توبہ و استغفار کرتی ہین اور ایک جواب یہہ ہی کہ بعضی گناہ بسبب بہکانی شیطان کی ہوتی ہین اور بعضی بمقتضای نفس کے پس جو کہ شیطان کی بہکانی سے ہوتی اون سے لوگ محفوظ رہتے ہین اور جو کہ بمقتضای نفس کی ہوتی ہین وہ اون دنون مین بھی ہوتی ہین انتہی ✦ مؤلف **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ اِنِّىْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کے کہیگا روزہ ای رب میری تحقیق مین منع کیا اسکو کھانی سے اور رغبت کی چیزون سے دن مین یعنی پانی اور جماع اور غیبت وغیرہا سے پس شفاعت قبول کر میری اسکی حق مین اور کہیگا قرآن باز رکھا تھا مینے اسکو نیند سے رات کو پس قبول کر شفاعت میری اسکی حق مین پس قبول کیجاویگی شفاعت انکی نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** قرآن یعنی پڑہنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہی اور شاید کہ رمضان کی شفاعت سی گناہ مٹائی جاوینگے اور قرآن کی شفاعت سی درجے اعلی ملینگے ✦ع **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس بن مالک سی کہ کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ مہینا آیا ہے تمپر اور اس مین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینون سے یعنی شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اوس سے یعنی خیر اوسکی سے کہ توفیق عبادت کی نہوئی اوس مین اور قیام بعض شب کا بھی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سے اور نہین محروم کیا جاتا خیر اوسکی سے مگر ہر بے نصیب نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** آیا تمھارے پاس یعنی پس غنیمت جانو اسکے آنے کو دنونکو روزے رکھو اور قیام کرو راتون کو اور مگر ہر بے نصیب یعنی جو کہ بے نصیب سعادت سے ہے اور نہین ذوق ہے اوسکو عبادت مین وہی محروم رہتا ہی اس سے **وعن** سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر یوم من شعبان فقال یا ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشھر المواساۃ وشھر یزاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینتقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر دن شعبان کے یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا ای لوگو تحقیق سایا ڈالا تمپر مہینہ بڑی نے یعنی قریب آیا مہینا رمضان کا مہینا ہی بابرکت مہینا ہی کہ اوس مین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینے سے یعنی لیلۃ القدر کیی اللہ تعالیٰ نے روزے اوسکے فرض اور کیا قیام رات اوسکی کا نفل جو کوئی نزدیکی ڈہونڈہی اللہ کی اوس مین ساتھہ کسی خصلت کی نیکی سے یعنی انواع نفل سے ہوتا ہی مانند اوسکے کہ ادا کیا فرض سوای رمضان کی یعنی نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہی جیسے فرض کا اور دنون مین اور جسنے ادا کیا فرض رمضان مین یعنی بدنی یا مالی ہوتا ہی مانند اوسکے کہ ادا کیے ستر فرض سوای رمضان کے اور وہ مہینہ صبر کا ہی اور صبر ثواب اوسکا بہشت ہی اور مہینہ غمخواری کا ہی اور مہینا ہی کہ زیادہ کیا جاتا ہی اوس مین رزق مؤمن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مؤمن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان مین روزہ دار کو یعنی کسب حلال سے ہوتا ہی اوسکے لیے سبب بخشش کا واسطے گناہون اوسکی کے اور سبب آزادی ذات اوسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطے اوسکے ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اوسکے سے کچھہ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہین ہین سب ہمارے کہ پاوین اسقدر کہ افطار کروا وین ساتھہ اوسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیتا ہے اللہ تعالیٰ یہہ ثواب اوس شخص کو کہ افطار کروا وے روزہ دار کو ساتھہ ایک گھونٹ لہسی کی یا ایک کہجور کے یا ایک گھونٹ پانی کے اور جو شخص کہ پیٹ بھر دیگا روزہ دار کا پلاویگا اوسکو اللہ حوض میرے سے یعنی حوض کوثر سے پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنی بعد اوسکے یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ مہینا ہی کہ پہلا اوسکے رحمت ہی اور بیچ مین اوسکی بخشش ہے یعنی وہ زمانہ مغفرت کا ہی اور آخر اوسکی آزادی ہی آگ سے یعنی یہہ تینون چیزین مؤمنون ہی کے لیے ہوتی ہین نہ کافرون کے لیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجھہ لونڈی غلام سے مہینہ رمضان کی مین بخشتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے اور آزاد کرتا ہے اوسکو آگ سے **ف** اور کیا قیام رات اوسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری

Marfat.com

اوسکی واسطے تراویح پڑہنے اور مانند اوسکی کے سنت مؤکدہ پس جسنے کیا یہہ پہنچا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اسکو محروم رہا خیر سے اور گرفتار ہوا اللہ کی عتاب مین اور ابو داؤد مین بیچ باب فی شہادۃ الواحد علے رویۃ ہلال رمضان کے آیا ہی فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا یعنی جب گواہی گذری رمضان کے چاند کی تو حضرت نے حکم کیا بلال کو ندا کرنیکا پس ندا کی اونھون نے لوگون مین یہہ کہ قیام کرین یعنی تراویح پڑہین اور روزہ رکھین اور وہ مہینا صبر کا ہی کہ بند رہتا ہی آدمی کھانے پینے وغیرہ سے اور وہ مہینا غمخواری کا ہی کہ فقیرون اور بھوکون کی خبر گیری کرنی چاہیے اور یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہہ معلوم ہی ہے کہ جنت مین پیاس نہین ہونیکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاَنَّکَ لَا تَظْمَؤُا فِیْہَا یعنی اور تحقیق تو نہین پیاسا ہونیکا بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہونیکا کبھی اور پہلا اوسکو رحمت ہی یعنی وقت اوترنے رحمت عام کا ہی اگر اوسکی رحمت نہو تو کوئی روزہ نرکھے اور نہ تراویح وغیرہ پڑہے اور ہلکا کیا بوجہہ یعنی کام کم کروایا اوس سے رحم کر کر بسبب روزہ دار ہونے اوسکی کے ۔ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَہْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ کُلَّ اَسِیْرٍ وَاَعْطٰی کُلَّ سَائِلٍ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضان کا چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر مانگنے والے کو ف چھوڑ دیتے ہر قیدی کو یعنی جو کہ قید کیے جاتے تھے واسطے حق اللہ تعالی کے یا واسطے حق بندون کے بندون کے حق کے لیے جو قید ہوتے اونکے چھوڑنے سے مراد یہہ ہی کہ اونکو اون سے کہکر چھڑوا دیتے تھے اور احتمال یہہ بھی ہے کہ جو قیدی کہ حضرت کے حق کے لیے ہوتے ہون اونھین کو چھوڑتے ہون اور دیتے ہر مانگنے والے کو حضرت سوای رمضان کے بھی ہر سائل کو دیتے تھے پس یہان مراد یہہ ہی کہ زیادہ عادت سے دیتے تھے ۔ع ومولانا عبد العزیز وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَاْسِ الْحَوْلِ اِلٰی حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا کَانَ اَوَّلُ یَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ ہَبَّتْ رِیْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّۃِ عَلَی الْحُوْرِ الْعِیْنِ فَیَقُلْنَ یَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِکَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِہِمْ اَعْیُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْیُنُہُمْ بِنَا رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہے واسطے آنے رمضان کے سر سال سے سال آیندہ تک کیا پس جسوقت کہ ہوتا ہی پہلا دن رمضان کا چلتی ہے باونچی عرش کے پتون بہشت کے سے اوپر سر حورعین کے پھر کہتی ہین حورین اے رب ہمارے گردان ہمارے لیے اپنے بندون سے خاوند ٹھنڈے ہون یعنی لذت اوٹھاوین بسبب اونکے یعنی بسبب صحبت اونکی کے آنکھین ہمارے ٹھنڈی ہون آنکھین اونکی بسبب ہمارے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین شعب الایمان مین ف سر سال سے سال آیندہ تک سر سال غرۂ محرم سے ہی اور بعید نہین ہے کہ یہہ سر سال غرۂ شوال سے ہو حاصل یہہ کہ جنت تمام سال بناو کرتی رہتی ہے واسطے آنے رمضان کے اور واسطے اوس چیز کے کہ رمضان مین ہوتی ہے یعنی کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے درجات جنت مین اور اپنے بندون سے یعنی جو کہ نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ راتونکو پڑہتے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکھے ایک دن رمضان سے مگر دیجاویگی ایک زوجہ حورعین سے بیچ خیمہ موتی کے جیسیکہ بیان کیا اللہ تعالی نے حور مقصورات فی الخیام ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یُغْفَرُ لِاُمَّتِہٖ فِیْ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَہِیَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰکِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرَہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کیجاتی ہے واسطے امت حضرت کے یعنی جو کہ روزہ دار ہین بیچ آخرات رمضان کے کہا گیا

Marfat.com

یارسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہی فرمایا نہین ولیکن کام کرنیوالا سواہی اسکو نہین کہ پوری دیا جاتا ہے مزدوری اپنی جسوقت کہ کر چکتا ہی کام اپنا نقل کی یہہ احمد ف یعنی یہہ مغفرت بسبب شب قدر کی نہین بلکہ بسبب فراغت پانیکی ہے کام سے کہ وہ رکھتا رہا ہی اور اوپر جو کہا یغفر لامتہ تو حضرت نے جو لفظ فرمایا تھا اوسکی معنی ابوہریرہ نے بیان کیے نہ لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ یون ہی یغفر لامتی ✤ ح ✤ ع **بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ** باب ہی بیچ بیان دیکھنے چاند کے یعنی پہلی رات کی چاند کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھو یعنی بہ نیت رمضان کی تیسوین شعبان کو یہانتک کہ دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکھو اوسکو یعنی عید کی چاند کو پس اگر ڈہانکا جاوی چاند تمپر یعنی تیسوین شب کو بسبب ابر کی یا دہوئین کی یا غبار کی یا کسی اور سبب سی پس اندازہ کرو واسطے اوسکے یعنی تیس دن پوری کرلو اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے مہینا ہوتا ہی کبھی اونتیس رات کا پس نہ روزہ رکھو یعنی بقصد رمضان کی یہانتک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پوری کرو گنتی تیس ۳۰ دن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف نہ روزہ رکھو یہانتک کہ دیکھو چاند الخ یعنی دیکھو چاند یا ثابت ہو تمہاری نزدیک رویت چاند کی ساتھ گواہی کے کہ تفصیل اوسکی دوسری فصل مین مذکور ہوویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور یہہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہی اونتیس رات کا اس مین رغبت دلائی اوپر تلاش کرنے چاند کے تیسوین شب کو ✤ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف گنتی شعبان کی تیس دن اور اسیطرح رمضان کی تیس دن پوری کرو ✤ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہم یعنی عرب جماعت ہین اُمّی کہ حساب و کتاب نہین جانتے ہین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھے کو تیسری بار مین یعنی دو بار تو دونون ہاتھہ کی اونگلیان بند کر کر کھول کھول دین اور تیسری بار مین تو اونگلیان کھولین اور ایک انگوٹھا بند رکھا واسطے گنتی کرنے اونتیس کے پھر فرمایا مہینا ہوتا ہی ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی اس تیسری دفعہ مین انگوٹھا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنے تیس کے جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس دن کا مراد یہہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہے اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف امی عرب کو اس لیے کہا کہ جیسیکہ ماں کی پیٹ سی پیدا ہوتے تھے ویسیہی رہتے تھے لکھتے پڑھتے نہین تھے اور یہہ بات باعتبار اکثر کے ہے کہ اکثر اہل عرب ایسیہی ہوتے تھے نہ سب یا مراد یہہ ہی کہ اچھی طرح حساب و کتاب نہین جانتے اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ عمل کرنا قاعدون پر نجوم کی ہمارا طریقہ نہین ہے بلکہ علم ہمارا متعلق ہے ساتھہ رویت چاند کے پس دیکھتے ہین ہم اوسکو ایکبار اونتیس کا اور ایکبار تیس کا اور دونون جملے کہ جنکے سر و نپر لفظ یعنی کا ہی کلام راوی کا ہی کہ ساتھہ پہلی لفظ یعنی کی اشارہ اخیر کو بیان کیا پھر ساتھہ دوسری لفظ یعنی کی دونون اشارونکو کھول دیا ✤ ع **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَہْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کے نہیں ناقص ہوتے رمضان اور ذی الحجہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رمضان کو عید باعتبار اسکے فرمایا کہ قریب ہی عید کے اور معنی حدیث کے یا تو یہ ہیں کہ ایک سال میں مہینا رمضان کا اور ذی الحجہ کا دونوں ناقص نہیں ہوتے ہیں یعنی اونتیس اونتیس دن کے نہیں ہوتے یا یہ معنی کہ حضرت کے زمانہ میں ناقص نہیں ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہیں ہوتے اگرچہ گنتی میں ایک تیس کا ہوا اور ایک اونتیس کا یا دونوں اونتیس کے ہوں ثواب پوری تیس کا ہوتا ہے ؛ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْ ذٰلِکَ الْیَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے رکھے ایک تمہارا رمضان سے روزہ ایکدن کا یا دو دن کا مگر یہ کہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادت روزہ رکھنے کی پس چاہیے کہ روزہ رکھے اس دن کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی عادۃ اوسکی تھی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان کو وہی دن واقع ہوا تو اوسکو منع نہیں اوسدن روزہ رکھنا اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکھے اور نہی اس میں تنزیہی ہے اور منع اس لیے فرمایا کہ تا نفل اور فرض مل نہ جاویں اور مشابہت ساتھ اہل کتاب کی نہو کہ وہ فرض روزوں کے ساتھ اور بھی ملا لیتے ہیں اور کہا مظہر نے کہ مکروہ ہے روزہ آخر شعبان میں ایک روزہ یا دو روزے ؛ع ؛ح ؛یہ روزہ یوم الشک کا نہیں ہے بلکہ مطلق ایک یا دو روزے آخر شعبان کے سے منع فرمایا سوائے روزے عادت کے ؛مولانا اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذری آدھا مہینا شعبان کا پس نہ رکھو روزے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی سوائے روزے قضا کے یا اور واجب کے روزے نہ رکھے بعد گذرنے آدھے مہینے شعبان کے یہ نہی تنزیہی ہے واسطے شفقت امت کی تا ضعف لاحق ہو اور بسبب ضعف کے روزے رمضان کے دشوار نہوں اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی اوسکے حق میں ہے کہ جو طاقت پے در پے روزے رکھنے کی نہ رکھے پس مستحب ہے اوسکو افطار کرنا جیسیکہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تا کہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکھتا ہو اوسکے لیے بھی نہیں اس لیے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ تمام مہینے شعبان کے میں روزے رکھتے تھے ؛غ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا ھِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی شعبان کے مہینہ کو دن گنتے رہو تا کہ جانو آنا رمضان کا ؛ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَہْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزے رکھتے ہوں دو مہینے پے در پے مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی تمام مہینے شعبان کے میں بھی روزے سے رہتے اور مفصل معنی اس حدیث کے باب صیام التطوع میں بیان ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ ؛ع وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْیَوْمَ الَّذِیْ یُشَکُّ فِیْہِ فَقَدْ عَصَی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ

Marfat.com

کہ جو شخص کہ روزہ رکھے اوسدن کہ شک کیا جاتا ہی اوس مین پس تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کے نہ معلوم ہو یا گواہی دی چاند دیکھنے کی ایک شخص پر رد کی جاوی گواہی اوس شخص کی یا دو فاسق گواہی دین پھر رد کیجاوی گواہی اونکی اسکی صبح کو دن جو ہوا وسکو دن شک کا کہتے ہین اسلیے کہ احتمال ہی کہ رمضان کا دن ہو وہ اور یہہ بھی احتمال ہی کہ رمضان کا نہوا اور اگر ابر نہوا وسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہین پس دن شک کی روزہ رکھنا ساتھہ نیت رمضان کی اور واجب کی مکروہ ہی اور اوسدن نفل روزہ رکھنے کی تفصیل یہہ ہی کہ اگر ایک شخص اوّل شعبان سے روزہ رکھتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اوس روز آپڑا ہی کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہی اوسکو روزہ رکھنا اوسدن کا اور اسیطرح افضل ہے یہہ روزہ یوم الشک کا اوسکے لیے کہ تین دن اخیر شعبان مین روزہ رکھتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکھین اوسدن ساتھہ نیت نفل کی اور عوام دوپہر تک انتظار کرکر افطار کرین ابن عمر اور اور بہت صحابہ کا معمول تھا کہ جب انتیسویں روز شعبان کی گذرتی تو تلاش کرتے چاند کی اگر دیکھتے چاند یا خبر سنتے چاند کی روزہ رکھتے والا اگر مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سے افطار کرتے اور اگر صاف نہوتا روزہ رکھتے اور حمل کیا ہی اسکو علماء نے روزہ نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کی مین جو منع ہے روزہ تو مراد اس سے یہہ ہی کہ ساتھہ نیت رمضان یا اور واجب کی نرکھے واللہ اعلم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتے ہون نیت کرنی روزہ شک کی دن کی اور جو نہ جانتے ہون وہ عوام ہین اور نیت اوسکی اسطرح ہی کہ نیت کرے نفل کی وہ شخص کہ نہ عادت رکھتا ہو اوسدن کے روزہ کی اور نہ خیال آوے اوسکے دل مین یہہ کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہہ روزہ بھی رمضان کا ہی اور مکروہ ہی اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہہ روزہ رمضان مین محسوب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب مین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہو گا رمضان کا ہونا تو یہہ روزہ رمضان کا ہو گا اور اگر یون نیت کرے کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکھونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونیکا نہ نفل ہو گا اور نہ رمضان کا اگرچہ ثابت ہوا وسدن رمضان کا ہونا + ح + وفتاوی عالمگیری **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مینے دیکھا چاند یعنی چاند رمضان کا پس فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہی تو یہہ کہ محمد پیغمبر خدا کا ہی کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے اے بلال پکار دی لوگون مین کہ روزہ رکھین کل کو نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فاسق ہونا اوسکا معلوم نہ ہو قبول ہی گواہی اوسکی رمضان کی چاند مین اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہی رمضان مین مذہب حنفیہ مین صحیح یہی ہی کہ ثابت ہوتا ہی چاند رمضان کا ساتھہ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد پرہیزگار ہی مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال کچھہ معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اوس صورت مین ہی کہ ابر و غبار ہو اور عید کی چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہے کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل حرگواہی دین اور لفظ شہادت بھی شرط ہی اور اگر ابر و غبار نہو تو دونون مین شرط ہے گواہی جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سے اتنے لوگ ہین کہ ساتھہ خبر اونکی کے ظن غالب حاصل ہو اور تجدید

Marfat.com

عدد کی مفوض ہی طرف رای امام کی اور بعضون کے نزدیک جماعت کثیر سے مراد ایک محلہ کے لوگ ہین اور ابو یوسف سی ایک روایت ہی کہ پچاس مرد
ہون ۞ ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ
وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا جمع ہوئے لوگ چاند دیکھنے کے لیے پس خبر دی
مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکھا مینے چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگونکو ساتھہ روزے کے نقل کی یہہ ابو داؤد اور دارمی نے
اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ
مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتے رہتے دن مہینے شعبان کے اوسقدر کہ نہ گنتے سوای شعبان کے پھر روزہ رکھتے
وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاتا اوسپر گنتے تیس دن پھر روزہ رکھتے نقل کی یہہ ابو داؤد **ف** شعبان کے ایام بہت گنتے
رہتے اس لیے کہ رمضان کے چاند مین غلطی نہ پڑے اور اور مہینون کے دنون کی اتنی محافظت نہ کرتے اس لیے کہ اور مہینون سے
کوئی امر شرعی متعلق نہین مگر حج کے مہینے سے البتہ ہی سو وہ نادر ہی نہین محتاج ہوتا طرف اوسکے ہر کوئی ہر سال ۞ ع **وَعَنْ**
أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ
الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا رَأَيْنَا الْهِلَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ فَقُلْنَا لَيْلَةَ
كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَهَلَّ لَنَا
رَمَضَانُ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی البختری سی کہ کہا نکلے ہم
یعنی اپنے شہر سی کہ کوفہ تھا عمرہ کرنیکے لیے پس جبکہ اوتری ہم بطن نخلہ مین کہ نام ایک مکان کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی جمع ہوی ہم چاند دیکھنے کے
لیے پس کہا بعضے قوم نے کہ وہ تیسری شب کا ہی اور کہا بعضے قوم نے کہ وہ دوسری شب کا ہی پھر ملاقات کی ہمنے ابن عباس سے پس کہا ہمنے
تحقیق دیکھا ہمنے چاند پس کہا بعضون نے تیسری شب کا ہی اور کہا بعضون نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباس نے کس رات دیکھا تمنے اوسکو
کہا ہمنے دیکھا ہمنے رات ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شب کو بتایا اوسکو کہ دیکھا تھا جس مین مثلاً پیر کی شب مین یا منگل کی شب مین پس کہا کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرائی مدت رمضان کی وقت دیکھنے چاند کے یعنی جب چاند دیکھین رمضان کرین پس وہ اوس رات
کا ہی کہ دیکھا تمنے اوسکو اوس مین اور ایک روایت مین ابی البختری سے ہی کہا کہ دیکھا ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تھے ذات عرق مین کہ نام
ایک جگہہ کا ہی قریب بطن نخلہ مذکورہ کے پس بھیجا ہمنے ایک شخص کو طرف ابن عباس کے کہ پوچھے اوسنے یعنی یہہ کہ کس رات کا ہی یہہ چاند
بسبب اختلاف مذکورہ کے پس کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دراز کی مدت شعبان
کی تا وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پس پوری کرو گنتی یعنی تیس روز شمار کرو اور روزہ رکھو نقل کی یہہ مسلم نے
ف حاصل یہہ کہ مدار چاند کے دیکھنے پر ہے اعتبار اوسکے بڑے ہونیکا کچھہ نہین بلکہ وارد ہوا ہی کہ بڑا ہونا ہلالونکا قیامت کی علامتون
سے ہے اور روایت دوسری منافی پہلی روایت کی نہین واسطے احتمال اسکے کہ وہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے ہون ذات عرق مین
اور اختلاف کیا ہو اوس مین پھر بھیجا آدمی پوچھنے کے لیے ابن عباس کے پاس پس جواب مذکور دیا اونکو پھر جبکہ پہنچی ہون بطن نخلہ مین

ہین پوچھا ہواون سے بالمشافہ پس جواب دیا ہواونکو مطابق پہلے جواب کے اور اگر شعبان کی تیسوین تاریخ چاند دیکھ دنکو پہلے زوال کے یا بعد
زوال کے تو وہ شب آیندہ کا ہی پس حکم رمضان ہونیکا اور روزہ رکھنے کا نہین کیا جاویگا اور اسیطرح رمضان کی تیسوین کو دیکھو تو بھی شب آیندہ کا کہا
جائیگا پس روزہ افطار نہین کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جائیگا اور واجب علی الکفایہ ہی لوگون پر کہ تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کو
اور جب ثابت ہوگا چاند ایک جگہ تو لازم ہوگا سبھون پر روزہ رکھنا بموجب ظاہر روایت کے اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلاً اگر دہلی مین شب جمعہ کو
چاند دیکھین اور اور جگہ ہفتہ کی شب کو رویت اہلی کی معتبر ہے اور سب جگہ روز جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکھے اور
پھر رد کیا جاوے قول اوسکا تو اوسکو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر افطار کریگا اوس روز کو تو قضا لازم آئے گی فقط ع **باب** باب ہی ہے مسائل
متفرقہ روزون کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** انسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ
فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ اس لیے کہ تحقیق بیچ کھانے سحر کی برکت ہے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سحری کھاؤ یعنی کھاؤ سحر کے وقت کچھہ نہ کچھہ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ
پانی کا ہو اور امر اس مین استحباب کے لیے ہے اور سحر کہتے ہین چھٹے حصے اخیر رات کو اور سحور سین کے زبر سے اسم ہی کھانے پینے اخیر شب کا اور
ساتھہ پیش سین کے مصدر ہی یعنی کھانا کھانا اوسوقت اور روایت محفوظہ نزدیک محدثین کے ساتھہ زبر کے ہی اور بعضون نے کہا صواب
ساتھہ پیش کے ہے اس لیے کہ اجر فعل مین ہوتا ہی نہ طعام مین اور مراد برکت سے یہ ہے کہ اجر عظیم ہوتا ہی بسبب بجا لانے سنت کے اور قوۃ ہوتی ہے
روزہ رکھنے کی ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ
الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو ابن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزے ہمارے کے
اور روزون اہل کتاب کے یعنی یہود و نصاریٰ کے کھانا سحر کا ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اہل کتاب کے ہان حرام تھا کھانا رات کو بعد سونے کی
اور ہمارے ہان بھی ابتدای اسلام مین یہی حکم تھا پھر مباح ہوا پس مخالفت کرنے اونکی شکر گذاری اس نعمت کی ہے ع **وَعَنْ** سَھْلٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سہل سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہین گے لوگ ساتھہ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرین گے افطار مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یعنی بعد غروب ہونے آفتاب کے افطار کرنے مین دیر نہ لگاوے اور علامات غروب ہوے آفتاب کے شہرون مین یہہ ہی کہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہو جاوے
یعنی جہان سے صبح صادق شروع ہوتی ہے وہانتک پہنچ جاوے بیچون بیچ آسمان کے پھیچنا سیاہی کا شرط نہین پس جلدی کرنے مین مخالفت
ہوتی ہے ساتھہ اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتے ہین یہانتک کہ ستارے گہن کے نکلین اور ہماری ملت مین یہی عادت اہل بدعت کی ہی یعنی
رافضیون کی اونکی بھی مخالفت ہو جائیگی اس مین کہ یہہ بھی ضروری اور سنت ہی پہلے نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کے ع **وَعَنْ**
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَ النَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ
الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے رات اس جگہ سے یعنی مشرق
کی جانب سے سیاہی رات کی اوٹھے اور جاوے دن اس جگہ سے یعنی مغرب سے اور چھپ جاوے آفتاب یعنی سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** چھپ جاوے آفتاب یہہ تاکید ہی پہلے جملون کی اور افطار کیا یعنی حکماً یہہ افطار کرنیوالا ہو چکا اگرچہ کھاوے پیوے
نہین اور بعضون نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار مین اور ممکن ہے کہ معنی یہہ ہون چاہیے کہ افطار کرے ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

Marfat.com

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِنَّکَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طی سے روزہ رکھنی سے پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ طی کا روزہ رکھتے ہین یا رسول اللہ فرمایا کون ہی تم مین مانند میرے تحقیق مین رات گذارتا ہون کہ کھلاتا ہی مجکو رب میرا اور پلاتا ہے مجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف طی کا روزہ اسکو کہتے ہین کہ دو روز ہی یا زیادہ رکھی اسطرح کہ درمیان مین افطار نکری اس سے اس لیے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہی اور وہ باعث قصور کا اور طاعات مین ہوتا ہی اور اختلاف ہی علما کو اس مین کہ روزہ طی کا سوائے حضرت کی اور ونکے لیے جائز ہے یا حرام ہی یا مکروہ ہی بعضی تو کہتے ہین کہ جائز ہی اوسکے لیے کہ قادر ہوا وسپر اور نہی رحمت اور شفقت اور تخفیف کے لیے ہی اور سند اونکی یہہ حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگونکو وصال سے واسطے رحمت کی اونپر اور بعضے صحابہ سے مثل عبداللہ بن زبیر وغیرہ کے اور تابعین سے مثل عبداللہ بن ابی لیمر اور عامر بن عبداللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کے رکھنا اسکا منقول ہی اور اکثر کہتے ہین کہ جائز نہین اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی نے مکروہ کہا ہی اسکو اور اختلاف کیا ہی کہ کراہیت تحریمی ہی یا تنزیہی ہی اور صحیح تر یہی ہے کہ مکروہ تحریمی ہی اور جمہور علما اسپر ہین کہ یہہ خصائص حضرت کی سی ہی اور ظاہر حدیث سی بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور اہل سلوک کہ شوق ریاضت اور نفس کشی کا رکھتے ہین افطار کرتے ہین ساتھہ چلو پانی کے تا حقیقت وصال سی نکل جاوین واللہ اعلم اور کھلانا ہی الخ کھلانے پلانے سے مراد کیا ہی اس مین کئی قول ہین قول مختار یہہ ہے کہ مراد کھلانا پلانا ظاہر کا نہین ہے بلکہ غذای روحانی مراد ہی کہ بسبب ذوق معارف اور لذت مناجات اور طاعات کی حاصل ہوتی تھی اوسکے سبب سی غذای جسمانی سے مستغنی تھے اور تجربہ اسکا محبون مجازیہ اور مسرتون حسیہ مین کیا گیا ہی چہ جای محبتہ حقیقی اور مسرت معنوی ✦ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** حَفْصَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَفَہٗ عَلٰی حَفْصَۃَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَیْدِیُّ وَابْنُ عُیَیْنَۃَ وَیُوْنُسُ الْاَیْلِیُّ کُلُّھُمْ عَنِ الزُّھْرِیِّ روایت ہی حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ نیت کرے روزی کی پہلے فجر کے پس نہین روزہ واسطے اوسکے یعنی کامل روزہ نہین ہوتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داوٗد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داوٗد نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نے سب نے نقل کیا زہری سے ف ظاہرا اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزی کی رات سی نکرے تو درست نہین خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل ولیکن علما نے اختلاف کیا ہی اس مین مذہب امام مالک کا تو یہی ہے کہ شرط ہی نیت رات سی کرنی ہر طرح کی روزی مین اور امام شافعی اور امام احمد بھی اسکے قائل ہین سوای نفل کے نفل مین امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے پہلے جائز ہے اور شافعی کے نزدیک آفتاب غروب ہونے کے پہلے تک بھی جائز ہی اور مذہب ہمارا یہہ ہی کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین مین جائز ہی نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلے زوال کے ہی اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کے لیے شرط ہی نیت کرنے رات سے اور دلیلین سبھون کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور سب نے یعنی معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہی زہری سے اور موقوف رکھا ہی حفصہ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہین ✦ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُکُمْ وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِہٖ فَلَا یَضَعْہُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سنے اذان یعنی صبح کی ایک تمہارا اور پاس ہو اوسکے ہاتھہ مین یعنی ارادہ پانی پینے کا یا کچھہ کھانیکا رکھتا ہو پس رکھدے پاس کو یہانتک کہ روا کرے حاجت اپنی اوس سے

نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یہہ حکم اوسوقت ہی کہ یقینا جانے کہ صبح نہین ہوئی یا گمان غالب ہو نہونے صبح کا یعنی اگر یقین ہو صبح نہونی کا یا گمان ہو اسکا تو فقط سنے سے کھانا پینا موقوف نکردے اور اگر جانے کہ صبح ہوگئی ہی یا گمان ہو اسکا تو موقوف کرے اور کہا ابن ملک نے کہ اگر نجانے طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوئی ہے صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کرے اور بعضون نے کہا کہ مراد اذان سی اذان مغرب کی ہے یعنی اگرچہ ترک کرنا کھانے پینے کا وقت اذان کی مسنون ہی لیکن افطار کے وقت اذان مغرب کی سنے اور کچھہ پیتا ہو تو پینا موقوف نکرے بلکہ پی لے اور پھر نماز کو جاوی ۞ ع ۞ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بہت پیارا میرے بندون مین طرف میری وہ ہی کہ جلدی کرے افطار مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** بہت پیارا یہہ اس لیے ہوتا ہی کہ متابعت کرتا ہی سنت کی اور مخالفت کرتا ہی اہل کتاب کی اور روافض کی ۞ ع ۞ **وَعَنْ** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ غَيْرَ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی سلمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ افطار کرے ایک تمھارا پس چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر پس تحقیق کھجور سبب برکت کی ہے پس اگر نپاوی کھجور پس افطار کرے پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنیوالا ہی نقل کی یہہ احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور نہین ذکر کیا کسی نے لفظ فانہ برکۃ سوای ترمذی کی **ف** اور اس حدیث مین استحباب کی لیے ہے اور شاید حکمت کھجور سے افطار کرنے مین یہہ ہی کہ جب معدہ خالی ہوتا ہی اور خواہش کھانے کی ہوتی ہی تو کھانے کو معدہ خوب قبول کرتا ہی پس ایسی حالت مین جو شیرینی معدے مین پہنچتی ہی تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہی اسلیے کہ شیرینی سے قوۃ قوی مین جلدی سرایت کرتی ہی خصوصًا قوۃ باصرہ کو شیرینی سے بہت فائدہ ہوتا ہی اور شیرینی عرب مین اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہی اور اونکے مزاجونکو مناسبت اسکی ساتھہ بہت ہی اسلیے اس سی افطار کرنیکو فرمایا اور کھجور نپاوی تو پانی سے افطار کرے کہ اس مین نیک فالی ہی ساتھہ طہارۃ ظاہر و باطن کے ۞ ع ۞ **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے پہلے نماز مغرب سی چند تازی کھجورون سے پس اگر نہوتین تازین کھجورین تو افطار کرتے خشک کھجورون سے پس اگر نہوتین خشک کھجورین تو پیتے چند چلو پانی کے یعنی تین چلو نقل کی یہہ ترمذی و ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** ابویعلی نے روایت کیا ہی کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے افطار کرنا تین کھجورون سے یا ایسی چیز سے کہ نہ پہنچتی اوسکو آگ اور بعضون نے جو کہا ہی کہ سنت مکہ مین یہہ ہی کہ مقدم کرے آب زمزم کو کھجورون پر یا ملائی اوسکو ساتھہ اوس پانیکے یہہ قول مردود ہی اس لیے کہ یہہ اختلاف اتباع کی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون مکہ مین رہے آپ سے یہہ نہین نقل کیا گیا ۞ ع ۞ **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ اور روایت ہی زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کروادی روزہ دار کو یا سامان درست کردی کسی غازی کا پس اوسکو ثواب مانند ثواب اوسکی ہی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی یہہ محیی السنہ نے شرح السنہ مین اور کہا یہہ صحیح ہی **ف** یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزے کا ہوتا ہے اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کرنیوالے کو اور سامان جہاد

درست کردینے والی کو بھی ہوتا ہی اس لیے کہ مددگار ہوا نیک کار پر ۔ ع ۵ **وعن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالے رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی فرماتی گئی پیاس اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اس مین رغبت دلائی حضرت نی عبادت پر کہ مشقت عبادت کی تھوڑی سی ہی اس لیی کہ جاتی رہتی ہے اور ثواب بہت ہی اس لیی کہ ثابت و باقی رہتا ہی ۔ ع **وعن** معاذ بن زھرۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت رواہ ابوداؤد مرسلا اور روایت معاذ بن زہرہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جبکہ افطار کرتی فرماتی یا الہی تیری ہی لیے روزہ رکھا مینی اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا مینی نقل کی یہ ابوداؤد نی بطریق ارسال کے **ف** کہا ابن ملک نی کہ حضرت یہہ دعا بعد افطار کی پڑہتی تھے اور بعد لک صمت کی جو لوگون نی وبک آمنت و علیک توکلت زیادہ کر لیا ہی کچہ اصل اسکی نہین اگرچہ بمعنی صحیح ہین اور روایت کیا ابن ماجہ نی کہ روزہ دار کے لیی نزدیک افطار اوسکی کے ایک دعا ہی کہ رد نہین کی جاتی اور یہہ بہی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تھے یا واسع الفضل اغفرلی اور تھی پڑہتے یہہ بہی الحمد للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت انتہی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الدین ظاھرا ما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یؤخرون رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا دین غالب جبتک کہ جلدی کرینگے لوگ افطار کرنے مین اس لیی کہ یہود و نصاری دیر کرتے ہین افطار مین نقل کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ نی **ف** دیر کرتے ہین افطار مین یعنی اسقدر کہ تاریکی رات کی نکل آوین اور ہماری زمانی مین پیروی اونکی رافضیون نی کی ہی پس اونکی خلاف مین غلبہ اور شوکت دین کی ہی اور اوسمین دلیل ہے اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدای دین کی ہی اور اونکی موافقت مین نقصان دین کا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصاری اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم یعنی اے ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعضے اونکے دوست ہین بعضون کے اور جو کوئی دوستی کرے اون سی تم مین سی پس وہ اونہین مین سے ہے ۔ ع **وعن** ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ والآخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت ایھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ قلنا عبد اللہ بن مسعود قالت ھکذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والآخر ابو موسی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی عطیہ سی کہ کہا گیا مین اور مسروق حضرت عائشہ پاس پس کہا ہمنے اے مان مومنون کی دو شخص ہین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین ایک اون مین سی زیکو جلدی افطار کرتا ہی اور جلدی نماز پڑہتا ہی اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہی اور دیر کر نماز پڑہتا ہی کہا حضرت عائشہ نی کون اون مین سے جلد افطار کرتا ہی اور جلد نماز پڑہتا ہی کہا ہمنے عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ نی اسیطرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا کہ دیر لگاتا ہی افطار مین اور نماز مین ابو موسی ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** عبد اللہ بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے اونہون نی عمل کیا سنت پر اور ابو موسی بہی بڑے صحابی تھے اونہون نی عمل کیا بیان جواز پر یا کچہ عذر ہوگا اونکو اور شاید کہ کبہی کبہی کرتے ہونگے واللہ اعلم ۔ ع **وعن** العرباض بن ساریۃ قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال ھلم الی الغداء المبارک رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سحری کے رمضان مین پس کہا آطرف کہانے بابرکت کے نقل کی یہ ابوداؤد و نسائی نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچھی ہی سحر مومن کی

Marfat.com

کہکر نقل کیہ ابوداؤد نے **باب تنزیہ الصوم** باب ہی بیچ بیان پاک کرنی روزہی کو **ف** یعنی اس باب مین بیان ہی اسکا کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہی اور کس چیز سے ثواب اوسکا باطل ہوتا ہی اور کس چیز سے ثواب اوسکا کم ہوتا ہی پس واجب ہی پرہیز کرنا اون سے **ف** عرض کرتا ہی مولف اس کتاب کا اگرچہ بعضی مفسدات وغیرہ روزہی کے متفرق آگی حدیثون مین مذکور ہین لیکن مینے چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کی سے یہہ مسائل بتفصیل ایک جگہہ لکہون تا مفید بہت ہون پس کتاب امداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہی خوب ترتیب سی یہہ مسائل مذکور تہے اوس مین سے لکہی جاتے ہین اور بعضی در مختار مین سی بی لکہے ہین **فصل** بیچ بیان اون چیزون کی کہ روزہی کو توڑتی نہین ہین اگر کہا لیوی یا پی لیوی یا جماع کریی بہولکر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بہولکر پہر یاد آگیا اگر نکال لیا سترفی الفور روزہ ٹوٹنی کا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نے کہا یہہ جب ہی کہ نہ حرکت دی نفس اپنی کو یعنی دہکا ندی بعد یاد آنیکی یہانتک کہ منزل ہوجاوے اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکی تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا جیسیکہ اگر نکال کر پہر داخل کریی تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کریی قصدًا پہلی فجر کی اور پہر طلوع ہو فجر تو واجب ہی نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹہیرنے ہی سی ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہونی فجر کے پہر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنی کی نہین اوسپر کچہ آور اگر ایک شخص بہولکر کہاتا ہوا ور ہی وہ قوی کہ قدرت رکہتا ہی روزہی کی تمام کرنی کی رات تک بغیر مشقت کی تو یاد دلاوی اوسکو دیکہنی والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلانا اوسکو آور اگر یاد دلاوی اوسکو کوئی کہانیکی وقت اور اوسکو نہ یاد آوی تو لازم اوسے گی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہی تو اولی یہہ ہی کہ نہ یاد دلاوی آور اگر منزل ہووی ساتھہ نظر کرنیکی طرف شرمگاہ عورت کی تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہی اس مین کہ منزل ہووی ساتھہ فعل بد کرنیکی جانور سے بعضون کی نزدیک اس سی ٹوٹتا ہی اور بعضون کی نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر ہاتھہ سی منی گراوی روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہی نہ کفارہ اور حلال نہین ہی یہہ فعل غیر رمضان مین بہی اگر قصد کریی قضا شہوت کا اور قصد کریی تسکین شہوت کا امید ہی کہ نہوا وسپر وبال یعنی فقط لذت کی لیے کرے تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہوا ور نہ نکالنی مین خوف زنا کا رکہتا ہو تو امید ہی کہ گنہگار نہوا ور گنہگار ہوتا ہی اگر مداومت کریی اوسپر اور اگر دہیان کریی کسی عورت کا اور منزل ہوجاوی تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل بد کرین آپس مین قصدًا اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہوینگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل لگاوی تو روزہ نہین جاتا اس لیے کہ مسامات سی داخل ہونا منافی نہین یہ ایسا ہی جیسی نہاوی اور ٹہنڈک جگر کو پہنچی اور سرمہ لگانی سے بہی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوی مزا اوسکا حلق مین یا رنگ اوسکا رینٹ مین یا تہوک مین اس لیے کہ حضرت عائشہ رض سی منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان آنکہہ کی اور دماغ کی راہ نہین ہی اور آنسو جو نکلتی ہین ٹپکر نکلتی ہین مانند عرق کی اور جو چیز داخل مسام سی ہو منافی روزہی کی نہین جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر رکہی آنکہہ مین دوا یا دوا ساتھہ تیل کی پہر پاوی مزا اوسکا یا تلخی اوسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نگل جاوی کچہ یعنی روٹی وغیرہ کہ بندہی ہو ڈوری مین اور ڈورہ اوسکی ہاتہہ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک کہ ڈوری سی کہل کر گر پڑی جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا آور اگر داخل کریی حلق مین لکڑی یا مانند اوسکی کے اور ایک سرا اوسکا اوسکی ہاتہہ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا آور اسیطرح اگر داخل کریی اونگلی اپنی دبر مین یا عورت اپنی شرمگاہ مین تو نہین ٹوٹتی کا مگر تر ہوگی ساتھہ پانی کی یا تیل کی تو ٹوٹ جاویگا آور سینگی سے روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سی مگر ثواب جاتا رہتا ہی اور اگر نیت کریی افطار کی اور افطار نکریی تو روزہ نہین جاتا آور اگر حلق مین دہوان داخل ہو بغیر اسکی فعل کی تو روزہ نہین جاتا اس لیے کہ اوس سے بچ نہین سکتا اگر مونہہ بند کرلی تو ناک مین سی جاتا ہی پس یہہ ہی مانند تری کی کہ باقی رہتی ہی مونہہ مین بعد کلی کرنی کے اور قید بغیر اسکی فعل کے اس لیے لگائی کہ جو قصد کر کر دہوان داخل کریگا حلق مین کسی صورت سے ہو داخل کرنا روزہ اوسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہی کہ دہوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوای انکی کا پس اگر کوئی خوشبوئی جلا کر دہوان اپنی طرف لیگا

اور سونگھی گاد ہوان اوسکا اوسحال مین کہ یاد رکھتا ہو روزیکو ٹوٹ جاوی گا روزہ اس لیے کہ ممکن ہی احتراز کرنا اوس سی اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین
آگاہ ہونا چاہیی اور یہہ وہم کسیکو نہ پیدا ہو کہ یہہ مانند سونگھنی گلاب مشک وغیرہما کی ہی اس لیے کہ نری خوشبو ہین اور جوہر دہوین ہین کہ آدمی کی اندر پہنچی اوسکی فعل
سی فرق ظاہری ہی اور سیطرح دہوئین حقہ کی سے روزہ جاتا رہتا ہی اس لیے کہ قصدًا کہینچا جاتا ہی اور تسکین ہوتی ہی اوس سے اور بطور دوا کی استعمال کیا
جاتا ہی اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کی حلق مین جاوین اور ہووین وہ تھوڑی تو روزہ نہین ٹوٹنی کا اور اگر بہت ہونگی کہ نمکینی اون کی حلق مین معلوم ہوگی
تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگھنی سے روزہ نہین جاتا اور اگر جاوی حلق مین غبار یا آٹا چکی پیستی ہوئی یا مکھی یا اثر دوائون کا یعنی دوا کو ٹتی ہوے
یا پڑیا باندہتی ہوئی اس مین سی کچہ اوڑکر حلق مین جاوی نہین جاتا روزہ اسلیے کہ نہین ممکن ہی احتراز انسی اور اگر روزہ دار صبح کری حالت جنابت مین روزہ
نہین جاتا اگرچہ سارے دن یا کئی دن اسیطرح رہی لیکن ثواب سی محروم رہتا ہی بسبب نجس رہنی کی اور نماز وغیرہ نہ پڑہنی کی اور اگر ڈالی سوراخ ذکر مین دوا یا تیل
اور وہ مثانہ مین پہنچ جاوی روزہ نہین جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کی نزدیک اس لیے کہ مثانہ مین سی منفذ یعنی راستہ اندر کو نہین اور پیشاب جو
نکلتا ہی ٹپک کر نکلتا ہی اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی مین رہی تو تینون کی نزدیک نہین جاتا اور پانی مین بیٹھی اور کان مین پانی
جاوی یا کان کہجاوی تنکی سی اور نکلی اوسپر مسل پھر ڈالی تنکی کو کان مین کئی باریون ہی کری نہین روزہ جاتا اور اگر اوتری دماغ سی رینٹ اور پہنچی ناک مین
پھر دماغ مین چڑہا جاوی یا نگل جاوی اوسکو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا تھوک مونہہ سی اور منقطع نہوا بلکہ لگا رہا تار اوسکا اور لٹک آیا تھوڑی تک پھر نگل
گیا اوسکو تو نہین جانیکا روزہ اور اگر منقطع ہوا تھوک پھر مونہہ مین ڈال لیا جاتا ہوگا اور اگر بلغم مونہہ بھرا ہوا نگل جاوی ابو یوسف کی نزدیک روزہ جاتا رہیگا
اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہین اور لائق ہی پھینک دینا تھوک کا تاکہ نہ ٹوٹی روزہ نزدیک امام شافعی کی اس لیے کہ جب جاری ہوتا ہی تھوک اپنی مجرا یعنی جگہ
جاری ہونی کی سے اور پہنچتا ہی مونہہ مین اور یہہ قادر ہی اوسکی پھینک دینی پر اور نہ پھینکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہی روزہ اونکی نزدیک اور اگر قی آپ سی آوی روزہ
جاتا نہین اگرچہ مونہہ بھر کر آوی اور اسیطرح سی نہین جاتا اگر پھر حلق مین اوتر جاوی وہ بغیر اسکی فعل کی اگرچہ مونہہ بھری ہوئی ہو اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی
اور اگر قصدًا نگل جاوی اور ہو وہ مونہہ بھری ہوئی سب کی نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہین آنیکا اور مونہہ بھری ہوئی نہین ہوگی تو اوسکی نگلنی سے روزہ نہین جانیکا
مختار یہی ہی اور اگر قصدًا قی کری مونہہ بھر کر تو سب کی نزدیک روزہ جاتا رہتا ہی اور مونہہ بھر کر نکری تو نہین جاتا نزدیک ابو یوسف کی اور صحیح یہی ہی اور کہا امام محمد
نے کہ جاتا رہتا ہی اور یہہ ظاہر الروایۃ ہی پھر اگر وہ حلق مین اوتر جاوی آپ سی نہین جاتا اور اگر قصدًا نگل جاوی اوس مین دو روایتین ہین صحیح یہہ ہی کہ نہین جاتا
اور اگر دانتون مین کوئی چیز رات کی کھانی مین سی اٹک رہی اور ہووی وہ کم چنے سے اوسکی نگل جانی سے دنکو روزہ نہین جاتا یا نکلی خون اوسکی دانتون مین سے
اور داخل ہوا اوسکی حلق مین اور نہ پہنچی اوسکی پیٹ مین تو بہی روزہ نہین جاتا اور اگر پہنچی پیٹ مین پس اگر غالب ہی خون تھوک پر یا برابر ہون خون اور تھوک
فاسد ہو جائیگا اور اگر خون کم ہو تھوک سی کہ ملا ہوا ہی ساتھہ اوسکی نہین ٹوٹتی کا روزہ مگر جبکہ پاوی مزہ اوسکا در المختار اور اگر کوئی چیز بقدر تل کی باہر سے
مونہہ مین ڈالکر چباوی یہانتک کہ وہ پہیل جاوی مونہہ مین اور مزا اوسکا حلق مین نپاوی تو بہی روزہ نہین جاتا اور اگر مونہہ مین پہیلی نہین اور مزہ اوسکا حلق مین
معلوم ہو یا بغیر چبائی ثابت وہ چیز نگل جاوی اگرچہ مزا حلق مین نپاوی روزہ جاتا رہیگا پھر اگر وہ چیز اون چیزون مین سے ہی کہ اون سی کفارہ آتا ہی کفارہ آویگا والا قضا

فصل پنجم بیان اون چیزون کی کہ فاسد ہوتا ہی اون سے روزہ اور لازم آتی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ اون سی جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکہنی والا مکلف یعنی عاقل بالغ
ہو اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنی قضا مین نہین اور رات سی نیت کی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوگی اوسکی توڑنی سی کفارہ نہین آنے کا
اور بعد روزہ توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی پیش نہ آوی مانند بیماری اور حیض اور نفاس کے اگر روزہ توڑنیکی بعد اُن چیزون مین سی کوئی چیز پیش
آجاوی گی کفارہ نہین آنیکا چنانچہ بیان اسکا آگی آویگا اور نہ پہلی توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی ہو مانند سفر کی کہ اگر سفر مین توڑیگا کفارہ نہین آنیکا

اور اگر بعد تو رنیکے سفر کریگا تو کفارہ نہین ساقط ہوگا اور بخوشی کری حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آئیگا اور قصداً کری بھول چوک کر کریگا تو کفارہ نہین آنیکا اور وہ مضطر ہو مضطر پر کفارہ نہین وہ جب اتنی شرطین پائی جائین گی اور ان چیزون مفسدات مین سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیز ہین یہ جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل و مفعول دونون پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہی اور کھانا اور پینا خواہ از راہ غذا کی ہو خواہ دوا کی اور بیچ معنی غذائیہ کی علما نے اختلاف کیا ہی بعضون نے تو کہا ہی کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ خواہش کری طبیعت اوسکی کھانیکی اور منقضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اوسکی اور بعضون نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ اوسکی کھانی سے اصلاح بدن کی ہو اور بعضون نے کہا غذا کی چیز وہ ہی کہ کھائی جاتی ہی عادۃ پس کفارہ آتا ہی اگر مینہہ یا اولی یا برف نگل جاوی یا کھاوی کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کھاوی چربی یا کھاوی خشک کیا ہوا گوشت یا کھاوی گیہون مگر یہہ کہ ایک آدہ گیہون چباوی اور مونہہ مین پھیل جاوی تو کفارہ نہین آتا اور اگر نگل جاوی تھوک جی بی کا یا یار کا تو کفارہ آتا ہی اس لیے کہ خواہش طبع ہوتی ہی اس مین اور گی تھوک نگلنے مین سوزہ جاتا رہتا ہی اور کفارہ نہین آتا فقط قضا ہی آتی ہی اور تھوڑی سی نمک کھانی سے کفارہ آتا ہی نہ بہت سی بموجب روایت مختار کی کذا فی المستغنی اور خلاصہ بزازیہ مین لکھا ہی کہ مختار یہ ہی کہ مطلق نمک کھانی سے کفارہ آتا ہی یعنی تھوڑا ہو یا بہت اور اگر کھاوی جو بغیر بھنے پس نہین کفارہ اوسپر اس لیے کہ نہین کھائی جاتی ہین کچی اور خشک جو کا حکم ہی اور اگر نازی ملین سے نکالکر کھاوی تو کفارہ آتا ہی اور کفارہ آتا ہی کھانی گل ارمنی کی سی مطلق یعنی برابر ہی کہ عادۃ ہو اوسکی کھانیکی یا نہ عادۃ ہو اس لیے کہ وہ کھائی جاتی ہی دوا کی لیے پس ہوگا افطار کامل اور کفارہ آتا ہی کھانی غیر گل ارمنی کی سی مانند ملتانی وغیرہ کی اگر عادت ہو اوسکی کھانیکی پس نہین کفارہ ہی اوسپر کہ نہین عادت رکھتا ہی اوسکی اور اگر بعد غیبت کرنیکی قصداً کھانا کھانی کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہنچی ہو اوسکو حدیث یا نہ پہنچی ہو تاویل اوسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی بہ قول دیا ہو یا نہ دیا ہو اس لیے کہ افطار ہونا غیبت سے خلاف قیاس کے ہی اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی ہی بالاجماع ساتھ جاتی رہنی ثواب کی بخلاف حدیث حجامت یعنی پچھنون کی کہ بعضی علما نے اسکی ظاہر پر بھی عمل کیا ہی مانند اوزاعی وغیرہ کی پس اگر کھاویگا بعد حجامت کے یا بعد چھونی عورت کی یا بعد بوسہ لینی کی ساتھ شہوت کے یا بعد بیخواب ہونیکی اور مباشرت فاحشہ کی بغیر انزال کی یا بعد سرمہ لگانیکی یا بعد فصد کی یا بعد بدکاری کرنیکی جانور سی بغیر انزال کی یا بعد داخل کرنی اونگلی کی دبر مین اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزون مذکورہ کی تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتوی دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کریگا یا سنی پچھنی لگانی والی نے اور لینی والی نے حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانی تاویل اسکی بموجب مذہب کی نہین کفارہ آئیگا اور اگر پہنچا نیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کر کر قصداً کھایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنیکی بعد غیبت کے ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت کے جو اوپر مذکور ہوا اکثرون کے نزدیک تو اسیطرح ہی لیکن ملتقی اور بحر الرائق مین اسکو مانند حجامت کے کہا ہی اور واجب ہوگا کفارہ اوس عورت پر کہ خوشی سی صحبت کرواوی ایک شخص سی کہ اوسپر جبر کیا تھا کسی نے صحبت کرنیکی لیے اور مرد پر نہین آنیکا اور ایک عورت نے جانا طلوع ہونا فجر کا اور چھپایا اسکو اپنے خاوند سی یہانتک کہ اوسنے صحبت کی اوسی نہین جانتا تھا کہ فجر ہوگئی ہی تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد پر

فصل بیچ بیان کفارہ کی اور اون چیزون کی کہ ساقط کرتے ہین کفارہ کو ذمہ سی ایک عورت نے قصداً کھانا کھایا یا جماع کروایا بخوشی پھر اوسیدن اوسکو حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہو جاتا ہی اور اسیطرح کوئی بیمار ہوگیا اوسیدن اسطرح کا کہ جائز ہی اوس مین افطار اور بیماری آپ سی ہوئی بغیر اسکے فعل کی تو کفارہ ساقط ہو جائیگا اور یہہ قید کہ بیماری آپ سی ہوئی اس لیے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پھر زخمی کیا اپنے تئین اوس سے بیمار ہوگیا اسطرح کا کہ نہین روزہ رکھہ سکتا اوس حالت مین یا ڈالا اپنے تئین چھت پر سی یا پہاڑ پر سی تو اس مین اختلاف کیا ہی مشائخ نے بعضون نے کہا کہ ساقط ہو جاتا ہی اوس سے کفارہ اور بعضون نے کہا کہ نہین ہوتا اور کمال نے کہا کہ مختار یہہ ہی کہ نہین ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہی جمع العلوم مین کہ اگر کسینے رنج مین ڈالا نفس اپنے کو بسبب چلنے کے یا کچھ کام کیا یہانتک کہ بہت لگی اوسکو پیاس پس افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضون نے کہا کہ کفارہ نہین آنیکا اوسپر عمل کیا ہی بقالی نے کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہہ ہی کہ آزاد کری بردہ اگرچہ ہو کافر پھر اگر نہ کر سکے یہ روزی کہ دو مہینے پے در پے کہ نہون اون مین دن عیدین کے اور نہ ایام تشریق کے اس لیے کہ اون مین روزہ رکھنی منع ہین اور اگر درمیان مین

ایک روزہ فوت ہوجاوی بعذر یا بلا عذر تو روزی پھر از سر نو شروع کری مگر بسبب حیض کے اگر افطار کری تو مضائقہ نہین اور بسبب نفاس کے افطار کری تو بھی از سر نو رکھی پھر اگر نرکہہ سکے روزی بسبب مرض کے یا بڑھاپے کے کھلاوی ساٹھہ مسکینون کو پیٹ بھر کے صبح کو کھلاوی اونکو اور شام کو کھلاوی یا دو دن صبح کو کھلاوی یا دو دن شام کو یا عشا اور سحر کو اور شرط یہ ہی کہ اول جنکو کھلاوی اونہین کو دوبارہ بھی کھلاوی یہانتک کہ اگر صبح کو کھلایا ساٹھہ کو پھر شام کو کھلایا ساٹھہ غیر اونکو نہین کفایت کریگا یہانتک کہ پھر کھلاوی دونون قرون مین سی ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹھہ روز تک کھلایا کری یا ہر روز نئی فقیر کو کھلاوی ساٹھہ روز تک کافی ہی اور اگر ایک روز صبح کو ساٹھہ فقیر ونکا یا کم کا انسی ایک فقیر کو دی تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہی روٹی گیہون کے بغیر سالن کی بخلاف جو کی روٹی کی کہ اوسکی ساتھہ سالن ضرور ہی اس لیے کہ بسبب سختی کی پیٹ بھر کر نہین کہا سکتا بغیر سالن کی عادۃً بخلاف گیہون کی روٹی کے کہ وہ کہا سکتا ہی بغیر سالن کی پیٹ بھر کر اس لیے کہا گیا ہی کہ روٹی گیہون کی سالن اوسکا اوسی مین ہی پس جس نے طلب کیا اوسکی ساتھہ سالن نہین ہی وہ بھوکا اور شرط یہ بھی ہی کہ نہو کوئی اونمین پیٹ بھر یہانتک کہ اگر ہوگا پیٹ بھرا اور کھاویگا مانند بھوکے کے احتیاج ہوگی اوسکی کھلانیکی پس پایا تو کہانا کھلاوی جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوی ہر فقیر کو آدہی صاع یعنی پونے دو سیر گیہون یا آٹا اوسکا یا ستوا اوسکا یا ایک صاع جو یا انگور یا کھجور یا دیوی قیمت اونکی اگرچہ اوقات متفرقہ مین دی اور اگر کئی روزی توڑی جماع کر کر یا کہا کر قصداً تو ایک کفارہ کافی ہی بشرطیکہ درمیان اونکے کفارہ ندیا ہو مثلاً اگر دس روزی توڑی اور درمیان مین کفارہ ندیا تو دسونکے لیے ایک کفارہ کافی ہی اور اگر درمیان مین کفارہ دیا تو باقی کے لیے کفارہ اور چاہیے اور وہ کئی روزی جو توڑی عام ہین کہ ایک رمضان کی ہون یا دو رمضان کی صحیح یہی ہی کذا فی الدر المختار اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ وہ روزی ایک رمضان کی ہون اور اگر کئی رمضانون کی ہون گی تو ہر رمضان کی لیے کفارہ علیحدہ دے فتاوی عالمگیری مین یہی روایت نقل کی ہی **فصل** پیچ بیان اون چیزون کی کہ روزی کو توڑتی ہین اور قضا ہی اون سے آتی ہی نہ کفارہ اور قاعدہ کلیہ اس مین یہ ہی کہ جو چیز ایسی ہو کہ اوس مین غذائیت نہو یا غذائیت ہو لیکن ہو عذر شرعی اور پہنچا دی اوسکو پیٹ مین یا دماغ مین اور جو چیز ایسی ہو کہ نہ دفع ہو اوس سے شہوۃ ستر کی پوری یعنی جلق وغیرہ تو اوسسے کفارہ نہین آتا پس اگر کھاوی روزے دار اور رمضان مین چاول کچے یا آٹا گندہا ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور اگر گیہون کا اور جو کا جبکہ بھگوئی ساتھہ پانی کی اور ملا دی اوس مین شکر واجب کرتی ہین کفارہ کو اور اگر کھاوی نمک بہت ایکبارگی یا کھاوی مٹی سوای گل ارمنی کی کہ نہ عادت ہو اوسکی کھانیکی یا گٹھلی یا روئی یا نکلا تھوک اپنا کہ متغیر تھا ساتھہ رنگ سبز یا زرد وغیرہ ذلک ریشم وغیرہ کو اور وہ یاد رکھتا تھا روزہ اپنا یا کھایا کاغذ یا مانند اوسکے وہ چیز کہ نہین کھائی جاتی ہی عادۃً یا کھائی ہی پہلے کچھ ہی مانند اوسکی ایسی پہل کچھ کہ نہین کھائی جاتی ہین پہلے پختہ ہونیکی اور اونکو پکا کر یا نمک ملا کر نہ کھایا یا کھایا اخروٹ تازہ کہ نہو اوس مین گودہ یا گل گیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتھر اگرچہ زمرد وغیرہ ہو واجب ہوگی قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین دوا لی یا مونہہ مین دوا رکھی اور اوسمین سے کچھ حلق مین اوتر گئی یا تیل ڈالا کان مین قضا آویگی نہ کفارہ آور اگر پانی قصداً ڈالی کان مین تو اوس مین اختلاف ہی ہدایہ اور ملتقی اور در مختار اور شرح وقایہ اور اور اکثر متنون مین تو لکھا ہی کہ روزہ نہین ٹوٹتا اور قاضی خان اور فتح القدیر مین لکھا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ جاتا رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور اگر دوا ڈالی پیٹ کے زخم مین اور وہ پیٹ مین پہنچی یا دماغ کی زخم مین ڈالی اور وہ دماغ مین پہنچی یا داخل ہوا حلق مین مثلاً یا برف اور نہ نگلا اونکو اپنے فعل سے بلکہ از خود حلق سے اوتر گئی یا چوک کر روزہ ٹوٹ گیا مثلاً کلی کرنے مین پانی حلق مین اوتر گیا یا ناک مین پانی دیتے ہوے دماغ کو چڑھ گیا یا زبردستی کسی نے روزہ تڑوا ڈالا اگرچہ ساتھہ جماع کی ہو یعنی خاوند نے زبردستی بیوی سے جماع کیا یا بیوی نے زبردستی خاوند سے جماع کروایا قضا آویگی ان سب صورتون مین نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع مین زبردستی کرنیوالی پر کفارہ آویگا اور جسپر زبردستی کی اوسپر قضا۔ اور اگر افطار کری عورت لونڈی ہر یعنی حرم یا منکوحہ بخوف بیمار ہوجانی کی بسبب خدمت کی یا افطار کری لونڈی بسبب ضعف کی کہ حاصل ہوا اوسکو بسبب خدمت کرنی کی قسم پکانی سے یا کپڑے دہونی سے قضا لازم ہی۔ اور لونڈی کو چاہیے کہ نہ کہنا مانے مولی کا اگر ایسے کام کو کہے کہ عاجز کری اوسکو ادا ی فرائض سے۔ اور اگر ڈال دیوی کوئی سوتی کے مونہہ مین پانی یا پی جاوی سونیوالا پانی اوپر قضا ہی اور نہین ہے

Marfat.com

وہ مانند بھولنے والے کے کیا نہین جانتا ہی تو کہ سونیوالا یا جسکی عقل جاتی رہی اگر ذبح کری نہین درست اوسکا ذبح کیا ہوا کھانا اور جو بسم اللہ بھول جاوی ذبح کی وقت اوسکا ذبح کیا ہوا جانور کھانا درست ہی۔ اور اگر روزی مین بھولکر کھانیکو کھایا یا پھر قصدًا کھایا یا جماع کیا بھول کر پھر قصدًا کیا یا ذکور روزی کی نیت کی پھر کھایا یا پیا یا جماع کیا قصدًا یا رات سی نیت کی ایک نی روزی کی پھر صبح کو سفر کیا پھر نیت کی اقامت کی اور کھایا اگرچہ نہین درست تھا اوسکو افطار یا رات سی ایک نی نیت روزی کی کی اور صبح کو مقیم تھا پھر مسافر ہوا اور کھایا حالت سفر مین یا جماع کیا قصدًا اگرچہ حلال نہین تھا اوسکو افطار قضا لازم آوی گی نہ کفارہ اور سفر مین کھانیکی قید اس لیے لگائی کہ اگر وطن کو پھر جاویگا کسی چیز بھولی ہوئی کی لینی کے لیے اور قصدًا کھاویگا اپنی مکان مین یا پہلی جدا ہونیکی آبادی مقام اپنی کی سی تو قضا اور کفارہ دونون لازم ہونگی آور اگر کھانی پینی وغیرہما سی بند رہا تمام دن بغیر نیت روزی کی اور افطار کی یا سحر کھائی یا جماع کیا اس حال مین کہ شک رکھتا تھا ہیچ اللوع ہونی فجر کی اور فجر اوس وقت ہو چکی تھی یا افطار کیا ساتھہ ظن غالب غروب ہونی آفتاب کی اور آفتاب اوسوقت باقی تھا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکھتا ہوگا غروب مین پس بیچ لازم ہونی کفارہ کے دو روایتین ہین مختار فقیہ ابو جعفر کی یہہ ہی کہ کفارہ لازم ہوگا آور اگر ظن غالب ہمگانہ غروب ہونیکا اور افطار کر ڈالی گا تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا آور اگر منزل ہو اسبب فعل بد کرنیکی جانور سی یا میت سی یا منی گرائی کسیکی ران مین یا ناف مین یا ہاتہہ مین یا منزل ہوا بسبب بوسہ لینی کی یا چھونی ٹسیکی یا تو ڑا روزہ غیر ادای رمضان کا یا عورت سی جماع کیا کسی نے سوتی مین اور وہ روز یسی تھی روزہ جاتا رہی گا اوس کا اور قضا آویگی نہ کفارہ آور اسیطرح ایک عورت نی رات سی نیت روزی کی کی تھی اور پھر دن کو دیوانی ہوگئی اور اوس سی جماع کسی نی کیا اوس عورت پر بھی قضا آویگی آور اگر پکائی دوا یا پانی ایک عورت نی اپنی شرمگاہ مین یا داخل کی کسی نی اونگلی بھیگی ہوئی پانیکی یا تیل کی اپنی دبر مین یا استنجا کیا اور پانی پہنچا دبر مین حقنی کی جگہہ تک اگرچہ یہہ ہوتا ہی کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کی استنجا کرنی مین قضا لازم آوی گی آور اگر نکل آوین مسی بواسیر والی کی اور دہوی اونکو اگر خشک کر لیا اونکو پہلے اوٹھنی کی اور مسی پھر اوپر چڑہ گئی نہین ٹوٹنی کا روزہ اس لیے کہ پانی پہنچا تھا ظاہر بدن پر پھر زائل ہو گیا پہلے پہنچنی کی طرف باطن کی بسبب عود کرنی مقعد کی اور اگر خشک نہونگی تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور اگر داخل کری گی عورت اونگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر اپنی دبر مین یا عورت داخل کریگی ان چیزونکو اپنی فرج داخل مین اور غائب ہو جاوین گی یہہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہو گی آور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتہہ مین رہا یا عورت کی فرج خارج مین نہین فاسد ہونیکا۔ اور اگر نگلا دورا اور ایک سرا ہاتہہ مین ہو پھر نکال لی نہین ٹوٹ نیکا روزہ اگر سب نگل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہو گی آور اگر داخل کریگا دہوان اپنی فعل سے قصدًا دماغ مین یا پیٹ مین قضا لازم آویگی اور یہہ حکم ہیچ دہوین جیر و عنبر اور عود کی ہی اور ان دونون کی دہوین مین بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا بھی واسطی فائدہ مند اور دوا ہونی اوسکی کی اور اسیطرح حقہ کی دہوان داخل کرنی سی بعید نہین ہے لازم آنا کفاریکا۔ آور اگر قی قصدًا کی اگرچہ مونہہ بھر کر نہ آئی قضا لازم آویگی بموجب ظاہر روایت کی اور ابو یوسف کی نزدیک مونہہ بھر کر آنا شرط ہی اور یہی صحیح ہے اور اگر نکل جاوی قی آپ سی آئی ہوئی کو اور ہو وہ مونہہ بھری ہوئی یا کھا جاوی دانتون کی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنی کی یا زیادہ یا نیت کری روزی کی دن کو بعد کھا چکنی کی بھول کر پھر نیت کرنیکی دنکو یا بیہوش ہو جاوی اگرچہ مہینی بھر تک بیہوش رہی قضا لازم آویگی مگر یہہ کہ قضا نکری اوس دن کو کہ جس مین بیہوشی شروع ہوئی ہی یا جسکی رات مین شروع ہوئی ہی اس لیے کہ مسلمان کا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہیے کہ اوس نی رات سی نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ تو ہو گیا اوسکی بعد جتنی دنون بیہوش رہیگا اونکی قضا کریگا اس لیے کہ امساک بغیر نیت کی ہوا اور اگر یقین ہو گا کہ نہین نیت کی تو اوسدن کی بھی قضا آویگی۔ اور اگر مہینی بھر سے کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر سارے مہینی دیوانہ رہا نہین قضا آویگی۔ آور اگر مہینا بھر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہو گیا یا دن کو آرام ہو گیا بعد فوت ہونی وقت نیت کی تو بھی قضا نہین آنیکی کہ یہہ بھی سلامتی ہی مہینو کی حکم مین ہے۔ اور اگر رمضان مین نیت روزی کی نہ کی اور کھانا کھایا امام اعظم کی نزدیک کفارہ واجب نہین اور صاحبین کے

Marfat.com

نزدیک واجب ہی کذا فی الہدایہ۔ اور اگر کسیکا روزہ ٹوٹ جاوی اگرچہ بسبب عذر کے ٹوٹی اور پھر عذر جاتا رہی تو واجب ہی بقیہ روز رہنا کھانی پینی وغیرہ سی اور واجب ہی بند رہنا حائض اور نفساء پر جبکہ پاک ہون بعد طلوع ہونی فجر کی اور واجب ہی بند رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچھا ہو جاوی اور دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہوا اور لڑکی پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوی اور ان سب پر قضا ہی سوای شخصون اخیر کی۔ اور حائض اور نفساء اور بیمار اور مسافر کو بند رہنا نہ چاہیے لیکن ظاہر نہ کھاوین بلکہ پوشیدہ کھاوین **فصل** بیچ بیان اون چیزون کی کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہین اور جو کہ مستحب ہین مکروہ ہی روزہ دار کی لیے چکھنا کسی چیز کا یعنی چکھہ کر تھوک دینا اور ذخیرہ مین ہی کہ مکروہ ہی چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرور نہو اور جب ضرور ہو جیسی کوئی چیز خریدتا ہو اور ڈر ہو اسکا کہ گر نہ چکھونگا تو غبن دیا جاؤن گا یا موافق میری مرضی کی نہوگی تو نہین مکروہ۔ اور فتاوی نسفی مین ہی کہ اگر ایک عورت کا خاوند بد خلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کمی زیادتی نمک پر تو درست ہی اوسکو بھی چکھہ لینا کھانی کا تا اوسکی ظالم سے بچے اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہین درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور ممکن ہی کہ یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانی کے لیے ہون۔ اور مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسی ایک عورت چاہتی ہی کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچے کے مونہہ مین دی اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اوسکی پاس ہو تو اوس سی چبوا کر دی آپ چبا کر دینا اوسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہ دار نہ ہاتہہ لگی تو آپ ہی دی کہ اس صورت مین مکروہ نہین اور مکروہ ہی چبانا مصطگی کا روزہ دار کی لیے برابر ہین اس مین مرد و عورت اس لیے کہ اوسکی چبانی سے تہمت افطار کی لگتی ہی اور سوای روزہ کی حالت کے مردونکی لیے چبانا اوسکا مکروہ ہی مگر خلوت مین بسبب عذر کی جائز ہی اور بعضون نی کہا مباح ہی بخلاف عورتون کی کہ اونکی لیے مستحب ہے چبانا اوسکا اس لیے کہ یہہ اونکی لیے قائم مقام ہی مسواک کی اور مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرت کرنی یعنی عورت کو گلی لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اور اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا والا نہین مکروہ۔ اور مکروہ ہی جمع کرنا تہوک کا مونہہ مین قصدًا اور پھر نگل جانا اوسکا۔ اور مکروہ ہی روزہ دار کی لیے کرنا اون چیزکا کہ ضعف ہو اوس سے مانند فصد اور پچھنون کی اور جو فصد و پچھنے ایسے ہون کہ ضعف نہو اون سی تو نہین مکروہ۔ اور نہین مکروہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا موچھونکو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کی ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی ہو پانی مین۔ اور نہین مکروہ ہی کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا بغیر وضو کے۔ اور نہین مکروہ ہی غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑا بدن پر بقصد ٹھنڈک کے بموجب روایت مفتی بہ کی اس لیے کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہی چنانچہ وہ حدیث آگے آویگی اور مستحب ہین روزہ دار کی لیے تین چیزین سحر کھانی اور دیر کرنی سحری مین اور جلدی کرنی افطار مین بیچ غیر روزہ ابر کے اور ابر کی روز احتیاط ضرور ہی **فصل** بیچ بیان اون عوارض کی کہ مباح ہی بسبب اونکی افطار وہ دس ہین مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی اور حمل اور دودہ پلانا اور بھوک اور پیاس اور بہت بڑہاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہی افطار اوس بیمار کی لیے کہ اگر روزہ رکہی تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کر اچھی ہونیکا اس لیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اوسکا کبھی ہوتا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہی اوس سی احتراز۔ اور مرض ایک چیز ہی کہ باعث ہوتی ہی تغیر طبیعت کی طرف فساد کی شروع ہوتی ہی اوّل باطن مین پھر ظاہر ہوتا ہی اثر اوسکا اوپر بدن کے پس برابر ہی کہ ہو وہ مرض آنکہہ دکھنی کا یا زخم یا درد سر کا غرضکہ کوئی مرض ہو جب خوف ہو اوسکی زیادتی یا دیر کر اچھی ہونیکا تو جائز ہی اوس مین افطار۔ اور لکھا ہی علمائی نی کہ غازی جبکہ جانتا ہو یقینًا کہ مین لڑونگا کفار سی رمضان کی مہینی مین اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنی مین پس پہلی لڑائی کی افطار کری مسافر ہو یا مقیم۔ اور اسی قیاس پر کہا ہی علمائی اوس شخص کی حق مین کہ اوسکا دن باریکا ہی پس افطار کیا اول روز مین پہلی آنے تپ کی بگمان اسکی کہ آج تپ آویگی پس ضعیف کر دیگی تو نہین مضائقہ افطار کا اوسکی لیے پھر اگر تپ آوی گی تو صحیح تر یہہ ہی کہ نہین آنیکا کفارہ۔ اور اسیطرح عورت نی حیض آنیکا گمان کر کر افطار کیا اور پھر حیض نہ آیا تو صحیح تر ہی یہہ کہ کفارہ نہین آنیکا اوسپر۔ اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ دونون صورتون مین کفارہ آویگا۔ اور اسیطرح بازار والی اگر سنیں آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہی اور پھر افطار کر ڈالین پھر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تھا تو نہین کفارہ اونپر

Marfat.com

زبردستی سے مراد یہہ ہے کہ کوئی پچھاڑ کر مونہہ مین کچھ دیدے یا ڈر ہو نہ افطار کرنے مین مار ڈالیگا یا بہت مارنیکا۔ اور جائز ہے افطار حاملہ کو لیے اور دودہ والی کو لیے اگر ڈر ہے نقصان عقل سے یا ہلاک سے یا بیماری سے خواہ اپنے نفس پر ڈر ہو ان چیزونکا یا بچے پر اور دودہ والی خواہ مان ہو خواہ دایہ اور یہہ جو کہا گیا ہے کہ مراد دودہ والی سے دایہ ہی ہے یہہ قول مردود ہے اس لیے کہ حدیث مین عام ہے دودہ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم اور دوسری یہہ کہ دودہ پلانا مان پر واجب ہے دیانۃً خصوصًا جبکہ باپ مفلس اور جائز ہے دودہ والی کے لیے پینا دوا کا جبکہ طبیب کہے کہ یہہ بچے کی بیماری کو فائدہ کریگی اور خوف معتبر مباح ہونے افطار کے لیے دو سبب سے ہوتا ہے کہ یا تو ظن غالب ہو ضرر کا بسبب پہلے تجربہ کے یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہے کہ ضرر کریگا روزہ اور جائز ہے افطار اوسکے لیے کہ ہوا اوسکو پیاس شدید یا بھوک بہت کہ خوف ہو اوسپر ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتا رہنے بعض حواس کا۔ اور نہو یہہ بسبب مشقت مین ڈالنے نفس اپنے کے اسلیے کہ اگر ہوگا یہہ بسبب مشقت مین ڈالنے نفس کے مثلاً دوا اور پیاسا ہو کر افطار کرڈالا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضون نے کہا کہ نہین لازم آنیکا۔ اور پوچھی گئی علی بن احمد حال حرفہ کرنیوالے کی سے کہ جب جاڑہ کہ گاہین مشغول ہونگا حرفہ مین تو لاحق ہوگا مرض کے مباح ہوگا اوس مین افطار اور ہے وہ محتاج طرف حاصل کرنے نفقہ کے آیا مباح ہے اوسکو کھانا پہلے بیمار ہونیکے یا نہین پس منع کیا اونہون نے اشد منع۔ اور در مختار مین لکھا ہے کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اوسکو چاہیے کہ آدہے دن کسب کرے اور آدہے دن استراحت کرے تا وجہ معیشت کی بھی حاصل ہو اور روزہ بھی ہاتھ سے نہ جاوے۔ اور جائز ہے افطار اوس مسافر کو کہ سفر کرے پہلے طلوع ہونے فجر کے اور اگر سفر کرے حالت روزے مین بعد طلوع ہونے فجر کے تو نہین مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوے بعد اوسکے تو درست ہے اور بصورت قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ سفر مین بغیر بیماری کے توڑے خواہ بیمار ہو کر۔ اور روزہ رکھنا مسافر کو مستحب ہے اگر ضرر نکرے اور یہہ کب ہے کہ جب نہون تمام رفیق اوس کے افطار کیے ہوئے اور نہ مشترک ہون خرچ کرنے مین پس اگر ہون مشترک یا افطار کیے ہوئے تو افضل افطار ہی ہے واسطے موافقت جماعت کی۔ اور نہین واجب ہے وصیت کرنی ساتھ فدیہ اوس روزے کی کہ افطار کیا اوسپر کہ مرے پہلے زوال عذر کے خواہ عذر بیمار کا ہو یا سفر کا یا اور عذر دن مذکورہ سے اور قضا کرے اون روزون کی کہ قادر ہوا اونکی قضا پر اور اگر قضا نکرے تو لازم ہے اوسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کے سفر سے اور بقدر صحت کے مرض سے اور بقدر زوال عذر کے اور نہین شرط ہے قضا روزے مین پے در پے رکھنا لیکن مستحب ہے تاکہ واجب جلدی ذمہ سے اوتر جاوے اور اسی لیے مستحب ہے یہہ کہ نہ تاخیر کرے بعد قدرت کے **تنبیہ** شرع مین روزے تیرہ ۱۳ قسم کے آئے ہین اون مین سے سات قسم کے روزے تو پے در پے رکھے جاتے ہین مہینے رمضان کے اور کفارہ ظہار کے اور کفارہ قتل کے اور کفارہ یمین کے اور رمضان مین جو قصدًا افطار کرے اوسکے کفارے کے اور نذر معین کے اور اعتکاف واجب کے اور چھ قسم کے روزے مین اختیار رکھتا ہے چاہے پے در پے رکھے اور چاہے متفرق نفل روزے اور قضا رمضان کے روزے اور روزے متعہ کے اور فدیہ حلق کے اور جزاء صید کے اور نذر مطلق کے اور جائز ہے افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو اوسکو کہتے ہین کہ عاجز ہو اداے فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اوسکا یہانتک کہ ناامید ہو روزہ رکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لازم ہے شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو فدیہ اور نہین لازم اور عذر والونکو سوا انکے مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سے یعنی نذر مانے کہ مین ہمیشہ روزہ رکھونگا پھر عاجز ہوا اوس سے بسبب اشتغال معیشت کی تو افطار کرے اور فدیہ دیا کرے ہر روز فدیہ یہہ ہے کہ بدلے ہر دن کے آدہا صاع یعنی دو سیر گیہون دے یا قیمت انکی بشرطیکہ ہمیشہ رہنے عجز کے موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مرے پہلے اقامت کے تو لائق ہے یہہ کہ نہ واجب ہو اوسپر فدیہ مانند اونکے اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ لازم ہو تو استغفار کرے اللہ تعالیٰ سے اور جائز ہے فدیہ اور کفارہ مین اباحت طعام کی یعنی دونون وقت ہر دن پیٹ بھر کر بھوکے کو کھلادے جیسے کہ جائز ہے تملیک بخلاف صدقہ فطر کے کہ ضرور ہے اوس مین تملیک مانند زکوۃ کے جانا چاہیے کہ جو صدقہ مشروع ہے ساتھ لفظ طعام کے یا اطعام کے جائز ہے اوس مین تملیک اور اباحت اور جو کہ مشروع ہے ساتھ لفظ ایتاء کے اور اداء کے شرط ہے اوس مین تملیک اور نہین جائز ہے نفل روزہ رکھنے والے کو توڑ ڈالنا اوسکا بلا عذر اور جانا چاہیے کہ توڑ ڈالنا روزے کا اور نماز کا بعد شروع کرنیکی مکروہ ہے اور نفل روزہ شروع سے واجب ہو جاتا ہے پس کسی حالت مین توڑے واجب ہوتی ہے اوسپر قضا مگر جبکہ پانچ

Marfat.com

دنون مین نفل روزی رکھو دونون عیدون مین اور ایام تشریق مین تو نہین لازم آتی ہی قضا اونکی تو رفع مین اس لیے کہ ان دنون مین روزی منع ہین
شروع سی واجب نہین ہوتی اور اگر ان پانچ دنون کو روزی نذر مانی یا تمام سال کو روزی نذر مانی تو ان دنون مین افطار کری اور قضا انکی رکھو اور
دنون مین اور حکم کیا جاوی لڑکا ساتھ روزہ رکھنی کو جبکہ طاقت آوی اوس مین اور مارا جاوی اوسکو ترک پر جبکہ ہو دس برس کا مانند نماز کی **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ
فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص نہ چھوڑی باطل بولنا اور
کام کرنا برا یعنی روزی مین پس نہین اللہ کو کچھ حاجت اس مین کہ چھوڑا ہی اس شخص نی کھانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہ بخاری **ف** باطل بولنا کلام
باطل وہ ہی کہ جسکو بولنی مین گناہ لازم آوی یعنی باتین کفر کی کرنے اور گواہی جھوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ بہتان
زنا کا ہو یا اور کچھ اور گالیان دینی اور برا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند اونکی اور چیزین کہ واجب ہے انسان کو پرہیز کرنا اونسی پس حاصل یہ کہ جس روزہ دار
نی باطل بولنا اور بری کام کرنی نہ چھوڑی تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہین اسکی کہ وہ ترک کری کھانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہ ہی کہ مقصود روزہ سی
توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہی پس جب حاصل ہوا اوس سی یہ یعنی بری قول وفعل نہ چھوڑی تو نہین پرواہ کرتا اللہ تعالیٰ روزی
اوسکی کی اور اوسکی طرف نظر عنایت کی نہین کرتا پس نہونی حاجت سی مراد ہی نہ التفات کرنا اوسپر اور نہ قبول کرنا اوسکی روزیکا اور کیونکر التفات
کری اللہ تعالیٰ اوسکی طرف کہ اوس نی ترک تو کیا اوس چیز کو کہ مباح تھی غیر روزی مین قسم کھانی پینی وغیرہ سی اور مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تھی اوسپر
ہر وقت مین اور مشائخ رح نی لکھا ہی کہ روزہ تین قسم پر ہی ایک روزہ عوام کا ہی کہ باز رہی کھانی پینی اور جماع سی اور ایک روزہ خواص کا ہی وہ یہ ہی کہ باز رہے
تمام اعضا اور حواس کو لذتون اور خواہشون حرام اور مکروہ سی بلکہ متہمک رہنی سے مباح مین بھی جو مباح کہ منافی کسر نفس کے ہین اور ایک روزہ اخص الخواص
کا ہی وہ یہ ہی کہ باز رہی ہر چیز سی کہ جو سوای حق کی ہی اور نہ التفات کری اوسکی غیر کیطرف ۱۲ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بوسہ لیتی اور بدن سی بدن لگاتی یعنی اپنی بی بیون سے یہ معاملہ کرتی اوس حال مین کہ وہ روزہ دار ہوتی اور تھی حضرت بہت قادر تم سے واسطی حاجت اپنی کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاجت سی مراد شہوة ہی یعنی حضرت بہ نسبت تمھاری بہت قادر تھی اپنی شہوة پر کہ باوجود بوسہ لینی اور بدن لگانی
کے رکی رہتی تھے صحبت کرنی سی اور سی رکنا مشکل ہی اور اہل علم نے اسمین اختلاف کیا ہی اور ہماری نزدیک مکروہ ہی بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بدن سے
بدن لگانا عورت سی اگر خوف ہو جماع کرنیکا یا منزل ہو جانیکا اور اگر خوف نہو تو نہین مکروہ ۱۲ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَیْرِ حُلُمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پالیتی اونکو فجر رمضان مین یعنی کبھی اوسکو ہوتی تھی جنابت سی بغیر احتلام کی پس نہاتی اور روزہ رکھتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم **ف** یعنی حضرت کو نہانی کی
احتیاج ہوتی تھی بسبب جماع کے نہ بسبب احتلام کی اور باوجود اسکی روزہ رکھتی اور پھر نہا لیتی پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت مین نیت روزی کی کرنی اور صبح کو
نہانا منع نہین اور بسبب جماع کی جنابت اختیاری ہوتی ہی جب اسمین روزہ درست ہوا تو احتلام کی سبب سے جو نہانی کی حاجت ہوگی اوس مین بطریق
اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزہ کی حالت مین بھی تو مضر نہین اور بغیر احتلام کی اس لیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہین ہوتا تھا
اسلیے کہ وہ علامت ہی شیطان کو آنی کی خواب مین اور وہ امن مین تھا اوس سی ۱۲ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی بھری ہوئی کچھوائی

Marfat.com

حالت احرام مین اور بھری ہوئی سینگی کچھوائی روزہ کی حالت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم **ف** کہا شیخ جزری نے کہ مراد ابن عباس کی یہ ہے کہ حضرت حالت احرام مین روزہ سے تھے اور پھر بھری ہوئی سینگی لی یہ مراد جانی ابو داؤد کی اس حدیث سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وہو صائم محرما اور کہا مظہر نے کہ جائز ہے احرام والیکو سینگی لینی بشرطیکہ بال نہ توڑے اور اسیطرح روزہ دار کو بھی جائز ہے بغیر کراہت کے تینون اماموں کے نزدیک اور کہا احمد نے کہ باطل ہوتا ہے روزہ بھری ہوئی سینگی لگانیوالے کا اور لگوانیوالے کا لیکن کفارہ نہین واجب آتا ہے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی وھو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے اور ہو وہ روزہ دار پس کھایا یا پیا پس چاہیے کہ پورا کرے اپنا روزہ پس سوا اسکے نہین کہ کھلایا اوسکو اللہ نے اور پلایا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حکم عام ہے ہر روزیکا فرض ہو یا نفل بھولکر کھالیوے یا پی لیوے تو روزہ نہین جاتا اور مذہب سب اماموں کا یہی ہے مگر امام مالک کہتے ہین کہ لازم ہے قضا روزہ رمضان کی اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا یہ حکم کھانے اور پینے مین ثابت ہوا جماع مین بھی یعنی جماع بھول کر کرے اوسکا بھی یہی حکم ہے **ح** **وعنہ** قال بینما نحن جلوس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت قال ما لک قال وقعت علی امراتی وانا صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تجد رقبۃ تعتقھا قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال ھل تجد اطعام ستین مسکینا قال لا قال اجلس فمکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبینا نحن علی ذلک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر والعرق المکتل الضخم قال این السائل قال انا قال خذ ھذا فتصدق بہ فقال الرجل اعلی افقر منی یا رسول اللہ فواللہ ما بین لابتیھا یرید الحرتین اھل بیت افقر من اھل بیتی فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اطعمہ اھلک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اوسوقت کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مین یعنی بسبب گناہ کے فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کہا گرا مین اپنی عورت پر یعنی جماع کیا اور تھا مین روزے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتا ہے تو بردہ کہ آزاد کرے اوسکو کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے پس کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے کہا کہ نہین فرمایا کیا مقدور رکھتا ہے ساٹھ مسکینون کے کھلانیکا کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے بیٹھ جا اور ٹھہرے رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انتظار کیا کہ کوئی کچھ لاوے تو اوسکو دین تا وہ کفارہ ادا کرے پس اوسوقت کہ ہم اسیطرح بیٹھے تھے آیا حضرت کے پاس ایک عرق کہ اوس مین تھین کھجورین اور عرق کہتے ہین ٹوکری کو یعنی کھجور کی ٹہنی کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اوس مین پندرہ چو سیرون سے لیکر بیس چو سیرون تک کھجورین آتی ہین فرمایا کہان ہے پوچھنے والا کہا اوسنے کہ مین حاضر ہون فرمایا لے یہ کھجورین اور خیرات دے اونکو پھر کہا اوس شخص نے کیا اوسپر دون مین ایسے کو کہ زیادہ محتاج ہو مجھسے یا رسول اللہ یعنی مین سب سے زیادہ محتاج ہون فقیر ونکو کسطرح دون پس قسم ہے خدا کی نہین درمیان دونون طرفون مدینہ کی کوئی گھر والے محتاج زیادہ میرے گھر والون سے اور مراد رکھتا تھا دونون طرفون سے دو پہاڑیان کہ جانب مشرق اور مغرب مدینہ کی ہین پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان حضرت کی پھر فرمایا کھلا اسکو اپنی اہل کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نام اس شخص آنیوالیکا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تھا اور روزہ رمضان کا رمضان مین جو قصداً توڑ ڈالی خواہ جماع کرکر خواہ کھا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہے اسی ترتیب سے کہ بردہ آزاد کرے اور یہ نہو سکے تو دو مہینے کے روزے رکھے دے پے در پے اور یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینون کو کھلاوے اگر کچا اناج دے تو ساڑھے تین سیر گیہون یا چار چار سیر جو دے اور اگر پکا کر دے تو دونون وقت پیٹ بھر کر کھلاوے اور کفارہ اپنی اہل کو یعنی اصول و فروع کو دینا درست نہین اور حضرت نے جو اس شخص کو اجازت دی تو اس مین اختلاف کیا ہے علما نے کہ اوسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہین اکثر تو کہتے ہین کہ ادا ہو گیا اور یہ خاص اوسیکے واسطے تھا اور کو درست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ کفارہ

Marfat.com

اوسکو ذمہ پر رہا اسواسطے کہ واجب ہوے کفارہ کا بالفعل اوسوقت ہی کہ اوسکو کمانے سے اور اوسکی اہل کو کھانے سے بچے اور نہین تو ذمہ پر رہتا ہی جب مقدور ہوا ادا کریگا پس وہ محتاج تھا اوسکو حضرت نے اجازت دی کہ اب تو اپنی اہل کو کھلا دی جب مقدور ہوگا ادا کرنا اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا واللہ اعلم ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَائِمٌ وَیَمُصُّ لِسَانَھَا

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے حضرت عائشہ کا اور ہوتے روزہ دار اور چوستے زبان اونکی نقل کی یہہ ابو داؤد نے

ف یہہ حدیث ضعیف ہی اور کہا گیا ہی تھوک نگلنے غیر کیسی روزہ ٹوٹ جاتا ہی سب کے نزدیک پس حضرت کی زبان چوسنے کا بر تقدیر صحت حدیث کے یہہ جواب دیا گیا ہی کہ حضرت زبان چوس کر تھوک دیتے ہونگے نگلتے نہون گے ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَۃِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَہٗ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَسَاَلَہٗ فَنَھَاہُ فَاِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَہٗ شَیْخٌ وَاِذَا الَّذِیْ نَھَاہُ شَابٌّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے یعنی بدن سے بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرت نے اوسکو اور آیا حضرت کی پاس ایک اور پس پوچھا اوس نے حال مباشرت کا پس منع کیا اوسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تھی اوسکو وہ تھا بڈھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اوسکو وہ تھا جوان نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** بڈھا من مین ہوتا ہی خوف جماع کرنیکا اوسکو نہین ہوتا اس لیے اوسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہی اوسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ یہہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَہُ الْقَیْءُ وَھُوَ صَائِمٌ فَلَیْسَ عَلَیْہِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْیَقْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِیْسَی بْنِ یُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ لَا اُرَاہُ مَحْفُوْظًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو غلبہ کری قے یعنی آپ سے آجاوی اور وہ ہو روزہ سے پس نہین اوسپر قضا اور جو شخص قے لاوی یعنی اونگلی وغیرہ حلق مین ڈالکر قصداً پس چاہیے کہ قضا کری نقل کی یہہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی نہین جانتے ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کی سے اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے نہین گمان کرتا مین اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہی **ف** قصداً جو کہا تو اس سے احتراز کیا نسیان سے یعنی قے لاوی اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہی اور بھولکر لاوی تو قضا نہین اور یہہ مسئلہ ابتداء باب مین مفصل ذکر کیا گیا ہی جو چاہی وہان سے دیکھ لے ع **وَعَنْ** مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَۃَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَہٗ وَضُوْءَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی معدان بن طلحہ سے یہہ کہ ابو درداء نے حدیث کی اونکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کہا معدان نے پس ملا مین ثوبان سے دمشق کی مسجد مین اور کہا مینے کہ ابو درداء نے مجکو حدیث کی ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کہا سچ کہا ابو درداء نے اور مینے ڈالا تھا حضرت کو واسطے پانی وضو اونکی کا نقل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی و دارمی نے **ف** یعنی روزہ نقل مین قصداً قے کرکر روزہ توڑ ڈالا بسبب کسی عذر کے یعنی عذر بیماری کا تھا یا ضعف کا اور عذر کی قید اس لیے لگائی کہ حضرت بغیر عذر کے روزہ نہ توڑتے اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ یعنی اپنے عملونکو باطل نہ کر ڈالو اور اخیر حدیث سے دلیل پکڑی ہی امام ابو حنیفہ اور احمد وغیرہما نے کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعی اور اور علما کہ قائل نہین ہین وضو ٹوٹنے کے قی سے اونہون نے وضو کرنے سے مراد لی ہی کلی کرنی اور دھونا مونہہ کا واللہ اعلم ع ح **وعن** عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِیْ یَتَسَوَّکُ وَھُوَ صَائِمٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس قدر کہ نہین گن سکتا مسواک

Marfat.com

کرتی تھی اور وہ ہوتی روزے سے نقل کی ہے ترمذی و ابوداؤد نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے مسواک کرنی روزہ دار کو ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک اور اور بہت حدیثیں اسیطرح کی آئی ہیں چنانچہ مرقاۃ میں مذکور ہیں اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے امام ابوحنیفہ اور مالک جائز رکھتے ہیں مسواک کرنی خواہ مسواک سبز یعنی تازی ہو یا ترکی ہوئی ہو پانی میں اور خواہ پہلے زوال کے ہو خواہ بعد اوسکے اور ابو یوسف نے کہا مکروہ ہے تازی اور بھیگی ہوئی اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہے بعد زوال کے ۲ح **وعن** انسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَکَتْ عَیْنَیَّ اَفَاَکْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَاَبُوْ عَاتِکَۃَ الرَّاوِیُّ یُضَعَّفُ اور روایت ہے انس سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دکھتی ہیں آنکھیں میری کیا لگاؤں میں سرمہ اور میں ہوں روزہ دار فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا سند اس حدیث کی نہیں قوی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہے **ف** اس میں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے چنانچہ اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نے کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہیں اگرچہ مزا سرمہ کا حلق میں ظاہر ہو اور احمد اور اسحٰق اور سفیان کے نزدیک مکروہ ہے اور امام مالک سے بعضوں نے کراہت نقل کی ہے اور بعضوں نے عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اور حدیثیں بھی آئی ہیں سب ملکر قابل دلیل پکڑنے کی ہو جاتی ہے ۲ع ح **وعن** بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِہِ الْمَاءَ وَھُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے بعضے اصحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج میں ڈالتے اپنے سر پر پانی حالت روزے کی میں واسطے دفع کرنے پیاس کے یا کہا دفع کرنے گرمی کے نقل کی ہے مالک اور ابوداؤد نے **ف** عرج نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور کہا ابن ملک نے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہیں مکروہ روزہ دار کو یہ کہ ڈالے سر پر پانی اور داخل ہو وے پانی میں اگرچہ ظاہر ہو ٹھنڈک اوسکی بیچ باطن اوسکی کے ع نور الایضاح میں کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہے لکھا ہے کہ نہیں مکروہ ہے روزہ دار کو نہانا اور لپٹنا تر کپڑے میں واسطے ٹھنڈک کے اور دفع گرمی کے بموجب روایت مفتی بہ کے انتہی اور اسیطرح درمختار میں لکھا ہے **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی رَجُلًا بِالْبَقِیْعِ وَھُوَ یَحْتَجِمُ وَلَوْ ھُوَ اٰخِذٌ بِیَدِیْ لِثَمَانِیْ عَشْرَۃَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِی السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَتَاَوَّلَہٗ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِی الْحِجَامَۃِ اَیْ تَعَرَّضَ لِاِفْطَارِ الْمَحْجُوْمِ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمِ لِاَنَّہٗ لَا یَاْمَنُ مِنْ اَنْ یَّصِلَ شَیْءٌ اِلٰی جَوْفِہٖ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ اور روایت ہے شداد بن اوس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک شخص کے پاس جنت البقیع میں کہ نام ہے مدینہ کے مقبرہ کا اور وہ شخص بھری ہوئی سینگیاں کچھواتا تھا اور حضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ میرا اٹھارویں تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرت نے روزہ توڑ ڈالا سینگی کھینچنے والے اور کچھوانے والے نے نقل کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی نے کہا شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور تاویل کیا ہے اس حدیث کو بعضوں نے اون شخصوں میں سے کہ اجازت دی ہے روزہ دار کو بیچ سینگی کھینچنے اور کچھوانے کے یعنی قریب افطار کے ہو جاتا ہے کچھوانے والا بسبب ضعف کے اور کھینچنے والا اسواسطے کہ نہیں امن میں ہوتا اس سے کہ پہنچ جاوے کچھ پیٹ اوسکے میں بسبب چوسنے سینگی کے **ف** شخصوں سے مراد جمہور یعنی اکثر علماء ہیں مذہب اکثر علماء کا یہی ہے کہ سینگی لینے کا کچھ مضائقہ نہیں روزہ دار کو اس لیے کہ ثابت ہوا ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لی یعنی بھری ہوئی حالت احرام اور روزے میں اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کا ہے اور معنی اس حدیث کے اونہوں نے یہی کہے ہیں جو کہ مذکور ہوئی کہ قریب افطار کے ہو جاتا ہے یعنی بھری ہوئی سینگی لوانے والے کو بسبب خون نکل جانے کے ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہے کہ قریب ہوتا ہے افطار کرنے کے تا ہلاک نہ ہو جاوے اور سینگی کھینچنے والے کو خوف ہوتا ہے کہ مبادا سینگی لگاتے ہوئے کہ منہ سے چوسنے پڑتی ہے پیٹ میں خون اتر جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ

Marfat.com

بھری ہوئی سینگی سے روزہ جاتا نہین لیکن مکروہ ہوتا ہی بسبب لاحق ہونی ضعف اور خوف ہلاک کی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حدیث خاص دو شخصون کے حق مین فرمائی کہ اونہون نے بھری ہوئی سینگی کھپچھنے وقت غیبت کی تھی پس اوس غیبت کرنی پر فرمایا کہ دونون کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا ۱۲ ع ۲ ح **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ رَّمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ کُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابٍ قَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یَقُوْلُ اَبُوالْمُطَوِّسِ الرَّاوِیُّ لَا اَعْرِفُ لَهٗ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ افطار کری قصدا ایک دن بہی رمضان سی بدون رخصت کی اور بدون مرض کے نہین بدلا اوتارتا اوس سے روزہ رکھنا تمام عمر اگرچہ روزی رکہے تمام عمر نفل کی یہہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نی اور بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی اور کہا ترمذی نی کہ سنا مینی محمد کو یعنی بخاری کو کہ کہتا تھا ابو المطوس راوی نہین جانتا مین واسطے اوسکی سوای اس حدیث کی **ف** بدون رخصت کی یعنی بدون رخصت شرعی کی کہ حالت سفر وغیرہ ہی چنانچہ بیان اسکا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہی پہلے جملہ کی اور یہہ حدیث بطریق مبالغہ کی اور تشدد کی فرمائی اور مراد یہہ ہی کہ ثواب روزہ فرض کا اس وجہ ہی کہ روزہ نفل سی نہین ہاتھ آتا اگرچہ تمام عمر رکھے والا اگر ایک روزہ نہ رکھا ہو بدلے اوسکی ایک روزہ رکھی فرض ادا ہو جائیگا اور اگر رکھہ کر توڑ ڈالا ہو دو مہینے کے روزی کفایت کرینگی اور ابن حجر نی کہ ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکھے اور پھر اوسکی بدلی تمام عمر روزی رکہی تو نہین کفایت کرتی چنانچہ حضرت علی اور ابن مسعودؓ کا یہی مذہب ہے اور اکثر علما کا مذہب ہے کہ کفایت کرتا ہی ایک دن بدلی ایک دن کی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہی اگرچہ نہ رکھا ہو نہایت بڑی دنون مین اور گرمی مین اور رکھی بدلی اوسکی چھوٹی دنون مین اور سردی مین اور ظاہر یہہ ہے کہ نماز بہی روزی کی حکم مین ہی اس لیے کہ نہین فرق ہی دونون مین بلکہ نماز افضل ہے روزی سی سب علما کی نزدیک واللہ اعلم ۱۲ ع ۲ ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاءُ وَکَمْ مِّنْ قَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ قِیَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزہ دار ہین کہ نہین اونکو حاصل روزی اون کی سی مگر پیاسا رہنا اور کتنی قیام کرنیوالے ہین کہ نہین اونکو قیام اونکی سے مگر بیخوابی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی جو شخص روزہ رکھی اور خالص نیت خدا کی واسطے نہو اور نہ بچی جہوٹ بولنی اور جہوٹی گواہی اور بہتان لگانی اور غیبت کرنی اور مانند انکی کی اور ممنوعات سی ہوتی ہی اوسکو بہوک اور پیاس اور نہین ہوتا ثواب اوسکو روزی کا اگرچہ فرض ذمہ سے ساقط ہوتا ہی اور اسیطرح سی جو رات کو قیام کری بغیر حضوری کی یا واسطے فائدہ دنیا کے تو اوسکو کچہ بہی ثواب نہین ہوتا جیسی نماز زمین یا گہر چھپنی ہوی مین پڑہی تو اس مین کچہ ثواب نہین ہوتا اگرچہ ذمہ سی فرض ساقط ہوتا ہی اور اسیطرح جو نماز پڑہی بدون جماعت کی بی عذر ذمہ سی اوسکی فرض ساقط ہوا قضا نہ آویگی لیکن اوسکو ثواب نہین حاصل ہوتا اور اسیطرح اور عبادتین مانند حج و زکوۃ وغیرہا کی اگر خلوص سے نہون کچہ نہین فائدہ اون سی سوای تضییع مال اور رنج بدن کی۔ مولانا۔ من الطیبی وغیرہ **وذکر** حَدِیْثُ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِیْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی بیچ باب سنتون وضو کی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا یُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ اَلْحِجَامَةُ وَالْقَیْءُ وَالْاِحْتِلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَیْدٍ الرَّاوِیُّ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ

روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نہین افطار کرتین روزہ دار کا سینگی اور قی یعنی جو قی آپ سی آوی اور احتلام نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہین محفوظ اور عبد الرحمان بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **ف** روایت کیا ہی اس حدیث کو دار قطنی اور بیہقی اور ابو داؤد نی بہی اور حدیث ابو داؤد کی مشبہ ساتھہ صواب کی ہی ۱۲ ع **وعن** ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ قَالَ سُئِلَ

Marfat.com

انس بن مالک کنتم تکرھون الحجامۃ للصائم علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الا من اجل الضعف رواہ البخاری اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہ کہا پوچھ گئی انس بن مالک سے تم مکروہ جانتے تھے سینگی کو واسطے روزہ دار کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہا کہ نہین مگر بسبب ضعف کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی سینگیونکو بسبب لاحق ہونے ضعف کے مکروہ جانتے تھے نہ اس جہت سی کہ روزیکو توڑتی ہین ۔ح۔ **وعن** البخاری تعلیقا قال کان ابن عمر یحتجم وھو صائم مرۃ کہ فکان یحتجم باللیل اور روایت ہی بخاری سی بطور تعلیق کی کہ کہا تھا ابن عمر سینگی کچھواتی اور وہ ہوتی روزہ سی پھر چھوڑ دی سینگی کچھوانی پس تھی سینگی کچھواتی رات کو **ف** یعنی احتیاطاً چھوڑ دی یا واسطے خوف ضعف کے اور بعضی حدیث بخاری نے بغیر سند کے روایت کی ہی اوسکو تعلیق کہتے ہین اور مصنف کو چاہیے تھا کہ اول کہتا عن ابن عمر الخ پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقا ۔ع **وعن** عطاء قال ان مضمض ثم افرغ ما فی فیہ من الماء لا یضرہ ان یزدرد ریقہ وما بقی فی فیہ ولا یمضغ العلک فان ازدرد ریق العلک لا اقول انہ یفطر ولکن ینھی عنہ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی عطا سی کہ کہا اگر کلی کری روزہ دار پھر ڈالدی پانی کو کہ اوسکے مونہہ مین ہی یعنی بالکل ڈالدی نہین ضرر کریگا اوسکو یہہ کہ نگل جاوی تھوک اپنا اور وہ چیز کہ باقی ہی مونہہ اوسکے مین اور نہ چباوے مصطگی پس اگر نگل گیا تھوک مصطگی کا نہین کہتا مین کہ افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہی اس سی نقل کی یہہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے **ف** لفظ لفظ ما بقی مین حرف ما موصولہ ہی اور عطف ہی اسکا لفظ ریقہ پر یعنی ضرر نہین کرتا کہ نگلی بعد کلی کرنیکے تھوک اور جو کچھ کہ باقی رہی تراوت پانی کی اس لیے کہ احتراز اوس سی غیر ممکن ہی اور مصطگی بعضی آدمی دانتون کی تقویت کے لیے مونہہ مین رکھتے تھے پس حالت روزی مین اوسکے چبانی سی منع فرمایا اور فرمایا کہ اوسکی چباتی ہوئی تھوک جو مونہہ مین جمع ہوا اوسکے نگلنے سے روزہ جاتا نہین اس لیے کہ وہ مونہہ مین سمٹ جاتی ہی اوس سی کچھ جدا نہین ہوتا کہ حلق مین اوتر جاوی اور روزہ توڑ ڈالے ولیکن منع ہی یہہ احتیاطاً پس نہی اسمین تنزیہی ہی اس لیے ہمارے علماء نے کہا ہی کہ مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا مصطگی ہو یا اور کچھ ہو مگر لڑکیکو ٹکڑا وغیرہ چبا کر دینا جائز ہی ضرورت کے لیے اور یہہ مصطگی وغیرہ کی چبانیکی کراہت اوسی صورت مین ہی کہ یقین ہو اوسکے نہ اوترنیکا حلق مین اور اگر یقین ہو کہ اوس مین سی کچھ حلق مین اوتر گیا ہی تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر درزی ایک ڈورا رنگا ہوا مونہہ سی صاف کری اور تھوک ہو جاوی مانند رنگ ڈورے کے اور پھر نگل جاوی تو فاسد ہو جاتا ہی روزہ اوسکا اور نہین تو نہین فاسد ہوتا انتہی اس مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اعتبار غلبہ کا ہی واللہ اعلم ۔ع **باب صوم المسافر** باب ہی بیچ بیان روزی مسافر کی **ف** یعنی مسافر کو روزہ کہنا جائز ہی یا نہین اور افضل کیا ہی ان دونون مین ۔ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا روزہ رکھونمین سفر مین اور تھا حمزہ بہت روزے رکھنے والا پس فرمایا حضرت نے اگر چاہی تو پس روزہ رکھہ اور اگر چاہی تو پس افطار کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا روزہ رکھونمین سفر مین یعنی رمضان مین اگر سفر کرون تو روزہ رکھون یا نہ رکھون یعنی کیا حکم ہی اسکا گناہ ہی یا ثواب اور اتفاق رکھتے ہین اکثر علما اسپر کہ افطار اور روزہ رکھنا دونون جائز ہین سفر مین خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھ اسکو تکلیف نہین ہوتی ہی تو رکھنا روزیکا بہتر ہی اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہی تو افطار روزیکا بہتر ہی اور سفر طاعت اور سفر اباحت اور سفر معصیت برابر ہین بیچ افطار کی نزدیک حضرت امام اعظم کے اور نزدیک امام شافعی کے سفر معصیت مین افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہین ۔ع **وعن** ابی سعید الخدری قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لسبع عشرۃ مضت من شہر رمضان فمنا من

صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جہاد کو چلے ہم ساتھہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سولہوین رمضان کو بعضون نی ہم مین سی روزہ رکھا یعنی قوین نی اور بعضون نی ہم مین سی افطار کیا یعنی ضعیفون نی یا امیرون کی خادمون نی پس نہ عیب کیا روزہ دار نی افطار کرنی والی پر یعنی اسلیی کہ عمل کیا اوس نی رخصت پر اور نہ افطار کرنیوالی نی روزہ دار پر اس لیے کہ عمل کیا اوس نی عزیمت پر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰی زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَیْہِ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین پس دیکھا مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تھا اوسپر یعنی دھوپ کے بچاؤ کے لیے پس فرمایا کیا ہے یہہ کہا اونہون نے کہ یہہ روزہ دار ہی یعنی بسبب ضعف کے گر پڑا ہی پس فرمایا نہین نیکی روزہ رکھنا سفر مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی روزی سی جب ایسی حالت ہو جاوی تو سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین افطار ہی افضل ہی ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصُّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِیَۃَ وَسَقَوُا الرِّکَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَھَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْیَوْمَ بِالْاَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تھے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس بعضی ہم مین سی روزہ دار تھے اور بعضی ہم مین سی افطار کرنیوالی پس اوتری ہم ایک منزل مین بیچ دن گرمی کی پس گر پڑے روزہ دار یعنی بسبب ضعف کی لائق کاروبار کی نرہے اور کھڑی رہے افطار کرنیوالی یعنی خدمت مین مشغول ہوئی اور کھڑی کیے خیمے اور پلایا پانی اونٹونکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لے گئے افطار کرنیوالے آج کی دن ثواب نقل کی بخاری اور مسلم **ز ف** ثواب یعنی ثواب کامل تر لی گئی اس لیے کہ افطار اونکی حق مین ایسی وقت مین بہتر تھا اور لفظ الیوم مین اشارہ ہی اسپر کہ افضلیت افطار کی بسبب خدمت گاری روزہ دارون کی تھی نہ مطلق اور اسمین دلیل اسپر بھی ہی کہ خدمت صالحون کی افضل ہی نوافل سے۔ ذکرہ الشیخ فی العوارف ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَہٗ اِلٰی یَدِہٖ لِیَرَاہُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰی قَدِمَ مَکَّۃَ وَذٰلِکَ فِیْ رَمَضَانَ فَکَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تشریف لی چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سی طرف مکہ کے یعنی جس سال مین مکہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہنچے عسفان تک کہ نام ہی ایک جگہہ کا دو منزل ہے مکے سے پھر منگوایا پانی پس اوٹھایا اوسکو ہاتھہ مین یعنی ہاتھہ مین لیکر بہت اونچا کیا اوسکو تا کہ دیکھین اوسکو لوگ پھر افطار کیا یہانتک کہ آئی مکہ مین اور یہہ سفر تھا رمضان مین پس تھے ابن عباس کہتے کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بھی کیا پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سی یہہ ہی کہ حضرت نی پیا پانی پیچھے عصر کی **ف** تا دیکھین اوسکو لوگ یعنی جانین کہ جائز ہی افطار کرنا یا اختیار کرین متابعت حضرت کی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ الْکَعْبِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوۃِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰی رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی انس بن مالک کعبی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نی موقوف کر دی مسافر سے آدہی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودہ پلانیوالی سے اور حمل والی سی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نی **ف** موقوف کر دی یعنی سر ہی سی مسافر پر آدہی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑہی اور دو کی قضا نہین اوسپر نہ یہہ کہ پہلے چار تھین پھر دو ہو گئین اور معاف کیا روزہ

Marfat.com

یعنی واجب نہین حالت سفر مین روزہ رکھنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہی اوسپر اور دودہ پلانیوالی اور حاملہ کو بھی روزہ معاف ہی اگر نقصان کرے بچہ کو یا اونکو اور بعد دفع عذر کے قضا لازم ہی اور فدیہ نہین ہماری نزدیک اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہی اونپر فدیہ بھی + ع + **وعن سلمة** بن المحبق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له محمولة تاوي الى شبع فليصم رمضان حيث ادركه رواه ابو داود اور روایت ہی سلمہ بن محبق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطے اوسکی سواری کہ پہنچادی منزل کو حالت سیری اور آسانی مین یعنی اچھی حالت مین سفر کرتا ہی پس چاہیے کہ روزہ رکھی رمضان کا جہان آجاوی رمضان اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیی ہی والا جائز ہی سب علماء کے نزدیک افطار کرنا سفر مین اگرچہ مشقت نہو اور یہہ حدیث ضعیف بھی ہی + ع + **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج عام الفتح الى مكة في رمضان فصام حتى بلغ كراع الغميم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعه حتى نظر الناس اليه ثم شرب فقيل له بعد ذلك ان بعض الناس قد صام فقال اولئك العصاة اولئك العصاة رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لی چلے سال فتح مکہ کی مین طرف مکہ کی رمضان مین پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہنچے کراع الغمیم تک پس روزہ رکھا آدمیون نی پھر منگوایا حضرت نے پیالہ پانی کا پھر اوٹھایا اوسکو یہانتک کہ دیکھا لوگون نی طرف اوسکی پھر پیا پانی پس کہا گیا واسطے حضرت کی بعد اسکی کہ تحقیق بعضی آدمیون نے روزہ رکھا یعنی روزی ہی سی رہے افطار نکیا پس فرمایا یہہ ہین پکی گنہگار یہہ ہین پکی گنہگار نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کراع الغمیم نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب عسفان کی اور لفظ اولئک العصاۃ مکرر فرمایا زیادتی جبر کی لیی اس لیی کہ حضرت نی یہہ فعل اس لیی کیا تھا کہ لوگ دیکھکر پیروی اونکی کرین بیچ قبول کرنی رخصت اللہ تعالی کی پس جنہون نی کہ روزہ رکھا مخالفت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نکی رخصت اللہ تعالی کی نہ اس لیی حضرت نی خفا ہوکر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہی سفر مین + ع **وعن** عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صائم رمضان في السفر كالمفطر في الحضر رواه ابن ماجة اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنی والا رمضان کا سفر مین مانند افطار کرنیوالی کی ہی حضر مین یعنی گھر مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر مین بڑا گناہ ہی جیسا افطار کرنا گھر مین لیکن یہہ حدیث اکثرون کی نزدیک منسوخ ہی یا محمول ہی اوس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزی سی سفر مین اور خوف ہلاک کا ہو مولانا من الشروح **وعن** حمزة بن عمرو الاسلمي انه قال يا رسول الله اني اجد بي قوة على الصيام في السفر فهل علي جناح قال هي رخصة من الله عز وجل فمن اخذ بها فحسن ومن احب ان يصوم فلا جناح عليه رواه مسلم اور روایت ہی حمزہ بن عمرو اسلمی سی کہ اوس نے کہا یا رسول اللہ مین پاتا ہون اپنی مین قوۃ روزہ رکھنی کی سفر مین پس کیا ہی مجھپر گناہ یعنی روزہ رکھنی مین یا افطار کرنی مین فرمایا یہہ یعنی افطار کرنا رخصت ہی اللہ عزوجل کی طرف سی پس جسنی کہ لی یہہ رخصت پس اچھا کیا اور جو شخص چاہے رکھنا پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس مین اشارہ ہی اسپر کہ فطار اولے ہی + ح **باب القضاء** باب ہی بیچ بیان قضاء روزہ کی **ف** یعنی حکم اور آداب قضاء کی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد قضاء روزی رمضان کی ہی اور رمضان کا روزہ جو افطار کر ڈالی اوسکی تین حکم ہین اگر بھول کر افطار کری نہ قضا ہی اور نہ کفارہ اور اگر قصدا ہو بغیر عذر کی کفارہ ہی اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ کی اوس مین قضا ہی + ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشة قالت كان يكون علي الصوم من رمضان فما استطيع ان اقضي الا في شعبان قال يحيى بن سعيد تعني الشغل من النبي صلى الله عليه وسلم او بالنبي صلى الله عليه وسلم

Marfat.com

متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہا ہو تو مجہ پر روزی رمضان کے پس نہ طاقت رکہتی مین قضا کرنیکی مگر شعبان مین کہا یحیی بیچ سعید کرنے کہ منع کرنا عائشہ کو یعنی قضا سی مشغول ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین یا کہا مشغول ہونا ساتھہ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت عائشہ کو ذمی جو قضا روزی رمضان کی ہوتی بسبب عذر حیض کے تو اونکو کرنیکی فرصت نہ ملتی سوائے شعبان کی اس لیے کہ اور دنون مین مستعد رہتی تہین حضرت کی خدمت بابرکت مین کہ جب صحبت کی لیے بلاوین حاضر ہون اور شعبان مین اکثر حضرت روزی سے ہوتے تھے پس یہہ فرصت پاتین اور روزہ قضا کرتین ٭ح **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین درست عورت کو روزہ رکہنا نفل اسحالت مین کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر ساتھہ حکم اوسکی کے اور نہ اذن دی کسیکو اپنی گھر مین آنیکا بدون پروانگی اپنی خاوند کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو اوسکی پاس اوسکو نفل روزہ رکہنا درست نہین بغیر خاوند کے اذن کی خواہ اذن صراحۃً ہو خواہ دلالۃً اس لیے کہ تکلیف ہوگی اوسکو صحبت کرنیکی طرف ہی اور حدیث سی مطلق روزہ رکہنا منع معلوم ہوتا ہی پس یہہ حجت ہی شافعیہ پر کہ اونہون نے استثنا کیا ہی عرفا اور عاشوریکی روزونکو اور نہین درست عورت کو کہ اذن دی کسیکو گھر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کی آنیوالا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بہی بغیر اذن خاوند کے نہ اذن دی اور بیچ حکم اذن کی ہے علم رضا اوسکی کا یعنی ربا اذن ندیا مگر جانتی ہی یہہ کہ راضی ہوگا خاوند اسکے آنے سے تو بہی اجازت دی آنیکی کہ اذن دلالۃً ہے ٭ع **وعن** مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِی الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِی الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ کَانَ یُصِیْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذہ عدویہ سی یہہ کہا اوسنی حضرت عائشہ سی کہ کیا حال ہی عورت حائضہ کا کہ قضا کرتی ہی روزہ اور نہین قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ہوتین ہم حیض سی حضرت کی زمانی مین پس حکم کی جاتی تہین ہم ساتھہ قضا روزی کے اور نہ حکم کیجاتی تہین ہم ساتھہ قضا نماز کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی شارع نے جو حکم فرمایا اوسکی علت پوچہنی کی حاجت نہین جو فرمایا کرنا چاہیے اگرچہ ممکن تھا کہ کہتین حضرت عائشہ کہ قضا نماز مین حرج ہی کہ بہت ہین اس لیے قضا اوسکی نہین اور روزی کم ہین کہ سال بھر مین ایک ہی بار آتی ہین اونکی قضا مین اتنا حرج نہین اس لیے قضا اونکی مقرر ہوئی پس یہہ علت ہو سکتی تہی لیکن حضرت عائشہ نے جواب مذکور دیکر راہ گفتگو کی بند کی اس لیے کہ شاید وہ کہتی کہ مجکو حرج و مشقت نہین ٭ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مری اور اوسپر ہو روزہ روزہ رکہی یعنی فدیہ دی اوسکی طرف سی وارث اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اختلاف کیا ہی علمانے اوس شخص کے حق مین کہ مرجاوی اور اوسکی ذمہ روزی واجب ہون پس جمہور علماء کہ اونمین ہین امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رح ہین گئی ہین طرف اسکی کہ نہ روزہ رکہی اوسکی طرف سی کوئی اور تاویل اسحدیث کی یہہ کی ہی کہ فدیہ دیوی بدلے ہر روزی کی وارث اوسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگی ہوگا پس یہہ بمنزلہ روزہ رکہنی کی ہے چنانچہ اگلی حدیث سی یہہ توجیہ معلوم ہوتی ہی اور روزہ رکہنی میت کی طرف سی منع اس لیے کرتے ہین کہ ایک حدیث مین صریح منع آیا ہی چنانچہ اخیر باب مین وہ حدیث موجود ہی اور امام احمد نی ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی کہ روزہ رکہی اوسکی طرف سی وارث اوسکا پھر ہماری نزدیک اگر وصیت کری میت کو تو لازم ہوتا ہی وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکے تہائی مال مین سے پس اگر زیادہ ہو تہائی سے تو نہین واجب وارث پر

Marfat.com

جتنا کہ زیادہ ہی پس اگر نکالیگا تو ہوگا احسان کرنیوالا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتھہ جائز ہونے اوسکی کے اور یہہ سب جب ہی کہ فوت ہوا اوس سے
بعد ممکن ہونے قضا اوسکی کے اور جس سے فوت ہوا کچھ رمضان مین سے پہلے ممکن ہونے قضا کے پس نہین لازم تدارک اوسکا اور نہ گناہ ہی اوسپر
اجماع ہی علماء کا اسپر مگر طاؤس اور قتادہ نے واجب کیا ہی تدارک ساتھہ روزی یا فدیہ کے اگرچہ مرجاوی پہلے ممکن ہونے قضا کے اور امام شافعی کے نزدیک
وصیت کری یا نکری دیا جاوی کل مال سے ۔ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ روایت ہی نافع سے کہ نقل کی ابن عمر سی اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ
مری اور اوسپر ہون سوزی مہینے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوی اوسکی طرف سی بدلے ہر روز کی ایک مسکین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا
صحیح یہہ ہے کہ یہہ موقوف ہے کے ابن عمر پر یعنی قول ابن عمر کا ہے **ف** بدلے ہر روز کے مسکین یعنی دو دو سیر گیہون دی سر اسم
یا چار چار سیر جو یا قیمت انکی اور اسیقدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے اور یہہ حدیث دلیل جمہور کے ہی اور غالب ہی کہ یہہ حدیث ناسخ
حدیث اول کی ہے یا اول تاویل کی گئی ہی ساتھہ اسکی جیسا کہ کہا گیا اور یہہ موقوف بیچ حکم مرفوع کی ہے اس لیے کہ مانند اسکی نہین کہا جاتا
اپنی عقل سے ۔ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** مالك بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ
أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ فَيَقُولُ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّإِ اور روایت ہی مالک سی کہ پہنچا اونکو یہہ کہ ابن عمر
تھی پوچھی جاتی تھی کہ کیا روزہ رکھی کوئی کسیکی طرف سی یا نماز پڑہے کوئی کسیکی طرف سی پس کہتی کہ نہ روزہ رکھی کوئی کسیکی طرف سی اور نہ نماز پڑہے
کوئی کسیکی طرف سی نقل کی یہہ موطا مین **ف** یہی مذہب ہی امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز و روزہ کسی کی طرف سی کرنا کہ وہ بری الذمہ ہوجاوے
درست نہین لیکن حنفیہ کے نزدیک یہہ جائز ہی کہ آدمی بخشے ثواب عمل اپنی کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچھہ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا **باب**
صیام التطوع باب ہی بیچ بیان روزی نفل کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ وَفِي رِوَايَةٍ
قَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم روزے رکھتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرین گے اور افطار کرتے یہانتک کہ کہتی ہم کہ نہ روزہ رکھین گے اور نہین دیکھا
مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پوری کیے ہون روزی تمام مہینے کے کبھی مگر رمضان مین اور نہین دیکھا مینے حضرت کو کسی مہینہ مین کہ
بہت روزی رکھتی ہون بہ نسبت شعبان کے یعنی شعبان مین اتنی روزی رکھتی کہ اور مہینہ مین اوتنی نہ رکھتی سوا رمضان کی اور ایک روایت مین ہے
کہ کہا عائشہ نی کہ تھی حضرت روزی رکھتی تمام شعبان مین تھی روزی رکھتی شعبان مین مگر کم یعنی کم نہ رکھتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
معنی ابتدای حدیث کی یہہ ہین کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نقل مین یہہ تھی کہ ہمیشہ رکھین کبھی کتنی دنون متصل روزی رکھتی حتی کہ لوگ
گمان کرتے اور رکھتی کہ افطار نہین کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ گمان کرتے کہ روزی رکھتی ہی کی نہین اور جملہ اخیر یعنی لفظ کان دوسرے
بیان جملہ اول کا ہی کہ تمام سی مراد یہہ ہے کہ اکثر شعبان مین رکھتی تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ آنحضرت روزہ رکھتی تمام
شعبان مین ایک سال اور اکثر شعبان دوسری سال ۔ح ۔ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرا کلہ قالت ما علمتہ صام شہرا کلہ الا رمضان ولا افطر کلہ حتی یصوم منہ متفق علیہ اور روایت ہی عبداللہ بن شقیق سی کہ کہا مینی واسطی حضرت عائشہ کو کہ کیا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکھتی تھی تمام مہینہ کہا نہین جانتی مین اونکو کہ روزی رکھی ہون کسی مہینی مین تمام مہینی سوای رمضان کی اور نہین افطار کیی تمام مہینی یہانتک کہ روزی رکھتی کچھ اوس مین سی یہانتک کہ وفات ہوئی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ او سال رجلا وعمران یسمع فقال یا ابا فلان اما صمت من سرد شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین متفق علیہ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اونہون نی پوچھا عمران سی یا پوچھا کسی سی اور عمران سنتا تھا پس فرمایا ای باپ فلانی کیا نہین روزی رکھی تو نی آخر شعبان کی کہا نہین فرمایا جسوقت افطار کری تو یعنی فارغ ہووی رمضان سی پس تو روزی رکھہ دو دن نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

ف اس شخص نی واجب کیی تھی اپنی نفس پر دو روزی آخر ہر مہینی کی بسبب نذر کی پس جبکہ فوت ہووی روزی رکھنی ایک مہینی شعبان کی مین فرمایا جب رمضان ہو چکی اور افطار کری اسکی بدلی دو روزی رکھہ لینا اور بعضون نی کہا کہ اوسکو عادت تھی آخر ہر مہینی کی دو روزی رکھنی کی ایک دفعہ آخر شعبان مین اتفاق روزی رکھنی کا ہوا پس حضرت نی بنا بر استحباب کی حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونی مہینی رمضان کی دو روزی رکھدینا ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین روزی بعد روزی رمضان کی روزی مہینی اللہ کی ہین کہ محرم ہی اور بہترین نماز پیچھی نماز فرض کی نمازرات کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ہی بعضی حفاظ نی کہ اکثر حدیثین جب کی روزون کی موضوع ہین اوپر پیچھی نماز فرض کی یعنی اور سنتون موکدہ اوسکی کی یا کہا جاوی کہ نمازرات کی افضل ہی سنتون موکدہ سی باعتبار مشقت کی اوسکو ورہونیکی ریا و سمعہ سی اور سنتین موکدہ افضل ہین اس سی باعتبار بہت تاکید ہونی اونکی کی اور تابع ہونی فرضون کی اور داخل ہی فرض مین وتر بھی ع **وعن** ابن عباس قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ علی غیرہ الا ہذا الیوم عاشوراء وہذا الشہر یعنی شہر رمضان متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نہین دیکھا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتے ہون روزی کسی دنکا کہ بزرگی دیتی ہون اوسکو اوسکی غیر پر مگر اس دن کو یعنی روزی دن عاشورہ کی کو اور اس مہینی کو یعنی مہینی رمضان کی کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی حضرت کسی روزی کو اوسکی غیر پر فضیلت ندیتی تھی سوای عاشورہ کی روزی کی اور رمضان کی روزون کی کہ انکو سب سی افضل فرماتی لکھا ہی علماء نی کہ یہہ فہم ابن عباس کا ہی کہ اونہون نی حال و مقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ایسا سمجھا والا روزی عرفہ اور روزہ اوسکا افضل ہین عاشورہ سی اور روزی اوسکی سی ع **وعنہ** قال حین صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم یعظمہ الیہود والنصاری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اوسوقت کہ روزہ رکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن عاشورہ کی اور حکم کیا ساتھہ روزی رکھنی اوسکی کی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق یہہ دن ہی کہ تعظیم کرتے ہین اوسکی یہود و نصاری یعنی اور ہم دوست رکھتی ہین مخالفت اونکی پس کیونکر موافقت کرین ہم اونکی اسکی تعظیم کرنی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نوین کو بھی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سارا قصہ اس روزہ رکھنی کا فصیل تیسری کی اول حدیث مین آتا ہی اور حکم کیا یعنی صحابہ کو اول ساتھہ واجب ہونی نی اوسکی کی پھر بعد نسخ کے ساتھہ

Marfat.com

مستحب ہی نیکی پھر کیسی ہوا دسویں سال ہجری عرض کیا صحابہ نے جو کہ مذکور ہوا اوسکی جواب مین حضرت نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو نویں کو رکھونگا یعنی فقط نویں ہین کو یا نویں کو ساتھہ دسویں کی پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور اوّل ظاہر تر ہی پھر نہ زندہ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آیندہ تک بلکہ وفات پائی بارویں ربیع الاوّل کو پس ہوا نویں کا روزہ بھی سنت اس لیے کہ ارادہ کیا حضرت نے روزی کا اگرچہ رکھا نہین اور کہا ابن عباس نے کہ مستحب ہی روزہ عاشورہ یکی دن کا اور مستحب ہی روزہ رکھنا ایکدن پہلے اوسکی یا بعد اوسکی پس اگر نری دسویں کو رکھی مکروہ ہی بسبب مشابہت کے ساتھہ یہود کی انتہی ۔ع **وعن** اُمِّ الفضلِ بِنتِ الحارثِ اَنَّ ناسًا تمارَوا عِندَها یومَ عَرفَةَ فِی صِیامِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعضُہُم ھُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعضُہُم لَیسَ بِصَائِمٍ فَاَرسَلتُ اِلَیہِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَھُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیرِہٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ اور روایت ہی ام فضل بیٹی حارث کی سے یہہ کہ کتنے شخص جھگڑی ہوا اونکی پاس دن عرفہ کے بیچ روزہ رکھنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا بعضون نے کہ حضرت روزی سے ہین اور کہا بعضون نے کہ نہین روزی سے پس بھیجا مین نے طرف حضرت کی پیالہ دودہ کا اور وہ کھڑے تھے اپنی اونٹ پر بیچ میدان عرفہ کے پس پی لیا اوس دودہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ام الفضل بیوی حضرت عباس رض کی تہین اور چچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کے دن حج کرنیوالی کو سنت نہین اور غیر حج کرنیوالی کو سنت ہی + ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَت مَا رَاَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِی العَشرِ قَطُّ رَوَاہُ مُسلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہین دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزی سے بیچ دہی کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد دہی سے دس دن اوّل بقرعید کی ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنون مین یعنی سوای دسویں کی نویں تک ثواب ہی برابر روزہ رکھنی برس کی اور قیام کرنا ہر شب مین اسی دہی کی برابر ہی قیام شب قدر کی پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث سی یہہ ہی کہ حضرت عائشہ نے اپنی علم کی نفی کی کہ مینی نہین دیکھا ندیکھنا حضرت عائشہ کا دلیل نہین اسپر کہ حضرت نے نہ کہا ہو اور یا یہہ احتمال ہی کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنی ان دنونکا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنی کا نہین ہوا ۔ مولانا من المرقاۃ **وعن** اَبِی قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَیفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مِن قَولِہٖ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ غَضَبَہٗ قَالَ رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالاِسلَامِ دِینًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُولِہٖ فَجَعَلَ عُمَرُ یُرَدِّدُ ھٰذَا الکَلَامَ حَتّٰی سَکَنَ غَضَبُہٗ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ کَیفَ مَن یَصُومُ الدَّھرَ کُلَّہٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفطَرَ اَو قَالَ لَم یَصُم وَلَم یُفطِر قَالَ کَیفَ مَن یَصُومُ یَومَینِ وَیُفطِرُ یَومًا قَالَ وَیُطِیقُ ذٰلِکَ اَحَدٌ قَالَ کَیفَ مَن یَصُومُ یَومًا وَیُفطِرُ یَومًا قَالَ ذٰلِکَ صَومُ دَاوٗدَ قَالَ کَیفَ مَن یَصُومُ یَومًا وَیُفطِرُ یَومَینِ قَالَ وَدِدتُ اَنِّی طُوِّقتُ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِن کُلِّ شَھرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ فَھٰذَا صِیَامُ الدَّھرِ کُلِّہٖ صِیَامُ یَومِ عَرَفَةَ اَحتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَن یُکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِی قَبلَہٗ وَالسَّنَةَ الَّتِی بَعدَہٗ وَصِیَامُ یَومِ عَاشُورَاءَ اَحتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَن یُکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِی قَبلَہٗ رَوَاہُ مُسلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ ایک شخص آیا حضرت کی پاس پس کہا کسطرح روزہ رکھتی ہو تم پس غصہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے اوسکی سے پس جبکہ دیکھا حضرت عمر نے غصہ حضرت کا کہا راضی ہوتی ہم ساتھہ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھہ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھہ محمد کی نبی ہونے پر اور پناہ مانگتی ہین ہم ساتھہ اللہ کے غضب اللہ کے سے اور غضب رسول اوسکی سے پھر شروع کیا حضرت عمر نے کہ بار بار کہتی تھے یہہ کلام یہانتک کہ تھہر گیا غصہ حضرت کا پھر کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ کیا حال ہی اوس شخص کی کہ روزی رکھے ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکھا اوس نے اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یعنی راوی کو

Marfat.com

شک ہوا کہ وہ لفظ کہے یا یہہ کہا حضرت عمر نے کیا حال ہے اوس شخص کا کہ روزہ رکھے دو دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا کوئی طاقت رکھتا ہے
اسکی کہا عمر نے کیا حال ہے اوسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا یہہ ہے روزہ حضرت
داؤد کا کہا کیا حال ہے اوس کا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ بہت رکھتا ہون مین یہہ
کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین روزے ہر مہینے مین اور رمضان تا رمضان
پس یہہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہی جیسی ہمیشہ روزہ رکھنی کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنیوالی کو امید رکھتا ہون خدا سے
یہہ کہ جھاڑ دی گناہ اوس سال کے کہ پہلے اس سے ہو اور گناہ اوس سال کے کہ پیچھے اس سے ہی یعنی بچا دی گناہ کرنے سے اوس مین یا اگر واقع
ہون گناہ اوس مین بخشی جاوین اور روزہ رکھنا دن عاشورہ کا امید رکھتا ہون اللہ سے یہہ کہ جھاڑ دی گناہ برس روز کے پہلے اس سے ہی نقل
کی یہہ مسلم نے **ف** غصے ہوئی یعنی نشانی غصے کی معلوم ہوئی چہرۂ مبارک پر سبب غصہ کا یہہ تھا کہ اوسکو چاہیے تھا کہ سوال کرتا حال اپنے سے
کہ مین کیونکر روزہ رکھون تا جواب دیتے حضرت جو کچھ کہ موافق حال اوسکی کے ہوتا نہ یہہ کہ حال حضرت کو سے سوال کرے اس لیے کہ حضرت کو
افعال مین بیچ قلت و کثرت کے اسرار اور مصالح تھے کہ ہر کسیکے افعال مین ویسی نہین ہو سکتی اور حضرت بہت روزے نہ رکھتے تھے اس لیے کہ مشغول
رہتے تھے مصالح مسلمین کے مین اور حقوق بی بیون اور مہمانون کے مین اور روزہ رکھی ہمیشہ یعنی یہہ اچھا ہی یا بُرا وہ شخص جو کچھ کہ سوال کرتا
تھا اوسکو حضرت عمر نے ساتھہ تفصیل کے ادب و عاجزی سے پوچھا اور جملہ لا صام ولا افطر یا دعاء بد ہی اوسپر تنبیہ کے لیے یا خبر ہے
کہ نہ روزہ رکھا اس لیے کہ شارع کی حکم سے نہین ہی اور نہ افطار کیا اس لیے کہ نہ کہا یا کچھہ کہا شافعی اور مالک نے کہ یہہ اوسکے حق مین ہی کہ
ممنوع روزہ بھی رکھی یعنی تمام سال رکھی حتی کہ عیدین اور ایام تشریق مین بھی نچھوڑی اور جو کہ وہ روزے نہ رکھے اوسکو کچھ مضا
روزہ رکھنی کا اس لیے کہ ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزہ رکھتے تھے سوا ان دنون منع کیے گئے کہ اور نہد
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علت نہی کی یہہ ہی کہ اسطرح سے روزے ضعیف کر دیتے ہین پس عاجز ہوتا ہی آدمی
پس جس کہ ضعیف نہو وہ اس سے نہین مضائقہ اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہین روزہ ہمیشہ کے یعنی مکروہ تنزیہی اس لیے کہ ضعیف کر دیتے
ہین وہ اور فتاوی عالمگیری اور درمختار مین بھی لکھا ہی کہ صوم دہر مکروہ ہی اور کوئی طاقت رکھتا ہی اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکھے تو نہین
مضائقہ اوسکو یا پس یہہ افضل ہے اور یہہ روزہ داؤد کا ہی یعنی یہہ نہایت معتدل ہی اور رعایت ہی اس مین عبادت و عادت کو کہا ہی بعضے
علماء نے کہ کوشش کر علم مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور کوشش کر عمل مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو علم سے خیر الامور اوسطہا و شرہا
تفریطہا و افراطہا اس لیے وارد ہوا ہی افضل الصیام صیام داؤد علی نبینا و علیہم السلام اور طاقت دیا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا ہون مین کہ طاقت
دیا جاؤن مین ایک دن روزہ رکھنی کی اور دو دن افطار کرینگے اور مانع نہ آوین مجکو اس سے حقوق اور مصالح مسلمین کے اس عبادت مین اشارہ
ہی اسپر کہ مین اسکی طاقت نہین رکھتا مگر یہہ کہ حق تعالی قوت دیوی مجکو اسکی حاصل یہہ کہ پسند کیا آنحضرت نے اس قسم کو بھی لیکن بسبب عدم طاقت کے عمل
مین نہین لائے اور تین روزے ہر مہینہ مین یعنی ایام بیض کے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین اور بعضون نے کہا کوئی سی تین روزے رکھے
مہینے مین بھی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہی بموجب حدیث حضرت عائشہ کے کہ آگے آتی ہے **ع وعنہ** قال سئل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا سوال کیے
گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے پیر کے سے فرمایا اس دن مین پیدا کیا گیا ہون مین اور اس دن مین شروع ہوے کتاب اوپر اترنے

پھر نقل کی یہ مسلم نے **ف** احتمال ہی کہ پوچھا سبب حضرت کو روزی رکھنی کا پیر کو یا ابتدا اوس روزی کو مستحب ہی تو کا پوچھا
کہ بڑی نعمت اوس مین ملی کہ حضرت پیدا ہوئی اور دین اوترا اوسکی شکرانہ مین یہہ رکھتی ہین ۲ح **وعن** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ
عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ
يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذۃ عدویہ سی یہہ کہ اوس نے پوچھا حضرت عائشہ
سے کہ کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتی ہر مہینہ مین تین دن کہا کہ ہان پھر کہا مہینہ واسطے حضرت عائشہ کے کہ کون سی دنون مین مہینہ کے
روزی رکھتی کہا نہ پرواکرتے کسی دن مین مہینہ کے روزہ رکھنی کے یعنی جسدن چاہتی رکھتے کچھ معین نہ تھا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ کافی ہین تین روزی ہر مہینہ مین جب چاہی رکھی کچھ قید تیروین چودھوین پندرہوین کی نہین ولیکن اکثر حدیثین اور آثار اون مین بھی
واقع ہوئی ہین پس وہ افضل ہین اور اور بھی کتنی طرحین آئی ہین ان روزون کی آگے منقول ہونگی ۲ح **وعن** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ
اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی یہہ کہ ابو ایوب نی بیان کی حدیث اپنی راوی سے کہ عمر وبن ثابت ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا جو روزی رکھی رمضان کی پھر پیچھے اوسکی روزی رکھی چھہ دن شوال کی مہینہ مین ہوگا مانند روزہ رکھنی ہمیشہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** امام شافعی
کی نزدیک متصل ان روزون کا رکھنا بہتر ہی یعنی دوسری تاریخ سے ساتوین تک مین رکھہ لے اور امام اعظم رح کی نزدیک متفرق رکھنی افضل ہین کہ
ساری مہینہ مین رکھہ لے **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنی دن فطر کی سی اور نحر کی سی نقل کی یہہ
بخاری مسلم نے **ف** نحر سی مراد جنس ہی یعنی سب دن نحر کی اور اوس مین تغلیب ہی اس لیے کہ تشریق کی دنون مین بھی حرام ہی اور بیان
اسکا یہہ ہی کہ دن نحر کی تین ہین اور ایام تشریق کی بھی تین ہین اور سب چارون ہوتی ہین اس لیے کہ دسوین ذی حجہ کی نحر ہی فقط اور دو دن بعد اوسکی
یعنی گیارہوین بارہوین نحر بھی ہی اور تشریق بھی اور ایکدن بعد اون دو دنون کی یعنی تیرہوین تشریق ہی فقط حاصل یہہ کہ پانچ روزی حرام ہین
دو روزی دونو عیدون کی اور تین روزی بعد عید الضحی کی تیرہوین تک ۲ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ
فِيْ يَوْمَيِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی روزہ بیچ دو دن کے
یعنی دو وقتون کو دن فطر کے اور عید قربان کی یعنی چار دن تیرہوین تک نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نبیشہ ہذلی سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کہانے اور پینے اور یاد کرنے اللہ کے ہین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ایام تشریق
کے تین ہین گیارہوین بارہوین تیرہوین اور اس مین تغلیب ہی اس لیے کہ نحر کا بھی دن کہانے اور پینے کا ہی بلکہ وہ اصل ہی اور باقی تابع اوسکے
پس یہہ چارون روزی حرام ہین اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہی روزہ رکھنا نوروز اور مہرجان کو اس لیے کہ اس مین تعظیم ہوتی ہی اون دنون کی
اور وہ منع ہی گر جبکا روزہ معمولی آپڑی اوسدن تو نہین بضائقہ اور یاد کرنی اللہ کے ہین یعنی باوجود کہانی اور پینی کے غافل ذکر خدا سے نہو
اس مین اشارہ ہی اس آیت پر وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ اور یاد کرنے خدا کے سے مراد ہی تکبیرات نمازون کی بعد کی اور وقت ذبح اور
رمی جمار اور سوای انکی کے ۲ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ

Marfat.com

الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے ایک تمہارا دن جمعہ کو مگر اسطرح کہ روزہ رکھے پہلے اوس سے یا روزہ رکھے پیچھے اوس سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی تنہا دن جمعہ کو روزہ نرکھے بلکہ ایک روزہ پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملالیوے اور اگر دونون دن رکھے بہتر ہی اور یہہ بھی تنزیہی ہی اور کہا ابن ہمام نے کہ نہین مضائقہ اکیلی جمعہ کا روزہ رکھنا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رح کی ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خاص کرو رات جمعہ کو ساتھہ قیام کرنیکے درمیان راتون کے اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتھہ روزہ رکھنے کے دنون مین مگر ہووے جمعہ بیچ دن روزون کو کہ روزہ رکھتا تھا ایک تمہارا نقل کی یہہ مسلم نے

ف یہود ہفتہ کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہی اسکو عبادت کی لیے اور نصاری اتوار کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہی اوسکو عبادت کے لیے پس اسلیے حضرت نے منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی شب کو مظہم اور مخصوص عبادت کو لیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاری کے ساتھہ جتنی تعظیم و تخصیص شرع مین آئی ہی وہ تو ثابت ہی کرنی چاہیے اگرچہ مشابہت ہو کسیکی ساتھہ لیکن اپنی طرف سی تعظیم و تخصیص نہ کرے یا سبب منع کا یہہ ہے کہ بندیکو چاہیے کہ سب اوقات مین عبادت و طاعات مین مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الٰہی کا رہی ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اوقات مین معطل رہنا کچھہ نہین واللہ اعلم اور مگر ہووے جمعہ الخ یعنی مثلاً عادت تھی کہ دسوین یا گیارہوین دن روزہ رکھتا تھا اوس روز جمعہ آپڑا یا مثلاً روزہ مانا تھا کہ فلانی تاریخ روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑی تو اس عذر سے نرے جمعہ کا روزہ منع نہین اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین نہی صریح ہی خاص کرنے شب جمعہ کے سے واسطے نماز کی اور اوسپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہی ساتھہ اسکی علمانے اوپر مکروہ ہونے اس نماز مبتدعہ کے کہ نام اوسکا صلوۃ الرغائب ہی کہ رجب کی پہلے جمعہ کی شب مین پڑہتی ہین اور علمانے بہت سی کتابین اوسکی برائی مین اور گمراہی اوسکی نکالنے والے کی مین لکھے ہین ع ح نرے جمعہ کے روزہ رکھنے مین جو شارحین رحمہ اللہ نے توجیہات لکھی ہین تو یہہ بموجب مذہب اونکی کے ہین کہ جو اسکو مکروہ کہتے ہین اور بموجب مذہب حنیفہ کے حاجت ان توجیہات کی کچھہ نہین اسلیے کہ اونکے نزدیک یہہ مکروہ نہین چنانچہ فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ جائز ہی نرے جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکھا اسکو پس اونکی نزدیک شاید کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ آگے آتی ہی ناسخ ہے ان حدیثون کی کہ جنسے منع معلوم ہوتا ہی ع مولانا **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ بعد اللہ وجھہ عن النار سبعین خریفا متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایک دن راہ خدا مین دور کریگا اللہ مونہہ اوسکا یعنی ذات اوسکی آگ سی مقدار مسافت ستر برس کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا خالصۃ شرع **وعن** عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبداللہ الم اخبر انک تصوم النہار وتقوم اللیل فقلت بلی یا رسول اللہ قال فلا تفعل صم وافطر وقم ونم فان لجسدک علیک حقا وان لعینک علیک حقا وان لزوجک علیک حقا وان زورک علیک حقا لا صام من صام الدہر صوم ثلثۃ ایام من کل شہر صوم الدہر کلہ صم کل شہر ثلثۃ ایام واقرء القرآن فی کل شہر قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال صم افضل الصوم صوم داود صیام یوم وافطار یوم واقرأ فی کل سبع لیال مرۃ ولا تزد علی ذلک متفق علیہ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عبداللہ

کیا تہین خبر دیا گیا مین یعنی خبر پہنچی ہے مجکو یہہ کہ تو روزے رکھتا ہے دن کو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہے تمام رات یعنی ہر شب
پس کہا مین نے مقرر یارسول اللہ کرتا ہون فرمایا کہ نکر روزے بھی رکھہ اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ اسواسطے
کہ واسطے بدن تیری کے تجہ پر حق ہے یعنی بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوے اور واسطے آنکھون تیری
کے تجہ پر حق ہے یعنی کبھی سویا بھی کر تا آنکھین آرام پاوین اور تحقیق تیری بی بی کا بھی تجہ پر حق ہے یعنی اوسکے ساتھہ
سوا ور صحبت اور مخالطت کر اور تحقیق تیرے مہمان کا بھی تجہ پر حق ہے یعنی کلام کراون سے اور خاطر داری کر اور کھانا
کہا اونکے ساتھہ نہ روزہ رکھا جس نے کہ روزہ رکھا ہمیشہ روزے تین دن کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہین
روزے رکھہ ہر مہینے مین تین دن یعنی ایام بیض کے یا مطلق تین روزے اور پڑہ قرآن مہینے مین یعنی ختم ہر مہینے مین
کر لیا کر کہا مین نے طاقت رکھتا ہون مین زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکھہ بہترین روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکھنا ایک دن
اور افطار کرنا ایک دن اور پڑہ قرآن ہیچ سات رات کے ایکبار اور نہ زیادہ کر اس پر یعنی جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس نہ کر اس لیے کہ اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہے اور بعضی عبادتون ضروریہ مین خلل
پڑتا ہے اور ہر مہینے مین تین روزے رکھنے سے ثواب ہمیشہ روزے رکھنے کا اس لیے لکھا جاتا ہے کہ ہر نیکی کی دس
نیکیان لکھی جاتی ہین پس تین روزون کی تیس لکھے گئے گویا سارے مہینے روزے ہی سے رہا **ع الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم الاثنین والخمیس
رواہ الترمذی والنسائی روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے پیر اور جمعرات
کو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال
یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہین عمل یعنی درگاہ رب العزۃ مین دن پیر اور جمعرات کے
پس دوست رکھتا ہون مین یہہ کہ عرض کیے جاوین عمل میرے اور مین ہون روزے سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف**
عمل ہر صبح و شام ملائک لیجاتے ہین اور عرض ان دونون مین ہوتے ہین پس تعارض نرہا اس حدیث مین اور اوس حدیث مین
کہ بلند کیے جاتے ہین عمل رات کے پہلے عمل دن کے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے یا یہہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتے ہون اور مجمل ان دونون مین **ع**
وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر اذا صمت من الشہر ثلثۃ ایام فصم ثلث عشرۃ واربع عشرۃ
وخمس عشرۃ رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے ابوذر جسوقت کہ روزہ رکھا چاہے تو مہینے سے تین دن پس روزہ رکھہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو نقل کی یہہ ترمذی
اور نسائی نے **ف** یہہ تین روزے مہینے کے کئی طرح پر آئے ہین لیکن افضل اسیطرح ہین کہ ان تین دنون مذکورہ مین رکھے کہ انکو ایام بیض کہتے
ہین **ع** **وعن** عبداللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من غرۃ کل شہر ثلثۃ ایام
وقلما کان یفطر یوم الجمعۃ رواہ الترمذی والنسائی ورواہ ابوداؤد الی ثلثۃ ایام اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود
سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یعنی کبھی اول مہینے کے سو تین دن اور کم تھے کہ افطار کرین دن جمعہ کو نقل کی یہہ ترمذی

Marfat.com

اور نسائی نے اور روایت کی ابو داؤد نے ثلثۂ ایام تک **ف** پہلی حدیثین گذرین اون سے معلوم ہوا کہ نری جمعہ کو روزہ نرکھو اور اس سے رکھنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ ایکدن پہلے یا ایک دن پیچھے جمعہ کے روزہ رکھتے تھے اور یا دن جمعہ کو فقط روزہ رکھنا خاصہ حضرت کا تھا جیسے روزے طی کے رکھے یا مراد روزی سے روزہ لغوی ہی یعنی بند رہتی تھے کھانے وغیرہ سے نماز جمعہ تک ع یہہ تاویل موجب نفی سبب اونکی کے ہے کہ جو مکروہ رکھتے ہین نری جمعہ کے روزیکو اور بموجب حنفیہ کے حاجت اس تاویل کی کچھہ نہین بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہونا اس روزیکا ثابت کرتے ہین مولانا

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثَّلٰثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور ایک اور مہینے مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** حضرت عمل کرتے تھے کہ سب دنون ہفتہ کی مین روزہ رکھتے اس لیے کہ سب دن اللہ تعالیٰ کے ہین مناسب جانا کہ بعض مین نرکھین اور بعض مین نرکھین جمعہ کا روزہ پہلی حدیث مین ذکر کیا گیا اور باقی چھہ دنونکا اس مین + ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے مجکو یہہ کہ روزے رکھون مین تین دن ہر مہینے سے پہلا اون مین سے پیر یا جمعرات نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی نے **ف** لفظ والخمیس مین واو بمعنی او کی ہی یعنی تین روزے رکھہ کہ اوّل اونکا پیر کا دن ہو اور دو منگل اور بدھ یا اول اونکا دن جمعرات کا ہو اور دوجمعہ ہفتہ چنانچہ طبرانی کی روایت مین لفظ او ہی کا آیا ہی غرضکہ روزے رکھنے والا اختیار رکھتا ہی کہ ابتدا پیر سے کرے یا جمعرات سے دونون دن متبرک ہین ع + ح **وَعَنْ** مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی مسلم قریشی سے کہ کہا پوچھا مینے یا پوچھی گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کی روزے رکھنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل تیری کے تجہپر حق ہی روزے رکھہ رمضان کی اور اون ایام کے کہ متصل اونکی ہین یعنی شش عید کی اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اوسوقت تو نے روزے رکھے ہمیشہ نقل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی نے **ف** واسطے اہل تیری کے تجہپر حق ہی یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہی اور اوس سے اونکی ادای حقوق مین قصور آتا ہی اور اسیطرح اور عبادتون کے کرنے مین بھی خلل پڑتا ہی پس اسی لیے یہہ مکروہ ہی اور جسکو اس سے ضعف نہو اوسکے لیے نہین مکروہ بلکہ مستحب ہی اور اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق درمیان حدیثون کے اور درمیان فعل بعض سلف کے یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور شاید کہ یہہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی اوس حدیث سے کہ پہلے گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کے روزونکا ثواب ہوتا ہی بسبب تین روزون کے ہر مہینے سے - ع - ح - اوپر ایک فائدہ مین قول ابن ہمام وغیرہ کی نقل کی گئی اون سے معلوم ہوا کہ مطلق روزے ہمیشہ کے مکروہ ہین اور در مختار مین بھی لکھا ہی کہ روزے ہمیشہ کے مکروہ تنزیہی ہین اور یہان جو ملا علی رح نے لکھا ہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہین اور نہین تو نہین تطبیق انمین یون دیجاوے کہ وہ روایتین بھی محمول ہین خوف ضعف پر مولانا

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ رکھنے دن عرفہ کے سے عرفات مین نقل کی یہہ ابو داؤد **ز ف** اس لیے کہ سبب ضعف کے وہان کے افعال مین قصور واقع ہوگا اور یہہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ع **وَعَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سے کہ نقل کی اپنی بہن سی کہ نام اوسکا صماء تھا یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتہ کی یعنی اکیلا مگر اوس صورت مین کہ فرض کیا جاوی تمپر پس اگر نہ پاوی ایک تمھارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوی اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** فرض کیا جاوے تمپر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اوسکی حکم مین ہین روزی سنت موکدہ مانند عرفہ اور عاشورہ کی اور روزی معمولی پس اگر ان روزون مین سے کوئی روزہ ہفتہ کی دن آپڑی تو منع نہین آور پس چاہیے کہ چباوی اوسکو یعنی افطار کرے روزہ ہفتہ کا اگر رکھا ہو اور اگر اور کچھ نہ پاوی مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کی سے توڑ ڈالے اور سبب منع کا روزی ہفتہ کی سے یہہ ہے کہ اس مین تعظیم اوسکی لازم آتی ہے اور اوسکی تعظیم کرنے مین مشابہت یہود کی ساتھہ ہوتی ہے اگرچہ وہ روزہ نہین رکھتے بسبب ہونے اوسکی کے عید اونکی ولیکن تعظیم کرتے ہین اور یہہ نہی تنزیہی ہے نزدیک جمہور کے ۰ ح ۰ **وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکھے ایک روز خدا کی راہ مین گردانتا ہی اللہ تعالی درمیان اوسکی اور درمیان آگ کی خندق جیسے درمیان آسمان و زمین کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج کی راہ مین یا عمرہ مین یا طلب علم مین یا اللہ کی رضامندی طلب کرنیکے لیے اور خندق یعنی رکاوٹ بڑا اور پردہ شدید ۰ ع **وعن** عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَآءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ اور روایت ہی عامر بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت ٹھنڈی روزہ رکھنا جاڑی مین ہے یعنی بلا محنت ثواب پاتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث مرسل ہے **وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کے ما من ایام احب الی اللہ قربانی کے باب مین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ فَصَامَهٗ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مدینہ مین پس پایا یہودیون کو روزی سے دن عاشورہ کے پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی یہہ دن جسمین روزہ رکھتے ہو تم کہا یہودیون نے یہہ دن بڑا ہی نجات دی اللہ نے اسمین موسی کو اور قوم اوسکی کو اور ڈبویا فرعون کو اور اوسکی قوم کو پس روزہ رکھا اوسدن موسی نے واسطے شکر کے پس ہم بھی روزہ رکھتے ہین اوسدن پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہم لائق تر اور نزدیک تر ہین ساتھہ موسی کے تم سے پس روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھہ روزی اوسکی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے دن ہفتہ کے

اور اتوار کو اکثر لوس چیز سنی کہ روزہ رکھتے اور دنون مین اور فرماتے کہ تحقیق یہہ دو دن عید کے ہین واسطے مشرکون کے یعنی وہ نمین روزہ نہین رکھتے بسبب عید ہونیکے پس مین بہت دوست رکھتا ہون یہہ کہ خلاف کرون مین اونکا نقل کی یہہ احمد نے **ف** مشرکون کو یعنی یہود و نصاریٰ کو اونکو مشرک اس لیے کہا کہ یہود کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاریٰ کہتے تھے کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور تطبیق اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین کہ جس مین منع کیا روزہ رکھنے سے ہفتے کو یہہ ہی کہ یہہ خصوصیات حضرتؐ کے سے ہی اور وہ خصوصیات امت کے سے یا روزہ کہ جس سے منع کیا گیا وہ ہی کہ ہو بطریق تعظیم کے اور روزہ محبوب وہ ہی کہ بطریق مخالفت کے ہو ع **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ روزہ دن عاشورا کے اور رغبت دلاتے ہمکو اوسپر اور خبر گیری کرتے ہماری یعنی نصیحت کرتے نزدیک آنے اوسدن کے پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اوس سے اور نہ خبر گیری رکھی ہماری وقت آنے اوسدن کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** لفظ یامرنا اکثر نسخون مشکوۃ کے مین بغیر لفظ نا کی ہے مگر صحیح مسلم مین موجود ہے

وعن حَفْصَةَ قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنَّ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہی حفصہ سے کہ کہا چار چیزین ہین کہ نہ چھوڑتے تھے اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سنتون موکدہ سے ہین روزہ رکھنا عاشورا کا اور دہ ذیحجہ کا یعنی نو دن اول ذیحجہ کا اور تین دنکا ہر مہینے سے اور دو رکعتین فجر سے پہلے یعنی سنتین فجر کی نقل کی یہہ نسائی نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے ایام بیض مین نہ گھر مین نہ سفر مین نقل کی یہہ نسائی نے **ف** مراد ایام بیض سے دن چاندنی راتون کے ہین یعنی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین پس بیض صفت لیالی کی یعنی راتون کی ہی ان راتونکو بیض اسواسطے کہتے ہین کہ چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہی اور یا بیض صفت ایام کی ہی انکو بیض اس لیے کہتے ہین کہ روزے انکے دور کرتے ہین گناہون کو اور روشن کرتے ہین دلونکو یا اسواسطے بیض کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اوترے تو اونکا تمام بدن سیاہ ہوگیا تھا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان تین دنون مین رکھو جب تیرہوین کو روزہ رکھا تو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہوگیا جب چودہوین کو روزہ رکھا تو دو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہوگیا اور جب پندرہوین کو رکھا تو تمام بدن روشن و سفید ہوگیا آور جانا چاہیے کہ تین روزے جو مہینے مین رکھنے مسنون ہین بارہ طرح پر آئے ہین ایک تو غیر معین کہ ساری مہینے مین جب چاہے جب کہہ لے اور دوسری یہہ کہ تین روزے اول مہینے کے یعنی پہلی سے تیسری تک اور تیسری ہفتے اور اتوار اور پیر اور چوتھی منگل بدھ جمعرات اور پانچوین تیرہوین چودہوین پندرہوین اور چھٹی یہہ کہ اول اونکا دوشنبہ ہو یعنی پہلی سے تیسری تک اور تیسری ہفتے اور اتوار اور پیر اور چوتھی منگل بدھ جمعرات اور پانچوین تیرہوین چودہوین پندرہوین اور چھٹی یہہ کہ اول اونکا دوشنبہ ہو یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتوین یہہ کہ اول اونکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹھوین نوچندا پیر اور دو جمعراتین اور نوین نوچندی یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتوین یہہ کہ اول اونکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹھوین نوچندا پیر اور دو جمعراتین اور نوین نوچندی جمعرات اور دو پیرین اور دسوین پیر اور جمعرات اور پھر پیر دوسری ہفتہ کی اور گیارہوین ہر عشرے مین ایک روزہ اور بارہوین تین روزے اخیر مہینے مین اور سب روزے مسنون برس مین اکیاون ہین تین تیس ۳۳ تو یہی ہین بحساب فی مہینے تین روزے کی اور نورروزے ذیحجہ مین یعنی پہلی سے نوین تک اور ایک روزہ عاشورے کا اور ایک اول عاشورے کے یا بعد اوسکے اور ایک پندرہوین شعبان مین اور چھ روزے شوال کے کہ جنکو شش عید کہتے ہین ع وموللنا ناقلا

من کتب الحدیث **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کے زکوۃ ہی اور زکوۃ بدن کی روزہ رکھنا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف**

Marfat.com

واسطے ہر چیز کی زکوۃ ہے یعنی پردہنا ہی کہ دیا جاتا ہی بعض اوسکا یا طہارت ہی کہ طہارت کی جاتی ہے ساتھہ اوسکے اور زکوۃ بدن کی روزہ ہے کہ گہتا ہی بعض بدن اور ناقص ہوتا ہی اوس سے اور پاک ہوتا ہی گناہون سے بسبب اوسکے پس زکوۃ عبادت مالیہ ہی اور روزہ طاعت بدنیہ ع

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّکَ تَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْهِمَا لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَیْنِ یَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰی یَصْطَلِحَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی روزہ رکہتے دن پیر اور جمعرات کی پس کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تم روزہ رکہتے ہو یعنی اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کی بخشش کرتا ہی اللہ تعالیٰ ان دونون مین واسطے ہر مسلمان کی مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتے ہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ چہوڑ دی اونکو یہانتک کہ صلح کرین نقل کی احمد و ابن ماجہ نے **ف** بخشش کرتا ہی الخ یعنی روزہ رکہتا ہون انہین بسبب بزرگی ان دنون کی اور واسطے ادا کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الہی کی اور فرماتا ہی یعنی فرشتے کو جو کہ معین ہی مثانی برائیون پر وقت ظاہر ہونے آثار مغفرت کی اور صلح کرین یعنی آپس مین پس جب مغفرت کیجاوے گی اونکی ح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ کَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ هَرِمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَیْسٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکہے ایکدن واسطے طلب کرنے رضامندی اللہ تعالیٰ کے دور رکہتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ دوزخ سے مانند دور رکہنے کوے کی اوڑتے ہوے کی اور وہ ہو بچہ یہانتک کہ بوڑہا ہو کر مرجاوے نقل کی یہہ احمد نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین سلمہ بن قیس سے **ف** کہا گیا ہی کہ عمر کوے کی ہزار برس کی ہوتی ہی پس فرمایا کہ اگر کوا ابتدای عمر سے اخیر عمر تک اوڑتا ہی تو دیکہا چاہیی کہ کسقدر مسافت طی کریگا جتنی وہ مسافت طی کریگا اوتنا ہی اللہ تعالیٰ روزہ دار کو دوزخ سے دور رکہتا ہی ع ح بیہقی سے منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونا روزہ دار کا عبادت ہی اور چپ رہنا اوسکا تسبیح ہی اور عمل اوسکا مضاعف ہی اور دعا اوسکی مقبول ہی اور گناہ اوسکا بخشا گیا ہی اور یہہ بہی منقول ہی بیہقی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی طرف ایک نبی کی بنی اسرائیل مین سے یہہ کہ خبر دی قوم اپنی کو کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکہے کسی دن واسطے طلب کرنے خوشی میری کی مگر کہ تندرست کرتا ہون جسم اوسکے کو اور بہت دیتا ہون ثواب اوسکو اور خطیب نے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نفل روزہ رکہے کہ نہ مطلع ہو اوسپر کوئی نہین راضی ہوتا اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ساتھہ ثواب کے سوای جنت کے یعنی اوسکا ثواب یہی ہی کہ جنت مین داخل کرتا ہی اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ایک خوان ہی کہ اوسپر ایسی چیزین ہین کہ نہ کسی آنکہہ نے دیکہین ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی کے دل مین خطرہ اونکا آیا ہی نہین بیٹہین گے اوسپر مگر روزہ دار باب ہی یعنی بیچ تتمہ اور لواحق بابون پہلی کے

الفصل الاوّل

فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّیْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا یَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِیَ لَنَا حَیْسٌ فَقَالَ اَرِیْنِیْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَکَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا داخل ہوئی مجہپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہی نزدیک تمہاری کچہہ یعنی کہانیکی چیز کہا ہمنے کہ نہین فرمایا تحقیق مین اسوقت روزہ دار ہون پہر آئی ہمارے پاس ایکدن یعنی اور پوچہا کہ تمہارے پاس

Marfat.com

کچھ ہی عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ بھیجا گیا ہی ہمکو جیس پس فرمایا دکھلاؤ مجکو وہ تحقیق صبح کی تھی مینے روزی سے پھر کھالیا نفل کی یہ مسلم **ف** مین اسوقت روزہ دار ہون یعنی نیت روزی کی کرلی مینے اس سی معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دن مین کرنی جائز ہی اور یہی مذہب ہی اکثر اماموں کا لیکن امام مالک کہتی ہین کہ رات سی نیت کرنی واجب ہی ہر طرح کی روزی مین بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور جیس نام ایک کھانیکا ہی کہ مثل مالیدہ کی ہوتا ہی کھجور اور گھی اور قروت کا بنتا ہی اور قروت اوسی کہتی ہین کہ دہی یا چھاچھ گاڑھی کو کپڑی مین باندھکر لٹکا دیتی ہین اوسکا پانی ٹپک جاتا ہی اور پس کہا یا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزی نفل کا بغیر عذر کے جائز ہی اور اسپر ہین اکثر علماء اور امام ابو حنیفہ اور علما اونکے کہتے ہین کہ واجب ہی تمام کرنا اوسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر ساتھ عذر ضیافت اور مانند اسکے اور واجب ہی قضا اوسکی اگر افطار کرے پس اس حدیث مین تاویل کرتے ہین کہ یہہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کے تھا اور دلیل اونکی مذہب کی آگی آتی ہی ع ح

وعن اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْہُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فَقَالَ اَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَائِہٖ وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَائِہٖ فَاِنِّیْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِنَ الْبَیْتِ فَصَلّٰی غَیْرَ الْمَکْتُوْبَۃِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَیْمٍ وَاَھْلِ بَیْتِھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا تشریف لے گئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس پس لائی ام سلیم حضرتؐ کی لیے کھجور اور گھی پس فرمایا ڈال رکھو گھی اپنی کو بیچ مشک اوسکی کے اور کھجور اوسکے باسن مین اس لیے کہ تحقیق مین روزی سے ہون پھر کھڑی ہوئی طرف کونیکی گھر مین سی پس نماز پڑہی سوائے فرض کے اور دعا کی واسطے ام سلیم کی اور گھر والون اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ظاہر حضرتؐ نے روزہ اس لیے نہ افطار کیا کہ جانتی تھے کہ نہ افطار کرنی سے ام سلیم رنجیدہ نہین ہونی کین اور اختلاف کیا ہی مشائخ نے کہ آیا نفل روزی والے کی لیے ضیافت عذر ہی یا نہین صحیح یہہ ہی کہ ضیافت عذر ہی مہمان اور مہمانی کرنیوالے کی لیے اگر صاحب اوسکا روزی حاضر ہونی سے بغیر شریک ہونی کے کھانی پینے مین راضی نہو بلکہ ملول ہو حاصل یہہ کہ اگر اسکو نہ کھانی سے ملول ہو تو ضیافت عذر ہی روزہ توڑ ڈالے پھر قضا کرے اور اگر جانے کہ ملول نہین ہونیکا تو فقط حاضر ہی ہووی اور روزہ نہ توڑی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی مہمان روزہ دار کو یہہ کہ دعا کرے مہمانی کرنیوالے کی لیے ع درمختار

وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَھُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجِبْ فَاِنْ کَانَ صَائِمًا فَلْیُصَلِّ وَاِنْ کَانَ مُفْطِرًا فَلْیَطْعَمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام کی اور وہ ہو روزی سے پس چاہیے کہ کہی مین ہون روزی سے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جسوقت کہ بلایا جاوی ایک تمہارا پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر ہووی روزہ دار پس چاہیے کہ دو رکعت پڑہی اور اگر نہو روزی سے پس چاہیے کہ کہا وی نفل کی یہہ مسلم نے **ف** واجب ہی افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑے دعوت کرنیوالا اور حاصل ہو بسبب کہانیکی دشمنی اور اگر جانی کہ دعوت کرنیوالا خوش ہوگا بسبب کہانی اسکی کی اور نہین تشویش مین پڑیگا بسبب نہ کہانیکی تو مستحب ہی اور اگر دونو امر برابر ہون اوسکی نزدیک تو افضل ہی یہہ کہ کہے انی صائم یعنی مین روزی سے ہون برابر ہی کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن اُمِّ ھَانِیٍٔ قَالَتْ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ جَاءَتْ فَاطِمَۃُ فَجَلَسَتْ عَلٰی یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ ھَانِیٍٔ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَجَاءَتِ الْوَلِیْدَۃُ بِاِنَاءٍ فِیْہِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْہُ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ نَاوَلَہٗ اُمَّ ھَانِیٍٔ فَشَرِبَتْ مِنْہُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَکُنْتُ صَائِمَۃً فَقَالَ لَھَا اَکُنْتِ تَقْضِیْنَ شَیْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا یَضُرُّکِ اِنْ کَانَ تَطَوُّعًا

Marfat.com

رواہ ابو داود والترمذی والدارمی وفی روایۃ لاحمد والترمذی نحوہ وفیہ فقالت یا رسول اللہ اما انی کنت صائمۃ فقال الصائم المتطوع امیر نفسہ ان شاء صام وان شاء افطر اور روایت ہی ام ہانی سے کہ کہا جبکہ ہوا دن فتح مکہ کا آئین حضرت فاطمہؓ اور بیٹھین بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام ہانی داہنی طرف حضرتؐ کے تھین پس لائی ایک لونڈی باسن کہ اوسمین تھی کچھ پینے کی چیز پھر دیا لونڈی نے وہ باسن حضرتؐ کو پس پیا اوس سے پھر دیا وہ باسن حضرتؐ نے ام ہانی کو پھر پیا ام ہانی نے اوس سے پس کہا یارسول اللہ تحقیق افطار کیا مینے اور تھی مین روزی سے پس فرمایا واسطے اوسکے کہ کیا قضا کرتے تھی تو کچھ یعنی یہہ روزہ قضاء رمضان کا یا نذر کا تھا کہا کہ نہین فرمایا پس نہین ضرر تجکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی و دارمی نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی کی مانند اسکے اور بیچ اوسکے پس کہا ام ہانی نے یارسولؐ اللہ خبردار ہو تحقیق مین تھی روزی سے پس فرمایا روزہ نفل رکھنے والا مالک ہے نفس اپنے کا اگر چاہے روزہ رکھے اور اگر چاہے افطار کرے **ف** مالک ہے نفس اپنے کا یعنی ابتداءً اگر چاہے روزہ رکھے یعنی نیت روزے کی کرے اور اگر چاہے افطار کرے یعنی اختیار کرے روزہ نرکھنے کو یا معنی یہہ ہین کہ مالک ہے نفس کا بعد روزہ رکھنے کے اگر چاہے تمام کرے روزے کو اور اگر چاہے افطار کرے اس صورت مین تاویل اسکی یہہ ہے کہ نفل روزے والے کو پہنچتا ہے کہ افطار کرے اگر مصلحت جانے جیسیکہ کوئی ضیافت کرے یا وارد ہو ایک قوم پر اور جانتا ہے کہ اگر افطار نکرونگا تو لوگ وحشت مین پڑینگے پس اوسکو پہنچتا ہے کہ افطار کرے تا انس و الفت ہو آپس مین پس اس مین دلیل نہین اسپر کہ قضا نہین ہے بعد التزام کے اور علاوہ اسکے حکم قضا کا آیا ہے حدیث آیندہ مین اور اس حدیث ام ہانی کے مین کلام کیا ہے محدثین نے اور ترمذی نے کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہے اور منذری نے کہا کہ ثابت نہین اور اسکی اسناد مین اختلاف بہت ہے ع ح **وعن** الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کنت انا وحفصۃ صائمتین فعرض لنا طعام اشتہیناہ فاکلنا منہ فقالت حفصۃ یا رسول اللہ انا کنا صائمتین فعرض لنا طعام اشتہیناہ فاکلنا منہ قال اقضیا یوما اخر مکانہ رواہ الترمذی وذکر جماعۃ من الحفاظ رووا عن الزہری عن عائشۃ مرسلا ولم یذکروا فیہ عن عروۃ وہذا اصح ورواہ ابو داود عن زمیل مولی عروۃ عن عروۃ عن عائشۃ اور روایت ہی زہری سے کہ اوسنے نقل کی عروہ سے اوسنے نقل کی عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے تھی مین اور حفصہ روزہ دار پس رو برو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اوسکی پس کھایا ہمنے اوس مین سے پس کہا حفصہ نے اے رسولؐ خدا کے تحقیق ہم تھین روزہ دار پس رو برو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اوسکے پس کھایا ہمنے اوس مین فرمایا قضا کرو تم دونون ایکدن اور بدلے اوسکے نقل کی یہہ ترمذی نے اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظون سے کہ روایت کیا اونھون نے زہری سے زہری نے روایت کیا عائشہ سے بطریق ارسال کے اور نہ ذکر کیا اوس مین واسطہ عروہ کا اور یہہ صحیح تر ہے اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے زمیل سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہے کہ نقل کیا زمیل نے عروہ سے عروہ نے عائشہ سے **ف** یہہ حدیث دلیل ہے حنیفہ کو کہ اونکے نزدیک اگر روزہ نفل افطار کرے لازم ہے قضا اوسکی اس لیے کہ ظاہر یہہ امر وجوب کے لیے ہے اور شافعیہ کہتے ہین کہ یہہ امر استحباب کے لیے ہے اونکے مذہب مین واجب نہین قضا نفل کی اور بطریق ارسال کی ارسال یہان بمعنی سقوط راوی کے ہے اسناد سے یعنی منقطع ہے کہ پہلے روایت مین جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہ کے تھا وہ اس مین نہین یہہ بھی ایک اصطلاح ہے اور مشہور یہہ ہے کہ مرسل اوس حدیث کو کہتے ہین کہ تابعی روایت کرے بغیر ذکر صحابہ کے ح **وعن** ام عمارۃ بنت کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا فدعت لہ بطعام فقال لہا کلی فقالت انی صائمۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم اذا اکل عندہ صلت

Marfat.com

علیہ الملٰئکۃ حتّٰی یفرغوا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ام عمارہ بیٹی کعب کی سے یہہ کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اوسکی پاس پس منگوایا اوس نے واسطے حضرت کی کہانا پس فرمایا حضرت نی اوسکو کہا تو کہا اونہی مین روزی سے ہون
پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ دار جسوقت کہ کہایا جاتا ہی نزدیک اوسکی یعنی اور رغبت کرتا ہی دل اوسکا کہانی پر اور دشوار ہوتا ہی
روزہ اوسپر رحمت بھیجتی ہین اوسپر فرشتے یہانتک کہ فارغ ہون کہانیوالی نقل کی یہہ احمد وترمذی وابن ماجہ ودارمی نی **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** بریدۃ قال دخل بلال علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یتغدّٰی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الغداء یا بلال قال انی صائم یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناکل رزقنا وفضل رزق
بلال فی الجنۃ اشعرت یا بلال ان الصائم یسبح عظامہ ویستغفر لہ الملٰئکۃ ما اکل عندہ رواہ البیہقی فی
شعب الایمان روایت ہی بریدہ سی کہ کہا داخل ہوئی بلال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ طعام صبح کا کھاتے تھی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہو کھانیکے لیے ای بلال کہا بلال نی تحقیق مین روزہ دار ہون یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ کھاتے ہین ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلال کا جنت مین ہی کیا جانا تو نے ای بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتے ہین ہڈیان
اوسکی اور بخشش چاہتی ہین اوسکے لیے فرشتے جبتک کہ کہایا جاوی نزدیک اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **باب لیلۃ القدر**
باب ہی بیچ بیان لیلۃ القدر کے **ف** یعنی اسمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اوسکی وقتون کا کہ جنمین توقع قوی ہی اوسکی ہونی کی اور اوسکو لیلۃ القدر
اس لیے کہتے ہین کہ لکھی جاتی ہین اوس مین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بھر مین واقع ہون گی اور بعضون نی کہا کہ یہہ نام ہوا بسبب عظیم القدر
ہونی اوسکی کے اور بیچ تعین اس شب کی بہت قول آئی ہین اور اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ لیلۃ القدر رمضان مین ہی خصوصًا طاق اتون
عشرہ اخیر کی مین خصوصًا ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر علما کے نزدیک یہی ہی اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کی لیے مقرر ہوئی اس لیے کہ باوجود
چھوٹی عمرون کی ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتون کی عمرونکا
معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کی لوگ تھوڑی سی عمر مین اون کے سے عمل نہین کر سکنی کے پس دی اونکو اللہ تعالٰی نے لیلۃ القدر کہ ہزار
مہینون سے بہتر ہی اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ ایک روز حضرت نی ذکر کیا چار شخصون کا بنی اسرائیل مین سے کہ اُنہون نی عبادت کی تھی
اللہ تعالٰی کی اسی اسی برس اور نہ نافرمانی کی تھی ایک لمحہ وہ شخص یہہ تھی حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن
نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اس سے پس آئی حضرت کی پاس جبریل اور کہا ای محمد تعجب کیا آپ کی امت نے
عبادت کرنے اون لوگون کے سے اسی اسی برس پس تحقیق اوتاری اللہ تعالٰی نے خیر پہر پڑہی اون پر انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ساری
سورۃ یعنی لیلۃ القدر افضل ہے اوس چیز سے کہ تعجب کیا آپ نی اور آپ کی امت نی پس خوش ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ
ابن ابی حاتم نے جانا چاہیے کہ ہزار مہینے کی تراسی برس اور چار مہینے ہوتی ہین اسی لیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر ہی ہزار
مہینے سے کہ جسکی تراسی برس اور چار مہینے ہوئی اور لیلۃ القدر مین تجلی رحمت خاص جناب باری تعالٰی کے آسمان دنیا پر وقت غروب سے
صبح تک ہوتی ہی اور اس مین اوترتی ہین ملائکہ اور روح واسطے ملاقات صلحا اور عابدین کے اور اس مین نزول قرآن کا ہوا اور اس مین بیشمار ملائکہ کی ہوتی
ملائکہ کی ہوتی اور اس مین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اس مین درخت جنت مین لگائے گئے اور اس مین دعا قبول ہوتی ہے اور اس
مین ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور حکمت اوسکی پوشیدہ ہونی مین یہہ ہی کہ تا لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اعتماد نکرین اوسپر اور لکھا ہی

ف
بہو ہوا وہ جوان
چار رکعتی فرض پر
کہ نازل ہوئی
تو اس سے معلوم ہوا
کہ اونہون نی عبادۃ
ہزار ہزار برس تھین
کی ہوگی پس اتنی
برس اس لیے
کہی کہ عرب مین
اکثر لکھنا کسی کو
علم نہین تھا
ذہن سے بولا جاتا

علماء نے کہا جو کوئی کوشش کرے بیداری شبون ایک سال تمام کی پاویگا اوسکو انشاء اللہ تعالی چنانچہ اسی لیے کہا ہی من لم یعرف لیلۃ القدر لم یعرف لیلۃ القدر
اور بعضی علماء نے کہا ہی کہ اوس رات کی علامتین ہین کہ استنباط کیا ہی اونکو احادیث و آثار سی اور پایا ہی بعضی علامتون کو اہل کشف نے بطبری نے
ایک قوم سی نقل کیا ہی کہ درخت اوس رات مین سجدہ کرتے ہین اور زمین پر گر پڑتے ہین پھر بجای خود آجاتے ہین اور سجدہ کرتی ہی اوس مین ہر چیز
اور صواب یہہ ہی کہ شرط نہین ہے بیچ پانے اوس رات کے دیکھنا ان امور کا بہت لوگ پاتے ہین اوس رات کو اور دیکھتے
نہین کوئی چیز ان مین سے اور روا ہے کہ دو آدمی ایک جاے ہون اور دونو اوس شب کو پاوین اور ایک کو کچہہ معلوم ہو ان
چیزون مین سے اور دوسری کو کچہہ نہ معلوم ہو اور بڑی علامت یہہ ہی کہ توفیق ہو اس مین ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع اور خشوع و حضور
و اخلاص کی اور مختار یہہ ہی کہ معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی اور اگر تمام رات شب بیدار رہی اور باعث مرض اور ملال اور خلل کا ادای فرائض
اور سنتون موکدہ مین نہو افضل و اکمل ہے والا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوی مقصود حاصل ہی ولیس للانسان الا ما سعی و کان سعیہ مشکورا
رزقنا اللہ ع ح مولانا ناقلا من الدر المنثور وغیرہ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عائشہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاش کرو شب قدر کو بیچ طاق راتون کے اخیر دہی رمضان کی سے نقل کی یہہ بخاری **ف** بیچ
طاق راتون کی یعنی اکیسوین[۲۱] شب اور تیئیسوین[۲۳] شب اور پچیسوین[۲۵] شب اور ستائیسوین[۲۷] شب اور انتیسوین[۲۹] شب ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ
اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى
رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق
کتنے شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے دکھلائی گئی شب قدر خواب مین بیچ سات راتون اخیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ دیکہتا ہون مین تمہاری خوابون کو کہ متفق ہوئے ہین اوپر سات راتون اخیر کے پس جو کوئی تلاش کرے اوسکو پس چاہیے کہ تلاش کرے
اوسکو بیچ سات راتون اخیر کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** احتمال ہی کہ مراد وہ راتین ہون کہ متصل بیس کے ہین یعنی اکیسوین شب
سے ستائیسوین شب تک یا سات راتین سب سی اخیر کی یعنی تیئیسوین[۲۳] شب سی اونتیسوین شب تک اس لیے کہ اونتیس کا چاند یقینی ہی اور سیکڑ
موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہے واللہ اعلم ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا
فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِي سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِي خَامِسَةٍ تَبْقٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلاش کرو اوسکو بیچ دہی اخیر کے رمضان سی یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کی کہ
باقی رہی یعنی اکیسوین شب بیچ ساتوین رات کی کہ باقی رہی یعنی تیئسوین شب بیچ پانچوین رات کی کہ باقی رہی یعنی پچیسوین شب نقل کی یہہ بخاری
نے **ف** یا گنتا شروع کیجیے آخر سے یعنی تلاش کرو بیچ نوین رات کی بعد بیسوین شب کی کہ وہ اونتیسوین شب ہی اور بیچ ساتوین رات کی
بعد بیسوین شب کی کہ وہ ستائیسوین شب ہی اور بیچ پانچوین رات کی بعد بیسوین شب کی کہ وہ پچیسوین شب ہی ظاہر معنی یہی ہین اور طیبی نے
کہا کہ یہہ راتین مذکورہ یہہ ہین بائیسوین شب اور چوبیسوین شب **وعن** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اِنِّي
اُعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ

کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر فقد اریت ھذہ اللیلۃ ثم انسیتھا وقد رایتنی اسجد فی ماء وطین من صبیحتھا فالتمسوھا فی العشر الاواخر والتمسوھا فی کل وتر قال فمطرت السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد فبصرت عیناي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جبھتہ اثر الماء والطین من صبیحۃ احدی وعشرین متفق علیہ فی المعنی واللفظ لمسلم الی قولہ فقیل لی انھا فی العشر الاواخر وفی الباقی للبخاری وفی روایۃ عبد اللہ بن انیس قال لیلۃ ثلث وعشرین رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا پہلے دہے مین رمضان کے پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہے مین بیچ خیمہ ترکی کے پھر نکالا سر اپنا یعنی خیمہ سے پس فرمایا کہ تحقیق مینے کیا تھا اعتکاف پہلے دہے مین پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہے مین پھر آیا میری پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتے نے کہ تحقیق شب قدر بیچ دہے آخر تلاش کرتا تھا مین شب قدر کو پھر اعتکاف کیا مینے بیچ کے دہے مین پھر آیا میری پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتے نے کہ تحقیق شب قدر بیچ دہے آخر کے ہے پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کرے ساتھہ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دہے آخر کے مین پس تحقیق مین دکھلایا گیا خواب مین تعین شب قدر کے ہے پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کرے ساتھہ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دہے آخر کے مین پس تحقیق مین دکھلایا گیا خواب مین تعین شب قدر کو پھر بھلایا گیا مین یعنی جبرئیل نے خبر دی کہ فلانی شب ہے لیکن مین بھول گیا اور تحقیق دیکھا مینے اپنے تئین یعنی خواب مین کہ سجدہ کرتا ہون پانی اور کیچڑ مین پس بھلا دیا گیا مین یعنی جبرئیل نے خبر دی کہ فلانی شب ہے لیکن مین بھول گیا اور تحقیق دیکھا مینے اپنے تئین یعنی خواب مین کہ سجدہ کرتا ہون پانی اور کیچڑ مین پس تلاش کرو اوسکو بیچ دہے آخر کے اور تلاش کرو لیلۃ القدر مین اوسکی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس بھول گیا مین کہ کون سے رات تھی وہ پس تلاش کرو اوسکو بیچ دہے آخر کے اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر طاق رات کے یعنی اخیر کے دہے کی طاق راتون مین کہا راوی نے کہ برسا مینہہ اوس رات کو یعنی جس رات کہ حضرت نے دیکھا اوسکو اور تھی پہت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکھا آنکھون میری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ اونکی پیشانی پر تھا نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسوین شب کو متفق ہین اسکے نقل کرنے مین بخاری اور مسلم بیچ معنون کے اور لفظ واسطے مسلم کے اس قول تک فقیل لی انھا فی العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کے واسطے بخاری کے اور بیچ روایت عبد اللہ انیس کی کہ کہا تیئیسوین شب یعنی عوض صبح اکیسوین شب کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** خیمہ ترکی ایک قسم ہے خیمے کی نمدیکا بنتا ہے چھوٹا سا کہ اوسکو فارسی مین خرگاہ کہتے ہین اور من صبیحتہ مین حرف من کا بمعنی فی کے ہے اور متعلق ہے ساتھہ قول بصرت کے اور حاصل کلام راوی کا یہہ ہے کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو خواب مین دیکھا تو یہہ بھی دیکھا تھا کہ مین مٹی اور پانی مین سجدہ کرتا ہون لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اوس رات مینہہ بھی برسا تھا وہی علامت اونھون نے پائی اوس خواب کی رات مین کہ اکیسوین شب یا تیئیسوین شب ہے ع - ومولانا شب یا تیئیسوین شب تھی معلوم کیا اوس علامت سے کہ حضرت نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسوین شب یا تیئیسوین شب ہے ع -

وعن زر بن حبیش قال سالت ابی بن کعب فقلت ان اخاک ابن مسعود یقول من یقم الحول یصب لیلۃ القدر فقال رحمہ اللہ اراد ان لا یتکل الناس اما انہ قد علم انھا فی رمضان وانھا فی العشر الاواخر وانھا لیلۃ سبع وعشرین ثم حلف لا یستثنی انھا لیلۃ سبع وعشرین فقلت بای شیء تقول ذلک یا ابا المنذر قال بالعلامۃ او بالایۃ التی اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا تطلع یومئذ لا شعاع لھا رواہ مسلم اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہ کہا ارادہ پوچھنے کا کیا مینے ابی بن کعب سے پس کہا مینے کہ تحقیق بھائی تمہارے یعنی دینی بھائی ابن مسعود کہتے ہین کہ جو شخص کہ قیام کرے تمام سال تو پاوے شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نے رحم کرے اونکو اللہ ارادہ کیا یعنی اس کہنے سے اسکا کہ نہ اعتماد کرین لوگ خبردار ہو تحقیق ابن مسعود نے جانا کہ شب قدر رمضان مین ہے اور تحقیق وہ دہے آخر کے مین ہے اور تحقیق وہ ستائیسوین رات ہے قسم کھائی ابی بن کعب نے ایسی کہ انشاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسوین رات ہے پس کہا مینے ساتھہ کس دلیل کی کہتے ہو یہ اے ابو منذر کہ کنیت ابی بن کعب کی ہے کہا بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ طلوع ہوتا ہے آفتاب اوسدن نہین روشنی ہوتی واسطے اوسکے

Marfat.com

اور دیکھا یعنی آفتاب صبح ستائیسوین کو کہ نکلا اسیطرح نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہ اعتماد کرین لوگ یعنی ایک قول پر اگرچہ وہ صحیح ہی اور بحسب ظن غالب
کی قوی اوسپر ہی یعنی اگر جانین گے کہ وہ ستائیسوین ہی شب ہی تو اسی رات مین قیام کرین گے اور ترک کرینگے قیام تمام راتون کا اس لیے ابن مسعود
نے کہا کہ وہ تمام سال مین ہی اور قسم کھائی یعنی بنا بر ظن غالب کے اور انشاء اللہ نہ کہا یعنی انشاء اللہ کہنے مین قسم جزما اور منعقد نہین
ہوتی پس ابی بن کعب نے قسم کھائی اور انشاء اللہ نہ کہا تا قسم جزما ہو ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کوشش کرتے رمضان کی اخیر کے عشرے مین اوسقدر کہ نہ کوشش کرتے بیچ غیر اوسکی کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کوشش کرتے یعنی زیادتی طاعت
مین بامید اسکے کہ لیلۃ القدر اس مین ہے ع **وعنها** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ
وَاَحْيَى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتا اخیر رہا یعنی رمضان کا مضبوط
باندھتے تہہ بند اپنا اور زندہ کرتے رات کو اور جگاتے اہل اپنے کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** مضبوط باندھتے تہہ بند کنایہ ہی اس سے کہ کوشش فرماتے
عبادت مین زیادہ عادت سے یا کنایہ ہی اس سے کہ عورتون سے الگ رہتے اور زندہ کرتے رات کو یعنی اکثر رات یا تمام رات نماز اور ذکر اور تلاوت
قرآن مین مشغول رہتے اور ایک روایت مین جو آیا ہی انہ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ یعنی حضرت تمام شب نہین جاگی تو مراد یہہ ہے کہ ہمیشہ
یا اکثر تمام رات نہین جاگتے پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی اس کے نہین واللہ اعلم اور جگاتے اہل اپنی کو
یعنی جگاتے بی بیون کو اور بیٹیونکو اور لونڈیون کو اور غلامون کو بعض اوقات عشرے کے مین واسطے عبادت کے اور تلاش کرتے لیلۃ القدر کی ع مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا
قَالَ قُوْلِي اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ روایت ہی عائشہ سے کہ کہا کہا تھی
یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر جانون مین کون سی رات ہی شب قدر کی کیا کہون مین اوس مین یعنی کیا دعا مانگون اوسوقت فرمایا کہو یا الٰہی تحقیق تو معاف
کرنیوالا ہی دوست رکھتا ہی معاف کرنیکو پس معاف کر مجھ نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو **ف** یہہ دعا جامع ہی دنیا اور
آخرت کی بھلائیونکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نہ مانگو اللہ تعالیٰ سے بندون نے کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشو اونکو اور عافیت دو اونکو ع
وعن اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْهَا يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ فِيْ سَبْعٍ
يَبْقَيْنَ اَوْ فِيْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ يَبْقَيْنَ اَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے تلاش کرو اوسکو یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کی کہ باقی رہی یعنی اونتیسوین شب یا بیچ ساتوین سے کہ باقی رہی یعنی ستائیسوین
شب یا پانچوین مین کہ باقی رہی یعنی پچیسوین شب یا تیسری مین کہ باقی رہی یعنی تیئیسوین شب یا آخر رات مین یعنی سلخ کی رات نقل کی یہہ ترمذی
نے **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا پوچھ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
حال شب قدر کے سے پس فرمایا کہ وہ ہر رمضان مین ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور کہا نقل کی یہہ سفیان اور شعبہ نے ابی اسحق سے موقوف ابن عمر پر
ف ہر رمضان مین اس لفظ کو دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ رمضان خالی نہین جاتا شب قدر سے یعنی ہر سال مین کہ رمضان واقع ہوتا ہی اوس مین شب قدر
بھی ہوتی ہی اور دوسرے معنی یہہ کہ شب قدر تمام رمضان مین ہوتی ہی کچھ خاص وہی آخر ہی پر نہین اول حضرت کو بھی معلوم ہوا تھا آخر کو یہہ تخییر

کہ آخر کو دہی مین ہوا سکے سوا نہین ہوتی - مولانا **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ بَادِيَةً اَكُوْنُ فِيْهَا اُصَلِّيْ فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ اَنْزِلُهَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَعِشْرِيْنَ قِيْلَ لِابْنِهٖ كَيْفَ كَانَ اَبُوْكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ - اور روایت ہی عبداللہ بن انیس سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے جنگل ہے یعنی میرا گھر جنگل مین ہی کہ رہتا ہون مین اوس مین اور نماز پڑہتا ہون اوس مین شکر اللہ کا پس حکم فرماؤ مجکو سات ایک رات کو کہ اترون مین اوس مین طرف اس مسجد کے یعنی شب قدر رمضان مین کون سی ہی اوس رات مسجد نبوی مین آنکر عبادت کرون پس فرمایا حضرت نے اوتیسوین رات کو کہا گیا واسطے بیٹے عبداللہ کے کہ نام اوسکا ضمرہ تھا کہ کسطرح تھا باپ تیرا کرتا کہا بیٹے نے تھا باپ میرا داخل ہوتا مسجد مین جبکہ پڑہتا نماز عصر کی یعنی بائیسوین تاریخ رمضان کی پس نکلتا اوس سے واسطے کسی کام کے یعنی جو کام کہ منافی اعتکاف کی ہے یہانتک کہ نماز پڑہتے صبح کی پس جسوقت کہ نماز پڑہ چکتے فجر کی پاتے جانور اپنا دروازی پر مسجد کی پس سوار ہوتے اوسپر اور پہنچتے جنگل اپنے مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اگر کوئی کہے کہ لازم آئی اس سے تعین لیلۃ القدر کے جواب یہ ہے کہ جس سال حضرت نے اونکو یہ فرمایا اوس سال اوتیسوین کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرت کو اوسکا علم ہوگیا ہوگا یہ سمجھے کہ ہر سال اسی تاریخ ہوتی ہے اور یہ جو ہی کہ حضرت کو بھی تعین اوسکی معلوم نہ تھی تو مراد یہ ہی کہ تعین ہر سال کی معلوم نہ تھی اور کبھی کبھی کا معلوم ہونا منافی اسکے نہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کی ہو پس انکو ثواب لیلۃ القدر کا اسی شب مین ہوتا ہو واللہ اعلم - مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جھگڑے دو شخص مسلمانون مین سے پس فرمایا حضرت نے نکلا تہا مین کہ خبر دون تمکو شب قدر کی پس جھگڑا فلانا اور فلانا پس اٹہائی گئے پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہ بہتر تمہارے لیے پس تلاش کرو اوسکو اوتیسوین مین اور ستائیسوین مین اور پچیسوین مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا بعضون نے کہ نام دو شخصونکا عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تھا اور اوٹہائی گئے یعنی تعین اوسکی میری خاطر سے اوٹہہ گئی بسبب شومی جھگڑے انکے اس سے معلوم ہوا کہ جھگڑنا اور دشمنی کرنی آپس مین بری ہے اور اسکے سبب سے محروم ہوتا ہی آدمی برکات و بھلائیون سے اور ہو بہتر تمہارے لیے کہ سبب کوشش اور زیادتی کا عبادات مین ہوگا - ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمُ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلٰئِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلٰئِكَتِيْ مَا جَزَاءُ اَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاؤُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرَهٗ قَالَ مَلٰئِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَاِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعِجُّوْنَ اِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہی شب قدر اوترتے ہین جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کی فرشتون کی کہ دعا بخشش کی کرتے ہین ہر بندے کے لیے کہ کھڑا ہو یعنی نماز پڑہتا ہو یا طواف کرتا ہو یا اور کچھ عبادت کرتا ہو کھڑے ہوے یا بیٹہے ہوئے یاد کرتا ہو اللہ عزوجل کو پس جسوقت کہ ہوتا ہے

دن عید اونکی کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہی سبب اونکی اللہ تعالی فرشتون اپنی سے یعنی اون فرشتون سے کہ جنہون نے طعن کیا تھا بنی آدم پر پس
فرماتا ہی اے فرشتو میرے کیا ہی بدلا اوس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتے ہین فرشتے اے رب ہمارے بدلا اوسکا یہہ ہی کہ پوری دیجاوے مزدوری
عمل اوسکی فرماتا ہی اللہ تعالی اے فرشتو میری غلامون میرے اور لونڈیون میرے نے ادا کیا فرض میرا کہ تھا اون پر یعنی روزہ پھر نکلے یعنی
گھرون سے طرف عیدگاہ کے چلاتے ہوئے ساتھ دعا کے قسم ہی عزت اپنی کے اور بزرگی اپنی کے اور جود اپنی کے اور بلند قدری اپنی کے
اور بلندی مرتبہ اپنی کے البتہ قبول کرونگا مین دعا اونکی پس فرماتا ہے اللہ تعالی پھر جاؤ یعنی اپنے گھرون کو تحقیق بخشا مین نے تمکو اور بدل ڈالین
مینے برائیان تمھاری نیکیون سے لکھی گئی بدلی ہر برائی کے نیکی صحیفۂ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نے پس پھرتے ہین لوگ اوس حالت مین
کہ بخشش کیجاتی ہی واسطے اونکے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **باب الاعتکاف** باب ہی بیان اعتکاف کے

ف اعتکاف کی معنی لغت مین ہین ٹھہرنا ایک جگہہ اور شرع مین ٹھہرنا بیچ مسجد جماعت کی ساتھہ نیت اعتکاف کی اور نیت معتبر ہے
مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سی اور حیض و نفاس سے اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت مؤکدہ ہی اس لیے کہ ہمیشہ حضرت
اعتکاف کرتے رہے اوس مین اور در مختار مین لکھا ہی کہ سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہی یعنی بعض کے ادا کرتے سے ادا ہو جاتی ہے اور تارک اوسکے
ملامت نہین کیے جاتے اور واجب ہوتا ہی اعتکاف ساتھہ نذر کرنیکے زبان سے خواہ فی الحال ہو جیسی کہے کہ مینے اپنے پر اعتکاف
اتنے دنون کا اللہ کے لیے لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسی کہے کہ مینے نذر مانی یہہ کہ اگر میرا یہہ کام ہو جائیگا تو مین اتنے دنون کا اعتکاف
کرونگا اور سوائے ان دونون قسمون کے مستحب ہے پھر اکثر مدت اعتکاف نفلی کی لیے حد معین نہین اگر نیت تمام عمر کے اعتکاف کی کرے
جائز ہی اور اقل مدت مین اختلاف ہے کہ کیا ہے امام محمد کے نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہی خواہ رات مین ہو خواہ دن مین اور یہی
ظاہر روایت ہی امام اعظم رح سے اور اسی پر فتوی ہے پس لائق ہے آدمی کو کہ جب مسجد مین آوے تو نیت اعتکاف کی کرے اسطرح
کہ نیت اعتکاف کی کی مینے جبتک کہ ہون مسجد مین تا ثواب اعتکاف کا ہاتھہ سے نجاوے اور امام ابو یوسف کی نزدیک اکثر روز ہی یعنی آدہی دن سے
زیادہ اور امام اعظم رحمہ اللہ سے سوائے ظاہر روایت کی یہہ منقول ہے کہ اقل مدت اعتکاف کی ایکدن ہی ع ح در مختار **الفصل**

الاول فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ
اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے آخر دہی رمضان کے
مین یہانتک کہ قبض روح اونکی کے اللہ نے پھر اعتکاف کیا اونکی بی بیون نے پیچھے اونکے نقل کیے یہہ بخاری و مسلم نے **ف** پھر اعتکاف
کیا حضرت کی بی بیون نے یعنی اپنے گھرون مین اس لیے کہا ہے فقہا نے کہ مستحب ہے عورتون کو یہہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر
مسجد البیت نہو تو ایک جگہہ کو گھر مین مسجد ٹھہرا کر اوس مین اعتکاف کرین پس وہ اونکی حق مین حکم مسجد کا رکھتی ہی بلا ضرورت اوس مین سی نہ نکلین
اور عورت کو مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہی ع عالمگیری در مختار **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَکَانَ اَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ کَانَ جِبْرَئِیْلُ یَلْقَاہُ کُلَّ لَیْلَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ یَعْرِضُ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَہٗ جِبْرَئِیْلُ کَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگون مین ساتھہ بھلائی کے اور تھے بہت سخاوت کرتے رمضان مین تھے جبرئیل ملاقات کرتے
حضرت سی ہر شب رمضان مین پڑہتے روبرو جبرئیل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتھہ تجوید کی پس جسوقت ملاقات کرتے حضرت سی

جبرئیلؑ ہوتی حضرتؐ بہت سخاوت کرنیوالی ساتھہ بھلائی کے باو چھوٹی ہوئی سی تقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بہت سخی لوگون مین ساتھہ بھلائی کے یعنی حضرتؐ نفع بہت پہنچاتی تھے اور بھلائی بہت کرتے تھے بہ نسبت اورون کے خصوصًا رمضان مین کہ وہ ایام بابرکت ہین نیکی کرنی اون مین افضل ہے اور ہوا چلاتی گئے سے یعنی جو ہوا کہ مینہہ لاتی ہے حاصل یہہ کہ نفع اوس ہوا کا عام ہوتا ہی اور بہت ہوتا ہی اوس سی بھی زیادہ حضرتؐ ہوتی تھے نفع پہنچانی اور بھلائی کرنی مین وقت ملاقات جبرئیلؑ کے اور اس حدیث مین اشارہ ہی ساتھہ اسکی کہ آدمی کو افضل وقتون مین اور صحبت نیکون مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے بھلائی کے کرنے مین اور یہہ حدیث باب الاعتکاف مین اس لیے لائی کہ حضرتؐ رمضان مین اعتکاف بھی کرتے تھے ع ح **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ یُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ کُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَیْهِ مَرَّتَیْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَکَانَ یَعْتَکِفُ کُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پڑہا جاتا تھا یعنی جبرئیلؑ پڑہتی تھے روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن ہر سال مین ایک بار پس پڑہا گیا قرآن روبرو حضرتؐ کی دو بار اس سال مین کہ حضرتؐ وفات کیہی گئے اور تھے حضرتؐ اعتکاف کرتے ہر سال مین دس دن پھر اعتکاف کیا بیس دن اوس سال مین کہ وفات کیہی گئے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اوپر کی حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرتؐ قرآن پڑہتی تھے روبرو جبرئیلؑ کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبرئیل پڑہتی تھے دونون روایتون مین مخالفت کچھہ نہین ہے اسواسطے کہ ایکبار پڑہتی ہون جبرئیلؑ اور پھر پڑہتی ہون روبرو اونکی حضرتؐ جیسا دور حافظ دور کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ دور کرنا بھی سنت ہی اور دو بار قرآن پڑہا گیا اور اعتکاف بیس دن ہوا آخر سال مین واسطے کمال شوق کے اور مستعد ہونیکی ساتھہ حاضر ہونے کے درگاہ رب العزۃ مین **بیت** وعدہ وصل چون شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد ۔ اور اس مین تنبیہ ہے امت کو یہہ کہ لازم ہی ہر انسان پر آخر عمر مین یہہ کہ بہت کرے نیک اعمال اور ہووی نہایت مستعد واسطے ملاقات اللہ تعالی کے اور واسطے کھڑے ہونیکی روبرو اوسکے رزقنا اللہ ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَکَفَ اَدْنٰی اِلَیَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَکَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے نزدیک کرتے طرف میرے سر اپنا اور وہ ہوتی مسجد مین پس کنگھی کردیتی مین اونکی اور نہ داخل ہوتی گھر مین مگر واسطے حاجت انسانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ دلیل ہے اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سی تو نہین باطل ہوتا ہی اعتکاف اوسکا اور دلیل ہے اسپر کہ کنگھی کرنی معتکف کو درست ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر ہووی اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باسن مین بیچ مسجد کے اسطرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہین مضائقہ اسکا اور مگر واسطے حاجت انسانی کے امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ساعت بھی بغیر حاجت یعنی ضرورت کے نکلی اعتکاف والا تو فاسد ہوجاتا ہی اعتکاف اور حاجت دو طرح کی ہوتی ہے طبعی اور شرعی طبعی جیسی پیشاب و پائخانہ اور غسل اگر احتلام ہوا اور غسل جمعہ کے حق مین کوئی روایت صریح اصول مین نہین آئی ہی مگر شرح اوراد مین لکھا ہی کہ نکلی غسل کے لیے غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسی نماز عید کی اور اذان یعنی اذان کی جگہہ خارج مسجد سی ہو تو اسپر جانا داخل حاجت مین ہی اس سے اعتکاف ٹوٹیگا نہین اور مؤذن اور غیر مؤذن اس مین برابر ہین بموجب روایت صحیحہ کے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کے لیے نکلی وقت زوال سی اور جس سے جامع مسجد دور ہو تو ایسی وقت سی نکلی کہ پاوے جمعہ کو سنتون سمیت اور نماز سی زیادہ جامع مسجد مین ٹھہریگا تو اعتکاف فاسد نہین ہونیکا مگر مکروہ تنزیہی ہے زیادہ ٹھہرنا اور اگر کسی پاس خادم نہو تو گھر سے کھانا لے آنا بھی داخل حاجت مین ہی اور اگر مسجد گرنے لگے یا کوئی زبردستی مسجد سی نکالے اور وہ اوسی ساعت نکل کر اور مسجد مین داخل ہو تو نہین فاسد ہونیکا اعتکاف اوسکا استحسانًا کذا فی البدائع

Marfat.com

اور اسیطرح اگر بخوف جان یا مال کے اور مسجد مین جاوے تو نہین فاسد ہونے کا اور اگر نکلا پیشاب یا پائخانہ کے لیے
اور قرضخواہ نے روک رکھا ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک نہین فاسد ہونیکا
اور کوئی ڈوبتا ہوا یا جلتا ہوا اور یہہ اوسکے نکالنے کے لیے نکلے یا جہاد کے لیے اگر نفیر عام ہو یا ادای شہادت کے لیے تو فاسد ہو جائے گا
اعتکاف غرضکہ اگر بغیر عذرون مذکورۃ الصدر کے نکلے گا ایک ساعت یعنی لمحہ بھر بھی اگرچہ سہوسے نکلے اعتکاف فاسد ہو جائیگا اور صاحبین کے
نزدیک اکثر روز نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا والا نہین ۔ح۔ح۔ عالمگیری۔ و در مختار **ف** اس حدیث سے یہہ بھی نکل سکتا ہے کہ حجامت بنوانی بھی
معتکف کو مسجد مین جائز ہے مگر بال وغیرہ مسجد مین نہ گرین ۔ مولانا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ
نَذَرْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اَنْ اَعْتَکِفَ لَیْلَۃً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ وَاَوْفِ بِنَذْرِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ عمر نے
پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی مینے جاہلیت مین کہ اعتکاف کرونگا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاہلیت مین جاہلیت اوس حالت کو کہتے ہین کہ تھی اوسپر عرب پہلے حضرت کی نبوت کی اور بعضون نے
کہا کہ مراد اوس سے وہ حالت ہے کہ پہلے ظاہر ہونے اسلام کے تھی اور ایک رات یعنی دن سمیت جیساکہ ایک روایت مین آیا ہے اور
پوری کر نذر اپنی یہہ امر استحباب کے لیے ہے اگر نذر کی ہو پہلے اسلام کے اور اگر بعد اسلام کے کی ہو تو امر وجوب کے لیے ہے اور کہا طیبی نے
کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کے واجب ہے پورا کرنا اوسکا یعنی بعد اسلام کے مذہب شافعی یہی ہے
اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہین صحیح ہے نذر اوسکی دلیلین انکی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور اس حدیث کی معنی جو وہ لیتے ہین اوپر بیان کیے گئے اور
کہا طیبی نے کہ اس مین دلیل ہے اسپر کہ روزہ شرط نہین ہے واسطے صحت اعتکاف کے جیساکہ مذہب شافعی ہے اور امام ابو حنیفہ رح سے
ظاہر الروایت یہہ ہے کہ روزہ شرط ہے اعتکاف واجب مین نہ نفل مین اور یہی قول صاحبین کا ہے اور مالک سے اور ایک روایت امام اعظم رح سے
یہہ ہے کہ مطلق اعتکاف مین روزہ شرط ہے خواہ واجب ہو خواہ نفل پس وہ یہہ جواب دیتے ہین کہ اعتکاف حضرت عمر کا جو بعضی روایتون مین آیا ہے
اوس مین روزہ بھی آیا ہے چنانچہ ابو داؤد اور نسائی اور دار قطنی نے ایک روایت نقل کی ہے حاصل اوسکا یہہ ہے کہ حضرت عمر نے لازم کیا
اپنی نفس پر جاہلیت مین یہہ کہ اعتکاف کرین ایک رات یعنی دن سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کے پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھ اور اور دلیل اونکی حدیث عائشہ کی ہے کہ آگے آتی ہے لا اعتکاف الخ اوس سے صریح معلوم ہوتا ہے
کہ روزہ رکھنا شرط ہے اعتکاف مین پس اگر نذر مانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہین صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان کے مہینے مین
اعتکاف کرونگا تو کفایت کرتی ہین روزہ رمضان کی اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور پھر نذر کی اعتکاف اوسدن کا تو نہین صحیح اور اگر نہ اعتکاف کیا
رمضان معین مین تو اور مہینے مین قضا اوسکی کرے ساتھ روزون مستقلہ کے پس نہین جائز ہونیکی قضا اوسکی اور رمضان مین
اور نہ اور واجب مین خواہ قضا روزے رمضان کے رکھتا ہو یا اور کچھ اور اگر کئی روز کے اعتکاف کی نیت کرے تو اون دنون کی راتون
کا بھی اعتکاف لازم ہو جاتا ہے اور اسیطرح پیچ نذر کرنے اعتکاف دو دن کے اعتکاف دو راتون کا بھی لازم ہوتا ہے اور ابو یوسف کے نزدیک اعتکاف
پیچ کی ایک شب کا اور اگر نذر کرے کہ اعتکاف ایک مہینے کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہے اگرچہ متصل نکہا ہو ع ح
در مختار۔ مالابد منہ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ
فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَمْ یَعْتَکِفْ عَامًا فَلَمَّا کَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ

وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ روایت ہو انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے دس دن اخیر کے مین رمضان سے پس نہ اعتکاف کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کے نہ کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آیندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے **ف** شاید کہ یہہ حدیث تفسیر ہی اوس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابو ہریرہ سے اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نوافل موکدہ قضا کیے جاوین جبکہ فوت ہون جیسیکہ قضا کیے جاتے ہین فرائض انتہی اتشبیہ نہ ہی قضا کرنی مین ہی بعد فوت ہونیکی والا قضا فرض کی فرض ہی اور قضا نوافل کی نفل ع- **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت عائشہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتے اعتکاف کرنیکا نماز پڑہتی فجر کی پھر داخل ہوتی بیچ جگہ اعتکاف اپنی کے نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** دلیل پکڑی ہی ساتھہ اس حدیث کی اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سے ہی اور چارون امامون کی نزدیک یہہ ہی کہ داخل ہو پہلی غروب آفتاب کی اگر ارادہ کرے اعتکاف ایک مہینی یا عشری وغیرہ کا اور نکلے اخیر روز مین بعد غروب آفتاب کی پس اونکی نزدیک تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ حضرت ساتھہ نیت اعتکاف کی پہلے غروب کی مسجد مین آتے تھے اور شب کو وہان رہتی جب نماز صبح کی پڑہتی تو اوس حجرہ مین کہ اعتکاف کی لیے بوریہ کا بنایا جاتا تھا داخل ہوتے تا الگ رہین لوگون سے پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سی ہوتی اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہہ مین صبح کو ۞ ح ۞ ح **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ نکلتی حاجت کی لیے پوچھتی بیمار کو اوس حالت مین کہ ہوتی اعتکاف مین یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد سے پس گذرتی جسطرح کہ ہوتی پس نہ ٹہہرتی پوچھتی اوس سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** پس گذرتی یعنی گذرتی اوس ہیات پر کہ ہوتی وہ اوسپر نہ میل کرتی اور طرف اور نہ ٹہہرتی بلکہ بعید ہی پوچھتے چلے جاتے اور لفظ فلا یعرج بیان ہی اوپر کی مجمل کا اس لیے کہ معنی فلا یعرج کی یہہ ہین کہ نہ ٹہہرتی اور نہ میل کرتے راہ سی اور طرف اور لفظ یسال بیان ہی یعود کا بطریق استیناف کے کہا حسن اور نخعی نے کہ جائز ہی معتکف کو نکلنا واسطی نماز جمعہ کی اور عیادت مریض کی اور نماز جنازہ کی اور نزدیک چارون امامون کی جبکہ نکلے قضای حاجت کی لیے اور اتفاق پڑی اوسکو عیادت مریض کی اور نماز کا میت پر پس نہ ٹہیرتا ہوا راہ سی اور نہ ٹہہرتی زیادہ قدر نماز سے تو نہین باطل ہونیکا اعتکاف اور اگر ٹہیرتا ہو گا راہ سے اور زیادہ ٹہہریگا قدر نماز سے باطل ہوگا اعتکاف انتہی اور قصد کرکر جنازہ کی لیے اور نماز جنازہ کی لیے اور عیادت کی لیے نہ نکلے اور اگر نکلیگا ان چیزون کی لیے تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا اور اگر شرط کرے وقت نذر کی اور التزام کی یہہ کہ نکلونگا عیادت مریض اور نماز جنازہ اور حاضر ہونی مجلس علم یعنی وعظ سننی کی لیے تو جائز ہے یہہ ع عالمگیری **وَعَنْهَا** قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسَّ امْرَاَةً وَّلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَّلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنت ہی یعنی طریقہ لازم ہی اعتکاف والی کو یہہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی یعنی ساتھہ قصد کی اور ٹہہرنیکی اور نہ حاضر ہو واسطی نماز جنازہ کی یعنی خارج مسجد کی مطلقا اور نہ صحبت کرے عورت سی اور نہ مباشرت کرے عورت سی اور نہ نکلے واسطی کسی کام کی مگر اوس کام کی لیے کہ ضرور ہی یعنی پیشاب و پایخانہ وغیرہ کی لیے اور نہین ہوتا اعتکاف مگر ساتھہ روزہ کی اور نہین اعتکاف مگر مسجد جامع مین نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** نہ مباشرت کرے مباشرت سے مراد وہ چیزین ہین کہ باعث جماع کی ہین مانند بوسہ لینی اور گلی لگانی اور چھونی وغیرہ کی پس صحبت کی نزدیک اور یہہ افعال کرنے معتکف کو حرام

Marfat.com

ہین لیکن صحبت کرنے سے اعتکاف فاسد ہوجاتا ہی اگرچہ رات ہو یا بھول کر ہو اور بوسہ لینے وغیرہ سے اگر منزل ہو تو فاسد ہوتا ہی اور نہین تو نہین
اور جائز ہی معتکف کو مسجد مین کھانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنے اوس چیز کے کہ خریدتا ہی یا بیچتا ہی اور حاضر کرنا اوس چیز
کا مکروہ تحریمی ہی اور یہہ خرید و فروخت اگر اپنے نفس کے لیے یا عیال کے لیے ہو تو درست ہی اور تجارت کے لیے ہو تو نہین درست اور غیر معتکف
کو کسیطرح خرید و فروخت ہمین درست مسجد مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہی اگر عبادت جانے اوسکو اور چپ رہنا بڑی اور بیہودہ باتون
سے واجب ہی اور کلام مباح بے ضرورت مکروہ ہی اور ساتھہ ضرورت کے داخل خیر مین ہی فتح القدیر مین لکھا ہی کہ کلام کرنا بے ضرورت مسجد مین ایسا حسنات
کو کھاتا ہی یعنی نابود کرتا ہی جیسے آگ خشک لکڑیون کو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالیٰ کا مستحب ہی پس معتکف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ
کتابون حدیث و تفسیر اور سیر انبیا اور صالحین اور اور کتابون دین کا کرتا رہی یا لکھتا رہی انکو اور نہین اعتکاف مگر ساتھہ روزے کے یہہ دلیل حنیفہ کی
ہی پہ شرط ہونے روزے کی اعتکاف مین اور مگر مسجد جامع مین یعنی جس مین لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہون امام ابو حنیفہ رح سے منقول ہی کہ نہین صحیح ہوتا
اعتکاف مگر اوس مسجد مین کہ پڑہی جاوین جماعت سے پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول احمد کا ہی پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہی یا بیان افضل
کا ہی لکھا ہی علمانے کہ افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین پھر مسجد نبوی مین پھر مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس مین پھر مسجد جامع مین پھر اوس مسجد
مین کہ نمازی بہت ہون اور صاحبین اور مالک اور شافعی رح کے نزدیک درست ہی اعتکاف ہر مسجد مین ۞ ع ۞ ح در مختار **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَوْ يُوْضَعُ لَهٗ سَرِيْرُهٗ وَرَاءَ
اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ تھے جب اعتکاف کرتے بچھایا جاتا
اونکے لیے بچھونا اونکا یا رکھدیا جاتا اونکے لیے چارپائی اونکی پیچھے یا آگے ستون توبہ کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** ستون توبہ نام ہی ایک ستون کا
ستونون مسجد نبوی کے سے یہہ نام اسواسطے ہوا کہ ابو لبابہ انصاری سے ایک تقصیر ہوئی تھی اونہون نے اپنے تئین اوس ستون سے باندہ دیا تھا کئی روز تک
بندہی رہے بعد کئی دنکے توبہ اونکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کھول دیا ۞ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت
ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف کرنیوالے کے حق مین کہ وہ بند رہتا ہی گناہون سے اور جاری کی جاتی ہین
واسطے اوسکے نیکیان مانند کرنیوالے سب نیکیون کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** بند رہتا ہی گناہون سے یعنی جبکہ مسجد مین کار رہتا ہی اوسکی
شان سے ہی یہہ کہ بچتا ہی اکثر گناہون سے اور لفظ یجری ساتھہ جیم اور ری مہملہ کے ہی اور صیغہ مجہول کا ہی اور بعضون نے کہا معروف کا یعنی جاری
کیی جاتی ہین اور ہمیشہ رہتی ہین اعتکاف کرنیوالے کے لیے ثواب اون نیکیون کے کہ باز رہتا ہی اون سے بسبب اعتکاف کے مثل عبادت وغیرہ کے
مانند ثواب کرنیوالے اون نیکیون کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین بجاے جیم اور زی معجمہ کے ہی صیغہ مجہول کا یعنی دیا جاتا ہی اوسکو ثواب اون نیکیونکا
کہ باز رہتا ہی اون سے بسبب اعتکاف کے مانند عیادت مریض کے اور ساتھہ جانے جنازے کے اور ملاقات کرنے مسلمانون کے اور سواے اونکی کے
جیسیکہ دیا جاتا ہی ثواب کرنیوالے اون نیکیون کے کو اور اور خوبیان اعتکاف کی یہہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سے اور سپرد
کرتا ہی نفس اپنا طرف مولیٰ کے اور ہمیشہ عبادت اور خانہ خدا مین رہتا ہی اور نہایت قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت الٰہی نازل ہوتی رہتی
ہی اور گویا اللہ تعالیٰ کے قلعہ مین رہتا ہی کہ مگر شیطان سے بچا رہتا ہی اور مثال معتکف کی ایسی ہی جیسے ایک شخص بادشاہ کے دروازے پر پڑا ہوا
عرض حاجت اپنی کرتا ہی پس معتکف گویا زبان حال سے کہتا ہی کہ اے مولیٰ میرے تیرے دروازے سے ٹلنے کا نہین جبتک کہ تو مجھے بخشیگا نہین اور

میری سب مقاصد بر لانیکا نہین اور میری غم کو دور نہین کریگا ع امداد الفتاح **کِتَابُ فَضَائِلُ الْقُرْاٰنِ** کتاب ہی
بیچ بیان فضیلت قرآن کی **ف** جانا چاہیے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی خصوصًا جبکہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب اوسکا ایسا ہے
کہ تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور نماز مین پچیس ۲۵ اور پڑہنا قرآن کا نزدیک کرتا ہی خدا سے اور روشن کرتا ہے
دلون کو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حبل متین بھی قرآن ہی اور مقصد اعلی تلاوت سے یہہ ہی کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلانی امور دین اور
آخرت کی ہو اور بسبب کثرۃ تلاوت کی احکام الٰہی یاد اور مستحضر ہون تا اوسپر عمل کیا جاوی اور عبرت اوس سے پکڑی جاوی نہ یہہ کہ نری آواز و حرف
آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہی پس جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل اوسپر نکری قرآن دشمن اوسکا ہوتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی رُبَّ تَالٍ
لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ یعنی بعضے قرآن پڑہنے ہین اور قرآن لعنت کرتا ہی اونکو اور وہ پڑہنا اوسکا اوسپر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد ازین جانا چاہیے
کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معنی سوای پڑہنے قرآن کی ساتھ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کی اسی لیے تجوید قرآن کی لازم ہی اور کم پڑہنا
قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہی کہ بیچ ادا کرنے حق قرآن کے ختم چالیس دن مین بلکہ ایک سال مین کافی ہی اور عبادت کی لیے بھی سات
روز سے کم مین نچاہیے اور جسقدر اس سے زیادہ مین ختم کرے افضل ہی اور جو کوئی معانی قرآن کی نجانے اوسکو بھی چاہیے کہ حضور دل سے شروع
کرے اور ہمیشہ اپنے دل مین مستحضر رکھے کہ یہہ کلام خدای تعالی کا اور احکام اوسکی ہین کہ اپنے بندون پر کیے ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا کلام اللہ
سے سنتا ہی **آداب** تلاوت کی یہہ ہین کہ وضو ساتھ مسواک کی کرکر اچھی جگہہ مین متواضع اور روبقبلہ بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور ساتھ حضور دل کر
اسطرح کہ گویا روبرو خدا تعالی کے ہی دعا شروع کرے اور اعوذ اور بسم اللہ پڑہکر شروع کرے اور جانے کہ کلام خدا تعالی کا بیواسطہ سنتا ہون اور آہستہ
آہستہ ساتھ تدبر اور تفکر اور ترتیل کے پڑہی اور آیت وعد و رحمت پر خوشدل ہوکر دعا کرے اور مغفرت و رحمت اپنے لیے مانگے اور آیت عذاب و وعید پر پناہ
چاہی اور آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہی یعنی جس آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہوا وسپر سبحان اللہ کہے اور درمیان پڑہنے کے رووی اور اگر رونا نہ آوی
بتکلف غمگین ہوکر اپنے کو رونہا کہ کرے اور درپے اسکی نہو کہ جلدی ختم کرے اس لیے کہ کم پڑہنا ساتھ تدبر و تفکر کے بہت بہتر ہی زیادہ پڑہنے سے
کہ خالی ہو ان چیزون سے اور زیادہ پڑہنے مین سوای ختم شماری کی کچہہ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہی اور یہہ جو اس زمانی مین رواج نکلا ہے
کہ ایک روز کے ختم کرنے پر اور مانند اسکی پر فخر کرتے ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہی **بیت** خواجہ پندارد کہ طاعت میکند ۔ من معصیت جان میکند ۔ اور بعضے بزرگون سے جو زیادہ پڑہنا منقول ہی وہ کرامت ہی اونکی اور نکو اونکی پیروی اسبات مین اچھی نہین پس جسقدر
کہ ساتھ تدبر اور ذوق و حضور دل کے میسر ہو اوسپر اکتفا کرے اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وہان تلاوت
نکری اور اگر ضرور ہو اور اور جگہہ میسر نہو تو آہستہ پڑہی اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہون تو پکار کر پڑہنا افضل ہی حدیث شریف مین آیا ہی
کہ پڑہنے والا اور سننے والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسیطرح مصحف مین دیکہکر پڑہنا یا وپڑہنے سے افضل ہے اس لیے کہ اس مین آنکھین اور اور اعضا بھی
عبادت مین مشغول ہوتی ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہی اور چاہیے کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکھے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان
تلاوت کے کلام دنیوی اور کھانے اور پینے اور سب کاموں سے باز رہی اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوی تو قرآن کو بند کر کر کلام کرے بعد ازان پھر اعوذ باللہ
پڑہکر شروع کرے اور غلط پڑہنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے بے تکلف پڑہی اور وقت تلاوت کی تعظیم کسی کی نکرے مگر عالم باعمل اور استاد اور
والدین کی لیے جائز ہی قیام و تعظیم اور ختم جو کرے لوگون کے مجمع مین کرے اور محب اور اپنے قرابتیون کو اوسوقت حاضر کرے اور دعا مین شامل کرے
کہ وقت قبولیت کا ہی اور بعد ختم قرآن کے پھر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑہکر ختم کرے کہ افضل ہے اور تکیہ لگاکر اور لیٹکر قرآن کو پڑہنا جائز ہی

Marfat.com

لیکن افضل یہی ہی کہ بیٹھ کر بوضو پڑہی اور اسیطرح راہ مین پڑہنا جائز ہی اگر جنگل ہو پکار کر پڑہی والا چپکی پڑہی اور بیچ جگہ نجس اور مکروہ کی مانند حمام اور کمبل اور کوڑی وغیرہ کی پڑہنا مکروہ ہی اور قرآن کی تقطیع بہت چھوٹی اور ٹکڑے ٹکڑے متفرق نکرے تا حرمت اوسکی کم نہو اگرچہ بسبب ضرورت کے ہفتیان اور مانند اونکے کرنی جائز ہین اور قرآن کو اوس لشکر مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین بہی نہ لیجاوی تا مبادا کافرون کی ہاتھہ مین پڑی اور وہ بی حرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سی نماز ہو جاوی سب مسلمانون پر فرض عین ہی اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہے کہ اگر ایک شخص ما بین مشرق اور مغرب کی حفظ کرلے تو سبکی ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہی اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانون پر واجب ہی کذا فی فتاوی السبحۃ اور سیکھنا باقی قرآن کا اور سیکھنا اوسکی احکام اور نفقہ کا اولی ہی نماز نفل سے کذا فی الخانیۃ اور پانون پھیلانے مصحف کی طرف اگر سامنی پانون کی نہو مکروہ نہین اور اسیطرح مصحف اگر کھونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکھا ہو تو اوسپر پانون پھیلانی منع نہین اور مصحف خرجی مین رکھکر اوسپر سوار ہونا یا سر کی نیچی رکھنا سفر مین حفاظت کی لیے مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکھا ہو تو اوس مین جماع کرنے کا مضائقہ نہین کما فی الخانیۃ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہہ پڑہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّ ھٰذَا کِتَابُکَ الْمُنْزَلُ مِنْ عِنْدِکَ عَلٰی رَسُوْلِکَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَکَلَامُکَ

یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ یہہ کتاب تیری ہی اوتاری گئی ہی تیری پاس سی تیری رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین رحمت ہو اللہ کی اونپر اور اولاد پر اور اونکی اصحاب پر اور تابعدارون پر سب پر اور گواہی دیتا ہون کہ یہہ کلام

النَّاطِقُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ جَعَلْتَہٗ ھَادِیًا مِنْکَ لِخَلْقِکَ وَحَبْلًا مُتَّصِلًا فِیْمَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ عِبَادِکَ اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ فِیْہِ عِبَادَۃً وَقِرَاءَتِیْ فِیْہِ

ناطق تیرا ہی اوپر زبان نبی تیری کیا تو نی اوسکو ہدایت کرنیوالا اپنی طرف سی اپنی خلق کی لیی اور واسطہ متصل درمیان اپنی اور درمیان بندون اپنی کی یا اللہ پس کر نظر میری کو اسمین عبادت اور قراءۃ میری کو اسمین

فِکْرًا وَفِکْرِیْ فِیْہِ اِعْتِبَارًا اِنَّکَ اَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ

فکر اور فکر میری کو اسمین عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہی رحم والا ای رب میری پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری وسوسون شیطانون کی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری ای رب میری اس سی کہ حاضر ہون شیطان میری پاس

بعد اس کے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہکر کہے

اَللّٰھُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَہٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِیْ فِیْہِ وَاجْعَلْہُ نُوْرًا لِبَصَرِیْ وَشِفَاءً لِصَدْرِیْ وَذَھَابًا لِھَمِّیْ وَحُزْنِیْ وَبَیِّضْ بِہٖ وَجْھِیْ

یا اللہ ساتھہ حق کی اوتارا تو نی اوسکو اور ساتھہ حق کی اوترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری اسمین اور کر اسکو تو نور بینائی میری کیا اور شفا سینہ میری کیا اور سبب جاتا رہنے فکر و غم میری کیا اور روشنی ساتھہ اسکی منہ میری کو

وَاَرْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ وَفَھْمَ مَعَانِیْہِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور نصیب کر مجکو تلاوت اسکی اور سمجھہ معانی اسکی ساتھہ رحمت اپنی کی ای بہت مہربان مہربانون کے

اور بعد تلاوت ہر روز کی یہہ دعا پڑہے ہاتھہ اوٹھا کر

اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَفِی الْاٰخِرَۃِ شَافِعًا وَفِی الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَفِی الْقِیَامَۃِ صَاحِبًا وَعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَفِی الْجَنَّۃِ رَفِیْقًا وَمِنَ النَّارِ سِتْرًا

یا اللہ کر قرآن کو میری لیی دنیا مین ہمنشین اور آخرت مین شفاعت کرنیوالا اور قبر مین غمخوار اور قیامت مین یار اور صراط پر نور اور جنت مین رفیق اور آگ سی پردہ

اور اور جو دل چاہی دعا کری کذا فی مغنی الطالب اور ابن مردویہ نی روایت کیا ابو ہریرہ سی کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتی قرآن دعا کرتے کھڑی ہو کر اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص پڑہی قرآن اور حمد کرے رب کی اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنی سے پس تحقیق طلب کی خیر ٹہکانی سی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتی قرآن تعریف کرتے اللہ کی بہت سی اس حال مین کہ وہ کھڑی ہوتے پھر کہتی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰهِ وَضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَذَبَ الْمُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ الْمَجُوْسِ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى وَالصَّابِئِيْنَ وَمَنْ دَعَا لِلّٰهِ وَلَدًا اَوْ صَاحِبَةً اَوْ نِدًّا اَوْ شَبِيْهًا اَوْ مِثْلًا اَوْ سَمِيًّا اَوْ عَدْلًا فَاَنْتَ رَبُّنَا اَعْظَمُ مِنْ اَنْ نَتَّخِذَ شَرِيْكًا فِيْمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ بَلِ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَاَحْكَمُ وَاَكْرَمُ وَاَعْظَمُ مِمَّا يُشْرِكُوْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ الْكِرَامُ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ وَافْتَحْ لَنَا بِخَيْرٍ وَبَارِكْ لَنَا فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَانْفَعْنَا بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ درنشور **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عثمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین سی وہ شخص ہے کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی جو کوئی سیکھے قرآن جیسیکہ حق ہے سیکھنے کا اور سکھاوے اوسکو وہ سب سی بہتر ہے اور حق سیکھنے سے مراد یہہ ہی کہ احکام حقائق اور دقائق قرآن کے سیکھے **ع** **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَاُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا باہر تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیٹھے ہوئے اوپر چبوترے سایہ دار کے پس فرمایا کونسا تم مین سی دوست رکھتا ہی یہہ کہ جاوی ہر روز طرف بطحان کے یا عقیق کے پس لاوی دو اونٹنیان بڑی کوہان کی بدون گناہ کے اور بدون توڑنے ناتے کے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتے ہین یہہ فرمایا کیا نہین جاتا ایک تمہارا طرف مسجد کے پس سیکھاوی یا پڑہے دو آیتین کتاب اللہ سی بہتر ہی واسطے اوسکے دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین واسطے اوسکے تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین واسطے اوسکے چار اونٹنیون سے اور گنتی آیتون کی سو اسکے بہتر ہی گنتی اونٹنیون کی سے یعنی زیادہ چار آیتون سی بہتر ہین

زیادہ چار اونٹنیون سے مثلاً پانچ افضل ہین پانچ اونٹنیون سے اسیطرح بعد اسکے اور سمجھ لے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اوپر چبوترے کے سایہ دار کے ایک چبوترہ پٹا ہوا تھا سامنے مسجد کے اوس مین فقرار مہاجرین رہتے تھے نہایت عابد و زاہد اور بطحان ایک نالہ ہے مدینہ مین اور عقیق بھی نام ہی ایک جگہ کا دو کوس مدینہ سے ان دونون جگہون مین بازار لگتا تھا اور اونٹ اوس مین بکتے تھے اور عرب اونٹونکو بہت دوست رکھتے ہین خصوصاً بڑی کوہان کے پس حضرت نے سوال مذکور کرکے رغبت دلائی صحابہ کو باقیات مین اور نفرت دلائی فانیات سے پس ذکر کیا یہہ بطریق تمثیل کے اور اونکے سمجھانے کے لیے ورنہ تمام دنیا کچھ قدر نہین رکھتے مقابلہ مین ایک آیت کے **ع** **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیَاتٍ یَقْرَءُ بِهِنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہی ایک تمھارا جسوقت کہ پھرے طرف گھر اپنی کے یہہ کہ پاوے وہان اپنے گھر مین تین اونٹنیان حمل والی بڑی فربہ عرض کیا ہمنے کہ ہان فرمایا تین آیتین کہ پڑہے اونکو ایک تمھارا بیچ نماز اپنی کے بہتر ہے واسطے اوسکے تین اونٹنیون حمل والیون بڑی موٹیون سے نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہر قرآن کا ساتھہ فرشتون لکھنے والون بزرگ نیکوکار کے اور وہ شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی اوس مین اور قرآن اوسپر مشکل ہوتا ہی واسطے اوسکے دو ثواب ہوتے ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ماہر قرآن وہ ہی کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکے نہین پڑہنے مین اور نہ دشوار ہو پڑہنا اوسپر اور مراد فرشتون سے وہ فرشتے ہین کہ لوح محفوظ سے اللہ تعالی کی کتابین لکھتے ہین یا وہ فرشتے کہ اعمال بندون کے لکھتے ہین پس فرمایا کہ ماہر ساتھہ اونکے ہی یعنی دنیا مین اونکا سا عمل کرتا ہی اور آخرت مین اوسکے لیے منازل ہونگے کہ ہوگا اون مین رفیق اون فرشتون کا اور دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑہنے کا اور دوسرا ثواب مشقت کا اس مین رغبت دلائی ہے پڑہنے پر اور یہہ معنی اسکے نہین ہین کہ جو اٹک کر پڑہتا ہے وہ ثواب زیادہ پاتا ہے ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہی کہ وہ بیچ جماعت ملائکہ مذکورین کے داخل ہوتا ہی حاصل یہہ کہ ماہر تو افضل ہی ہی لیکن اٹک کر پڑہنے والے کو بھی باعتبار مشقت کے ایک طرح کی فضیلت اور ثواب ثابت ہی **ع** **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رشک مگر اوپر دو شخصون کے یعنی کسی چیز مین رشک کرنا خوب نہین مگر دو شخصون کی حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہی ساتھہ اوسکو اوقات رات کی مین اور اوقات دن کے مین یعنی غافل نہین ہوتا مگر بعض وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہی مال مین سے اوقات رات کے مین اور اوقات دن کی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا میرک نے کہ حسد دو قسم پر ہی حقیقی اور مجازی حقیقی یہہ ہی کہ آرزو کرے زوال نعمت کی کسیکے لیے پس وہ حرام ہی بالاجماع ساتھہ آیات و احادیث صحیحہ کے اور مجازی یہہ ہی کہ کسی پاس نعمت دیکھکر آرزو کرے کہ میرے پاس بھی ہو بغیر آرزو کرنے زوال اوسکی کے اوس سے اسکو غبطہ کہتے ہین یعنی رشک پس اگر ہو یہہ امور دنیا مین مباح ہے اور اگر ہو طاعت مین مستحب ہے یعنی مثلاً کسیکو مسجد وغیرہ بناتے دیکھکر آرزو کرے کہ اگر میرے پاس پیسا ہوتو مین بھی بناؤن خوب ہی ثواب

Marfat.com

پاتا ہی اسپر پس مراد حدیث مین غبطہ ہی یعنی غبطہ اچھا نہین مگر دو خصلتون مین انتہی یعنی اُن دو مین اور مانند انکی مین چنانچہ اِس لیے کہا ہے مظہر نے کہ یعنی نہین لائق آرزو کرنے آدمی کو یہہ کہ ہو واسطے اوسکی نعمت جیسیکہ اور پاس ہی مگر یہہ کہ ہو نعمت ایسی کہ قرب الٰہی حاصل ہو بسبب اوسکی مانند تلاوت قرآن اور تصدق کرنیکی اور سوای انکیکے اور بھلائیان انتہی اور دیا اوسکو قرآن یعنی یاد ہی اوسکو قرآن جیساکہ چاہیے اور وہ قیام کرتا ہی ساتھہ اوسکی یعنی تلاوت کرتا ہی اوسکی اور یاد کرتا ہی معانی اوسکی یا تامل کرتا ہی اوسکی احکام مین اور معنی مین یا عمل کرتا ہی اوامر ونواہی اوسکی پر یا نماز مین پڑہتا ہی اوسکو ۔ ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ لَا رِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالْاُتْرُجَّۃِ وَالْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالتَّمْرَۃِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حال مسلمان کا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال ترنج کے ہی کہ بو اوسکی خوب ہوتی ہے اور مزہ اوسکا اچھا ہوتا ہی اور حال اوس مومن کا کہ نہین پڑہتا ہو قرآن مانند حال کہجور کے ہے نہین بو اوس مین اور مزہ اوسکا شیرین ہی اور حال اوس منافق کا کہ نہین پڑہتا قرآن مانند حال اندرائن کے پہل کے نہین اوسمین بو اور مزہ اوسکا تلخ اور حال اوس منافق کا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال پھول خوشبودار کے کہ بو اوسکی اچھی اور مزہ اوسکا تلخ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ وہ مسلمان کہ پڑہتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اوسپر مانند ترنج کی ہے اور وہ مومن کہ نہین پڑہتا قرآن اور عمل کرتا ہی اوسپر مانند کہجور کی ف مومن پڑہنیوالا قرآن کا مانند ترنج کی یون ہوا کہ خوش مزہ ہی بسبب ثابت ہونی ایمان کی اوسکے دل مین اور خوشبو رکھتا ہی کہ لوگ ثواب پاتی ہین بسبب سنی قراۃ اوسکی کے اور سیکھتی ہین قرآن اوس سے ۔ ع **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی بلند کرتا ہی ساتھہ اس کتاب کے یعنی کلام اللہ کی کتنی لوگونکو اور پست کرتا ہی ساتھہ اوسکی کتنی لوگون کو نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی جسنی پڑہا قرآن اور عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ بلند کرتا ہی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچھی طرح زندہ رکھتا ہی اور عقبی مین داخل کرتا ہی اون لوگون مین کہ چنپر انعام کیا ہی اور جسنی قرآن پڑہا اور نہ عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ پست کرتا ہی ۔ ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ قَالَ بَیْنَمَا ھُوَ یَقْرَءُ مِنَ اللَّیْلِ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَفَرَسُہٗ مَرْبُوْطَۃٌ عِنْدَہٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ فَقَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَکَانَ ابْنُہٗ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِنْھَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِیْبَہٗ وَلَمَّا اَخَّرَہٗ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَءْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ اقْرَءْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْ تَطَاَ یَحْیٰی وَکَانَ مِنْھَا قَرِیْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَیْہِ وَرَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلَی السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰی لَا اَرَاھَا قَالَ وَتَدْرِیْ مَا ذَاکَ قَالَ لَا قَالَ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْھَا لَا تَتَوَارٰی مِنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ بَکَرَ فَخَرَجْتُ عَلٰی صِیْغَۃِ الْمُتَکَلِّمِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ اسید بن حضیر نی کہا اوسوقت کہ وہ یعنی مین پڑہتا تھا رات

کو سورہ بقرہ اور گھوڑا اوسکا بندہا ہوا تھا نزدیک اوسکے ناگاہ شوخی کی گھوڑی نے پس ٹھیر گیا پڑہنے سے یعنی تاکہ دیکھے کیا سبب ہے شوخی کا پس گھوڑا بھی ٹھہر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یون ہین شوخی کرتا تھا پھر پڑہنے لگے پھر جولانی کی گھوڑی نے پھر چپ ہو رہی پس ٹھہر گیا گھوڑا پھر پڑہنے لگے پھر شوخی کی گھوڑی نے یعنی پس جانا کہ یہہ شوخی کسی سبب سے ہی پس موقوف کیا پڑہنا اور تھا بیٹا اسید کا یحییٰ قریب گھوڑی کے ڈرا یہہ کہ پہنچا دے اوسکو ایذا یعنی پس گیا اسید بیٹے کی طرف تاکہ سر کاوے گھوڑے کی پاس سے پس جب سر کایا اوسکو اوٹھایا سر اپنا طرف آسمان کی پس ناگہان ایک چیز ہی مانند ابر کے اوس مین ہی مانند چراغون کے پس جب صبح کی اُسید نے بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پس فرمایا حضرت نے پڑہی گیا ہوتا ای ابن حضیر کہا ابن حضیر نے ڈرا مین یا رسول اللہ اس سے کہ کچلے گھوڑا یحییٰ کو اور تھا گھوڑا یحییٰ کے نزدیک پس پھرا مین طرف یحییٰ کے اور اوٹھایا مین نے سر اپنا طرف آسمان کی پس تھی ناگہان ایک چیز مانند ابر کے اوس مین مانند چراغون کے پس نکلا مین یعنی اپنے گھر سے یہانتک کہ نہ دیکھا مین نے اوسکو یعنی چراغونکو فرمایا حضرت نے جانتا ہی تو کیا تھا یہہ کہا کہ نہین فرمایا یہہ تھی فرشتے نزدیک ہوئی تھی واسطے آواز قراۃ تیری کی اگر پڑہتا رہتا تو البتہ صبح کرتے فرشتے دیکھتے لوگ طرف اونکے نہ چھپتے اون سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کی مین اور مسلم مین ہے فخرجت صیغہ متکلم کے یون ہی عرجت فی الجو یعنی چڑہ گئی ہوا مین درمیان آسمان و زمین کے **ف** گھوڑا شوخی کرتا تھا اون فرشتون کے ڈر سے کہ اوتری تھی واسطے سننے قرآن کے اور ٹھہر جاتا تھا بسبب چڑہ جانے فرشتون کے آسمان پر حالت چپ ہونے مین اور لفظ اقرا کے معنی ابن حجر نے یہہ لکھے ہین کہ ہمیشہ پڑہتا رہ اسی سورہ کو کہ سبب ہی ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر درپیش آوے زمانہ آیندہ مین ایسی حالت تو نہ چھوڑنا اسکو بلکہ پڑہتا رہنا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے طلب یاد تی کے ہین زمانی ماضی مین پس گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تو نے اور اسلیے کہا اوسکے جواب مین فاشفقت آخر تک پس صاحب جمہ نے ترجمہ اسیکی موافق کیا ہے اور ایک چیز ہی مانند ابر کے وجہ تشبیہ کی یہہ ہی کہ ملائکہ ازدحام کرتی ہین قرآن کے سننے پر یہانتک کہ ہوتی ہین مانند ایک چیز پردہ ہونیوالی کے درمیان اوسکے اور درمیان آسمان کے اور تھے یہہ چراغ مونہہ اونکے ع + **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَءُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سے کہ کہا تھا ایک شخص پڑہتا سورہ کہف اور ایک طرف اوسکے گھوڑا تھا بندہا ہوا ساتھہ دو رسیون کے ڈہانک لیا اوس گھوڑے کو ایک ابر نے اور ہونے لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا گھوڑے اوسکے نے اوچھلنا کودنا پس جب صبح کی اوس شخص نے آیا حضرت کی پاس ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کی پس فرمایا یہہ تھی سکینہ اوتری تھی بسبب پڑہنے قرآن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سکینہ کہتی ہین طرح جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اوسکے سبب سے دل صاف ہوتا ہی اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہی اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہی اور کبھی بصورت ابر وغیرہ کے ظاہر ہوتی ہے ع + ح

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی سعید بن معلی سے کہ کہا تھا مین نماز پڑہتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا مینے اوسکو پھر آیا

Marfat.com

مین حضرت کے پاس پس کہا مینے یارسول اللہ تحقیق مین نماز پڑہتا تھا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نے جواب دو واسطے اللہ کے اور رسول کے اور اطاعت
کرو حکم اوسکی کی جسوقت پکاری تمکو پھر فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورہ یعنی افضل سورۃ قرآن مین پہلے اسکے کہ نکلے تو مسجد سے پھر پکڑا آنحضرت نے
ہاتھہ میرا پس جبکہ ارادہ کیا ہمنے یہہ کہ نکلین کہا مینے یارسول اللہ تحقیق آپ نے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورۃ قرآن سے فرمایا
وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتین ہین کہ مکرر پڑہی جاتی ہین نماز مین اور قرآن ہے بڑا کہ دیا گیا مین وہ نقل کی یہہ بخاری نے

ف جواب دے والے اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے نماز نہین جاتی تھی جیسے خطاب کرنے پیغمبر خدا کے
سے نماز نہین جاتی اور سورۃ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ اس لیے فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہے اللہ کے نزدیک اور فوائد اور معنی اسکے بہت ہین
باوجود اختصار لفظون کے چنانچہ کہا گیا ہے کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہین نیچے قول ایاک نعبد و ایاک نستعین کے بلکہ کہا ہے بعضے عارفین
نے کہ جو کچھہ اگلی کتابون مین ہے وہ سب قرآن مین ہے اور جو کچھہ قرآن مین ہے وہ سب سورۃ فاتحہ مین ہے اور جو کچھہ فاتحہ مین ہے وہ بسم اللہ
مین ہے اور وہ سات آیتین ہین یہہ اشارا ہے اس آیت پر وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ یعنی دین ہمنے تجکو سات آیتین کہ مکرر پڑہی
جاتی ہین نماز مین یا ثنا کی گئی ہے اونکے ساتھہ فصاحت کے اور اعجاز کے مراد اون سے سورۃ فاتحہ ہے اور دیا ہمنے تجکو قرآن عظیم مراد اس سے بھی
فاتحہ ہے از بسکہ یہہ جزء اعظم قرآن کی ہے مبالغہ فرمایا کہ یہہ قرآن عظیم ہے ۞ ع ۞ ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ اپنے گھرون کو مقبرے تحقیق شیطان بھاگتا ہے اوس گھر سے کہ پڑہی جاتی ہے اوس مین
سورۃ بقرہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہ ٹھہراؤ گھرون کو مقبرے یعنی جیسی مقبرے خالی ہوتے ہین ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سے
اسطرح گھرون کو نہ ٹھہراؤ کہ مردون کے مانند پڑے رہو اور ذکر وغیرہ نکرو بلکہ گھرون مین ذکر اور قرآن اور نماز پڑہا کرو بعد ازان ذکر کے وہ
چیز کہ افضل اور بہت فائدہ مند ہے گھرون اور گھر والون کو کہ وہ تلاوت قرآن ہے فرمایا ان الشیطان آخر تک اور خاص سورہ بقرہ کو اس لیے
ذکر کیا کہ اس مین بہت ہین اسماء اور احکام اللہ تعالیٰ کے ۞ ع ۞ ح **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا
تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ
فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ پڑہو قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے شفاعت کرنیوالا پڑہنے والون کی پڑہو یعنی علی الخصوص دو سورتین چمکتی ہوئین
سورۃ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونون آوینگے دن قیامت کے گویا کہ وہ دونون ٹکڑی ہین ابر کے یا دونون سایہ کرنیوالی
چیزین ہین یا دونون ٹکڑیان ہین پرند جانورون کی صف باندھے ہوئے جھگڑینگے پڑہنے والون اپنے کی طرف سے پڑہو سورۃ بقرہ
پس تحقیق مداومت کرنی اسکے پڑہنے پر اور تامل کرنا معانی اسکی مین اور عمل کرنا اسپر برکت ہے یعنی نفع عظیم ہے اور چھوڑنا اسکا حسرت ہے
یعنی ندامت ہوگی قیامت کو اور نہین طاقت رکھتے اسکی حاصل کرنیکی اہل باطل کسلمندی یعنی بسبب درازگی اسکی کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
پڑہو قرآن یعنی غنیمت جانو پڑہنا اسکا اور مداومت کرو اوسکی تلاوت پر اور چمکتی ہوئین یعنی بسبب نور اور ہدایت اور زیادتی ثواب کے
روشن ہین پس گویا کہ یہہ دونون سورتین بہ نسبت اور سورتون کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بمنزلہ چاند کے ہین بہ نسبت تمام ستارونکے

اور

اور ٹکڑی ہین ابر کہ کہ سایہ کرین گے اپنی پڑہنے والون پر گرمی موقف کی سے اور سایہ کرنیوالی چیزین ہین یعنی ابر ہویا اور کچھہ اور دل انکا کم ہوگا
بہ نسبت اول کی اور قریب ہونگی اپنی پڑہنے والون کے سر سے جیسے بادشاہون کے سر پر سایہ کرتی ہین چتر وغیرہ کا پس سایہ بھی ہوگا اور روشنی بھی اور کہا
طیبی نے کہ لفظ او لفظ غیا بتان وغیرہ پر تنویع کے لیے ہی پس اول یعنی بصورت ابر کی یہہ سورتین اوسکے لیے ہونگی کہ پڑہا انکو اور نہ سمجھا معنی انکا
اور دوسرا یعنی بصورت سایہ کی چیزکے اوسکے لیے ہون گی کہ پڑہا بھی اور معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنی بصورت ٹکڑیون کی اوسکے لیے ہون گی کہ پڑہا اور
سمجھا معنی اور اور کو تعلیم بھی کین ✣ع ✣ **وَعَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتٰى بِالْقُرْاٰنِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلِ عِمْرٰنَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ
بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا سنا
مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایا جاویگا قرآن دن قیامت کی اور پڑہنے والی قرآن کی وہ کہ عمل کرتے تھے ساتھہ اوسکے آگے
ہونگین ساری قرآن کی سورۃ بقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑی ہین ابر کی یا دو ٹکڑے ہین ابر کے سیاہ درمیان مین اونکے ایک چمک ہی یا گویا
کہ وہ دو ٹکڑیان ہین پرندی جانورون کی صف باندہی ہوئی جھگڑینگی پڑہنے والون کی طرف سی یعنی اپنی پڑہنی والون کی شفاعت کرینگی نقل کی یہہ مسلم
نے **ف** لایا جاویگا قرآن یعنی ایک صورت بناکر لایا جاویگا یا ثواب اوسکا لایا جاویگا اور عمل کرتے تھے دلالت کرتی ہی یہہ اسپر کہ جسنے
پڑہا قرآن اور عمل نکیا اوسپر نہ ہوا اہل قرآن سے اور نہوگا وہ شفاعت کرنیوالا اوسکا بلکہ ہوا قرآن حجت اوسپر اور آگے ہون گی یعنی سارے
قرآن کی ثواب کی آگے ہوگا ثواب ان سورتون کا اور بعضون نے کہا کہ صورت بنائی جاویگی بسکی کہ دیکھین گے اوسکو لوگ جیسی کہی صورت بنجر
گی اور اعمال کی تولنے کے لیے میزان مین اور سیاہ یعنی بسبب ذی لذار اور تہ بتہ ہونیکے سیاہ ہون گے اور ایسی ابر کا سایہ خوب ہوتا ہے
اور درمیان مین اونکے ایک چمک ہی یعنی باوجود دل دار ہونیکی نہین مانع ہونگی روشنی کے اور بعضون نے کہا کہ شرق کے معنی ہین درز
یعنی درمیان اون دونون سورتون کے فرق ہوگا واسطے تمیز کے ساتھہ بسملہ کے ✣ع ✣ **وَعَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ
صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ابن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ای ابو المنذر کہ کنیت ہی ابی کی کیا جانتا ہی تو کون سے آیت کتاب اللہ تعالیٰ سے ساتھہ تیرے بہت بڑی ہی کہا مینے کہ اللہ اور رسول اوسکا
واناتر ہی فرمایا ای ابو المنذر جانتا ہی تو کون سے آیت کتاب اللہ سی ساتھہ تیرے بہت بڑی ہی کہا مینے اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی ساری
آیۃ الکرسی کہا ابی نے پس مارا حضرت نے اپنا ہاتھہ میری سینہ پر اور فرمایا چاہیی کہ خوشگوار ہو تجکو علم ای ابا المنذر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اولی
یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ سپرد کیا حضرت کی اول از راہ ادب کی اور جواب دی دوسری بار واسطے پوچھنے حضرت کے پس جمع کیا ادب اور فرمان بردار ی کو
جیسیکہ طریقہ ہی اہل کمال کا اور بعضون نے کہا کہ منکشف ہوا اونکو دوسری بار علم اللہ کی طرف سی یا مدد رسول اوسکی سی بسبب برکت تفویض اور
حسن ادب کو بیچ جواب نہی سوال کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اس لیے کہا کہ اس مین بیان توحید اور تعظیم الٰہی اور ذکر اسماء حسنیٰ اور
صفات باری تعالیٰ کا ہے ✣ع ✣ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ
فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ

Marfat.com

وعلی عیال ولی حاجۃ شدیدۃ قال فخلیت عنہ فاصبحت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرۃ ما فعل اسیرک البارحۃ قلت یا رسول اللہ شکی حاجۃ شدیدۃ وعیالا فرحمتہ فخلیت سبیلہ قال اما انہ قد کذبک وسیعود فرصدتہ فجاء یحثو من الطعام فاخذتہ فقلت لارفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذا اخر ثلث مرات انک تزعم لا تعود ثم تعود قال دعنی اعلمک کلمات ینفعک اللہ بھا اذا اویت الی فراشک فاقرء ایۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم حتی تختم الایۃ فانک لن یزال علیک من اللہ حافظ ولا یقربک شیطان حتی تصبح فخلیت سبیلہ فاصبحت فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فعل اسیرک قلت زعم انہ یعلمنی کلمات ینفعنی اللہ بھا قال اما انہ صدقک وھو کذوب تعلم من تخاطب منذ ثلث لیال قلت لا قال ذاک شیطان رواہ البخاری

اور عیال کی ہے میں نے چھوڑ دیا اوسکو پس صبح کی میں نے پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات گذری ہوئی میں تھا کہا میں یا رسول اللہ شکایت کی اوس نے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا میں نے اوسپر پس چھوڑ دیا میں اوسکو فرمایا حضرت نے خبردار ہو تحقیق اوس نے جھوٹ بولا تجسے یعنی میں نے ظاہر کرنے حاجت کی اور وہ پھر آویگا یعنی پس ڈرتا رہا میں اوس سے پس جانا میں کہ وہ پھر آویگا بسبب فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا میں اوسکا پھر آیا لپین لینے لگا غلہ میں سے پس پکڑا میں نے اوسکو اور کہا میں نے البتہ لیجاؤنگا میں تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اوس نے چھوڑ دی مجکو کہ میں محتاج ہون اور میری ذمہ پر نفقہ کنبے کا ہی پھر نہ آؤنگا میں پس رحم کیا میں نے اوسپر پس چھوڑ دی میں نے راہ اوسکی ف اس بار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنے اوسکی کہ پھر نہ آؤنگا والا ثابت ہو چکا تھا جھوٹا اوسکا بیچ ظاہر کرنے حاجت کی زبانی مخبر صادق کے ع فاصبحت فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرۃ ما فعل اسیرک قلت یا رسول اللہ شکی حاجۃ شدیدۃ وعیالا فرحمتہ فخلیت سبیلہ قال اما انہ قد کذبک وسیعود فرصدتہ فجاء یحثو من الطعام فاخذتہ فقلت لارفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذا اخر ثلث مرات انک تزعم لا تعود ثم تعود قال دعنی اعلمک کلمات ینفعک اللہ بھا اذا اویت الی فراشک فاقرء ایۃ الکرسی من اولھا حتی تختم الایۃ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم فانک لن یزال علیک من اللہ حافظ ولا یقربک شیطان حتی تصبح فخلیت سبیلہ فاصبحت فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فعل اسیرک قلت زعم انہ یعلمنی کلمات ینفعنی اللہ بھا قال اما انہ صدقک وھو کذوب تعلم من تخاطب منذ ثلث لیال قلت لا قال ذاک شیطان رواہ البخاری پس صبح کی میں نے پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ شکایت کی اوس نے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا میں نے اوسپر چھوڑ دی میں نے راہ اوسکی یعنی بسبب عہد اوسکی کے کہ پھر نہ آؤنگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اوس نے جھوٹ بولا تجسے یعنی اس میں کہ پھر نہ آؤنگا اور پھر آویگا وہ پس منتظر رہا میں اوسکا پھر آیا لپین لینے غلہ سے پھر پکڑا میں نے اوسکو اور کہا میں نے البتہ لیجاؤنگا میں تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہہ اخیر ہے تین مرتبہ کی تحقیق تو کہتا ہی کہ میں تمہیں آنیکا اور پھر آتا ہی تو کہا اوس نے چھوڑ دو مجکو سکھلاؤنگا میں تمکو کلمے نفع دیگا تمکو اللہ بسبب اونکے جسوقت کہ جگہہ پکڑو طرف بچھونے اپنی کے یعنی سونے کے لیے پس پڑھو آیۃ الکرسی

Marfat.com

اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہانتک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنی وہو العلی العظیم تک پڑہو پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجپر اللہ کی طرف سی نگہبان یعنی فرشتہ اور نہین نزدیک ہونیکا تمہارے کوئی شیطان یعنی جن و انس سی واسطے ایذا دینی دینی و دنیوی کی صبح تک پس چھوڑدی مینے راہ اوسکی پس صبح کی مینے پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مینے کہ کہا قیدی نے یہہ کہ سکھلادی مجکو کتنے کلمے کہ نفع دی مجکو اللہ بسبب اونکے فرمایا حضرت نے کہ خبردار ہو تحقیق اوس نے سچ کہا تجسی یعنی اس سکھائی مین اور وہ ہے جھوٹا یعنی اور باتون مین جانتا ہے تو کس سے خطاب کرتا تھا تو تین رات سے کہا مینے نہین فرمایا یہہ شیطان تھا یعنی صدقات کی ناقص کرنیکے لیے آیا تھا نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹہی ہوئی تھے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنی جبرئیل نے آواز دروازہ کھلنے کی سی اوپر کی طرف سے پس اوٹھایا سر اپنا پس کہا جبرئیل نے یہہ دروازہ ہی آسمان کا کہولا گیا آج کو دن نہین کہولا گیا کبہی مگر آج پس اوترا اوس دروازے سی ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نے یہہ فرشتہ اوترا طرف زمین کے نہین اوترا کبہی مگر آج پس سلام کیا یعنی فرشتے نے حضرت کو پھر کہا خوشوقت ہو تم ساتھہ دو نورونکے کہ دیے گئے ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی نبی پہلے تم سی سورہ الحمد اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا نہین پڑہی گا تو کوئی حرف اون مین سے مگر کہ دیا جاویگا تو ثواب اوسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پس اوترا یہہ کلام راویکا ہے کہ سنا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ساتھہ دو نورون کے انکا نام نور اس لیے ہوا کہ یہہ روشنی ہون گے کہ چلین گے آگے پڑہنے والی اپنی کے قیامت کو اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد خاتمے سے للہ ما فی السموات و ما فی الارض آخر سورۃ تک ہی چنانچہ کعب رض سی بھی یہی منقول ہی اور کوئی حرف حرف سی مراد کلمہ ہے اور کلمی اس مین دو طرح کے ہین ایک تو وہ ہین کہ جن مین دعا ہے مانند اہدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا اور سوای اونکی کے اور دوسرے کلمے فقط حمد و ثنا کے ہین پس جو کلمہ دعا کا ہی پڑہیگا دیا جاویگا وہ چیز کہ اوس کلمے مین ہے اور جو کلمہ کہ حمد و ثنا کا پڑہی گا دیا جاویگا ثواب اوسکا جیسا کہ قرآن کے حرفون پر ملتا ہے ۱۲ **وَعَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَ بِهِمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آیتین آخر سورۃ بقرہ کی یعنی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک جو شخص پڑہے اونکو رات مین کفایت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کفایت کرتی ہین یعنی دفع کرتے ہین اوس سے شرارت جن و انس کے گویا کفایت کرتی ہین قیام لیل سے ۱۲ **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ یاد کری دس آیتین اول سورۂ کہف کی بچایا جاویگا شر دجال کی سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دجال سی یا وہ دجال مراد ہی کہ اخیر زمانی مین پیدا ہوگا یا دجال سے مراد ہر جھوٹا فریبیہ ہی اور ترمذی کی روایت آگے آتی ہے اوس مین یون ہی کہ جسنے پڑہین تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کی سی کہا بعضون نے وجہ جمع کی اونمین یہہ ہی کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اوسکے سے اگر لی گا اوس سی اور جو کوئی

پڑھیگا تین آیتین تو بچایا جاویگا فتنہ اوسکے سے اگر نہ ملیگا اوس سے حاصل یہہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت فتنہ عدم ملاقات کی پھر دس آیتون کے یاد کرنے سے فتنہ ملاقات سے بچیگا اور تین آیتون کے پڑھنے سے اوس فتنہ سے بچیگا کہ بغیر اوسکے ملنے کے لوگ اوس مین گرفتار ہون گے واللہ اعلم ۱۲ ع - **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَءَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہی ایک تمہارا یہہ کہ پڑھی ایک رات مین تہائی قرآن عرض کیا صحابہ نے اور کسطرح پڑھی تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کے نقل کی یہہ مسلم نے اور نقل کی بخاری نے ابی سعید سے **ف** قل ہو اللہ برابر تہائی قرآن کے اس لیے ہی کہ قرآن مین مذکور ہین قصے اور احکام اور توحید اس مین توحید خوب مذکور ہی اور بعضون نے کہا کہ ثواب اسکا مضاعف ہوتا ہی بقدر اصل ثواب تہائی قرآن کے پس بموجب تقریر اوّل کے نہین لازم آتا کہ تین بار پڑھنے سے ثواب ایک قرآن کا ہو اور بموجب تقریر دوسری کے تین بار پڑھنے سے اصل ثواب ایک قرآن کا حاصل ہوجاتا ہی ۱۲ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَءُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو امیر کرکر ایک لشکر پر اور تھا وہ امامت کرتا اپنے رفیقون کی نماز مین اور ختم کرتا یعنی قراءۃ اپنی ساتھہ قل ہو اللہ احد کے پس جبکہ پھرے یعنی لشکر کے لوگ ذکر کیا روبرو حضرت کے پس فرمایا پوچھو اوس سے کسواسطے کرتا ہے یہ پس پوچھا اوس سے کہا اوس نے کہ تحقیق مین یہہ اس لیے کرتا ہون مین یہہ اس لیے کہ تحقیق اس مین ہی صفت رحمان کی اور مین دوست رکھتا ہون یہہ کہ پڑھون اوسکو یعنی ہمیشہ واسطے ہونے صفت رحمان کی اس مین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو اوسکو کہ اللہ دوست رکھتا ہی اوسکو یعنی بسبب دوست رکھنے اسکی کے اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ختم کرنا ساتھہ قل ہو اللہ کی یعنی پڑھنا آخر رکعت ہر نماز کی مین بعد سورۃ فاتحہ کی قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نے کہ پڑھنا بعد فاتحہ کی یا بعد فاتحہ اور سورۃ کی ہر رکعت مین قل ہو اللہ اور معنی اوّل جو ہمنے لکھے ہین وہ خوب ہین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہی بالاتفاق ۱۲ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون اس سورۃ کو مراد اوس سے سورۃ قل ہو اللہ احد فرمایا حضرت نے تحقیق دوستی تیری اوس سورۃ سے داخل کریگی تجکو بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور روایت کیے بخاری نے معنی اسکے **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب آیتین ہین اوتاری گئین آج کی رات نہین دیکھی گئین مانند اونکے کبھی یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنیکے کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اٰوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا

عَلٰی رَاْسِہٖ وَوَجْھِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جگہہ پکڑتی طرف بچھونے اپنی کی ہر شب ملاتے دونون ہاتھہ اپنے پھر دم کرتے دونون ہاتھون مین پس پڑہتے اون مین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونون ہاتھونکو بدن اپنے پر جہانتک ہوسکتا شروع کرتے پھیرنا ہاتھون کا اپنے سر پر اور اپنے منہہ پر اور اگلی جانب بدن اپنے کی پر یعنی بعد اسکے ہاتھہ اور جگہہ پھیرتے ڈرتی یہہ یعنی پڑہنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھہ کا تین بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلے ہاتھون پر کرتے تھے اور پڑہتے تھے بعد اوسکے پس بعضون نے تو کہا ہی کہ یہہ اس لیے کرتے تھے کہ تا مخالفت ہووے ساحرون کی کہ وہ پہلے پڑہتے ہین اور دم پیچھے کرتے ہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ ارادہ دم کرنیکا کرتے پھر پڑہتے اور پھر دم کرتے ع **وَسَنَذْکُرُ** حَدِیْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن مسعود کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج مین انشاء اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَلْقُرْاٰنُ یُحَاجُّ الْعِبَادَ لَہٗ ظَھْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ تُنَادِیْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تین چیزین ہونگی نیچے عرش کے دن قیامت کی ایک تو قرآن جھگڑیگا بندون سی اور واسطے قرآن کے ظاہر بھی ہی اور باطن بھی اور دوسری نیچے عرش کی امانت اور تیسری ناتا پکاریگا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہوجسنے ملایا مجکو یعنی رعایت کی میری حق کی ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتھہ رحمت اپنی کے اور جسنے توڑا مجکو یعنی رعایت میری حق کی نکی توڑیگا اوسکو اللہ یعنی متوجہ نہین ہونیکا اوس پر نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** نیچے عرش کے یہہ کنایہ ہی اس سے کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت مین کہ ضائع نہین کرنیکا حق سبحانہ اونکے حق کو اور ثواب اون لوگون کی کہ محافظت کرینگے انکی جیساکہ حال بادشاہون کی مقبرون کا ہوتا ہی اور جھگڑیگا بندون سے یعنی جنہون نے اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا اسپر اون سی جھگڑیگا اور جنہون نے تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر اونکی طرف سی جھگڑیگا یعنی جناب الٰہی مین شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہی یعنی معنی ظاہر ہین کہ اکثر لوگ سمجھتے ہین احتیاج تامل کی نہین اور باطن ہی یعنی بعضے معنی قرآن کے محتاج ہین تامل اور فکر و تفسیر کی کہ نہین سمجھتے اوسکو مگر خواص مقربین علماء عاملین سے یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجھ اپنی کے ساتھہ قرآن کے مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکریگا اوسپر اور امانت سی مراد ہی حق اللہ تعالی کی اور بندون کی کہ لازم ہی ادا اونکا ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَۃٍ تَقْرَؤُھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جاویگا واسطے صاحب قرآن کے پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر اور ٹہر ٹہر کر پڑہ جیساکہ تو ٹہر ٹہر کر پڑہتا تہا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی کہ پڑہیگا تو اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا ہی قرآن کی اور عمل کرتا ہی اوسپر نہ وہ کہ پڑہی قرآن اور قرآن لعنت کرے اوسپر یعنی جو عمل نہین کرتا اوسکا یہہ حال ہوتا ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی عمل کرے قرآن پر پس گویا کہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑہا اوسکو اور جسنے نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ نہ پڑہا اوسکو اگرچہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ آور پڑہ اور چڑہ یعنی چڑہتا جا درجات جنت پر

Marfat.com

بقدر آیتون کی کہ پڑہی تو اور آیا ہی ایک روایت مین کہ درجات جنت کی بقدر آیات قرآن کی ہین پس اگر تمام قرآن پڑہے گا
اوپر کے درجہ جنت کے پر کہ لائق حال اوسکی کے ہوگا چڑہیگا اور اس مین اشارہ ہی اسپر کہ جو حافظ ترتیل سے پڑہتے ہین اونکا بڑا رتبہ
ہوگا جنت مین اور آیتین قرآن کی بحسب گنتی کوفیون کی کہ اس دیار مین قراءۃ اور گنتی اونکی مروج ہی چھہ ہزار اور دوسو تینتیس ۶۲۳۳ ہین
اور سوای اسکے اور بھی قول بہت سے آئے ہین اس مین جو چاہی قراءۃ کی کتابون مین سے دیکھہ لے ح ع بحر العلوم **وعن** ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی لیس فی جوفہ شیء من القرآن کالبیت الخرب رواہ الترمذی
والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین اوسکے دل مین کچھہ قرآن سے مانند گھر ویران کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث
صحیح ہی **ف** اسلیے کہ جو کوئی کچھہ بھی قرآن نہ جانتا ہو اور نہ ایمان رکھتا ہو اوسپر یا جانتا ہو اور ایمان نہ رکھتا ہو اوسپر وہ مانند گھر ویران
کی ہی اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بھی رکھتا ہو اوسپر اوسکا باطن آباد ہی نور ایمان سے تھوڑا جانتا ہوگا تھوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد
ہوگا ع + **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرب تبارک وتعالی من شغلہ القرآن
عن ذکری ومسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ
رواہ الترمذی والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی
ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی پروردگار بابرکت اور بلند جسکو باز رکھی قرآن یاد میری سے اور مانگنے
میری سے دیتا ہون مین اوسکو بہتر اوس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو اور بزرگی کلام الٰہی کی اوپر تمام کلامون کے مانند
بزرگی اللہ کے تمام مخلوقات اوسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونیوالی کے اس مین اوپر غیر اوسکی کے نقل کی یہہ ترمذی اور
دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** جسکو باز رکھی قرآن یعنی جو کوئی مشغول ہی
یاد کرنے قرآن کی مین اور جاننے اور سمجھنے معانی اسکی مین اور عمل کرنے مین اوس چیز پر کہ اوس مین ہی اور باز رہی اور ذکر و دعا میری سے
کہ سوای کلام اللہ کی ہین تو دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنے والون سے اور ظاہر یہہ تھا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنے والون اور ذکر
کرنیوالون سے لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتھہ ذکر کرنے مانگنے والون کی اس لیے کہ ذکر بھی حقیقت مین دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثنا کریم سے
مقصود یہہ ہوتا ہی کہ کچھہ ہمکو دے اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکھتا ہی کہ تتمہ ہی قول اللہ تعالی کا اور احتمال یہہ بھی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہی ظاہر تر یہی ہے ع + ح **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ
حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف رواہ الترمذی والدارمی
وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ پڑہی ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مین سے پس واسطے اوسکے عوض ہر حرف کی نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کے یعنی ہر حرف
پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین نہین کہتا مین کہ سارا الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الم کے
کہنے مین تیس نیکیان لکھی جاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کے
وعن الحارث الاعور قال مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی الاحادیث فدخلت علی علی فاخبرتہ

Marfat.com

قَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ نَبَأُ مَا قَبْلَکُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَکُمْ وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ ھُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْھَزْلِ مَنْ تَرَکَہٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَہُ اللّٰہُ وَمَنِ ابْتَغَی الْھُدٰی فِیْ غَیْرِہٖ اَضَلَّہُ اللّٰہُ وَھُوَ حَبْلُ اللّٰہِ الْمَتِیْنُ وَھُوَ الذِّکْرُ الْحَکِیْمُ وَھُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ ھُوَ الَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِہِ الْاَھْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِہِ الْاَلْسِنَۃُ وَلَا یَشْبَعُ مِنْہُ الْعُلَمَاءُ وَلَا یَخْلَقُ عَنْ کَثْرَۃِ الرَّدِّ وَلَا یَنْقَضِیْ عَجَائِبُہٗ ھُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَہِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْہُ حَتّٰی قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ مَنْ قَالَ بِہٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِہٖ اُجِرَ وَمَنْ حَکَمَ بِہٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَیْہِ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُہٗ مَجْھُوْلٌ وَفِی الْحَارِثِ مَقَالٌ اور روایت ہی حارث اعور یعنی کانے سے کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی مسجد کوفہ مین لوگون پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہان لوگ مشغول تھے بیچ باتون بیفائدہ کے یعنی قصون وغیرہ مین اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا مین حضرت علیؓ کے پاس پس خبر دی مینے اونکو پس فرمایا حضرت علیؓ نے کیا تحقیق کی اونہون نے یہہ بات یعنی چھوڑ دیا اونہون نے قرآن اور مشغول ہوے بیفائدہ باتون مین کہا مینے کہ ہان فرمایا حضرت علیؓ نے خبردار ہو تحقیق سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگون مین اور بُری مذاہب نکالینگے کہا مین نے کسطرح خلاصی ہوگی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوس سے عمل کرنا ہی کتاب اللہ پر اوس مین خبر ہی پہلون تمہاری کی یعنی اگلی امتون کی خبرین اور خبر ہی اوس چیز کی کہ پیچھے تمہاری ہی یعنی علامتین قیامت کی اور احوال قیامت کی اور اوس مین حکم ہی اوسچیز کا کہ واقع ہی درمیان تمہاری یعنی کفر اور ایمان اور طاعت وگناہ اور حلال وحرام اور تمام شرائع اسلام کی اور معاملات آپس کی وہ فرق کرنیوالا ہی درمیان حق وباطل کی نہین بیہودہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور جس نے ڈہونڈہی ہدایت اوسکی غیر مین یعنی کتابون مین اور علمون مین کہ نہین نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہین ساتھہ اوسکے گمراہ کریگا اوسکو اللہ اور وہ رسّی اللہ کی ہی استوار یعنی وسیلہ قوی ہی معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ہی مذکور باحکمت اور وہ راہ ہی سیدہی اور وہ ایسا ہی کہ نہین کج ہوتین بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین حق سے طرف باطل کے اور نہین ملتین ساتھہ اوسکے زبانین اور نہین سیر ہوتی اوس سے علماء اور نہین پرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کی اور نہین تمام ہوتے عجائب اوسکے اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نے اوسوقت کہ سنا اوسکو یہانتک کہ کہا تحقیق ہمنے سنا قرآن عجب راہ بتاتا ہے طرف ہدایت کی پس ایمان لائے ہم ساتھہ اوسکے جس نے کہا موافق اوسکے اوس نے سچ کہا اور جس نے عمل کیا ساتھہ اوسکے ثواب دیا جاویگا اور جس نے حکم کیا ساتھہ اوسکے یعنی درمیان لوگون کے انصاف کیا اور جسنے بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکے یعنی طرف ایمان لائے اور عمل کرنیکے اوسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدہی راہ کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث سند اسکی مجہول ہے اور حارث مین گفتگو کی ہی یعنی وہ جھوٹا ہی ف جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور نہ عمل کیا اوسپر اور ہلاک کریگا اوسکو یا توڑیگا گردن اوسکی اصل مین قصم کے معنی ہین توڑنے اور جدا کرنیکے پس معنی یہہ ہین کہ قطع کریگا اوسکو اللہ اور دور کریگا رحمت اپنی کیسی بخلاف اوسکے کہ عمل کرے قرآن پر اوسکو پہنچاویگا اللہ تعالیٰ اعلیٰ مراتب کو اور کہا طیبی نے کہ جس نے ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر ایسی آیت وکلمے کہ واجب ہی عمل کرنا اونپر یا ترک کی قراءۃ اوسکی اور راہ تکبر کی کافر ہو جاتا ہی اور جس نے چھوڑا

پڑہنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل و ضعف کے باوجود اعتقاد تعظیم اوسکی کی پس نہین گناہ اوسپر ولیکن وہ محروم ہی ثواب سی اور نہین کج
ہوتین بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کریگا اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سی اور اگر کوئی کہی کہ اہل بدعت یعنی روافض
وخوارج وغیرہما بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ ہی وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہہ کہ سبب انکی گمراہی کا یہہ ہی کہ وہ کامل دلیل
نہین پکڑتی ہین اس لیے کہ چھوڑ دین اونہون نے حدیثین حضرت کی کہ جنسے مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہی اور نہ تقلید کی اونہون نے اون کی
کہ جو کامل تھے کلام اللہ کی سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم رض پس نہ پہچانا اونہون نے قرآن کو حق پہچاننے کا اس لیے کہا ہی جنید رح نے کہ جو کوئی نہ یاد
کریگا قرآن اور نہ سیکھی حدیث نہ پیروی کیجاویگی اوسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہمارے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنی جہل پر پس وہ
مسخرہ ہی شیطان کا اس لیے کہ علم ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و سنت کے واللہ اعلم + اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ نہین قادر ہوتے اہل ہوا
یعنی ببتدع اوپر تبدیل و تغیر و کج کرنے اسکی کے اس صورت مین ب تعدیہ کی لیی ہے اور نہین ملتبین ساتھ اوسکی زبانین یعنی اور عبارت
اسکی مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی کی یا مراد یہہ ہی کہ قرآن دشوار نہین ہے مومنون کی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب
خوش ہونے دلون کے اوپر تلاوت اوسکی کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ + اور نہین سیر ہوتے اوس سی علماء
یعنی نہین احاطہ کرسکتے کنہ اوسکو علماء اسقدر کہ ٹھہر رہین طلب اوسکی سی مانند ٹھہر رہنے اوس شخص کے سیر ہوتا ہی کہانے سے بلکہ جب مطلع ہوتے
ہین ایک چیز پر حقائق اوسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرارت اوسکی
کے اور سنے اذکار و اخبار اوسکی کی بار بار پڑہنے سے بلکہ جب پڑہتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ پاتا ہی حلاوت بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ
سمجھے معنی اوسکو ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ
وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوٗدَ اور روایت ہی معاذ جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہی قرآن اور عمل کرے ساتھ
اوس چیز کے کہ اوس مین ہی پہنائے جاوینگے ماں باپ اوسکے تاج دن قیامت کے کہ روشنی اوسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کی سی پس کہرون
دنیا کے اگر ہو آفتاب اندر گہرون تمہاری کے پس کیا گمان ہی تمہارا ساتھ اوس شخص کے کہ عمل کیا ساتھ قرآن کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے
ف پڑہی قرآن یعنی خوب طرح پڑہی اوسکو اور کہا ابن حجر نے یاد کری اوسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر تمہارے گہرون مین اس مین
مبالغہ ہی بیچ روشنی کے کہ آفتاب باوجود اس روشنی کے اگر اندر گہرون کے ہو تو روشنی اوسکی زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ ہی باہر اور اونچا اور اخیر
جملہ کا مطلب ہی کہ جب اوسکی ماں باپ کی یہہ قدر ہووے گی اوسکے سبب سی تو اوسکا کیا کچھ درجہ ہوگا ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت
ہے عقبہ بن عامر سی کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے اگر گردانا جاوے قرآن چمڑے مین پھر ڈالا جاوے آگ مین یعنی
بالفرض والتقدیر تو نہ جلے نقل کی یہہ دارمی نے **ف** بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معجزہ قرآن کا حضرت کی زمانی مین تھا جیسے معجزے اور انبیا کی
اونکے زمانی مین ہوتی تھی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل کرے اوسپر تو دوزخ کی آگ مین نہین جانیکا پس مراد
چمڑے سی پوست و بدن آدمی کا ہی + **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَ
فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

Marfat.com

رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وحفص بن سلیمان الراوی لیس ھو بالقوی یضعف فی الحدیث اور روایت ہی حضرت علی رضی سے کہ کہا جس شخص نے کہ پڑھا قرآن پھر یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکو اور حرام جانا حرام اوسکو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین یعنی اوّل وہلہ مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ حق دس شخصون کے گھر والون اوسکی سے کہ سب ایسی ہی ہون گی کہ واجب ہوگی واسطے اونکے آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخ کی ہونگی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہی اور حفص بن سلیمان راوی نہین قوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بن کعب کیف تقرأ فی الصلوٰۃ فقرأ ام القرآن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما انزلت فی التوراۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی القرآن مثلھا وانھا سبع من المثانی والقرآن العظیم الذی اعطیتہ رواہ الترمذی ورواہ الدارمی من قولہ ما انزلت ولم یذکر ابی بن کعب قال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو کسطرح سی پڑہتی ہو تم یعنی کیا پڑہتی ہو نماز مین پس پڑہی سورۂ فاتحہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی نہین اوتاری گئی توریت مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین کوئی سورہ مانند اسکی اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیتین ہین مکرر پڑہی جاتی ہین اور قرآن عظیم ہی کہ دیا گیا ہون مین وہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی دارمی نے قول ما انزلت سی اور نہین ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** تحقیق مثانی اور قرآن عظیم کی معنون کی پہلی فصل مین ہو چکی ہی + **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا القرآن فاقرأوہ فان مثل القرآن لمن تعلم فقرأ وقام بہ کمثل جراب محشو مسکا تفوح ریحہ کل مکان ومثل من تعلمہ فرقد فی جوفہ کمثل جراب اوکی علی مسک رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن پھر پڑہو اوسکو پس تحقیق حال قرآن کا واسطے اوس شخص کے کہ سیکھتا ہی پھر پڑہتا ہی اور ہمیشہ پڑہتا ہی یا عمل کرتا ہی اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہی ساتھہ اوسکی مانند حال تھیلی بھری ہوئی کی مشک سی ہے کہ پہنچتی ہی بو اوسکی تمام مکان مین اور حال اوس شخص کا کہ سیکھا اوسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قرأۃ اور قیام سی یا عمل کیا اور کلام اللہ اوسکی دل مین ہے مانند حال تھیلی کی ہے کہ باندہی گئی مشک پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سیکھو قرآن یعنی لفظ و معانی اوسکی کہا ابو محمد جوینی نے کہ سیکھنا اور سکھانا قرآن کا فرض کفایہ ہی انتہی اور فرض عین ہے سیکھنا بعض قرآن کا یعنی جسقدر پڑہنا فرض ہے نماز مین اور کہا نووی نے کہ مشغول ہونا یاد کرنی قرآن مین کہ زیادہ ہی فاتحہ سی افضل ہے نماز نفل سی اس لیے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور فتوی دیا ہی بعض متاخرین نے اسپر کہ مشغول ہونا ساتھہ حفظ قرآن کی افضل ہے مشغول ہونی سی اور علمون مین کہ جو فرض کفایہ ہین نہ فرض عین یعنی فرض ہین علم سے افضل نہین ہی یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے الخ یعنی سینہ قاری کا مانند تھیلی کے ہی اور قرآن اوس مین مانند مشک کی پس جب وہ پڑہتا ہے پہونچتی ہی برکت اوسکی گھر اوسکی مین اور سننے والون کو اور اغیر جملہ کا یہہ مطلب ہی کہ جسنے سیکھا قرآن اور نہ پڑہا نہ پونہچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ اورونکو پس ہوا مانند مشک کی تھیلی کے کہ سر اوسکا بندہا ہوا ہے نہین پونہچتی خوشبو کسیکو + **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ ثلثہ المؤمن الی ایہ الصبر

Marfat.com

وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَءَ بِهِمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ
وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہی
حم کہ اوسکو سورۂ مومن کتہ ہین الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکے یعنی سب آفات و بلیات ظاہر و باطن
کی سے شام تک اور جو پڑہی انکو وقت شام کی محفوظ رہتا ہی بسبب برکت اونکی کے صبح تک نقل کی یہہ ترمذی نی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی
کہ یہہ حدیث غریب ہی ف الیہ المصیر تک آیۃ مذکور یون ہی حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ
ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا
قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ
لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکہی کتاب یعنی حکم کیا فرشتون کو ساتہہ لکہنی قرآن کی لوح محفوظ مین پہلی
پیدا کرنے آسمان و زمین کو دو ہزار برس اوتارین اوس کتاب مین سی دو آیتین کہ ختم کیا ساتہہ اونکی سورۂ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سی آخر
تک اور جس مکان مین پڑہی جاوین یہہ آیتین تین رات تک نہین نزدیک آتا اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی
نے کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ
اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی درداء سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہی تین آیتین اوّل سورۂ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کی سے نقل کی یہہ ترمذی نے
اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف پہلی فصل مین ایک حدیث ابو درداء سے گذری کہ جو کوئی یاد کریگا دس آیتین اوّل سورۂ کہف کی
بچایا جاویگا دجال سے پس ایک وجہ جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہی اور دوسری وجہ جمع کی یہہ بھی ہو سکتی ہی کہ اوّل دس آیتون کی یاد کرنیکی یہہ
خاصیت مترتب ہوتی ہو بعد ازان از راہ وسعت فضل کی تین آیتون کی پڑہنی کے یہہ خاصیت ٹہہری واللہ اعلم ح وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاْءَتِهَا
قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کی دل ہی اور دل قرآن کا یٰس ہے اور جو شخص کہ پڑہتا ہی یٰس لکہتا ہی اللہ واسطے
اوسکی بسبب پڑہنی اوسکی کے ثواب پڑہنی قرآن کا دس بار نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے
ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا یٰس ہے اس لیے کا حوال قیامت کی اور اور مقاصد عمدہ قرآن کی اس مین مذکور ہین ع وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَاَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِاَلْفَيْ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِاُمَّةٍ يَّنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق اللہ تعالیٰ نی پڑہی سورۂ طٰہٰ اور یٰس پہلی پیدا کرنے آسمان و زمین کی ہزار برس پس جبکہ سنا فرشتون نے قرآن یعنی پڑہنا انکا کہا
خوشحالی ہی واسطے اوس امت کی کہ اوتارا جاویگا یہہ قرآن یعنی یہہ دونون سورتین اوسپر اور خوشحالی ہی واسطے اون دلون کی کہ اوٹھاوینگے یہہ

Marfat.com

یعنی یاد کرینگو اور محافظت کرینگو اسکی اور خوشحالی ہو واسطے اون زبانون کے کہ پڑہین گے یہہ قرآن نقل کی یہہ داری ف پڑہین یعنی ظاہر کرین یہہ سورتین اور بیان کیا ثواب تلاوت اونکی کا یا سمجھایا اونکو اپنے فرشتون کے تئین اور الہام کیے اونکو معنی اونکے اور کہا ابن حجر نے حکم کیا بعضے فرشتون کو ساتھ پڑہنے اونکی کے باقی فرشتون پر تا وہ جانین بزرگی انکی اور جبکہ سنا فرشتون نے قرآن مراد قرآن سے قراۃ ہے یعنی سنا پڑہنا ان سو تو نکایا قرآن سے بھی طلہ اور پس مراد ہین کہ قرآن نام جزو کل دونون کا ہے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے حم الدخان رات مین صبح کرتا ہے اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور عمر بن ابی خثعم کہ راوی اس حدیث کا ہے ضعیف کیا جاتا ہے اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے کہ وہ منکر ہے حدیث کا

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے حم الدخان رات جمعہ کی مین بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہے حدیث مین **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی پڑہتے مسبحات پہلے سونے سے فرماتے تحقیق ان مین ہے ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی دارمی نے خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف مسبحات وہ سورتین ہین کہ جنکی سری پر لفظ سبحان یا سبح یا یسبح کا ہے وہ سات سورتین ہین سبحان الذی اسری بعبدہ اور سورۂ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلی اور ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے بعضون نے کہا کہ وہ آیت لوانزلنا ہذا القران ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ آیت ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شیٔ علیم ہے + اور طیبی نے کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہے مانند لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی یہہ قول صحیح تر ہے ع + مولانا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک سورۃ قران مین تیس آیت کی ہے کہ شفاعت کی اون نے واسطے ایک شخص کے یہانتک کہ بخشش کی گئی واسطے اوسکے اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف لفظ شفعت کے معنون مین دو احتمال ہین یا یہ کہ خبر دی یہہ زمانہ ماضی کی کہ ایک شخص پڑہتا تھا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تھا اوسکی پس جب مرا تو شفاعت کی اس نے اوسکی یہانتک کہ دور ہوا اوس سے عذاب آور یا یہہ کہ شفعت بمعنی مستقبل کے ہے یعنی شفاعت کریگی یہہ سورۃ قبر مین اور قیامت مین اس شخص کو کہ پڑہیگا اوسکو ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَءُ سُوْرَةَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ

Marfat.com

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کھڑا کیا ایک نے صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین سی خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ نہ گمان کرتی تھی کہ یہ قبر ہی پس ناگہان اوس مین ایک آدمی پڑھتا ہی سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک یہانتک کہ تمام کیا اوسکو پھر آیا کھڑا کرنیوالا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سورۂ ملک منع کرنیوالی ہے وہ نجات دینے والی ہی بچانے والی ہی پڑھنے والیکو اللہ کے عذاب سی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** سنا خیمہ کھڑا کرنیوالی نے اوسی مردہ کو سورۂ ملک پڑھتے ہوئی نیند مین یا جاگنے مین اور ظاہر تر یہہ ہی اور منع کرنیوالی ہی یعنی بچاتی ہی عذاب قبر سی یا گناہون سی جو کہ سبب ہین عذاب قبر کی یا بچاتی ہی اپنے قاری کو اس سے کہ پہونچے اوسکو رنج محشر مین ۱۲ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمٓ تَنْزِيلُ وَتَبٰرَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيحِ غَرِيبٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ سوتے یہانتک کہ پڑھتے الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث صحیح ہے اور اسیطرح سی کہا محی السنۃ نے شرح السنۃ مین یہہ حدیث صحیح ہی اور مصابیح مین کہا کہ یہہ غریب ہی **ف** غریب ہونا منافی صحیح ہونیکی نہین اس لیے کہ غریب کبھی ہوتی ہی صحیح ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُونَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس رض سی اور انس بن مالک رض سی کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کی اور قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کی اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہی چوتہائی قرآن کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** قرآن بیان مبدا و معاد کا ہی اور اذا زلزلت مین بیان معاد کا خوب ہی اس لیے برابر آدہی قرآن کی ہوئی اور وجہ ہونے قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کی پہلے معلوم ہو چکی اور قل یا برابر چوتہائی قرآن کی اس لیے ہی کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہی اور اس سورۃ مین بیان توحید کا خوب ہی واللہ اعلم ۱۲ **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ فَقَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِينَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلِلدَّارِمِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت معقل بن یسار سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کی تین بار پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ سننے والا جاننے والا ہی شیطان راندی ہوئی سے پھر پڑہے تین آیتین اخیر سورۂ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سی آخر سورۃ تک متعین کرتا ہی اللہ تعالے ساتھ اوسکی ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہین اوسکے لیے یعنی توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش مانگتے ہین اوسکے گناہون کے لیے شام تک اور اگر مرے اوسدن مین مرتا ہی شہید اور جو شخص پڑہے اس اعوذ و آیۃ کو وقت شام کے ہوتا ہی ساتھ اسی مرتبہ کے یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ خَمْسِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ اِلَّا اَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اور روایت ہی انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

Marfat.com

جو شخص کہ پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دور کیے جاتی ہین اوس سے یعنی اوسکی اعمالنامہ مین سے گناہ پچاس برس کی مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین یعنی قرض کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور ایک روایت مین پچاس بار یعنی بدلے دو سو بار کے اور نہین ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین ف مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین اس استثناء کے دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ گناہ دین نہین مٹایا جائیگا اور دوسری یہہ کہ بر تقدیر ہونے دین کے اور گناہ نہین مٹائے جائینگے اور قرار تو اس سورہ کی تاثیر نہین کرینگی اور ظاہر اوّل ہی معنی ہین واللہ علم اور مراد دین سے حقوق بندون کی ہین ✤ ح ۱۲ س **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ ارادہ کرے سونیکا اپنی بچھونی پر پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر پھر پڑہی سو بار قل ہو اللہ احد جسوقت ہوگا دن قیامت کا فرماویگا اوسکو پروردگار ای بندی میرے داخل ہو اپنی داہنی طرف بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اطاعت کی کہ دائین کروٹ سی لیٹا اور ایسی سورۃ پڑہی کہ اوس مین صفات ہین اللہ تعالیٰ کی اوسکی بدلی مین یہہ ملیگا اور اس مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ باغ جنت کی اور محل اوسکو کہ دائین طرف ہونگی افضل ہونگی بائین طرف کی باغون اور محلون سی ✤ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ پڑہتا ہی قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی یعنی اسکے لیے کہا مین نے کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور نسائی نے ف یہہ واجب ہونا جنت کا بحسب وعدہ اور فضل اللہ تعالیٰ کی ہی نہ اور کچھہ ✤ ع **وَعَنْ** فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ اِقْرَأْ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی فروہ بن نوفل سے کہ نقل کی اپنے باپ سی کہا یا رسول اللہ سکھلاؤ مجکو کچھہ کہ کہون مین اوسکو جسوقت کہ جاؤن مین طرف بچھونی اپنی کے فرمایا پڑہ قل یا ایہا الکافرون اس لیے کہ تحقیق وہ بیزاری ہی شرک سی یعنی پس اوسکو پڑہکر سوویگا تو پاک ہوکر سوویگا شرک سی اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے **وَعَنْ** عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُوْلُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا اوسوقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جحفہ اور ابواء کے کہ ناگاہ ڈہانکا ہمکو باد نے اور اندہیری سخت نے پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑتے ساتھہ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کے اور فرماتے ای عقبہ پناہ پکڑ ساتھہ ان دونون سورتون کے پس نہین پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالے نے ساتھہ مانند ان دونون کے یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے سب سے افضل ہین نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف جحفہ اور ابواء نام ہین مکانون کے درمیان مکہ اور مدینہ کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ

Marfat.com

الترمذی وابوداؤد والنسائی اور روایت ہی عبداللہ بن خبیب سی کہ کہا نکلی ہم بیچ رات مینہ اور اندھیری سخت کی ڈھونڈھتی ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کہین تشریف لیجاتی تھے ہم بھی ڈھونڈھتی ہوی نکلے تا ساتھہ جاوین پس پایا ہمنے اونکو پس فرما حضرت نے کہا مینے کیا کہون مین فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وقت صبح کے اور وقت شام کے تین بار کفایت کرینگے تجکو ہر چیز سی یعنی دفع کرین گے ہر آفت وبلا کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **وعن** عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ اقرء سورۃ ھود او سورۃ یوسف قال لن تقرأ شیئا ابلغ عند اللہ من قل اعوذ برب الفلق رواہ احمد والنسائی والدارمی اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہا مینے یارسول اللہ پڑہون مین سورۃ ہود یا سورۃ یوسف یعنی بقصد پناہ پکڑنے اور دفع برائی کی فرمایا ہرگز نہ پڑہیگا تو کچھہ بہت پوری نزدیک اللہ کی قل اعوذ برب الفلق سی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی سنے **ف** بہت پوری یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کی واسطی دفع برائی وغیرہ کی اس سورۃ کی برابر کوئی سورۃ کامل ترنہین یہہ اس لیی سب سی زیادہ کامل ہی کہ اس مین ہر مخلوق کی برائی سی پناہ مانگی ہی قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہے کہ دونون سورتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی برابر کوئی سورۃ مقدمہ پناہ پکڑنے مین کامل ترنہین اور کہا ابن ملک نے کہ مراد رغبت دلانی ہی پناہ پکڑنے پر ساتھہ ان دونون سورتون کی انتہی حاصل ان دونون کی قول کا یہہ ہی کہ ایک سورۃ کو ذکر کیا اور دوسری سمجھی گئی قرینی سی ع مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعربوا القرآن واتبعوا غرائبہ وغرائبہ فرائضہ وحدودہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرو معانی قرآن کو اور پیروی کرو غرائب اوسکی کے اور غرائب اوسکی فرائض اوسکی ہین اور حدین اوسکی **ف** مراد فرائض سے مامورات ہین یعنی جن چیزون کی کرنے کو فرمایا اور مراد حدود سی منہیات ہین یعنی جن چیزون کے کرنے سی منع فرمایا ع **وعن عائشۃ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قراءۃ القرآن فی الصلوۃ افضل من قراءۃ القرآن فی غیر الصلوۃ وقراءۃ القرآن فی غیر الصلوۃ افضل من التسبیح والتکبیر والتسبیح افضل من الصدقۃ والصدقۃ افضل من الصوم والصوم جنۃ من النار اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہنا قرآن کا نماز مین بہتر ہی پڑہنی قرآن کے سی غیر نماز مین اور پڑہنا قرآن کا غیر نماز مین زیادہ ثواب رکہتا ہی تسبیح وتکبیر سے اور تسبیح بہت ثواب کہتی ہی صدقہ دینی سی اور صدقہ دینا بہت ثواب کہتا ہی روزی سے اور روزہ ڈہال ہی آگ دوزخ کے سے **ف** جو نماز کھڑی ہوکر پڑہی اوس مین پڑہنا قرآن کا افضل ہے پڑہنے اوسکے سے اوس نماز مین کہ بیٹھہ کر پڑہے اور تسبیح وتکبیر سے یعنی اور اوردون اور دعاؤن سی بھی افضل ہے اس لیی کہ قرآن کلام الہی ہے اور اوس مین احکام اوسکی ہین اور تسبیح یعنی اور اوراذکار بہت ثواب کہتی ہین صدقہ دینی سے مشہور یہہ ہی کہ عبادۃ متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچے افضل ہی عبادت لازم سی کہ نفع اوسکا کرنیوالی ہی کو پہونچے ولیکن یہہ حکم مخصوص ساتھہ غیر ذکر کے ہی ذکر اوس سے مستثنی ہی ذکر اللہ کا سب سی بڑا ہی جیسا کہ صحیح حدیثون مین آیا ہی کہ ذکر بہتر اور افضل ہے خرچ کرنے چاندی اور سونے کے سی راہ خدا مین اور صدقہ دینا افضل ہے روزی سی یعنی نفل روزی سے اس لیی کہ نفع اوسکا متعدی ہی یعنی غیر کو پہونچتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ ہر عمل بنی آدم کا دس سی احصی ثواب ہوتا ہی مگر روزہ میری ہی لیے اور مین جزا دونگا اوسکی پس پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہے روزی سی اور دوسری سی معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہی صدقہ سے

Marfat.com

تکلیف ان مین یون دی گئی ہی کہ افضلیت باعتبار جہات کی ہی یعنی صدقہ افضل ہی باعتبار اسکی کہ متعدی ہی اور روزہ باعتبار اسکی کہ روزہ دار صفت رحمان کی حاصل کرتا ہی کہ باز رہتا ہی کھانے پینے وغیرہ سی ۱۲ ع ۱۲ **وعن** عثمان بن عبداللہ بن اوس الثقفی عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ الرجل القرآن فی غیر المصحف الف درجۃ وقراءتہ فی المصحف تضعف علی ذلک الی الفی درجۃ اور روایت ہی عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی سی کہ نقل کی اپنے دادا سی یعنی اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب پڑہنی آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کی یعنی یاد پڑہنا ہزار درجے اور ثواب پڑہنی اوسکی کا مصحف مین یعنی دیکھکر زیادہ کیا جاتا ہی اوپر ثواب یاد پڑہنی کی دو ہزار درجے تک **ف** دیکھکر پڑہنی مین ثواب زیادہ اس لیے ہوتا ہی کہ تدبر اور تفکر اوس مین خوب ہوتا ہی اور دیکھتا ہی قرآن مین اور ہاتھ لگاتا ہی اور اوٹھاتا ہی اوسکو اور یہہ آیا ہی کہ دیکھنا قرآن مین عبادت ہی اور بہت صحابہ اور تابعین دیکھہ ہی کر پڑہتے تھے آیا ہے کہ حضرت عثمان رض کی پاس دو قرآن پھٹے تھے بسبب بہت پڑہنی کی اون مین اور کہا نووی نے کہ یہہ حکم مطلق نہین ہی بلکہ اگر قاری کو یاد پڑہنی مین تدبر اور تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہے دیکھکر پڑہنی سے تو یاد پڑہنا افضل ہے اور اگر دونون برابر ہون دیکھکر پڑہنا افضل ہی ۱۲ ع ۱۲ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذہ القلوب تصدأ کما یصدأ الحدید اذا اصابہ الماء قیل یا رسول اللہ وما جلاءہا قال کثرۃ ذکر الموت وتلاوۃ القرآن روی البیہقی الاحادیث الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن رض عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ دل زنگ پکڑتی ہین جیسا کہ زنگ پکڑتا ہی لوہا جسوقت کہ پہونچتا ہی اوسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلا اوسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑہنا قرآن کا نقل کین بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنی بسبب کی گناہون کی اور واقع ہونی غفلت کی دل زنگ آلودہ ہوجاتا ہی موت کی بہت یاد کرنے سی اور قرآن کی پڑہنے سے جلا یعنی صفائی اوسکو حاصل ہوجاتی ہی ۱۲ ع ۱۲ **وعن** ایفع بن عبد الکلاعی قال قال رجل یا رسول اللہ ای سورۃ من القرآن اعظم قال قل ہو اللہ احد قال فای ایۃ فی القرآن اعظم قال ایۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم قال فای ایۃ یا نبی اللہ تحب ان تصیبک وامتک قال خاتمۃ سورۃ البقرۃ فانہا من خزائن رحمۃ اللہ تعالی من تحت عرشہ اعطاہا ہذہ الامۃ لم تترک خیرا من خیر الدنیا والاخرۃ الا اشتملت علیہ رواہ الدارمی اور روایت ہی ایفع بن عبد الکلاعی سی کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون سی سورۃ قرآن مین بہت بڑی ہی یعنی بیچ بیان صفات باری تعالی کے فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اوس شخص نے کون سی آیت قرآن مین بہت بڑی ہے فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا اوسنے کونسی آیت یا رسول اللہ دوست رکھتے ہو یہہ پہونچے تمکو اور امت تمہاری کو یعنی ثواب اور فائدہ اوسکا فرمایا خاتمہ سورۃ بقرہ کا پس تحقیق وہ اوتری ہی خزانون رحمت خدا کی سے نیچے عرش اوسکی سے دیا ہی وہ اس امت کو نہین چہوڑی کوئی بہلائی دنیا و آخرۃ کی سے مگر شامل ہوا اوسپر نقل کی یہہ دارمی نے **ف** پہلے ایک حدیث گذری اوس مین سورۃ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ کہا اور اسمین قل ہو اللہ کو پس ان مین منافاۃ نہین ہے اسلیے کہ وہ بڑی ہی باعتبار اسکی کہ مشتمل ہے حمد اور دعا و عبادت کو اور خلاصہ ہے قرآن کا اور یہہ اس باعتبار بڑی ہی کہ اس مین توحید خوب مذکور ہی اور خاتمہ سورۃ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سی آخر تک یعنی دوست رکھتا ہون یہہ کہ پہونچی مجکو اور امت میری کو فائدہ اسکا پہلے باقی قرآن کی اور نہین چہوڑی کوئی بہلائی الخ آمن الرسول سی اشارہ ہی ایمان و تصدیق پر اور سمعنا اور اطعنا اشارہ ہی اسلام و احکام پر والیک المصیر اشارہ ہی جزاء عمل پر آخرت مین اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہے

منافع دنیوی واخروی پر ۴ ح **وَعَنْ** عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتٰبِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبدالملک بن عمیر سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سی نقل کی یہہ دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی اگر پڑہی اسکو ساتھہ ایمان ویقین کی تو شفا ہوتی ہے ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سے اور لکہہ کر لٹکانا اسکو یا چاٹنا بھی نفع کرتا ہی امراض کو ۴ ع **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی آخر آل عمران کا رات مین لکھا جاتا ہی واسطے اوسکی ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا ف آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سی آخر سورۃ تک اور رات مین یعنی اوّل رات مین یا آخر رات مین اور ثابت ہوا ہے پڑہنا اسکا حضرت سی بعد جاگنی کے تہجد کی لیے پہلے وضو وغیرہ کی ۴ ع **وَعَنْ** مَكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی مکحول سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی سورہ آل عمران دن جمعہ کے دعا کرتے ہین اور استغفار کرتی ہین اوسکی لیے فرشتے رات تک نقل کیین یہہ دونون حدیثین دارمی نے **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ اُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَاِنَّهُنَّ صَلٰوةٌ وَّقُرْبَانٌ وَّدُعَاءٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے جبیر بن نفیر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نی ختم کی سورۂ بقرہ ساتھہ دو آیتون کے یعنی امن الرسول سی آخر تک دیا گیا مین وہ دو آیتین گنج اوسکی سے کہ نیچی عرش کے ہی پس سیکھو اونکو اور سکھلاؤ اونکو اپنی عورتون کو اس لیی کہ وہ آیتین رحمت ہین اور سبب نزدیکی کے ہین اور دعا ہین نقل کی یہہ دارمی نی بطریق ارسال کے **وَعَنْ** كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَأُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی کعب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہو سورۂ ہود دن جمعہ کی نقل کی یہہ دارمی نے **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهٗ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ابی سعید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑہی سورۂ کہف دن جمعہ کی روشن ہو جاتا ہی واسطے اوسکی نور یعنی نور ایمان و ہدایت اوسکی دلمین درمیان دو جمعون کی نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **وَعَنْ** خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَأُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمٓ تَنْزِيْلُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهٗ فَاِنَّهٗ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِيْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اكْتُبُوْا لَهٗ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوْا لَهٗ دَرَجَةً وَقَالَ اَيْضًا اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَاِنْ لَمْ اَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِيْ تَبَارَكَ مِثْلَهٗ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَمُوْتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاوُسٌ فُضِّلْنَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ بِسَبْعِيْنَ حَسَنَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ کہا پڑہو یعنی اوّل رات نجات دینے والی کو یعنی عذاب قبر و حشر کے سی اور وہ سورہ الم تنزیل ہی اس لیی کہ پہونچا ہے مجکو یہہ کہ تہا ایک شخص پڑہتا اوسکا اور نہ پڑہتا کسی چیز کو سوای اوسکے یعنی ورد اپنا نہین ٹہہرایا تہا کچہہ سوای اوسکی اور تہا وہ بہت

Marfat.com

گناہ گار پس پھیلائی اوس سورۃ نے بازو اپنے اوسپر کہا اے پروردگار میرے بخش اسکو پس تحقیق وہ تھا بہت پڑھتا مجکو پس قبول کی شفاعت
اوسکی پروردگار تعالیٰ نے اوس شخص کے حق مین اور فرمایا لکھو واسطے اسکے بدلے ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو واسطے اوسکے درجہ اور کہا خالد نے بھی
کہ تحقیق یہہ سورت جھگڑتی ہے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر مین کہتی ہے یا الٰہی اگر ہون مین تیری کتاب مین سے یعنی قرآن سے جو کہ لکھا ہوا ہے لوح محفوظ
مین پس شفاعت قبول کر میری اوسکی حق مین اور اگر نہین مین کتاب تیری سے یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اوس سے اور کہا خالد نے تحقیق یہہ
سورت ہوگی یعنی قبر مین مانند جانور پرندے کے رکھے گی بازو اپنے اوسپر پھر شفاعت کرے گی واسطے اوسکے پس باز رکھے گی اوسکو عذاب قبر سے اور کہا
خالد نے بیچ حق سورۃ تبارک کے مانند اسکے اور تھے خالد نہین سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے یہہ دونون سورتین اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی دی گئین
ہین یہہ دونون سورتین ہر سورت پر قرآن مین ساتھہ ساتھہ نیکیون کے نقل کی یہہ دارمی نے **ف** پہنچا مجکو یعنی صحابہ سے خالد تابعی ہے ستر
صحابیون سے ملاقات کی ہے پس یہہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سے منقول ہے مرسل ہین لیکن حکم مرفوع مین ہین اس لیے کہ یہہ چیزین معلوم نہین
ہوتین مگر حضرتؐ کے فرمانے سے اور پھیلائی باز و یعنی وہ سورت یا ثواب اوسکا بصورت جانور کے بن گیا اور باز و پھیلائی اوسپر تاکہ سایہ کرے اوسپر یا
باز و رحمت کے پھیلائی اوسپر یعنی اپنی پناہ مین لیا اور حمایت کی اوسکی اور جھگڑتی ہے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے یعنی جو کہ بہت پڑھتا ہے اوسکو اوسکی
شفاعت کرتی ہے قبر مین واسطے تخفیف عذاب اوسکے کے فراخ کرنے قبر اوسکی کے اور مانند اسکے اور طاؤس بڑے تابعین سے ہین اور بزرگی دی گئین
الخ یہہ منافی نہین ہے خبر صحیح کے کہ بقرہ افضل سورتون قرآن کی ہے بعد فاتحہ کے اسلیے کہ اوسکو فضیلت اس جہت کر ہے کہ اوس مین مضامین عمدہ
ہین اور اونکو فضیلت اس جہت کر ہے کہ عذاب قبر سے بچاتی ہین اور روایت کی یہہ دارمی نے یہہ دو حدیثین ہین کہ دارمی نے روایت کین یعنے
ایک تو قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اونکو مؤلف نے جمع کر دیا ہے + ع + ح + مولانا **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِیْ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّھَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُہٗ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے
عطاء بن ابی رباح سے کہ کہا پہونچی مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے یٰسٓ اول روز مین وہ کیجاتی ہین حاجتین
اوسکی یعنی حاجتین دینی و دنیوی نقل کی یہہ دارمی نے مرسل **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ اِبْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ فَاقْرَءُوْھَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ
الْاِیْمَانِ اور روایت ہے معقل بن یسار مزنی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۃ یٰسٓ واسطے طلب خوشنودی
اللہ تعالیٰ کے بخشی جاتی ہین واسطے اوسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے پس پڑھو اس سورت کو نزدیک مردون اپنی کے نقل کی یہہ بیہقی نے
شعب الایمان مین **ف** گناہون سے مراد صغیرہ گناہ ہین اور اسیطرح کبیرہ بھی بخشی جاتی ہین اگر چاہے اللہ تعالیٰ اور پڑھو نزدیک
مردون اپنی کے یعنی جو کہ قریب المرگ ہون تاکہ وہ سنین اسکو اور معانی اسکے سمجھین پس یہہ ہووے بیچ حکم پڑھنے اونکی کے اور ہووے
سبب مغفرۃ کے یا مراد یہہ ہے کہ پڑھو نزدیک قبرون مردون اپنی کی اس لیے کہ وہ بہت احتیاج رکھتے ہین مغفرت کی + ع + ح **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَاِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ لُبَابًا وَاِنَّ
لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے یہہ کہ اونھون نے کہا تحقیق واسطے ہر چیز کے بلندی ہے
اور تحقیق بلندی قرآن کی سورۂ بقرہ اور تحقیق واسطے ہر چیز کے خلاصہ یعنی مقصود ہے اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہے نقل کی یہہ دارمی نے
ف بلندی قرآن کی سورۂ بقرہ اس لیے ہے کہ بڑی ہے سب سورتون سے اور احکام بہت مذکور ہین اس مین اور مفصل یعنی سورۂ حجرات سے

آخر قرآن تک یہہ خلاصہ ہی ساری قرآن کا اس لیے کہ ان مین مفصل ہین وہ مضمون کہ مجمل ہین اور سورتون مین اور وجہ تسمیہ انکیکی بھی یہی خوب ہے

ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ

اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے ہر چیز کے زینت ہی اور زینت قران کی سورۂ الرحمن ہے

ف اس لیے کہ اس مین بیان ہی دنیا اور آخرت کی نعمتون کا اور بیان ہی اوصاف حور و لڑکا کہ دو الجنتین ہین جنت کی اور بیان اونکی زیور وغیرہ کا

ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ

اَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَأْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَأْنَ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہی سورہ واقعہ ہر شب مین نہین پہنچتا اوسکو فاقہ کبھی اور تھے ابن مسعود حکم کرتی اپنی بیٹیونکو کہ

پڑہین یہہ سورہ ہر شب مین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف فاقہ کے معنی ہین محتاجگی اور حاجتمندی معنی یہہ ہین

کہ نہین ضرر کرتی اوسکو محتاجگی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہی صبر یا نہین پہونچتی اوسکو محتاجگی دلکی بسبب اسکی کہ دیا جاتا ہی فراخی دل کی اور معرفت

رب کی اور توکل اور اعتماد اوسپر بسبب فائدہ اوٹھانیکے معانی اس سورۃ کی سے اور جانا چاہیے کہ شارع نے رغبت دلائی ہی بعضی عبادتون

کی کہ موثر اور نافع ہین امور دنیا کی مین بھی کہ حاصل ہونا اونکا ممد ہی دین مین تا بہر تقدیر مشغول ہون عبادت مین جسطرح کہ ہو ع ح

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اس سورۃ کو مراد سبح اسم ربک الاعلی ہی نقل کی یہہ احمد نے

ف دوست رکھتے تھے حضرت اسکو اس لیے کہ اس مین یہہ آیت ہے اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى کہ یہہ شاہد ہی اوپر حق

ہونے قرآن کے اور رد ہی مشرکون اور اہل کتاب پر اور روایت ہی ابو ذرؓ سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم کے صحیفون مین فرمایا

تحین تمام مثالین کہ ای بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا مین تحقیق نہین مینے بھیجا تجکو تاکہ جمع کرے دنیا بہت سی ولیکن بھیجا مینے تجکو کہ

پھیرے تو دعا مظلوم کی سے اس لیے کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جبتک کہ اوس مین عقل ہی یہہ کہ ہون واسطے

اوسکے چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اوس مین رب اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے نفس اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اوس مین بیچ صنعت خدا کے اور

ایک وقت ہو کہ اوسمین حاجت یعنی کھانی پینے وغیرہا کے لیے اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ نہو طمع کرنیوالا مگر واسطے تین چیزون کے واسطے توشہ تیار کرنے معاد کے یا درست کرنے

معاش کے یا لذت اوٹھانیکی غیر حرام سے اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ ہو بینا ساتھہ زمانے اپنے کے متوجہ ہو حال اپنے پر محافظت کرنیوالا واسطے زبان

اپنے کے اور جس نے محاسبہ کیا کلام اپنے کا اعمال اپنے سے کم ہوگا کلام اوسکا نہین کلام کرنیکا مگر ضروری عرض کیا مینے یا رسول اللہ پس کیا ہے

صحیفون موسیٰؑ کے مین فرمایا ہین عبرتین تمام یعنی ڈرانیکی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرتا ہی موت کا پھر وہ خوش بھی

ہوتا ہی تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین رکھے آگ کا اور پھر ہنسی بھی اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرے ساتھہ تقدیر کے

اور پھر وہ رنج اوٹھاوے یعنی طلب کرے مین معاش کے مین تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ دیکھے دنیا کو اور انقلاب اوسکے کو اور پھر اطمینان

کرے طرف اوسکے تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرے حساب کل کے دن اور پھر عمل نکرے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَقْرَأَ ثَلٰثًا مِنْ ذَوَاتِ الرَّ فَقَالَ كَبِرَتْ

سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَأْ ثَلٰثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِيْ

Marfat.com

سُورَةً جَامِعَةً فَاقْرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِ اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّ وَيَجِلَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا آیا ایک شخص روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر کہا پڑہا و مجکو یا رسول اللہ پس فرمایا پڑہ تین سورتین اون مین سے کہ جنکے اول مین آلر ہی کہا بڑی ہوی عمر میری اور سخت ہو دل میرا یعنی غالب ہی اوسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان کی اور موٹی ہی زبان میری یعنی کلام اللہ نہین یاد ہو سکتا خصوصًا بڑی سورۃ فرمایا یعنی اگر وہ نہین پڑہ سکتا پس پڑہ تین سورتین اونمین سی کہ اقل اونکی حم ہی یعنی یہ چھوٹی ہین بہ نسبت اونکے پھر کہا اوس نے مانند پہلے کہنے کے کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ پڑہا و مجکو ایک سورۃ جامعہ یعنی جسمین جمع ہون بہت سی باتین پس پڑہائی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا زلزلت یہانتک کہ فارغ ہوی اوس سے یعنی تمام سورۃ پڑہی پس کہا اوس شخص نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتھ حق کی نہ زیادہ کرونگا مین اوسپر یعنی اوپر عمل کرنے اوسکی کے کبھی پھر پیٹھ پھیری اوس شخص نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے دو بار فرمایا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** جن سورتون کو سری پر الر ہی وہ پانچ سورتین ہین اور سورۃ اذا زلزلت جامعہ اسلیے ہی کہ اسمین ایک آیت جامعہ ہی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اسمین سب چیزین نیک نے کرنے کی آگئین ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین طاقت رکہتا ہی ایک تمہارا یہ کہ پڑہی ہزار آیتین ہر دن مین عرض کیا صحابہ نے کیونکر طاقت رکہتا ہی یہ کہ پڑہی ہزار آیتین ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑہ سکتا ہی فرمایا کیا نہین طاقت رکہتا ایک تمہارا یہ کہ پڑہی سورۃ الہٰکم التکاثر نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی اگر یہ سورہ پڑہی تو ثواب پڑہنی ہزار آیتونکا پاتا ہی اس لیے کہ اس مین بہ رغبتی دلائی ہے دنیا سی اور رغبت دلائی ہے عقبی مین ع **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلٰثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ پڑہی قل ہو اللہ احد دس بار بنایا جاتا ہی اوسکے لیے بسبب اوسکے ایک محل بہشت مین اور جو پڑہی بیس بار بنائی جاتی ہین اوسکے لیے بسبب اس سورت کے دو محل بہشت مین اور جو پڑہی اسکو تیس بار بناتی جاتی ہین اوسکے لیے بسبب پڑہنی اوسکی کے تین محل بہشت مین پھر کہا حضرت عمر بن خطاب کی نے قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ اسوقت بہت بنائین گے ہم محل اپنے یعنی جب ایسا ثواب ہی تو بہت پڑہین گے اسکو تا بہت سی محل بنین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت فراخ ہی اس سے یعنی ثواب فضل اوسکا بہت فراخ ہی پس رغبت کرو اوسمین اور تعجب نہ کرو نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنِ** الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ اٰيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَتَيْ اٰيَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةِ اٰيَةٍ اِلَى الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَهٗ قِنْطَارٌ مِنَ الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حسن سے بطریق ارسال کی یہ کہ نبی صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑہے بیچ رات کے سو آیتین نہین جھگڑیگا اوس سے قرآن اوس رات مین اور جو شخص کہ پڑہے رات مین سو آیتین لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑہے رات مین پانسو آیتین ہزار تک صبح کرتا ہے اس حال مین کہ ہوتا ہے اوسکے لیے بقدر قنطار کے ثواب عرض کیا صحابہ نے کیا ہے قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنی درہم یا دینار نقل کی یہہ دارمی نے **ف** نہین جھگڑیگا یعنی قرآن جھگڑیگا اور دشمن ہوگا اوس کیسکا کہ نہ پڑہے اوسکو اور ملازمت نکرے اوسپر پس پڑہنا سو آیتون کا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کے اور ادای حق اوسکی کے اوس شب مین کافی ہے اور جانا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک بسبب نہ پڑہنے کے اور ایک بسبب نہ عمل کرنیکے پس بسبب پڑہنے کی جو جھگڑیگا وہ تو پڑہنے سے رفع ہوگا اور بسبب نہ عمل کرنی کی جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر نہ عمل کریگا حاصل یہہ کہ اگر قرآن پڑہیگا اور عمل بھی کریگا بالکل اسکی جھگڑنے اور دشمنی کرنے سے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اوسکا ہوگا اور اگر ایک بات مین بھی قصور ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کما طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ قرارت قرآن کی لازم و واجب ہے ہر انسان پر پس جب نہ پڑہیگا تو اللہ تعالی جھگڑیگا اوس سے پس نسبت جھگڑنیکی طرف قرآن کی مجازا ہے حقیقت مین وہ جھگڑنا خدا کا ہوگا اور بقدر قطار کے یعنی بقدر گننے قنطار کے یا بقدر وزن اوسکی کے مراد اس سے یہہ ہے کہ بہت ثواب پاتا ہے

ح ع **ف** فضائل بعضی سورتون اور آیتون کی تفسیر عزیزی اور در منثور سے لکھی جاتی ہین تا لوگ اونکی ثواب و فضیلت کی سنی سے خوشدل ہوکر سرگرم بیچ حاصل کرنے اس نعمت عظمی کے ہوون لکھا ہے مولانا عبد العزیز رح نے کہ کہا ہے مفسرین نے کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوے تو خوف غرق سے ہراسان تھے واسطے نجات پانیکی غرق سے بسم اللہ مجریہا و مرسٹہا کہا کشتی اونکی غرق سے سالم رہی پس جب بسبب اس آدہی کلمے کی نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر بیچ ابتدای کار کے مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سے ہوگا + اور لکھا ہے علما نے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اونیس ۱۹ حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی اونیس ہین ساتھہ ہر حرف کے بلا ہر ایکی اون مین سے دفع ہو سکتی ہے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ روز و شب کی چوبیس ۲۴ ساعتین ہین پانچ ساعتون کے لیے تو پانچ نمازین مقرر فرمائین اور اونیس ۱۹ باقی کے لیے یہہ اونیس حرف دیے تا ہر نشست و برخاست اور حرکت اور سکون مین کہ ان اونیس ۱۹ ساعتون مین ہون برکت و عبادت حاصل کرے یعنی ان حرفون کی برکت سے وہ ساعتین بھی عبادت مین لکھی جاوین اور یہہ بھی لکھا ہے علما نے کہ سورہ برات کو کہ مشتمل ہے اوپر حکم قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے بھی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہین اس لیے کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہے اور رحمت مقتضی اوسکی ہے نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت و ہر آن مداومت کرے اور ادنی درجہ یہہ ہے کہ ہر روز سترہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کرے یقین ہے کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محظوظ ہوویگا اور خواص اس آیت کی سے یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آدمی پاخانہ کو جاوے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہکر جاوے تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اوسکی کے اور نظر جنات کی پس جب یہہ کلمہ درمیان آدمی کے اور دشمنان دینوی اوسکی کے پردہ ہوا تو امید ہے کہ درمیان آدمی کے اور عذاب عقبی کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہے کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سانپ بچھو کے کاٹی ہوؤنکو اور مرگی والون کو اور دیوانون کو ساتھہ سورہ فاتحہ کے رقیہ کرتے تھے یعنی پڑہ کر دم کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جائز رکھا اور دار قطنی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہے کہ اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ اس سورت کے رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد پڑہنے اس سورۃ کے اوپر مقام درد اونکے ملا اور براہ اپنی سند مین انس بن مالک سے لایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پہلو اپنا بچھونے پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑہکر اپنے اوپر دم کیین ہر بلا سے امان مین ہوا مگر یہہ کہ موت اوسکی

Marfat.com

ہر چیز کی ایک چوٹی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۂ بقرہ ہے اور ابن ضریس اور عبد بن حمید اپنی مسند مین لایا ہی ابن عباس سی بطریق مرفوع کی فاتحۃ الکتاب برابر ہی قرآن کے ثواب مین اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ چار چیزین گنج عرش سی بھیجکو دین ہین اور کوئی چیز سوای ان چار کی اوس گنج سی کسی کو نہین پہونچی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا اور سورۂ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو درداء سی روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہی اوس چیز سی کہ کوئی چیز قرآن سی کفایت نہین کرتی ہی اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کی مین رکھیں اور تمام قرآن کو دوسری پلہ مین تو البتہ فاتحۃ الکتاب سبقت قرآن کی برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن مین حسن بصری سی روایت کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑہی گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑہا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم کی مین وارد ہوا ہی کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرتی اور خاک ڈالتی کا سر پر چار بار اتفاق پڑا اول اوسوقت کہ اوسپر لعنت ہوئی اور دوسری جبکہ اوسکو آسمان سی زمین پر ڈالا اور تیسری جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئی اور چوتھی جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ ثواب الثواب مین لایا ہی کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیی کہ فاتحۃ الکتاب پڑہی اور بعد ختم کرنی کے حاجت چاہی اور ثعلبی نے شعبی سی روایت کیا ہی کہ ایک شخص اونکے پاس آیا اور شکایت درد گردی کی شعبی نی اوسکو کہا کہ تجکو لازم ہی کہ اساس القران پڑہ کر درد کی جگہہ دم کر اوس نے کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشائخ کے مذکور ہی کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطی ہر مطلب کی پڑہنی چاہیی اور اسکی دو طریق ہین ایک تو یہہ ہی کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کی میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتھہ لام الحمد کی ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑہی جو مطلب کہ ہوگا برآئیگا انشاء اللہ تعالی اور اگر شفاء مریض کی یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کر کر اوس مریض اور سحر زدہ کو پلاوی اور دوسری یہہ کہ نوچندی اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کی بی فید ملانی میم کی ساتھہ لام کے ستر بار پڑہی بعد ازان ہر روز اوسیوقت پڑہا کرے اور دس دس بار کم کرتا جاوی تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینی مین مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسری اور تیسری مہینی مین اسیطرح کرے اور لکہنا اس سورۃ کا چینی کی پیالی پر ساتھہ گلاب و مشک و زعفران کی پھر دہو کر پلانا اوسکا واسطی شفاء امراض مزمنہ کی چالیس روز تک مجرب ہی اور دانتون کی درد اور درد سر اور درد شکم اور اور درون کی لیے سات بار پڑہ کر دم کرنا اوسکا مجرب ہی اور سورۂ بقرہ کی بھی بہت فضیلت آئی ہے صحیح مسلم مین انس بن مالک سی منقول ہی کہ جب ہم مین کوئی سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑہ لیتا تو اوسکو ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بہیجتی تھے اور تعین امیر مین تردد تہا ہر ایک لشکر والون کو اپنی سامنی بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کون سی سورۃ قرآن کی پڑہی ہی ہر ایک کو جو کچہہ یاد تہا عرض کرتا تہا حتی کہ نوبت ایک نوجوان کی پہونچی کہ عمر مین سب سی چہوٹا تہا اوس سی بھی پوچہا کہ کون کونسی سورۃ قرآن کی یاد رکہتا ہی تو عرض کیا فلان فلان سورۃ اور سورۂ بقرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورۂ بقرہ بھی یاد رکہتا ہی عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہی، اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رض نی سورۂ بقرہ کو ساتھہ حقائق اور دقائق اوسکی کے بارہ برس کی عرصہ مین پڑہا اور ختم کی روز ایک اونٹ کو ذبح کر کر طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یارونکو کہلایا اور حضرت ابن عمر سی بھی منقول ہی کہ آٹھہ برس تک بیچ پڑہنی سورۂ بقرہ کے توقف کیا اور بعد آٹھہ برس کی ختم کی غرض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی یارون کے نزدیک یہہ سورۃ ایسی عظمت رکہتی تہی کہ اور سورۃ ویسی نہ رکہتی تہی اور خواص مجربہ اس سورۃ

Marfat.com

کی سی یہ ہی کہ جس موسم مین بچونکو چیچک نکلتی ہے جس لڑکیکی عافیت منظور ہو اوسکی سو برو نہار مونہہ اس سورۃ کو تجوید و ترتیل سی پڑہکر دم کری
اور وہ لڑکا بہی نہار مونہہ ہو فضل آلہی سے اوس لڑکیکو اوس سال چیچک نہین نکلنی گے اور اگر نکلگی بہی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہ ہے
کہ جسوقت پڑہتا اس سورۃ کا شروع کری تو اڑہائی پاو چاول اور دہی اور کھانڈ اوسپر ڈالکر اوسی مجلس مین کسی مستحق کو کھانیکو دی تمام ہوا
کلام مولانا عبد العزیز رح کا + اب شروع ہوتا ہی ترجمہ در منثور کی حدیثون کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کریگا دس
آیتین اوّل سورۃ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کی سے اور ایسی ہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورۃ کی اخیر کی اور جو کوئی پڑہیگا
سورۃ کہف کی دس آیتین وقت سونیکی بچایا جاویگا فتنہ دجال کی سے اور جو کوئی پڑہیگا خاتمہ اوسکا وقت سونیکی ہوگا اوسکی لیے نور تا بیک
قرارۃ اوسکی سی قدم اوسکی تک دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی سورۃ کہف دن جمعہ کی ہوتا ہے کفارہ اوسکی لیے
دوسرے جمعہ تک اور ایک مین ہے کہ جس گہر مین پڑہی جاوے سورۃ کہف نہین داخل ہوتا اوس مین شیطان
اوس رات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی پڑہین چار رکعتین پیچہی عشا کی پڑہی پہلی دو رکعتون مین قل یا ایہا
الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ لکہا جاتا ہی اوسکی لیے ثواب مانند چار رکعتون کے
کہ لیلۃ القدر مین پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ درمیان مغرب اور عشا کی پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر
مین اور ایک روایت مین کعب رض سی ہی کہ جسنی پڑہی رات کو الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی لکہی جاتی ہین اوسکی لیے ستر نیکیان اور دور کیجاتی
ہین اوس سے ستر برائیان اور بلند کیی جاتی ہین اوسکی لیے ستر درجے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی الم تنزیل اور تبارک الذی
رات مین لکہتا ہی اوسکی لیے اللہ تعالی ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کی اور روایت کی ابن خریس اور ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نے
ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ یٰس نام رکہی گئی ہے توراۃ مین معمہ کہ مشتمل ہی بہلائیون
دنیا اور آخرت کی کو اپنی پڑہنی والی کے لیے اور دور کرتی ہی اوس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کریگی اوس سے ہول آخرت
کی اور نام رکہا گیا ہی اسکا رافعہ اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مؤمنون کو اور پست کرتی ہی کافرون کو دفع کرتی ہی پڑہنی والی اپنی سے
ہر برائی اور رد اکرتی ہی اوسکی ہر حاجت جو کوئی پڑہی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکے لیے بیس حجون کے اور جو کوئی سنے اسکو برابر ہوتی ہی
اوسکی لیے ہزار دینار کہ دے فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور جو کوئی لکہکر پیوے اسکو داخل کرتی ہی اوسکی لیے اندر ہزار دوائین
اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال ڈالتی ہی ہر کینہ اور دکہہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکہتا ہون مین کہ سورہ یٰس میری امت کی ہر انسان کے دل مین ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جسنی مداومت کی اوپر پڑہنی یٰس کے ہر رات پھر مرگیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی پڑہی یٰس اوّل روز
مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور ابن عباس رض سی ہے کہ کہا جسنی پڑہی یٰس وقت صبح کے دیا جاتا ہی آسانی اوسدن کو شام تلک اور
جسنی پڑہی یٰس اوّل شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ابی قلابہ سے کہ کہا جسنی پڑہی یٰس
مغفرت کی جاتی ہی اوسکی اور جسنی پڑہی حالت بہوک مین سیر ہو جاتا ہی اور جسنی پڑہی یٰس اس حالت مین کہ راہ بہولا ہوا تہا راہ پالیتا
ہی جس نے پڑہی یہ اس حال مین کہ جانور اوسکا جاتا رہا تہا پالیتا ہی اوسکو اور جسنی پڑہی یہ وقت کہانیکو کہ ڈرتا تہا کہی کہانے سے
کفایت کریگی اوسکو اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک میت کی آسانی کیجاتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک ایک عورت کی کہ دشوار تہا اوسپر ہونا

پچیکا آسانی ہوتی ہی اوپر اور جسنے پڑہا اوسکو پس گویا کہ پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یٰس اور کہا مقیری نے
پس پہونچی تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن سے مگر کہ پڑہی یٰس پس وہ چیز دفع کیجاوی گی تم سی بسبب اسکی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہی یٰس اور والصافات دن جمعہ کی پھر سوال کیا اللہ تعالی سے دیتا ہی اللہ تعالی سوال اوسکا اور ابن عباس سی ہی روایت
ہی کہ کہا تھی ہم پہچانتی فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھ کہنی سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیۃ تک کی اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا پیچھی نماز کی سبحان ربک رب العزۃ آخر آیت تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھ پیمانہ پوری کی اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگی یہہ کہ ثواب پیمانہ پوری ہین دن قیامت کی پس چاہیی کہ کہی یہہ آیت یعنی سبحان ربک الخ آخر مجلس اپنی ہین جسوقت
کہ ارادہ کری اوٹھنی کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دین مجکو سبع طوال یعنی سات سورتین بڑی کہ اول قرآن
ہین ہین جگہہ توریت کی اور دین مجکو الرا آیت طواسین تک جگہہ انجیل کے اور دین مجکو ما ہین طواسین کو حامیمون تک جگہہ زبور کی اور
فضیلت دی مجکو ساتھہ حامیمون کی اور مفصل کے نہین پڑہا اونکو کسی نبی نے پہلے میری اور ابن عباس سی ہی کہ ہر چیز کی لیی خلاصہ ہی اور
خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرہ بن جندب سی ہی بطریق مرفوع کی کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کی سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازی دوزخ کی بھی سات آویگی ہر حمیم ان مین سی کھڑی رہیگی ہر دروازی پر اونون دروازون مین
سی کہی گی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازی سے اوسکو کہ ایمان رکہتا تھا مجکو اور پڑہتا تھا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہر درخت کی لیی پہل ہی اور پہل قرآن کی حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنیوالی سیر کرنیوالے گہن کی پس جو کوئی دوست رکہی یہہ کہ چری
باغون جنت کی مین پس چاہیی کہ پڑہی حامیمین اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتی تھی یہانتک کہ
پڑہین تبارک الذی اور حٰم السجدہ اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی شب جمعہ مین حٰم الدخان اور یٰس صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش
کیجاتی ہی اوسکی لیے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑہی حٰم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہی اوسکے لیی اللہ تعالی گھر
جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی سورۃ دخان رات جمعہ کی مین صبح کرتا ہی اس حالت مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اوسکی اور نکاح
کیا جاویگا اوسکا حور عین سے اور جو کوئی پڑہی سورۃ دخان رات مین بخشی جاتے ہین پہلے گناہ اوسکے + اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسنے پڑہی الٓمٓ تنزیل اور یٰس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہونگے اوسکے لیے نور اور پناہ شیطان سی اور شرک سی اور
بلند کیجاوینگے اوسکے لیی درجے دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہی اقتربت الساعۃ
ہر رات مین اوٹھاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اس حال مین کہ موہنہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاند کی ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ قاری سورۃ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی بیچ رہنی والون آسمان و زمین کی ساکن الفردوس یعنی یہہ جنت فردوس
مین کہ اعلی جنت ہی رہیگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہی پس پڑہواسکو اور سکھاؤ اسکو اور اولاد اپنی کو اور
ایک روایت مین ہی کہ سکھاؤ اسکو بی بیون اپنی کو + اور حضرت عائشہ سی ہے کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کری ایک تمہاری کو یہہ کہ پڑہی سورۃ واقعہ
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہی اخیر سورۃ حشر کا پھر مرجاوی اوس رات مین یا دن مین تو دور کیجاوینگی اوس سے
تمام خطائین کہ کی ہین اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ جب جگہہ پکڑی طرف بچھونے اپنی کے یہہ کہ پڑہی سورۃ
حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پناہ مانگے ساتھہ اللہ کے شیطان سی تین بار پھر پڑہی

Marfat.com

اخیر سورہ حشر کا بھیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتے کہ دفع کرتے ہین اوس سے شیاطین جن وانس کو اگر رات کو پڑہتا ہی صبح تک دفع کرتے ہین
اور اگر صبح کو پڑہتا ہی شام تک دفع کرتے ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہین حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین پھر
مرا اوسدن یا رات مین پس واجب ہوئی اوسکو لیے جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھتا ہون مین یہہ کہ ہو تبارک الذی
بیچ دل ہر انسان کی امت میری سے اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے کہ پڑہا مینے یعنی قرآن اسمعیل کے آگے پس جب پہونچا مین والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ
نزدیک خاتمہ ہر سورہ کی اخیر کلام اللہ تک اس لیے کہ مینے پڑہا عبداللہ بن کثیر کے آگے پس جب پہونچا مین والضحی تک کہا تکبیر کہہ اخیر کلام اللہ تک
اور ابن عباس نے بھی حکم کیا اوسکا اور خبر دی ابن عباس نے احکم کیا ابی بن کعب نے مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کے اور والعادیات بھی برابر ہی آدہی قرآن کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی پڑہی رات مین ہزار آیتین یلیگا اللہ تعالیٰ سے اسحال مین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکہتا ہی ہزار
آیتون پر پس پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم الہکم التکاثر آخر سورۃ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی کہ یہہ سورہ
برابر ہی ہزار آیتون کی اور روایت کی ابو الشیخ نے عظمۃ مین اور ابو محمد سمرقندی نے بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کی انس سے کہ کہا آئی یہود خیبر کی طرف
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر کہا اونہون نے کہ آی ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو حمأ مسنون سی یعنی کیچڑ مٹی کی
ہوئی سی اور ابلیس کو شعلہ آگ سی اور آسمان کو دہوین سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سی پس خبر دی اپنے رب سی یعنی رب کا ہی سی بنا پس نے جواب دیا
اونکو کچہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لائی اونکے پاس جبرئیل اس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہہ اللہ ایک ہی نہ اوسکی اصول و فروع ہین اور نہ شریک
اللہ الصمد اللہ بی پرواہی نہ کہاتا ہی اور نہ ہی پیتا اور نہ اور احتیاج رکہتا ہی پڑہی ساری سورہ یہہ سورۃ ہی کہ نہ اس مین مکر جنت کا ہی اور نہ
آگ کا اور نہ آخرۃ کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نے طرف اپنے پس یہہ خاص اوسکے لیے ہی جس نے پڑہا اسکو تین بار برابر
ہوئی ساتھہ پڑہنے تمام وحی کی اور جسنے پڑہا اسکو تیس بار نہین افضل ہونیکا کوئی اہل دنیا سی اوسدن مگر جسنے زیادہ پڑہا ہو اس سے اور جس نے پڑہا
اوسکو دو سو بار رہیگا جنت الفردوس مین اور جسنے پڑہا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنے گھر مین دور ہوتا ہی اوس سے فقر اور ایک روایت مین
ہی کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کہ پڑہتے تھے اسکو اور بار بار پڑہتے تھے اسکو صبح تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے
پڑہی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑہا تہائی قرآن اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشی جاتی ہین اوسکے گناہ دو سو برس کے
اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشی جاتے ہین اوسکے گناہ پچاس برس کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکہی جاتی ہین اوسکے لیے ڈیڑہ ہزار نیکیان اور دور کیی جاتی ہین
اوس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن خریس اور ابو یعلی اور بیہقی نے دلائل مین انس سے کہ کہا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم شام مین پس اوتری جبرئیل اور کہا ای محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مر گیا پس آیا دوست رکہتی ہو تم یہہ کہ نماز پڑہو اوسپر کہا
ہان پھر مارا بازو اپنا زمین پر پس پست ہو گئی اونکے لیے ہر چیز اور مل گئی زمین سی اور بلند کیا گیا افکے لیے جنازہ اوسکا پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز سی دیا گیا معویہ یہہ فضیلت کہ نماز پڑہی اوسپر دو صفون نے ملائکہ سے کہ ہر صف مین چہہ لاکہہ
فرشتے تھے کہا جبرئیل نے بسبب پڑہنے قل ہو اللہ احد کے تہا پڑہتا اوسکو کھڑی امید میٹھو اور آتی جاتی اور سوتی یعنی لیٹی اور ایک روایت انس سے
اسطرح آتی ہی کہ کہا تہے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایک دن ساتھہ روشنی اور شعاع و نور کی

کہ یہ کہا تھا ہنے اسکو پہلے اسکے پس تعجب کے ذکر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی روشنی و نور سے کہ ناگہاں جبرئیل آگئے پس پوچھا جبرئیل سے
کیا ہے واسطے آفتاب کے کہ نکلا ہے ایسا روشن و نورانی کہ نہیں دیکھا ہنے اوسکو کہ نکلا ہو پہلے اس سے کہا یہہ اس سبب سے ہے کہ معویہ بن معویہ لیثی
مرگیا ہے مدینہ مین آج پس بھیجی اللہ نے طرف اوسکی ستر ہزار فرشتے کہ نماز پڑہین اوسپر کہا یہہ کس سبب سے ای جبرئیل کہا تھا بہت پڑہتا قل ہو اللہ
احد کہڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات رات اور دن مین بہت پڑہا اوسکو اس لیے کہ یہہ نسبت ہے تمہارے رب کی اور جو کوئی پڑہے اسکو پچاس بار بلند
کرتا ہے اللہ اوسکے لیے پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہے اوس سے پچاس ہزار برائیان اور لکھتا ہے اوسکے لیے پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ
پڑہے اسکو زیادہ دیوے اللہ تعالیٰ ثواب کہا جبرئیل نے پس کیا سمیٹ لون تمہارے لیے زمین پس نماز پڑہو تم اوسپر کہا کہ ہان پھر نماز پڑہی
حضرت نے اوسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین ہین جو کوئی کرے اونکو واسطے پورا کرنے ایمان کے داخل ہوگا
جس دروازے جنت کے سے کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حورعین سے جس سے چاہیگا جو کوئی معاف کرے قاتل اپنے سے اور ادا کرے
دین خفیہ اور پڑہے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابوبکر نے اور اگر ایک کرے اِن مین سے یا رسول اللہ فرمایا ایک
کرے انمین سے یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بھی یہی ثواب پاویگا + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے
قل ہو اللہ احد ہزون مین پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کے قبر اپنی سے اے مدح کرنیوالے اللہ کے داخل ہو جنت
مین + اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے بسم اللہ کہنے اپنے طعام پر
پس چاہیے کہ پڑہے قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ احد جو وقت
کہ داخل ہو گھر اپنے مین دور ہوتی ہے محتاجگی گھر والون سے اور ہمسایون سے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئی میرے پاس جبرئیل اچھی صورت مین ہنستے ہوے خوش اور کہا ای محمد علی اعلیٰ تجھے سلام فرماتا ہے
اور فرماتا ہے کہ ہر چیز کے لیے نسب ہے اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہے پس جو شخص کہ آویگا میری پاس امت تیری اس حال مین کہ پڑہتا ہی ہوگی قل ہو اللہ
احد ہزار بار کبھی دونگا اوسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اوسکو نزدیک عرش اپنے کے اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی ستر آدمیون کے حق مین
اون لوگون مین سے کہ واجب ہوگا عذاب اور اگر نہ لازم کیا ہوتا مین اپنے نفس پر بکل نفس ذائقۃ الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اوسکی اور ایک روایت
مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑہے بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
سات سات بار پناہ مین رکہتا ہے اوسکو اللہ برائی سے دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار ہوتا ہے
پڑہنا اوسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گھوڑون بالگام و بازین سے کہ دیوے فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور کعب احبار سے ہے کہ کہا کہ جو کوئی
پڑہے قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ گوشت اوسکے کو آگ پر اور کعب احبار سے یہہ بھی آیا ہے کہا کہ جو کوئی مواظبت کرے اوپر پڑہنے قل ہو اللہ
اور آیۃ الکرسی کے دس بار رات و دن مین واجب کرے خوشنودی اللہ تعالیٰ کی بڑی اور ہوگا ساتھہ انبیا اوسکی کے اور بچایا جاتا ہے
شیطان سے اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کے ہزار بار دیتا ہے اوسکو اللہ جو کچھہ مانگے اور ایک روایت
مین ہے کہ جو کوئی پڑہے اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لے لیا نفس اپنا اللہ سے یعنی آزاد ہوا آگ سے اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی پڑہے
اسکو دو سو بار ہوتا ہے اوسکے لیے ثواب پانسو برس کی عبادت کا اور ایک روایت مین ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نکاح کیا حضرت
علی نے کا حضرت فاطمہ رض سے منگایا پانی پھر کلی ڈالی اوس مین پھر لیگئے علی رض کو ساتھہ اپنے یعنی گھر مین اور چھڑکا وہ پانی انکے گریبان مین اور

Marfat.com

درمیان دونون مونڈھون اونکی کے اور اللہ کی پناہ مین دیا اونکو ساتھہ پڑہنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے
اور ایک روایت مین ہے کہ جس نے پڑہی قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کے پہلے کلام کرنیکے کسی سے اوٹھائی جاتی ہین اوسکی لیے اوسدن مین عمل پچاس
صدیقون کے **باب** باب ہے بیچ بیان متعلقات پہلی باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِی مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوْا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرگیری کرو قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو تاکہ بھولو نہین پس قسم ہے اوس ذات کے
کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہے کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتا ہے سینے سے بہ نسبت اونٹ کی رسی اپنی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سے غفلت کرے تو اونٹ رسی مین سے نکل بھاگتا ہے اسیطرح سے قرآن اگر نہ پڑہا کرے اسکو اور خبر نرکھے اسکی تو اوس سے
بہی زیادہ سینے مین سے نکل جاتا ہے یعنی جلد بھول جاتا ہے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ نُسِّیَ وَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ
مِنَ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِهَا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بری چیز ہے واسطے
ایک اونکی کے یہہ کہ کہے بھول گیا مین آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہہ کہے کہ بہلایا گیا اور یاد کرتے رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانیوالا ہے سینہ لوگون
کی سے بہ نسبت چارپایون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندہی ہون ساتھہ رسی اپنی کے **ف** بھول گیا کہنا اسکے لیے
منع ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دیا اور بھول گیا مین بسبب بے پروائی کی اور اس کہنے مین کہ بہلایا گیا ظاہر کرنا حسرت اور تقصیر کا ہے بیچ حاصل
کرنے اس سعادت و نعمت کے ☆ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ کَمَثَلِ
صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَۃِ اِنْ عَاهَدَ عَلَیْهَا اَمْسَکَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر رض سے یہہ کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوای اسکے نہین کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل اونٹ والے کے کہ اونٹ باندہا گیا ساتھہ پابندی کی اگر خبرگیری
رکھتا ہے اوسکی تھنبیاتا ہے اوسکو اور اگر چھوڑ دیتا ہے اوسکو جاتا رہتا ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَیْہِ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْہُ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جندب بن عبداللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو قرآن جب تک کہ خواہش کرین اوسپر
دل تمہارے پس جسوقت کہ آپس مین مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلونکا پس کھڑے ہو اوس سے یعنی پڑہنا موقوف کرو نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ جس صورت مین کہ دل نہ لگے تو نہ پڑہنا افضل ہے بغیر حضور کے پڑہنے سے لیکن یہان ایک نکتہ ہے
کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اور نفس کو ریاضت مین ڈالے تا بہت پڑہنے سے ملال نہ آوے بلکہ خوشی زیادہ ہو اس لیے کہ کاہل اور آسودہ دل
کہ عادت ریاضت کی نہین رکھتے جلدی ملول ہو جاتے ہین ایک تو ایسی ہوتی ہین کہ ایک سیپارہ پڑہتے ہین ملول ہوتی ہین اور ایک ایسی ہوتی ہین
کہ ایک سیپارہ ساتھہ ذوق شوق کے پڑہتے ہین کہ ملول ہرگز نہین ہوتی ☆ع ☆ح **وَعَنْ** قَتَادَۃَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ رض کَیْفَ کَانَتْ
قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰہِ وَیَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ
وَیَمُدُّ بِالرَّحِیْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا پوچھے گئے انس کسطرح سے تھی قرأۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تھی قرأۃ درازی
کے ساتھہ پھر پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم درازکرتے تھے ساتھہ بسم اللہ کے یعنی الف اللہ کو مد کرتے اصلی بقدر الف کے اور درازکرتے تھے ساتھہ

Marfat.com

رحمن کو یعنی اسکی بہی الف کو اوسیطرح اور دراز کرتی تہی ساتھہ رحیم کے یعنی ی کو مدکرتی اصلی یا عارضی نقل کی یہہ بخاری **ف** تہی
قراءۃ دراز کی کے ساتھہ مراد یہہ ہی کہ حضرت مدکرتی حروف مد اور لین کو بقدر معروف کے اور شرط معلوم کی نزدیک ارباب وقوف کے اور کہا طیبی نے
کہ حروف مد کی تین ہین واو الف ی پس جبکہ ہو بعد انکی ہمزہ مدکری بقدر الف کے اور بعضون نے کہا کہ بقدر دو الفونکی یا پنج الفون تک اور مراد بقدر الف کے
بقدر دراز کی آواز کی ہی جسوقت کہ کہی یا یا تا اور اگر ہو بعد انکی تشدید مدکری بقدر چار الفون کی اتفاقا مانند دابۃ کے اور اگر بعد انکی ہو ساکن مدکری بقدر
دو الفون کی اتفاقا مانند صاد اور یعلمون کے اور اگر ہو بعد انکی غیر ان حروف کی نہ مدکری مگر بقدر نکلنی اوسکی کے مونہہ سی مانند ایاک کے اور مدات
بسم اللہ کی اسی قبیلہ کی ہین ✦ ح ✦ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لشیء ما اذن
لنبی یتغنی بالقرآن متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سنتا اللہ تعالی کسی چیز کو
مانند سننی کی آواز نبی کو کہ خوش آوازی سی پڑہتا ہو قرآن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قبول نہین کرتا اور دوست نہین رکہتا کسی چیز کو
اون چیزون مین سی کہ سنی جاتی ہین جیسا کہ دوست رکہتا ہی آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سی پڑہتا ہی قرآن ✦ ح ✦ **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی حسن الصوت بالقرآن یجھر بہ متفق
علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان رکہتا ہی اللہ یعنی نہین قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان
رکہتا ہی واسطے نبی کے کہ خوش آوازی کرے ساتھہ قرآن کے اوس حال مین کہ پکار کر پڑہے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یتغن بالقرآن رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کرے ساتھہ قرآن کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی خوب
ہی خوش آوازی کرنی قرآن پڑہنی مین بشرطیکہ تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرح سی نہو اور راگ کی طور پر بہی نہو اور
جو شخص کہ پڑہے قرآن کو جان کر راگ مین تو حرام ہی پڑہنا نہ پڑہنا چاہیے ✦ مولانا ✦ من الشروح **وعن** عبد اللہ بن مسعود
قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر اقرأ علی قلت اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ
من غیری فقرأت سورۃ النساء حتی اتیت الی ھذہ الایۃ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء
شھیدا قال حسبک الان فالتفت الیہ فاذا عیناہ تذرفان متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا
مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ منبر پر تہی پڑہ روبرو میری کہا مینی پڑہون مین روبرو آپکی حال آنکہ آپ پر اوتارا گیا ہی قرآن فرمایا
تحقیق مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ سنون قرآن غیر اپنی سی کہا ابن مسعود نی پس پڑہی مینی سورہ نسا یہانتک کہ پہنچا مین اس آیت تک پس
کیا کرینگی یہہ یہود وغیرہ جسوقت کہ لاوینگی ہم ہر امت مین سی ایک گواہ یعنی اونکی فعلون کی گواہی دیگا نبی اونکا اور لاوینگی تجکو
اس امت پر گواہ فرمایا حضرت نی پس موقوف کر پڑہنا اب یعنی اس لیے کہ مین مشغول ہوتا ہون ساتھہ فکر کرینگی اس مین پھر التفات کیا
مینی طرف حضرت کی پس نا گہان آنکہین حضرت کی آنسو بہاتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آپ پر اوتارا گیا ہی یعنی قرآن پڑہنا
حق آپ ہی کا ہی کہ جیسا اوتارا گیا ہی ویسا پڑہین گی اور کو کیا یارا کہ آپ کی روبرو پڑہی اور مین دوست رکہتا ہون یعنی بعضی وقت کہ حاصل
ہوتا ہی عارف کو اوس مین سکوت جیسیکہ کہا گیا ہی من عرف اللہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی اور ہوتی ہی کہ اوسکی حق مین یون کہا
گیا ہی من عرف اللہ طال لسانہ حاصل یہہ کہ بعضی وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہی سکوت کرتا ہی اور بعضی وقت ہوشیار ہوتا ہے

(جسنے پہچانا اللہ کو گونگی ہوئی زبان اوسکی)

Marfat.com

حقائق و معارف وغیرہ بیان کرتا ہو اور اور سی سننے مین فائدہ یہہ ہو کہ معانی خوب سمجھ مین آتی ہین اور فکر اور سوچ کامل ہوتی ہے اور مقصود آیت مذکورہ سی یاد دلانا دن قیامت کا ہو اس لیے حضرت ہول لوسدن کا اور ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کر کر روے کہ حضرت بڑی شفیق اور عنایت فرما اپنی امت کی ہین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃٍ کلما ذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرہ الغافلون ٭

ع ٭ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کو کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجہپر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نے کہ اللہ تعالی نے نام لیا میرا روبرو آپ کے فرمایا کہ ہان کہا ابی نے تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک پروردگار عالمون کے فرمایا کہ ہان پس بہہ آنسو دونون آنکہون ابی کے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا ابی کو کہ تحقیق اللہ نے حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجہپر سورۂ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نے کیا نام لیا ہے میرا فرمایا ہان پس روئے ابی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑی قاری تھے کہ حضرت نے اونکی حق مین فرمایا تھا اَقْرَاُكُمْ اُبَيٌّ یعنی بڑی قاری تم مین ابی ہین اور اللہ تعالی نے نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہہ بات بسبب عاجزی اور گم نامی اپنی کے اور ازراہ تعجب کے کہے کہ مین کہان لائق اس مرتبہ کی ہون یا ازراہ ذوق ولذت کے کہے کہ یہہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی کا بسبب حاصل ہونے خوشی کے تھا کہ وقت لطف ووصال محبوب کے آتا ہی اور حقیقت مین غم آنکہون کی راہ سی باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی کے پڑہنے کا اس لیے حکم ہوا کہ مختصر ہی اور فوائد اس مین بہت ہین کہ اصول دین کی اور وعد و وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی پڑہنا قرآن کا ماہر قرآن اور اہل علم وفضل کے آگے اگرچہ قاری افضل ہو سننے والے سے ٭ ح ٭ س **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ اور روایت ہی ابن عمر کی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنے سے مع قرآن کی طرف ملک دشمن کی یعنی دار الحرب کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کے مین ہے کہ نہ سفر کرو مع قرآن کے اس لیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ لیوے اوسکو دشمن ف اگر کوئی کہی کہ لکہنا قرآن کا مصحف مین آنحضرت کے زمانی مین نہ تھا بلکہ بعد حضرت کے زمانیکو مقرر ہوا پس یہہ کیونکر بنی کہ حضرت نے منع کیا سفر کرنے سے ساتھہ قرآن کے جواب یہہ کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین نہ لکہا گیا تھا ولیکن جو کچہہ نازل ہوتا ہر کوئی اپنے لیے صحیفہ مین لکہکر رہنے دیتا یا یہہ خبر غیب کی دی کہ بعد میرے زمانیکے جو لکہا جاوے گا اوسکو ساتھہ نہ لیجاوین کفار کے ملک مین اور کہا بعضے علماء نے کہ ساتھہ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کے مکروہ ہی اور اگر کوئی خط کفار کو بہیجے اور اوس مین آیت لکہے تو مضایقہ نہین اس لیے کہ حضرت نے ہرقل کے خط مین یہہ آیت لکہی تھی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم ٭ ح ٭ ع ٭

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهٰجِرِيْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَّقْرَءُ عَلَيْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ

Marfat.com

فسلم ثم قال ما کنتم تصنعون قلنا کنا نستمع الی کتاب اللہ تعالیٰ فقال الحمد للہ الذی جعل من امتی من امرت
ان اصبر نفسی معہم ثم قال فجلس وسطنا لیعدل بنفسہ فینا ثم قال بیدہ ھکذا فتحلقوا وبرزت وجوھھم
لہ فقال ابشروا یا معشر صعالیک المھاجرین بالنور التام یوم القیمۃ تدخلون الجنۃ قبل اغنیاء الناس
بنصف یوم وذلک خمسمائۃ سنۃ رواہ ابو داؤد۔ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا بیٹھا مین ہم بیچ ایک جماعت عنرہا
مہاجرین کے یعنی اصحاب صفہ کی اور تحقیق بعضے اونکی البتہ اوٹ کرتے تہے ساتھہ بعضے کے بسبب ننگی ہونیکی اور پڑہنیوالا پڑہتا تھا
قرآن ہمپر کہ ناگہان آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کھڑے ہوے ہمپر پس جبکہ کھڑی ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہا پڑہنیوالا
والا پھر سلام علیک کی حضرت نے پہر فرمایا حضرت نے کیا کرتے ہوتم عرض کیا ہمنے سنتے ہین ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہی اوس خدا کہ کہ پیدا کیے
امت میری سے وہ شخص کہ حکم کیا گیا مین یہہ کہ صبر کرون مین نفس اپنے کو ساتھہ اونکے کہا راوی نے پھر بیٹھہ گئے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم درمیان ہماری یعنی نہ کسیکے پہلو مین تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو ہم مین پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھہ سی اسطرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ
کر کر بیٹھو پس حلقہ باندہا اور ظاہر ہوئی مونہہ اونکی واسطے حضرت کے پس فرمایا خوشوقت ہوا ی گروہ مفلس مہاجرین کی ساتھہ نور پورے کی دن قیامت کے داخل ہوگے
جنت مین پہلے دولتمندون سی آدہے دن اور یہہ آدہا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہہ ابو داؤد **ف** اور تحقیق بعضے اونکی الخ یعنی
جس پاس کپڑا کم ہوتا بہ نسبت کپڑے یار اوسکے کے وہ بیٹھتا پیچھے یار اپنی کے پردہ کرنیکے لیے اور مراد ننگی ہونے سے ننگا ہونا سوائے
ستر کے ہے اور پردہ اس لیے کرتے تھے کہ آدمیت مقتضی نہین اسکی کہ کھولے اوپیچز کو کہ عادت اوسکی کھولنے کی نہین اور مقصود
اس سی بیان کرنا فقر و احتیاج اونکی کا ہے کہ کپڑا بھی درست بدن پر نہ رکھتے تھے اور اوس سبب سی آپس مین ملکر بیٹھتے تا ایک طرح کی پوشیدگی
حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرت نے اس سے معلوم ہوا کہ سلام علیک کرنے قرآن کے پڑہنیوالے سے مکروہ ہی جیسیکہ فقہ مین مذکور
ہی اور لکھا ہی علماء نے کہ اگر کوئی سلام علیک کرے قرآن پڑہنیوالے سے تو جواب اوسکا لازم نہین اور کیا کرتے ہو حضرت نے
پوچھا اون سے جان بوجھکر تا کہ بشارت دین اونکا جواب سنکر اور حکم کیا گیا مین الخ یہہ اشارا ہی اس آیت کی طرف * واصبر نفسک
مع الذین یدعون ربھم آخر آیت تک اور معنی لیعدل الخ کی یہہ ہین کہ تا کہ ہون عدل کرنیوالے ساتھہ بٹھانے نفس اپنی کے بیچون بیچ
مین تا کہ قرب سب سی برابر ہو اور طیبی نے یہہ معنی کہی ہین کہ تا کہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو درمیان ہماری اور ممتاز ہون ہم سی اور پس
حلقہ باندہا یعنی سامنے چہرہ مبارک حضرت کی اور ظاہر ہوتی مونہہ اونکی یعنی اسطرح بیٹھے کہ دیکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کی مونہہ
کو اور ساتھہ نور پورے کی اس مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نور اغنیا کا نہین ہونیکا پورا اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے
دوست رکھا آخرت اپنی کو ضرر پہنچایا دنیا اپنی کو اور جسنے دوست رکھا دنیا اپنی کو ضرر پہونچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی
کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلے دولتمندون سے جانا چاہیے کہ مراد فقراء سے فقراء صالح اور صابر ہین اور دولتمندون سے
دولتمند صالح اور شاکر ادا کرنیوالے حق اموال اپنی کے پس وہ کھڑے کیے جاوینگے میدان محشر مین حساب کی لیے کہ کہان سے حاصل کیا
مال اور کہان صرف کیا اس سے معلوم ہوا کہ حصہ فقراء کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ اغنیا سے اس لیے کہ باقی اغنیا فی الجملہ راحت
دنیا مین اور وہ محروم ہی * ع * **وعن** البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینوا القرآن
باصواتکم رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم فرزینت دو قرآن کو ساتھ آوازون اپنی کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مراد زینت دینی سی یہہ ہے کہ ترتیل و تجوید سی اور نرمی آواز سی پڑہی اور راگ مین پڑہنا قرآن کو اسطرح کہ زیادتی اور نقصان ہو حرفون مین یا حرکات مین حرام ہے اسطرح کا پڑہنہو والا فاسق ہوتا ہی اور سننے والا گنہگار اور واجب ہی اس شخص کو منع کرنا اسواسطے کہ بہت بڑی بدعت ہی ۴ **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی شخص کہ پڑہی قرآن پہر بھول جاوی اوسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سے دن قیامت کے کٹا ہوا ہاتھ نقل کی یہہ ابو داؤد اور دارمی نے **ف** بھولنا ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ دیکھکر بھی نہ پڑہ سکے اور امام شافعی کے نزدیک یہہ ہی کہ یاد کیا ہوا یاد نہ پڑہ سکے یا معنی یہہ ہین کہ چھوڑدی پڑہنا اوسکا بھولا یا نہ بھولے ۴ ع ۴ یا بھولنا استعداد والیکا یہہ ہی کہ یاد کیے ہوے کو یاد نہ پڑہ سکے اور بھولنا غیر استعداد والی کا یہہ ہی کہ دیکھکر بھی نہ پڑہ سکے اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکھنے کے اور یاد کرنیکے بھولنا بہت گناہ ہی پس چاہیے کہ اوسکی پڑہنے سے تغافل نکرے اور ہمیشہ اور بہت پڑہتا رہے ۴ مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا نے درود ہو جیو اللہ کا اوپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجھا یعنی خوب نہین سمجھا وہ شخص کہ پڑہا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے **ف** کہا طیبی نے مراد یہہ ہی کہ سمجھا ظاہر معانی قرآن کی اور دقائق قرآن کے سمجھنے کو عمرین بھی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کے بھی دقائق نہین سمجھ سکتا اور مراد نفی سمجھہ کی ہی نہ نفی ثواب پہر سمجھمین متفاوت ہین لوگون کی انتہی جانا چاہیے کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سلف سی کہ ختم کرتے قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتے ختم کرنا تین دن سی کم مین ۴ وہ یہہ سمجھے ہون کہ یہہ حکم مختلف ہی باعتبار اشخاص کے یا یہہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم ۴ مولانا اور اورون نے نہین عمل کیا اسپر پس ختم کرتے تھے ایک جماعت ایک رات دن مین ایک بار اور بعضے دو بار اور بعضے تین بار اور بہتون سے ایک رکعت مین بھی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضے دو مہینے مین ایک ختم کرتے اور بعضے ہر مہینے مین اور بعضے دس دن مین اور بعضے سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل اسی پر تھا اور روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن عمر کو کہ پڑہ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتے ہین اور صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یہہ قید ملا علی رح نے اس لیے لگائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکھا ہی کہ روز جمعہ کے اول قرآن سے اخیر سورہ مائدہ تک پڑہے اور روز ہفتہ کے انعام سے آخر سورۂ توبہ تک اور اتوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک اور بدھ کو زمر سے آخر رحمٰن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑہے واسطے قضاے اکثر حاجات کے اس ختم کو مجرب لکھا ہے علمانے اور اسیطرح ختم فمی بشوق کو واسطے کشائش رزق کے اور اور حاجت روائی کے مجرب کہا ہی اور اسکو بھی جمعہ سے شروع کرنیکو کہا ہی کذا فی المغنی الطالب حاصل اسکا یہہ ہوا کہ ختم فمی بشوق اور ہی اور ختم الاحزاب اور اور ملا علی رح کے قول کا حاصل یہہ ہی کہ ختم احزاب کی کتنی ہین ترتیبین علمانے نقل کی ہین لیکن صحیح تر ترتیب اوسکی فمی بشوق ہی پس دونون ایک ہی ہوی ۴ ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یعنی سات منزلین سات دن مین اسطرح پڑہی کہ اونکی سرون پر حروف فمی بشوق کی

واقع ہون بیان اسکا یہہ ہی کہ ف سی اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کی اور میم سے طرف مائدہ کی اور ری سی طرف یونس کی اور ب سی طرف بنی اسرائیل کی اور شین سی طرف شعرا کی اور واو سی طرف والصافات کی اور ق سی طرف سورہ ق کی یہہ ترکیب حضرت علی کی طرف نسبت کرتے ہین کہ اونسے منقول ہی اور کہا نووی نے مختار یہہ ہی کہ یہہ مختلف ہی ساتھہ اختلاف اشخاص کی پس جسکو کہ دقائق و معارف خوب سوجھتی ہون کلام اللہ کے وہ اقتصار کرے اوسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اوس چیز کا کہ پڑہی اور جو کوئی مشغول ہو علم کی پھیلانی مین یا جھگڑون کی فیصلہ کرنے مین پس وہ اکتفا کرے اوسقدر پر کہ نہ باز رکہی اس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقہ اہل و عیال کے مین مشغول ہو اوسکے لیے بہی یہی حکم ہی اور جو کہ ان مین سی نہو پس بہت پڑہی جسقدر پڑہ سکی بشرطیکہ حد ملال اور سرعۃ قراءۃ کو نہ پہونچے ع ح ۔ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑہنی والا قرآن کا مانند ظاہر دینی والی صدقہ کے ہی اور آہستہ پڑہنی والا قرآن کا مانند چپکی دینی والے صدقہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی ف یعنی چپکی سی جو صدقہ نفل دی تو ثواب زیادہ ہی بہ نسبت ظاہر دینی کی پس اسیطرح چپکی پڑہنا افضل ہی پکار کر پڑہنے سی کہا طیبی نے کہ حدیثین پکار کر پڑہنی کی فضیلت مین بہی آئی ہین اور چپکی پڑہنی کی فضیلت مین بہی پس تطبیق انمین یہہ ہی کہ چپکی پڑہنا افضل اوسکے لیے ہے کہ ڈرتا ہو ریا سے اور پکار کر پڑہنا افضل ہے اوسکے لیے کہ نہ ڈر رکہتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دی کسیکو نمازیون مین سی یا سوتی ہوون مین سی یا اور کسیکو اور پکار کر پڑہنا افضل اس لیے ہے کہ اوسکا نفع اورونکو بہی پہنچتا ہی کہ لوگ سنتے ہین یا سیکہتے ہین یا ذوق پاتے ہین یا افضل اسلیے ہی کہ پکار کر پڑہنا شعار دین سی ہے اور بیدار کرتا ہی قاری کے دلکو اور اوسکیطرف دہیان لگنے کو اور دور کرتا ہی نیند کو پڑہنی والے کے دل سے اور اورونکو شوق دلاتا ہی عبادت کا پس جسکو ان تینون مین سی کوئی نیت حاصل ہو پکار کر پڑہنا اوسکو افضل ہے ع ۔ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ایمان لایا ساتھہ قرآن کے وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہین اسناد اسکی قوی ف جس نے حلال جانا اوس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہہ ہین کہ ایمان کامل قرآن پر نہ لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتھہ اون چیزون کے کہ حرام ہین قرآن مین یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزون قرآن کا حق ایمان لانیکا قرآن پر یہہ ہی کہ عمل کرے اوسپر جیسیکہ حق محبت یہہ ہی کہ متابعت کرے محبوب کی ع ح ۔ وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی لیث بن سعد سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اوسنے نقل کی یعلی بن مملک سی یہہ کہ اوس نے پوچہا ام سلمہ سے حال قرارۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نے بیان کی قرارۃ واضح حرف حرف جدی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنی حضرت اسطرح پڑہتی تہے کہ ممکن تہا گننا حرفون قرارۃ کیکا مراد یہہ ہی کہ خوب ترتیل سے بطور تجوید کی پڑہتی تہے اور کہا طیبی نے کہ بیان کرنا ام سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہی ایک تو

Marfat.com

یہہ ہی کہ اونہون نے بیان کیا کہ حضرت اس اس طرح پڑہتے تھے اور دوسری یہہ کہ ام سلمہ نے پڑہی قراءۃ ترتیل سے جیسی حضرت پڑہتے تھے کہا ابن عباس نے کہ پڑہسنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سے محبوب تر ہی میرے نزدیک ساری قرآن کے بغیر ترتیل کے ✦ ع **وعن** ابن جریج عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ اور روایت ہی ابن جریج سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے اوسنے نقل کی ام سلمہ سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑہتی تھے اپنی قراءۃ پڑہتے تھے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑہتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہرتے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا نہین سند اسکی متصل اس لیے کہ لیث نے روایت کی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اوس نے نقل کی یعلی بن مملک سے اوس نے نقل کی ام سلمہ سے یعنی جیسکہ پہلی حدیث مین گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہی صحیح تر ہے ف کہا بعضون نے کہ یہہ روایت نہین ہی لائق حجت کی اور نہین پسند کرتے ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف تام مالک یوم الدین پر ہی اسلیے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تر ہی ذکرہ الطیبی اور جمہور کے نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کی کہ متعلق ہین آپس مین وصل اولی ہی اور جزری کہتے ہین کہ مستحب ہی وقف اور دلیل پکڑی ہے اونہون نے ساتھہ اسی حدیث کی اور اسی پر اور شافعیہ ہین اور جمہور نے جواب یہہ دیا ہی کہ یہہ وقف اس لیے تہا کہ تا معلوم کردا دین سننے والون کو سر ی آیتون کی واللہ اعلم ✦ ع ✦ ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَأُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُوْنَهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ روایت ہی جابر سی کہ کہا نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑہتے تھے قرآن اور ہم مین تھے گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑہو ہر ایک شخص اچہا پڑہتا ہی اور آویگی ایک قوم سیدہا کرینگے قرآن کو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نرکہین گے آخرت پر نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف عجمی یعنی سوای اہل عرب کے فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کے تہی اور قراءۃ اون گنوارون کی اور عجمیون کے مانند اہل عرب کے نہ تہی باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ تم سبکی قراءۃ اچہی اور لائق ثواب کی ہی اس لیے کہ اختیار کیا تمنے آخرت کو دنیا پر تکلفانہ آراستہ کرنے زبانون مین کچہہ ضرر نہین اور تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ سیدہا کرینگے قرآن کو جیسا سیدہا کیا جاتا ہے تیر یعنی خوب سنوارینگے الفاظ اور کلمات قرآن کو اور تکلف کرینگے رعایت مخرجون مین واسطے دکہانے اور سنانے اور فخر و شہرت کے جلدی کرینگے بدلے قران کے دنیا مین اور نرکہینگے آخرت یعنی دنیا کے فائدے کے لیے پڑہینگے آخرت کے ثواب سے کچہہ غرض نہ رکہینگے پس دنیا کو آخرت پر ترجیح دینگے اور دین کو بدلے دنیا کے بیچینگے حاصل یہہ کہ قرآن کے پڑہنے مین خلوص چاہیے اور فکر کرنا اوسکے معانی مین نرے الفاظ مخارج سے نکالنے اور خوش آوازی سے پڑہنا کچہہ کام نہین آتا ✦ ع ✦ ح **وعن** حذیفة قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِي قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِي كِتَابِهِ اور روایت ہی حذیفہ سے

ف صحیحی ابن حجر میں ہے اور انکو ترجیح دی ہے علی بن المدینی اور ابو عبید نے اور ابن عبد البر نے اور ابو عمرو نے اور ابو الفضل عراقی نے اور ابن حزم نے اور ابن تیمیہ نے اور ابن القیم نے اور ابو شامہ نے اور ابو الحسن سخاوی نے اور ابو العلاء ہمدانی نے اور ابو محمد مکی نے اور ابو العباس قرطبی نے اور ابو الحسن ابن القطان نے اور ابو الولید باجی نے اور ابو بکر ابن العربی نے اور ابو الحسن قابسی نے اور ابو بکر ابن الطیب نے اور ابو المعالی نے اور ابو الحسن ابن بطال نے اور ابو الحسن ابن التین نے اور ابو عبد اللہ مازری نے اور قاضی عیاض نے اور ابو الحسن ابن الحصار نے اور ابو الحسن ابن الحداد نے اور ابو عمران فاسی نے اور ابو الحسن ابن الحاج نے اور ابو عبد اللہ ابن ابی جمرہ

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو قرآن بطور عرب کے اور آوازون اونکی کے اور بچو تم طور اہل عشق کے سی اور طور اہل کتابون کے سے اور آویگی پیچھے میری ایک قوم کہ بنا کر پڑہینگے قرآن مانند بنا نی راگ کے اور نوحہ کے حال اونکا یہہ ہوگا کہ نہ بڑہیگا قرآن حلقون اونکی سے یعنی قبول نہین ہونیکا فتنہ مین پڑے ہون گے دل اونکے اور دل اون لوگون کے کہ اچھا لگیگا اونکو پڑہنا اونکا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین **ف** بطور عرب کے اہل عرب بلا تکلف پڑہتے ہین اپنے دلکی امنگ سے بغیر رعایت قوانین موسیقی کے اوسطرح تم بھی پڑہو اور لفظ و اصواتہا عطف تفسیری ہے اور بچو طور اہل عشق کے سے الخ یعنی جو کہ عاشق ہین اور غزلین اور شعر پڑہتے ہین اور رعایت قواعد موسیقی کے کرتے ہین اونکے طور پر قرآن نہ پڑہو اور یہود و نصاری بھی اپنی کتابون کو پڑہتے تھے مانند اسکے اوس طرح پڑہنے سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور فتنہ مین پڑے ہون گے دل اونکے یعنی مبتلا ہون گے حب دنیا مین اور لوگون کو اچھا لگتے ہین

ع ۲ ح **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھی طرح پڑہو قرآن کو ساتھ اپنی آوازون کے یعنی ترتیل و خوش آوازی سے پڑہو اسلیے کہ آواز اچھی زیادہ کرتی ہے قرآن مین خوبی نقل کی یہہ دارمی نے **وَعَنْ** طَاؤُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ اُرِيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے طاؤس سے بطریق ارسال کے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمیون مین سے بہت خوب ہے از روی آواز کے واسطے پڑہنے قرآن کے اور بہت خوب ہے پڑہنے مین یعنی از راہ ترتیل کے و ادا کے فرمایا وہ شخص کہ جسوقت سنے تو اوسکو پڑہتے گمان کرے تو یہہ کہ وہ ڈرتا ہے اللہ سے کہا طاؤس نے اور تھا طلق ایسا ہی نقل کی یہہ دارمی نے **ف** وہ ڈرتا ہے اللہ سے یعنی تیرے دل پر تاثیر ہوا اوسکی پڑہنے کی یا ظاہر ہون اوسپر نشانیان خوف الٰہی کی مانند متغیر ہونے رنگ کے اور کثرت رونے کی اور طلق تابعی تھے اور مولف نے لکہا ہے کہ صحابی تھے ع ۲ ح **وَعَنْ** عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَافْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تُعَجِّلُوْا ثَوَابَهُ فَاِنَّ لَهُ ثَوَابًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبیدہ ملیکی سے اور تھا وہ صحابی حضرت کو کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن سے اور پڑہو قرآن کو حق پڑہنے اوسکا اوقات رات اور اوقات دن کی مین اور ظاہر کرو قرآن کو اور آواز خوش مین پڑہو اوسکو اور فکر کرو اوس چیز مین کہ اوس مین ہے تاکہ تم مطلب یاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اوسکی کے یعنی دنیا مین اوسکا بدلا نہ چاہو اسلیے کہ واسطے اوسکے ہے ثواب بڑا آخرت مین نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** نہ تکیہ کرو قرآن سے یعنی غافل نہو تلاوت قرآن سے اور ادای حقوق اوسکے سے بلکہ پڑہا کرو اور حق بھی ادا کیا کرو کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور سمجھو معانی اوسکا اور عمل کرو اوسپر اور کہا ابن حجر نے کہ حرام ہے تکیہ کرنا قرآن نو اور پاؤن پھیلانا اوسکی طرف اور کہنا کسی چیز کا اوسپر اور پیٹھہ کرنے اوسکی طرف اور روندنا اوسکو اور پھینکدینا اوسکو اور مکروہ ہے فال نکالنی اوس مین اور بعضے مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور پڑہو حق پڑہنے اوسکی کا حق پڑہنے اوسکے مین چار باتین چاہیین ایک تو یہہ کہ لفظون کو درست پڑہنا اور دوسرے معنون کو سمجھنا اور تیسری معنون کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اوسکے موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑہو اور

Marfat.com

تعلیم کرو اور عمل کرو اور لکھو اوسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اور ہول کی اون مین خوب فکر کرو ع

مولانا **باب ف** اکثر نسخون مین نرا باب لکھا ہی یعنی یہہ باب ہی بیچ بیان اور متعلقات قرآن کی اور بعضے نسخون مین ہی باب اختلافات القرآن وجمع القرآن یعنی باب ہی بیچ بیان اختلافات قرارۃ اور لغات اوسکی کے اور جمع کرنے قرآن کی اور مراد جمع قرآن سے لکھنا اوسکا ہی ایک مصحف مین ع ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روایت ہی عمر بن الخطاب رضؓ سی کہ کہا سنا مینی ہشام بن حکیم بن حزام سی کہ پڑہتا سورۃ فرقان غیر اوسکی کہ پڑہتا تہا مین اوسکو اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہائی تہی مجکو وہ سورۃ پس قریب تہا مین کہ جلدی کرون اوسپر یعنی لڑون اوس سی پہلے تمام کرینکے پہر مہلت دی مینی اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوا پڑہنی سی پہر ڈالی مینی اوسکی گردن مین چادر اوسکی اور کہینچا اوسکو پہر لایا مین اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مینی سنا ہی اس سی کہ پڑہتا ہی سورۃ فرقان اوپر غیر اوس طرح کی کہ پڑہائی تہی مجکو وہ سورۃ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دی اسکو ای عمرؓ اور فرمایا ہشام کو پڑہ تو پس پڑہا ہشام نے اوسطرح کا پڑہنا کہ سنا تا مینی اوسکو پڑہتی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح سی اتاری گئی پہر فرمایا مجکو کہ پڑہ تو پس پڑہی مینی پہر فرمایا اسی طرح سے اتاری گئی ہی یہہ سورہ تحقیق یہہ قرآن اوتارا گیا سات طرح پر پس پڑہو جو ہوسکی اوس مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہین **ف** اس حدیث کی معنون مین علما کو بہت اختلاف ہی قریب چالیس قول کی آئی ہین ایک قول یہہ ہی کہ یہہ حدیث متشابہات سی ہی اسکی معنی خوب طرح سی ہر کسیکو معلوم نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ قراءتین اگرچہ زیادہ ہین سات طرح سی لیکن رجوع کرتے ہین طرف سات وجہون کی اختلافات سی پہلے وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اوسکی مین ساتھہ زیادتی اور نقصان کی دوسری وجہ تغیر ہونا ساتھہ صیغہ جمع اور واحد کی تیسرا اختلاف مذکر اور مونث کا چوتہا اختلاف تصریف یعنی حرف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح اور کسرہ اور ضمہ کی مانند میّت اور میِّت اور یَقنَط اور یَقنِط اور یعرش اور یعرُش کی پانچوین اختلاف حرکات کا چہٹا اختلاف حروف کا مانند لکن الشیاطین بعضون نے پڑہا ہی ساتھہ تشدید نون کے اور بعضون نے پڑہا ہی ساتھہ تخفیف نون کی اور ساتوین اختلاف لغات کا مانند تفخیم اور امالہ کی اور کتاب العلم مین معنی اسکی مفصل لکہی گئے ہین بہ نسبت یہان کی ع مولانا من المرقاۃ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سی کہ کہا سنا مینی ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا اور سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہی خلاف اوسکی پس لے آیا مین اوس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی مینی اونکو پہر پہچانی مینی حضرت کی

چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جھگڑے اور خلاف کے پس فرمایا حضرت نے دونون اچھا پڑہتے ہو پس نہ اختلاف کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تم سے پہلے تم نے اختلاف کیا آپس مین یعنی جسطرح یا بعضون نے بعضون کو پس ہلاک ہوئے روایت کی یہ بخاری نے **ف** مراد اختلاف سے یہان انکار ایک وجہ کا وجہ قرآن سے ہی کہ بھیجا گیا ہی قرآن اونپر اور قراءتین سب حق ہین کسیکا انکار نہ کرنا چاہیے اور اگر ایک کا اون مین سے انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قراءتین متواتر ہین اور بعضی احاد متواتر یہہ سات قراءتین ہین کہ پڑہی جاتی ہین **ح** **وَعَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ یُصَلِّیْ فَقَرَأَ قِرَاءَۃً اَنْکَرْتُھَا عَلَیْہِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَۃً سِوٰی قِرَاءَۃِ صَاحِبِہٖ فَلَمَّا قَضَیْنَا الصَّلٰوۃَ دَخَلْنَا جَمِیْعًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ ھٰذَا قَرَأَ قِرَاءَۃً اَنْکَرْتُھَا عَلَیْہِ وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰی قِرَاءَۃِ صَاحِبِہٖ فَاَمَرَھُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَانَھُمَا فَسَقَطَ فِیْ نَفْسِیْ مِنَ التَّکْذِیْبِ وَلَا اِذْ کُنْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِیَنِیْ ضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ فَفِضْتُ عَرَقًا فَکَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَی اللّٰہِ فَرَقًا فَقَالَ لِیْ یَا اُبَیُّ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنِ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَیْہِ اَنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرُدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَۃَ اقْرَأْہُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُ اِلَیْہِ اَنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرُدَّ اِلَیَّ الثَّالِثَۃَ اقْرَأْہُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ وَلَکَ بِکُلِّ رَدَّۃٍ رَدَدْتُکَھَا مَسْاَلَۃٌ تَسْاَلُنِیْھَا فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا تھا مین مسجد مین پس داخل ہوا ایک شخص نماز پڑہنے لگا پس پڑہی قراءۃ یعنی نماز مین یا بعد اسکے ایسی کہ انکار کیا مینے اوسکا اوسپر یعنی دل سے یا زبان سے پہر داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑہی قراءۃ خلاف قراءۃ پہلے شخص کے پس جب پڑہ چکے ہم نماز داخل ہوئے ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اونکی نماز کی جگہ کہ مسجد مین پڑہتے تھے یا حجری مین داخل ہوئے پس کہا مینے کہ تحقیق اس شخص نے پڑہی قراءۃ کہ انکار کیا مینے اوس قراءۃ کا اوسپر اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑہی اوس نے قراءۃ خلاف قراءۃ پہلی پڑہنے والے کی پہر حکم دیا اون دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پڑہا دونون نے پس تحسین کی قراءۃ اونکی پس ڈالا گیا میری دلمین تردد و شبہ جھوٹ سے اور نہ ایسا تردد و شبہ کہ تہا جاہلیت مین یعنی بلکہ تردد و شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ شبہ دلمین آیا پس جبکہ دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈہانک لیا اوسنے مجکو یعنی حضرت نے معلوم کیا کہ میری دل مین شبہ پڑا مارا ہاتھ میرے سینے پر یعنی تا وسواس جاتا رہی دست مبارک کی برکت سے پس موگیا پسینہ پسینہ پس گویا کہ مین دیکھنے لگا طرف اللہ کی ماری ڈر کے پہر فرمایا مجکو ای ابی بھیجا گیا فرشتہ طرف میری یعنی جبرئیل کو بھیجا اللہ تعالی نے یہہ کہ پڑہ قرآن ایک طور پر یعنی ایک قراءۃ پر یا ایک لغت پر پہر تکرار کی مینے طرف اللہ تعالی کی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑہنے مین تنگی ہی کئی طرح کا حکم ہوتا آسانی ہو پہر حکم کیا گیا طرف میری دوسری بار یہہ کہ پڑہ قرآن دو طور پر پہر تکرار کی مینے طرف اوسکی یہہ کہ آسانی کر میری امت پر یعنی اور زیادہ آسانی ہو پہر حکم کیا گیا طرف میری تیسری بار یہہ کہ پڑہ اوسکو سات طور پر یعنی سات قراءۃ یا سات لغات پر اور واسطے تیری عوض ہر بار کے کہ حکم کیا ہمنے اوسبار کا سوال ہی کہ کری تو مجسے اوسکو پس کہا مینے یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تاخیر کی مینے تیسری سوال کو واسطے اوسدن کے کہ خواہش کریگی طرف میری تمام خلق یہانتک کہ ابراہیم اوپر سلام ہو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جب پڑہ چکے ہم نماز ظاہر یہہ ہی کہ وہ نماز ضحی کی تھی یا کوئی اور نقل اور ڈالا گیا تردد اور شبہ

قراءۃ متواترہ کے انکار سے قرآن کا لازم آتا ہے نہ انکار احاد سے پس مراد حضرت شیخ کی متواتر ہی ہے حاصل یہ کہ انکار احاد کو نہ احاد کا کرے اور نہ متواتر کا لیکن کفر جو لازم آتا ہی متواتر ہی کے انکار سے آتا ہی اور انکار احاد فاسق ہوتا ہے ۱۲ مولانا

Marfat.com

جھٹلانے سے یعنی بسبب اسکے کہ حضرت نے دونون قراءتون کو اچھا کہا کلام خدا ایک طرح پر چاہیے ہر کوئی ہر طرح پر کہ پڑہے کیونکر درست ہو اور تردد اور شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ یعنی بسبب اسکے کہ جاہلیت مین جاہل تہا اور واقع ہونا جھٹلانے کا اوس حالت مین اتنا بعید و بڑا نہ معلوم ہوتا تھا اور بعد حاصل ہونے یقین و معرفت کے بڑا معلوم ہوا اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے الخ یعنی تین بار کہ تو نے سوال کیا اور مینے اوسکا جواب دیا اونکے عوض تین سوال کرتا قبول کرون مین وہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینون سوال مغفرت ہی کی کیے اس لیے کہ اصل مغفرت ہے اگر مغفرت نہو کسیکو خلاصی ممکن نہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ لیکن مغفرت کو تین قسم پر کیا وہ تو اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کرنیوالی کے لیے مانگین اور تیسری رکھی تمام خلائق کے لیے اولین و آخرین سے کہ اوسکو شفاعت کبریٰ کہتے ہین کہ قیامت کو سب نفسی نفسی کہتے ہون گے اور آخر کو حضرت سے آرزو شفاعت کی کرینگے حضرت سبکی شفاعت کرینگے اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر اس لیے کیا کہ افضل ہین سب انبیا سے بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ۞ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَأَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفِ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَا اخْتِلَافَ فِيْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہایا مجکو جبرئیل نے ایک طور پر یعنی اول پہر تکرار کی مینے اوس سے یعنی اللہ سے یا جبرئیل سے پس ہمیشہ رہا مین زیادہ کرواتا اوس سے یعنی طلب کرتا اللہ سے زیادتی یا طلب کرتا جبرئیل سے یہہ کہ طلب کرے اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تہا وہ مجکو یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی زہری تابعی نے کہ پہنچا مجکو کہ تحقیق وہ سات طور نہین ہیچ امر دین کے مگر ایک یعنی متفق و متحد ہین نہین اختلاف حلال ہین اور نہ حرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اختلاف قراءۃ سے حکم متبدل نہین ہوتا یعنی ایک قراءۃ سے حکم ایک چیز کو حلال ہونیکا معلوم ہوا اور دوسری قراءۃ سے حکم اوس چیز کے حرام ہونیکا معلوم ہو سو اسطرح نہین بلکہ اگر ایک قراءۃ سے حکم ایک چیز کو حلال ہونیکا معلوم ہو تو دوسری قراءۃ سے بہی یہی حکم معلوم ہو قراءتون مین اختلاف لفظون کا ہی حکمون کا نہین ۞ مولانا من الشروح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِيْ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے اے جبرئیل تحقیق مین بہیجا گیا ہون طرف امت ناخواندہ کے کہ اون مین بڑہیا ہین اور بوڑہے بڈہے ہین اور لڑکے اور لڑکیان اور اون مین ایسا شخص ہے کہ نہین پڑہی کتاب کبہی کہا جبرئیل نے اے محمد تحقیق قرآن اوتارا گیا ہے سات طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قراءۃ پر پس پڑہے ہر کوئی جو سہل ہو اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نے اور بہیج روایت احمد اور ابوداؤد کے کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کے کہ نہین اون طرحون مین سے کوئی طرح مگر شافی ہے یعنی بیماری کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرتی ہے کافی ہے یعنی کفایت کرتی ہے ہیچ حجت ہونیکی صدق نبی پر اور حق ہونے دین پر اور ہیچ الزام دینے

منکرون کی اور بہ روایت نسائی کی فرمایا حضرت نے تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئے میری پاس پس بیٹھے جبرئیل داہنی طرف میری اور میکائیل بائین طرف میری پس کہا جبرئیل نے پڑھ قرآن ایک طرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرواؤ ایک طرح سے یعنی اللہ سے چاہو کہ اور طرح بھی پڑھے کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالیٰ سے عرض کر کر زیادہ کرواوے پھر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قرارۃ یا جبرئیل سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنیوالی ہے **ف** طرف امت ناخواندہ کی یعنی اچھی طرح پڑھ نہین سکتی اور اگر پڑھا ون اونکو ایک قرارۃ پر نہین قادر ہونیکی اوسپر اسلیے کہ بعضے انمین ایسے ہین کہ جاری ہوتی ہے زبان اونکی امالہ پر یا فتح پر اور بعضے ایسے ہین کہ غالب ہوتا ہے اونکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند انکیکی پس اونکے لیے کئی قرارتین چاہیین کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو وہ پڑھے اور باوجود اسکے بعضے اون مین بڑے ہیان ہین اور بعضے بوڑھے ہین کہ وہ زیادہ عاجز ہین سیکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لڑکے بسبب صغر سن کے

ع **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْاَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہہ کہ وہ گذرے ایک قصہ کہنے والے پر اس حال مین کہ پڑھتا تھا قرآن اور پھر مانگتا تھا یعنی لوگون سے کچھ پس انا للہ وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی اس لیے کہ یہہ بدعت ہے اور علامت قیامت کی ہے پھر کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتھہ اوسکے پس تحقیق آوینگے لوگ پڑھین گے قرآن مانگین گے بسبب قرآن کے لوگون سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** سوال کرے اللہ سے ساتھہ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرت کے نہ لوگون سے یعنی اگر آیت رحمت پر یاد کرے جنت پر پہونچے مانگے وہ اللہ تعالیٰ سے اور اگر آیت عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچے پناہ مانگے خدا تعالیٰ سے اوس سے یا مراد یہہ ہے کہ دعا کرے بعد فراغ قرارۃ کے ساتھہ دعاون ماثورہ کے اور لائق ہے کہ ہو دعا واسطے امر آخرت اور بہلائی مومنین کے دین و دنیا مین

ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن کہ کھاوے بسبب اوسکے لوگون سے یعنی قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اوسکا ہڈی ہوگا نہین اوسپر گوشت نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہنچانتے تھے فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورۃ سے یہانتک کہ نازل ہوتی اوسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ بسم اللہ آیت ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کے لیے درمیان دو سورتون کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے ۞ ح **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَاَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَقْرَاَنِيْهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علقمہ سے کہ کہا تھے ہم حمص مین کہ نام شہر کا ہے پس پڑھی ابن مسعود نے سورہ یوسف پس کہا ایک شخص نے نہین اس طرح سے نازل کی گئی پھر کہا عبداللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑھی مینے یہہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین نے پس فرمایا حضرت نے خوب پڑھا تو نے پس اوسوقت کہ وہ شخص کلام کرتا تھا ابن مسعود سے کہ ناگاہ پائی اوس سے بو شراب کی پھر کہا ابن مسعود نے کیا شراب

پیتا ہی تو خلاف کرتا ہی قرآن کا اور جھٹلاتا ہی تو کتاب اللہ کو یعنی قرارت اوسکی کو یا اداء اوسکی کو پس مارے اوسکو حد نقل کی ہی یہ بخاری اور مسلم نے

ف ابن مسعود جو پڑھتے تھے اگر وہ قرارۃ مشہورہ تھی تو یقیناً کتاب اللہ تھی تکذیب و انکار اوسکا کفر ہی یقیناً اور اگر قرارۃ شاذ پڑھتے تھے تو تغلیظاً کہا اور ظاہر یہی ہی اس لیے کہ حکم مرتد ہونے اوسکی کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اوپر کہا طیبی نے کہ یہ تغلیظاً کہا اس لیے کہ جھٹلانا کتاب کا اور انکار قرارت کا بیچ اصل کلمہ کے کفر ہی نہ انکار اداء کا حاصل یہ کہ اوسنے انکار اداء کا کیا تھا نہ اصل قرآن کا اسی لیے جاری کی اوسپر حد شراب کی نہ مرتد ہونیکی پھر ظاہر حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود نے ماری اوسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے پینے شراب کے ساتھ بو کے اور یہی مذہب ہی ایک جماعت کا علماء سی اور ہمارے اور شافعی کے مذہب مین بو کے آنے سے حد نہین مارتے اس لیے کہ بو سبب ترش کے اور اور امرود کے مشابہ ہوتی ہی بوی شراب کی پس شاید کہ اقرار کیا ہو اوسنے یا گواہ قائم ہوئے ہون شراب پینے پر اس سبب سی حد لگائی ۱۲ ع ۱۲ ح **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيٰوتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہ کہا بھیجا طرف میرے کسیکو حضرت ابوبکرؓ نے بیچ دنون قتل اہل یمامہ کے پس گیا مین اونکے پاس ناگہان عمر بن الخطاب بیٹھے ہوے تھے نزدیک ابوبکرؓ کے کہا ابوبکر نے کہ تحقیق عمر آئے میرے پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے ساتھہ قاریون قرآن کے یعنی اس لڑائی مین بہت قاری مارے گئے ہین اور تحقیق مین ڈرتا ہون کہ اگر کثرت سی ہوگا مارا جانا قاریون کا کتنی جگہون مین پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق مین مصلحت دیکھتا ہون یہ کہ حکم کرو ساتھہ جمع کرنے قرآن کے کہا مینے یعنی ابوبکر نے واسطے حضرت عمر کے کس طرح کرونگا تم ایک چیز کو کہ نہین کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمر نے یہ قسم خدا کی بہتر ہی پس ہمیشہ رہی عمر گفتگو کرتے مجھے یہانتک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآن کے اور دیکھی مین نے مصلحت اس مین جو کہ دیکھی عمر نے کہا زید نے کہا مجکو ابوبکر نے تحقیق تو مرد جوان ہی سمجھدار ہی نہین متہم جانتے تجکو یعنی جو کہ نقل کرے اوس مین تہمت جھوٹ وغیرہ کی نہین لگا سکتے بسبب نیکبختی تیری کے اور تحقیق تھا تو لکھتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹھا کر اوسکو یعنی ایک مصحف مین پس قسم ہی اللہ کی اگر تکلیف دیتے مجکو نقل کرنے پہاڑون مین سی نہوتا بہت بھاری مجپر اوس چیز سی کہ حکم کیا مجکو ساتھہ اوسکی جمع کرنے قرآن سے یعنی اس لیے کہ اس مین محنت بدن کی بھی ہی اور روح کی بھی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زید نے کہا مینے کس طرح کرونگا تم ایک چیز کو کہ نہین کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ذی تہا حضرت صدیق نے وہ قسم ہی خدا کی بہتر ہی پس ہمیشہ رہی ابوبکر گفتگو کرتی مجہ سی یہانتک کہ کہولا اللہ نی سینہ میرا واسطے اوس چیز کی کہ کہولا واسطے اوسکی سینہ ابوبکر کا اور عمر کا پس ڈہونڈہا مینی قرآن کو در حالیکہ جمع کرتا تہا اوسکو شاخون کہجور کی سی اور سفید پتہرون سی اور لوگون کی یعنی حافظون کی سینون سی یہانتک کہ پایا مینی آخر سورہ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری کی نہ پایا مینی اوسکو ساتہہ کسی کی سوای اونکی وہ آخر سورۃ کا یہہ ہی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ آخر سورہ برات تک پس تہی صحیفی لکہی ہوئی نزدیک ابوبکر کے یہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ نی پہر نزدیک عمر کی اونکی زندگی مین پہر نزدیک حفصہ بیٹی عمر کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یمامہ نام شہر کا ہی حضرت ابوبکرؓ نی اپنی خلافت مین خالد بن ولید کو ساتہہ لشکر کی وہان بہیجا اور وہان کی لوگون سی خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بہی اوس مین مارا گیا اور بہت قاری ایدہر کی ماری گئی بعضون نی کہا سات سو اور بعضون نی کہا بارہ سو پس وہان کی لڑائی کی بعد حضرت ابوبکرؓ نی زید بن ثابت کو بلایا جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوا اور تہا تو لکہتا وحی یعنی اکثر لکہتا تہا اس لیے کہ لکہنی والی حضرت کی چوبیس تہی کہ اون مین خلفاء اربعہ بہی تہی پس معنی یہہ ہین کہ تم اسکی جمع کرنے اور لکہنی مین امانت دار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین لکہا ہوا سب تہا لیکن مصحف مین نہ تہا بلکہ پتہر کی ٹکڑون وغیرہ پر تہا پس جب حضرتؐ کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نی ساتہہ مشورہ حضرت عمرؓ کی جمع کیا پس یہہ ایسا ہوا کہ گویا پائی اوراق متفرق کہ اون مین قرآن لکہا ہوا تہا اونکو جمع کر دیا اور جانا چاہیی کہ ترتیب حضرتؐ کی زمانی مین سورتون کی نہ تہی بعد حضرتؐ کی ہوئی صحابہ کی اجتہاد سی اور ترتیب آیتون کی حضرتؐ کی زمانی مین ہوئی کہ جبرئیلؑ جب ایک آیت قرآن کی برحسب واقعہ کی لاتی تو کہتے کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیت کی رکہو اور لوح محفوظ مین بہی اسی ترتیب سی لکہا ہی اور وہان سی آسمان دنیا پر بہیجا اور وہان سی جبرئیلؑ بحسب وقائع کی سورتین اور آیتین لاتی اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کی ہی اور جبرئیلؑ ہر سال رمضان مین ایکبار تمام قرآن حضرتؐ سی اسی ترتیب سی دور کرتے اور جس سال مین حضرتؐ کا انتقال ہوا تو دو بار دور کیا اور نہ پایا مینی اوسکو الخ حضرتؐ کی زمانی مین یاد کیا تہا تمام کلام اللہ بعضے صحابیون نی مانند ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی درداء کی پس مراد نہ پانی سی ساتہہ کسی کی یہہ ہی کہ لکہا ہوا کسی پاس نہ پایا سوای انکی اور تہی صحیفے الخ یعنی جب جمع کیا قرآن زید بن ثابت نی ساتہہ اتفاق صحابہ کی تو بیچ متعدد صحیفون کی یعنی جزوون کی لکہا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنیکا ایک مصحف مین نہوا تہا پس وہ صحیفے حضرت ابوبکرؓ کی پاس رہتی تہی تا دم زیست پہر حضرت عمرؓ کی پاس رہی اونکی زندگی بہر پہر اونکی بیٹی پاس رہی کہ حفصہ نام تہا اونکا پہر حضرت عثمانؓ نی جمع کیا اونکو ایک مصحف مین اور لکہوا کر کئی مصحف شہرون اسلام کی مین بہیجے جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی + ع + ح **وَعَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ وَأَذَرْبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخْهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلٰثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

فاخبر نی خارجۃ بن زید بن ثابت انہ سمع زید بن ثابت قال فقدت ایۃ من الاحزاب حین نسخنا المصحف قد کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہا فالتمسناہا فوجدناہا مع خزیمۃ بن ثابت الانصاری من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فالحقناہا فی سورتہا فی المصحف رواہ البخاری اور روایت ہی انس بن مالک سے یہہ کہ حذیفہ بیٹی یمان کی آئے حضرت عثمان کی پاس اور تہی حضرت عثمان کہ سامان جہاد درست کرتے تہے اہل شام اور عراق کی لیے واسطے لڑائی ارمینیہ اور آذربیجان کی پس خوف مین ڈالا حذیفہ کو لوگون کی اختلاف نی بیچ قراءۃ کی یعنی آپس مین ایک دوسری کی قراءۃ سنکر انکار کرتا تہا پس کہا حذیفہ نی واسطے حضرت عثمان رض کی ای امیر المومنین تدارک کر اس امت کا پہلے اس سی کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند اختلاف یہود و نصاری کی پس بہیجا حضرت عثمان نی طرف حفصہ کی یہہ کہ بہیج دی طرف ہماری صحیفہ کہ نقل کر واوین ہم اونکو مصحفون مین پھر پہنچا دین گی اونکو طرف تمہاری پس بہیجے صحیفے حفصہ رض نی طرف عثمان رض کی پس حکم کیا حضرت عثمان نی زید بن ثابت کو یعنی انصار مین سی اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سی پس نقل کیی سب نی وہ صحیفے مصحفون مین اور فرمایا حضرت عثمان رض نی واسطے جماعت قریش کی کہ تین تن تہی یعنی سوای زید کی اور اصحاب جو مذکور ہوئی اونکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہہ قرآن مین یعنی لغات قرآن مین پس لکہو اوسکو موافق لغت قریش کی اس لیے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہی موافق زبان اونکی کی پس کیا سبنی اسیطرح سی یہانتک کہ جسوقت نقل کر چکی صحیفے مصحفون مین بہیج دی حضرت عثمان نی صحیفے طرف حفصہ رض کی اور بہیجے طرف ہر جانب کی ایک ایک مصحف اونمین سی کہ نقل کیی تہی اور حکم کیا ساتہہ قرآن کی کہ تہا سوای اون مصحفون کی بیچ ہر صحیفے کی یا مصحف کی جلا دینے کا کہا ابن شہاب نی پس خبر دی مجکو خارجہ بیٹی زید ابن ثابت کی نی یہہ کہ سنا زید بن ثابت سی کہ کہانہ پائی مینی ایک آیت سورۃ احزاب مین سی اوسوقت کہ نقل کیی ہم نی یعنی مینی اور قریشون نی مصحف تحقیق سنا کرتا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہی اوسکو پس تلاش کی مینی وہ آیت پس پائی مینی وہ آیت یعنی لکہی ہوئی پاس خزیمہ بیٹی ثابت انصاری کی وہ آیت یہہ ہی من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ پس ملا دی ہم نی وہ آیت بیچ سورۃ اوسکی کی یعنی احزاب کی مصحف مین نقل کی یہہ بخاری نی

بخاری کی مین لکہا ہی کہ معنی یغازی کی یغزی ہی مین ای کان عثمان یجہز اہل الشام واہل العراق لغزوۃ ہا تین الناحیتین وفتحہما پس صاحب ترجمہ نی ترجمہ اسکی موافق کیا ہی اور یہہ بہی کرمانی مین لکہا ہی کہ ارمینیہ قصبہ ہی نواح روم سی اور آذربیجان قصبات تبریز سی انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نی اسم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ کو لکہا ہی اور قاموس سی ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ارمینیہ شہر ہی آذربیجان مین پس آذربیجان تعمیم بعد تخصیص مانند اختلاف یہود و نصاری کی یعنی جیسے توریت اور انجیل مین یہود و نصاری نی تغیر و تبدیل اور کمی اور زیادتی کی ہی مبادا قرآن مین بہی مسلمان کرین پہلی برپا ہونے اس فتنہ کی کچہہ تدبیر کیجیے جب حذیفہ نی یہہ کہا تو حضرت عثمان رض نی لوگون کو جمع کیا اور وہ اوسدن پچاس ہزار تہی پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال مین کہ تحقیق پہنچا مجکو یہہ کہ کہتا ہی بعض اونکا کہ قراءۃ میرے بہتر ہی قراءۃ تیری سی اور یہہ قریب ہی اسکی کہ ہو کفر کہا لوگون نی کہ کیا مناسب جانتے ہو تم کہا حضرت عثمان نی مناسب جانتا ہون یہہ کہ جمع کرون لوگون کو ایک مصحف پر پس نہوا اختلاف کہا لوگون نی خوب ہی وہ چیز کہ مناسب جانی تمنی پس قصد کیا لوگون کی جمع کرنیکا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسل الخ مین ہی اور نازل ہوا ہی موافق زبان اونکی کے پہلی معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا لغت قریش مین پر حضرت کی التماس سی فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑہی اب حضرت عثمان رض نی ساتہہ اتفاق صحابہ کی بخوف اختلاف لوگون کی موقوف کر دی اون لغات کا حکم کیا اور سبہون کو لغت قریش مین پڑہنی کو فرمایا پس یہہ ہین معنی اونکی قول کی کہ لکہوا سکو

Marfat.com

لغت قریش مین کہا سخاوی نے پس اختلاف کیا لوگون نے لفظ تابوت مین پس کہا زید نے التابوہ اور کہا اورون نے التابوت پس رجوع کی لوگون نے طرف عثمان کے پس کہا اونہون نے لکھو اسکو ساتھ لغت کے اس لیے کہ قریش کی زبان مین یون ہی ہے اور پوچھا لوگون نے حضرت عثمان سے لفظ لم تیمسن پس کہا عثمان نے لکھو اوس مین ہ اور بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے ظاہر مراد ہر صحیفے سے وہ ہین کہ حضرت حفصہ کے پاس تھے اور مراد ہر مصحف سے وہ کہ اور بعضے لوگون نے جمع کیے تھے اور ہو سکتا ہے کہ شک راوی ہو اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حفصہ رض کے پاس جو صحیفے تھے بعد وفای وعدہ پھیر دیے وہ بھی حضرت عثمان نے جلا ڈالے اور کہا سخاوی نے کہ جب فارغ ہوئے حضرت عثمان رض لکھوانے مصحف کیسی تو وہ صحیفے حضرت حفصہ کو پھیر دیے اور سوائے اونکے اور مصحف کے اور مصحف جلا ڈالے پس وہ صحیفے حضرت حفصہ کے پاس رہے جب حاکم ہوا مروان مدینے کا تو منگوایا اونکو جلانے کے لیے اونہون نے بعد جب حفصہ کا انتقال ہوا تو مروان نے انکے بھائی عبداللہ بن عمر سے منگا کر جلا ڈالے بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہونگے تو لوگ پھر اختلاف کرین گے اور اختلاف ہے بیچ گنتی اون مصحفون کے کہ حضرت عثمان رض نے ہر طرف بھیجے کہ کتنے تھے مشہور یہہ ہے کہ پانچ تھے اور ابو داؤد نے ذکر کیا کہ سنا مین ابو حاتم سجستانی سے کہ سات مصحف تھے ایک مکہ کو بھیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفے کو اور ایک مدینہ مین رکھا اور اختلاف کیا ہے عالمون نے بیچ پرانے ورق مصحف کے کہ جب باقی رہے اوس مین نفع تو آیا اولی دھو ڈالنا ہے یا جلا دینا بعضون نے کہا جلا دینا بہتر ہے اس لیے کہ دفع کیجاتی ہین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دھونیکے کہ روندا جاتا ہے دھووں اوسکا اور بعضون نے کہا کہ دھونا اولی ہے اور ڈالا جاوے دھووں اوسکا پاک جگہ مین بلکہ لائق ہے کہ پی جاوے پانی اوسکا اس لیے کہ وہ دوا ہے ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی علتون کی اور حضرت عثمان رض نے جلایا بنا بر مصلحت کے تھا اختلاف نہ باقی رہے اور طعن حضرت عثمان رض پر جب وارد ہو کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ جلانا بے ادبی ہے جبکہ شرع مین یہہ آیا ہو اور اونہون نے بنا بر مصلحت کے یہہ فعل کیا ہو تو کیون اونپر طعن کرین بحسب عادت اپنی کے تنبیہ لکھا ہے علما نے کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایکبار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن ایک مصحف مین نہ تھا مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت ابوبکر رض کے ہوا منقول ہے حضرت علی رض سے کہ کہا بزرگترین لوگون کے بیچ مقدمہ مصحف کے از روی ثواب کے ابوبکر ہین رحمت کرے اللہ ابوبکر پر اور وہ اول جمع کرنیوالے ہین کتاب خدا عزوجل کو اور تیسری بار حضرت عثمان کے وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو پھر لکھا مصحفون مین ساتھ لغت قریش کے اور جوانب و اطراف مین بھیجے یہہ بات سنہ پچیس ۲۵ مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکر اور جمع عثمان رض کے یہہ ہے کہ ابوبکر نے جمع کیا اس ڈر سے کہ مبادا قرآن مین سے کچھ جاتا رہے اور حضرت عثمان نے جمع اس لیے کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمان رض حقیقت مین جمع کرنیوالے قرآن کے نہین ہین بلکہ جمع کرنیوالے ہین لوگون کو لغت قریش پر ع ح **وعن** ابن عباس قال قلت لعثمان ما حملکم علی ان عمدتم الی الانفال وھی من المثانی والی براءۃ وھی من المئین فقرنتم بینھما ولم تکتبوا سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم ووضعتموھا فی السبع الطول ما حملکم علی ذلک قال عثمان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما یاتی علیہ الزمان وھو ینزل علیہ السور ذوات العدد وکان اذا نزل علیہ شیء دعا بعض من کان یکتب فیقول ضعوا ھؤلاء الایات فی السورۃ التی یذکر فیھا کذا وکذا واذا نزلت علیہ الایۃ فیقول ضعوا ھذہ الایۃ فی السورۃ التی یذکر فیھا کذا وکذا وکانت الانفال من اوائل ما نزلت بالمدینۃ وکانت براءۃ من اخر القرآن نزولا وکانت قصتھا شبیھۃ بقصتھا فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبین لنا انھا منھا فمن اجل ذلک قرنت بینھما ولم اکتب سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم ووضعتھا فی السبع الطول

Marfat.com

رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہا میں نے واسطے عثمان رضی اللہ عنہ کے کیا سبب ہی تمکو اسپر کہ قصد کیا تمنے طرف سورۂ انفال کی اور وہ ہی مثانی مین سے اور طرف سورۂ براۃ کی اور وہ ہی مئین مین سے پس نہ دیک کیا تمنے اون دونون سورتون کو آپس مین اور نہ لکھی تمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی درمیان دونون سورتون کی اور رکھا تمنے سورۂ انفال کو بیچ سات سورتون المئین کے کیا باعث ہوا تمکو اسپر فرمایا حضرت عثمان نے تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تہا زمانہ اس حالت مین کہ اوترتی تہین اون پر سورتین آیتون والی اور جب حضرت جسوقت کہ اوترتا اوپر کچھ یعنی قرآن مین سے بلاتے بعضے اوسکے کو کہ لکہتا تہا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کے اور فرماتے رکھدو یہ آیتین بیچ سورۂ کہ ذکر کیا جاتا ہی اوس مین ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہما کے پس جسوقت کہ نازل ہوتی اونپر کوئی آیت فرماتے رکھدو اوس آیت کو بیچ اوس سورۃ کے کہ مذکور ہی اوس مین ایسا اور ایسا اور تہی سورۃ انفال اول اون سورتون سے کہ نازل ہوئی ہین مدینہ مین اور تہی سورۂ براءت آخر قرآن اور تہا قصہ سورۂ انفال کا مشابہ قصہ سورہ براءت کی یعنی دونون مین ذکر ہی کافرون سے لڑنیکا اور عہد توڑدینے کا پس وفات کہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہہ کہ تحقیق براءت سورۂ انفال سے ہی پس سبب بیان کرنے حضرت سے کے اور مشابہ ہونے قصہ کے نزدیک کیا ہمنے دونون سورتون کو اور نہ لکہی ہمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اور رکھدی ہمنے وہ اکٹہی دونون سورتین لنبی بیچ سات سورتون کے یعنی ولیکن فاصلہ درمیان مین چہوڑا واسطے شبہ ہونے کے بیچ اتحاد اور تعدد دونون سورتون کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** قصد کیا تمنے طرف انفال کی واسطے کلام اللہ کی سورتون کو اسطرح سے تقسیم کر رکہا ہی کہ سورۂ بقرہ سے سورۂ یونس تک کو طوال کہتے ہین عربی مین طول لنبی کو کہتے ہین اور یہہ سورتین لنبی لنبی ہین اور سورۂ یونس سے سورۂ شعراء تک کو مئین کہتے ہین اور مئین جمع مائۃ کی ہی مائۃ عربی مین سو کو کہتے ہین اور یہہ سورتین زیادہ سو سو آیتون سے ہین یا قریب سو کے اس لیے انکو مئین کہتے ہین اور سورۂ شعراء سے سورۂ حجرات تک کو مثانی کہتے ہین وہ سو آیتون سے کم کی ہین اور تہی اونمین مکرر ہین اس لیے مثانی نام ہوا اونکا اور سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہین اس لیے کہ ان سورتون کے درمیان مین فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک ہی پہر مفصل کو تین قسم کر رکہا ہی ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار سورۂ حجرات سے والسماء ذات البروج تک کو طوال مفصل کہتے ہین اور والسماء ذات البروج سے سورۂ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتے ہین اور لم یکن سے آخر تک کو قصار مفصل کہتے ہین پس ابن عباس نے حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثانی مین سے ہی اس لیے کہ سو آیتون سے کم کی ہی اور براءۃ مئین مین سے ہی اس لیے کہ سو آیتون سے زیادہ کی ہی پس انکو آپس مین نزدیک کر کر طوال مین کیون رکہا چاہیے تہا کہ انفال کو مثانی مین لکہتے اور براءۃ کو مئین مین اور خیر یہہ بہی کیا پہر بسم اللہ درمیان مین انکی نہ لکہی حضرت عثمان نے اسکا جواب دیا کہ حاصل اوسکا یہہ ہے کہ بیچ ان دونون سورتون کے اشتباہ ہی ایک وجہ سے تو یہہ دونون سورتین ایک سورۃ ہین اس سبب سے رکہنا اونکا سبع طوال مین اور نہ لکہنا بسملہ کا درمیان مین اونکے درست ہوا اور ایک وجہ سے دو سورتین ہین اس لیے فاصلہ درمیان مین چہوڑا ع ح + **کتاب الدعوات** کتاب ہی بیچ بیان دعاؤن کے **ف** دعا کے معنی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سے کچھہ بطریق عاجزی کے اور کہا نووی نے کہ تمام شہرون کے اہل فتوی ہر عصر مین متفق رہے ہین اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہی اور دلیل اونکی ہی ظاہر قرآن وحدیث اور فعل انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کرتے رہے ہین اور بعضے زہاد واہل معارف نے کہا کہ ترک دعا کا افضل ہے واسطے راضی ہونیکے اپنی قسمت سے اور راضی ہونیکے رضای مولی پر ع قول بعضے زہاد کا محمول ہی ایک حالت پر کہ بعضون کو ایک حالت ہوتی ہی کہ اوس مین غالب ہوتی ہے

رضا بقضا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تھا وقت ڈالنے کو آگ میں کہ جبرئیل نے دعا کو کہا اونہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ حال میرا جانتا ہے بجو حاجت سوال کی نہیں ۱۲ مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّیْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِیِّ اَقْصَرُ مِنْهُ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر نبی کو ایک دعا ہی کہ قبول کیجاتی ہی پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی اور تحقیق میں نے چھپا رکھی ہی اپنی دعا واسطے شفاعت امت اپنی کو تاخیر دی گئی ہی دن قیامت تک پس وہ پہنچنے والی ہی اگر چاہا اللہ نے اوس شخص کو کہ مرا امت میری سی کہ نہ شرک کیا ساتھہ اللہ کے کسیکو نقل کی یہ مسلم نے اور بخاری کی روایت کمتر ہی اس سے **ف** واسطے ہر نبی کی الخ یعنی حکم فرماتا تھا اللہ تعالیٰ ہر نبی کو کہ اپنی مخالفین پر بد دعا کرتا ہی کو لیے اور وہ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بد دعا کی اپنی امت کی ہلاکت کو لیے حتی کہ غرق کی گئی امت طوفان میں اور حضرت صالح نے بد دعا کی اپنی امت پر یہانتک کہ ہلاک ہوئی ساتھہ آواز جبرئیل کی اور میں نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہی یعنی صبر کیا ہی اونکی ایذا پر اور بد دعا نکی اس لیے کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں اور اس دعا کو موقوف رکھا ہی قیامت پر کہ اوسکے بدلے شفاعت کرونگا ہر شخص کے لیے کہ با ایمان مرا ہو اگرچہ گنہ گار تھا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضی تو حضرت کی شفاعت سی دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونیکی اور بعضی جلدی نکلینگے دوزخ سی اور بعضی جلدی سی داخل ہونگے جنت میں اور بعضوں کے درجے بلند ہونگے جنت میں اللھم ارزقنا شفاعۃ نبینا علیہ الف الف صلوۃ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اتَّخَذْتُ عِنْدَکَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَکٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَیْکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی تحقیق میں نے تجھسے ایک حاجت بہرہ مند کر مجکو ساتھہ اوسکے اور نہ نا امید کر مجکو اوس میں یعنی امیدوار ہوں کہ ضرور قبول ہی کریں سوای اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں پس جس مومن کو ایذا دی ہو میں نے کہ برا کہا ہو میں نے اوسکو لعنت کی میں نے اوسکو مارا ہو میں نے اوسکو پس کر ان سب چیزوں کو بیچ حق اوسکی سبب رحمت کا اور پاکی کا گناہوں سی اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کریں تو اوسکو ہو بسبب ان چیزوں کی طرف اپنی دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ فانما انا بشر تمہید ہی عذر کی کہ میں آدمی ہوں کبھی کبھی کسی پر خفا بھی ہوتا ہوں ساتھہ حکم بشریت کی اور لفظ فای المومنین بیان اور تفصیل ہے اوس چیز کی کہ التماس کی حضرت نے ساتھہ قول اپنی کی اتخذت عندک عہدا پس حاصل یہ کہ جسکو میں ایذا وغیرہ دوں اوسکو سبب رحمت و غیرہا کر ۔ منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلے تھے حجری اپنی سی نماز کی لیے کہ آئین حضرت کی پاس حضرت عائشہؓ اور مانگی اونسی کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنی میں اور پکڑ لیا دامن حضرت کا پس فرمایا حضرت نے اونکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹی اللہ ہاتھہ تیری پھر چھوڑ دیا حضرت عائشہ نے حضرت کو اور بیٹھیں اپنے حجری میں غصہ ہو کر اور تنگدل پس جب پھر آئے حضرت اونکی پاس اور دیکھا اونکو اسطرح فرمایا اونکی خوش کرنیکی لیے اللھم انی اتخذت عندک عہدا الخ پس سنت ہی اوسکی لیے کہ بد دعا کرے کسی پر یہ کہ دعا کرے اوسکی لیے بدلے اوسکی ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْیَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ لَا مُکْرِهَ لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دعا مانگی ایک تمہارا پس نہ کہی یا الٰہی بخش واسطے میرے اگر چاہے تو رحم کر مجہ پر اگر چاہے تو روزی دے مجکو اگر چاہے تو اور چاہیے کہ عزم باجزم کرے اپنے مانگنے مین کلمہ شک کا نہ کہے اسواسطے کہ اللہ تعالی کرتا ہی جو چاہتا ہی نہین زبردستی کرنیوالا اوسپر کوئی نقل کی یہہ بخاری **ف** یعنی دعا جزماً مانگو کریا اللہ یہہ مطلب ہمارا پورا کر وہ جو چاہتا ہی کرتا ہی یہہ نہ کہو کہ اگر چاہہی تو دے اس لیے کہ یہہ شک کرتا ہی قبول مین اور وہ اپنے وعدہ مین خلاف نہین کرتا واحدہ کیا ہی کہ دعا کرو مین قبول کرونگا اور نہین کوئی زبردستی کرنیوالا اللہ پر اوپر کرنے کسی کام کی بلکہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پس یہ فائدہ ہی یہہ کہنا کہ اگر چاہے دے ع+ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلا یقل اللھم اغفر لی ان شئت ولکن لیعزم ولیعظم الرغبۃ فان اللہ لا یتعاظمہ شئ اعطاہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دعا مانگی ایک تمہارا پس نہ کہی یا الٰہی بخش مجکو اگر چاہے تو دے لیکن طلب کرے یقین کرے بغیر شک کے اور بڑی کرے رغبت اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین مشکل ہوتی اوسکو کوئی چیز کہ دیتا ہی وہ نقل کی یہہ مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستجاب للعبد ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم ما لم یستعجل قیل یا رسول اللہ ما الاستعجال قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجاب لی فیستحسر عند ذلک ویدع الدعاء رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی ہی یعنی دعا بندیکی بعد شرطون قبولیت کے جبتک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتے کی جب تک کہ نہین جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلدی فرمایا کہے کہ تحقیق دعا مانگی مینے اور تحقیق دعا مانگی مینے یعنی اکثر بار مانگی پس نہ دیکھا مینے کہ قبول کی گئی واسطے میرے پھر تھک جاوے نزدیک اسکے اور چھوڑ دے دعا مانگنی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جبتک کہ دعا نہین مانگتا گناہ کی جیسکہ کہے یا اللہ قدرت دے مجکو فلانے شخص کی قتل پر اور حال یہہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہے یا اللہ نصیب کر مجکو شراب یا کہے یا اللہ بخش فلانیکو اور وہ مرا ہو کافر یقیناً اور مانند انکی ہی مانگنا محال چیزون کا جیسکہ دیکھنا اللہ تعالی کا دنیا مین بیچ حالت بیداری کے اور توڑنی ناتے کے جیسکہ کہے یا اللہ جدائی ڈال مجہ مین اور میری باپ مین حاصل یہہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہی جبتک کہ گناہ کی اور توڑنی ناتیکی نہین کرتا او جلدی نہین کرتا اور جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہی نہین قبول ہوتی اور تھک جاوے نزدیک اسکے لائق نہین ہے بندیکو کہ تھکے دعا سے اس لیے کہ یہہ عبادت ہی اور تاخیر قبولیت مین یا تو اس لیے ہوتی ہی کہ نہین آتا وقت اوسکا اس لیے کہ ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہی ازل مین یا اس لیے کہ مقدر نہین ہوتا ازل مین قبول ہونا دعا اوسکی کا دنیا مین پس دیا جاتا ہی آخرت مین ثواب عوض اوسکے یا تاخیر کیجاتی ہی دعا اوسکی تاکہ مبالغہ کرے دعا مین اس لیے کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنیوالون کو دعا مین ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ المرء المسلم لاخیہ بظھر الغیب مستجابۃ عند راسہ ملک موکل کلما دعا لاخیہ بخیر قال الملک الموکل بہ آمین ولک بمثل رواہ مسلم اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے بھائی مومن اپنی کی پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہی نزدیک سر دعا کرنیوالیکی ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہی جب دعا مانگتا ہی واسطے بھائی اپنی کی بھلائی کی کہتا ہی فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتھہ اوسکے قبول کر دعا اسکی اور واسطے تیرے مانند اسکی نقل کی یہہ مسلم **ف** پیٹھ پیچھے اور اسطرح اگر سامنے بھائی مسلمان کو دعا کرے اپنے دل مین یا چپکے تو بھی ایسمین داخل ہی بسبب خلوص کے اور کہتا ہی فرشتہ الخ یعنی فرشتہ عرض کرتا ہی جناب الٰہی مین کہ دعا اسکی قبول کر بیچ حق بھائی اوسکی کے اور دعا کرنیوالے کو خطاب کر کر کہتا ہی کہ تجکو بھی ہو مانند اسکی ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوا علی انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من اللہ

Marfat.com

ساعۃ یسأل فیہا عطاء فیستجیب لکم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بد دعا کرو اپنی جانون پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنے مالون پر یعنی غلام و لونڈیون پر اور جانورون پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اوس ساعت کو کہ مانگی جاوی اوس مین بخشش پس قبول کری واسطے تمہارے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بعضے اوقات ہوتی ہین دعا قبول ہونیکا ایسا نہو کہ وہی وقت دعا قبول ہونیکا ہو اور تم بد دعا کرو اپنے اوپر یا اپنی اولاد اور مال پر پھر قبول ہو جاوی تو پشیمان ہو پس بعضے نادان کہ وقت غصہ اور مصیبت کو اپنے لیے بد دعا کرتے ہین خوب نہین ۱۲ **ع** **وَذُكِرَ حَدِيثُ** ابْنِ عَبَّاسٍ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فِي **كِتَابِ الزَّكَاةِ** اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی ڈر دعا مظلوم کے سے کتاب الزکوۃ مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہی عبادت پھر پڑہی یہہ آیت اور کہا پروردگار تمہارے نے دعا مانگو مجھسی قبول کرونگا بین واسطے تمہارے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** ازراہ مبالغہ کے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی اس لیے کہ دعا ایسی عبادت ہی کہ بندہ متوجہ ہوتا ہی اوس مین حق تعالیٰ کی طرف اور مونہہ پھیرتا ہی سوای حق سے اور امید و ڈر نہین رکھتا مگر اوسی سے اور دعا مین ہے اخلاص اور حمد اور شکر اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجھنا اپنے کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی پھر آیت کو سند اس حدیث کی اس لیے لائے کہ اوس سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہے یعنی حکم ہی اوسکے کرنیکا اور ہوتا ہی اوس پر ثواب اور جو چیز ایسی ہوتی ہی عبادت ہی اور آخر آیت مین بھی دلیل ہی اسپر کہ دعا عبادت ہی کہ فرمایا اِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ یعنی جو تکبر کرتے ہین عبادت یعنی دعا میری سی قریب ہی کہ داخل ہونگے دوزخ مین خوار و ذلیل ۱۲ **ح** **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا گودہ ہی عبادت کا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی خلاصہ عبادت کا اور مقصود بالذات اوسکا دعا ہی اس لیے کہ حقیقت عبادت کی اور خلاصہ اوسکا عاجزی اور ذلیل سمجھنا اپنے کو ہی اور یہہ دعا مین حاصل ہی ۱۲ **ح** **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کے دعا سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** نہین کوئی چیز اخ یعنی اذکار و عبادات مین کوئی چیز دعا برابر نہین پس نہین منافی ہی یہہ قول اللہ تعالیٰ کو اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ ۱۲ **ع** **وعن** سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** مراد تقدیر سے اوترنا ایک چیز مکروہ کا ہے کہ جس سے ڈرتا ہے آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہے بندہ دعا کی دفع کرتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ اوس سی اور تقدیر دو قسم پر ہی ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم مین کچھ تغیر و تبدیل نہین اور قضای معلق مین بعضی سبب سے تغیر و تبدیل ہوتی ہی پس بیان تقدیر معلق مراد ہی اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی بیان بھی کمی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کی ہی لکھا جاتا ہی کہ اگر نیکی کریگا اتنی عمر ہوگی اور

اگر مکر یگا اتنی ہوگی صورت اوسکی یہہ ہی کہ لکھا جاتا ہی لوح محفوظ مین کہ مثلاً اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا پس عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر حج اور جہاد دونو کریگا پس عمر اوسکی ساٹھہ برس کی ہوگی پھر جب دونون کی ساٹھہ برس تو پہنچا پس ٹہہرا ہی عمر اوسکی اور جب ایک ہی چیز کی نہ زیادہ ہوئی چالیس سے پس کم ہوئی انتہای عمر اوسکی ساٹھہ برس تھے اور بعضون نے معنی اسکی یہہ کہی ہین کہ جب نیکی کی تو نہ ضائع ہوئی عمر اوسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دعا نفع کرتی ہی اوس چیز سی کہ اوتری ہی اور اوس چیز سی کہ نہین اوتری پس لازم کرو اپنی پر ای بندو اللہ کی دعا کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد نی معاذ بن جبل سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ف اوس چیز سی کہ اوتری یعنی بلا کہ اوتری ہی اوسکو دعا دفع کردیتی ہی اگر ہوتی ہی معلق اور اگر مبرم ہوتی ہی صبر عطا فرماتا ہی اللہ تعالیٰ پس سہل ہوتا ہی اوسپر تحمل اوس بلا کا اور راضی ہوتا ہی اوس سی یہہ نہین چاہتا کہ یہہ نہو بلکہ لذت پاتا ہی ساتھہ اوس بلا کی جیسکہ لذت پاتے ہین اہل دنیا ساتھہ نعمتون کی اور دعا نفع دیتی ہی اوس بلا کو کہ نہین اوتری یعنی اوسکو اوترنی نہین دیتی روکتی ہی ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا سَاَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهٗ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ مانگے دعا مگر دیتا ہی اوسکو اللہ جو مانگتا ہی یعنی اگر مقدر ہوتا ہی ازل مین دینا اوسکا یا بند رکھتا ہی اوس سی برائی مانند اوسکی یعنی دفع کرتا ہی بلا بقدر مانگنی خیر کی عوض مذمتی کے اگر نہین مقدر ہوتا دینا اوسکا جبتک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگو اللہ تعالیٰ سی فضل اوسکی سے اسواسطے کہ اللہ دوست رکھتا ہی یہہ کہ مانگا جاوی یعنی فضل اوسکا اور بہترین عبادت کی انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امیدوار رہی جانی بلا اور غم کا ساتھہ ترک کرنے شکایت کی طرف غیر اللہ تعالیٰ کے یہہ اشارہ ہی صبر کی طرف اور بیشک جزای صبر کی جنت ہی ع **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ مانگے اللہ سی غضب ہوتا ہی اللہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نی ف اس یہہ کہ ترک کرنا سوال کا تکبر اور استغنا ہی ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ کھولا گیا واسطے اوسکی تم مین سے دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا بہت دعا کی مع شرائط و آداب کے کھولی گئی واسطے اوسکی دروازی رحمت کی یعنی کبھی مانگی ہوئی چیز ملتی ہی اور کبھی دفع ہوتی ہی اوس سی برائی مانند اوسکی اور نہین سوال کیجاتی اللہ تعالیٰ سی کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اللہ کی اس سی کہ سوال کیجاوی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی اللہ تعالیٰ عافیت کی مانگنی کو بہت دوست رکھتا ہی اس سی اور چیز کی مانگنی کو نہین دوست رکھتا اور عافیت کی معنی ہین سلامتی تمام آفات اور بیماریون اور بلاؤن اور مکروہات ظاہری و باطنی سی دنیا و آخرت مین پس یہہ شامل ہی سب بلایون کو نسال اللہ العافیۃ ع **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ خوش لگے اوسکو یہہ کہ قبول کرے اللہ دعا اوسکی
نزدیک سختیون کے پس چاہیے کہ بہت دعا کرے حالت فراخی مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ادعوا الله وانتم موقنون بالاجابة واعلموا ان الله لا يستجيب دعاء من قلب غافل لاه رواه الترمذي وقال
هذا حديث غريب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگو اللہ سی اور تم یقین رکھتے ہو ساتھہ قبولیت کی
اور جانو کہ اللہ نہین قبول کرتا دعا دل غافل کھیلنے والیکو سی یعنی غافل ہوا للہ سی اور مشغول ہو غیر خدا مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے
ف یقین رکھتے ہو ساتھہ قبولیت کی یعنی ہو وقت دعا کی ایسی حالت پر کہ مستحق ہو بسبب اوسکی قبولیت کی یعنی اچھے کام کرتے ہو اور بری باتون سے
بچتے ہو اور رعایت کرتے ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کی یہانتک کہ ہو قبولیت اوپر دلون تمھاری کے غالب نہ قبول ہونی سی یا مراد یہہ ہے
کہ تم معتقد ہو اسکے کہ اللہ نہین ناامید کریگا تمکو بسبب فضل وسیع اپنی کے **وعن** مالك بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا سالتم الله فاسئلوه ببطون اكفكم ولا تسئلوه بظهورها وفي رواية ابن عباس قال سلوا الله ببطون اكفكم
ولا تسئلوه بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهكم رواه ابو داود اور روایت ہی مالک بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مانگو تم اللہ سی پس مانگو اوس سے ساتھہ اندر کی جانب ہاتون اپنی کی اور نہ مانگو اوس سے ساتھہ اوپر
کی جانب ہاتون اپنی کے اور ایک روایت مین ابن عباس سی کہ کہا مانگو اللہ سی ساتھہ اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور نہ مانگو اوس سے
ساتھہ اوپر کی جانب ہاتھون اپنی کے پس جسوقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سے پس پھیرو ہاتھون کو اپنی مونہہ پر یعنی تبرکہ جو ہاتھو پر اوترتی ہے
مونہہ پر پہنچے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اندر کی جانب ہاتھون اپنی کی الخ یعنی دعا کرنے مین ہاتھہ اسطرح رکھو کہ اندر کا رخ ہاتھونکا سامنے
مونہہ کی رہے جیسیکہ معمول ہے دعا مانگنے مین اولٹی ہاتھہ کرکر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا اس سے مستثنی ہے اوسمین اولٹی ہاتھہ سے دعا مانگنی آئی ہے
چنانچہ بیان اسکا باب الاستسقا مین ہو چکا ہے **وعن** سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربكم
حيي كريم يستحيي من عبده اذا رفع يديه اليه ان يردهما صفرا رواه الترمذي وابو داود والبيهقي في
الدعوات الكبير اور روایت ہی سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پروردگار تمہارا بہت حیا مند ہے
یعنی معاملہ کرتا ہے حیا مند ونکا سا دینے والا بغیر سوال کے حیا کرتا ہے بندے اپنے سے یہہ کہ پھیرے اونکو خالی جسوقت کہ اوٹھاتا ہے بندہ اپنے دونون ہاتھہ طرف
اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **وعن** عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه رواه الترمذي اور روایت ہی عمر سی کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جسوقت اوٹھاتے دونون ہاتھہ اپنے دعا مین نہ رکھتے اونکو جبتک کہ نہ پھیرتے اونکو اپنے مونہہ پر نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ
ہاتھو کا اوٹھانا اور مونہہ پر پھیرنا سنت ہے دعا مین **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستحب
الجوامع من الدعاء ويدع ما سوى ذلك رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اچھا جانتے تھے اون دعاؤن کو کہ جامع ہون اور چھوڑتے تھے اون دعاؤنکو کہ نہ جامع تھین نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** دعاء جامع وہ ہے
کہ لفظ اوسکے تھوڑے ہون اور معنی بہت شامل ہو امور دنیا اور آخرت کو جیسے یہہ دعائین ہین ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة
حسنة وقنا عذاب النار اور اللهم اني اسالك العفو والعافية في الدين والدنيا والآخرة + اور مانند انکی بہت دعائین جامع آئی ہین

ہ اللہم من ہاتھو کا اوٹھانا مونہہ پر پھیرنا سنت ہے دعا مین مولانا
وعن عائشہ الخ
اور عافیت دین و دنیا اور آخرت مین ۱۲

حدیث شریف مین اور چھوڑ آوے یعنی جو دعا کہ جامع نہو خاص مطلب اوس مین مذکور ہو وہ حضرت نے ترک کی تہی مانند ازنی زوجۃ حسنۃ یعنی دی مجھکو بیوی اچھی وغیر ذلک کی اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی کہ حضرت اکثر دعائین جامع ہی مانگتے تہے خاص مطلب کی نہ مانگتے تہے والا کبھی کبھی خاص مطلب بہی مانگنا ثابت ہوا ہی ۱۲ مولانا **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَۃً دَعْوَۃُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونیوالی دعا غائب کی واسطے غائب کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اس لیے کہ غائب کے دعا غائب کے لیے خلوص سی ہوتی ہی خیال سنانے دکہانیکا نہین ہوتا ۱۲ **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَۃِ فَاَذِنَ لِیْ وَقَالَ اَشْرِکْنَا یَا اُخَیَّ فِیْ دُعَائِکَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ کَلِمَۃً مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِہَا الدُّنْیَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَانْتَہَتْ رِوَایَتُہٗ عِنْدَ قَوْلِہٖ وَلَا تَنْسَنَا اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا پروانگی مانگی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ ادا کرنے عمرہ کی پس اذن دیا مجکو اور فرمایا شریک کرنا ہمکو ای چھوٹے بہائی میری بیچ دعا اپنی کی اور نہ بہولنا مجکو یعنی وقت دعا کی پس فرمایا حضرت نے ایک کلمہ کہ نہین خوش کرتا مجکو یہہ کہ واسطے میری ہو بدلے اوسکی تمام دنیا نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور تمام ہوتی روایت ترمذی کی نزدیک لفظ ولا تنسنا کے **ف** مراد کلمہ سی یا تو یہی بات ہی کہ جو حضرت نے اونکو فرمائی یا کوئی اور بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نے جو التماس دعا کی کی اوس مین ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہی مقام بندگی مین اور رغبت دلانی امتکو کہ اچھے لوگون اور عابدون سی طلب دعا کی کرین اور تنبیہ ہی امت کو کہ خاص اپنے ہی لیے دعا نکرین بلکہ شریک کرین قرابتیون اور دوستون کو بہی دعا مین خصوصًا بیچ مقامون قبولیت کی اور اس سے بزرگی حضرت عمر رض کی بہی معلوم ہوئی ۱۲ ع **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُہُمُ الصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُہَا اللّٰہُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَہَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین رد ہوتی دعا اونکی ایک روزہ دار جسوقت کہ افطار کرتا ہی یعنی اس لیے کہ بعد ادای عبادت کی ہوتی ہی اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہی اور دوسرا سردار سب کا کہ عدل کرے یعنی اس لیے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ عدل ایک ساعت کا بہتر ہی ساٹھ برس کی عبادت سی اور تیسری دعا مظلوم کی اوٹہاتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ اوپر ابر کے اور کہولی جاتی ہین واسطے دعا اوسکی کے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہی پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کرون گا مین تیری اگرچہ ہو بعد مدت کی یعنی ضائع نہین کرتا کا حق تیرا اور نہین رد کرونگا دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اوپر ابر کے اوٹہانا اور کہلنا دروازون کا کنایہ ہی اوپر چڑہنے سی اور جلدی قبول ہونے سی ۱۲ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْہِنَّ دَعْوَۃُ الْوَالِدِ وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائین قبول کیجاتی ہین نہین شک اون مین یعنی اونکی قبول ہونی مین دعا باپ کی اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** دعا باپ کی یعنی باپ بیٹے کو خواہ دعا دی یا بد دعا کری جلد قبول ہوتی ہی اور مانکی دعا بطریق اولیٰ قبول ہوتی ہی بسبب نہایت شفقت اوسکی کی اگرچہ یہان نہین ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہی کہ دعا اوسکی قبول ہوتی ہی اوسکی حق مین جو احسان کری اور بد دعا قبول ہوتی ہی اوسکی لیے کہ ایذا دی اور بدسلوکی کرے اوس سے یا یہہ کہ مطلق اوسکی دعا قبول ہوتی ہی خواہ اپنے لیے کرے یا اور کے لیے اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کرے مظلوم کی یا تسلی دی اوسکو اور وہ دعا دی اوسکو یا جسنے ظلم کیا اوسپر اور

Marfat.com

اس زبہ دعا دی اوسکو قبول ہوتی ہی ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** انس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْاَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی یَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ رَوَاہُ فِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ مُرْسَلًا حَتّٰی یَسْاَلَہٗ الْمِلْحَ وَحَتّٰی یَسْاَلَہٗ شِسْعَہٗ اِذَا انْقَطَعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیی کہ مانگی ایک تمھارا پروردگار اپنی سی ساری حاجتین اپنی یہانتک کہ مانگی تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوی زیادہ کی ترمذی نی ایک روایت مین ثابت بنانی سے بطریق ارسال کی یہانتک کہ مانگی اوس سے نمک اور یہان تک کہ مانگی اوس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جسوقت کہ ٹوٹ جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** زیادہ کی مصنف کو چاہیی تہا کہ یون کہتا رواہ الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت مین حتی یسالہ شسعہ الخ مکرر آیا تاکید کی لیے تاکہ دلالت کری اسپر کہ وہان رکاوٹ اور محرومی نہین ہی سائل کو اللہ نہایت مہربان ہی بندہ پر دیتا ہی جو مانگتی ہین پس التجا کری بندہ مگر اوس سی اور نہ اعتماد کرے مگر اوسپر کہا ابو علی وقاق ذیل نشانیون معرفت کی سے یہہ ہی کہ نہ مانگی حاجتین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے جیسکہ حضرت موسی علیہ السلام مشتاق رویت الہی کی ہوئی کہا رب ارنی انظر الیک اور جب محتاج روٹی کے ہوئی کہا رب لما انزلت الی من خیر فقیر ع ج **وَعَنْہُ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتی ہاتہہ اپنی دعا مین یہانتک کہ دکہلائی جاتی سفیدی حضرت کی بغلون کی **وَعَنْ** سَہْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ یَجْعَلُ اِصْبَعَیْہِ حِذَاءَ مَنْکِبَیْہِ وَیَدْعُوْ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا تہا حضرت گردانتی دونون اونگلیان اپنی یعنی سر دونون ہاتہون کی اونگلیون کی برابر مونڈہون کی اور دعا مانگتی **ف** یہہ اوسط درجہ ہی ہاتہہ اوٹہانی کا اور اکثر ایسطرح اوٹہاتی تہے اور پہلی حدیث مین جو زیادہ ہاتہہ اوٹہانی آئی وہ محمول ہین بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا مین بیچ مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کی تو اتنی اوٹہاتی کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی ع **وَعَنِ** السَّائِبِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ مَسَحَ وَجْھَہٗ بِیَدَیْہِ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے جسوقت کہ دعا مانگتی اور اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی پہیرتی اپنی مونہہ پر دونون ہاتہہ اپنی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین دعوات کبیر مین **ف** کہا طیبی نی یہہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اوٹہاتی ہاتہہ اپنی دعا مین نہ پہیرتی مونہہ پر پس نماز مین اور طواف مین اور وقت سونیکی اور بعد کہانیکی اور مانند انکی کے جو حضرت سی دعائین منقول ہین اور اون مین ہاتہہ نہ اوٹہاتی تہی تو مونہہ پر بہی ہاتہہ نہ پہیرتی تہے ع **وَعَنْ** عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْئَلَۃُ اَنْ تَرْفَعَ یَدَیْکَ حَذْوَ مَنْکِبَیْکَ اَوْ نَحْوَھُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِیْرَ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَۃٍ وَالْاِبْتِھَالُ اَنْ تَمُدَّ یَدَیْکَ جَمِیْعًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ وَالْاِبْتِھَالُ ھٰکَذَا وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَجَعَلَ ظُھُوْرَھُمَا مِمَّا یَلِیْ وَجْھَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب سوال کرنیکا یہہ ہی کہ اوٹہاوی تو دونون ہاتہہ اپنی برابر اپنی مونڈہون کی یا قریب اونکی اور ادب استغفار کا یہہ ہی کہ اشارہ کری تو ساتہہ ایک اونگلی کی اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا مین یہہ ہی کہ دراز کریتو دونون ہاتہہ اپنی اکٹھی یعنی اسقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ کہا عاجزی کرنی اسطرح سی ہی اور اوٹہاوی دونون ہاتہہ اپنی اور کی پیٹہہ ہاتہون اپنی کو قریب مونہہ اپنی کی یعنی جیسیکہ استسقا مین آیا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اشارہ کریتو ساتہہ ایک اونگلی کی یعنی سبابہ کی کہ جسکو اونگلی شہادت کی کہتے ہین مقصود اس سے ہی سب یعنی

Marfat.com

ملامت کرنا نفس امارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ ڈھونڈنی شر انکی سے اور قید ایک کی اس لیے لگائی کہ یہ وہ ہی اشارہ کرنا دو انگلیون سے چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ اشارا کرتا تہا دو انگلیون سے فرمایا اوسکو ایک سے اشارا کر ایک سے اشارا کرا اور اٹھائی دونون ہاتھہ اپنے رفع یعنی اوٹھائی دونون ہاتھہ اپنے خوب طرح یہانتک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلونکی اور رہوی ہاتھہ مقابل سر کے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى الصَّدْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ وہ کہتے تہے کہ تحقیق اوٹھانا تمہارا اپنے ہاتھونکو یعنی بہت اوٹھانا بدعت ہی نہین زیادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اکثر اسپر یعنی سینہ تک اوٹھاتے تہے نہ زیادہ اوس سے نقل کی یہہ احمد نے **ف** انکار کیا ابن عمر نے اوپر اس لیے کہ اکثر اوقات بہت ہی اوٹھاتے تہے اور فرق کرتے تہے حالات مین کہ ایک امر کے لیے سینہ تک اوٹھاتے اور مونڈہون تک اور امر کے لیے اور مونڈہون سے اونچے اور امر کے لیے پس اس تقریر سے خوب تطبیق حاصل ہو گئی ع حاصل یہہ کہ حضرت کا ہاتھہ اوٹھانا باعتبار اختلاف حالات کے مختلف تہا کہ اکثر تو سینہ تک اوٹھاتے تہے اور بعضے امر کے لیے مونڈہون تک اور بعضے امر کے لیے مونڈہون سے اونچے اور یہہ لوگ اکثر اوقات اونچے ہی اوٹھاتے تہے اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتے تہے اس لیے ابن عمر نے اوپر طعن کیا۔ مؤلف **وعن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا اَوْ دَعَا لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ذکر کرتے کسیکا پہر دعا مانگتے اوسکے لیے یعنی ارادہ کرتے دعا مانگنی کا شروع کرتے دعا مانگنی پہلے واسطے اپنے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب صحیح ہی

ف اس مین تعلیم ہی امت کو کہ اگر کوئی کسیکے لیے دعا کرے تو پہلے اپنے لیے دعا کرے پہر اوسکے لیے مثلاً کہے اللہم اغفرلی ولفلان ع

وعن اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ دعا مانگے کوئی دعا کہ نہو اوس مین گناہ کا اور نہ توڑنا ناتے کا مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ بسبب اوس دعا کے ایک تین چیزون مین سے یا یہہ کہ جلدی دیوے اوسکے لیے مطلب اوسکا اور یا یہہ کہ ذخیرہ کر رکہے دعا کو اوسکے لیے اور دیوے آخرت مین اور یا یہہ کہ پہیر دیوے اوس سے برائی مانند اوسکے عرض کیا صحابہ نے اب بہت دعا کرینگے ہم یعنی اس لیے کہ بڑے فائدے دعا کے سنے ہمنے فرمایا فضل اللہ کا بہت ہی یعنی جو کچہ کہ دیتا ہے فضل اپنے سے اور بہت کرم اپنے سے بہت ہی اوپر اس سے کہ دیتا ہی تمکو بیچ مقابلہ دعا تمہاری کے ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَاَ وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ دعائین ہین کہ قبولیت کیجاتی ہی واسطے اونکے دعا مظلوم کی یہانتک کہ بدلہ لیوے یعنی ظالم سے ساتہہ زبان یا ہاتہہ اپنے کی اور دعا حاجی کی یہانتک کہ پہر کر آوے یعنی طرف شہر اپنے کی اور اہل اپنے کی یا فارغ ہووے حج سے اور دعا مجاہد کی یعنی لڑیوالے کی یا کوشش کرنیوالے کی بیچ طلب علم و عمل کی یہانتک کہ بیٹہے یعنی جہاد کرنے سے یا کوشش کرنے سے اور دعا مریض کے یہانتک کہ اچہا ہووے یا مرے اور دعا بہائی کی واسطے بہائی مسلمان اپنے کی غائبانہ پہر فرمایا بہت جلدی قبول ہونے مین اون دعاؤن سے دعا بہائی کی پس پشت نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر مین

باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ

Marfat.com

باب ہی بیچ بیان ذکر خدا کی اور نزدیکی حاصل کرنیکی طرف خدا کی **ف** یعنی نزدیکی حاصل کرنی ساتھہ ذکر اللہ کی طرف خدا کی یا نزدیکی حاصل کرنی ساتھہ نوافل کی طرف اوسکی اور ذکر اللہ تعالیٰ کا دل سی بھی ہوتا ہی اور زبان سی بھی اور افضل یہہ ہی کہ دل اور زبان دونون سی ہو اور اگر ایک سی ہو تو دل کا افضل ہی پھر ذکر دل کا دو قسم پر ہی ایک تو فکر کرنی عظمت خدا مین اور جبروت و ملکوت مین اور نشانیون قدرت اوسکی مین کہ آسمان و زمین مین ہین اوسکو ذکر خفی کہتی ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ بہتر درجہ افضل ہی ذکر خفی وہ جو نہین سنتی اوسکو حفظہ یعنی فرشتی اعمال لکھنی والی جب ہوگا دن قیامت کا اور جمع کریگا اللہ تعالیٰ خلائق کو اونکی حساب کی لیے اور لاوینگی حفظہ اوسچیز کو کہ یاد رکھتی تھے اور لکھا تھا اوسکو فرماویگا اللہ تعالیٰ اونکو دیکھو کیا باقی رہا ہی واسطی اونکے کچھ پس کہین گروہ نہین چھوڑا ہمنی کچھ اوسچیز مین سی کہ جانا ہمنی اور یاد رکھا ہمنی مگر کہ جمع کیا ہمنی اوسکو پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ یعنی بندیکو کہ تحقیق تیری لیی میری پاس ایک نیکی ہی کہ نہین جانتا تو اوسکو اور مین بدلا دونگا اوسکا تجکو اور وہ ذکر خفی ہی ۱۲ ذکرہ السیوطی فی بدور السافرۃ اور دوسری قسم ذکر دلکی یہہ ہی کہ وقت امر نہی اللہ تعالیٰ کی اوسکو یاد کرتا ہی اور پہلی قسم افضل و اعلی ہی اور بعضی فقہا کہتی ہین کہ ذکر نہین ہوتا مگر ساتھہ زبان کی اور ادنی مرتبہ اوسکا بموجب قول مختار کی یہہ ہی کہ سنا وی اپنی تئین بغیر اسکی معتبر نہین اور دل سی جو ہوتا ہی فعل دلکا ہی قسم علم و تصور سی ذکر نہین ذکر نام اوسکا ہی کہ زبان سی ہو پس یہہ بات خلاف ہی اوسکی کہ لغت کی کتابون مین لکھا ہی صحاح و قاموس مین لکھا ہی کہ ذکر ضد نسیان کی ہی او یہہ خود فعل دلکا ہی ہان جو کچھ کہ زبان سی ہو اوسکو بھی ذکر کہتی ہین پس ذکر لفظ مشترک ہی درمیان فعل دل اور فعل زبان کی اور کہا مشائخ طریقت رحمہم اللہ کی نے کہ ذکر دو نوع پر ہی قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگتر اور بہت ہی ذکر زبانی سی پس شاید مقصود بعضی فقہا کو یہہ ہو کہ جہان ذکر زبان سی کرنا آیا ہی شرع مین مانند تسبیحات اور قرأۃ نماز کی اور ذکر بعد نماز کی اور سوای انکی کے وہان دل سی ذکر کرنا کفایت نہین کرتا بلکہ زبان سی کرنا چاہیی نہ یہہ کہ اوسپر ثواب اخروی نہین مترتب ہوتا ح ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ وابی سعید قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کرین اللہ کا مگر کہ گھیرتی ہین اونکو فرشتی یعنی جو کہ ڈھونڈتی پھرتے ہین راہون مین اہل ذکر کو اور ڈھانک لیتی ہی اونکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کو لیے ہی اور اوترتی ہی اونپر سکینۃ اور ذکر کرتا ہی اونکو اللہ تعالیٰ اون شخصون مین کہ نزدیک اوسکی ہین یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا علیہم السلام یہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سکینہ خاطر جمعی دلکی ہی کہ اوسکی سبب سی خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوای اللہ کی دل سی نکل جاتی ہی اور حضور ساتھہ اللہ کو بہم پہنچتا ہی اور اوترنا سکینۃ کا اس آیت سی بھی ثابت ہوتا ہی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ع **وعن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی طریق مکۃ فمر علی جبل یقال لہ جمدان فقال سیروا ھذا جمدان سبق المفردون قالوا وما المفردون یا رسول اللہ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی بیچ راہ مکہ کی پس گذری ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تھا اوسکو جمدان پس فرمایا چلو یہہ ہی جمدان پیش دستی لیگئی مفردون عرض کیا صحابہ نی کون ہین مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کرین بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین اللہ تعالیٰ کو بہت نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ما المفردون سوال ہی صفت سی کہ کیا صفت ہی مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لائق اعتبار کی تنہائی نفس کی ہی اللہ کی ذکر کی لیے آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سی ہی پہنچی تو صحابہ مشتاق وطن کی ہوئی بعضی الگ ہوکر اور نسی پہلو وطن کو روانہ ہوئی پیچھی رہنی والون کو حضرت نی فرمایا

ل ترجمہ یعنی یاد کرنی والی مرد اور یعنی یاد کرنی والی عورتین ۱۲

ک ترجمہ جزدار ہوسانہ ذکر خفا کے اکرکم یا زکیہ یا عین دل ۱۲

کہ گھر قریب پہنچا جلد چلو کہ بعضے مفردون یعنی اکلے ہونیوالے آگے پہنچ گئے صحابہ رض نے صفت مفردون کو پوچھی فرمایا حاصل اوسکا یہہ ہی کہ معنی ان مفردون کے ظاہر ہین اس سی کیا سوال کرتی ہو بلکہ پوچھو نیکیون کی سبقت کرنیوالون کو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کی ذکر کے لیی یعنی انقطاع کیا لوگون سی اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر اللہ مین مشغول رہتی ہین اور مراد بہت یاد کرنی سی یہہ ہی کہ ہمیشگی کرے ذکر پر بغیر غفلت کے اور جو غفلت ہو بھی جاوی تو جلدی سے دور کر کر مشغول ہووی اور ابن عباس رض نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی ساتھہ ذکر کرنی کی نمازون کے بعد اور صبح شام سوتی بیٹھتی اور مانند انکی کے جسطرح منقول ہی حدیث شریف مین ۱۲ س ع **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوس شخص کی کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنے کو اور اوس شخص کی کہ نہین یاد کرتا مانند زندی اور مردے کے ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ذکر حیات قلب ذاکر کے ہی اور غفلت موت اوسکی اور جیسیکہ زندہ اپنی زندگی سی بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی ذکر کرنیوالا اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہی اور نہ یاد کرنیوالا کہ اوسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مانند مردے کے ہے کہ اوسکو زندگی سی کچھہ بہرہ نہین ہوتا بیت زندگانی نتوان گفت حیاتی نہ مراست ✤ زندہ آنست کہ یاد دوست وصالی دارد ✤ علی فخر **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین نزدیک گمان بندی اپنی کی ہون کہ ساتھہ میری رکھتا ہی اور مین ساتھہ اوسکی ہون جب یاد کرتا ہی مجکو یعنی دل سی یا زبان سی پس اگر یاد کرے مجکو ذات اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین اوسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب اوسکو اور متولی ہوتا ہون آپ اوسکی ثواب کا اور کی سپرد نہین کرتا اوسکو اور اگر یاد کری مجکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہی اوس سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نزدیک گمان بندی اپنی کی یعنی معاملہ کرتا ہون بندی سی موافق گمان اور توقع اوسکی کی اگر امید عفو کی رکھتا ہی عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہی عذاب کرتا ہون مراد رغبت دلانی ہی اسپر کہ امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب کہی اور گمان اچھا رکھی کہ بخشیگا مجکو ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا رہیگا تو عرض کریگا ای رب میری میرا گمان تیری ساتھہ اچھا تھا فرماویگا اللہ تعالی پھیر لاؤ اسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کری اور پھر امیدوار بخشش کا رہی اور بغیر عمل کی امید رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہی یعنی بیفائدہ اور مین ساتھہ اوسکی ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون ✤ ع ✤ فخر **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَاءُ سَیِّئَۃٍ مِثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی جو شخص کہ لاوی ایک نیکی پس واسطی اوسکی ثواب ہوتا ہی دس برابر اوسکی اور زیادہ بھی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص کی سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سے اور جو شخص کہ لاوی برائی پس سزا دی جاتی ہی برابر اوسکی یا بخشش دیتا ہون اوسکو اور جو شخص نزدیک ہوتا ہی مجھی یعنی ساتھہ طاعت کی ایک بالشت یعنی مقدار قلیل نزدیک ہوتا ہون مین اوس سی ایک گز یعنی پہونچتا ہون رحمت اپنی طرف اوسکی زیادہ اوس سی اور جو شخص نزدیک ہوتا ہی مجھی ایک گز نزدیک ہوتا ہون مین اوس سی مقدار پھیلاؤ دونو ہاتھون کے اور جو شخص کہ آتا ہے میرے پاس

Marfat.com

چال چلکر آتا ہون مین اوسکی پاس دوڑکر اور جو شخص لے مجہ سے مقدار زمین کی گناہ لیکر نہ شریک کرتا ہو ساتہہ میری کیسکو ملاقات کرونگا مین اوس سے مانند اوس زمین کی بخشش سے یعنی اگر چاہونگا مین یہہ اوسکی لیے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حاصل یہہ کہ بندہ اگر تہوڑی سی رجوع کرتا ہی تو وہان سے توجہ اور التفات اور رحمت اوس سے زیادہ ہوتی ہی ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا جو شخص کہ ایذا دی میری ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہون مین اوسکو ساتہہ لڑائی کی اور نہین نزدیکی حاصل کی طرف میری بندی میری نے یعنی مومن نے ساتہہ کسی چیز کی یعنی اعمال سی کہ بہت محبوب ہو طرف میری اوس چیز سی کہ فرض کیا مینی اوسپر اور ہمیشہ ہتا ہی بندہ میرا یعنی جو کہ قائم ہی ساتہہ قرب فرائض کی نزدیکی ڈہونڈہتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈہونڈہتا طرف میری ساتہہ نفلون کے یعنی طاعتون کی کہ زائد ہین فرائض پر یہانتک کہ دوست رکہتا ہون مین اوسکو یعنی واسطی جمع کرنے فرائض و نوافل کی اور جسوقت دوست رکہتا ہون مین اوسکو پس ہوتا ہون مین شنوائی اوسکی کہ سنتا ہی ساتہہ اوسکی اور ہوتا ہون مین بینائی اوسکی کہ دیکہتا ہی ساتہہ اوسکی اور ہاتہہ اوسکا کہ پکڑتا ہی ساتہہ اوسکی اور پاؤن اوسکا کہ چلتا ہی ساتہہ اوسکی اور اگر مانگتا ہی مجہسے یہہ بندہ البتہ دیتا ہون مین اوسکو اور اگر پناہ پکڑتا ہی ساتہہ میری یعنی برائیون اور مکروہات سی البتہ پناہ دیتا ہون اوسکو اور نہین توقف اور تردد کرتا کسی چیز سی کہ کرنیوالا ہون مین اوسکو مانند تردد میری کی قبض کرنے جان مومن کی سی ناخوش رکہتا ہی وہ موت کو اور حال یہہ ہی کہ مین ناخوش رکہتا ہون ناخوشی اوسکی کو اور چارہ نہین اوسکو مرگ سی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ساتہہ لڑائی کی یعنی ساتہہ لڑائی اپنی کی اوس سے بسبب ایذا ولی اپنی کی یا خبردار کرتا ہون ساتہہ لڑائی اوسکی کی مجسے پس گویا کہ وہ لڑنیوالا ہی مجسے کہا امام نے کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نے اوسکی کرنیوالے کو کہ وہ لڑنیوالا ہی اوس سے سوای اوس گناہ کے اور کہانے بیاج کی کہ اوس مین بہی فرمایا ہی فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پس معلوم ہوا کہ ان دونون مین خطر عظیم ہی اس لیے کہ لڑائی اللہ کی بندی سی ہی دلالت کرتی ہی خاتمہ بہونے پر اس لیے کہ جس سے اللہ تعالی لڑا نہین فلاح پاتا وہ کبہی اور فرض کیا مینی یعنی جو کچہہ واجب کیا ہی مینی اوسپر یعنی فرمانبرداری کرنی اوامر کی اور بچنا مناہی سی اونکو ادا کرکر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہی سب سی زیادہ محبوب ہے اوسکی برابر اور چیز ادا کرکر نزدیکی نہین حاصل کرسکتا اور ہوتا ہون مین شنوائی اوسکی الخ کہا خطابی نے یعنی آسان کرتا ہون مین اوسپر افعال کہ نسبت کیے گئے ہین طرف اعضا کی اور توفیق دیتا ہون مین اوسکو اون افعال کی یہانتک کہ گویا مین وہ اعضا ہی ہو جاتا ہون اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ گردانتا ہی اللہ تعالی حواس اوسکی اور اعضا اوسکو وسیلہ رضا اپنی کا پس نہین سنتا مگر جو کچہہ کہ دوست رکہتا ہی اللہ اور پسند کرتا ہی اوسکو پس گویا کہ سنتا ہی ساتہہ اوسکی الخ اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ گردانتا ہی اللہ سلطان حب اپنی کو غالب اوسپر یہان تک کہ نہین دیکہتا مگر وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اللہ اور نہین سنتا مگر وہ چیز کہ دوست رکہتا ہو اللہ اور ہوتا ہی اللہ سبحانہ اوس مین مددگار و کارساز بچاتا ہی سمع اور بصر اور ہاتہہ اور پاؤن اوسکی کو اوس چیز سی کہ نہین پسند کرتا اوسکو اور نہین تردد کرتا کسی چیز سے الخ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین بسبب عنایت کی کہ بندی کی حال پر کہتا ہون اوسکی مارنی مین بسبب اسکی کہ ناخوش آتا ہی اوسکو مرنا لیکن مرنی سی چارہ نہین اور وہ بہی پہنچاتا ہی بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالی اور جنت اوس سے حاصل ہوتی ہے اور تردد کی معنی ہین تحیر کرنا دو امرون مین کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا اون دونون مین سی اصلح ہی اور اطلاق اسکا محال ہی حق سبحانہ تعالی کی ذات پر پس

یہ کلام کمال محبت و عنایت کی جگہہ بولا جاتا ہی کہ بیان کرتے ہین کہ فلانا فلانکا پیارا ہی اور اگرچہ واقع مین وہ ایسا نہین ہوتا ہی لیکن ایسا اظہار کرتا ہی جیسا کہ چاہیے

Marfat.com

معنی یہہ ہین کہ مین تاخیر و توقف نہین کرتا کسی امر مین مانند تاخیر و توقف شخص متردد کی ایک کام مین مگر بیچ قبض کرنی روح بندۂ مومن کے کہ توقف کرتا ہون
مین اوس مین تا آسان ہو موت اوسپر اور مائل ہو دل اوسکا طرف اوسکی اور مشتاق ہو ساتھہ اوسکی پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کی اور جگہہ پکڑی اعلی علیین مین

ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملئکۃ یطوفون فی الطرق یلتمسون اہل الذکر فاذا
وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادوا ہلموا الی حاجتکم قال فیحفونہم باجنحتہم الی السماء الدنیا قال فیسالہم
ربہم وہو اعلم بہم ما یقول عبادی قال یقولون یسبحونک ویکبرونک ویحمدونک ویمجدونک قال فیقول ہل
راونی قال فیقولون لا واللہ ما راوک قال فیقول کیف لو راونی قال فیقولون لو راوک کانوا اشد لک عبادۃ واشد
تمجیدا واکثر لک تسبیحا قال فیقول فما یسالونی قالوا یسالونک الجنۃ قال یقول وہل راوہا قال فیقولون
لا واللہ یا رب ما راوہا قال یقول فکیف لو راوہا قال یقولون لو انہم راوہا کانوا اشد علیہا حرصا واشد لہا
طلبا واعظم فیہا رغبۃ قال فمم یتعوذون قال یقولون من النار قال یقول فہل راوہا قال یقولون لا واللہ
یا رب ما راوہا قال یقول فکیف لو راوہا قال یقولون لو راوہا کانوا اشد منہا فرارا واشد لہا مخافۃ قال
فیقول فاشہدکم انی قد غفرت لہم قال یقول ملک من الملئکۃ فیہم فلان لیس منہم انما جاء لحاجۃ قال ہم
الجلساء لا یشقی جلیسہم رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے
کتی فرشتے ہین پہرتے ہین راہون مین یعنی مسلمانون کی راہون مین ڈہونڈہتے ہین ذکر کرنیوالونکو یعنی تاکہ ملین اون سے اور سنین ذکر اونکا
پس جبکہ پاتے ہین ایک جماعت کو کہ ذکر کرتے ہین اللہ کا پکارتے ہین آپس مین ایک دوسرے کو آؤ جلدی طرف مطلب اپنی کی یعنی سنتے ذکر کے اور ملتے ذکر کرنیوالون کے
فرمایا حضرت نے پس گہیر لیتے ہین فرشتے اونکو پرون اپنی سے آسمان دنیا تک فرمایا حضرت نے پس پوچہتا ہی فرشتون سے پروردگار اونکا حالانکہ
حال آنکہ وہ بہت جانتا ہی فرشتون سے حال اونکا کیا کہتے ہین بندے میرے فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے تسبیح کرتے ہین تیری یعنی پاکی سے
یاد کرتے ہین تجکو اور بڑائی بیان کرتے ہین تیری اور تعریف کرتے ہین تیری اور ساتھہ بزرگی کی یاد کرتے ہین تجکو فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہی
اللہ تعالی آگہ کیا دیکہا ہی اونہون نے مجکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہین فرشتے قسم خدا کی نہین دیکہا تجکو کہا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالے
کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکہتے مجکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہین فرشتے اگر دیکہتے تجکو ہوتے بہت تیری بندگی کرنیوالے اور ہوتے بہت واسطے
تیری بزرگی کرنیوالی اور ہوتی بہت واسطے تیری تسبیح کرنیوالے فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتی ہین مجسے کہتے ہین فرشتے
مانگتے ہین تجسے بہشت فرمایا حضرت نے آگہ فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہا ہی اونہون نے بہشت کو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہین فرشتے قسم ہی اللہ کی
ای پروردگار نہین دیکہا اونہون نے اوسکو فرمایا حضرت نے فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکہتے جنت کو کہا حضرت نے
کہتے ہین فرشتے اگر دیکہتے اوسکو ہوتے بہت اوسپر حرص کرنیوالے اور بہت ہوتے اوسکو طلب کرنیوالے اور بہت کرتے اوس مین رغبت یعنی اس لیے
کہ نہین ہی نظیر نہ دیکہنے کے فرماتا ہی اللہ تعالی پس کس چیز سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے آگہ دوزخ سے پناہ مانگتے
ہین فرمایا حضرت نے فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہا ہے اونہون نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے قسم ہے خدا کی ای پروردگار
ہمارے نہین دیکہا اونہون نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکہتے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے
اگر دیکہتے اوسکو ہوتے بہت اوس سے بہاگنے والے یعنے جو چیزین کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے ہین اون سے بہت بہاگتے اور ہوتے بہت

Marfat.com

اوس کو دریوالی یعنی اپنے لوگون مین کہا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ فرشتون سے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ مینے بخشا اونکو فرمایا حضرت نے کہتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سے کہ ذکر کرنیوالون مین فلانا شخص ہے کہ نہین ہی ذکر کرنیوالا سوا اسکے نہین کہ آیا تہا کسی کام کے لیے پہر بیٹہہ گیا اونمین یعنی وہ لائق مغفرت کے نہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ وہ ایسے بیٹہنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اونکا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** پوچہتا ہے فرشتون سے پوچہتا ہی اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے واسطے الزام دینے ملائکہ کے کہ اونہون نے بنی آدم کے حق مین کہا تہا کہ یہہ فساد و فسق کرینگے اور ہم تسبیح اور تقدیس تیری کرتے ہین آور اخیر حدیث مین رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر کہا ہی کسی عارف نے کہ صحبت رکہو ساتہہ اللہ کے پس پہر اگر نہ کر سکو یہہ پس صحبت رکہو ساتہہ اوسکے کہ صحبت رکہتا ہی اللہ سے یعنی دوام حضور رکہتا ہی ساتہہ اللہ کے ع **وَفِي رِوَايَةٍ** مُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَؤُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِحَالِهِمْ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيَسْاَلُوْنَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا لَا اَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنَنِيْ قَالُوْا مِنْ نَارِكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ اور مسلم کی روایت مین ہی کہ کہا تحقیق اللہ تعالیٰ کے کتنے فرشتے ہین پہرنیوالے زیادہ یعنی اعمال لکہنے والون وغیرہ کے سوا ہین کہ اونکو مقصود سوای حلقون ذکر کے کچہہ نہین ڈہونڈتے ہین یعنی مجلسین ذکر کے پس جب پاتے ہین مجلس کہ اوس مین ہو ذکر غالبًا بیٹہتے ہین ساتہہ اونکے اور گہیر لیتا ہی بعض اونکا بعض کو ساتہہ پرون اپنی کے یہانتک کہ بہر جاتی ہین فرشتے درمیان ذکر کرنیوالون کے اور درمیان آسمان دنیا کے پس جسوقت کہ جدا ہوتے ہین ذکر کرنیوالے چڑہتے ہین فرشتے اور پہونچتے ہین آسمان تک یعنی ساتوین آسمانتک فرمایا حضرت نے پہر پوچہتا ہی اون سے اللہ تعالیٰ اور وہ خوب جانتا ہی حال اونکا کہانسے آئے تم پس کہتے ہین فرشتے آئے ہم تیرے بندون کے پاس سے کہ زمین مین ہین تسبیح کرتے ہین تیری اور کلمہ پڑہتے ہین تیرا اور ساتہہ بزرگی کے یاد کرتے ہین تجکو اور مانگتے ہین تجسے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا مانگتے ہین مجسے کہتے ہین فرشتے کہ مانگتے ہین تجسے بہشت تیری فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکہی ہی اونہون نے بہشت میری کہتے ہین فرشتے نہین ای رب ہمارے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکہتے وہ بہشت مری کہتے ہین فرشتے اور پناہ مانگتے ہین تجسے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اور کس چیز سے پناہ مانگتے ہین مجسے کہتے ہین فرشتے آگ تیری سے پناہ مانگتے ہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکہی ہی اونہون نے آگ میری عرض کرتے ہین فرشتے نہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکہتے آگ میری کہتے ہین فرشتے طلب بخشش کرکے بہی کرتے ہین تجسے فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تحقیق بخشا مینے اونکو اور دی مینے اونکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی مینے اونکو اوس چیز سے کہ پناہ مانگی یعنی آگ سے فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے ای پروردگار ہمارے اون مین فلانا بندہ ہی بڑا گنہگار سوا اسکے نہین کہ گذرا تہا یعنی کسی کام کے لیے پس بیٹہہ گیا ساتہہ اونکے فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اور اوسکو بہی بخشا مینے وہ قوم ہی کہ نہین بدبخت ہوتا بسبب اونکے اور برکت اونکی کے ہمنشین اونکا **ف** بخاری کی روایت مین جواب کیف لو رأوا جنتی وغیرہ کا مذکور ہی لو انہم رأوا الخ اور اس مین نہین مذکور اس لیے کہ بخاری کی روایت مین یہہ جملہ فقط سوال ہی کے لیے ہی اور اس مین تعجب اور تعجب دلانیکے لیے ع

نسخہ اصلین اعلم من این سے اور بعض نسخون مین اعلم بحالهم من این اور بعضے نسخون مین اعلم بهم من این الخ

Marfat.com

وعن حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَدُومُونَ عَلٰى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حنظلہ بن ربیع اسیدی سے کہ کہا ملاقات کی مجھسے حضرت ابوبکر نے پھر کہا کیا حال ہی تیرا ای حنظلہ یعنی کیسی ہی استقامت تیری اوسچیز پر کہ سنی تو نی حضرت سے آیا موجود ہی یا نہین کہا مینے منافق ہوگیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال کی ہی نہ ایمان کی کہا حضرت ابوبکر نے سبحان اللہ کیا کہتا ہی تو یعنی ازراہ تعجب کی کہا کہ کیا کہتا ہی بیان کر معنی اوسچیز کے کہ کہتا ہی تو کہا مینے یعنی عجب نہین اس مین اس لیے کہ ہوتی ہین ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کرتے ہین ہمکو ساتھہ دوزخ کی یعنی عذاب اوسکے کی کبھی اور ساتھہ جنت کی یعنی نعمتون اوسکی کے کبھی گویا کہ ہم دیکھتے ہین جنت و دوزخ کو آنکھون سے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مشغول ہوتی ہین بی بیون اور اولاد مین اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہی کہ جو کچھ حضرت کی صحبت مین سنتے ہین اوس مین سے بہت کچھ بھول جاتی ہین وہ حالت نہین رہتی کہ جو حضرت کی صحبت مین ہوتی ہی کہا ابوبکر نے یعنی جبکہ بیان کیا تو نی یہہ پس قسم ہی اللہ کی تحقیق ہم بھی پہونچتے ہین مانند اس حالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال ہی کہ حاضر و غائب مین تفاوت ہی پس چلا مین اور ابوبکر یہان تلک کہ آئے ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے کہ منافق ہوگیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہی اس قول کا کہا مینے یا رسول اللہ ہوتی ہین ہم آپ کی پاس نصیحت کرتے ہین آپ ہمکو ساتھہ دوزخ کی اور بہشت کی گویا کہ ہم دیکھتے ہین آنکھون سے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہین ہم آپ کی پاس سے مشغول ہوتی ہین ہم بی بیون اور اولاد اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین ہم بہت سی نصیحت کی باتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی اگر ہمیشہ رہو تم اوس حالت پر کہ ہوتے ہو نزدیک میری اور حالت ذکر مین یعنی صاف دل اور ڈرانیوالی اللہ سے تو البتہ مصافحہ کرین تم سے فرشتے اوپر بچھونون تمھاری کی اور بیچ راہون تمھاری کی ولیکن ای حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کہا یہہ تین بار نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مصافحہ کرین تم سے فرشتے یعنی علانیہ والا مصافحہ کرتے ہین فرشتے اہل ذکر سے خفیہ اور اوپر بچھونون الخ یعنی حالت حضور مین اور شغل مین مراد ہمیشہ ہی اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت مین ہوتا ہی حضور تا ادا کرو حقوق پروردگار کی اور ایک ساعت مین غفلت تا ادا کرو حقوق نفس کے پس ایسی حالت ہونی مین منافق نہین ہی تو ای حنظلہ اور کہا یہہ یعنی ولیکن یا حنظلہ الخ ع **الفصل الثانی**

فصل دوسری **عن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ مَالِكًا وَقَفَهُ عَلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ

Marfat.com

روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبردار کرون مین تمکو ساتہہ بہترین علمون تمہاری کی اور بہت پاکیزہ عملون کے نزدیک بادشاہ تمہارے کی اور بہت بلند علمون کی بیچ درجون تمہاری کی اور بہتر واسطے تمہارے خرچ کرنے سونے اور روپے کی سی اور بہتر واسطے تمہارے اس سے کہ ملو دشمنون سے یعنی کافرون سے پہر مارو تم گردنین اونکی اور مارین وہ گردنین تمہاری عرض کیا صحابہ نے ہان خبر دیجیے فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہی یہہ حدیث ابو درداء پر **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد ذکر سی یہان وہ ذکر ہی کہ دل اور زبان دونون سی ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور اور علمون سی افضل ذکر خدا کا ہی **ح** **وعن** عبد اللہ بن بسر قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الناس خیر فقال طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ قال یا رسول اللہ ای الاعمال افضل قال ان تفارق الدنیا ولسانک رطب من ذکر اللہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر کہا کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہے اوسکے لیے یعنی بہتر ہی وہ کہ دراز ہوئی عمر اوسکی اور نیک ہوئی عمل اوسکی کہا یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا یہہ کہ جدا ہو تو دنیا سی اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** تر ہو ذکر اللہ سی تری زبان کی کنایہ ہی روانی زبان سی جیسیکہ خشکی زبان کی کنایہ ہی رکنی اوس کی سے یا کنایہ ہی مداومت سی ذکر پہر تو دم تک کہ ذکر سی ہنوز زبان خشک نہ ہوئی ہو کہ مری اور ذکر شامل ہی جلی اور خفی کو اور زبان محتمل ہی قلبی اور قالبی کو یعنی دل کی زبان سی ذکر کرے یا اسی زبان سے اور دونون سی ہونا بہت ہی خوب ہی **ع** **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قالوا وما رياض الجنة قال حلق الذكر رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ گذرو تم ہیچ باغون بہشت کے پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہ نے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا حلقے ذکر کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی جب گذرو ایک جماعت پر کہ یاد کرتی ہون اللہ تعالیٰ کو پس تم بہی اونکے ساتہہ یاد کرو اللہ تعالیٰ کو ذکر کو حلقون کو باغ جنت اس لیے کہا کہ اونکے سبب سے بہشت کے باغون مین داخل ہوتا ہی آدمی اور کہا نووی نے جلسہ جیسا مستحب ہی ذکر کرنا ویسی مستحب ہی بیٹھنا بیچ حلقہ ذکر کے اور ذکر کبہی دل سی ہوتا ہی اور کبہی زبان سے اور افضل یہہ ہی کہ دونون سی ہو اور اگر ایک ہی سی ہو تو دل سی افضل ہی بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبان سی ہو تو بہی خالی ثواب سے نہین منقول ہی کہ ایک مرید نے اپنے شیخ سے کہا کہ مین یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہی اونہون نے کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اوسنے مشغول کیا تیری ایک عضو کو اپنی یاد مین **ع** **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد مقعدا لم یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ومن اضطجع مضجعا لا یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ رواہ ابو داؤد **ح** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹہے ایک مجلس مین نہ یاد کرے اللہ کو اوس مین ہوگا بیٹہنا اوسپر اللہ کی طرف سی یعنی بسبب حکم اللہ تعالیٰ کے اور قضا و قدر اوسکی کے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹے خوابگاہ مین کہ نہ یاد کرے اللہ کو اوس مین ہوگا اوسپر اللہ کی طرف سی افسوس و ٹوٹا نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یعنی ہر حال مین اوٹہتے بیٹہتے اور سوتے اور جاگتے اور شب و روز ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت خالی ذکر سی ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین

سہ چو اول شب آہنگ خواب آورم ✦ بہ تسبیح نامت شتاب آورم ✦ وگر نیم شب سر برآرم ز خواب ✦ ترا خوانم و ریزم از دیدہ آب ✦
وگر بامداد ست راہم بہ تست ✦ ہمہ روز تا شب پناہم بہ تست ✦ **ح** **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من قوم یقومون من مجلس لا یذکرون اللہ فیہ الا قاموا عن مثل جیفۃ حمار وکان علیہم حسرۃ رواہ احمد

Marfat.com

وَابُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی قوم کہ کھڑی ہون ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو اوس مین مگر کھڑی ہوئی مانند مردار گدہی کے سی اور ہوگی اونپر حسرت نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی جس مجلس مین نہ یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار گدہی کے ہے اور جو لوگ وہان سی اوٹھی گویا وہ مردار کہا کر اوٹھی + فخر **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیٹھتی کوئی قوم کسی مجلس مین نہ ذکر کیا اللہ کا اوس مین اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اونپر افسوس پھر اگر چاہی عذاب کری اونکو اور اگر چاہی بخشی اونکو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اگر چاہی عذاب کری یعنی بسبب اونکے اگلے پچھلے گناہون کی اور اگر چاہی بخشے یعنی ازراہ فضل و رحمت اپنی کی اور اس مین اشارہ ہی کہ جب اہل مجلس یاد کرتے ہین اللہ تعالیٰ کو تو نہین عذاب کرتا اونکو بلکہ بخشتا ہی اونکو یقینا ۔ ع **وعن** اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اٰمِرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَاهٍ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرَ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ام حبیبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کلام ابن آدم کا وبال ہی اوسپر نہین نفع اوسکو مگر امر کرنا ساتھہ نیکی کے یا منع کرنا برائی سے یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کلام مین کوئی قسم مباح نہین لیکن یہہ محمول ہی مبالغہ اور تاکید پر بیچ منع کرنیکے ایسی کلام سی کہ نہین درست اور اس مین شک نہین کہ کلام مباح مین نفع بیچ عقبیٰ کے نہین یا یون کہا جاوی کہ تقدیر کلام کی یون ہی کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہی اوسپر نہین نفع اوسکے لیے اوس مین مگر ان چیزون مین کہ مذکور ہوئین اور مانند انکے مین پس موافق ہوگی یہہ ساتھہ باقی احادیث مذکورہ کی اور اس سے اوٹھہ جاتا ہی اضطراب شراح کا امر مباح مین ۔ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت کرو کلام بغیر ذکر خدا کی اس لیے کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کی سبب ہے سختی دل کا اور بہت دور آدمیون کا اللہ سی سخت دل ہی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** سبب ہے سختی دل کا یعنی بہت کلام کرنیوالا حق بات سنتا نہین اور خواہش رکھتا ہی مخالطت خلق کی اور کم رکھتا ہی خوف خدا اور غیر اور بہت رکھتا ہی غفلت آخرت سی ۔ ع **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا جب نازل ہوئی یہہ آیت اور وہ لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی تھی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے سفرون اونکی مین پس کہا بعضے اصحاب اونکی نے کہ نازل ہوئی یہہ آیت بیچ مقدمہ سونے اور چاندی کی یعنی اور پہچانا ہمنے حکم اونکا اور مذمت اونکی کا شکر جانین ہم کہ کونسا مال بہتر ہی یعنی سوای سونے اور چاندی کی تو ذخیرہ کرین ہم اوسکو فرمایا بہترین مال زبان ہی یاد کرنیوالے اللہ کو اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی مسلمان کہ مدد کرے اوسکی اوپر ایمان اوسکی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ظاہر مین اگرچہ سوال تعیین مال سی تھا لیکن مراد اونکی یہہ تھی کہ ایسی چیز فرمائی نے نفع دی وقت درپیش آنے حاجتون کی پس اس لیے حضرت نے وہ چیزین بتائین کہ مفید ہین اور اوپر ایمان

اوسکی کے یعنی مددگار رہو اوسکی دین کے کہ یاد دلاوی نماز روزہ اور اور عبادتین اور منع کرے اوسکو زنا اور تمام حرام چیزون سے ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ عَلٰی حَلْقَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ قَالَ اللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ قَالُوْا اللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثًا مِنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ ھٰھُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا قَالَ اللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ قَالُوْا اللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا نکلے معاویہ ایک حلقہ پر کہ تہا مسجد مین پہر کہا کس چیز نے بٹہلایا ہے تمکو کہا اونہون نے بیٹہین ہین ہم اللہ کی یاد کرنیکو کہا قسم ہی خدا کی کہ نہین بٹہلایا تمکو مگر اسی نے کہا اونہون نے قسم خدا کی کہ نہین بٹہلایا ہمکو سوای اسکے نے کہا معاویہ نے خبردار ہو تحقیق مینے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکہنے کی تمپر یعنی تمکو جہوٹا جانکر قسم نہین دی ہی بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اونہون نے بہی اسیطرح کیا تہا چنانچہ اس حدیث مین مذکور ہی اور نہین تہا کوئی بیچ مرتبہ میری کی بہ نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمتر نقل کرنے مین حدیث کو مجسے یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تہا احتیاط کی لیے کہ مبادا کمی زیادتی ہو جاوے مقصود اس سے آگاہ کرنا تہا اپنے نہ بہولنے پر کہ جو بہت روایت کرتا ہی احتمال نسیان کا ہوتا ہی مین ایسا نہ تہا اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیون مین سے پہر کہا کس چیز نے بٹہایا تمکو اس جگہہ عرض کیا بیٹہے ہم اللہ کی یاد کرنیکو اور تعریف کرتے ہین ہم اوسکی اوسپر کہ ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکہی ساتہہ اوسکے ہمپر فرمایا حضرت نے قسم ہی خدا کی نہین بٹہایا تمکو مگر اسی نے عرض کیا اونہون نے قسم ہی خدا کی نہین بٹہایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق مینے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکہنے کی تمپر یعنی جہوٹ کے ولیکن آئی میری پاس جبرئیل پہر خبر دی مجکو کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر کرتا ہی ساتہہ تمہاری فرشتون سے نقل کی یہہ مسلم نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقسم پوچہا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کے نہ متہم بکذب جانکر اور فخر کرتا ہی یعنی فرماتا ہی فرشتون کو کہ دیکہو میرے ان بندون کو کہ کسطرح مسلط کیا مینے اپنے نفسون اور خواہشون اور شیاطین کو اور باوجود اسکے مشغول ہین عبادت مین پس لائق ہین اسکے کہ تعریف کیے جاوین زیادہ تم سے اس لیے کہ تم نہین پاتے ہو عبادت مین مشقت اور عبادت بہ نسبت تمہاری ایسی ہے جیسی اونکو دم آتا ہے

ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سی یہہ کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ تحقیق احکام اسلام کے یعنی نوافل بہت غالب ہوئی ہین مجپر یعنی بہت ہین کہ عاجز ہون بسکے کرنے سی بسبب ضعف اپنی کے پس خبر دو مجکو ساتہہ ایسی چیزون کی کہ بہروسا کرون مین ساتہہ اوسکے یعنی ایسا عمل فرمائیے کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان ہو اور موقوف کسی مکان و زمان و حال پر نہو اوسکو ورد اپنا کرون بعد ادای فرائض کے اور مستغنی ہون بسبب اوسکے سب نوافل سے فرمایا ہمیشہ ہی زبان تیری تر یعنی جاری یاد خدا کی سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی ف زبانسی مراد یا تو یہی زبان بذکی ہی یا دل کی ع **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَالذَّاکِرَاتُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنِ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

Marfat.com

قَالَ لَوْ ضُرِبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ مَا فَإِنَّ الذَّاكِرَ لِلَّهِ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی سعید سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیو گئی کہ کونسا بندہ بہتر ہے یعنی بہت سا ثواب پاتا ہی اور بلند تر ہی درجہ مین نزدیک خدا کی دن قیامت کی فرمایا یاد کرنیوالے مرد اللہ کو بہت اور عورتین یاد کرنیوالیان بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنیوالی سے یہہ افضل اور بلند تر درجہ مین ہی فرمایا اگر ماری تلوار اپنی کافرون اور مشرکون مین یہانتک کہ ٹوٹ جاوی یعنی تلوار اور رنگین ہوجاوی خون سی یعنی وہ یا تلوار اوسکی یہہ کنایہ ہی شہید ہوجانی سے پس تحقیق یاد کرنیوالا خدا کا بہتر ہی اوس سے درجہ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف یعنی اگر جہاد اس حد کو پہونچی تو پہر بہی یاد کرنیوالا اللہ ہی کا افضل ہی چہ جائے زخمی لڑائی مین ۲ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَإِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شیطان لگا ہوا ہی اوپر دل ابن آدم کی پس جسوقت کہ یاد کرتا ہی اللہ تعالیٰ کو یعنی دل سی پیچہے ہٹ جاتا ہی اور جسوقت غافل ہوتا ہی یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی بطریق تعلیق کی یعنی بغیر سند کی وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّينَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ كَغُصْنِ الْخَضِرِ فِي شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِي وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ يُرِيهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ يُغْفَرُ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيحٍ وَأَعْجَمَ وَالْفَصِيحُ بَنُو آدَمَ وَالْأَعْجَمُ الْبَهَائِمُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی مالک سی کہ کہا پہنچا مجکو یہہ کہ تمہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ذکر کرنیوالون خدا کا غافلون مین مانند لڑنیوالون کی پیچہے بہاگنہ والون کی یعنی ایک جماعت تو بہاگ گئی لڑائی سے اور بعد اونکی ایک شخص لڑتا رہا کافرون سے یہہ بڑی فضیلت رکہتا ہی اور یاد کرنیوالا خدا کا بیچ غافلون کی مانند سبز کے بیچ درخت خشک کی اور ایک روایت مین مانند درخت سبز کی درختون کی درمیان مین اور ذکر کرنیوالا اللہ کا غافلون مین مانند چراغ کی بیچ گہر امدہیری کے اور ذکر کرنیوالا خدا کا غافلون مین دکہلاتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ ٹہکانا اوسکا جنت مین حالت زندگی مین یعنی ساتہہ مکاشفہ کے دکہاتا ہی یا خواب مین یا یقین ایسا بخشتا ہی کہ گویا دیکہتا ہی اوسکو اور یاد کرنیوالا خدا کا غافلون مین بخشے جاتے ہین بواسطہ اوسکی گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کے اور مراد فصیح سی بنو آدم کی اور اعجم سی مراد جانور نقل کی یہہ رزین نی وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أَنْجٰى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا نہین عمل کیا بندی نی کوئی عمل کہ بہت نجات دینی اوسکو عذاب خدا سی ذکر خدا کے سی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کو عذاب سی قیامت کو چہٹکارا نہین کروانیکا یعنی سب پر افضل ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہی مین ساتہہ بندی اپنی کی ہون یعنی مدد کرتا ہون اور توفیق دیتا ہون اور رحمت و رعایت کرتا ہون جسوقت یاد کرتا ہی مجکو اور ہلاتا ہی ساتہہ ذکر میری کی دونو ہونٹ اپنی یعنی دل اور زبان سی یاد کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ مِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتّٰى يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

Marfat.com

فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ فرماتی واسطے ہر چیز کے صفائی ہی اور صفائی دونکی یاد خدا کی اور نہین کوئی چیز کہ بہت نجات دی اللہ کے عذاب سی ذکر اللہ کے سی عرض کیا صحابہ نے اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی فرمایا نہ یہہ کہ مارے ساتہہ تلوار اپنی کی یہانتک کہ ٹوٹ جاوی نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** اس سی معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس درجی کو پہونچی تو بہی ذکر افضل ہی

ح کتاب اسماء اللہ تعالیٰ

کتاب ہی بیچ بیان نامون اللہ تعالیٰ کے **ف** جانا چاہیی کہ نام اللہ تعالیٰ کے توقیفی ہین یعنی موقوف ہین سماع اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع مین آیا ہی وہی کہنا چاہیی اپنی طرف سی از راہ عقل کے نہ رکہنا چاہیی اگرچہ دونون نامونکر ایک معنی ہون مثلاً اللہ تعالیٰ کو عالم کہی نہ عاقل اور جواد کہی نہ سخی اور شافی کہی نہ طبیب اور بندیکو چاہیی کہ صفات اللہ تعالیٰ کی اپنی مین حاصل کری جسقدر ہوسکی چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسماء مبارک کی بفظ نصیب بندہ کر اور بعضی جای ساتہہ اور عبارت کی کیا ہی ہر شخص کو چاہیی کہ سعی کرے اونکی حاصل کرنے مین اللہم وفقنا ویسر لنا حصولہا اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کی پاس جب کوئی بارادہ بیعت کے آتا تو اوسکو حکم کرتی کہ وضو کریا جب وضو کر کر آتا تو اوسکو آگے اسماء جناب باری تعالیٰ کی پکار کر ساتہہ عظمت و جلال کی پڑہتی جس اسم مبارک کی تاثیر اوس مین دیکہتی وہی تعلیم کرتے جاتے کہ اس سی کشود اسکو جلد ہوگا سو ہی ہوتا ح مولانا

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالیٰ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الا واحدۃ من احصاہا دخل الجنۃ وفی روایۃ وہو وتر یحب الوتر متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کی ننانوین نام ہین یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کرے اونکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کی اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالیٰ طاق ہی دوست رکہتا ہی طاق کو متفق علیہ **ف** اس حدیث مین حصر ننانوین پر نہین ہی نام اللہ تعالیٰ کے بہت ہین چنانچہ بعد ان اسماء مبارک کی کچہہ اون مین سی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ مقصود یہہ ہی کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتہہ ان نامون کے ہے اور عالمون نی بیچ معنی احصاہا کی اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ نی اور صحیح یہی ہے کہ معنی اوسکی یاد کیی ہین چنانچہ بعضی روایت مین لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نی کہا پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی اونکی پر کیا اور دوست رکہتا ہی طاق کو یعنی اعمال و اذکار طاق کو مراد یہہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اون مین سی اونکو کہ ہون اوپر صفت اخلاص کی اور فقط اللہ ہی کی لیے ع فخر الفضل

الثانی فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالیٰ تسعۃ وتسعین اسما من احصاہا دخل الجنۃ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کی ننانوین نام ہین جو کوئی اونکو یاد کرے داخل ہوگا بہشت مین ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بیان ہی ایک کم سو نامون کا اور اس کلمہ کی کئی مراتب ہین ایک تو یہہ کہ اسکو منافق کہتا ہی کہ خالی ہوتا ہی تصدیق سی پس یہہ نفع دیتا ہی اوسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہے جان اور مال اور اہل اوسکی اور آخرت کی لیے کچہہ مفید نہین اور دوسرا یہہ کہ ملا وی اسکی ساتہہ عقیدہ دل کا ساتہہ محض تقلید کے اسکی صحت مین اختلاف ہی صحیح یہہ ہی کہ یہہ صحیح ہی اور تیسرا یہہ کہ ساتہہ اوسکی اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانیون قدرت الہی سی اکثرون کی نزدیک یہہ معتبر ہی اور چوتہا یہہ کہ اوسکی ساتہہ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کی اور یہہ مقبول ہی اتفاقا اور پانچوان یہہ کہ ہو کہنی والا اسطرح کا کہ دیکہی معنی اوسکی دل کی آنکہون سی اور یہہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہہ کلمہ فقط دل ہی سی کہی تو اگر کچہہ عذر رکہتا ہی گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا دنیا اور آخرت مین اور اگر کچہہ عذر نہین تو آخرت مین کچہہ مفید نہین نقل کیا ہی نووی نے اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کے ہین

Marfat.com

مستحق عبادت اور نزدیک اکثر علماء کے یہہ نام سب ناموں مین بڑا ہی اور کہا گیا ہی کہ عوام کے لیے یہہ ہی کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر کرین اسکو بطور خشیۃ و تعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کرین اسکے معنون مین اور جانین کہ اطلاق اسکا نہین لائق ہی مگر اوپر موجود جامع صفات الوہیۃ کے اور خواص الخواص کو چاہیے کہ مستغرق رہین دل اپنا ساتھہ اللہ کے پس نہ التفات کرین طرف کسی کے سوای اسکے اور نہ امید رکہین اور نہ ڈرین مگر اوسی سے اس لیے کہ وہی حق اور ثابت ہی اور سوای اوسکے باطل جیسیکہ بخاری کی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ بہت سچا کلمہ شاعرون کے کلام مین کلمہ لبید کا ہی الا کل شی ماخلا اللہ باطل **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑہے ہی صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کے سو بار پڑہے ہی باطن اوسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو ۔ح اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بخشنے والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونو نامون سے یہہ ہے کہ متوجہ ہووے اوسکی جناب پاک کیطرف اور توکل کرے اوسپر اور مشغول رکہے باطن اپنا اوسکی ذکر مین اور بے پروائی کرے غیر اوسکی سے اور رحم کرے بندگان خدا پر پس مدد کرے مظلوم کی اور پھیرے ظالم کو ظلم سے ساتھہ طریق نیک کے اور خبردار کرے غافل کو اور دیکہے طرف گنہگار کے ساتھہ نظر رحمت کے نہ حقارت کے اور کوشش کرے بیچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کے اچھی طرح اور سعی کرے حاجت روائی محتاجون مین بقدر وسعت و طاقت کے **خاصیت** الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے کہے الرحمن الرحیم حق تعالیٰ غفلت اور نسیان اور قساوت اوسکی دل سے اوٹھاوے اور جو کوئی سو بار الرحیم کہے تمام خلق اوسپر مہربان و مشفق ہون ۔ح اَلْمَلِكِ بادشاہ حقیقی کہ ملک و جہان کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہی اور وہ بے نیاز ہی سب سے اور سب اوسکی محتاج پس جب بندے نے یہہ جانا تو بندہ درگاہ اوسکا اور گدا گلی اوسکی کا ہووے اور طلب عزت کی آستان خدمت اوسکی سے کرے اور واجب ہی کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکی کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور ظاہر نکرے احتیاج اپنی اون سے اور ڈر اور امید نرکہے اون سے اور تصرف کرے ملک دل اور نفس اور قالب اپنے مین اور مالک ہووے اعضا اور قوی اپنے کا اور مسخر کرے اونکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے **خاصیت** الملک جو کوئی اس اسم کو ساتھہ اسم القدوس کی ملازمت کرے اگر صاحب ملک ہو حق تعالیٰ اوسکی ملک کو قائم و دائم رکہے والا نفس اور سکا مطیع فرمان بردار اوسکا ہوگا اور اگر واسطے عزت و حرمت کے پڑہے مجرب ہی ۔ح اور حضرت شاہ عبدالرحمن نے خاصیت اسکی یہہ کہی ہے کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوی بار کہے روشن اور تونگر ہو اور بادشاہ مسخر اوسکے ہون اور واسطے جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کے مجرب ہی اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاک کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہی تو آلودہ کرے اوسکی کہ پاک کرے اوسکو اللہ تعالیٰ عیبون اور آفتون سے اور پاک کرے نجاست گناہون سے ہر حال مین ۔ القدوس جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کے پڑہے دل اوسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتھہ اسم السبوح کے روٹی کے ٹکڑے پر لکہکر کہاوے فرشتہ صفت ہو اور واسطے پناہ حاصل ہونیکی دشمنون سے وقت بہاگنے کے جسقدر پڑہ سکے پڑہے اور اگر مسافر راہ مین مداومت کرے کبہی ماندہ اور عاجز نہو اور اگر تین سو انیس بار شیرینی پر پڑہکر دشمن کو دیوے مہربان ہو ۔ح اَلسَّلَامُ سلامت و بے عیب اور نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ بے عیب ہووے بری اخلاق سے اور بری کامون سے اور کہا قشیری نے کہ نصیبہ اس سے یہہ ہی کہ رجوع کرے اپنی مولیٰ کیطرف ساتھہ قلب سلیم کے اور بعضون نے کہا یہہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھہ اوسکی سے بلکہ بہت شفقت کرے اوپر پس جب اپنی سے بڑی عمر والے کو دیکہے تو کہے یہہ بہتر ہی مجھسے اس لیے کہ بہ نسبت میری طاعت بہت کی ہی اور مجھسے سبقت کرتا ہی ایمان و معرفت مین اور اگر چہوٹے کو دیکہے تو اوسکو بہی کہے کہ یہہ بہتر ہی مجھسے اس لیے کہ بہ نسبت میری گناہ کم کیے ہین اور اگر کچھہ بہائی مسلمان سے قصور ہو جاوے اور وہ عذر کرے تو قبول کرے اور معاف کرے قصور ۔ السلام جو کوئی اس اسم کو ایکسو گیارہ بار بیمار پڑہے حق تعالیٰ صحت و شفا دیوے اور اگر مداومت کرے اسپر خوف سے نڈر ہووے ۔ح اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا نصیب بندیکا اس سے

یہہ ہی کہ امن مین رکہی خلق کو اپنی برائی سی اور غیر کی برائی سے + المومن اس اسم کو بہت پڑہی یا اپنی ساتہہ رکہی حق تعالیٰ اوسکو شر شیطان سی نڈر رکہی اور کوئی
اوسپر قدرت نپاوی ولہ ظاہر و باطن اوسکا حق تعالیٰ کی امان مین ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی خلق مطیع و منقاد اوسکی ہو ع المہیمن نگہبان ہر چیز
کا خوب طرح اور نصیب عارف کا یہہ ہی کہ نگاہ رکہی دل اپنی کو بری عقیدون اور بری خلقون سی مانند حسد و کینہ وغیرہا کی اور درست کرے احوال اپنا اور محفوظ
رکہی قوی اور اعضا کو مشغول ہونی سے اون چیزون مین کہ غافل کرین دلکو اللہ تعالیٰ کی طرف سی المہیمن جو کوئی غسل کرے اور اس اسم کو ایکسو پندرہ بار
پڑہی اوپر باطنون اور غیبون کے مطلع ہو اور اگر اسپر مواظبت کرے تمام آفتون سی پناہ پاوی اور جملہ بہشتیون سی ہو ع العزیز غالب اور بی مثل کوئی اوسپر
غالب نہین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ غالب ہی نفس و ہوا اور شیطان پر اور بی مثل ہوی علم و عمل اور عرفان مین اور عزت دیوی اپنی نفس کو ساتہہ تک سوال
کی مخلوق سی اور ذلیل نکرے اوسکو ساتہہ سوال کی انسے کہا ابو العباس مرسی نی قسم ہی اللہ کی نہین دیکہی مینی عزت مگر بیچ بلند رکہنی ہمت کے
مخلوق سی اور بعضون نی کہا کہ اللہ تعالیٰ کو عزیز اوسنی جانا کہ عزیز کیا امر و طاعت اوسکی کو اور جسنے سہل جانا اوسکی اوامر کو اوس نے نجانی عزت اوسکی
فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولله العزة ولرسوله وللمومنين ولكن المنفقين لا يعلمون + العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اسکو پڑہی دنیا اور عقبی مین کسیکا
محتاج نہو اور بعد خواری کی عزیز ہو اور اس اسم مین خاصیتین عجیب و غریب ہین الجبار درست کرنیوالا کامون بگڑی ہوون کا اور بعضون نے
کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین لانیوالا بندونکا اوس چیز پر کہ ارادہ کرتا ہی نصیب بندیکا اس سی یہہ ہی کہ نقصانون نفس اپنی کو ساتہہ حاصل کرنے کمال و
فضائل کے درست کرے اور نفس سرکش اپنی پر غالب ہو کر ساتہہ لازم کرنے تقوی اور ہمیشہ کرنے طاعت کی کامل ہووی اور کہا قشیری نی لہ بعضی
کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ای بندی میرے ارادہ کرتا ہی تو اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو کچہہ ارادہ کرتا ہون مین پس اگر
راضی ہوا تو ساتہہ اوس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہون مین کفایت کرونگا تجکو اوس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہی تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتہہ اوس چیز کے
کہ ارادہ کرتا ہون مین نہ کفایت کرونگا تجکو اوس چیز مین کہ ارادہ کرتا ہی تو پھر نہین ہوتا مگر جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہون مین انتہی الجبار جو کوئی بعد
مسبعات عشر کی اکیس بار یہہ اسم پڑہی ظالمون کی شر سے امن مین ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسپر غیبت کرنی اور بدگوئی خلق کی سی نڈر
اور امان مین ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کر پہنی ہیبت اور شوکت اوسکی خلق کے دل مین قرار پکڑے ع المتكبر و
نہایت بزرگ نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب معلوم کی تو نی بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو تکبر کر یعنی پرہیز کر میل کرنی سی طرف شہوات کی اور آرام پکڑنے
سی طرف الفت کی چیزون کی اس لیے کہ ان چیزون کی طرف رغبت کرنا کام جانورون کا ہی اگر رغبت کریگا شریک اونکا ہوگا بلکہ تکبر کر ہر چیز سی کہ تیرے
باطن کو حق سی اور حقیر جان ہر چیز کو سوای پہونچنی کی طرف جناب پاک اوسکی کی اور لازم کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کر اپنی سے تمام دعوی تکبر کے
تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اوس مین بیٹہی پس نہ باقی رہی واسطے نفس کے اختیار اور نہ ساتہہ غیر اللہ کے قرار ہ المتکبر اگر اسکو بیچ بستر
حلال اپنی کی پہلے دخول سے دس بار پڑہی حق تعالیٰ اوسکو فرزند خلف اور پرہیزگار عطا فرماوے اور اگر ابتدای ہر کار مین پہلے
کہی مراد کو پہونچی ع الخالق اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کی + الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے حق تعالیٰ
فرشتہ پیدا کرے تا اوسکی لیے عبادت کرے روز قیامت تک اور دل اور مونہہ اوسکا روشن و نورانی کردی اور شاہ عبد الرحمن رح نے
لکہا ہی کہ جو کوئی اسم الخالق کو رات مین بہت پڑہی دل اور مونہہ اوسکا روشن ہو اور تمام کامون مین قوی ہو البارئ پیدا کرنے والا
اور جو کوئی ہفتہ مین سو بار اسم البارئ پڑہی حق تعالیٰ اوسکو قبر مین نچہوڑی اور ریاض قدس کیطرف لیجاوی ع اور جو طبیب اسم البای
پر مواظبت کرے جو علاج کہ کرے موافق پڑی المصور صورت بنانیوالا نصیب عارف کا ان تینون ناموں سی یہہ ہی کہ نہ دیکہی کوئی چیز اور

نہ تصور کرے کوئی امر مگر کہ تامل کرے بیچ قدرتون اور عجائب کاری گریونکی کہ اوس مین ہین اور جو عورت بانجھ ہو سات روز روزہ رکھے اور افطار کے
نزدیک اکیس بار الصور کو پڑھے اور پانی پر دم کرکے پیوے حقتعالیٰ فرزند نیک اور نرینہ عطا فرماوے اور جو کوئی بہت پڑھے کام دشوار اوسپر آسان ہون ع
الغفار بخشنے والا بندون کے گناہ ہونگا اور ڈھانکنے والا عیبون اونکے کا نصیب تیرا اس سے یہہ ہے پہچانے تو یہہ کہ نہین بخشتا گناہ ہونکو کوئی مگر وہ
اور ڈھانکے تو عیب لوگون کے اور بخشے قصور اونکے اور لازم کرے استغفار کو خصوصًا وقت سحر کے + جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سو بار کہے یا غفار اغفر لی ذنوبی
حقتعالیٰ اوسکو منجملہ بخشے گیون مین سے گردانتا ہے + ح القہار غالب سب اوسکی قدرت کے آگے عاجز و مغلوب ہین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ
غالب ہو وے بڑے دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہے حقتعالیٰ محبت دنیا کی اوسکے دل سے اوٹھا دیتا ہے اور خاتمہ
اوسکا بخیر ہوتا ہے اور حقتعالیٰ شوق و محبت اوسکے دل مین پیدا کرتا ہے + ح اور واسطے ہر مہم کے اگر اسم القہار سو بار پڑھے مہم اوسکی آسان ہو
اور اگر اسپر مداومت کرے محبت دنیا کی اوسکے دل سے جاتی رہے اور اگر درمیان سنت و فرض کے سو بار پڑھے بہ نیت مقہوری دشمن کے دشمن
مقہور ہو + ع الوہاب بہت دینے والا بغیر عوض کے نصیب بندیکا یہہ ہے کہ خرچ کرے جان و مال اپنے اللہ تعالیٰ کی راہ مین بلا غرض و بلا عوض +
جو کوئی فقر و فاقہ سے رنج مین ہو اس اسم پر مداومت کرے حق تعالیٰ اوسکو ایسی نجات دیتا ہے کہ حیران رہجاتا ہے اور جو کوئی لکھکر اوسکو اپنے
پاس رکھتا ہے ایسا ہی پاتا ہے اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کی پڑھے اور سر سجدہ مین رکھے اور سات بار پڑھے خلقت سے بے پروا ہو جاتا ہے
اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو آدھی رات کو درمیان صحن گھر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتھہ اوٹھاکر سو بار پڑھے حاجت اوسکی روا ہوتی
ہے ح واسطے فراخی رزق کے وقت چاشت کے چار رکعت پڑھے اور بعد از فراغت کے سجدہ مین جاوے اور سجدہ مین ایکسو چار مرتبہ یا وہاب پڑھے
اور اگر فرصت نہو پچاس بار پڑھے + مولانا عبد العزیز رح الرزاق رزق پیدا کرنیوالا اور پہونچانیوالا رزق مخلوقات کو رزق اوسکو کہتے ہین
کہ جس سے فائدہ اوٹھایا جاوے پھر وہ دو قسم پر ہے ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہے کہ جس سے بدن کو فائدہ ہو مانند کھانے پینے کے چیزون کے اور
اسباب کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دل کو فائدہ ہو مانند علوم و معارف کے اور نصیب عارف کا اس سے یہہ ہے کہ یقین کرے اسکا کہ
نہین کوئی لائق رزق دینے کے سوائے اللہ تعالیٰ کے پس نہ توقع رکھے اوسکی مگر اللہ ہی سے پس سونپے امور اپنے طرف اوسکے اور ہاتھہ اور زبان سے رزق جسمانی
اور روحانی لوگون کو پہونچاوے یعنی مال خرچ کرے اور تعلیم و ہدایت کرے اور دعای خیر کرے وغیر ذلک کہا گیا بعضے عارفین سے کہ کہان سے
کہاتا ہے تو پس کہا جسیکہ پہچانا مینے خالق اپنے کو نہین شک کیا مینے اپنی رزق مین اور کہا گیا ایک عارف سے کہ کیا ہے قوت پس کہا ذکر حی الذی لا یموت کا
جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کے پہلے نماز فجر کے گھر کے ہر چار کونون مین دس دس بار پڑھے اوس گھر مین رنج اور مفلسی نہووے لیکن واہنے سے شروع
کرے اور مونہہ قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے ح القضاح حکم کرنیوالا اور بعضون نے کہا کھولنیوالا دروازون رزق و رحمت کا نصیب تیرا اس سے یہہ ہے
کہ سعی کرے تو فیصلہ کرنے مین درمیان لوگون کے اور یہہ کہ مدد کرے تو مظلومون کی اور ارادہ کرے تو لوگون کی حاجت روائی کا امور دنیا اور آخرت
مین کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ کھولنیوالا دروازون رزق و رحمت کا ہے اور میسر کرنیوالا اسباب کا اور درست کرنیوالا امور کا تو وہ
نہین لگاویگا غیر اوسکے مین دل اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کے دونو ہاتھہ سینہ پر رکھکر ستر بار اسکو پڑھے زنگ اوسکے دل سے جاتا رہے اور صفائی ارزانی ہو ح
العلیم جاننے والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسیننے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے حال میرا تو صبر کرے اوسکی بلاؤن پر اور شکر کرے اوسکی
خطا پر اور بخشش چاہے اپنی خطاؤن سے اور بعضی کتابون مین ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اگر نہین جانتے تم کہ مین دیکھتا ہون تمکو تو خلل ہے تمہارے ایمان
مین اور اگر جانتے ہو تم کہ مین دیکھتا ہون تمکو تو کیون کیا تمنے مجھکو حقیر تر دیکھنے والون کا کہ دیکھتے ہین تمکو یعنی اورون سے شرم کرتے ہین کہ کوئی

Marfat.com

ہماری برائی پر مطلع نہو اور اللہ تعالیٰ سے کچھ شرم نہین کرتے عیاذاً باللہ منہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی حقتعالیٰ معرفت اپنی ارزانی کرے اور جو
کوئی بعد از نماز کے سو بار کہے یا عالم الغیب حقتعالیٰ اوسکو اہل کشف سے کرے اور اگر چاہے کہ کار پوشیدہ سے آگاہی پاوے چاہیے کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا
کی سو بار مسجد مین کہکر سووے ماہیت اوس کار کی اوسپر آشکار ہووے ح اَلْقَابِضُ تنگ کرنیوالا روزی کا یا دل بندون کا اور قبض کرنیوالا روح
اونکی کا + جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز اوپر چار نوالون کے لکہکر کہا لیا کرے عذاب قبر سے اور بہوک سے امن مین رہیگا ح اَلْبَاسِطُ فراخ
کرنیوالا روزی کا یا دل بندون کا نصیب تیرا ان دونون ناموں سے یہہ ہے کہ نہ ناامید ہو اوس سے بلا مین اور نہ امن مین ہو عطا پر اور جان تنگی
کو عدل اوسکی طرف سے پہر صبر کر اور فراخی کو فضل اوسکا اور پہر شکر اور کہا قشیری نے کہ یہہ دو نو صفتین وارد ہوتی ہین عارفون کے دلون پر پس
جب غالب ہوتا ہے خوف تنگ ہوتے ہین دل اور جب غالب ہوتی ہے امید فراخ ہوتے ہین منقول ہے حضرت جنید رح سے کہ کہا اونہون نے خوف دل تنگ
کرتا ہے میرا اور امید کشادہ کرتی ہے دلکو اور حق جمع کرتا ہے مجکو یعنی حق تعالیٰ کی یاد سے خاطر جمعی ہو جاتی ہے اور خلق متفرق کرتی ہے مجکو یعنی اونکی
صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہون انتہی اور لائق ہے بندے کو کہ پرہیز کرے بیقراری سے حالت تنگی مین اور چہوڑے خوشی اور بردباری
کو وقت فراخی کو اور اس سے ڈرے ہین بڑے بڑے لوگ + جو کوئی وقت سحر کے ہاتہہ اوٹھاکر اسکو دس بار پڑہے اور ہاتہہ مونہہ پر پہیرے ہر گز اوسکو
حاجت اسکی نہووے کسی سے کچھ چاہے ح اَلْخَافِضُ پست کرنیوالا کافرون کا ساتہہ خوار کرنیکے یا دور کرنے کو اپنی درگاہ سے جو کوئی تیز
روزے رکہے اور چوتہے روز ایک مجلس مین اسکو ستر ہزار بار پڑہے دشمن پر فتح پاوے ح اَلرَّافِعُ بلند کرنیوالا یعنی مومنون کو ساتہہ مدد کرنیکے یا قریب کرنیکے
اپنی درگاہ سے نصیب تیرا ان دونو ناموں سے یہہ ہے کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنے سے اور نہ بہروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال اپنے سے اور پست
کر اوس چیز کو کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکو پست کرنیکا حکم کیا ہے مانند نفس و ہوا کے اور بلند کر اوس چیز کو کہ حکم کیا ہے تجکو اللہ نے اوسکی بلند کرنے کا
مانند دل اور روح کے دیکہا گیا ایک شخص اوڑہتا ہوا مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیونکر پہونچا تو اس مرتبہ کو کہا اوس نے کہ گردانی مینے ہوا یعنی خواہش
اپنی پیچہے قدم اپنے کے پس مسخر کی اللہ نے ہوا + جو کوئی اس اسم کو آدہی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑہے حقتعالیٰ اوسکو خلائق مین سے برگزیدہ کرے اور تونگر
بے نیاز کرے ح اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین یا شب جمعہ مین بعد از نماز شام کے ایکسو چالیس بار پڑہے اوسکے لیے خلق کی نظر مین
ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوائے حقتعالیٰ کی کسی سے نہ ڈرے + ح اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا نصیب تیرا ان دونو ناموں سے یہہ ہے کہ عزیز رکہے اونکو کہ جنکو
عزیز رکہا اللہ تعالیٰ نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکہے اونکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب کفر و ضلالت کے جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے ڈرتا
ہو چہتیر بار اسکو پڑہے بعد اوسکے سجدہ کرے اور کہے الٰہی فلانے ظالم کے شر سے امان دے حقتعالیٰ امان دیگا ح اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ سننے والا دیکہنے والا
نصیب تیرا ان ناموں سے یہہ ہے کہ کہنے اور سننے اور دیکہنے خلاف شرع کی چیزون سے پرہیز کر اور اللہ تعالیٰ کو افعال و اقوال اپنے پر حاضر و ناظر جان کہا امام
غزالی نے کہ جس نے چہپایا غیر اللہ سے اوس چیز کو کہ نہین چہپاتا اوسکو اللہ سے پس حقیر جانا اوس نے اللہ کی نظر کو پس جس نے کیا گناہ اور وہ
جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکہتا ہے اوسکو کیا بڑی جرات کی اوس نے کیا بڑی جرات کی اوس نے اور جو سمجہا کہ اللہ نہین دیکہتا اوسکو کیا بڑا کفر کیا کیا
بڑا کفر کیا اوس نے اور اس لیے کہا گیا ہے کہ جب گناہ کرے تو مولیٰ اپنے کا پس کر ایسی جگہہ مین کہ نہ دیکہے وہ تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی ایسی جگہہ کہان
ہے کہ جہان اللہ نہ دیکہے حاصل یہہ کہ نہ کر گناہ السمیع جو کوئی اسکو بروز پنجشنبہ کے بعد از نماز چاشت کی پانسو بار پڑہے اور بموجب ایک قول کے ہر روز
سو بار پڑہے وقت پڑہنے کے کلام نکرے اور بعد اوسکے دعا کرے دعا اوسکی قبول ہوگی ح اَلْبَصِیْرُ جو کوئی اوسکو درمیان سنت و فرض فجر کے
ساتہہ اعتقاد درست کے ایک سو ایکبار پڑہے مخصوص ساتہہ نظر عنایت حق کی ہوگا ح اَلْحَکَمُ حکم کرنیوالا ایسا کہ کوئی اوسکا حکم پہیر نہین سکتا اور

Marfat.com

نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ تو نی جب پہچانا کہ وہ حاکم ہی تو مان اوسکی حکم کو اور تابعدار ہو اوسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اوسکی قضا کا باختیار جاری کریگا تجہپر زبردستی اور اگر راضی ہو تو دل سے مہربانی کریگا تجہپر اور زندہ رہیگا خوش اور نہین محتاج ہوگا فریاد کرنیکا طرف غیر اوسکی کے جو کوئی اسکو شب جمعہ مین اور بموجب ایک قول کی آدہی رات کو اتنا پڑہی کہ یہوش ہو جاوی حق تعالیٰ اوسکی باطن کو معدن اسرار کریگا ح العدل الانصاف کرنیوالا نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تو نی کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوے تو اپنی نفس مین گہبراہٹ اور تنگی اوسکی احکام سی بلکہ جان کہ جو اوس نے حکم فرمایا میری حق مین عین انصاف ہی پس آرام طلب کر ساتہہ توکل اور اعتماد کی اوسپر اور جو کچہہ کہ پہنچی تجکو اللہ تعالیٰ کی طرف سی خرچ کر اوسکو اوس جگہہ مین کہ لائق ہی خرچ کرنا اوس مین از راہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اوسکی عدل سے اور امید رکہہ اوسکی فضل کے اور پرہیز کر اپنی سب امور مین افراط و تفریط سے اور لازم کر اوسط درجہ کے امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کے بیچ لقمہ پر لکہکر کہاوی حق تعالیٰ تمام خلق کو مسخر اوسکا کریگا ح اللطیف باریک بین کہ دور و نزدیک اوسکی نزدیک یکسان ہین اور نرمی کرنیوالا بندون پر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ غور کری امور دین و دنیا مین اور نرمی سے لوگون کو راہ حق کی طرف بلاوی جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا غربت مین کوئی غمخوار نہو یا بیمار ہی اور کوئی بیمارداری اوسکی نکری یا بیٹی رکہتا ہو اور کوئی درخواست اوس سے نکاح کی نہین کرتا ہی وضو اچہی طرح کری اور دو رکعت نماز کی پڑہہ کر اس اسم کو اس نیت سی سو بار پڑہی حق تعالیٰ مہم اوسکی کفایت کرے ح واسطی نصیب کہلنی بیٹیون کی اور صحت امراض کی اور کفایت مہمات کی بعد از تحیۃ الوضو کی سو بار مداومت کرے اور عمل پیران اخوانیہ رح کا یہہ ہی کہ واسطی ہر مہم دینی اور دنیوی کی خالی جگہہ مین ساتہہ شرائط دعا کے سولہ ہزار اور تین سو اور اکتالیس بار پڑہی مراد کو پہونچیگا ح الخبیر خبردار دل کی باتون پر اور سب امور پر نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ جب جانا تو نی کہ وہ میری بہیدون پر مطلع ہی اور جانتا ہی میری دل کی باتین تو تو بہی اوسیکو یاد رکہہ اور بہول غیر اوسکی کو آگی یاد اوسکی کی اور ہو تو پرہیزگار گمراہی کی راہون سی اور لازم کر اپنی پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوی کا اور مشغول ہو باطن کی درستی مین غفلت نہ کر اس مین اور امور دین و دنیا کی مین خبردار رہ جو کوئی نفس امارہ کی ہاتہہ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑہی خلاصی پاویگا ح الحلیم بردبار کہ نہین جلدی کرتا مومنون کے عذاب دینی مین بلکہ ڈہیل دیتا ہی اونکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ تحمل کر ایذای بدبختون پر اور تامل کر زیردستون کی عذاب دینی مین اور دور کر غصی کو اور کمال حلم کا یہہ ہی کہ نیکی کر اوس سی کہ برائی کرے تجسی جو کوئی اسکو کاغذ پر لکہکر دہووی اور پانی اوسکا کہیتی یا درخت پر ڈالی آفتون سی امن مین رہیگا اور کمال کو پہونچیگا اور برکت اوس مین ہوگی ح ع العظیم بزرگ و برتر ذات و صفات مین حد اوہام سے نصیب تیرا اس سی یہہ ہی کہ عظمت الہی کے آگی ملک کونین کو حقیر جانے اور دنیا کے لیے سر نہ جہکاوی اور حقیر جانی نفس اپنی کو اور ذلیل کرے اوسکو اللہ تعالیٰ کی خوشی کی لیی ساتہہ بجالانی اوامر کے اور بچنی نواہی کے اور کوشش کرنیکے اون چیزون مین کہ دوست رکہتا ہی اللہ تعالیٰ اونکو جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے خلق کی نظر مین عزیز و مکرم ہووگا ح الغفور بہت بخشنی والا نصیب تیرا اس سی یہہ ہی کہ لازم کر استغفار کو اوقات رات اور دن مین خصوصًا وقت سحر کی اور بخشش اوسکو کہ ایذا دی تجکو جسکو کچہہ بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کی یا غم و اندوہ اوسپر غلبہ کرے اوسکو کاغذ پر لکہی اور روٹی پر اسکی نقش کو جذب کرے اور کہاوی حق تعالیٰ شفا اور خلاصی اوسکو بخشے اور اگر اسکو بہت پڑہی سیاہی اوسکی دل سی جاتی رہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ جو کوئی سجدہ کری اور سجدی مین یارب اغفرلی تین بار کہی حق تعالیٰ گناہ اگلی پچلے اوسکی بخشیگا ح جسکو درد سر اور یا کوئی بیماری اور یا غم پیش آوی تین بار مقطعات یا غفور کے لکہکر کہاوی شفا پاویگا ع الشکور قدردان اور دینی والا ثواب بہت کا تہوڑی عمل پر منقول ہی کہ ایک شخص دیکہا گیا خواب مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیا کیا اللہ تعالیٰ نے ساتہہ تیری کہا حساب لیا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے مجھے پس ہلکا ہوا پلہ نیکیون میری کا پس پڑی اوس مین ایک ننھیلی پھر بھاری ہو گیا وہ پس کہا مینے کیا ہی یہہ کہا یہہ مٹھی بھر مٹی کی کہ ڈالی تھی تو نے ایک مسلمان کی قبر مین اور نصیب بلندی کا اس سے یہہ ہی کہ شکر کرے اللہ تعالیٰ کا اسطرح کہ سب نعمتون کو اوسکی طرف سے جانکر ہر عضو کو کہ جس واسطے پیدا کیا ہی اوس مین مصروف رکھی اور شکر ادا کرے لوگونکا اور احسان کری اون پر حدیث شریف مین آیا ہی لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ کا وہ کہ نہین شکر کرتا لوگونکا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکھہ کے پیدا ہوا کتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑہی اور پیوی اور آنکھہ پر ملو شفا پاوی اور تو نگر ہو ح العلیّ بلند مرتبہ نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ ذلیل کر اپنے نفس کو اوسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر و باطن کی مین اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنے علم و عمل مین یہانتک کہ پہونچی تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی اعلی امور کو اور مکروہ رکھتا ہے ادنی امور کو اور اس لیے کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے علو ہمت ایمان سے ہی جو کوئی اس اسم پر مداومت کری یا اپنے پاس رکھی اگر خوار و بے قدر ہو بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تونگر ہو اور اگر مسافرت مین مبتلا ہو پھر وطن مالوف کو پہونچ ح الکبیر بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اوس سے زیادہ بڑا نہین اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ یاد رکھی تو بڑائی اوسکی ہمیشہ یہانتک کہ بھول جاوی بڑائی غیر اوسکی کی اور کوشش کر بیچ کامل کرنے نفس اپنی کے ساتھہ حاصل کرنے علم و عمل کے یہانتک کہ پہونچی کمال تیرا اور ونکو اور مبالغہ کر تواضع مین اور احتراز کر بے ادبی سے ساتھہ لازم کرنے خدمت مولی کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام و والی اسپر مداومت کرین سب اس سے ڈرین اور مہمات خوب سرانجام پاوین ح الحفیظ نگاہ رکھنے والا عالم کا آفتون اور ضائع ہونے سے نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکھہ اعضا اپنی کو گناہون سے اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور اکتفا کر تمام امور اپنے مین ساتھہ تدبیر اوسکی کے اور راضی ہو اوسکی قضا و قدر پر قول ہی کسی بزرگ کا کہ جسکی محفوظ رکھی اللہ تعالیٰ نے اعضا محفوظ رکھا دل اوسکا اور جسکا محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے دل محفوظ رکھا بہید اوسکا اور منقول ہی کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایک چیز ممنوع پر پس کہا الٰہی چاہتا تھا مین بینائی اپنی واسطے عبادت تیری کی پس جب ہوئی سبب مخالفت امر تیری کی تو لیا اسکو پس اندہی ہو گئی اور تہی وہ نماز پڑہتی رات کو پس محتاج ہوئی پانی کی طہارت کی لیے پانی نہ ہاتھہ لگا پس کہا الٰہی کہا تھا مینے واسطے تیری کہ لے لی بینائی میری پس رات مین محتاج ہون مین اوسکا واسطے عبادت تیری کے پس پھر سکھی ہو گئی جو کوئی اسکو لکھکر دائین بازو پر باندہی خوف غرق اور حرق اور دیو پری اور نظر بد کے سی نڈر ہو ح المقیت پیدا کرنیوالا قوت بدنون اور ارواح کا اور دینے والا اوسکا اونکو نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تو نے وہ قوت پیدا کرنیوالا اور دینے والا اوسکا ہی تو بھولی تو ذکر قوت کا آگر ذکر اوسکی کے جیسیکہ منقول ہی سہیل رح سے کہ وہ پوچھی گئے قوت سے پس کہا وہ ذکر ہی الذی لا یموت کا ہی اور نہ طلب کر قوت و قوۃ مگر مولی اپنے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان من شیٔ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہین کوئی چیز مگر کہ نزدیک ہماری خزانے اوسکی ہین اور نہین اوتارتے ہم مگر ساتھہ اندازہ مقرر کے اور دی تو ہر متعلق اپنی کو وہ قوت کہ مستحق ہے اوسکا پس ہو دی طریقہ تیرا نفع پہونچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کہلانا بھوکے کا اور کہا قشیری نے قوت مختلف ہوتی ہین قوت پس بعضی بندے ایسے ہین کہ گردانتا ہی اللہ تعالیٰ قوت نفس اونکی کا توفیق عبادات کو اور قوت دل اونکی کا ہونے مکاشفات کو اور قوت روح اونکی کا مداومت مشاہدات کو اور جب مشغول کرتا ہی اللہ بندے کو اپنی طاعت مین قائم کرتا ہی اوسکے لیے ایسے شخص کو کہ خبر گیری اور خدمت اوسکی کرتا ہی اور جب رجوع کرتا ہی طرف متابعت خواہش کی سو پنہتا ہی طرف قوت اوسکی کے اور اوٹھا لیتا ہی اوس سے سایہ عنایت و حمایت اپنی کا اگر کسیکو غریب دیکھی باخود اسکو غریبی پیش آوی یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت رووی سات بار خالی کوزہ لینی آبخورہ وغیرہ پر پڑہ کر دم کرے اور بعد اوسکے پانی اوس کوزہ مین ڈالے اور پیوی اور دوسرے کو پینے کو دیوی اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاک کا ہو بھول پر پڑہ کر سونگہی قوت پاوی گا اور ہر روز روزہ رکھہ سکے گا ح الحسیب کفایت کرنیوالا ہر حال مین یا حساب لینے والا بندون سے دن قیامت کے

Marfat.com

نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ کفایت کرے حاجت محتاجون کو اور حساب کرنے والا ہووے نفس اپنی سی کہا قشیری نے کہ کفایت کرنا اللہ کا بندے کو یہہ ہی کہ کفایت کرتا ہی اوسکو ہر حال اور ہر شغل اوسکے مین اور جس نے جانا کہ اللہ تعالی کافی میرا ہی نہ پریشان دل ہووے خلق کی نہ متوجہ ہونے سے اوپر بسبب اعتماد کرنے کے ساتہہ اوسکے کہ جو کچہہ قسمت کا ہی بہر حال پہونچیگا اگرچہ بے توجہی کرین مجہ سے لوگ اور جو کچہہ کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہونچیگا اگرچہ متوجہ ہون لوگ مجہہ اور جو کوئی اکتفا کرے گا ساتہہ نیک سرانجامی اللہ تعالی کی ہر حال مین پس راضی کریگا اوسکو مولی اوسکا ساتہہ اوس چیز کے کہ اختیار کریگا اوسکے لیے پس اختیار کریگا نہونیکو ہونے پر اور فقر کو غنی پر اور آرام پکڑیگا طرف نہونے اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولی کے جو کوئی کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہی حسبی اللہ الحسیب اول ابتدا روز پنجشنبہ سے کرے اللہ تعالی اونکی شر سے نگاہ رکہی گا صبح آخر ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہو جائیگی ع الجلیل بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ نفس اپنے کو آراستہ کرے ساتہہ صفتون کمال کے جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکہکر اپنے پاس رکہی یا کہا وے تمام خلائق تعظیم و توقیر اوسکی کرین ح الکریم تو بڑا سخی اور بہت دینے والا کہ نہین ہو چکتا دینا اوسکا اور نہین خالی ہوتی خزانے اوسکے اور نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ دیوے بغیر وعدے کے اور پرہیز کرے بری اخلاق و افعال سے اگر اپنے بستر مین یہہ اسم بہت پڑہے یہانتک کے سو جاوے فرشتے دعا کرین اوسکے مین اکرمک اللہ اور مکرم او رمعزز ہو اور کہتے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑہتے تہے اسی سبب سے اونکو کرم اللہ وجہہ کہتے ہین ح الرقیب نگہبانی کرنیوالا ہر چیز کا اور بعضون نے کہا کہ جاننے والا احوال بندون کا اور افعال اونکے کا اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکہے تو اوسکو ہر حال مین اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اوسکی کے سوال مین اور کرے تو نگہبانی اونکی کہ کیا ہی تجکو نگہبان اونکا حدیث شریف مین آیا ہی کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو اور تم سب پوچہے جاؤگے رعیت اپنی سے یعنی جسکی خبر گیری کرنیکو فرمایا ہی اوسکی خبر گیری کا حال پوچہا جائیگا اور کہا قشیری نے کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کے یعنی جماعت اولیاء اللہ کے یہہ ہی کہ ہووے غالب بندے پر یاد رب کی ساتہہ دل کے اور جانے یہہ کہ اللہ تعالی مطلع ہی میری حال پر پس رجوع کرے اوسکی طرف ہر حال مین اور ڈرے عذاب اوسکے سے ہر دم پس مراقبہ والا چہوڑتا ہی باتین خلاف شرع از راہ حیا کے اللہ تعالی سے اور ہیبت اوسکی کے زیادہ اوس شخص سے کہ چہوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب اوسکے اور جو کوئی رعایت کرتا ہی اپنے دل کی تو کوئی دم یاد خدا سے اور طاعت اوسکی سے خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی حساب لیگا مجسے ہر عمل کا خواہ تہوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک ولی سے کہ اونکو خواب مین کسی نے دیکہا بعد انتقال کے پس کہا کیا کیا اللہ نے ساتہہ تیرے کہا کہ بخشا اللہ نے مجکو اور احسان کیا مجپر مگر یہہ کہ حساب لیا مجہ سے یہانتک کہ مواخذہ کیا مجسے اس عمل پر کہ ایک دن تہا مین روزے سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مینے ایک گیہون اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا مینے اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ نہین ہی میری ملک پہر ڈالا مینے اوسکو گیہون پر پس لگتین میری نیکیون سے مقدار بدلی توڑنے اوسکی کے اور جسکو معلوم ہوگی یہہ بات نہین ضائع کریگا باطل چیزون مین عمر اپنی اور نہین کہونیکا غفلتون مین وقت اپنا انتہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کرو یعنی اپنے اعمال کا پہلے اس سے کہ حساب لیا جاوے تم سے جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑہے اور اونکے گرد دم کرے تمام دشمنون سے وہ رہے آفتون سے نڈر ہوگا ح المجیب قبول کرنیوالا دعا بیچارون کا اور جواب دینے والا پکارنیوالون کا نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ فرمان برداری اللہ تعالی کی کرے اوامر و نواہی مین اور حاجت روائی کرے حاجتمندون کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکہکر اپنے پاس رکہے حق کے امان مین رہیگا ح الواسع علم اوسکا فراخ ہے اور نعمت اوسکی سبکو پہونچی نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ سعی کرے فراخی علم اور

Marfat.com

سخاوت اور معارف اور اخلاق مین اور سبھون سے کشادہ پیشانی رہے اور نہ فکر کرے حاصل کرنے مقاصد مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے
حق تعالیٰ اوسکو قناعت و برکت دیگا یہ اسم الحکیم استوار کار و دانا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ کوشش کرے ہیچ خلق پکڑنے کے اور حلاقہ پکڑنیکی
ساتھہ کتاب اللہ کے اور محکم کرے کام اپنے اور چاہیے کہ سفاہت یعنی بیوقوفی سے پرہیز کرے اور کوئی کام بے باعثہ حقانی اور داعیہ ربانی کے نکرے مستحق
اطلاق اسم حکیم کا ہوتا ہے ذوالنون مصری سے کہ کہا سنا مینے کہ زمین مغرب مین ایک شخص ساتھہ علم و حکمت کے معروف مشہور ہے اونکی زیارت کو گیا مین
چالیس روز اونکے دروازے پر پڑا رہا نماز کے وقت وہ مسجد مین آوے اور پریشان و حیران پھرتے اور میری طرف کچھہ التفات نکرتے اس حال سے تنگ آیا مین
کہا مینے اے جوانمرد چالیس روز ہوئے ہین کہ یہان ٹھیرا ہون مین اور تم میری طرف کچھہ التفات نہین کرتے اور کلام نہین کرتے مجکو کچھہ نصیحت کرو
اور کچھہ حکمت سکھاؤ تا یاد کرون مین کہا اوسپر عمل کریگا تو یا نہین کہا ہان کرون گا اگر خدا تعالیٰ توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکھہ اور فقر کو
غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو یعنی نہ ملنے کو عطا جان اور ساتھہ غیر حق کے انس مت پکڑ اور صحبت نرکھہ اور خواری کو عزت جان اور
حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکھہ اور توکل کو اپنی معاش کر ۵ از سینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر ۵ الا کسی کہ میدہد از وی نشان ترا
جسکو کوئی کام پیش آوے کہ اوس سے سرانجام اوسکا نہو سکتا ہو اس اسم کو مداومت کرے مہم اوسکی سرانجام پاوے ۵ ح الودود دوست رکھنے والا
فرمان برداروں کا یا محبوب اولیا کے دلون مین نصیب بندے کا اس سے یہہ ہے کہ دوست رکھے خلق کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے افضل احسان
کرے خلق پر بقدر طاقت اپنی کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا ایک تمھارا ایمان تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے
وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لیے اور دوست رکھنا اللہ تعالیٰ کا بندونکو یہہ ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے اونپر اور تعریف کرتا ہے اونکی اور بھلائی
پہنچاتا ہے اونکو اور دوست رکھنا بندون کا اللہ تعالیٰ کو یہہ ہے کہ تعظیم کرتے ہین اوسکی اور ہیبت رکھتے ہین اوس کی دلونمین اور آیا
رہے حدیث قدسی مین کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بڑا دوست دوستون مین طرف میری وہ ہے کہ عبادت کرے واسطے غیر عطا کے یعنی خالص
اوسی کی خوشی کے لیے عبادت کرے نہ ساتھہ امید عطا کے اگر میان بیوی مین ناموافقت ہو اور خصومت پڑے اس اسم کو ایک ہزار و ایکبار
طعام پر پڑھے اور جس جانب سے کہ ناموافقتی ہو اوسکو دین تا کھاوے اونکو درمیان مین اتفاق و الفت ہو جائیگی ۵ ح المجید بزرگ و شریف ذات
و افعال مین نصیب بندے کا اس سے اسم مبارک عظیم مین معلوم ہوا جسکو آبلہ پا یا باد فرنگ یا جذام یا برص ہو ایام بیض مین روزے رکھے اور وقت
افطار کے بہت پڑھے اور پانی پر دم کر کر پیوے شفا پاوے گا اور جسکو اپنے ہمجنسون مین عزت و حرمت نہو ہر صبح ننانوے ۹۹ بار پڑھے اور اپنے پہنونکی عزت
و حرمت حاصل ہوگی ۵ ح الباعث اوٹھانیوالا اور زندہ کرنیوالا مردون کا قبرون سے اور بیدار کرنیوالا دل غافلون کا خواب غفلت سے
نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ زندہ کرے نفسون جاہل کو ساتھہ نصیحت کرنے کی اور تعلیم کرنے کی اور بے رغبت کرنیکی دنیا سے اور رغبت
مین پس ابتدا کرے ساتھہ نفس اپنے کی پھر اورونکی جو کوئی چاہے کہ دل اوسکا زندہ ہو وقت سونے کی یا ساتھہ سینہ پر رکھے اور
حق تعالیٰ دل مردہ اوسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ۵ ح الشہید حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نے
رفت نہین طلب کرتے ساتھہ اللہ کے کوئی مونس سوائے اوسکے بلکہ راضی ہوتے نہین ساتھہ اسکے کہ وہ دیکھتا ہے احوال ہمارا اور جانتا ہے
افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولم یکف بربک انہ علی کل شیء شہید یعنی کیا نہین کفایت کرتا پروردگار تیرا یہہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہے
سبب تیرا اس سے یہہ ہے کہ نگاہ رکھے تو اوسکو یہانتک کہ نہ دیکھے تجکو اوس جگہہ کہ منع کیا ہے تجکو اوس سے اور نہ غائب دیکھے تجکو اوس جگہہ سے
کیا ہے تجکو اوسکا اور باز رہے تو بسبب علم اور دیکھنے اوسکی کے اس سے کہ پیش کرے تو حاجتین اپنی طرف غیر اوسکی کے اور باز رہے میل کرنے سے

طرف غیر اوسکی کے اور خلق پکڑنا تیرا اس سے یہہ ہی کہ ہووے تو گواہ سچ پر اور رعایت کرنیوالا سچ کا جسکا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی غیر صالح ہر صبح کو وقت ہاتھ اوسکی پیشانی پر رکھے اور مونہہ آسمان کی طرف کر کر اکیس ۲۱ بار کہے یا شہید حق تعالیٰ اوسکو صالح کریگا ح اَلْحَقُّ ثابت ساتھہ شہنشاہی کے اور لائق ساتھہ خدائی کے اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب پہچانا تو فرقہ وہ حق ہی ہووے تو اوسکی مقابلہ مین یا دخلق کی آور خلق پکڑنا تیرا ساتھہ اوسکی یہہ ہی کہ لازم کریگا تو حق کو تمام اقوال اور افعال اور احوال اپنے مین جسکا اسباب کچھہ جاتا رہا ہو ایک کاغذ کے چارون کونون پر یہہ اسم لکھے اور کاغذ کے بیچ مین نام اوس اسباب کا بھی لکھے اور آدھی رات کو ہیستلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف کر کر شفیع لائے پایا جاویگا یا اوس مین سے کچھہ پاویگا اور اگر قیدی آدھی رات کو سرنگا کر کر ایک سو آٹھہ بار پڑھے خلاصی پاویگا ح اَلْوَکِیْلُ کارساز فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا یعنی کفایت کرتا ہی اللہ تعالیٰ کارساز ہونی مین وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْا اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ یعنی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہے اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اوسکو وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ یعنی اور بھروسا کر ایسی زندہ پر کہ نہین مرتا وَتَوَکَّلْ عَلَی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ یعنی اور بھروسا کر غالب مہربان پر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ ضعیفون اور عاجزون کی کام مین کوشش کرے اور حاجت روائی انکی مین ایسی سعی کرے کہ گویا وکیل انکا ہی اگر بجلی گرنے سے یا ہوا سے یا پانی سے یا آگ سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہہ مین بہت پڑھے نڈر ہووے اَلْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ قوت والا استوار سب امور مین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ خواہش نفسانی پر غالب و قوی ہووے اور دین مین سخت و چست ہووے اور جاری کرنے احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دے جسکا دشمن قوی ہو کہ اوسکی دفع سے عاجز ہو تھوڑا سا آٹا گوندھے اور اوسکی ایک ہزار و ایک سو گولیان بناوے اور ایک ایک گولی اوٹھاوے اور کہے یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالیٰ اوسکو دشمن کو مقہور و مغلوب کریگا ح اَلْحَمِیْدُ اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت مین بہت پڑھے نسیان جاتا رہے ع اَلْمَتِیْنُ جسنے بچہ کا دودھ چھٹایا ہو اور وہ صبر نہین کر سکتا ہی یا دودھ پلانیوالے کو دودھ مین نقصان ہو چاہیے کہ لکھکر اوس بچہ کو پلاوے اور دودھ والی کو بھی پلاوے تا صبر کرے بچہ اور دودھ والی کا دودھ زیادہ ہو اور اگر کوئی اشغال و اعمال ملکی مین سے کچھہ چاہے روز اتوار کی اول ساعت مین اوس نیت سے تین سو ستر ۳۷۰ بار پڑھے وہ منصب پاویگا ع اَلْوَلِیُّ اور مددگار اور دوست رکھنیوالا مومنونکا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ دوستی کرے مسلمانون سے اور کوشش کرے تائید دین مین اور سعی کرے حاجت روائی خلق کی مین اور کہا قشیری نے کہ علامتون دوستی اللہ تعالیٰ کے سے یہہ ہی کہ ہمیشہ توفیق دے اللہ تعالیٰ بندے کو خیر کی یہانتک کہ اگر ارادہ کرے برائی کا بچاوے اوسکو اللہ تعالیٰ مرتکب ہونے اوسکی سے اور اگر ناگہان اوس مین پڑھی جاوے تو ساتھہ توبہ اور انابت کے جلدی سے پھیر لاوے اور اوس مین نہ چھوڑے اور یہی معنی ہین اسکے اذا احب اللہ عبدًا لم یضرہ ذنب یعنی جب دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو نہین ضرر کرتا اونکو کوئی گناہ اور اگر میل کرے طرف قصور کرنے کی اطاعت اوسکی مین تو توفیق کرنے ہی کی دے اور یہہ علامت سعادت کی ہی اور عکس اوسکا علامت شقاوت کی اور علامتون دوستی اوسکی سے یہی ہی کہ اوسکی محبت اپنے اولیا کے دلون مین ڈالتا ہی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے خلق کو دل کی باتون پر آگاہ ہووے اور جسکی لونڈی یا بیوی ہو کہ اوسکی سیرت سے خوش نہو جسوقت کہ اوسکے آگے جانا چاہے اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اوسکو صلاحیت پر لاوے ح اَلْحَمِیْدُ تعریف کرنیوالا ذات و صفات اپنے کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ ہمیشہ تعریف کرنیوالا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھہ صفتون کمال کی یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندون کے۔ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے پسندیدہ افعال ہووے اور جسپر فحش اور بدزبانی غالب آوے اور اپنے تئین اوس سے نہیں نگاہ رکھہ سکتا ہی اس اسم کو پیالہ پر لکھے اور بعضون نے کہا نو ۹ بار پیالہ پر پڑھے اور ہمیشہ اوس پیالہ مین پانی پیا کرے فحش گوئی سے امان پاویگا ح اَلْمُحْصِیُ گھیرنیوالا ہی علم اوس کا ہر چیز کو اور ظاہر ہی نزدیک اوسکے گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نہووے تجھہ غفلت حرکت و سکون مین کسی لحظہ و لمحہ اور نہ نکلے

اور حضرت شیخ رح نے فقط دودھ ہی لکھا ہی ۱۲

کوئی سانس بیچ طاعت خدا کے اس لیے کہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری ہوگی بغیر یاد خدا کی لہذا کوشش کرے
اس مین کہ اعمال و احوال باطن اپنے پر اطلاع پاوے اور خلق پکڑنا ساتھہ اسکے یہہ ہی کہ تکلف کرے تو بیچ شمار کرنے نعمتون کو کہ پہونچائی ہین اللہ تعالیٰ نے تجکو تاکہ جانے
تو عاجز ہونا اپنا شکر اپنی کو سمجھے اور گناہ اپنے شمار کرکر عذر کرے اور یاد کرے اون نعمتونکو کہ خالی ہی طاعت اوسکی سے اور پھر افسوس کرے اونپر جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کو
تین ایک ہزار ایکبار پڑہی عذاب گور سے اور عذاب قیامت سے نڈر ہوگا ح المُبْدِئُ المُعِیْدُ پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنیوالا نصیب تیرا اس سے
یہہ ہی کہ رجوع کرے تو طرف اوسکی ہر چیز مین اوّل بار اور دوبارہ اور سعی کرے بیچ پیدا کرنے نیکیون کی اور اعادہ کرے یعنی پھر کرادا کرے اوس عمل کو کہ اوس مین کچھہ رہگیا
ہو یا قصور ہوا ہو المبدئ جسکی بیوی کو حمل ہوا اور اسقاط حمل سے ڈرتا ہو یا حمل دیر تک ہی چاہیے کہ خاوند اوسکا سحر کے وقت تو سی بار اسکو پڑہی اور انگلی
شہادت کی گردپیٹ کے پھرا وے حمل ساقط ہو اور خلاصی پاوے اور اوسکو کچھہ ضرر نہ پہونچے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے جو کچھہ اوسکی زبان پر جاری ہو یصدق
وثواب ہو ع المعید جسکا کوئی غائب ہوا اور چاہی کہ وہ آجاوے یا اوسکی خبر پاوے جسوقت کہ اوسکے گھر کے لوگ سوتے ہون اس اسم کو گھر کے چارون
کونون مین ستر ستر بار پڑہی اور بعد اوسکے کہے یا معید پھیر مجھپر فلانیکو سات روز نگذرینگے کہ غائب آجاویگا یا اوسکی خبر آوے گی ح اور اگر کچھہ جاتا رہے
اسی اسم کو بہت پڑہی پاجاوے ع المحیی المُمِیْتُ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا یعنی زندہ کرتا ہی دلون کو ساتھہ نور ایمان کے اور پیدا کرتا ہی حیات جسم مین
اور مارتا ہی بدنون کو اور دل کو ساتھہ خواب غفلت و نادانی کے نصیب بندی کا ان سے یہہ ہی کہ زندہ کرے خلق کو ساتھہ نفع پہونچانیکی علم سے
اور دل کو ساتھہ معرفت الٰہی کے اور مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کرے واسطے حیات کے اور نہ موت کے بلکہ ہو تابعدار
اوسکی قضا و قدر کا اور کہتا رہی یہہ دعا کہ آئی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا
لِّیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً مِّنْ کُلِّ شَرٍّ جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونے کسی عضو کے سے خائف ہو اسم المحیی کو
سات بار پڑہی حق تعالیٰ اون سے نڈر کرے ح واسطے دفع درد ہفت اندام کے ساتھہ روز تک ہر روز پڑہ کر دم کرے اور اگر مداومت کرے اسپر دل
اوسکا زندہ ہو اور اوسکے بدن مین تقویت پیدا ہو ع الممیت جو کوئی نفس پر قادر نہو کہ متابعت مین غلبہ کرے وقت سونیکے ہاتھہ سینہ پر رکھے اور
اسم الممیت کو پڑہی یہانتک کہ سو وے حق تعالیٰ اوسکے نفس کو فرمان بردار کرے ح الحیّ زندہ سب سے پہلے اور سب سے بعد بھی نصیب بندی کا یہہ ہے
کہ زندہ ہوے ساتھہ یاد پروردگار تعالیٰ کے اور خرچ کرے جان اپنی اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوے اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑہی
صحت پاوے یا اور کوئی پڑہی بیمار پر تو بھی صحت پاوے ح اور اگر بیمار پر آنکھہ سامنے کرکر پڑہی صحت پاوے اور اگر ہر روز ستر بار پڑہی عمر اوسکی دراز ہو اور قوت
روحانیہ اوس مین زیادہ ہو ع القیوم قائم آپ بھی اور قائم رکھنے والا اور خبر گیری کرنیوالا مخلوقات کا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ بے پروا ہو
ماسوای اللہ سے اور کما قشیری ذکر جسنے پہچانا کہ وہ قیوم ہے راحت پائی رنج تدبیر و اشتغال سے اور جیا ساتھہ راحت تفویض کی پس بخل کریگا اور حقیقت
سمجھے گا دنیا کی بیش قیمت چیز کی جو کوئی اسکو بہت پڑہی وقت سحر کے دلون مین تصرف اوسکا ظاہر ہو یعنی دوست رکھینگے لوگ اوسکو ح اور
اگر بہت پڑہی مہمات اوسکے بسبب بے خواہ برآوینگے ع الواجد غنی کہ محتاج کیسکا کسی چیز مین نہین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بیچ حاصل کرنے کمال ضروری
کے سعی کرے تا مستغنی ہو ساتھہ فضل خدا کے ماسوای اللہ سے جو کوئی ذکر وقت کھانا کھانیکے ساتھہ ہر نوالے کے اسکو پڑہی وہ کھانا پیٹ مین نور ہو اور
جو کوئی خلوت مین اسکو بہت پڑہی تونگر ہو ح الماجد بزرگ نصیب بندیکا وہی ہی جو اوپر مذکور ہوا الواجد الاحد یکا ذات و صفات مین
نصیب بندیکا یہہ ہی کہ پکا ہووے بندگی مین جیسیکہ وہ پکا ہی خدائی مین اور موصوف ہووے ساتھہ ایسی فضائل کے کہ ہم جنس اوسکے ویسے نہون اگر کیسکا
دل خلوت سے ہراسان ہوا یکہزار دا یکبار اس اسم کو پڑہی خوف اوسکے دل سے جاتا رہی اور مقرب حضرت حق کا ہو اور اگر طلب فرزند کرے کبھی اس اسم

کو لیکر اپنے ساتھہ رکھو فرزند پیدا ہووے ع الصمد بی پروا کہ نہین محتاج کسیکا اور سب اوسکے محتاج نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ ہر حاجت مین رجوع اوسکی
طرف کرے اور بی فکر ہوا پنے رزق سے اور اوسپر توکل کرے اور بچے دنیا کی حرام چیزون سے اور بی رغبت ہو زینت کی چیزون اوسکی سے اور نہ رغبت کرے
اوسکے حلال مین اور بی پروا ہو خلق سے اور سعی کرے حاجت روائی خلق کی مین جو کوئی سحر کو یا آدہی رات کو سجدہ کرے اور ایک سو پندران بار اس
اسم کو پڑہے صادق الحال والقول ہو اور کسی ظالم کے ہاتھہ مین گرفتار نہو اور اگر بہت پڑہے بہوکا نہو اور اگر حالت فقر مین کہے بی پروا ہووے ح القادر
المقتدر قدرت والا قدرت ظاہر کرنیوالا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ قادر ہووے اوپر باز رکہنے نفس کے خواہشون اور لذتون سے اگر وقت دہونے اعضاء وضو
کی ہر عضو دہوتے مین اسم القادر پڑہی کسی ظالم کے ہاتھہ گرفتار نہو اور کوئی دشمن اوسپر فتح نپاوے اور اگر کچھہ کار مشکل درپیش آوے اکتالیس بار پڑہی وہ کار
درستی پاوے ح المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کرے غفلت سے ساتھہ ہوشیاری کے مبدل ہو اور جو کہ وقت اوٹھنے کے سونے سے اسم المقتدر کو بیس بار پڑہی تمام
کام اوسکے حق تعالی کی طرف رجوع کرین ح المقدم المؤخر آگے کرنیوالا دوستون کو ساتھہ نزدیک کرنیکے درگاہ عزت اپنی سے اور پیچھے ڈالنے والا
دشمنون کا لطف اپنے سے نصیب بندیکا ان نامون پاک سے یہہ ہی کہ نیکیونکی طرف سبقت کرکر اپنے تئین آگے کرے یعنی افضل ہو اور رونسے اور آگے
کرے اونکو کہ مقرب درگاہ عزت کے ہین یعنی عزیز رکہے اونکو اوپر پیچھے ڈالے نفس اور شیطان کو اور مردودون درگاہ الٰہی کو اور اہتمام کرے امور
اپنے کا پس مقدم کرنے اوس امر کو کہ بہت ضرور ہی پہر اوسکو کرے کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہے درمیان خوف ورجا کے المقدم جو کہ معرکہ جنگ مین
اسکو پڑہی یا اپنے پاس رکہی کچھہ رنج اوسکو نہ پہونچے اور اگر بہت پڑہی نفس طاعت الٰہی مین فرمان بردار ہو ح المؤخر اگر سو بار پڑہی دل اوسکا تابہ
غیر حق کے آرام نہ پکڑے ح اور جو کہ ہر روز سو بار پڑہی تمام کام اوسکے باتمام پہونچین اور اگر اکتالیس بار پڑہی نفس اوسکا مطیع ہو ع الاول
الآخر پہلے سب سے اور پیچھے سب سے نصیب بندیکا یہہ ہی کہ جلدی کرے طاعتون مین اور بجالانے اوامر مین اور جان خرچ کرے اللہ کی لیے تا حیات
ابدی پاوے الاول اگر کسیکے فرزند نہو چالیس بار ہر روز چالیس دن تک پڑہی مراد اوسکی بر آوے ح جسکو آرزوی فرزند اور یا غنا کی یا اور کوئی
حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑہی تمام حاجتین بر آوین ع الاخر جسکی عمر آخر کو پہونچی اور اعمال نیک نے کہتا ہو اس اسم کو ورد
اپنا کرے حق تعالی عاقبت اوسکی بخیر کرے ح الظاہر الباطن آشکارا با عتبار مصنوعات کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر کمال صفتون
اوسکے کے اور پوشیدہ وہم وخیال سے با عتبار کنہ ذات کے الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کے اسکو پانسو بار پڑہی حق تعالی آنکہین اوسکی روشن
کرے ح اور اگر خوف ہوا اور مینہہ وغیرہ کا ہو بہت پڑہی امان پاوے اور اگر گہر کی دیوار پر لکہی دیوار سلامت رہی ع الباطن جو کوئی ہر روز
تینتیس ۳۳ بار یا باطن کہے صاحبان اسرار الٰہی سے ہو ح اور اگر مداومت کرے اسکی جو کوئی اسکو دیکہے دوست ہو ع الوالی کارساز ومالک
نصیب بندیکا مثل نصیب الوکیل کے ہی جو کوئی چاہی کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکی کا معمور وآباد ہو اور ہوا اور مینہہ اور تمام آفتون سے محفوظ رہی اسم الوالی
کو اوپر کوزہ آب نارسیدہ کے لکہے اور پانی اوس کوزہ مین ڈالے اور اوس کوزہ کو گہر کی دیوارون پر ماری در ودیوار گہر کے سلامت رہین اور بہ نیت کسی کے
تسخیر کے پڑہی چاہیے کہ گیارہ ان بار پڑہی وہ شخص مطیع ومنقاد اوسکا ہو ح جو کوئی چاہی کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکی کا خراب ہو تین سو بار اسم الوالی پڑہے
سلامت رہی ح المتعالی بہت بلند نصیب بندیکا اس سے وہی ہی جو العلی مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی جو دشواری کہ ہو آسان ہو
اور بعضون نے کہا جو عورت کہ حالت حیض مین اس اسم کو بہت پڑہی اوسکی آفتون سے خلاصی پاوے ح البر نہایت احسان کرنیوالا نصیب
بندی کا اس سے یہہ ہی کہ نیکی کرے ماں باپ سے اور استاد سے اور بزرگونسے اور قرابتیون سے اور اور حقدارون سے جو کوئی آفتون ہوا وغیرہ
سے ڈر رکہتا ہو اس اسم کو پڑہی امان پاویگا اور جسکی کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑہی اور اوس لڑکے کو خدا تعالی کو سپرد کرے وقت بلوغ تک

امن مین رہیگا اور بعضون نے کہا اگر کوئی شراب خواری اور زنا مین مبتلا ہو روز سات بار پڑہی دل اوسکا اوس سے سرد ہو ح التوّاب توبہ
قبول کرنیوالا اصل معنی توبہ کے پہرتا جب نسبت اوسکی بندہ کی طرف کرین تو پہر ناگناہ سے مراد رکھتے ہین اور اگر پروردگار کی طرف نسبت کرین تو پہرنا
برحمت و توفیق ارادہ کرتی ہین اور اللہ تعالیٰ میسر کرتا ہی اسباب توبہ کی اور توفیق دیتا ہی بندہ کو اوسکی اور بیدار کرتا ہی خواب غفلت سے ساتھہ تخویفات اور
تحذیرات اور آگاہ کرنیکی آگی گناہونکی عذاب پر پس رجوع کرتا ہی بندہ ساتھہ توبہ اور ندامت کی اور رجوع کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھہ فضل و کرامت کے
پس حقیقت مین توبہ حق کی سابق ہی بندہ کی توبہ پر جیسیکہ فرمایا تاب علیہم لیتوبوا مصرع توبہ کنم بشکنم توبہ دہی بشکنم + بندہ کو چاہیی کہ ہمیشہ امید وار رہے
اور دروازہ ناامیدی بند کرے اور جناب حق سے توبہ طلب کری اور گناہون سے پشیمان ہو اور گوش عبرت کی کھلے رکھی اور توبہ مین تاخیر
نکری اور امر عجلوا التوبۃ قبل الموت کی فرمان برداری کری حکایت ایک وزیر عیسی بن عیسی نام ساتھہ ایک جماعت سوارون کی چلا جاتا تہا لوگ
بحسب عادت کے پوچہتے تہے کہ یہہ کون ہی یہہ کون ہی ایک بڑہیارا راہ مین بیٹہی تہی اوس نے کہا چند آدمی کہتے ہین یہہ کون ہی یہہ ایک بندہ ہی چشم عنایت
حق سے گرا ہوا اور اس حال مین مبتلا عیسی بن عیسے نے یہہ سنا اور اپنے مکانکو پہر کر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتھہ دولت توبہ کی مشرف ہوا اور مکہ
مبارک مین مجاور رہا التوّاب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کی تین سو ساٹہہ بار پڑہی حق تعالیٰ اوسکو توبہ نصوح کرامت فرماوی اور جو کوئی اسکو
بہت پڑہی سب کار اوسکی اصلاح پذیر ہون اور نفس طاعت مین آرام پکڑے + ح نصیب بندی کا اس سے یہہ ہی کہ امید قوی کہی قبول ہونی توبہ کے
اور ناامید نہووی اوترنے رحمت اوسکی سے اور درگذر کری تقصیر وارون سے اور قبول کری عذر عذر کرنیوالون کا اگرچہ کئی بار ہو اور ساتھہ کرم و انعام
کے اوپر رجوع کری اور جو کوئی بعد نماز چاشت کی کہی اللھم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اوسکی بخشے جاوین کذا جاء فی کتب الحدیث المستقیم و
بدلا لینی والا کافرون اور سرکشون سے ساتھہ عذاب کی نصیب بندی یکا یہہ ہی کہ بدلا لی بڑی دشمنون سے کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن ترین دشمنون کا نفس امارہ ہے
اور سزا اوسکی یہہ ہی کہ جب کچہہ گناہ کری یا عبادت مین قصور کری تو انتقام لی اور عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میری نفس نے تکاسل
کیا ایک رات راتون مین سے بیچ ورد کے پس سزا دی مینے اوسکو کہ پانی ندیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکر سکے تین جمعون تک ملازمت
اسکی کرے دوست ہو اور جس نیت سے کہ آدہی رات کو پڑہی وہ کام سرانجام پاوی اور بیچ روایت غیر ابو ہریرہ کے المنعم بھی آیا ہی جو کوئی اسم المنعم پر
مداومت کرے ہرگز محتاج کسیکا نہووی ح ع العفو درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرات سے نصیب بندی کا اس سے وہی ہی جو العفو مین کہا اور
حضرت شیخ رح نے شرح اسماء حسنی مین یون لکہا ہی کہ العفو محو کرنیوالا سیئات کا اور درگذر کرنیوالا معاصی سے قریب معنی غفور کے ہی ولیکن اوس سے
ابلغ ہی اس لیے کہ غفران بمعنی ستر و کتمان کی ہی پس غفار بمعنی ڈہانکنے والے کی اور عفو مشعر بمحو و معدوم کرنیکی ہی اور بندہ ہر چند گنہگار ہو لیکن عفو پروردگار
کا امیدوار رہی پس دست رد کسی گنہگار کی پیشانی پر نر کہنا چاہیی شاید کہ مولی کریم بخشدی ہی اوسکو بسبب اقامت حد شرع اور حکم دین کی ربا عمی
رد مکن بدر آچہ دانی کز ازل ح نام او در نامۂ نیکان بود + اور رد بر جای نیکان و ان گمان + بر تو در روز حشر تاوان بود + اور تخلق اس سے یہہ ہے
کہ تقصیرات لوگون کی اور گناہ اونکے کہ اوسکے حق مین کیے ہین عفو کرے تا درجہ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پاوی جسکے گناہ بہت ہون اس
اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالیٰ تمام گناہ اوسکے عفو فرماوی الرؤف بہت مہربان نصیب بندے یکا مثل الرحیم کے ہی منقول ہی کہ ایک شخص کا ہمسایہ بڑا
تہا جب وہ مرا تو اوس شخص نے اوسکی نماز نہ پڑہی پہر دکہایا گیا وہ میت خواب مین پس کہا گیا کہ کیا کیا اللہ نے ساتھہ تیرے کہا کہ بخشدیا مجہے اور کہا اوسنے
کہ کہا فلانے شخص سے یعنی نماز نہ پڑہنے والے سے لو انتم تملکون خزائن رحمت ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق + حاصل یہہ کہ میرا رب بہت مہربان ہی اگر
تمہارا اختیار ہوتا تو خدا جانے کیا کرتے یہہ اوس نے طعن کیا نماز نہ پڑہنے پر آلروف جو چاہی کہ کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتھہ سے چہڑاوی اوس کو دس بار پڑہی

Marfat.com

وہ ظالم شفاعت اوس شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کریگا دل اوسکا مہربان ہو اور سبکو دوست رکھے اور سب لوگ اوسپر مہربان ہون ۔ح
مَالِكُ الْمُلْكِ مالک ساری جہان کا نصیب بندی کا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نے کہ میرا ایک دروازی پر یعنی اللہ کے دروازی پر آنا کہو حجابین تیری لیے
بہت سی دروازی اور گردن جھکا ایک بادشاہ کی لیے یعنی اللہ تعالیٰ کی لیے تاکہ جھکین تیری لیے بہت سی گردمین فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان من شی الا عندنا
خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کریگا تو نگر ہوا اور حاجات و مہمات دارین کی درستی پاوین اور یہی خاصیت اسم ذوالجلال والاکرام کی ۔ح
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَام صاحب بزرگی اور بخشش کا اور جسنے کہ جلال خدا کا پہچانا تذلل کریگا اوسکی درگاہ مین اور جسنے اکرام اوسکا دیکھا شکر کریگا اوسکا پس
خدمت نکریگا غیر اوسکی کے اور سوال نکرے غیر اوسکی سے نصیب بندی کا اس سے یہہ ہی کہ حاصل کریگا اپنی نفس کے لیے بزرگی اور سلوک کرے
بندگان خدا سی الْمُقْسِطُ عدل کرنیوالا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑہیگا شر شیطان سی اور وسوسہ اوسکی سے
نڈر ہوا اور اگر سات سو بار پڑہی جو مقصود کہ رکھتا ہو حاصل ہو ۔ح الْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت کو نصیب بندیکا یہہ ہی کہ جمع کرے علم و
عمل کو اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کو اور سعی کرے بیچ جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کی بہیت در جمعیت کوشش تاہمہ
ذات شوئی تر سم کہ پراگندہ شوی بات شوی جسکی اہل و اقارب اور اتباع متفرق ہوئی ہون وقت چاشت کی غسل کریگا اور مونہہ آسمان کی طرف کریگا اور اس اسم کو
دس بار پڑہیگا اور ایک ایک انگلی ہر بار مین بند کرتا جاویگا پہر ہاتہہ اپنی مونہہ پر پہیریگا تہوڑی عرصہ مین سب جمع ہو جائینگے ۔ح الْغَنِيُّ بی پروا
ہر چیز سی جو کوئی بلای طمع مین مبتلا ہوا اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کی اعضا اپنی سے پڑہیگا اور ہاتہہ نیچے کو لاویگا حق تعالیٰ بلا اوسکی دفع کریگا
اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑہیگا اوسکی مال مین برکت ہوگی اور کبہی محتاج نہوگا ۔ح الْمُغْنِي بی پروا کرنیوالا جسکو چاہی نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ
استغنا کرے ماسوای اللہ سی اس اسم کو دس جمعون تک ملازمت کریگا کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑہی خلق سی بی پروا ہوگا ۔ح الْمَانِعُ باز رکہنیوالا ہلاک
و نقصان کا بندون سی دین و دنیا مین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سی باز رکہی جب درمیان میان بیوی کی خفگی اور
نزاع واقع ہو جسوقت کہ بچھونی پر جاوی اسکو بیس بار پڑہی حق تعالیٰ اوس غصہ کو دفع کرے ۔ح اور حضرت شیخ نے شرح اسمار حسنیٰ مین پہلے اسم المانع
کی اسم المعطی بہی نقل کی ہی اور ترجمہ اور شرح دونو اسمون کی یون کی ہی کہ جسکو جو کچہہ چاہے دیوی اور جسکو چاہے نہ دیوی لا مانع لما اعطی ولا معطی لما منع اور بندی نے جب جانا
کہ حق تعالیٰ معطی اور مانع ہی اوسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیے اور اوسکی منع سی خائف اور تخلق یہہ کہ صالحون اور مستحقون کو دیوی اور فاسقون
اور ظالمون کو منع کرے یا قلب و روح کو انوار حضور و طاعت کی عطا کرے اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوی اور ابو ہریرہ کی
روایت مین کہ مشکوۃ مین ہی ذکر معطی کا نہین ہے اور منع کو بموجب اس روایت کی تفسیر کرتے ہین بساتہہ رد و ہلاک کیہہ سب حضرت شیخ نے
لکہکر پہر خاصیت معطی کی یہہ لکہی ہی کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کریگا یا معطی اسمائین بہت پڑہی کسی سوال کا محتاج نہوگا الضَّارُّ النَّافِعُ
ضرر پہونچانی والا اور فائدہ پہونچانیوالا جسکو چاہیے کہا قشیری نے ان مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضا و قدر سے
ہی پس جو کوئی تابعدار ہوا اوسکی حکم کا پس وہ بیچارا راحت مین اور جو نہ تابعدار ہوا پڑا ہر آفت مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِي
وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِي وَشَكَرَ عَلَى نَعْمَائِي كَانَ عَبْدِي حَقًّا وَمَنْ لَمْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِي وَلَمْ يَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِي ۔ شرح اسمار حسنیٰ مین
حضرت شیخ نے بیچ شرح دونو اسمون النافع الضار کی یون لکہا ہی کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالیٰ ہی اور پیدا کرنیوالا درد اور
رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور خشکی اور تری مین وہی ہی اور گمان نہ لیجاوین کہ دار و نافع بذات خود ہی اور زہر ہلاک کرنیوالا بنفس خود
اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہی اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہی یہہ تمام اسباب عادی ہین بایں معنی کہ عادت اسپر جاری ہوئی ہی کہ اللہ سبحانہ

نے اونکو اسباب کیا ہی اور بوساطت انکی پیدا کرتا ہی یعنی چیزون مذکورہ کو اور اگر چاہی بغیر انکی بھی پیدا کرے اور اگر چاہی باوجود انکی نکرے اسطرح تمام اجزای عالم کو علویات و سفلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ باری تعالیٰ کی ہین اور یہہ تمام بہ نسبت قدرت ازلیہ کے مانند قلم کی بیچ ہاتھہ کاتب کی ہین اور بندہ کو چاہیے کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالیٰ سے جانے اور عالم اسباب کو مغلوب قدرت اوسکی کا جانے اور حکم اور قضاء الٰہی کو تابع ہو اور تمام امور سپرد اوسیکو کرے تا زندگانی بسر کرے اس حال مین کہ خلق سے راحت مین ہو **حکایت** لائی ہین کہ موسیٰ علیہ السلام نے دانتونکے درد سے حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گہانس دانت پر رکھہ تا آرام ہو موسیٰ علیہ السلام نے وہ گہانس دانتون پر رکھی آرام پایا بعد ایک مدت کے پھر ایکے دانت مین درد ہوا وہی گہانس دانت پر رکھی درد زیادہ ہوا کہا الٰہی یہہ وہی گہانس ہی کہ تو نے تعلیم فرمائی تہی خطاب باعتاب پہونچا کہ اوس وقت توجہ ہماری جناب مین کی تہی تو نے شفا دی ہمنے اوراس مرتبہ توجہ گہانس کی طرف کی تو نے درد زیادہ کیا مینے تا جانے تو کہ شفا دینے والی ہم ہین نہ گہانس اور تخلق یہہ ہی کہ ساتھہ امر الٰہی اور حکم شریعت کے ضرر پہونچاوے اور زجر کرے دشمنان دین کو اور نفع پہونچاوے اور مدد کرے دوستان خدا کی انصار جسکو ایک حال اور مقام میسر ہوا اس اسم کو جمعہ کی شبون مین سو بار پڑہے حق تعالیٰ اوسکو اوس مقام مین ثابتی عطا فرماوے اور مرتبہ اہل قرب مین پہونچے ح النافع جو کوئی کشتی مین بیٹہی ہر روز اسم النافع پر ملازمت کرے کوئی آفت اوسکو نہ پہونچے اور اگر ابتداء ہر کار مین اکتالیس بار پڑہے تمام کام حسب دلخواہ اوسکے ہون ح النور روشن کرنیوالا آسمان کا ساتھہ ستارون کے اور روشن کرنیوالا زمین کا ساتھہ انبیا اور علماء وغیرہم کے اور دل مومنون کا ساتھہ نور معرفت و طاعت کے نصیب بندیکا یہہ ہی کہ روشن ہووے ساتھہ نور ایمان و عرفان کی جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورۂ نور اور ایکہزار ایک بار اس اسم کو پڑہے اوسکے دل مین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کرے دل اوسکا روشن ہو ح الہادی راہ دکہانیوالا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ بندگان خدا تعالیٰ کو اوسکی راہ بتاوے اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنیٰ مین یون لکہی ہی کہ ہدایت راہ دکہانی اور منزل مقصود کو پہونچانا راہ نما تمام رہبرونکا وہی ہی جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ نما وہی ہی اور جو کہ راہ عقبیٰ کی چلتا ہی رہبر وہی ہے

بیت گر نہ چراغ لطف تو راہ نماید از کرم ✤ قافلہ ہای شب رواں پی نبرد بمنزلی ✤ اور پروردگار تعالیٰ کی انواع ہدایت کی لیے حصر نہین ہے

الذی اعطا کل شیٍ خلقہ ثم ہدی جیسے کہ لڑکی کو بمجرد پیدا ہونیکے پیٹ سے چہاتی چوسنے کی راہ بتائی اور چوزہ کو بمجرد نکلنے کے انڈے سے دانہ چگنے کی راہ بتائی اور شہد کی مکہی کو گہر بنانے کی اور افضل اور بزرگ ترین ہدایت کی راہ دکہائی ہی اوس طریق کی کہ موصل بجناب فیضمآب اور رویت ذات پاک اوسکی کے ہی اور خواص کے باطن مین پیدا کرنا نورون توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کی ہین اور بہرہ مند ترین مبدون کو متعلق ساتھہ اس اسم کے انبیا اور اولیا اور علماء ہین کہ راہ دکہانیوالے خلائق کی ہین طرف صراط مستقیم کے خصوصًا سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ واصحابہ واتباعہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ✤ ذوالنون مصری قدس سرہ نے کہا کہ تین چیزین عارفون کے اخلاق سے ہین تنگدل اور غمزدونکو کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حق تعالیٰ کی نعمتین غافلون کو یاد دلانی اللہ زبان توحید سے مسلمانون کو راہ حق دکہانی یعنی دنہا اونکی دنون کی دنیا سے طرف دین کے اور معاش سے معاد کی طرف لانی الہادی جو کوئی ہاتھہ اوٹہاوے اور مونہہ آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو بہت پڑہے اور ہاتھہ اوپر مونہہ اور آنکہون کے پھیرے مرتبہ اہل معرفت کا پاوے ح البدیع پیدا کرنیوالا عالم کا بدون مثال کے کہا بعضون نے کہ جسنے امر کیا سنت کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہی حکمت کی باتین اور جسنے امر کیا خواہش کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہی بدعت کی باتین اور کہا قشیری نے کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و افعال مین اور کہانے مین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہہ بہی

کہا ہی کہ جسنے مداہنت یعنی نرمی کی مبتدع سی لیتا ہی اللہ حلاوت سنتون کی اعمال اوسکے سے اور جو کوئی ہنستا ہی بدعتی کو دیکھکر نکال لیتا ہی اللہ تعالے نور ایمان کا دل اوسکی سی البدیع جسکو کوئی غم یا مہم پیش آوی ستر ہزار بار اور ایک روایت مین ہزار بار یا بدیع السموات والارض پڑہی وہ مہم سرانجام پاوے اور اگر باوضو مونہہ قبلہ کی طرف کرکر اتنا پڑہی کہ سوجاوی جو کچہہ چاہی خواب مین دیکہی الباقی ہمیشہ رہنیوالا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑہی تمام عمل اوسکی قبول ہون اور کسی سی رنج اوسکو نہ پہونچی ۔ الوارث باقی بعد فنای موجودات کی اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ اون اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سی ہین کوشش کرے مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہما کی مراد وارث سی باقی بعد فنای موجودات کی ہے کہ تمام املاک بعد فنای مالکون کی رجوع اوسکی طرف کرین گی اور یہہ بنظر ظاہر ہی والا وہ ہی مالک علی الاطلاق ازل سی ابد تک بی تبدل ملک کے اور تمام ملک ملکوت اوسیکی لیی ہے بی شریک کی اور صاحبان بصائر ہمیشہ ندا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی گوش ہوش سے سنتی ہین بندی کو چاہی کہ بیچ فکر مال و میراث کی نہو اور جانی کہ سب کچہہ چہوڑ جانا ہی موتوا قبل ان تموتوا شعار عارفونکا ہی مصرعہ دل برین منزل فانی چہ نہی رخت بہ بند ۔ اور تخلق یہہ ہی کہ تحصیل علوم اور معارف دین کری تا وارث انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلنی آفتاب کی اس اسم کو سو بار پڑہی کچہہ رنج اوسکو نہ پہونچی ۔ ح اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی تمام کام اوسکی بن آوین ۔ ع الرشید رہنما عالم کا کہا بعضون نی کہ راہ دکہانا اللہ کا بندی اپنی کو یہہ ہی کہ راہ دکہاوی نفس اوسکی کو طرف طاعت اپنی کی اور قلب اوسکی کو طرف معرفت اپنی کی اور روح اوسکی کو طرف محبت اپنی کی اور علامت اوس شخص کی کہ راہ دکہاتا ہی اوسکو حق واسطی سنوانے نفس اوسکی کے یہہ ہی کہ الہام کرتا ہی اللہ توکل و تفویض تمام امورمین منقول ہی کہ بہوک لگی ایک روز ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو ساتہہ گرد کرنی ایک چیز کے کہ اون پاس تہی کہانیکی لیے پس نکلا وہ ناگہان ایک شخص ملا کہ اوسکی ساتہہ ایک خچر تہا کہ اوسپر چالیس ہزار دینار تہین پس پوچہا اوسنے اس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہہ میراث اوسکی ہے کہ اوسکی باپ کی مال مین سے پہونچی ہی اور مین غلام اوسکا ہون پہرلے آیا وہ شخص اوسکو ابراہیم کے پاس پس کہا ابراہیم نی کہ اگر ہی تو سچا تو آزاد ہی اللہ کی خوشیکی لیے اور جو کچہہ کہ ساتہہ تیرے ہی بخشا مینی تجکو پس چلا جا میری پاس سے پس جب نکلا وہ کہا ابراہیم نے ای رب میری کلام کیا مین نے تجسے بیچ مقدمہ روٹیکی اور تو نی دی دنیا مجکو بکثرت پس قسم تیری حق کی اگر مار ڈالیگا تو مجہی بہوک سی نہین مانگنی کا مین تجسے کچہہ جو کوئی تدبیر اپنی کار کی بجا نی اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونیکی ہزار بار پڑہی جو کچہہ کہ صواب ہو اوسپر ظاہر ہو اور اگر مداومت کرے اسکی مہمات اوسکی بی سعی اوسکی کے سرانجام پاوین ۔ ح الصبور بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگارون کے اور نصیب بندیکا اس سے ظاہر ہی صبر لغت مین شکیبائی کرنے صبور وہ کہ بیچ پکڑنے گنہگارون کی شتابی نکرے اور بیچ عقوبت اونکی کے جلدی نکری اور صبور نزدیک بمعنی حلیم کی ہی اور فرق یہہ ہی کہ صبور مشعر ہی اسپر کہ اگرچہ اب صبر کیا ولیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہی اور بعضون نی کہا کہ صبور بمعنی صبر دینیوالے کے ہی بندی کو مصیبت اور بلا مین اور صبر دینیوالا اوپر تحمل بار امانت کی اور صبر دینیوالا اوپر مخالفت ہوا اور شہوت کی اور صبر دینیوالا اوپر مشقت کی ساتہہ ادای عبادت کی وہی سبحانہ تعالیٰ ہی اور بندیکو چاہیے کہ بیچ تمام بلارون اور رنجونکی صبر اوسی سے چاہی اور نافرمانی سے دور رہی اور تخلق یہہ کہ کسی کام مین سبکی اور شتابی نکری اور آرام و تمکین اختیار کرے اور رنج و فراق مین پناہ اللہ تعالیٰ سی ڈہونڈہی ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ایک شیخ نی مشائخ مین سی کہا کہ جام صبر پی اگر مارا جاوی تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد یا مصیبت پیش آوی تینتیس ۳۳ بار اسکو پڑہی اطمینان باطن پاوی اور اگر آدہی رات اور یا دوپہر کو مداومت کرے وسطی زبان بندی اور خوشنودی دشمنون کی اور رضای سلطان کی بعد غضب کے اور قبولیت دلون کے خاصیت تمام رکہتا ہی ۔ ح ع رواہ الترمذی والبیہقی فی الدعوات

Marfat.com

الکبیر وقال الترمذی ھذا حدیث غریب نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی اور
کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ کتاب اللہ مین اور حدیث رسول اللہ مین سوای ان اسماء کے اور اسماء بہی پائی ہین ہمنے کتاب اللہ مین یہہ ہین
الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر الفالق القدیر القریب القاہر الکفیل الکافی المنیر المحیط
الملک المولی النصیر احکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذو الطول ذو القوۃ ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات غافر الذنوب قابل التوب
الفعال لما یرید مخرج الحی من المیت اور حدیث شریف مین یہہ آئی ہین الحنان المنان المغیث اور سوای انکے اور کتابون مین توریت وغیرہ سے اور
بہی نقل کیی ہین للہ الحمد تمام ہوئی شرح اسماء حسنی کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کی سے **وعن** بریدۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول اللھم انی اسئلک بانک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب
رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی بریدہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون
تجسے یعنی مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک بے نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنایا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی پس فرمایا
حضرت نے کہ دعا مانگی اسنے اللہ تعالی اسی ساتھہ اسم اعظم کے ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہی اللہ تعالی ساتھہ اوسکے دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا کی جاتی
ہی ساتھہ اوسکے قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** ظاہر یہہ ہی کہ اسم اعظم اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہے مثل
لیلۃ القدر کے لیکن جمہور علما کہتے ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب بانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ بشرط اسکیکہ اللہ تجھی تو اور نہ
ہو تیرے دل مین سوای اوسکے کچھہ تاثیر جبھی ہو گی کہ جب ایسا حال ہو گا اور اور اقوال بہت وارد ہوئے ہین چنانچہ کچھہ باب کے اخیر مین مذکور ہونگے اور علمانے
فرق سوال اور دعا مین یہہ نقل کیا ہی کہ سوال کے معنی ہین طلب کرنا جیسیکہ کہین اللھم اعطنی اور اعطاء دنیا اوسکا اور دعا کے معنی ہین پکارنا جیسیکہ
کہین یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اوسکا جیسیکہ فرماوے لبیک عبدی یعنی ہان بندے میرے ۱۲ فخر ح **وعن** انس قال کنت جالسا
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ورجل یصلی فقال اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان
المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم اسئلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا اللہ
باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور ایک شخص پڑہتا تہا نماز پس کہا اوسنے یا الٰہی مانگتا ہون مین
تجھسے مطلب اپنا بوسیلہ اسکے کہ تیرے لیی ہی سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ای صاحب
بزرگی اور بخشش کے ای زندہ ای خبر گیری کرنیوالے سوال کرتا ہون مین تجسی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مانگی اللہ سے ساتھہ نام
اوسکی کے کہ بڑا ہی ایسا نام کہ جب مانگا جاوی ساتھہ اوسکے قبول کرے اور جب سوال کیا جاوی ساتھہ اوسکے دیوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وعن** اسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الایتین
والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم وفاتحۃ ال عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم رواہ الترمذی
وابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ
ان دو آیتون کی ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور بیچ ابتدا سورۃ آل عمران کے الم اللہ نہین کوئی

Marfat.com

معبود مگر وہ زندہ ہی خبر گیری کرنیوالا الخ نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذا دعا ربہ وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین لم یدع بھا رجل مسلم فی شیء الا استجاب لہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ دعا صاحب مچھلی کی یعنی حضرت یونس کی جسوقت کہ دعا مانگی اپنے رب سی اوس حالت مین کہ تہا پیچ پیٹ مچھلی کے کہ دعا یہہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو تحقیق مین تہا ظالمون سی نہین دعا مانگتا ساتہہ اوسکے کوئی شخص مسلمان پیچ کسی چیز یعنی حاجت کی مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ واسطے اوسکے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **وف** مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہیجا اونکو طرف رہنے والون شہر نینوی کی پس بلایا اونکو طرف ایمان کے وہ ایمان نہ لائی پہر وحی بہیجی اللہ تعالی نے کہ انکو آگاہ کردی کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کی وہ یہہ بات کہکر نکل کہڑے رہی اون مین سے پس ظاہر ہوا ایک ابر سیاہ اور قریب ہوا یہانتک کہ ٹہہرا اونکے شہر پر اور نکلا اوس مین سی ایک دہوان پس جب یقین کیا اونہون نی کہ قریب ہی اوترنا عذاب کا نکلے ساتہہ بی بیون اور اولاد اور جانورون اپنی کی طرف جنگل کے اور جدا کیا آدمیون اور جانورون کی بچونکو ماؤنسی اور بلند کی آواز ساتہہ زاری اور رونیکی اور ایمان لائی اور توبہ کی کفر اور گناہون سی اور کہا یا حی حین لا الہ الا انت پس دفع کیا اللہ تعالی نے اون سی عذاب پہر قریب اونکے شہر کی آنے حضرت یونس علیہ السلام تاکہ معلوم کرین حال اونکا پس دیکہا دور سے کہ شہر اونکا آباد ہی جیسا کہ تہا اور لوگ اوسکے زندہ ہین پس جیا کی اونہون نے اور کہا کہ مینے کہا تہا اونکو کہ عذاب نازل ہوگا تمپر بعد تین دن کی اور نہ نازل ہوا پس چلا گیا اور نہ جانا کہ عذاب اوترا تہا اونپر پہر دفع ہوگیا پس یہانتک کہ آئی ایک کشتی پر اور بیٹہی اوس مین پس جب بیٹہی ٹہہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اوسکے جاری کرنے مین پہر جاری ہوئی پس کہا ملاحون نی کہ یہان کوئی غلام بہاگا ہوا ہی پہر قرعہ ڈالا اونہون نی درمیان کشتی والون کی پس نکلا قرعہ یونس کے نام پر کہا اونہون نی کہ مین ہون غلام بہاگا ہوا پہر ڈالدیا اپنے کو دریا مین پس نگل گئی مچھلی اللہ کی حکم سی اور حکم کیا مچھلی کو اللہ تعالی نی یہہ کہ محفوظ رکہے اونکو پس ٹہہری اوسکے پیٹ مین اور سیر کروائی اونکو دریای نیل اور دریای فارس کی اور وحی کی پہر کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنی مین ظالمون مین سی ہون بسبب نکلنے کے قوم مین سے پہلے اسکے کہ اذن دی تو مجکو نکلنے کا پس قبول کی اللہ تعالی نی دعا اونکی اور حکم کیا مچھلی کو اونکو ڈالنے کا طرف زمین نصیبین کے کہ وہ ایک شہر ہی شام کو شہرون مین سی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** بریدۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد عشاء فاذا رجل یقرأ ویرفع صوتہ فقلت یا رسول اللہ اتقول لھذا مرائی قال بل مؤمن منیب قال وابو موسی الاشعری یقرأ ویرفع صوتہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستمع لقراءتہ ثم جلس ابو موسی یدعو فقال اللھم انی اشھدک انک انت اللہ لا الہ الا انت احد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد سال اللہ باسمہ الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب قلت یا رسول اللہ اخبرہ بما سمعت منک قال نعم فاخبرتہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی انت الیوم لی اخ صدوق حدثنی بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ رزین اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا داخل ہوا مین ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین وقت عشاء کی پس ناگہان ایک شخص پڑہتا تہا قرآن اور بلند کرتا تہا آواز اپنی سی کہ کہا داخل ہوا مین ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین وقت عشاء کی پس ناگہان ایک شخص پڑہتا تہا قرآن اور بلند کرتا تہا آواز اپنی پس کہا مینے یا رسول اللہ کیا کہتے ہو تم اسکو ریاکر نیوالا یعنی منافق کہ پڑہتا ہی پکار کر سنانی اور دکہانی کے لیے فرمایا حضرت نی بلکہ مسلمان رجوع کرنیوالا یعنی غفلت سی طرف ذکر کے کہا بریدہ نی اور ابو موسی اشعری پڑہتے تہے قرآن اور بلند کرتے تہے آواز اپنی یعنی اوپر جو گذرا کہ ایک شخص

Marfat.com

پڑہتا تہا وہ ابو موسیٰ ہی تہا پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا قرارۃ اونکی کا پہر بیٹہے ابو موسیٰ یعنی شاید کہ وہ تشہد مین بیٹہے یا بعد نماز
کر دعا مانگنے لگے پس کہا یا الٰہی تحقیق مین گواہ کرتا ہون تجکو یعنی اعتقاد کرتا ہون تیری حق مین کہ تو اللہ ہی نہین کوئی معبود سوای تیرے ایک ہی بے نیاز
نہ جنا اور نہ جنایا گیا اور نہین ہی واسطے اوسکے ہمسر کوئی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مانگا اللہ تعالیٰ سے ساتہہ نام اوسکے کے
ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکے دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا مانگی جاتی ہی ساتہہ اوسکے قبول کرتا ہی کہا بریدہ نے کہا مین نے یا رسول اللہ
خبر پہونچاؤن مین ابو موسیٰ کو ساتہہ اوس چیز کے کہ سنی مینے آپ سے فرمایا کہ ہان پہر خبر دی مینے اونکو ساتہہ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا
ابو موسیٰ نے مجکو کہ تو آج کے دن سے میرا بہائی ہی سچا بیان کی تو نے مجسے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہہ رزین نے **ف** پیچ بیان اسم اعظم
کے اور بہت سے قول وارد ہوئے ہین بعضون نے کہا اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور بعضون نے لفظ ہو کو کہا اور بعضون نے الحی القیوم کو اور بعضون
نے مالک الملک کو اور بعضون نے کلمہ توحید کو اور بعضون نے اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ اونہون
نے سوال کیا رب العزت سے کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم پس دکہایا اونکو خواب مین کہ اسم اعظم لا الہ الا اللہ ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ مخفی ہی اسماء حسنی مین اور بعضون
نے کہا کہ اللہم ہی بعض سلف سے منقول ہی کہ کہا جس کسی نے کہا اللہم دعا کی خدا سے ساتہہ تمام ناموں اوسکے کے اور مانند اوسکے حسن بصری سے بہی منقول ہے
اور بعضون نے کہا الم ہی اور بعضون نے کہا کہ جو اسم اسماء الٰہی سے کہ یاد کرے بندہ اللہ کو ساتہہ اوسکے بطریق حضور و استغراق کے اسیطرح کہ اوسکے باطن
مین اوس حالت مین سوای اوسکے کچہہ نہووے وہ اسم اعظم ہی اور دعا ساتہہ اوسکے قبول ہوتی ہی یہہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہی ابو سلیمان دارانی
نے کہا کہ پوچہا مینے بعضے مشائخ سے اسم اعظم کہا اپنے دلکو پہچانتا ہی تو کہا مینے ہان کہا جسوقت کہ دیکہے تو دل اپنے کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کے اور نرم ہوا مانگ
حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہی اور ابو الربیع سے کسی نے پوچہا کہ تعلیم کرو مجکو اسم اعظم کہا کہ لکہہ اطع اللہ یطیعک یعنی فرمان بردار ہو اللہ کی قبول
کریگا عرض تیری حاصل یہہ کہ اطاعت کر اللہ کی اسم اعظم ہی کہ اس سے مہربان ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اور قبول کرتا ہی دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
عارف ہی مانند کن کی ہی اللہ تعالیٰ سے یعنی جیسے اللہ تعالیٰ کن کے کہنے مین جو چاہتا ہی پیدا کر دیتا ہی ویسے ہی بندے کے لیے بسم اللہ کی برکت سے سر انجام
جس کام کا چاہتا ہی ہو جاتا ہی اور کہا بعضے محققین نے کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی اس مین سب اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کیے ہین آجاتے ہین

اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ
الدَّعَاءِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاہِرُ
یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُعْطِیْ یَا مَانِعُ یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَہَّابُ
یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ح ۔ فخر

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّہْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ

باب ہی بیچ بیان ثواب کہنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ
اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّہِنَّ بَدَاْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔ روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین کلام آدمی کے چار ہین
سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت مین ہی بہت پیارے کلام طرف اللہ کے چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ
اور اللہ اکبر نہین ضرر کرتا تجکو ساتہہ کسی کے ان مین سے شروع کرے **ت** یعنی بعد اللہ تعالیٰ کے کلام کے بندون کے کلامون مین یہہ چار کلمے افضل ہین یہہ سلیکہا

Marfat.com

کہ چوتھا کلمہ قرآن مین نہین آیا اور جو چیز قرآن مین نہین وہ افضل نہین ہے اوس چیز پر کہ قرآن مین ہے اور ایک حدیث مین آیا ہی ہر افضل الکلام بعد القرآن وہی من القرآن اور احتمال ہی کہ شامل ہو کلام اللہ کو بھی یعنی اللہ تعالیٰ کے کلامون مین سے بھی یہہ کلمے افضل ہین اس لیے کہ تین تو قرآن مین بعینہ موجود ہین اور چوتھا قرآن مین ۔ یعنے اس آیت مین وکبرہ تکبیرًا اور یہہ کلمے افضل ہین لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت ہوا ہی کسی حال مین یا وقت مین مشغول ہونا ساتھہ اوسکے افضل ہے تسبیح وغیرہ سے اور ساتھہ کسی کے اون مین سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہی یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کچھہ اسکو ضرر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب مذکور سے پڑہنا عزیمت یعنی اولیٰ ہے بلا ترتیب رخصت یعنی جائز ہی ف وعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کو بہت محبوب ہی طرف میری اوس چیز سے کہ نکلا ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی یہہ مسلم نے وعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن مین سو بار دور کیے جاوین گناہ اوسکے اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کے یعنی بہت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ برابر ہی سو بار متفرق پڑہنا یا اکٹھی اول روز مین پڑہی یا آخر روز مین مگر اولی اکٹھا پڑہنا ہی اول روز مین ع وعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا وقت صبح کے اور وقت شام کے سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کے کوئی عمل بہتر اوس چیز سے کہ لاوی گا یہہ مگر وہ کہ کہا اوس نے مانند اوسکے کہ کہا یا زیادہ کہا اسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ ظاہر عبارت سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ جسنے کہا مانند اوس چیز کے کہ کہا اوس نے وہ افضل لاوی گا اوس چیز سے کہ لاویگا وہ اور یون نہین ہے بلکہ جسنے کہا مانند اوس چیز کے کہ اوس نے کہا لاوی گا مانند اوس چیز کے کہ وہ لاویگا نہ افضل اوس سے جواب یہہ کہ تقدیر کلام کے اور معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر اوس چیز کے کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اوس چیز سے کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اوس چیز کے کہ اوس نے کہا پس وہ برابر اوسکے لاویگا اور جسنے کہا زیادہ اوس چیز سے کہ کہا اوس نے لاویگا وہ افضل اوسچیز سے کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنی واو کے ہی ع ح وعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہین ہلکے زبان پر بھاری ترازو مین یعنی ثواب اونکا بھاری ہوگا میزان اعمال مین پیاری طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمے یہہ ہین پاک ہی اللہ اور موصوف ہی ساتھہ حمد اپنی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَیُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِہٖ فِی الرِّوَایَاتِ عَنْ مُّوْسَی الْجُھَنِیِّ اَوْ یُحَطُّ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ الْبَرْقَانِیُّ وَرَوَاہُ شُعْبَۃُ وَاَبُوْ عَوَانَۃَ وَیَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُّوْسَی

Marfat.com

فقالوا او یحط بغیر الف هکذا فی کتاب الحمیدی اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کیا عاجز ہے ایک تمہارا اس سے کہ حاصل کرے ہر روز ہزار نیکیاں پس پوچھا اون سے ایک پوچھنے والے نے اوسکے ہمنشینوں میں سے کہ کسطرح حاصل کرے ایک ہمارا ہزار نیکیاں یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑھے سو بار سبحان اللہ لکھے جاوین گے اوسکے لیے ہزار نیکیاں یعنی اس حساب سے کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہین یا دور کی جاوینگی اوس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہے اللہ تعالیٰ نقل کی یہ مسلم نے اور کتاب مسلم میں یعنی صحیح مسلم میں تمام روایتون میں موسیٰ جہنی سے لفظ او یحط کا ہے کہا ابو بکر برقانی نے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے اور ابو عوانہ نے اور یحیی بن سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے پس اونہون نے یعنی شعبہ وغیرہ نے لفظ و یحط کا بدون الف کے اور اسیطرح کتاب حمیدی کی ہین ہے یعنی جمع بین الصحیحین ہین **ف** او یحط کے معنی یہ ہوتے ہین کہ دونو باتون میں سے ایک بات ہوتی ہے یا نیکیان لکھی جاتی ہین یا گناہ جھڑتے ہین اور و یحط کے معنی یہ ہین کہ نیکیان بھی لکھی جاتی ہین اور گناہ بھی جھڑتے ہین او مؤید ہین اسکی روایتین ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی اون مین بھی و یحط واوسی ہے پس ظاہر ان روایتون میں منافات معلوم ہوتی ہے تطبیق ان مین یون دیجاوے کہ کبھی آتی ہے واو بمعنی او کے پس نہین منافات ہے دونو روایتون مین اور معنی یون ہونگے کہ جسنے پڑھی یہہ تسبیح لکھی جاتی ہین ہزار نیکیان اگر نہون اوسکو ذمہ گناہ یا جھڑتی ہین اوس سے ہزار گناہ اگر ہون گناہ اوسکے ذمہ ع ح **وعن** ابی ذر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الکلام افضل قال ما اصطفی اللہ لملئکتہ سبحان اللہ وبحمدہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کونسا کلام بہتر ہے فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نے واسطے فرشتون اپنے کے سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** چن لیا یعنی ذکر مین سے فرشتون کے لیے اور حکم کیا اونکو ہمیشہ پڑہنے کا بسبب نہایت فضیلت اسکی کے اور یہہ مختصر ہے چارون کلمون کا یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا اس لیے کہ تسبیح مین نفی شرک کی بھی ہے اور یہی معنی تہلیل کے ہین اور لازم آتا ہے اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنی بہت بڑا ع ح

وعن جویریۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من عندہا بکرۃ حین صلی الصبح وہی فی مسجدہا ثم رجع بعد ان اضحی وہی جالسۃ قال ما زلت علی الحال التی فارقتک علیہا قالت نعم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد قلت بعدک اربع کلمات ثلث مرۃ لو وزنت بما قلت منذ الیوم لوزنتہن سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ رواہ مسلم اور روایت ہے جویریہ سے کہ بیوی حضرت کی تہین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اونکے پاس سے وقت صبح کے اوسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی ہوئین تہین اپنے مصلی مین پھر پھرے حضرت وقت چاشت کے اور وہ بیٹھین ہوئی تہین اوسی جگہہ فرمایا ہمیشہ رہی تو اوس حالت پر کہ جدا ہوا مین تجھسے اوس حالت پر یعنی وقت صبح کے اب تلک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہوئی ذکر مین مشغول ہے کہا کہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہی مینے بعد نکلنے کے تیرے پاس سے چار کلمے تین بار وہ ایسے ہین کہ اگر تولے جاوین ساتھہ اوس چیز کے کہ کہی تو نے ابتدا اس دن سے تو البتہ غالب آوین اونپر یعنی اذکار پر یعنی ثواب اونکا زیادہ ہو ثواب اونکے سے وہ چار کلمے یہہ ہین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی اور تعریف کرتا ہون اوسکی بقدر گنتی مخلوقات اوسکی کے اور موافق مرضی ذات اوسکی کے اور موافق بوجہہ عرش اوسکی کے اور موافق مقدار کلمون اوسکی کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کلمون یعنی کتابون اور صحیفون اوسکی کے یا اسماء یا صفات یا اوامر اوسکی کے اور دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ اعتبار ذکر مین کیفیت کا ہے نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اونکا خوب ہو اور حضور دل سے پڑہے اگرچہ کم ہون افضل ہین اون تسبیحات سے کہ جو ایسی نہون اگرچہ بہت ہون اور اسی قیاس پر قرارۃ قرآن کی ساتھہ تدبر اور تفکر اور حضور کے اگرچہ ایک آیت ہو افضل

Marfat.com

ہی بہت قرارت سی کہ خالی ہوان چیزون مذکورہ سی ۔ع۔ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکے لیے ہی بادشاہت اور اوسیکے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پہ قادر ہی جو کہی دن مین سو بار ہوگا اوسکے لیے ثواب برابر آزاد کرنے دس بردونکے اور لکھی جاتی ہین اوسکے لیے سو نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سے سو برائیان اور ہوتی ہی اوسکے لیے پناہ شیطان سے اوسدن شام تک اور نہین لایا کوئی یعنی دن قیامت کے عمل بہتر اوس چیز سی کہ لایا اوسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اوس سے

ف ظاہر ایہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر شام کو پڑہی صبح تک اسیطرح پناہ مین رہی پس احتمال ہی کہ ہو یہہ اختصار راوی سے یا حضرتؐ ہی نے نہ بیان کیا ہو اس لیے کہ ظاہر ہی واللہ اعلم اور کہا نووی نے یہہ ثواب سو کا ہی اور جسقدر زیادہ پڑہیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہہ سو خواہ اکٹھی پڑہی یا متفرق یہی ثواب پاویگا لیکن افضل یہہ ہی کہ اکٹھی پڑہی اور اوّل روز مین پڑہی تاکہ تمام دن پناہ مین رہی شیطان سی **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِیْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِیْ نَفْسِیْ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَیْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی موسی اشعریسی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس شروع کیا لوگون نی پکارنا ساتہہ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے آدمیو نرمی کرو اپنی جانونپر یعنی اتنی چلاکر تکبیر نکہو تحقیق تم نہین پکارتی یعنی ساتہہ تکبیر کے یا نہین یاد کرتی بہری کو نہ غایب کو تحقیق تم پکارتی ہو سنّی والی دیکہنی والے کو اور وہ ساتہہ تمہاری ہی یعنی مطلع ہی تمہاری حال پر جہان کہین کہ ہو تم برابر ہی کہ پکار کر یاد کرو یا چپکی اور وہ کہ پکارتی ہو اوسکو بہت نزدیک ہی طرف ایک تمہاری کی گردن سواری اوسکی سی کہا ابو موسی نی اور مین تہا پیچہی حضرتؐ کی یعنی اونٹ پر یا پیادہ کہتا تہا مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ اپنی دل مین پس فرمایا حضرتؐ نی ای عبد اللہ بن قیس کہ نام ہی ابو موسی اشعری کا کیا نہ خبردار کرون مین تجکو اوپر ایک گنج کی گنجون بہشت کی سے پہر کہا ہان مقرر خبردار کیجیے یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نی وہ گنج یہہ ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پکارنا ساتہہ تکبیر کے یعنی بلند جگہہ پڑہتی ہوتی جو تکبیر کہے سنت ہی پکار کر کہتی تہی یا مراد اس سی تکبیر اور مانند اوسکی کی ہی یعنی ذکر اللہ پکار کر کرتی تہی اور اخیر حدیث مین لاحول کو گنج اس لیے کہا کہ اسکی پڑہنی والی کو بہت ثواب ملتا ہی مانند گنج دنیا کی بلکہ دنیا کی گنج کی کچہہ بہی حقیقت نہین اوسکی آگے اور مشائخ رح نی لکہا ہی کہ کوئی ذکر مدد کرنیوالا عمل پر اس سے زیادہ نہین اور معنی اس کلمہ کے یہہ ہین کہ نہین پہرسکنا گناہ سے مگر ساتہہ بچانی اللہ کی اور نہین قوۃ اللہ کے طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی ۔ع۔ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہی اوسکے لیے درخت کہجور کا بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** خاص کیا گیا درخت کہجور کا واسطے کثرت منفعت اوسکی کے اور اچہی ہونی پہل اوسکی کے ۔ع۔ **وَعَنِ**

الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صباح یصبح العباد فیہ الا منادٍ ینادی سبحوا الملک القدوس رواہ الترمذی اور روایت ہی زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی صبح کہ صبح کرین بندی اوس مین مگر کہ ایک فرشتہ پکارنیوالا پکارتا ہی کہ ساتھہ پاکی کی یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یا معنی یہہ ہین کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہی سب عیبون سے ع وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہی اور بہترین دعاؤن کا الحمد للہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

ف لا الہ الا اللہ افضل اس لیے ہی کہ ایمان بغیر اسکی صحیح نہین اور کہا بعضی محققین نے کہ یہہ کلمہ افضل سب ذکرون مین اس لیے ہی کہ اس کو تاثیر عجیب ہی ہیچ پاک کرنے باطن کی اوصاف برون سی کہ وہ معبود ہین ہیچ باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالی نے افرایت من اتخذ الہہ ہواہ پس جب لا الہ الا اللہ کہتا ہی تو نفی ہوتی ہی سب معبودون کی اور الا اللہ کے کہنے سی ثابت ہوتا ہی ایک معبود یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہی ذکر ظاہر زبان سے طرف تہ دل کی پھر قرار پکڑتا ہی اوس مین اور غالب ہوتا ہی اعضا اوسکی پھر پائی حلاوت اسکی اوس نے کہ چکھا مزا اسکا اور الحمد للہ کو دعا اس لیے کہا کہ تعریف کریم کی ہیچ معنی دعا و سوال کی ہی اور افضل اس لیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہے ہیچ معنی شکر کے ہی اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہی فرمایا اللہ تعالی نے ولئن شکرتم لازیدنکم ع ح وعن عبد اللہ بن عمر وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد راس الشکر ما شکر اللہ عبد لا یحمدہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنے سر ہی شکر کا نہین شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اوس بندی نے کہ نہ تعریف کی اوسکی ف حمد فقط زبان سی ہوتی ہی اور شکر زبان اور دل اور اعضا سی ہوتا ہی پس حمد ایک شاخ شکر کے ہی اور حمد کو سر شکر کا اس لیے کہا کہ وہ فعل زبان کا ہی اور زبان سے بیان نعمت و تعریف الہی کا خوب ہوتا ہی اور زبان نائب تمام عضا کی ہی پس گویا حمد بھی مجمل شکر ہی اور مفصل شکر کا جزء اعظم ہی اس لیے فرمایا کہ نہین شکر کیا اللہ کا اوس بندی نے کہ جس نے اوسکو حمد کی اور اس کلام مین اشارہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہیی کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بھی کری ع ح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یدعی الی الجنۃ یوم القیامۃ الذین یحمدون اللہ فی السراء والضراء رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اون شخصون کو کہ بلائی جاوینگے طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہون گے کہ تعریف کرتے ہین اللہ کی وقت خوشی کی اور وقت سختی کی یعنی ہر حال راضی برضاء مولی ہین نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی علیہ السلام یا رب علمنی شیئا اذکرک بہ وادعوک بہ فقال یا موسی قل لا الہ الا اللہ فقال یا رب کل عبادک یقول ہذا انما ارید شیئا تخصنی بہ قال یا موسی لو ان السموات السبع وعامرہن غیری والارضین السبع وضعن فی کفۃ ولا الہ الا اللہ فی کفۃ لمالت بہن لا الہ الا اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی نے ای پروردگار میری سکھلا مجکو ایک چیز کہ یاد کرون مین تجکو ساتھہ اوسکی اور دعا کرون مین تجسے ساتھہ اوسکی پس فرمایا اللہ تعالی نے ای موسی کہہ لا الہ الا اللہ پس کہا موسی نے ای پروردگار میری سارے بندی تیری یعنی موحدین کہتے ہین یہہ سوای اسکی نہین کہ چاہتا ہون مین ایسی چیز کو کہ خاص کری تو مجکو ساتھہ اسکے یعنی ذکر و یاد و دعا خاص کرکے اور اوسمین شریک میری نہووین فرمایا ای موسی اگر ساتون آسمان اور آباد کرنیوالے اونکے سوای میرے یعنی

فرشتے اور ساتون زمینین بھی جاوین ایک پلڑہ مین اور لاالہ الا اللہ یعنی ثواب اسکا کہا جاوی ایک پلڑہ مین البتہ جھک جاوی ان چیزون کے پلڑہی سی پلڑا لاالہ الا اللہ کا نقل کی بغوی نی یہہ شرح السنۃ مین **ف** اگر کوئی کہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نی ذکر و دعا ایسی طلب کی تھی کہ سبب اوسکی اورون پر فائق ہون پس مطابقت جواب کو ساتھہ سوال کی کیا ہوئی کہ فرمایا کہہ لاالہ الا اللہ جواب یہہ کہ گویا اللہ تعالی نے فرمایا کہ طلب کی تو نی محال چیز اسواسطے کہ نہین کوئی دعا و ذکر افضل اس سی سو وہ سب پڑہتی ہین اور حضرت موسی علیہ السلام نے ذکر و دعا خاص طلب کی بسبب عادت بشری کی کہ آدمی بہت خوش نہین ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہی ساتھہ ایک چیز کی کہ وہ اور کے پاس نہو مثلا اگر اوس کے پاس جواہر ایسا ہو کہ اور کے پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہی ایسطرح اسمار اور دعاؤن اور علوم نادر اور کاری گریون کا حال ہی کہ ان مین سی کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہے کہ اور پاس نہین ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہی باوجودیکہ عادت اللہ بسبب رحمت عام کی جاری ایسپر ہوئی ہی کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہی مانند زندگی اور نمک اور پانی کی کہ یہہ چیزین کیسی عزیز ہین اور مین بہت خلاف موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کی کہ یہہ اونکی برابر عزیز نہین اور ہین لیکن اور مصحف شریف عزیز سب کتابون سی افضل ہی اور پایا جاتا ہی بہت اور سستا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہی اسکی اگر وہ پایا کم جاتا ہی اور جاہل اوس سی ایسی خوش ہوتی ہین کہ علم قرآن و حدیث سی خوش نہین ہوتی اور کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات مین اور نفیس تر سب عبادتون مین اور افضل سب ذکرون مین اور کامل تر سب حسنات مین ہین حالانکہ اکثر ہین وجود مین اور آسان تر ہین حصول مین اور عوام نی ترک کر دیا ہے اونکو اور مواظبت کرتے ہین اسمار غریبہ اور دعاؤن عجیبہ کے کہ اکثر اون مین ایسی ہین کہ جنکی کچھہ اصل ہی نہین کتاب و سنت مین حاصل سب مثالون کی بیان سی یہہ ہی کہ اکثر چیزین حقیقت مین بہت خوب ہین لیکن بسبب کثرت کی لوگ اونکی قدر نہین جانتے اور بعضی چیزین اوس درجہ کی عزیز نہین ہین اور لوگ اونکو عزیز رکھتے ہین بسبب قلت کی اور اللہ تعالی نی یہہ سوال حضرت موسی علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچھین اور رب العزت جواب دی اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خواص و عوام کی اور ورد کہین اسکا ہر وقت و ہر مقام مین **وعن** ابی سعید و ابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ واللہ اکبر صدقہ ربہ قال لا الہ الا انا و انا اکبر واذا قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یقول اللہ لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی واذا قال لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد قال لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذا قال لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال لا الہ الا انا لا حول ولا قوۃ الا بی وکان یقول من قالھا فی مرضہ ثم مات لم تطعمہ النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی سعید و ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا سچا کرتا ہی اوسکو رب اوسکا یعنی ثابت رکھتا ہی اور قبول کرتا ہی ان اقوال کو اور موافق کہنے اوسکی کے فرماتا ہی نہین کوئی معبود مگر مین اور مین بہت بڑا ہون اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا کوئی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین ایک ہون نہین کوئی شریک واسطے میری اور جب کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسی کے لیے بادشاہت ہی اور اوسی کے لیے تعریف فرماتا ہے اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین میری ہی لیے بادشاہت ہی اور میری ہی لیے تعریف ہی اور جب کہتا ہی بندہ نہین معبود کوئی مگر اللہ اور نہین پھرنا گناہ سی اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھہ مدد میری کی اور تبھی حضرت فرماتے جس شخص نے کہا ان کلمات کو یعنی سوای جوابون مذکورہ کی اپنی بیماری مین پھر مر گیا نہ جلاوی گی اوسکو آگ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** سعد بن ابی وقاص انہ دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ وبین

Marfat.com

یدیہا تو می او حصی تسبیح بہ فقال الا اخبرک بما ہو ایسر علیک من ہذا او افضل سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ہو خالق واللہ اکبر مثل ذلک والحمد للہ مثل ذلک ولا الہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک رواہ الترمذی وابو داود وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے یہہ کہ وہ داخل ہوئی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کی پاس اور آگی اوسکی گٹھلیان کھجور کی تہین یا کنکریان تسبیح پڑہتی تہی ساتھہ اونکی یعنی تسبیح کو گنتی تہی ساتھہ اونکی پس فرمایا حضرت نی کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتھہ اوس تسبیح کی کہ وہ بہت آسان ہو تجپر اس سے یعنی اس تسبیح پڑہنی سے بہت ہی گٹھلیون پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہہ ہی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی آسمان مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنیوالا ہی یعنی بعد اسکی یا ازل ہی ابد تلک اور مراد اس سے ہمیشگی ہی اور اللہ اکبر مانند اسیکی اور الحمد للہ مانند اسیکی اور لا الہ الا اللہ مانند اسیکی اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** ایک عورت پاس بعضی روایتون مین آیا ہی کہ وہ عورت حضرتؐ کی بیویون مین سے تہین جویریہ یا اور کوئی اور یا کنکریان یہہ شک راوی ہی راوی کو شک ہوا ہی کہ گٹھلیان تہین یا کنکریان اور تسبیح اسطرح کی کہ اب متعارف ہی حضرتؐ کے زمانہ شریف مین نہ تہی بعضی گٹھلیون یا سنگریزون پر پڑہتی تہے اور بعضی ڈوری مین گرہین دیتی جاتی تہے لیکن یہہ حدیث اصل صحیح ہی واسطی جائز ہونے اس تسبیح کی بہی بسبب تقریر یعنی جائز کہنی حضرتؐ کی اس لیے کہ یہہ تسبیح اوسی کی حکم مین ہی کیونکہ فرق نہین ہی درمیان پروئی ہوئی دانون کی اور بغیر پروئی ہوؤنکی بیچ مقدمہ گنتی کے اور نہ اعتماد کیا جاوی اوسکی قول پر کہ گناہی اوسکو بدعت او کہا ہی مشائخ نی کہ یہہ کوڑہ ہی شیطان کے لیے اور منقول ہی کہ کسی نی تسبیح دیکہی جنیدؒ کی ہاتہہ مین بیچ حالت نشہ کی ہونی اونکی کے پس پوچہا اس سے کہا کہ یہہ ایسی چیز ہی کہ پہونچی ہم بسبب اسکی طرف اللہ کی پہر کیونکر چہوڑون مین اسکو اور اللہ اکبر مانند اسی کی یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السمار الخ اور احتمال ہی کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو بجای عدد ما خلق فی السمار الخ اور اسیطرح اسکی مابعد کی جملون مین دونون احتمال ہین ع ح **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حج مائۃ حجۃ ومن حمد اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حمل علی مائۃ فرس فی سبیل اللہ ومن ہلل اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان اعتق مائۃ رقبۃ من ولد اسمٰعیل ومن کبر اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی لم یات فی ذلک الیوم احد باکثر مما اتی بہ الا من قال مثل ذلک او زاد علی ما قال رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنے باپ سی اوس نے نقل کی اپنے دادا سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے سبحان اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ کیے سو حج یعنی نفل حج اور جسنے الحمد للہ کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ سوار کیا اوس نے لوگون کو سو گہوڑون پر خدا کی راہ مین اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ آزاد کیے اوس نے سو بردی اولاد حضرت اسماعیلؑ کی سی اور جسنے اللہ اکبر کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین نہین لاوی گا اوسدن مین یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اوس ثواب سی کہ لاویگا وہ اوسکو مگر وہ شخص کہ کہی مانند اسکی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سے پڑہی یعنی وہ افضل اس سے ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** مانند اسکی کہ کیے سو حج دلالت کرتی ہی یہہ

حدیث اسپر کہ ذکر سہان بشرط حضور کے ساتھہ اللہ کے افضل ہے عبادات شاقہ سے کہ ساتھہ غفلت کے ہون اور ممکن ہے کہ ہو یہہ قبیل لاحق کرلے ناقص کے سے ساتھہ کامل کے واسطے مبالغہ کے بیچ بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضون نے کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا اصل ثواب حج کے برابر ہے اور خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے لیے دی ڈالی یا عاریۃً دی اور اس مین رغبت دلائی ذکر کی تاکہ نہ التفات کرے طرف دنیا کے اور جمع کرے ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کے اسواسطے کہ مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور مرکب بدنی اور مالی سے ذکر اللہ ہے نہ اور کچھہ اور اس مین شبہہ نہین کہ مطلوب اولی ہوتا ہے وسیلہ سے اور آزاد کیے سو برسے اس مین تسلی ہے واسطے ذکر کرنیوالون محتاجون کے کہ عاجز ہین عبادتون مالیہ سے کہ غنی ادا کرتے ہین اور مراد اولاد اسماعیل سے عرب ہین اس لیے کہ وہ افضل ہین بسبب ہونے اونکی کے قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ظاہر اخیر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اکبر افضل ہے سب تسبیحات سے کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین اور بہت حدیثین صحیحہ دلالت اسپر کرتے ہین کہ افضل ان مین لا الہ الا اللہ ہے پھر الحمد للہ اور پھر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس تاویل اس مین یون کیجاویگی کہ نہین لاوے گا اوس دن مین ثواب کوئی سوائے لا الہ الا اللہ پڑھنے والے اور الحمد للہ پڑھنے والے کو زیادہ اوس ثواب سے کہ لاوے گا یہہ ح ع

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاُهُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا بھرتا ہے آدھی ترازو کی اعمال کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہے نیکیون کی تولنے کو لیے اوسکو بھر دیگا اور الحمد للہ کہنا بھرتا ہے ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہین واسطے اوسکے پردہ ورے اللہ کی یہانتک کہ پہونچتا ہے طرف اللہ کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی قوی **ف** الحمد للہ کہنا الخ یعنی ترا ثواب الحمد للہ کا بھر دیتا ہے ساری ترازو کو اور افضل ہے سبحان اللہ سے یا مراد یہہ ہے کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہے کہ آدھی ترازو کو بھر دیتا ہے ثواب سبحان اللہ کا اور آدھی کو بھر دیتا ہے ثواب الحمد للہ کا دونو ملکر ساری ترازو کو بھرتے ہین اور اخیر حدیث کے معنی یہہ ہین کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتا ہے درگاہ کبریائی مین اور بہت ثواب پاتا ہے پڑھنے والا اوسکا اور اس مین دلالت ظاہر ہے اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ع ح

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَآئِرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہتا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ خالص دل سے یعنی بدون ریا کے کبھی مگر کہ کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے آسمان کے یہانتک کہ پہونچتا ہے طرف عرش کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہے جبتک کہ بچتا ہے کبیرہ گناہون سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی کبیرہ گناہون سے شرط ہے جلدی قبول ہونیکی نہ اصل ثواب کے یعنی جلدی قبول جبھی ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہون سے بچے اور اصل ثواب بہرحال ملتا ہے ع

وعن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِقْرَأْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَآءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا مین ابراہیم سے اوس رات کہ معراج ہوئی مجکو یعنی ساتوین آسمان پر ملا تکیہ لگائے ہوئے بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نے اے محمد کہنا اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا اونکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہے مٹی اوسکی یعنی مشک و زعفران ہے بجای مٹی کے شیریں ہے پانی اوسکا اور وہ ہے میدان

Marfat.com

پٹ پڑ یعنی ہموار خالی درختون سے اور تحقیق درخت اوسکی ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے از راہ اسناد کے **ف** میری طرف سے سلام لائق ہے ہر سننے والے کو کہ کہے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اوسکے سبحان اللہ الخ معنی اسکے یہہ ہین کہ آگاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکی کے پڑہنے سے آدمی جنت مین داخل ہوتا ہے اور بہت سے درخت جنت مین لگائے جاتے ہین یعنی ہر کلمہ کے پڑہنے سے ایک درخت لگتا ہے پس جتنے زیادہ پڑہے گا اوتنے ہی درخت زیادہ لگائے جاوینگے **ع**

وعن یسیرۃ وکانت من المہاجرات قالت قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکن بالتسبیح والتہلیل و التقدیس واعقدن بالانامل فانہن مسئولات مستنطقات ولا تغفلن فتنسین الرحمۃ رواہ الترمذی وابوداؤد

اور روایت ہے یسیرہ سے اور تھی وہ ہجرت کرنیوالیون سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو اپنے پر کہنا سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتھہ اونگلیون کے یعنی تسبیحات مذکورہ اس لیے کہ وہ پوچھی جاوینگے گویا کردی جاوینگی اور نہ غافل ہو تم یعنی ذکر نچھوڑو پس بھلا دی جاؤگی رحمت سے یعنی اگر ذکر چھوڑوگی محروم رہوگی ثواب اوسکے سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے

ف پوچھی جاوینگی الخ یعنی قیامت کو پوچھیگا اللہ تعالیٰ کہ کیا کیا تھا تمنے اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالیٰ اون مین پھر گواہی دینگی اپنے صاحب کے اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم بما کانوا یعملون اور امین رغبت دلائی اسپر کہ استعمال کرے اعضا کو اوس چیز مین کہ راضی ہو اللہ تعالیٰ اوس سے اور بچاوے گناہون سے اور اس سے معلوم ہوا کہ اونگلیون پر پڑہنا اذکار کا افضل ہے اگرچہ جائز ہے تسبیح پر پڑہنا **ع** **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** سعد بن ابی وقاص قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علمنی کلاما اقولہ قال قل لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العلمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم قال فہؤلاء لربی فما لی فقال قل اللہم اغفر لی وارحمنی واہدنی وارزقنی وعافنی شک الراوی فی عافنی رواہ مسلم

اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک نے میندار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا سکھلا دو مجکو ایک ذکر کہ کہتا رہون مین یعنی ورد کرون لوسکو فرمایا کہہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہے بڑا اور تعریف واسطے اللہ کے بہت ہی پاکی ہے اللہ کو پالنے والا عالمون کا نہین پہنا گناہون سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ غالب حکمت والے کی کہا اوس نے پس یہہ الفاظ ہین واسطے ذکر رب میری کے پس کیا ہے واسطے میری کہ دعا کرون ساتھہ اوسکے اپنے لیے پس فرمایا کہہ یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر یعنی ساتھہ توفیق دینے طاعت کے حرکات وسکنات مین اور ہدایت کر مجکو یعنی طرف بہتر احوال کے اور روزی دے مجکو یعنی مال حلال اور عافیت سے رکھہ مجکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی مین کہ یہہ لفظ ہے یا نہین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** آیا ہے بزار کی روایت مین لفظ العلی العظیم کا یعنی بجای العزیز الحکیم کے اور مشہور بھی العلی العظیم ہے لوگون کی زبان پر اگرچہ نہین وارد ہوا صحیح مسلم مین **ع** **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی شجرۃ یابسۃ الورق وضربہا بعصاہ فتناثر الورق فقال ان الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تساقط ذنوب العبد کما یتساقط ورق ہذہ الشجرۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر ایک درخت خشک پتونکی کے پس مارا اوسکو ٹہنیونکو اپنی لاٹھی سے پس جھڑے پتے پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جھاڑتا ہے گناہ بندون کے

Marfat.com

جیسیکہ جھڑتی ہین پتے اس درخت کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن** مکحول عن ابی ھریرۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ فانہا من کنز الجنۃ قال مکحول فمن قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ کشف اللہ عنہ سبعین بابا من الضر ادناہا الفقر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث لیس اسنادہ بمتصل ومکحول لم یسمع عن ابی ھریرۃ اور روایت ہی مکحول سی کہ نقل کی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتایت کر کہنی لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے پس تحقیق یہہ گنج ہی گنجون بہشت کیسی کہا مکحول نے پس جو شخص کہ کہی نہین حیلہ یعنی واسطی دفع ضرر کے اور نہین قوت یعنی اوپر حاصل کرنے نفع کی مگر ساتہہ محافظت اور قدرت اللہ کی اور نہین چھٹکارا عذاب اللہ کی سے مگر طرف اوسی کی یعنی ساتہہ رجوع کرنیکی طرف رضا اور رحمت اوسکی کے دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے ستر دروازی یعنی ستر قسمین ضرر کہ ادنا اونکی محتاجگی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہین سند اسکی متصل اس لیے کہ مکحول نے نہین سنا ابوہریرہ سے

ف گنج یعنی ذخیرہ ہی جنت کا کہ نفع اوٹہاویگا اوس سے پڑہنی والا اوس کا اوسدن کہ نہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی سی محتاجگی دل کی ہی جو کہ آتی ہی حدیث مین کاد الفقر ان یکون کفرا پس دل کی محتاجگی دور ہوتی ہی اسکی پڑہنی سے اس لیے کہ جب اسکے پڑہنی والے نے معنی اسکے تصور کیے تو یقین ہوتا ہی اوسکے دل مین کہ ہر امر اللہ ہی کے اختیار مین ہی اور نفع اور ضرر اور دینا اوسکی ہاتہہ ہے پس صبر کرتا ہی بلا پر اور شکر کرتا ہی نعمتون پر اور سونپتا ہی امر اپنا اللہ تعالی پر اور راضی ہوتا ہی قضا وقدر پر پس ہوتا ہی بڑا ولی شیخ امام قطب ابوالحسن شاذلی نے کہا کہ صحبت رکہی مینے اپنی سیاحت مین ساتہہ ایک شخص کے پس وصیت کی مجکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت ممد ومعاون اعمال نیک پر برابر لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی اور نہین کوئی چیز افعال مین بہت ممد ومعاون برابر بہاگنے کے طرف خدا کی اور چنگل مارنیکی ساتہہ فضل اوسکی کے **ومن یعتصم باللہ فقد ہدی الی صراط مستقیم** اور نہین سند اسکی متصل یہہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوت دیتی ہی اسکو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی ابوموسی اشعری سی مرفوع لاحول ولاقوۃ الا باللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کی ہی یہہ صحاح ستہ والون نے اور روایت کی نسائی اور بزار نے ابوہریرہ سے مرفوع لاحول ولاقوۃ الا باللہ مع لا منجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ ع ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحول ولاقوۃ الا باللہ دواء من تسعۃ وتسعین داء ایسرہا الہم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ دوا ہی ننانوین بیماریونکی یعنی بیماریون دنیویہ اور اخرویہ کی ادنی اون مین سے غم ہی یعنی غم دین اور دنیا کا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی کلمۃ من تحت العرش من کنز الجنۃ لاحول ولاقوۃ الا باللہ یقول اللہ تعالی اسلم عبدی واستسلم رواہما البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن مین تجکو ایک کلمہ کہ اوترا ہی عرش کی نیچے سی گنج بہشت سی وہ کلمہ یہہ ہی لاحول ولاقوۃ الا باللہ جب یہہ کہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی تابعدار ہوا بندہ میرا اور بہت فرمان بردار ہوا نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے دعوات کبیر مین

وعن ابن عمر انہ قال سبحان اللہ ہی صلوۃ الخلائق والحمد للہ کلمۃ الشکر ولا الہ الا اللہ کلمۃ الاخلاص واللہ اکبر تملأ ما بین السماء والارض فاذا قال العبد لاحول ولاقوۃ الا باللہ قال اللہ تعالی اسلم واستسلم رواہ رزین اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ کہا سبحان اللہ وہ ہی عبادت مخلوقات کی اور الحمد للہ کلمہ ہی شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہے اخلاص کا یعنی توحید کا کہ سبب ہے خلاصی کا آگ سے اپنی پڑہنی والے کے لیے اور ثواب اللہ اکبر کا بہر دیتا ہی اوسچیز کو کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی اور جب کہتا ہی

Marfat.com

بندہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ساتھہ حضور دل کے فرماتا ہی اللہ تعالی کہ فرمان بردار ہوا اور بہت فرمان بردار ہوا انتقل کی یہہ رزین ف عبادت مخلوقات
کر جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی وان من شیء الا یسبح بحمدہ ع **باب الاستغفار والتوبۃ** باب ہی بیچ بیان استغفار و توبہ کے
ف استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کے کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبھی نہین اسی لیے کہا والتوبۃ یا استغفار زبان سی ہوتی ہی اور توبہ
دل سی اور توبہ کے معنی ہین رجوع کرنا گناہون سی طرف طاعت کے اور غفلت سی طرف ذکر کے اور غیبت سی طرف حضور کے اور بخشش اللہ تعالی کی بندی کے
یہہ ہی کہ ڈھانکے گناہ اوسکے دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسیکو اوسپر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کری اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سی پوچھا
کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ یاد کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنیکے ایسی حلاوت گناہ کی دل سی نکل جاوی کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور سہل تستری سی
پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انتہی اور توبہ اور استغفار کرنے بموجب امر توبوا الی اللہ جمیعا کے ہر بندی پر واجب
ہی اس لیے کہ ہر ایک بحسب حال مرتبہ اپنی کو گناہ یا چوک سی خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سی توبہ کرے اور بخشش چاہی اور آئندہ
کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح اور شام توبہ اور استغفار کو ورد کری تاکہ کفارہ ہوتا رہی تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصدا کیی ہون یا خطاءً یا سہوا اور بسبب
شومی گناہون کی توفیق طاعت سی محروم نہ ہی اور ظلمت اصرار کی گناہ ہو نہ دلکو بالکل نگہیر لے اور کفر و دوزخ کو نہ پہنچاوی اور شرطین توبہ کی چار ہین
ایک تو یہہ کہ محض خوف عذاب الہی سی اور بسبب تعظیم امر اوسکی کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے لوگونکی اور ضعف اور فقر
اور مانند انکی کے دوسری یہہ کہ گناہون گذری ہوون سی شرمندہ ہو تیسری یہہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہون ظاہر و باطن کا کرے چوتھی یہہ کہ عزم بالجزم
کرے کہ آیندہ ہرگز کوئی گناہ نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہہ ہی کہ ابتدای بلوغ اپنی سی وقت توبہ تلک تلاش کری کہ کیا کیا گناہ
ہوئی ہین تا تدارک ہر ایک کا کری پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوئی ہون قضا اونکی کرے اور سنتی نکری انکو ادا کرنی مین
ساتھہ صرف کرنی وقت کی نفل مین اور فرض کفایہ مین کہ نہ متعین یعنے نہ موقوف ہوا اوسپر اور جو منع چیزین کی ہین مانند پینی شراب وغیرہ کی انسی درگاہ
خدا تعالی مین توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور للہ دی تا توبہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوی چنانچہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے
وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیات اور یہہ توبہ اللہ تعالی سی کرنی اون گناہون سی ہی کہ محض گناہ خدا کی ہین اور جو گناہ کہ بسبب
تلف ہونی حقوق بندون کی ہون تو اللہ سی بھی بخشش چاہی اس لیے کہ نافرمانی اوسکی کے اور اون سی بھی تدارک اوسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سی ہو
تو ادا کری یا بخشوا وی اور اگر سوای مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کی تو اوس سے بخشوا وی اگر فتنہ برپا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہین تو بغیر ذکر
کرنے نام کی مطلق گناہ معاف کروا وی اور اگر اس مین بھی خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدا تعالی سے کری اور تضرع اور زاری اور اعمال خیر کرے
اور تصدق کرے تا اللہ تعالی اوس سے راضی ہو اور اپنی فضل سے اوسکی دشمنون کو ساتھہ دینی اجر کی اپنی پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق
مردہ ہو تو وارث اوسکی قائم مقام اوسکی ہین اون سے بخشوا وی اور سلوک کرے اون سی اور مردہ کی لیے بھی کچھہ للہ دی اور توبہ اور استغفار مین
دیر نکرے اور ساتھہ وسوسہ ڈالنی نفس و شیطان کی یہہ نہ کہو کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہنی کا توبہ کیونکر کرون اس لیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہی تو گناہ اگلی
اوسکی بخشے جاتے ہین اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کی گناہ ہو جاوی تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کی اوسکی دل مین نہو کہ پھر
کرونگا اور توبہ کر لونگا بلکہ یہہ خیال کری کہ شاید پہلی گناہ کرنیکے مر جاؤن اور جب توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑی پہن کر دو رکعت پڑہی حضور دل سی اور سجدہ
مین جاوی اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنی نفس کو کرے اور گناہ گذری ہوونکو یاد کر کر عذاب الہی سی ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کری بعدہ
اوٹھا کر کہی یا الہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیری دروازی پر حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ میری بخشدی اور اپنی فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھہ نظر رحمت کے

Marfat.com

میری طرف دیکھ اور میرے سب گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجکو اپنے گناہ سے نگاہ رکھ کہ خیر تیری ہی دست قدرت مین ہی اور تو ہی بخشنے والا ہی بعد درود پڑھے اور مسلمانون کے لیے بھی بخشش چاہے یہہ توبہ عوام کی ہے کہ صاحب اوسکا مستحق بشارت ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین کا ہوتا ہی اور توبہ خواص کی یہہ ہی کہ بری اخلاق سے کہ واجب ہی پاک کرنا دل کا اون سے توبہ کرین اور توبہ محبون کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے ماسوای اللہ سے ہوتی ہی اور جانا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہی اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر و علامات النفاق مین تفصیل سے کیا گیا ہے جو چاہے وہانسے دیکھلے اور صغیرہ گناہ کے انتہا ہین اور پرہیز کرنا بھی اون سے دشوار ہی اور بحسب مذہب مختار کے تقوی مین بھی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اس لیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہی پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کر دیتے لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہونچا دین اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہہ ہی کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہہ ہی لقمہ دفع کرنیوالا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان محافظت کرنیوالا گرمی و سردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جانا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنیکے حد ضرور سے اور ساتھہ وسعت کرنیکے مباح مین پڑتا ہی شبہات و مکروہات مین اور بسبب پڑنیکے مکروہات مین مرتکب حرام چیزون کا ہوتا ہی اور یہان سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہی اور من بعد اسکے گہ کفر و اگ کا ہی نعوذ باللہ منہ ع ح وتفسیر بحر العلوم **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ تعالی سے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن مین زیادہ ستر بار سے نقل کی یہہ بخاری **ف** توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہین تہا واسطے گناہ کے اس لیے کہ حضرت معصوم تہے بلکہ اس لیے تہا کہ حضرت اپنے اعتقاد مین جانتے تہے کہ قصور ہوا مجھسے بندگی مین کہ لائق حضرت ذی الجلال والاکرام کی نہین ہوئی اور منظور رغبت دلانی تہی امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات تہے جب اونہون نے توبہ و استغفار کی ہر دن زیادہ ستر بار سے تو گنہگاروں کو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علی رض نے کہ تہین زمین مین دو امانین عذاب خدا سے پس ایک تو اوٹہہ گئی اور دوسری موجود ہی پس چنگل مارو ساتھہ اوسکے وہ امان جو اوٹہہ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تہے اور وہ جو باقی ہے استغفار ہے فرمایا اللہ تعالی

ف وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وکان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ع **وعن** الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شان یہہ ہی کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میرے پر اور تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے ہر دن کی سو بار نقل کی یہہ مسلم **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہے کہ دل مبارک بہ وقت جناب باری مین حاضر رہے غافل نہو اور دہر سے پس بسبب مشغول ہونیکے چیزون مباح کے مین مثل کہانیکے اور بیویون سے خلطہ کرنیکے اور سوای انکے کے جو فی الجملہ اور دہر سے غفلت ہوتی تہی اسکو بہ نسبت اپنے پردی اور گناہ جانکر استغفار کرتے تہے اور اسکے اور بھی کتنے معنی لکہے ہین علمانے بخوف درازگی کے یہان نہین ذکر کیے اور مختار وہ ہی کہ جو بعضے اچھے لوگون نے لکہا ہی کہ مختار یہہ ہی کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہی علم اسکا اللہ اور رسول کو ہی ایمان اسپر لاوے اور درپے سمجھنے معنون اسکی کے نہووے ع فخر **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای لوگو توبہ کرو طرف اللہ کی پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن کی سو بار یعنی پس تمہین

Marfat.com

بطریق اولی چاہیے کہ توبہ کرو ایک ساعت مین ہزار بار نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا
یَرْوِیْ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا یَا عِبَادِیْ
کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَا عِبَادِیْ
کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ
اَغْفِرْ لَکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ
وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ
کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا
فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَہٗ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ
الْبَحْرَ یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا ھِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْھَا عَلَیْکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاھَا فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِکَ
فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اون حدیثون کے کہ روایت کرتے
اللہ برکت والے اور بلند سے یعنی حدیث قدسی ہے یہہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے ای میری بندو تحقیق مینے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سے پس وہ
میری حق مین ایسا ہے جیسا لوگون کے حق مین حرام اور کیا مینے اوسکو درمیان تمھاری حرام پس نہ ظلم کرو آپس مین اے بندو میرے سب تم
گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو مجسے ہدایت کرونگا مین تمکو ای بندو میرے سب تم بھوکے ہو یعنے محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو
کھلاؤن مین یعنی اور فراخ کرون اوسپر رزق اور بے پرواکرون اوسکو پس مانگو کھانا مجسے کھلاؤن گا مین تمکو ای بندو میرے سب تم ہو ننگے یعنی محتاج
ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنے کو دیا مینے پس مانگو مجسے لباس پہناؤن گا مین تمکو ای بندو میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمھاری خطا کرتے ہو رات
اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجسے بخشونگا مین تمکو ای بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہونچوگے میرے ضرر کو تاکہ ضرر پہونچاسکو
مجکو اور ہرگز نہ پہونچوگے نفع میرے کو تاکہ نفع پہونچاسکو مجکو یعنی گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین کچھہ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے کچھہ فائدہ
نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمھارے ہی لیے ہے چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو ای بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے
اور جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے نہ زیادہ کرے یہہ میرے ملک مین کچھہ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو یعنی
جیسے حضرت مین ویسے ہو جاؤ تو ہمارے ملک مین کچھہ زیادتی نہین ہوتی ای بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے
اور جن تمھارے سب یعنی ملکر ہون اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کی ہو جاوے تو نہ کم کرے میری ملک مین سے کسی چیز کو ای بندو میرے اگر اگلے تمھارے
اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنے اوسکے کے یعنی
ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوے وہ دینا اوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہی مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریا
شور مین ای بندو میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمھارے یاد کرتا ہون اور لکھتا ہون تمپر پھر پورا دونگا مین تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی
یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سوای بھلائی کے یعنی برائی پس نہ ملامت
کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اس لیے کہ صادر ہوئی اوسکے نفس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ سے
مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہہ ہے کہ اگر چھوڑے جاوین لوگ اوس حالت پر کہ اونکی طبیعت مین ہے گمراہ ہون لیکن مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون

اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَۃٍ ثُمَّ وَشَّنَ عَلَیْہِمْ مِنْ نُوْرِہٖ اور یہہ منافی نہین ہے ساتھہ اس حدیث کے کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ اسلیے کہ مراد فطرت سے توحید ہے اور مراد ضلالت سے نہ جانتا ہے تفصیل احکام ایمان کی کو اور حدود اسلام کی کو اور بخشتا ہون گناہ سب یعنی ساتھہ توبہ و استغفار کی یا مراد یہہ ہے کہ سوای شرک کی بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون اور مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی کما طبی نے کہ گھٹانا سوئی کا محسوس اور قابل اعتماد کی نہین عقل کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہے اس لیے اوسکے ساتھہ مشابہت دی والا اللہ کے خزانہ مین کمی کا کیا بانٹیے اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ قبیلہ بالفرض والتقدیر کی سے ہے یعنی اگر فرض کرین نقصان اللہ کے خزانہ مین تو اسقدر ہو ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاھِبًا فَسَاَلَہٗ فَقَالَ اَلَہٗ تَوْبَۃٌ قَالَ لَا فَقَتَلَہٗ فَجَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِہٖ نَحْوَھَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَھُمَا فَوُجِدَ اِلٰی ھٰذِہٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ بنی اسرائیل کے ایک شخص کہ مارے ایک کم سو آدمی پھر نکلا یعنی اون مین سے پوچھتا تھا یعنی لوگون سے حال قبول ہونے توبہ اپنے کا پھر آیا ایک عابد زاہد پاس اور پوچھا اوس سے پس کہا کیا ہے واسطے اسکے یعنی اس فعل کے یا واسطے اس کام کرنیوالے کے یعنی میری لیے توبہ یعنی قبول ہوگی یا نہین کہا اوس نے کہ نہین پس مار ڈالا اوس شخص نے اوس عابد زاہد کو بھی اور شروع کیا پوچھنا پس کہا اوسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی کو ایسی ہین یعنی نام اوسکا لیا اور وصف اوسکا بیان کیا کہ وہ خوب بستی ہے کہ اوس مین ایک عالم رہتا ہے فتوی دیگا تجکو قبول ہونے توبہ تیری پس آئی اوسکو موت یعنی جبا اوس بستی کی طرف روانہ ہوا اور قریب آدھی راہ کی پہونچا تو معلوم ہوئی اوسکو علامت مرنیکی پس جھکایا اوس نے سینہ اپنا طرف اوس بستی کی پس جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اوسکی کے فرشتے رحمت کے اور فرشتے عذاب کی پس حکم کیا اللہ تعالی نے اوس بستی کو کہ چلا تھا طرف اوسکے توبہ کے لیے یہہ کہ نزدیک ہو جا تو یعنی طرف میت کے اور حکم کیا طرف اوس بستی کے کہ راہب کو اوس مین مار کر چلا تھا یہہ کہ دور ہو جا میت سے پھر فرمایا اللہ تعالی نے یعنی اون فرشتون کو کہ ناپو تم درمیان دونو بستیون کی یعنی جس بستی سے نزدیک ہوگا اوسی کے فرشتون کے حوالے ہوگا پس پایا گیا طرف اوس بستی کی کہ چلا تھا اوسکی طرف نزدیک تر ایک بالشت پس بخشش کی گئی واسطے اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اوسکی کے حضرت عزرائیل سے اور کہا ابن ملک نے یعنی کہا ملائکہ رحمت کی نے کہ ہم لیجاوین اوسکو طرف رحمت کی اس لیے کہ یہہ تائب تھا بسبب متوجہ ہونیکی طرف اس بستی کے توبہ کی لیے اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوینگے اسکو طرف عذاب کی اس لیے کہ مارا اسنے سو آدمیونکو اور نہین توبہ کی ابتلک اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر فراخ ہونے رحمت اللہ تعالی کی طالب توبہ کی لیے اور کہا طیبی نے جب راضی ہوتا ہے اللہ تعالی اپنے بندے سے راضی کر دیتا ہے اوس سے دشمنون اوسکو کو اور حدیث مین رغبت دلائی توبہ پر اور منع کیا لوگون کو ناامید ہونے سے ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہے اگر نہ گناہ کرو تم البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور البتہ لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کرین پھر بخشش مانگین اللہ سے پس بخشے اللہ اونکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مقصود بیان کرنا مغفرت اور وسعت رحمت اللہ تعالی کا ہے کہ وہ ایسا بخشنے والا ہے واسطے ظاہر کرنے معنی اسم غفور کے تا لوگ توبہ کرنے مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہے اس لیے کہ اوس سے منع کیا ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لیے بھیجا ہے ۱۲ فخر الدین رح **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیئ النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس
من مغربہا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پھیلاتا ہی ہاتھہ اپنا رات کو تاکہ
توبہ کرے گناہ کرنیوالا دن کا اور پھیلاتا ہی ہاتھہ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنیوالا رات کا یہانتک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سی نقل کی یہہ مسلم نے
ف پھیلانا ہاتھہ کا کنایہ ہی طلب کرنے سے اس لیے کہ عادت ہی لوگون کی کہ جب کسی سی کچھہ مانگتے ہین تو ہاتھہ پھیلاتے ہین اوسکے آگے پس معنی یہہ ہین
کہ بلاتا ہی گنہگارون کو توبہ کیطرف اور بعضون نے کہا کہ یہہ کنایہ ہی وسعت مغفرت و رحمت سی اور یہانتک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب
مغرب کی طرف سی تو دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا پھر کسیکی توبہ نہین قبول ہونیکی ع وعن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہی یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہی قبول کرتا ہی اللہ تعالیٰ توبہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربہا تاب اللہ علیہ رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کریگا پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سی قبول کریگا اللہ تعالیٰ توبہ
اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ یہہ حد ہی قبول ہونے توبہ کی کہ پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سی توبہ قبول ہوتی ہی بعد ازان
نہوگی اور ایک حد اسکی اور ہی کہ پہلی حالت غرغرہ کی توبہ کریگا حالت غرغرہ کی توبہ بھی نہین قبول ہوتی ع وعن انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کانت راحلتہ بارض فلاۃ
فانفلتت منہ وعلیہا طعامہ وشرابہ فایس منہا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلہا قد ایس من راحلتہ فبینما ہو کذلک
اذ ہو بہا قائمۃ عندہ فاخذ بخطامہا ثم قال من شدۃ الفرح اللہم انت عبدی وانا ربک اخطاء من شدۃ الفرح
رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہی ساتھہ توبہ کرنے بندے اپنے کر
جسوقت کہ توبہ کرتا ہی طرف اوسکے بہ نسبت ایک تمھاری کی کہ ہو سواری اوسکی بیچ زمین جنگل کی پھر جاتی رہی سواری اوس سے اور اوسپر تھا کھانا
اور پینا اوسکا پس ناامید ہوا اوس سے یعنی بعد تلاش کرنیکے پھر آیا ایک درخت کی پاس پس لیٹ رہا اوسکے سایہ مین ناامید ہوکر اپنی سواری سے
پس اوس وقت کہ وہ تھا اسیطرح سے دیکھا کہ ناگہان سواری کھڑی ہی نزدیک اوسکے پس پکڑی مہار اوسکی پھر کہا ماری نہایت خوشی کے یا الٰہی
تو ہی بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا چوک گیا ماری زیادتی خوشی کی نقل کی یہہ مسلم نے ف کہا یون تھا کہ تو رب میرا ہی اور مین بندہ تیرا بسبب نہایت
خوشی کے مدہوش ہوکر کہنے لگا بجای اوسکے کہ تو ہی بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہی کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے
نہایت راضی ہوتا ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اسکو مشابہت دی اوس شخص کے خوشی کے ساتھہ کہ گم ہوئی سواری اپنی جنگل مین پائی ح وعن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عبدا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت فاغفرہ فقال ربہ
اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا فقال رب
اذنبت ذنبا فاغفرہ فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ
ثم اذنب ذنبا قال رب اذنبت ذنبا اخر فاغفرہ لی فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی
فلیفعل ما شاء متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک بندے نے یعنی اس امت

Marfat.com

مین سے یا اگلی امتون مین سے کیا گناہ پھر کہا ای پروردگار میری گناہ کیا مین نے پس بخش اوس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوسکے نے یعنی فرشتون سے کیا جانا بندی میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے پروردگار ہی بخشتا گناہونکو یعنی جب چاہتا ہی جسکے لیے چاہتا ہے اور پکڑتا ہی ساتھہ گناہون کے یعنی جب چاہتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بخشنا مینے بندی اپنے کو پھر ٹھہرا یعنی گناہ کرنے سے ایک مدت تک چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار میری کیا مینے گناہ پس بخش اوسکو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا جانا بندی میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھہ اوسکے بخشنا مینے بندی اپنے کو پھر ٹھہرا بندہ اوس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ کہا ای پروردگار میری کیا مینے گناہ اور پس بخش اوسکو واسطے میرے پس فرمایا کیا جانا بندی میری نے کہ تحقیق واسطے اوسکے پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھہ اوسکے بخشنا مینے بندی اپنے کو پس چاہیے کہ کرے جو چاہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کرے جو چاہی یعنی جبتک استغفار کرتا رہی حاصل یہہ کہ جبتک کہ گناہ کرتا رہی گا اور استغفار کرتا رہی گا بخشوںگا گناہ اوسکے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہون مین نہ امر ساتھہ گناہ کے ع ح **وعن** جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ اَوْ کَمَا قَالَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جندب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کہا قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ فلانے کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون شخص ہی کہ قسم کہاتا ہی مجپر یہہ نہ بخشونگا فلانیکو پس تحقیق مینے بخشا فلانے کو اور ناپید کیا عمل تیرا یا ماننا اوسکے کہا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کوئی شخص گناہ بہت کرتا تھا اوسکو کسی نے کہا کہ فلانے کو اللہ نہین بخشیگا کبھی یہہ بات از راہ تکبر کے کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا جیسیکہ صادر ہوتی ہی بعضے جاہل صوفیون سے اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل اور ہوئی کی مینے قسم تیری حاصل یہہ کہ اوس قسم کہانیوالے نے جو یقین کیا تھا اوسکے نہ بخشے جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہین ہے کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکے حق مین نص وارد ہوئی ہی مضائقہ نہین اونکو کہنا ع **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یُمْسِیَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُصْبِحَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل استغفار یہہ ہی کہ کہی تو یا الٰہی تو ہی ہی پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیرے عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنی یقین کرنیوالا ہون ساتھہ وعدے تیری کے کہ حشر کے ہونیکا اور سوای اسکی کا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی اوس چیز کے سے کہ کی مینے اقرار کرتا ہون مین واسطے تیری ساتھہ نعمتون تیری کے کہ مجپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھہ گناہون اپنی کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو مگر تو فرمایا حضرت نے جو شخص کہ پڑہی ان لفظونکو دن مین یقین کر کر معنون انکی پر پھر مرے اوسدن پہلے شام ہونیکے پس وہ بہشتیون مین سے ہی اور جو کوئی پڑہی یہہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنیوالا ہو ساتھہ معنون ان الفاظ کی پھر مرے پہلے صبح کے پس وہ بہشتیون سے ہی نقل کی یہہ بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ

Marfat.com

بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك ولا أبالي ابن آدم انك لو لقيتني بقراب الأرض خطايا ثم لقيتني لا تشرك
بي شيئا لأتيتك بقرابها مغفرة رواه الترمذي وروى أحمد والدارمي عن أبي ذر وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب
روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ای بیٹی آدم کی تحقیق تو جبتک کہ مانگی گا مجسی یعنی بخشش گناہونکی اور امید رکھی گا
مجسے بخشوانکا مین مجکو کسی عمل بد پر ہو تو اور نہین پروا رکتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میری نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو ای بیٹی آدم کی اگر پہونچین گناہ
تیری بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگی مجسی بخشونگین تجکو اور نہین پروا رکتا مین ای بیٹی آدم کی تحقیق تو اگر ملی مجسے ساتھہ بھری زمین کے خطاؤن سی پھر ملی مجسے اس حالمین کہ
نہ شریک کرتا ہو ساتھہ میری کسیکو البتہ آؤن مین تیری پاس ساتھہ بھری ہوئی زمین کے از روی بخشش کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی احمد اور دارمی نی ابی ذر سی اور کہا ترمذی
نی یہہ حدیث حسن غریب ہی وعن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله تعالى من علم أني ذو قدرة على
مغفرة الذنوب غفرت له ولا أبالي ما لم يشرك بي شيئا رواه في شرح السنة اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ کہا فرمایا اللہ تعالیٰ نی جس شخص نی جانا کہ مین صاحب قدرت ہون اوپر بخشنی گناہون کی بخشتا ہون واسطی اوسکی اور نہین پروا کرتا مین جبتک کہ نہ شریک کرتی
ساتھہ میری کسیکو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جاننا بندیکا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہون پر سبب ہی مغفرت کا
اسلیی کہ جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی گناہون کی بخشنی پر امید رکھتا ہی اوس سی اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم سی وہ محروم نہین کرتا اوسکو پس یہہ حدیث
مانند اس حدیث کی ہی انا عند ظن عبدي بي منقول ہی کہ حماد بن سلمہ نی عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نی حماد سی کہ آیا گمان کرتا ہی تو
کہ بخشی گا اللہ مجہ جیسیکو کہا حماد نی اگر اختیار دیا جاؤن مین درمیان حساب لینی اللہ کی مجسی اور درمیان حساب لینی باپ اپنی کی تو اللہ ہی کو مین اختیار
کرون اس لیی کہ اللہ زیادہ باپ سی رحم کرتا ہی مجہپر حاصل یہہ کہ تم امیدوار مغفرت کی رہو وہ ارحم الراحمین ہی ع ح وعنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من لزم الاستغفار جعل الله له من ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا يحتسب رواه أحمد
وأبو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی لازم کری استغفار کو گردانتا ہی اللہ تعالیٰ
واسطی اوسکی ہر تنگی سی راہ نکلنی کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب اوس جگہہ سی کہ نہین گمان کرتا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ
نی لازم کرے یعنی وقت صادر ہونی گناہ کی اور ظاہر ہونی بلا کی پڑہا کرے یا معنی یہہ ہین کہ مداومت کرے اوسپر اسلیی کہ ہر دم مین محتاج ہی اوسکا
اس لیی فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طوبی لمن وجد في صحيفته استغفارا كثيرا اور یہہ فضیلت مذکورہ اس لیی ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار
کو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہی اور بخشی جاتے ہین گناہ اوسکے پس ہی حکم متقی اور متوکل کی ہوتا ہی اور اونکی شان مین یہہ آیت وارد ہوئی ہی
ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب ومن يتوكل على الله فهو حسبه پس یہہ حدیث اس آیت سی نکالی گئی ہی اور فضیلت استغفار کی
اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سی بھی ثابت ہوتا ہی فقلت استغفروا ربكم إنه كان غفارا يرسل السماء عليكم مدرارا ويمددكم بأموال وبنين ويجعل
لكم جنات ويجعل لكم أنهارا منقول ہی حسن بصری رح سی کہ ایک شخص نی شکوہ کیا اون سی قحط سالی کا پس کہا استغفار اللہ سی پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نی
محتاجگی کا پھر ایک اور نی کمی اولاد کا پھر ایک اور نی کمی پیدائش کا زمین اپنی مین پس سبھونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اون سی کہ شکوہ کیا لوگون نی
تم سی کئی چیزونکا اور حکم کیا تمنی اون سبھونکو استغفار کرنیکا پس پڑہی اونھون نی آیت فقلت استغفروا الخ یعنی جتنی جواب دی ہین سب اس آیت سی ثابت
ہین ع وعن أبي بكر الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أصر من استغفر وإن عاد في اليوم سبعين
مرة رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہی ابی بکر صدیق رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دوام کیا گناہ پر اوس شخص نی

Marfat.com

کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد **ف** اصرار دوام یعنی گناہ پر بُرا ہی کہ اصرار صغیرہ پر کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہونچاتا ہی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سی کہ معصیت ہی ہی جو استغفار نکرے اور نادم نہووے + نحر + **وعن** انسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی آدم ہی خطاکار ہی یعنی سوائے انبیا علیہم السلام کے اس لیے کہ وہ معصوم ہین خطا سی اور بہترین خطاکرنیوالون کے توبہ کرنیوالے ہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی **ف** **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمن اذا اذنب کانت نکتۃ سوداء فی قلبہ فان تاب واستغفر صقل قلبہ وان زاد زادت حتی تعلو قلبہ فذلکم الران الذی ذکر اللہ تعالی کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ اوسکے دل مین پہر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہانتک کہ چھا جاتا ہی اوسکے دل پر پس یہہ ہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت مین ہرگز نہین یون بلکہ زنگ باندہا ہی اونکے دلون پر اوس چیز نے کہ تہے کرتے یعنی گناہ پہانتک کہ نہین باقی رہی دلون مین خیر ہرگز نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** چھا جاتا ہی یعنی ڈہانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندہا ہوتا ہی بینائی دلکی سی پس نہین دیکہتا کوئی چیز علمون نفع دینیوالی سی اور حکمتون فائدہ مند سی اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہی نہ اورون پر اور ثابت ہوتی ہین اوسکے دل مین آثار ظلم اور فتنہ کی اور جرات کرتا ہی گناہ پر ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقبل توبۃ العبد ما لم یغرغر رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ بندے کی جبتک کہ نہین خرہ لگتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جبتک کہ خرّہ نہین لگتا ہی یعنی جبتک کہ یقین نہین ہوتا موت کا جبتک توبہ مقبول ہی اور جب یقین ہو موت کا توبہ نہین مقبول اور ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ وقت مرنیکے نہین درست خواہ توبہ کفر سے کرے خواہ گناہ سی اور ظاہر آیت لیست التوبۃ الخ سی بہی یہی معلوم ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ توبہ گناہون سی صحیح ہی نہ کفر سی پس انکے نزدیک ایمان یاس کا غیر مقبول ہی اور توبہ یاس کی مقبول ہی اور کہا طیبی نے کہ یہہ حکم گناہون سی توبہ کرنیکا ہی اور اگر کسی سے حق اوسکا بخشوا وے ایسی حالت مین توبہ صحیح ہی + ح **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطن قال وعزتک یا رب لا ابرح اغوی عبادک ما دامت ارواحھم فی اجسادھم فقال الرب عز وجل وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی لا ازال اغفر لھم ما استغفرونی رواہ احمد اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سی قسم تیری عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہون گا تیرے بندون کو جبتک کہ ارواح اونکے بدنون اونکی مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہون گا مین اونکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجسے نقل کی یہہ احمد نے **وعن** صفوان بن عسال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی جعل بالمغرب بابا عرضہ مسیرۃ سبعین عاما للتوبۃ لا یغلق ما لم تطلع الشمس من قبلہ وذلک قول اللہ تعالی یوم یاتی بعض ایت ربک لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن امنت من قبل رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی صفوان بن عسال سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے

جانب مغرب کہ ایک دروازہ توبہ کہ لیے کہ عرض اوسکا مسافت ستر برس کی ہی نہین بند کیا جاتا جبتک کہ نکلے آفتاب جانب مغرب سی اور یہہ یعنی طلوع ہونا آفتاب
کا مغرب کی طرف سی مانع ہی قبول توبہ کا معنی ہین اللہ تعالی کی اس قول کی اوسدن کہ آوینگی بعضی نشانیان پروردگار تیری کی نہین نفع دیگا کسی جانکو ایمان اوسکا
ایسی حالت کہ نہ تھی ایمان لایا پہلی سی یعنی پہلی آنی بعضی نشانیونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ **ف** توبہ کی لیے یعنی کہلا ہوا ہی توبہ کرنیوالونکی لیی یا علامت ہی
واسطی صحت توبہ اور قبول توبہ کی حاصل یہہ کہ لوگونکی لیے دروازہ توبہ کا کہلا ہوا ہی جبتک کہ آفتاب مغرب کی طرف سی نہین نکلتا جب اودہر سی نکلیگا تو
دروازہ توبہ کا بند ہوجائیگا پس نہین قبول ہوویگا ایمان اور نہ توبہ گناہون سی اور اوسدن کہ آوینگی الخ یعنی ظاہر کریگا بعضی نشانیان رب تیرا جبکہ قریب
ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغرب سی اور باقی آیت یہہ ہی اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا یعنی یا نہ تھی جان کہ کی حالت ایمان اپنی کے
مین بھلائی یعنی تو بہ نفع دیگی اوسکو توبہ حاصل آیت کا یہہ ہی کہ جسدن آفتاب مغرب کی جانب سی نکلیگا تو جو کوئی پہلی اوسکی ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان پر
ہوگا لیکن گناہون سی توبہ نکی ہوگی تو اوسکو ایمان یا توبہ اوسدن سی نہ نفع دیگی ۴ع **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین موقوف ہوگی ہجرت یعنی گناہون سی طرف توبہ کی یہانتک کہ موقوف ہو توبہ اور نہین موقوف ہوگی توبہ یہانتک کہ نکلے
آفتاب مغرب کی طرف سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور دارمی نی **ف** یعنی جبتک توبہ موقوف نہین ہوتی یعنی قبول ہوتی ہی تب تلک گناہون سی
آدمی پاک ہوسکتا ہی اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہون سی نہین پاک ہوسکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سی نکلیگا حاصل یہہ کہ جبتک
آفتاب مغرب سی نہین نکلتا توبہ کرکر پاک ہوسکتا ہی اور جب اودہر سی نکلیگا تو توبہ سی نہین پاک ہونی کا ۴ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَاءِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ
اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ حَتّٰى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اِسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا
فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا اَوْ لَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ
اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَكُنْتَ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دو شخص تھی بنی اسرائیل مین آپس مین دوست ایک اون مین سی بہت محنت کرتا تھا
تھا بندگی کرنی مین اور دوسرا کہتا تھا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تھا اپنی گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنیوالی نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اوس
چیز سی کہ تو اوس مین ہی یعنی گناہ سی پس کہتا گناہ گار کہ چھوڑ مجکو ساتھہ پروردگار میری کی یعنی اس لیی کہ وہ غفور الرحیم ہی یہانتک کہ پایا اوس عابد نے
اوسکو ایک دن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نی چھوڑ دی مجکو ساتھہ پروردگار میری کی کیا بھیجا گیا ہی تو مجہپر داروغہ پس کہا
عبادت کرنی والی نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بھیجا اللہ تعالی نی طرف اون دونون کی فرشتہ پس
قبض کی ارواح اون دونون کی پس اکٹھی ہوئی دونون یعنی ارواحین اونکی نزدیک اللہ تعالی کی یعنی برزخ مین یا عرش کی نیچی پس فرمایا
گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میری کی اور فرمایا دوسری کو کہ کیا طاقت رکھتا ہی تو یہہ کہ محروم کرے بندی میری کو رحمت میری سی پس کہا
اوس نے کہ نہین طاقت رکھتا مین ای پروردگار میری فرمایا پروردگار نی فرشتون کو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہین کہ لیجاؤ اوسکو طرف دوزخ کی نقل
کی یہہ احمد **ف** اوس شخص نے جو عجب و اعتماد کیا اپنی عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی نہین بخشیگا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیی۔
کہا ہی کسی بزرگ نی جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننی کا اپنی تئین وہ بہتر ہی اوس طاعت سی کہ لازم کری عجب و تکبر کو ۴ع **وَعَنْ** اَسْمَاءَ

بنت یزید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ
ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ولا ابالی رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب وفی شرح السنۃ یقول بدل یقرأ
اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہہ آیت ای میرے بندو کہ زیادتی کی ہی نفس اپنے پر یعنی بسبب گناہ کرنیکے
ناامید مت ہو رحمت خدا کی ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی بخشتا ہی گناہ سب اور نہین پرواہ کرتا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی
اور شرح السنۃ مین لفظ یقول کا ہی بدلے یقرأ کے ف بخشتا ہی گناہ یعنی کافرون کے ساتھہ توبہ کی اور مومنون کے ساتھہ توبہ اور بغیر توبہ کے بھی اگر چاہتا ہی ع

وعن ابن عباس فی قول اللہ الا اللمم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللھم تغفر جما وای عبد لک
لا الما رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے الا اللمم کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشی تو یا الٰہی تو بخشدی بڑی گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہی کہ جسنے نہین کیی چھوٹی گناہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ
حدیث حسن صحیح غریب ہی ف ساری آیت یون ہی والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ یعنی جو لوگ
پرہیز کرتے ہین بڑی گناہون سے اور بے حیائیون سے سوای چھوٹی گناہونکے تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنیوالا ہی مغفرت کا پس اس آیت مین جو ہی سوای چھوٹی گناہونکے
اسپر حضرت نے بطور سند کے شعر مذکور پڑہا کہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ مومن خالی نہین ہے چھوٹی گناہون سے اور حاصل یہہ ہی کہ شان و فضل تیرا ایسا ہی کہ
اگر چاہی تو بخشے تو کبیرہ گناہونکو چھوٹون کی تو کیا حقیقت ہی اور کونسا بندہ تیرا ہی کہ چھوٹی گناہ نہین کرتا اور تو نہین بخشتا بلکہ جہاڑ دیتا ہی اونکو
بسبب نیکیون کے اور یہہ شعر امیہ بن ابی صلت کا ہی کہ ایام جاہلیت کے شاعرون مین سے ہی بہت عبادت کرتا تھا اوسوقت مین اور ایمان رکھتا تھا
قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور وہ شعر حکمت امیز کہتا تھا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا شعر سنتے تھے اور خود بھی
کبھی پڑہتے تھے ع وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی یا عبادی کلکم ضال الا
من ھدیتہ فسلونی الھدی اھدکم وکلکم فقراء الا من اغنیتہ فسلونی ارزقکم وکلکم مذنب الا من عافیت
فمن علم منکم انی ذو قدرۃ علی المغفرۃ فاستغفرنی غفرت لہ ولا ابالی ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم
ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم
واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم واجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما نقص ذلک من ملکی
جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فی صعید واحد فسال کل انسان
منکم ما بلغت امنیتہ فاعطیت کل سائل منکم ما نقص ذلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر فغمس
فیہ ابرۃ ثم رفعہا ذلک بانی جواد ماجد افعل ما اریدعطائی کلام وعذابی کلام انما امری لشیء اذا اردتہ
ان اقول لہ کن فیکون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ذر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا
اللہ تعالی نے بندو میری سب تم گم کیے ہوے راہ مگر جسکو ہدایت کی مینے پس مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کرونگا مین تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن
مین مگر جسکو دولتمند کیا مینے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال اور طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہی سب سے گناہ مگر جسکو بچا لیا مینے
یعنی انبیا کو پس جسنے جانا تم مین سے کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنے پر پھر بخشش مانگی مجھسے بخشونگا مین اوسکو یعنی سب گناہ اوسکے اور نہین پرواہ
رکھتا مین اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے یعنی جوان و بوڑہے تمہارے یا عام دوجاہل

Marfat.com

تمہاری یا فرمان بردار و گنہگار تمہاری غرضکہ سب مخلوقات جمع ہوان اوپر بڑی متقی دل بندیکی میری بندون مین سی کہ وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم مین زیادہ کری
یہہ یعنی جمع ہونا میری ملک مین بقدر بازو مچھر کی اور اگر تحقیق اگلی تمہاری اور پچھلی تمہاری اور زندی تمہاری اور مردی تمہاری اور تر تمہاری اور خشک
تمہاری جمع ہون اوپر بدبخت ترین دل بندیکی میرے بندون مین سی کہ وہ ابلیس لعین ہی نہ کم کرے یہہ میری ملک مین سی بقدر بازو مچھر کی اور اگر تحقیق
اگلی تمہاری اور پچھلی تمہاری اور زندی تمہاری اور مردے تمہاری اور تر تمہاری اور خشک تمہاری جمع ہون ایک جگہہ مین پھر مانگی ہر آدمی تم مین سے
اوسقدر کہ پہونچی آرزو اوسکی یعنی جو حاجت دل مین کہتا ہو پھر دون مین ہر مانگنی والی کو تم مین سے یعنی مقاصد اوکی نہ کم کری یہہ یعنی دنیا اور حاجات اخروی
کرنی ملک میری سی کچھہ مگر جیساکہ اگر ایک تم مین کا گذری دریا پر پھر ڈالے اوس مین سوئی پھر اوٹھاوی اوسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو
کہ جتنا پانی سوئی مین لگ جاتا ہی والا اوسکی ملک مین کمی کا کیا بانئی وہ کتنا ہی دی اوسکی ہان ہرگز کمی نہین ہوتی یعنی نہ کم ہونا یا روا کرنا حاجتون کا
بسبب اسکی ہی کہ مین بہت سخی ہون بہت دینی والا کرتا ہون جو چاہتا ہون یعنی یہہ تمام سخاوت و کرم ساتھہ ارادہ اور اختیار میری کی ہی ارادہ
بندیکو دخل نہین دینا میرا حکم کرنا ہی اور عذاب میرا حکم کرتا ہی یعنی ایک حکم مین یہہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین ہی امر میرا واسطے
کسی چیز کے جسوقت کہ چاہتا ہون مین یعنی پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہ کہتا ہون مین اوس چیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور
ابن ماجہ نے **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ ھو اھل التقوی واھل المغفرۃ قال قال ربکم
انا اھل ان اتقی فمن اتقانی فانا اھل ان اغفر لہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی
اور روایت ہی انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ اونہون نی پڑہی یہہ آیت کہ وہی صاحب ہے تقوی کا اور بخشش کا فرمایا حضرت نے
بیچ تفسیر آیت مذکورہ کی کہ فرمایا رب تمہارا نی کہ مین لائق اسکی ہون کہ لوگ پرہیز کرین شریک کرنی سے ساتھہ میری پس جو کوئی پرہیز کرتا ہی شریک کرنے
سے ساتھہ میرے پس مین ہون لائق اسکی کہ بخشون مین اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی **نی** مضمون اس آیت کا مانند
مضمون اس آیت کی ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک کیا جاوی ساتھہ
اوسکی اور بخشتا ہی سوای اسکی واسطے جسکے کہ چاہتا ہی ع **وعن** ابن عمر قال ان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
المجلس یقول رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور مائۃ مرۃ رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق تہی ہم البتہ گنتی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین کہ کہتی سو بار ای پروردگار میری بخش واسطے
میری اور قبول کر توبہ میری تحقیق تو ہی ہی توبہ قبول کرنیوالا بخشنیوالا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ **نی** **وعن** بلال
بن یسار بن زید مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی ابی عن جدی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان قد فر من الزحف رواہ
الترمذی وابو داؤد لکنہ عند ابی داؤد ھلال بن یسار وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی بلال بن
یسار بن زید کی سے کہ زید مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا کہا حدیث کی مجھسے باپ میرے نی نقل کی دادا میری سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تہے جو شخص کہی طلب بخشش کی کرتا ہون مین اللہ سی وہ اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر گیری کرنیوالا اور توبہ کرتا ہون
مین طرف اوسکی بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکی اگرچہ بہاگا ہو لڑائی کفار کی سی کہ کبیرہ گناہ ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی لیکن نزدیک ابی داؤد
کی ہلال بن یسار ہی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ الحی القیوم کو زبر بہی ہی اور پیش بہی لیکن زبر مشہور تر اکثر روایتون مین ہی

اور جب استغفار پڑھی تو صدق دل سی پڑھی چنانچہ آیا ہی کہ استغفار کرنیوالا گناہ سی اوس حال مین کہ مقیم ہو اوس گناہ پر مانند ٹھہنا کرنیوالی کی ہی ساتھہ رب اپنی کی عیاذا باللہ منہ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ فَیَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہی درجہ واسطی بندی نیکبخت کی بہشت مین پس کہتا ہی بندہ ای پروردگار میری کہان سی حاصل ہوا مجکو یہہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ حاصل ہوا یہہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیری کی واسطی تیری نقل کی یہہ احمد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیُدْخِلُ عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِیَّةَ الْاَحْیَاءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا ہی مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنی والے فریاد کرنیوالی کی کہ کوئی ہاتھہ اوسکا پکڑے منتظر ہوتا ہی دعا کا کہ پہونچی اوسکو باپ کی طرف سی یا مان کی طرف سی یا بھائی کی طرف سی یا دوست کی طرف سی پس جبوقت کہ پہونچتی ہی دعا اوسکو ہوتا ہی پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکی دنیا سی اور دنیا کی چیزون سی اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ پہونچاتا ہی قبر والونکو بسبب دعا زمین والون کی مانند پہاڑون کی یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندونکا طرف مردونکی استغفار کرنا ہی اونکی لیے نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِیْرًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ فِیْ عَمَلِ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ

اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہی واسطی اوس شخص کے کہ پائی اپنی اعمال نامہ مین استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی نسائی نی بیچ کتاب عمل یوم ولیلۃ کی **ف** روایت کی بزار نی انس سی بطریق مرفوع کی کہ نہین دونون فرشتی اعمال لکھنی والی اوٹھاتی ہین اعمال نامہ بندیکا ہر دن پہر دیکھتا ہی اللہ تعالیٰ اوّل اعمال نامہ مین اور اخیر مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی تبارک و تعالیٰ بخشی مینی واسطی بندی اپنی کی وہ گناہ کہ درمیان دونون طرفون اعمال نامہ کی ہین حاصل یہہ کہ صبح و شام کی استغفار سی یہہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوْا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ

اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہتے یا الٰہی کر مجکو اون لوگون مین سی کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نے دعوات کبیر مین + **وَعَنِ** الْحَارِثِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثَیْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَرٰی ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ یَخَافُ اَنْ یَقَعَ عَلَیْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ یَرٰی ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰی اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا اَیْ بِیَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِیْ اَرْضٍ دَوِّیَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَیْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَیْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰی اِذَا اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَكَانِیْ الَّذِیْ كُنْتُ فِیْهِ فَاَنَامُ حَتّٰی اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰی سَاعِدِهٖ لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَیْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ

وکرادہ رواہ مسلم الا فی عال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ فحسب ورواہ البخاری الموقوف علی ابن مسعود ایضا اور روایت ہی حارث بن سوید سی کہ کہا حدیث کہین مجکو عبداللہ بن مسعود نی دو حدیثین ایک اون مین سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور دوسری نقل کی اپنی طرف سی کہ وہ یہہ ہی کہا کہ تحقیق مومن دیکھتا ہی اپنی گناہونکو گویا کہ بیٹھا ہوا ہی نیچے پہاڑ کی ڈرتا ہی اس سی کہ گر پڑی پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہی اپنی گناہونکو مانند مکھی کی کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھہ اوس مکھی کی اس طرح سی یعنی اپنی ہاتھہ سی پس اوڑایا اوسکو اپنی ناک سی یعنی مومن گناہ سی بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا نہ جاؤن اور فاجر کو اپنی گناہ کرنیکی پروا نہین ہوتی پہر کہا عبداللہ نی یعنی حدیث جو حضرت سی سنی تہی وہ بیان کی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنی اپنی بندی مومن کی بہ نسبت اوس شخص کی کہ اوترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت اور گھانس سی جگہہ ہی ہلاکت کی ساتھہ اوسکی تہی سواری اوسکی اوسپر تہا کہانا اوسکا اور پینا اوسکا پس کہا سر اپنا یعنی استراحت کی لیے زمین پر اور سورہا کچھہ سونا پہر جاگا اوس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی سواری اوسکی پہر تلاش کیا اوسکو یہانتک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نی یعنی رنج و بلا سوای گرمی و پیاس کی کہا پہر جاؤن مین طرف مکان اپنی کی کہ تہا مین اوس مین پس سورہون یہانتک کہ مرجاؤن پس کہا اپنا سر اپنی بازو پر تاکہ مررہی پہر جاگا پس ناگہان سواری اوسکی اوسکی پاس حاضر ہی اوسپر ہی توشہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنی بندی مومن کی اس شخص سی ساتھہ سواری اپنی کی اور توشہ اپنی کی یعنی جیسی یہہ شخص اپنی سواری اور توشہ کی ملنی سی خوش ہوتا ہی اس سی زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندی کی توبہ کرنی سی نقل کی مسلم نی ان دونو حدیثون سی اوسکو کہ مرفوع ہی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فقط یعنی جس مین قصہ سواری کی بہاگنی اور پانی کا ہی اور حدیث جو موقوف ہی ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کی دیکھتا ہی وہ نہین ذکر کی اور نقل کی بخاری نی حدیث موقوف بہی **ف** حاصل یہہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہی اور حدیث موقوف افراد بخاری سی ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اس آیت کی ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی رح نی کہ منقول ہی بڑی عالم باعمل اوستاد ابی اسحاق اسفرائی رحمہ اللہ سی کہ اونہون نی کہا دعا کی مینی اللہ سبحانہ تعالی سی تیس برس تک یہہ کہ نصیب کرے مجکو توبہ نصوح پس قبول کی گئی دعا میری پہر تعجب کیا مینی اپنی دل مین اور کہا مینی سبحان اللہ ایک حاجت کی لیے دعا کی مینی تیس برس تک اور نہ روا ہوئی بتنک پس دیکہا مینی خواب مین کہ کوئی کہتا ہی مجکو آیا تعجب کیا تو نی اوس سی یہہ بہی جانتا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو مانگتا ہی تو اللہ تعالی سی یہہ کہ دوست رکہی تجکو کیا نہین سنا تو نی اللہ تعالی سی کہ فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ پس یہہ حاجت کیا آسان ہی ع **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اوس بندی مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہی گناہون مین اور بہت توبہ کرتا ہی **ف** یہہ دوست رکہنا بسبب توبہ کی ہی نہ بسبب گناہ کی ح **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِہٰذِہِ الْاٰیَۃِ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا الْاٰیَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَکَ فَسَکَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین دوست رکہتا مین کہ تحقیق میری لیی دنیا ہو بدلی اس آیت کی اے میری بندو میرے کہ زیادتی کی اپنی جانون پر یعنی ساتھہ گناہ کرنیکی نہ ناامید ہو آخر آیت تک پہر کہا ایک شخص نی پس جسنی شرک کیا یعنی وہ بہی داخل ہی اس آیت کی حکم مین یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہورہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی واسطی

انتظار امر الٰہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے ادای جواب مین پھر فرمایا یعنی بموجب وحی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ خبردار ہو اور جس شخص نے کہ شرک کیا یعنی شرک کیا اور توبہ کی اپنی زندگی مین توبہ اوسکی قبول ہوتی پس وہ بھی داخل ہی اس آیت کے حکم مین تین بار فرمایا یہہ کلمہ **ف** نہین دوست رکھتا مین انکے یعنی نہین دوست رکھتا مین کہ اس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزین ہاتھہ لگین اور اونکو للہ دون اور لذت اوٹھاؤن اوسکی لذت کی چیزون سے

اس لیے کہ خوشخبری ہی اس مین مغفرت گناہون کی اور بعد لفظ لاتقنطوا کی باقی آیت یہہ ہی مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ یہی مضمون حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان شعرون مین باندہا ہی **شعر** ایا صاحبی الذنب لا تقنطوا + فان الالٰہ رؤف رؤف + ولا ترحلن بلا عدۃ + فان الطریق مخوف مخوف + اور یہی مضمون ان شعرون فارسی کے مین ہی **شعر** غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را + در سنگلاخ بادیہ پیما بردہ اند + تو میدہم مباش کہ رندان بادہ نوش + ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند + ع وغیرہ

وعن ابی ذرٍّ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ لیغفر لعبدہ ما لم یقع الحجاب قالوا یا رسول اللہ وما الحجاب قال ان تموت النفس وھی مشرکۃ رواہ الاحادیث الثلثۃ احمد وروی البیھقی الاخیر فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ بخشتا ہی واسطے بندے اپنی کے یعنی جو کچھہ چاہتا ہی گناہون سے جبتک کہ نہو پردہ درمیان بندے کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہی پردہ فرمایا یہہ کہ مرے آدمی اس حالمین کہ ہو شرک کرنیوالا انکے لیکن یہہ تینون حدیثین احمد نے اور نقل کی بیہقی نے اخیر کی کتاب بعث و نشور مین

وعنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ لا یشرک بہ شیئًا فی الدنیا ثم کان علیہ مثل جبال ذنوب غفر اللہ لہ رواہ البیھقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے یعنی مرے اسحال مین کہ نہ برابر کرتا ہو ساتھہ اللہ تعالیٰ کے کسیکو دنیا مین پھر ہون اوسپر مانند پہاڑ کے گناہ یعنی بعد مرنیکے بخشیگا اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے یعنی سب گناہ اگر چاہیگا نقل کی یہہ بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین

وعن عبد اللّٰہ بن مسعودٍ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان وقال تفرد بہ النھرانی وھو مجھول وفی شرح السنۃ روی عنہ موقوفًا قال الندم توبۃ والتائب کمن لا ذنب لہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنیوالا گناہون سے یعنی توبہ صحیحہ مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نے کہ فقط نقل کیا اوسکو نہرانی نے اور وہ مجہول ہی اور شرح السنۃ مین روایت کی بغوی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے پشیمانی توبہ ہی یعنی پشیمانی بڑا رکن ہی توبہ کا اور توبہ کرنیوالا مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اوسکے **ف** جانا چاہیے کہ توبہ جب ہوتی ہی ساتھہ شرطون معتبرہ کے تو نہین شک اوسکے قبول ہونے مین اور ہوتی ہی اوس سے مغفرت بموجب وعدہ الٰہی کے وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کے کبھی ہوتی ہی مٹانے والے گناہون کے اور کبھی نہین ہوتی لیکن ثواب پاتا ہی اوسپر البتہ حاصل یہہ کہ یہہ موقوف ہی مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہی استغفار سے گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہین دور کرتا ہی

باب یہہ باب ہی بیان اون حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلی باب کے **ف** اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا ہی اور بعضے نسخون مین ہے باب فی سعۃ رحمتہ یعنی اس باب مین بیان ہی وسعت رحمت باری تعالیٰ کا

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قضی اللہ الخلق کتب کتابًا فھو عندہ فوق عرشہ ان رحمتی سبقت غضبی

رِوَایَۃٍ غَلَبَتْ غَضَبِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا مخلوقات کا یعنی دن میثاق کے یا شروع کیا پیدا کرنا اونکا لکھی کتاب یعنی فرشتون کو یا قلم کو حکم کیا لکھنے کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالیٰ کی ہے اوپر عرش اوسکی کے اور ہین من یہہ ہی کہ تحقیق رحمت میری سبقت لیگئی ہے غضب میری سے اور ایک روایت مین ہی کہ غالب ہی رحمت میری غضب میری پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کتاب مشتمل اس حکم کی رکھی گئی اوپر عرش کے بسبب بزرگ قدری اوسکی کے اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اوسکی سے غضب پر غالب ہونا نشانیون رحمت کا اور بخشش اور انعام اوسکی کا ہی کہ تمام مخلوقات کو گھیری ہوئی ہے اور بے انتہا ہی اور نشانیان غضب کی کم ہین جیسیکہ فرمایا اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْہَا اور فرمایا ہی عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَاءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اور بندی جو قصور کرتی ہین ادای شکر نعمت اوسکی مین وہ زیادہ از حد ہی جیسا کہ فرمایا وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِہِمْ مَا تَرَکَ عَلٰی ظَہْرِہَا مِنْ دَآبَّۃٍ پس یہہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی ہی کہ باقی رکھتا ہی اونکو اور روزی دیتا ہی اور نعمت پہونچاتا ہی اور عذاب نہین کرتا یہہ تو ظہور اوسکی رحمت کا دنیا مین ہی اور آخرت مین اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ حدیث آیندہ مین بیان اوسکا ہی ع ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ اَنْزَلَ مِنْہَا رَحْمَۃً وَاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَہَائِمِ وَالْہَوَامِّ فَبِہَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِہَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِہَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِہَا وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَرْحَمُ بِہَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُہٗ وَفِیْ اٰخِرِہٖ قَالَ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَکْمَلَہَا بِہٰذِہِ الرَّحْمَۃِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے سو رحمتین ہین اوتاری اون مین سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کے اور چارپایون کے اور زہریلے جانورونکے پس بسبب اوسی رحمت کے آپس مین میل کرتے ہین اور بسبب اوسکے آپس مین رحم کرتے ہین اور بسبب اوسی رحمت کے مہربانی کرتا ہی جانور وحشی اپنے بچے پر اور رکھ چھوڑی ہین اللہ تعالیٰ نے ننانوین رحمتین کہ رحمت کریگا ساتھہ اونکے اپنے بندون پر یعنی مومنون پر دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے سلمان ہی مانند اسکے اور بیچ آخر اوسکی کے یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نے پس جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوین رحمتون کو ساتھہ اوس رحمت کے یعنی جو کہ دنیا مین پہونچی ہی **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہان کی رحمت بہی ہوگی قیامت مین اور ننانوین وہ ہونگی سب ملکر سو رحمتین ہوجاوینگی ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ وَلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانتی مومن اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کی ہی عذاب سے نہ طمع کرے ساتھہ بہشت اوسکی کے کوئی اور اگر جانتی کافر اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کی ہے رحمت سے ناامید نہووے جنت اوسکی سے کوئی نفل کے یہہ بخاری اور مسلم **ف** وارد ہوئی ہے یہہ حدیث بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اوسکی کے تاکہ نہ مغرور ہو مومن ساتھہ رحمت اوسکی کے پس نڈر ہو عذاب اوسکی سے اور نہ ناامید ہو کافر رحمت اوسکی سے اور نہ چھوڑدی توبہ کرنے اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ بندیکو لائق ہے کہ ہو درمیان خوف و رجا کے منقول ہی حضرت عمر سے کہ کہا اگر پکارا جاویگا قیامت مین یہہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امیدرکہونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح اگر پکارا جاوے گا کہ ایک شخص دوزخ مین جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت بہت نزدیک ہی طرف ایک تمہاری کے تسمی پاپوش اوسکی سے اور دوزخ بہی مانند اسی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف**

Marfat.com

حاصل یہہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہین اچھے کام کرے اور امیدوار جنت کا رہے اور بری کامونسے بچے اور ڈرتا رہے دوزخ سے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل لم یعمل خیرا قط لاھلہ وفی روایۃ اسرف رجل علی نفسہ فلما حضرہ الموت اوصی بنیہ اذا مات فحرقوہ ثم اذروا نصفہ فی البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العلمین فلما مات فعلوا ما امرھم فامر اللہ البحر فجمع ما فیہ وامر البر فجمع ما فیہ ثم قال لہ لم فعلت ھذا قال من خشیتک یا رب وانت اعلم فغفر لہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا واسطے اپنے گھر کے لوگون کے ایک شخص نے کہ نہین کی تھی بھلائی کبھی اور ایک روایت مین ہے کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنے نفس پر یعنی گناہ بہت کیے تھے پس جب آئی اوسکو موت وصیت کی اپنے بیٹونکو کہ جب مرجاوی یہہ شخص یعنی مین پس جلادو اوسکو یعنی مجکو پھر اوڑاؤ آدھی راکھہ اوسکی جنگل مین اور آدھی دریا مین پس قسم ہے خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اوسپر اور مناقشہ کریگا حساب مین البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسیکو عالم مین سے پس جب مرگیا کیا بیٹون اوسکی نے جو کہہ گیا تھا اون سے پس حکم کیا اللہ تعالیٰ نے دریا کو پس جمع کیا دریا نے اوسچیز کو کہ اوس مین تھی اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نے وہ چیز کہ اوس مین تھی یعنی دریا اور جنگل نے اجزا اوس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہوکر پیدا ہوا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسواسطے کیا تھا تو نے یہہ کہا اوس شخص نے کیا مینے ڈر تیری سے ای پروردگار میرے اور تو دانا تر ہے پس بخشا اللہ تعالیٰ نے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوس شخص نے جلاکر اوڑانے کا حکم اس لیے کیا کہ وہ سمجھا تھا کہ عذاب خاص اوسیکو ہوتا ہے کہ دفن کیا جاتا ہے پس اللہ سے ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نواز ہے یہی بات اوسکی پسند آگئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کے معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئے اس صورت مین تو کچھہ اشکال نہین وارد ہوتا اور اگر معنی اسکے یہہ لین کہ اگر قادر ہوگا اللہ تو یہہ اشکال لازم آتا ہے کہ یہہ شک کرنا ہے قدرت باری تعالیٰ مین اور وہ کفر ہے پس جواب اسکا بعضون نے یہہ کہا ہے کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کے تھا یعنی اوسوقت مین کوئی نبی نہ تھا پس اوسوقت مین فقط توحید کافی تھی اور بعضون نے کہا یہہ غلبہ حیرت و دہشت سے واقع ہوا کہ اوس مین آدمی حکم مغبون اور مغلوب العقل کا رکھتا ہے ماخوذ نہین ہوتا جیسا کہ ایک شخص کا ذکر اوپر کی باب مین ہوا کہ وقت پانی سواری کے بسبب نہایت خوشی کے کہا انت عبدی وانا ربک واللہ اعلم + ح **وعن** عمر بن الخطاب قال قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاذا امرأۃ من السبی قد تحلب ثدیھا تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالصقتہ ببطنھا وارضعتہ فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اترون ھذہ طارحۃ ولدھا فی النار فقلنا لا وھی تقدر علی ان لا تطرحہ فقال اللہ ارحم بعبادہ من ھذہ بولدھا متفق علیہ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بندے پس ناگہان ایک عورت تھی بندی مین کہ تحقیق بہتی تھے چھاتی اوسکی یعنی دودھہ بہتا تھا بسبب کثرت کے اس لیے کہ بچا اوسکے ساتھہ نہ تھا دوڑتی تھے یعنی بچے کی تلاش مین جسوقت کہ پاتی کسی لڑکے کو بندے مین لیتی اوسکو اور لگاتی اوسکو اپنے پیٹ سے اور دودھہ پلاتی اوسکو یعنی بسبب محبت بچے اپنی کے پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرتے ہو اس عورت کو کہ ڈالی بچا اپنا آگ مین یعنی جب غیر کے بچے پر یہہ محبت رکھتی ہے تو کیا گمان کرتی ہو کہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالے گی پس کہا ہمنے کہ نہین ڈالیگی اوس حالت مین کہ قادر ہو نہ ڈالنے پر پس فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنیوالا ہے اپنے بندونپر یعنی مومن بندونپر بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن ینجی احدا منکم عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا

Marfat.com

اِلَّا بِسَعَادَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ بِرَحْمَتِہٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَۃِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نجات دیگا یعنی آگ سی کسیکو تم مین سے عمل اوسکا یعنی نرا عمل نہین نفع دیگا بلکہ جب فضل اور رحمت اوسکی ساتھہ ہو تو مفید ہی عرض کیا صحابہ نے اور نہ تمکو یعنی آپ کو بھی عمل نہین نجات دیگا باوجود کامل ہونیکے فرمایا اور نہ مجکو مگر یہہ کہ ڈھانکے مجکو اللہ اپنی طرف سی ساتھہ رحمت اپنی کے پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کی اور میانہ روی کرو عمل مین یعنی زیادتی اور کمی نکرو عمل مین اور اول روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچھہ رات کو یعنی نماز تہجد پڑہو اور میانہ روی اختیار کرو اوسمیانہ روی اختیار کرو یعنی عبادت مین ہمیشہ کرو تم منزل مقصود کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہُ الْجَنَّۃَ وَلَا یُجِیْرُہُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل کریگا کسیکو تم مین سے عمل اوسکا بہشت مین اور نہ بچاویگا اوسکو دوزخ سی یعنی عمل اوسکا اور نہ مجکو یعنی نہین داخل کریگا مجکو عمل جنت مین مگر ساتھہ رحمت اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مگر ساتھہ رحمت اللہ کی یعنی عمل کی ساتھہ رحمت کی ہوگا وہ یہہ کام کریگا پس دخول جنت کا ساتھہ محض فضل الٰہی کے ہوگا اور درجات اوسکی ملینگے موافق اعمال کی **ع** **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ کَانَ زَلَّفَہَا وَکَانَ بَعْدَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِہَا اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اسلام لاوی بندہ پس اچھا ہوا اسلام اوسکا یعنی خالص ہو نفاق سی کہ ظاہر و باطن یکسان ہو جاتا ہی اللہ تعالیٰ اوس سی ہر گناہ کہ پہلے اسلام کے کیا تہا اور ہوتا ہی بعد اسکی بدل یعنی بعد اسلام لانیکے جو عمل کرتا ہی اوسپر بدلا ملتا ہی بیان اوسکا یہہ کہ ایک نیکی دہ چند لکہی جاتی ہی سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سی اور برائی مانند اوسکی یعنی جتنے کرتا ہی اوتنی ہی لکہی جاتی ہی مگر یہہ کہ جاوز کرے اللہ اوس سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ فضل و رحمت الٰہی ہی کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہی سات سو چند تک اور جسکی لیے چاہتا ہی زیادہ بہی دیتا ہی موافق مشقت اور صدق و اخلاص اوسکی کے اور بدی جتنی کرتا ہی اوتنی ہی لکہی جاتی ہی اور جس سی چاہتا ہی درگذر بہی کرتا ہی **ج** **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ فَمَنْ ہَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہُوَ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَمَنْ ہَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہُوَ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ سَیِّئَۃً وَاحِدَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نی لکہین نیکیان اور برائیان یعنی حکم فرمایا فرشتونکو ساتھہ لکہنے اونکی کے لوح محفوظ مین تفصیل اوسکی یہہ کہ جو شخص قصد کری نیکی کا پھر نہ کری نیکی یعنی نہ میسر ہو کرنا اوسکا بسبب کسیے عذر کے لکہتا ہی اوس نیکی کو اللہ واسطے کرنے والے کے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پھر اگر قصد کرے نیکی کا اور کری اوسکو لکہتا ہی اوسکو اللہ واسطے اوسکے نزدیک اپنے دس نیکیان سات سو چند تک بلکہ زیادہ اس سی بہت یعنی جسکی لیے چاہتا ہی بندون اپنی مین سے زیادہ بہی لکہتا ہی از راہ فضل و کرم اپنی کے موافق اخلاص اور بجا لانے شرائط و آداب اوسکی کے اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پھر نکی ہرائی یعنی بسبب خوف الٰہی کے لکہتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پھر کی برائی لکہتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ایک برائی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد نیکیون سی وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سی ثواب پاتا ہی اور مراد برائیون سی وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سی مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کرے اور پھر نکرے تو اوسکے لیے ایک نیکی اس لیے لکہی جاتی ہے کہ ثواب عمل کا موقوف ہی نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہی عمل اوسکی سی اس لیے کہ ثواب پایا جاتا ہی نیت پر بدون

Marfat.com

عمل کے اور نہین ثواب دیا جاتا ہی عمل پر بدون نیت کی لیکن مضاعف نہین ہوتا ثواب نیکی کا ساتھہ نری نیت کی اور بلکہ زیادہ اس سے اس
زیادتی کی حد کوئی نہین جانتا ہی کہ کس قدر ہوتی ہی اور مبہم رکھا اوسکو اللہ تعالی نے اس لیے کہ ذکر کرنا مبہم کا رغبت دلانے مین قوی تر ہی ذکر کرنے
معین کے سے چنانچہ اسلیے فرمایا ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ**
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ
رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرَى فَانْفَكَّتْ أُخْرَى حَتَّى
تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حال اوس شخص کا
کہ کرتا ہو برائیان پھر کرے نیکیان مانند حال اوس شخص کے ہی کہ ہو اوسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہی حلقون زرہ کے نے اسکو پھر کر اوس نے نیکی
پس کھل گئی حلقے اوسکی پھر عمل کیا اور یعنی نیکیان یہانتک کہ کشادہ ہو کر نکل پڑی طرف زمین کی نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** حاصل یہ
کہ برائی کرنے سے سینہ تنگ ہوتا ہی اور متحیر ہوتا ہی امور مین اور دشمن کہتے ہین اوسکو لوگ اور نیکیون کے کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہی
اور آسان ہوتی ہین امور اوسکی اور ہوتا ہی محبوب لوگون کے دلون مین مشابہت دی اوسکو ساتھہ پہنے زرہ تنگ کے کہ سبب گھٹنے کا ہی اور کھلنا اوسکا سبب فراخی
اور خوشدلی کا ہی ع ح **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَلِمَنْ
خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ
الثَّانِيَةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ
سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی درداء سے یہ کہ اونہون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ نصیحت فرماتے تھے منبر پر اور فرماتے تھے اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا کھڑی ہونے سے روبرو پروردگار اپنی کے یعنی حساب کے لیے دن قیامت
کے دو بہشتین ہین کہا مینے اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی ڈرنے والے نے تو بھی دو بہشتین ہونگی اوسکے لیے پھر فرمایا دوسری بار
اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑی ہونے پروردگار اپنی کے سے دو بہشتین ہین پس کہا مین نے دوسری بار اگرچہ زنا کرے اور
اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ پھر فرمایا تیسری بار اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑی ہونے پروردگار اپنی کے سے دو بہشتین ہین پھر کہا مینے تیسری بار
اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کی یہ احمد **ف** دو بہشتین ہین بعضی حدیثون
مین آیا ہی کہ ایک بہشت ہی کہ سونے کی ہین مکان اور محل اور زیور وغیرہ اوسکی اور ایک بہشت ہی کہ اسیطرح چاندی کا ہی سامان اوسکا اور ابو درداء نے
ازبسکہ بعید جانا اس حکم کو اوسپر حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی یعنی ناخوش معلوم ہوا اوسکو یہ حکم بات یونہین ہی جو کہ
مینے کہی ع **وَعَنْ** عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَنَا نَحْنُ عِنْدَهُ يَعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ
وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ
فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ
بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ
لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخِهَا وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتَّى
تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عامر تیرانداز سے کہ کہا اوسنے کہ تھا مین نزدیک اوسکے یعنی نزدیک

Marfat.com

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا ایک شخص اوسپر تہی ایک کملی اور اوسکی ہاتھ مین تہی کچھہ چیز لپیٹ کہی تہی کملی اوسپر پہر کہا یا رسول اللہ گذرا تہا
بن درختون کے پر پس جنی مینے اوس مین آوازین جانورون کے بچون کی پس پکڑ لیا مینے اونکو اور رکہہ لیا مینے اونکو اپنی کملی مین پہر آئی بچونکی ماں پہر فی لگی میرے
سر پر پس کہولدی مینے کملی بچونپر سے واسطے ماں کی یعنی تاکہ دیکہے ماں بچون کو پس آ پڑی اونپر پہر لپیٹ لیا مینے ماں اور بچون کو چادر اپنی مین پس یہہ سب میرے
پاس ہین فرمایا رکہہ دے اونکو پس رکہہ دیا مینے اونکو یعنی اور کہول دیا اونکو اور چہوڑ دی ماں اونکی فی ہر چیز سوای چمٹنے کے اون ہی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا تعجب کرتی ہو واسطے رحم کرنے ماں بچون کی اپنی بچون پر پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا ہے مجکو ساتہہ حق کے البتہ اللہ تعالیٰ بہت
رحم کرنیوالا ہے اپنے بندون پر نسبت ماں بچون کے ساتہہ بچون اپنی کے پہر لیجا انکو یہانتک کہ رکہدے انکو جہان سے پکڑا تہا تو نے انکو حال آنکہ ماں
اونکی ساتہہ اونکے ہو پہر لیگیا وہ اونکو نقل کی یہہ ابو داؤد نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد اللہ ابن عمر
قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض غزواتہ فمر بقوم فقال من القوم قالوا نحن المسلمون وامراۃ تحضب
بقدرہا ومعہا ابن لہا فاذا ارتفع وہج تنحت بہ فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انت رسول اللہ قال نعم
قالت بابی انت وامی الیس اللہ ارحم الراحمین قال بلی قالت الیس اللہ ارحم بعبادہ من الام بولدہا قال بلی قالت
ان الام لا تلقی ولدہا فی النار فاکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی ثم رفع راسہ الیہا فقال ان اللہ
لا یعذب من عبادہ الا المارد المتمرد الذی یتمرد علی اللہ وابی ان یقول لا الہ الا اللہ رواہ ابن ماجۃ

روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تہا ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعض غزوہ حضرت کی پس گذری حضرت کتنی ایک لوگون پر پہر فرمایا کون
لوگ ہو تم عرض کیا اونہون نی ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تہی آگ نیچی ہانڈی اپنی کی اور اوسکی ساتہہ تہا بیٹا اوسکا پس جسوقت کہ اوٹہتی
لپٹ آگ کی دور کرتی لڑکیکو یعنی تا آگ کی گرمی سی رنج نہ اوٹہادی پہر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا تم ہو سو بخدا کی فرمایا ہان
کہا اوس عورت نی قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہاری کیا نہین اللہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالون کا فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نی کیا
نہین اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرنیوالا اپنے بندون پر مانسی ساتہہ بچے اپنی کی فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نی تحقیق ہان نہین ڈالتی اپنے بچے کو آگ مین پس پہر
جہکایا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روتی ہوئی پہر اوٹہایا سر اپنا طرف اوس عورت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہین عذاب کرتا اپنے بندونکو
یعنی ہمیشہ مگر سرکشی کرنیوالیکو ایسی سرکش کو کہ سرکشی کری اللہ پر یعنی خلاف کری اوسکی حکم کا اور انکار کرے کہنے لا الہ الا اللہ کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے

وعن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد لیلتمس مرضاۃ اللہ فلا یزال بذلک فیقول اللہ عز وجل
لجبرئیل ان فلانا عبدی یلتمس ان یرضینی الا وان رحمتی علیہ فیقول جبرئیل رحمۃ اللہ علی فلان فیقولہا
حملۃ العرش ویقولہا من حولہم حتی یقولہا اہل السموات السبع ثم تہبط لہ الی الارض رواہ احمد اور روایت ہی
ثوبان سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈہونڈہتا ہی مرضی اللہ کی یعنی ساتہہ ادا کرنے طاعات کی پہر
ہمیشہ رہتا ہی ساتہہ اوس ڈہونڈنیکی پس فرماتا ہی اللہ عزوجل جبرئیل ع کو کہ فلانا بندا میرا ڈہونڈہتا ہی یہہ کہ راضی رکہی مجکو خبردار ہو کہ رحمت یعنی رحمت کاملہ
میری اوسپر ہی پہر کہتا ہی جبرئیل ع رحمت خدا کی فلانی پر ہو جیسا اور کہتے ہین یہی بات فرشتے اوٹہانیوالے عرش کے اور کہتے ہین اوسکو وہ فرشتے کہ گرد
اونکی ہین یہانتک کہ کہتے ہین اس بات کو فرشتے ساتون آسمانون کی پہر اوترتی ہی رحمت اوس شخص کی لیے طرف زمین کی نقل کی یہہ احمد نے اور ترتی
ہی رحمت یعنی دوست رکہتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکو پہر رکہی جاتی ہی اوسکی لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ عزیز رکہتے ہین اوسکو اور یہہ حدیث مانند

Marfat.com

اوس حدیث کو ہے کہ فرمایا حضرت ذوالجلال نے جب دوست رکھتا ہی ایک بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو مین دوست رکھتا ہون فلانی بندی کو تو بہی دوست رکھہ اوسکو پہر دوست رکھتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمانون مین کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی فلانیکو پس دوست رکھو تم اوسکو پس دوست رکھتے ہین اوسکو آسمان والی پہر کیجاتی ہی اوسکے لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ دوست رکھتے ہین اوسکو اور جب دشمن رکھتا ہی اللہ تعالی کسی بندی کو تو پکارتا ہے جبرئیل کو کہ مین دشمن رکھتا ہون فلانیکو تو بہی دشمن رکھہ اوسکو پہر دشمن رکھتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی آسمان والون مین کہ اللہ تعالی دشمن رکھتا ہی فلانیکو پس دشمن رکھو تم اوسکو پس دشمن رکھتے ہین اوسکو پہر رکہی جاتی ہی اوسکے لیے دشمنی زمین مین یعنی لوگ دشمن رکھتے ہین اوسکو انتہی اہی سبب سے قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اونکو دوست رکھتے ہین اور جو کہ ساتھہ مکر و فریب کے اور خرچ کرنے مال کو عوام کو دلونکو اپنی طرف مائل کرتے ہین وہ خارج ہین دائرہ اعتبار سے ف ح **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول عزوجل کے پس بعضے اونمین سے ظالم ہین واسطے نفس اپنی کے اور بعضے اونمین سے میانہ رو ہین اور بعضے اونمین سے سبقت کرنیوالے ہین نیکیون مین فرمایا سب یہہ بہشت مین ہین نقل کی یہہ بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین ف اوپر سے آیت یون ہی ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الخ یعنی پہر دی ہمنے کتاب و شریعت اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے اونکو یعنی ساتھہ ایمان و اسلام کے اپنے بندون مین سے پس بعضے برگزیدہ بندون مین سے وہ ہین کہ ظلم کرتے ہین اپنے نفسون پر یعنی مرتکب ہوتے ہین منہیات کے اور بعضے اونمین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی بہی کرتے ہین اور برائی بہی اور بعضے اونمین وہ ہین کہ سبقت کرتے ہین بہلائیون مین یعنی نہایت جد و جہد کرتے ہین بیچ سیکھنے علم اور کرنے عمل کے اور باوجود علم و عمل کے تعلیم و ارشاد بہی اور اونکو کرتے ہین اور کہا حسن بصری رح نے کہ سبقت کرنیوالا وہ ہی کہ غالب ہون نیکیان اوسکی برائیون پر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان اوسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اوسکی نیکیون پر یہہ تینون قسمین برگزیدہ بندون مین سے ہین سب بہشت مین داخل ہونگی بحسب تفاوت مراتب اور درجات کے اور اس سے فراخی رحمت باریتعالی کے معلوم ہوئی ف ع ح

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

باب ہی اون دعاؤن کا کہ پڑہی وقت صبح کے اور شام کے اور سونیکے ف صبح کہتے ہین اول روز کو آفتاب نکلنے تک اور شام وقت غروب ہونے آفتاب کے سے تا غروب ہونے شفق کے پس دعائین جو صبح و شام کے پڑہنے کی آئی ہین چاہی پہلے نماز فجر و مغرب کی پڑہی اور چاہے بعد ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شام کرتے کہتے داخل ہوئی ہم شام مین اور داخل ہوا شام مین ملک اس حال مین کہ ملک ہین واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک واسطے اوسکے اوسکے لیے ہی بادشاہت اور اوسکے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون بہلائی اس رات کی سے اور بہلائی اوس چیز کی سے کہ اس مین ہی یعنی جو چیز رات مین پیدا ہوتی ہی

Marfat.com

اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اس ات کی ہے اور برائی اوس چیز کی ہے کہ اس مین ہی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری
کابلی سے یعنی طاعت مین اور نہایت بڑھاپے سے کہ خلل آجاوی بعضے قوی مین اور برائی بڑھاپے کی یہی ہے کہ عقل جاتی رہتی ہے اور وہ چیزین پیدا ہون کہ برا ہو سبب اونکا جاتا رہے اور
پناہ مانگتا ہون فتنہ دنیا کی سے یعنی دنیا کے فتنون مین اور محبت دنیا مین گرفتار ہونے سے اور عذاب قبر کی سے اور جسوقت صبح کرتے حضرت کہتے یہہ ہے یعنی جو کہ شام مین پڑھتے ہو وہ صبح مین بھی
پڑھتے ولیکن پڑھتے بدلے امسینا وامسی الملک للہ کے اصبحنا واصبح الملک للہ اور ایک روایت مین بعد لفظ سوء الکبر کی یہہ بھی ہے کہ ای رب میں پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب سے
کہ دوزخ مین ہے اور عذاب سے کہ قبر مین ہے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** صبح کے وظیفہ مین بجای اللیلۃ کے الیوم پڑھے یعنی اسطرح اللھم انی اسالک مین خیر ہذا الیوم اور بجای صمیر ضمیر دن کے
مذکر ضمیر ین پڑھے یعنی ہا کی جگہہ پڑھے ع **وعن** حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعہ من اللیل وضع یدہ تحت
خدہ ثم یقول اللھم باسمک اموت واحیی واذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور رواہ البخاری ومسلم وعن البراء
اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے بچھونے پر رات کو رکھتے ہاتھہ اپنا یعنی داہنی ہتھیلی نیچے گال اپنی کے یعنی دائین گال کے سر رکھتے یا الٰہی ساتھہ نام
تیری کے مرتا ہون مین اور زندہ ہوتا ہون مین یعنی سوتا ہون اور جاگتا ہون اور جسوقت جاگتے کہتے سب تعریف ہے واسطے اوس خدا کے کہ جلایا ہمکو یعنی جگایا بعد مارنے ہماری کے
یعنی بعد سلانے کے اور طرف اوسکی ہے رجوع نقل کی یہہ بخاری نے اور نقل کی مسلم نے براء سے **ف** طرف اوسکی ہے رجوع یعنی بعد موت کے حساب اور جزا کے لیے دن قیامت کے بعضون نے تو یہہ معنی کہے ہین اور ظاہر
یہہ ہے کہ مراد نشور سے یہان متفرق ہونا ہے بیچ طلب معاش وغیرہ کے بعد سونے کے اور خسارہ کے نیچے ہاتھہ رکھکر سونے مین بہت غفلت نہین ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنے مین
وقت سونے اور جاگنے کی یہہ ہے کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال کا عبادت پر ہووے ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی
احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم یقول باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ
ان امسکت نفسی فارحمھا وان ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین وفی روایۃ ثم لیضطجع علی شقہ
الایمن ثم لیقل باسمک متفق علیہ وفی روایۃ فلینفضہ بصنفۃ ثوبہ ثلث مرات وان امسکت نفسی فاغفرھا اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگہہ پکڑے ایک تمہارا طرف اپنی بچھونے کی چاہیے کہ جھاڑے بچھونا اپنا ساتھہ اندر کے کونے تہنگی اپنی کے یعنی جو
کونہ کہ متصل بدن ہے اسلیے کہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز پڑی ہے پیچھے اوسکے بچھونے پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ اوسپر پڑا ہو پھر کہے یعنی بعد لیٹنے کے ساتھہ نام تیرے
کہ ای پروردگار میرے رکھی مینے کروٹ اپنی اور ساتھہ نام تیرے کہ اوٹھاوینگا مین اوسکو اگر قبض کرے تو جان میری پس مہر کر اوسپر یعنی بخشدے اوسکو
اور اگر چھوڑے تو اوسکو یعنی پھیرے تو حیات طرف میرے اور جگا دے تو مجکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتھہ اوسطرح کی کہ نگہبانی کرتا ہے ساتھہ اوسکے اپنے نیکبخت بندون کے
اور ایک روایت مین ہے کہ جب آوے ایک تمہارا بچھونے پر جھاڑے بچھونا پھر چاہیے کہ لیٹے داہنی کروٹ اپنے پر پھر کہے باسمک یعنی آخر تک پڑھ جاوے نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یہہ ہے پس چاہیے کہ جھاڑے بچھونے کو ساتھہ کونے تہنگی کپڑے اپنی کے تین بار اور اس روایت مین ہے وان امسکت نفسی فاغفرلہا
یعنی بجای فارحمھا کے فاغفرلہا ہے **ف** تہنگی کے اندر کے کونے سے جھاڑنے کو اس لیے فرمایا کہ اوپر کا کونا میلا نہو اور اسمین ستر اچھی طرح ڈھکا رہتا ہے اور اگر قبض کرے تو جان
میری اپنے آدمی جب سوتا ہے تو حکم مرد یکبار کہتا ہے کہ حق تعالیٰ روح اوسکی قبض کر لیتا ہے بعد ازان یا روح کو چھوڑتا ہے یا مار ڈالتا ہے یا پھر بھیج دیتا ہے جلا دیتا ہے پس دعا کی کہ
خداوندا اگر روح رکھہ چھوڑے تو اور مارے تو بخشدے اور اگر پھر بھیجے روح کو اور زندہ کرے محفوظ رکھیو جیسے تو محفوظ رکھتا ہے یعنی توفیق بھلائی کی دے اور گناہون سے بچا اور کہہ کر
ہر امر مین اور نیک بنا دے مجھکو کہ حق اللہ تعالیٰ کے اور بندونکے ادا کرتے ہین اور دائین کروٹ سے سونے مین حکمت یہہ ہے کہ دل بائین پہلو مین ہے پس جب دائین کروٹ
سوتا ہے تو دل اٹکا رہتا ہے اوس سے بہت استراحت اور غفلت نیند مین نہین ہوتی اور آسان ہوتا ہے جاگنا نماز تہجد کے لیے اور بائین کروٹ سے سونے مین دل اپنی جگہہ ٹھہرا رہتا ہے
اوس سے راحت اور غفلت نیند مین بہت ہوتی ہے ع **وعن** البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ

Marfat.com

نام علی شقہ الایمن ثم قال اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجات ظھری الیک رغبۃ
ورھبۃ الیک لا ملجاء ولا منجاء منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت وقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قالھن ثم مات تحت لیلتہ مات علی الفطرۃ وفی روایۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل یا فلان
اذا اویت الی فراشک فتوضا وضوءک للصلوۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللھم اسلمت نفسی الیک الی اخرہ
ارسلت وقال فان مت من لیلتک مت علی الفطرۃ وان اصبحت اصبت خیرا متفق علیہ اور روایت ہی براء ابن عازب سی کہ کہا
تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جگہہ پکڑتی طرف بچھونی اپنی کی سوتی دائین کروٹ اپنی پر پھر کہتی یا الٰہی خالص متوجہ کیا مینی ذات اپنی کو طرف حکم تیری
کی اور متوجہ کیا مینی مونہہ اپنا طرف تیری یعنی طرف قبلہ تیری کی اور سونپا مینی کام اپنا طرف تیری اور لگائی مینی پیٹھہ اپنی طرف تیری یعنی اعتماد کیا مینی تجپر اور پناہ
لایا طرف تیری واسطے خواہش کرنیکی طرف ثواب تیری کی اور ڈر نیکی عذاب تیری سی نہین پناہ اور نہین نجات تیری عذاب سی مگر طرف رحمت تیری
کی ایمان لایا مین ساتھہ کتاب تیری کی کہ اوتاری ہی تونی اور ساتھہ نبی تیری کی کہ بھیجا ہی تونی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہا ان کلمات
کو پھر مر گیا اوسی رات مین مراد دین اسلام پر اور ایک روایت مین ہی کہ کہا براء نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے ایک شخص کے ای فلانی جسوقت
کہ جگہہ پکڑی تو طرف بچھونی اپنی کی پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنی پورا پھر لیٹ داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہہ اللھم اسلمت نفسی الیک قول ارسلت تک اور فرمایا حضرت نی
پس اگر مری تو اوس رات اپنی مین مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نی پہونچیگا بھلائیکو یعنی بہت بھلائیکو یا بھلائی کو دارین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقنا وکفانا واوانا
فکم ممن لا کافی لہ ولا موی رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ آتی طرف بچھونی اپنی کو
کہتی سب حمد واسطے اللہ کی ایسا اللہ کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہمارکو اور ٹھکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہین اونمین سی کہ نہین کفایت کرنیوالا
واسطے اونکی اور نہ ٹھکانا دینیوالا انقل کی یہہ مسلم **نرف** یعنی بہت لوگ ہین کہ نہین کفایت کرتا اونکو اللہ تعالی اہر ونکی برائی سی یعنی محفوظ نہین رکہا اونکو ہر دن کی
ایذا رسانی سی بلکہ وہ غالب ہو رہی ہین اونپر اور نہ مہیا کیا ہی اونکی لیئے ٹھکانا بلکہ چھوڑ دیا ہی اونکو کہ سرگردان پہرتی ہین کہ چون اور بازارون اور جنگلونمین اور ایذا پاتے
ہین گرمی اور جاڑے مین ع **وعن** علی ان فاطمۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشکو الیہ ما تلقی فی یدیھا من الرحی وبلغھا
انہ جاءہ رقیق فلم تصادفہ فذکرت ذلک لعائشۃ فلما جاء اخبرتہ عائشۃ قال فجاءنا وقد اخذنا مضاجعنا
فذھبنا نقوم فقال علی مکانکما فجاء فقعد بیننا وبینہا حتی وجدت برد قدمیہ علی بطنی فقال الا ادلکما علی خیر مما سالتمانی اذا اخذتما
مضاجعکما فسبحا ثلثا وثلثین واحمدا ثلثا وثلثین وکبرا اربعا وثلثین فھو خیر لکما من خادم متفق علیہ اور روایت ہی حضرت
علی سی کہ تحقیق حضرت فاطمہ رض آئین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بارادہ اسکی کہ شکایت کرین طرف حضرت کی مشقت کی کہ پاتی تہی اپنی ہاتون مین بسبب چکی
چکی کی اور پہونچی تہی خبر حضرت فاطمہ کو یہہ کہ آئی ہین حضرت کی پاس سو نہ پایا حضرت فاطمہ نی حضرت کو پس ذکر کیا یہہ رو برو عائشہ کی یعنی کہا اونسی کہ حضرت سی عرض
کر دینا کہ خادم کی مانگنی کی لیئے آئی تہی پہر جب آئی حضرت خبر دی حضرت کو عائشہ نی یعنی جو کہ حضرت فاطمہ نی کہا تہا کہا حضرت علی نی پس آئی حضرت ہماری پاس اوسی
حالت مین کہ لیٹے ہی تہے ہم اپنی بچھونو پر پس ارادہ کیا ہمنی اوٹہنی کا پس فرمایا حضرت نی ٹہری رہو اپنی جگہہ پہر آئی حضرت اور بیٹہہ گئی درمیان میری اور درمیان فاطمہ کی
یہان تک کہ پائی مینی ٹہنڈک حضرت کی قدم مبارک کی اپنی پیٹ پر پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تمکو بہتر اوس چیز سی کہ مانگی تمنی یعنی برده وہ یہہ ہی کہ جسوقت جاؤ تم اپنی بچھونی
پر پس سبحان اللہ پڑہو تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہو تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار پس یہہ بہتر ہی تمہاری لیئے خادم سی نقل کی یہہ بخاری مسلم **نرف**

Marfat.com

حضرت جواوی دونوں صاحبوں کے درمیان میں آپہنچی تو یہہ بسبب نہایت شفقت اور بے تکلفی کی تھا جیسا کہ کہا گیا ہی اذا عرفت الکلفۃ اور پائی میں ٹھنڈک الخ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رض اور فاطمہ رض ایک لحاف میں سوتے تھے اور حضرت علی ننگے تھے سوای ستر کے اور کہا جزری نے شرح مصابیح میں کہ بعضی روایات صحیحہ میں تکبیر پہلی ہی ہے پس شیخ ہمارے حافظ ابن کثیر کہتے تھے کہ بعد نمازوں کے سبحان اللہ پہلے پڑھے اور وقت سونے کے اللہ اکبر پہلے پڑھے انتہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کبھی اللہ اکبر پہلے پڑھے اور کبھی پیچھے تاکہ عمل دونوں روایتوں پر ہو جاوے اور یہہ اولیٰ اور لائق تر ہے اور یہہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے یہہ رغبت دلائی اوپر صبر کرنے کے مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا پر یعنی فقر و مرض وغیرہ کے اور اسمیں اشارہ ہے طرف افضلیت فقیر صابر کے غنی شاکر پر ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰی مَا هُوَ خَیْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ وَتَحْمِدِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ وَتُكَبِّرِیْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّ ثَلٰثِیْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَعِنْدَ مَنَامِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آئین حضرت فاطمہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ارادہ اسکے کہ مانگیں حضرت سے خادم یعنی اور حضرت نہ ملے پس جب سنا تو تشریف لائی اور فرمایا حضرت نے کیا نہ بتاؤں میں تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سے سبحان اللہ پڑھو تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہو تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار بعد ہر نماز کے اور نزدیک سونے کے نقل کی یہہ مسلم نے **وف** پڑھنا ان تسبیحات کا وقت سونے کے دور کرتا ہی مشقت خدمت دن کے کو اور نیز کہا ہی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ وَاِذَا اَمْسٰی قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت صبح کرتے تھے یا الٰہی ساتھہ قدرت اور نام تیری کے صبح کی ہمنے اور ساتھہ قدرت تیری کے شام کی ہمنے اور ساتھہ نام تیری کے جیتے ہین ہم اور ساتھہ نام تیری کے مرتے ہین ہم اور طرف تیری ہی رجوع اور جسوقت کہ شام کرتے تھے یا الٰہی ساتھہ قدرت تیری کے شام کی ہمنے اور ساتھہ قدرت تیری کے صبح کی ہمنے اور ساتھہ مدد تیری کے زندہ رہتے ہین ہم اور ساتھہ مدد تیری کے مرتے ہین ہم اور طرف تیری ہی اوٹھنا یعنی بعد مرنیکے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ قُلِ اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْكِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا کہا حضرت ابوبکر رض نے کہا میں یا رسول اللہ حکم کیجیے مجکو ساتھہ ایک چیز کے کہ کہون میں اوسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کے جسوقت کہ صبح کرون میں اور جسوقت کہ شام کرون میں فرمایا کہہ یا الٰہی جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کی پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے ای رب ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے گواہی دیتا ہون میں یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون میں ساتھہ تیری برائی نفس اپنی کے اور برائی شیطان کے اور شرک کرنے اوسکے کہہ دے اسکو جسوقت کہ صبح کرے تو اور جسوقت کہ شام کرے تو اور جسوقت کہ لیوے تو جگہہ سونے اپنی کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ كُلِّ یَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَیْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَیَضُرُّهٗ شَیْءٌ فَكَانَ اَبَانٌ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانٌ مَا تَنْظُرُ اِلَیَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِیْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّیْ لَمْ اَقُلْهُ یَوْمَئِذٍ لِیُمْضِیَ اللّٰهُ عَلَیَّ قَدَرَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُمْسِیَ سوا یت ہے ابان بن عثمان سے کہ کہا سنا میں اپنے باپ سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ کہ کہے ہر صبح کے اور شام ہر رات کی صبح کی ہمنے اور شام کی ہمنے ساتھہ نام اوس اللہ کے کہ نہین ضرر کرتی ساتھہ نام اوسکی کے کوئی چیز زمین مین اور نہ آسمان مین اور وہ ہے سننے والا اور جاننے والا کہے تین بار پس ضرر کرے اوسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین تین بار پڑھ لے تو کوئی چیز اوسکو ضرر نہ کرے اور نہ اوسکو

کوئی آفت پہونچے پس تہا ابان تحقیق پہنچتی تہی اونکو ایک قسم بیماری فالج کی پس شروع کیا شخص سننے والی نے ڈہ دیکہتا تہا طرف ابان کی یعنی ازراہ تعجب کے دیکہتا تہا
کہ یہہ روایت کرتی ہین کہ جو اس دعا کو پڑہی اوسکو کچہہ ضرر نہ پہونچے اور خود بیماری فالج مین گرفتار ہین پس کہا اوسکو ابان نے کہ کیا دیکہتا ہی طرف میری خبر دار کر
تحقیق حدیث اسیطرح ہی کہ جسطرح بیان کی مینے تجسی یعنی صحیح ہی ولیکن مینے نہین پڑہی تہی یہہ دعا اوسدن تاکہ جلدی کرے اللہ تعالیٰ مجہپر تقدیر اپنی نقل کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو داؤد نے اور ابو داؤد کی روایت مین یہہ ہی لم تصبہ فجاءۃ بلاء الخ یعنی جو پڑہی یہہ دعا ہر شام تین بار نہین پہونچتی اوسکو ناگہانی بلا
صبح تک اور جو پڑہی اوسکو وقت صبح کے نہین پہونچتی اوسکو بلاء ناگہانی شام تک **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ
اِذَا اَمْسٰی اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَسُوْءِ
الْکِبَرِ وَالْکُفْرِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مِنْ سُوْءِ الْکِبَرِ وَالْکِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِکَ اَیْضًا
اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ لَمْ یَذْکُرْ مِنْ سُوْءِ الْکُفْرِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہے کہتے جب شام کرتے تم کی ہمنے اور شام کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا
اوسیکی لیے ہی بادشاہت اور اوسیکی لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اے پروردگار میری مانگتا ہون مین تجسی بہلائی اوس چیز کی کہ اس شب مین واقع ہوا اور بہلائی اوس چیز
کہ بعد اس شب کی واقع ہوا اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی سے کہ اس رات مین واقع ہوا اور برائی اوس چیز کی سے کہ بعد اس رات کی واقع ہوا اے پروردگار میری
پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری کاہلی سے یعنی عبادت مین اور برائی بڑہاپے کی سے یا کہا برائی کفر کی سے اور ایک روایت مین ہی کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی بڑہاپے کی سے اور تکبر کی سے
اے پروردگار میری پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب دوزخ کی سے اور عذاب قبر کی سے اور جسوقت کہ صبح کرتے کہتے ہی یعنی جو کہ شام مین پڑہتے وہ صبح مین بہی پڑہتے ہی ولیکن
پڑہتے بدلے امسینا و امسی الملک کے اصبحنا و اصبح الملک ثم نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور ہے روایت ترمذی کی نہین ذکر کیا لفظ من سوء الکفر کا **وعن** بعض
بَنَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُهَا فَیَقُوْلُ قُوْلِیْ حِیْنَ تُصْبِحِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِیْنَ تُصْبِحُ
حُفِظَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ حَتّٰی یُصْبِحَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بعض بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے سکہلاتے اونکو پس فرماتے کہ جسوقت کہ صبح
کرے تو پاکی ہی اللہ کو ساتہہ تعریف اوسکی کے اور نہین قوت یعنی تسبیح و حمد وغیرہ پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی جو کہ چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانون ہون مین یعنی اعتقاد کرون
ہون مین یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ نے گیرا ہی ہر چیز کو از روی جاننے کے پس تحقیق جس شخص نے کہی یہہ کلمہ وقت صبح کے محفوظ رہتا ہی یعنی بلاون اور خطاون سے
شام تک اور جسنے کہی یہہ کلمہ شام کو محفوظ رہتا ہی صبح تک نقل کی یہہ ابو داؤد نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰی قَوْلِهٖ وَکَذٰلِکَ
تُخْرَجُوْنَ اَدْرَکَ مَا فَاتَهٗ فِیْ یَوْمِهٖ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِیْنَ یُمْسِیْ اَدْرَکَ مَا فَاتَهٗ فِیْ لَیْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے پس ساتہہ پاکی کے یاد کرے اللہ کو یا نماز پڑہے واللہ کی اوس وقت کہ شام کرتے ہو یعنی وقت مغرب و عشا کے اور
اوس وقت کہ صبح کرتے ہو اور اوسیکی لیے ہی تعریف آسمانون مین اور زمین مین اور ساتہہ پاکی کے یاد کرے یا نماز پڑہے ہو وقت عصر کے اور وقت ظہر کے تا قولہ وکذلک تخرجون
جسنے پڑہین یہہ آیتین صبح کو پائی اوسنے وہ چیز کہ رہ گئی تہی اوس سے اوسدن مین اور جسنے پڑہین یہہ آیتین وقت شام کی پائی وہ چیز کہ رہ گئی تہی اوس سے اوس رات مین
نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** بعد لفظ تظہرون کی آیت یون ہی یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی و یحی الارض بعد موتہا و کذلک تخرجون

یعنی نکالتا ہی اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سی یعنی بچہ کو منی سی اور انڈی سی اور نکالتا ہی مردہ کو زندہ سی یعنی منی اور انڈی کو آدمی اور جانور سے اور زندہ کرتا ہی زمین کو بعد مرنے اوسکی کہ یعنی سرسبز کرتا ہی بعد خشک ہونیکی اور اسیطرح نکالی جاؤ گے تم یعنی قبرون سی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ جو کوئی یہہ دعا پڑہتا ہی صبح کو پڑہتا ہی تو جو بھلائی اور ورد اوسدن سی فوت ہو جاتا ہی اوسکا ثواب حاصل ہو جاتا ہی اور اسیطرح شام کو پڑہنی سی رات کی بھلائی اور ورد فوت ہونیکا ثواب پاتا ہی اور معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ کہا نافع بن ازرق نے ابن عباس سے کہ آیا پاتی ہو تم پانچون نمازین قرآن مین کہا اونہون نے ہان اور پڑہتے ہین یہہ دونون آیتین یعنی فسبحان اللہ لفظ تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہی ان آیتون نے پانچون نمازونکو اور اونکے وقتونکو ۴ **وعن** ابی عیاش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کان لہ عدل رقبۃ من ولد اسماعیل وکتب لہ عشر حسنات وحط عنہ عشر سیئات ورفع لہ عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالہا اذا امسی کان لہ مثل ذلک حتی یصبح فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق ابو عیاش رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی عیاش سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کیلئی اوسکا اوسیکی لیی ہی بادشاہت اور اوسیکی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہوتا ہی اوسکی لیی ثواب موافق آزاد کرنی بردی کی اولاد حضرت اسمٰعیل کی سی اور لکھی جاتی ہین اوسکی لیی دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اوس سے دس برائیان اور بلند کیجاتی ہین واسطے اوسکی اوس درجے اور ہوتا ہی پناہ مین شیطان سی یعنی شر بہکانی اوسکی سی شام تک اور جسنے کہا ان کلمات کو وقت شام کی ہوتا ہی اوسکی لیی مانند اسیکی صبح تک کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک راوی ہی اس حدیث کا کہ پس دیکہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہی حدیث آپ سی ایسی اور ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی یہہ ابو داؤد وابن ماجۃ نے **وعن** الحارث ابن مسلم التمیمی عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر الیہ فقال اذا انصرفت من صلوۃ المغرب فقل قبل ان تکلم احدا اللہم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جوار منہا واذا صلیت الصبح فقل کذلک فانک اذا مت فی یومک کتب لک جوار منہا رواہ ابو داؤد اور روایت ہی حارث بن مسلم تمیمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہون نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ آپ نے چپکی سی کہی اونسی بات پس فرمایا جسوقت کہ فارغ ہووی تو نماز مغرب کی سی پس کہہ سات بار پہلے اسکے کہ کلام کری تو کسی سی یا الٰہی پناہ دی مجکو آگ سی پس تحقیق تو جسوقت کہ کہی گا یہہ پہر مری تو لکہی جاویگی تیری لیی خلاصی آگ سی اور جسوقت کہ پڑہی تو نماز صبح کی پہر کہی تو اسیطرح یعنی سات بار پہلے کلام کرنی سی پس تحقیق اگر مری تو اوس دن مین لکہی جاویگی تیری لیی خلاصی آگ سی نقل کی یہہ ابو داؤد **وعن** ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ہؤلاء الکلمات حین یمسی وحین یصبح اللہم انی اسئلک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللہم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واہلی ومالی اللہم استر عورتی وامن روعاتی اللہم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی یعنی الخسف رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عمر سے کہ نہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چہوڑدین ان کلمات کو وقت شام کی اور صبح کی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے عافیت دنیا اور آخرت مین یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے معافی گناہونسی اور سلامتی یعنی عیبونسی ہمیشہ ابو داؤد مین اپنی کی اور دنیا اپنی کی اور اہل اپنی کی اور مال اپنی کی یا الٰہی ڈہانک میرے عیبونکو اور امن دیدے میرے ڈرونکو اور نگاہ رکہہ مجکو آگے میرے سی اور پیچہے میرے سی اور داہنے میرے سی اور بائین میرے سی اور اوپر میرے سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ بڑائی تیری کی اس سی کہ ہلاک کیا جاؤن مین ناگہان نیچے اپنی سی یعنی زمین مین دہنس جانی سی نقل کی یہہ ابو داؤد **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح اللہم اصبحنا نشہدک ونشہد حملۃ عرشک وملئکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک

Marfat.com

لاشریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ لہ ما اصابہ فی یومہ ذلک من ذنب وان قالہا حین یمسی غفر اللہ لہ ما
اصابہ فی لیلتہ ذلک الیلۃ من ذنب رواہ الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہتا کوئی وقت صبح کی یا الٰہی صبح کی ہمنے اس حال مین کہ گواہ کرتی ہین ہم تجکو اور گواہ کرتی ہین ہم اوٹھانیوالون عرش تیرکو اور فرشتون تیری کو
اور سب مخلوقات تیری کو ساتھہ اسکے کہ تحقیق تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو اکیلا نہین کوئی شریک واسطے تیری یعنی افعال وصفات مین اور تحقیق محمد بندی تیری ہین
اور رسول تیری نہین کہتا کوئی یہہ کلمی صبح کو مگر کہ بخشتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سے اوسدن مین یعنی سوای کبیرہ گناہون اور حقوق العباد
کی اور اگر کہے ان کلمات کو وقت شام کی بخشتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سے اوس رات مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور کہا ترمذی
نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ من جملہ من قال مین بعضی نافیہ کہتی ہین اور ممکن ہی یہہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور مؤید ہی اسکا جملہ وان قالہا الخ **وعن** ثوبان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یقول اذا امسی واذا اصبح ثلثا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وا
بمحمد نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ یوم القیامۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین کوئی بندہ مسلمان کہے وقت شام کی اور وقت صبح کی تین بار راضی ہوا مین ساتھہ اللہ کی رب ہونی کی اور ساتھہ اسلام کی دین ہونی کی اور ساتھہ محمد کی نبی ہونی کی مگر ہوگا لازم
اللہ پر یعنی ازراہ فضل وکرم کی یہہ کہ راضی کریگا اوسکو دن قیامت کے یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جائیگا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** بعضی روایتون
مین لفظ نبیا ہی اور بعضی مین رسولا پس مستحب ہی کہ دونون پڑہی یعنی کہی نبیا ورسولا **وعن** حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد
ان ینام وضع یدہ تحت راسہ ثم قال اللھم قنی عذابک یوم تجمع عبادک او تبعث عبادک رواہ الترمذی ورواہ احمد عن البراء اور روایت ہی
حذیفہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ ارادہ کرتی سونی کا رکھتی ہاتھہ اپنا نیچی سر اپنی کی پھر کہتی یا الٰہی بچا مجکو اپنی عذاب سی اوسدن کہ جمع کریگا تو اپنی بندون کو
یا کہا اوٹھاویگا تو اپنی بندون کو یعنی اوسکو شک ہوا ہی کہ جمع عبادک کہا یا بجای اوسکی تبعث عبادک کہا نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی احمد نی براء سی
ف اس روایت مین آیا کہ دست مبارک سر کی نیچی رکھتی تہا اور اور روایت مین آیا کہ رخسارہ مبارکہ کی نیچی رکھتی تطبیق اسمین یون دیجاوی کہ کبھی سر کی نیچی رکھتی ہون
گی اور کبھی رخسارہ کی نیچی جس راوی نی جو دیکھا سو روایت کیا یا یہہ کہ کچھہ ہاتھہ سر کی نیچی ہوتا ہو اور کچھہ رخسارہ کی نیچی پس بیان کیا ہر راوی نی بعض اوس چیز کا
کہ دیکھا **وعن** حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یدہ الیمنی تحت خدہ ثم یقول
اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلث مرات رواہ ابوداؤد اور روایت ہی حفصہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ ارادہ
کرتی سونیکا رکھتی داہنا ہاتھہ اپنا نیچی گال اپنی کی پھر کہتی تین بار یا الٰہی بچا مجکو عذاب اپنی سی اوسدن کہ اوٹھاویگا تو اپنی بندونکو نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن** علی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول عند مضجعہ اللھم انی اعوذ بوجھک الکریم وکلماتک التامات من شر ما انت
اخذ بناصیتہ اللھم انت تکشف المغرم والمأثم اللھم لا یھزم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذا الجد منک
الجد سبحانک وبحمدک رواہ ابوداؤد اور روایت ہی حضرت علی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی نزدیک سونی اپنی کی یا الٰہی تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتھہ ذات بزرگ تیری کی اور کلمات پوری تیری کی یعنی اسماء وصفات کی یا کتابون تیری کی برائی اوس چیز کی سی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی
یعنی جو چیز تیری قبضہ قدرت مین ہی یعنی ہر چیز کی برائی سی یا الٰہی تو دور کرتا ہی قرض کو اور گناہ کو یا الٰہی نہین شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہین مغلوب ہوتا
آخر الامر مین اور نہین خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی یعنی بلکہ نفع دیتی ہین عمل صالح پاک ہو تو اور پاکی
بیان کرتا ہون ساتھہ تعریف تیری کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین

Marfat.com

یاوی الی فراشہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ثلث مرات غفر اللہ لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد
البحر او عدد رمل عالج او عدد ورق الشجر او عدد ایام الدنیا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اوسوقت کہ جاوے اپنے بچھونے پر بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے ایسا اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر رکھنے والا
خلق کا اور توبہ کرتا ہوں میں طرف اوسکی تین بار کہے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے گناہ اوسکے اگرچہ ہوں مانند کف دریا کی یا گنتی ریت عالج کی یا گنتی پتوں درخت کی
یا گنتی دنوں دنیا کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** عالج ساتھ زبر اور زیر لام کے نام ہے ایک جنگل کا زمین مغرب میں وہاں ریت بہت
ہوتی ہے اور غرض ان چیزوں کی بیان سے یہ ہے کہ اگر بہت بھی گناہ ہونگے تو بھی بخشے جاوینگے ع **وعن** شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما من مسلم یاخذ مضجعہ بقراءۃ سورۃ من کتاب اللہ الا وکل اللہ بہ ملکا فلا یقربہ شیء یؤذیہ حتی یھب
متی ھب رواہ الترمذی اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لیوے خوابگاہ اپنی ساتھ پڑھنے کسی سورت
کی کتاب اللہ سے مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکے ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہے اوسکو نگہبانی کرے اوسکی ضرر کرنیوالی چیزوں سے پس نہیں نزدیک ہوتی اوسکے کوئی چیز
کہ ایذا دے اوسکو یہانتک کہ جاگے جسوقت کہ جاگے یعنی بعد دیر کے خواہ جلدی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** روایت ہے انس سے بطریق مرفوع کی کہ جب کہے تو پہلو اپنا بچھونے پر اور پڑھے
تو فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد پس تحقیق امن میں رہیگا تو ہر چیز سے سوائے موت کے ع **وعن** عبد اللہ عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خلتان لا یحصیھما رجل مسلم الا دخل الجنۃ ھما یسیر ومن یعمل بھما قلیل یسبح اللہ فی دبر کل صلوٰۃ عشرا
ویحمدہ عشرا ویکبرہ عشرا قال فانا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقدھا بیدہ قال فتلک خمسون ومائۃ باللسان والف
وخمسمائۃ فی المیزان واذا اخذ مضجعہ یسبحہ ویکبرہ ویحمدہ مائۃ فتلک مائۃ فی اللسان والف فی المیزان فایکم یعمل فی
الیوم واللیلۃ الفین وخمسمائۃ سیئۃ قالوا وکیف لا نحصیھا قال یاتی احدکم الشیطان وھو فی صلوتہ فیقول اذکر کذا
اذکر کذا حتی ینفتل فلعلہ ان لا یفعل ویاتیہ فی مضجعہ فلا یزال ینومہ حتی ینام رواہ الترمذی وابو داود والنسائی
وفی روایۃ ابی داود قال خصلتان او خلتان لا یحافظ علیھما عبد مسلم وکذا فی روایتہ بعد قولہ والف وخمسمائۃ فی المیزان
قال ویکبرا اربعا وثلثین اذا اخذ مضجعہ ویحمد ثلثا وثلثین ویسبح ثلثا وثلثین وفی اکثر نسخ المصابیح عن عبد اللہ بن عمرو
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا اوپر ہر مرد مسلمان کے کہ داخل ہوتا ہے بہشت میں
یعنی نجات پانیوالوں کے ساتھ داخل ہوگا خبردار ہو وہ دونوں چیزیں آسان ہیں یعنی اسلیے کہ دشوار نہیں کرنا اونکا اوپر کسی کے آسان ہے اللہ اوپر اور عمل کرنیوالے اونپر کم ہیں
یعنی مداومت کرنیوالے اونپر نادر ہیں بسبب نہ ہونے توفیق کے ایک چیز تو یہ ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرے اللہ کو یعنی سبحان اللہ پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار اور حمد
کرے خدا کی یعنی الحمد للہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار کہا ابن عمرو نے پس دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے ان تسبیحات کو اپنے ہاتھ سے یعنی انگلیوں
پر فرمایا حضرت نے پس یہ ڈیڑھ سو ہیں یعنی بابت پانچوں نمازوں کے زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں یعنی میزان اعمال میں بحساب اسکے کہ ہر نیکی دس اپر لکھی
جاتی ہے اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی تسبیح کرے اللہ کو اور تکبیر کہے اوسکو اور حمد کرے اوسکو سو بار یعنی سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر
چونتیس ۳۴ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار پڑھے کہ سب ملکر سو بار ہوں پس یہ سو بار ہیں زبان پر اور ہزار ہیں میزان اعمال میں پس کون تم میں سے
کرتا ہوگا دن رات میں اڑہائی ہزار برائیاں عرض کیا صحابہ نے کہ کسطرح نہ محافظت کرینگے ہم ان چیزوں پر فرمایا آتا ہے ایک تمہاری کے پاس شیطان اوسکے حال میں
کہ وہ اپنی نماز میں ہوتا ہے پھر کہتا ہے شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنی امور دنیا اور احوال نفسانیہ سے یا جو کچھ کہ متعلق ساتھ نماز کے نہیں اگرچہ

امور آخرت سے ہو یہانتک کہ نماز پڑہ کر پھرتا ہی پس چاہیئے کہ وہ نہ کرے یعنی محافظت اِن کلمات پر اور آتا ہی شیطان بیچ خوابگاہ اوسکی کے پس ہمیشہ تمہارے سلاتا ہی
یہانتک کہ سو جاتا ہے نقل کی یہہ حدیث ابو داؤد اور نسائی نے اور بیچ روایت ابو داؤد کے اختلاف ہے بعضی لفظونمین اسطرح ہی کہ فرمایا حضرت نے دو خصلتین ہین یا فرمایا دو خلتین ہین بیشک ہوا ہے
کہ وہ لفظ فرمایا یا یہ یعنی دونون کے ایک ہی ہین یعنی دو چیزین ہین کہ نہین محافظت کرتا اونپر بندہ مسلمان یعنی بجای لا یحصیہما رجل مسلم کے لا یحافظ علیہما عبد مسلم
اور اسطرح سے بیچ روایت ابو داؤد کے بیچھے قول اوسکی کے والف وخمسمائۃ فی المیزان کے اسطرح ہی کہ فرمایا اور تکبیر کہی چونتیس ۳۴ بار جسوقت کہ آوے اپنی خوابگاہ مین
حمد کرے تینتیس ۳۳ بار اور تسبیح کرے تینتیس ۳۳ بار اور اکثر نسخون مصابیح کے مین عبد اللہ بن عمر سے ہی یعنی یہہ اور فائدہ ذکر کیا گیا کہ مولف نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص
یہہ حدیث نقل کی اور مصابیح کے اکثر نسخون مین عبد اللہ عمر سے ہی **ف** پس کون تم مین سے لخ یہہ جواب ہے شرط محذوف کا اور استفہام مین ایک طرح کا انکار ہے
جب محافظت کی دونون چیزون پر اور حاصل ہوتین اڑہائی ہزار نیکیان دن رات مین تو معاف کیجاتی ہین اوس سے بدی ہر نیکی کی برائی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی
ان الحسنات یذہبن السیئات پس کون تم مین سے کرتا ہی برائیان زیادہ ان نیکیون سے دن رات مین کہ نہون معاف اونسے پس کیا ہی تمکو نہ محافظت کرو اونپر جسمین
کہ نیکیان بہت ہوتی ہین برائیون سے اونسے گناہ جھڑ جاتے ہین بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیون کے درجے بلند ہوتے ہین تمہین چاہیئے کہ محافظت کرو اونپر صحابہ نے
کیا کہ جب اتنا ثواب ہوتا ہی تو کیون نہ محافظت کرینگے ہم اونپر گویا اونہون نے بعید جانا انکے ترک کرنیکو پس حضرت نے اوذکی استبعاد یعنی بعید جاننے کو رد کیا کہ
وسوسہ ڈالتا ہی نماز مین یہانتک کے غافل کر دیتا ہی ذکر سے پیچھے نماز کے اور سلام کہتا ہی اسیطرح غافل کرتا ذکر سے **وعن** عبد اللہ بن غنام قال قال رسول
صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح اللہم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک
الشکر فقد ادی شکر یومہ ومن قال مثل ذلک حین یمسی فقد ادی شکر لیلتہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن غنام سے کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے وقت صبح کے یا الٰہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح مین نعمت سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسیکو مخلوقون
سے پس تیری ہی طرف سے ہی تنہا نہین شریک کوئی واسطے تیرے پس تیری ہی لیے تعریف ہی اور تیری ہی لیے شکر ہی پس جو کوئی یہہ دعا صبح کو پڑہے پس تحقیق ادا کیا شکر اوس دن
اور جو کوئی کہے مانند اسکے وقت شام کے پس تحقیق ادا کیا شکر اوس رات کا نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** شام کو یہہ دعا پڑہے تو لفظ امسی کہے بدلے اصبح کے
آیا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا ای پروردگار میرے نعمتین تیری میری پاس بہت ہین شکر اونکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ ای داؤد جب جانا تو نے کہ جو نعمت تیری
پاس ہین سب میری ہی طرف سے ہین تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے اونکا ع ح **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان
اذا اوی الی فراشہ اللہم رب السموت ورب الارض ورب کل شیء فالق الحب والنوی منزل التورٰۃ والانجیل والقرآن اعوذ
من شر کل ذی شر انت اٰخذ بناصیتہ انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاٰخر فلیس بعدک شیء وانت الظاہر فلیس
فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنی الدین واغننی من الفقر رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ
ورواہ مسلم مع اختلاف یسیر اور روایت ہی ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ تھے کہتے جب آتے طرف بچھونے اپنی کے یا الٰہی ای پروردگار
آسمانون کے اور ای پروردگار زمین کے اور ای پروردگار ہر چیز کے اور ای پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے یعنی اونکو پھاڑ کر زراعت اور درخت کھجور کا نکالتا ہی
اوتارنے والے تورٰیت اور انجیل و قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیری برائی ہر ہر کسی کہ تو پکڑنے والا ہی بال پیشانی اوسکی کے یعنی تیری قبضہ قدرت مین ہی
تو ہی ہے پہلے یعنی قدیم بلا ابتدا کے پس نہین پہلے تجسے کوئی چیز اور تو ہی آخر یعنی باقی بغیر انتہا کے پس نہین پیچھے تیرے کوئی چیز اور تو ہی ظاہر یعنی باعتبار افعال
کے پس نہین اوپر تیرے یعنی اوپر ظہور تیری کے کوئی چیز یعنی نہین کوئی چیز ظاہر تر تجسے اور تو ہی پوشیدہ یعنی باعتبار ذات کے پس نہین کوئی چیز زیادہ
تجسے ادا کر مجھسے دین یعنی حقوق اللہ تعالی کے اور بندونکے اور غنی کر مجکو فقر سے یعنی محتاج ہونے سے طرف مخلوق کے یا دل کی محتاجگی سے نقل کی یہہ ابو داؤد

Marfat.com

من جہ ف اور نقل کی یہہ مسلم نر ساتھہ تہوڑیسی اختلاف کے ف جب آوے طرف بچھونے اپنی کی اور حصن حصین مین ہی کہ پڑہی یہہ دعا یت کرے ع وَعَنْ اَبِی الْاَزْہَرِ
الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ
وَاَخْسِأْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِھَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ازہر انماری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جس وقت کہ جاتے خوابگاہ اپنی مین رات کو کہتے ساتھہ نام اللہ تعالیٰ کے سوتا ہون مین کہی مینے کروٹ اپنی واسطے اللہ کے یا الٰہی بخشش میری لیے گناہ میرے اور دور کر شیطان
میرے کو اور چھڑا گردی میری کو اور کر مجکو مجلس بلند مین یعنی ملائکہ مقربین اور انبیا کی مجلس مین نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف مراد گردی سی نفس ہے یعنی خلاص کر نفس
میرے کو بندون کے حق سے اور اپنے عذاب سی یعنی گناہ میری بخشدے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ
قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ
رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جس جبکہ لیتے خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتے سب تعریف ہی خدا کی لیے جسنے کفایت کیا مجکو یعنی خلق سی بے پروا کیا مجکو اور جگہ دی مجکو یعنی مکان دیا رہنے کو کہ دفع کرتا ہی
سردی اور گرمی کو اور کھلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی بسبب دینے اوسچیز کے کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کہ دیا مجکو بہت
سا شکر ہی اللہ کے لیے ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کے اور مالک اوسکے اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیرے آگ سی یعنی اون چیزون سے کہ باعث
عذاب دوزخ کے ہین نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ شَکٰی خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَقُلْ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ
وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ
مِنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ
بِالْقَوِیِّ وَالْحَکِیْمُ بْنُ ظُھَیْرٍ الرَّاوِیْ قَدْ تَرَکَ حَدِیْثَہٗ بَعْضُ اَھْلِ الْحَدِیْثِ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید نے طرف نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین سوتا مین رات کو بسبب بیخوابی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جگہہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنی کے پس کہے یا الٰہی
پروردگار ساتون آسمانون کے اور اوسچیز کے کہ سایہ کیے ہوے ہین آسمان اوسپر اور اے پروردگار زمینون کے اور اوسچیز کے کہ اوٹھا رہی ہین زمینین یعنی مخلوقات
اور اے پروردگار شیطانون کے اور اون کے کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نے اونکو یعنی جن و انس مین سے میرے لیے پناہ دینے والا ہو ہر ایک سب مخلوقات اپنے کے سی اس سے کہ زیادتی
کرے مجپر کوئی انمین سے یا ظلم کرے غالب ہو پناہ چاہنے والا تیرا اور بزرگ ہی تعریف تیری اور نہین کوئی معبود سوای تیرے نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ ترمذی
نے کہا یہہ حدیث نہین اسناد اسکی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی اس حدیث کا تحقیق چھوڑدی ہی حدیث اوسکی بعضے اہل حدیث نے ف حکم ساتھہ زیر حا و کاف کے ہی اور
اصل نسخہ سید کیمین حکیم ساتھہ یا کے ہی اور حاشیہ پر لکھا ہی کہ صواب حکم ہی اور حصن حصین مین ہی کہ روایت کی یہہ طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے لیکن
انکی روایت مین بجای احمعین کے جمیعًا ہی اور بجای یبغی کے یبطغی ہی اور بجای جل ثناوک آخر تک کے وتبارک اسمک پس اسی لفظ پر تمام ہوئی ہی یہہ عا اومین

ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ
فَلْیَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَنُوْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَھُدَاہُ
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابی مالک سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ صبح کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے خاص واسطے خدا کی پروردگار عالمون کے یا الٰہی تحقیق مین

مانگتا ہون تجسی بھلائی اسدنکی کشایش اسکی یعنی مقصود کو پہونچون اور مدد اسکی یعنی اسدن مین مدد میری کرکہ نفس اور شیطان اور اور دشمنون پر غالب ہون
اور نور اسکا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہو اسمین اور برکت اسکی یعنی اس دن مین رزق حلال طیب ہاتھ لگے اور ہدایت اسکی یعنی عمل اور اعتقاد حق پر رہون اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اوس چیز کی سے کہ اسدنمین ہے اور برائی اوس چیز کی سے کہ پیچھے اسکی ہے پھر جبکہ شام کرے پس چاہیے کہ کہے مانند اسکی نقل کی یہہ ابو داؤد نے
ف شام کو یہہ دعا پڑہے تو بجای اصبحنا و اصبح الملک کے امسینا و امسی الملک پڑہے اور ہذا الیوم کی جگہہ ہذا اللیلۃ اور مذکر ضمیرون کی جگہہ مونث ضمیرین
پڑہے یعنی کی جگہہ ہا ع+ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اَسْمَعُکَ تَقُوْلُ کُلَّ غَدَاۃٍ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ
بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ تُکَرِّرُھَا ثَلٰثًا حِیْنَ تُصْبِحُ وَثَلٰثًا حِیْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ یَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِھٰؤُلَآءِ الدَّعَوَاتِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِہٖ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی بکرہ سی کہ کہا کہا مینے واسطے باپ اپنی کو
کہ ای باپ میری سنا مینے تمکو کہتے ہو ہر روز یا الٰہی عافیت دی مجکو بدن میری مین یا الٰہی عافیت دی مجکو شنوائی میری مین یا الٰہی عافیت دی مجکو بینائی میری مین نہین کوئی
معبود مگر تو مکرر پڑہتے ہو اوسکو تین بار وقت صبح کی اور تین بار وقت شام کی پس کہا ای بیٹے میری سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتے تھے ساتھہ ان
کلمون کی پس مین دوست رکھتا ہون کہ پیروی کرون حضرت کی سنت کی نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف اس مین اشارہ ہی اسپر دعا اور اور اعمال خیر کے کرنے مین
منظور اصلی بجالانا امر حضرت کا اور اتباع سنت اوسکی کا ہونہ جزء عمل اور قبولیت دعا ع+ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَآءُ وَالْعَظَمَۃُ لِلّٰہِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَالَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا سَکَنَ
فِیْھِمَا لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَہٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَہٗ فَلَاحًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ذَکَرَہُ النَّوَوِیُّ فِیْ
کِتَابِ الْاَذْکَارِ وَرَوَایَۃُ ابْنِ السُّنِّیْ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے کہتے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے
واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور بزرگی ذات کے اور بزرگی صفات کے خدا ہی کے لیے ہی اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتی ہی
رات مین اور دن مین سب اللہ ہی کے لیے ہین اور مخلوق ملک اوسکی ہین یا الٰہی کر اول اسدنکا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان
اوسکی کو سبب بر آمد حاجات کا اور آخر اوسکی کو سبب نجات کا ای بہت رحم کرنے والے سب رحم کرنیوالونکی ذکر کی یہہ حدیث نووی نے کتاب الاذکار مین ساتھہ
روایت ابن سنی کے ف ختم کیا حضرت نے اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین پر اسلیے کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہی جیسے ایک حدیث مین آیا ہی اور روایت کی حاکم نے مستدرک مین ابی امامہ سے
بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ متعین ہے اوپر کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار تو کہتا ہی اوسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین متوجہ ہی تجھپر پس مانگ ع
وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ
وَکَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ رَوَاہُ ع
اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابزی سی کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے جسوقت صبح کرتے صبح کی ہمنے اوپر دین اسلام
اور کلمہ توحید کے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور اوپر دین نبی اپنی کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اوپر دین باپ اپنی ابراہیم کے کہ دین باطل سی بیزار
ہوکر متوجہ تھا دین حق پر اور نہ تھا ابراہیم مشرکون سے نقل کی یہہ احمد اور دارمی نے ف اوپر دین نبی اپنی کے انتہا ظاہر اس لفظ کا یہہ ہے کہ حضرت سب
تھا طرف خلق کے اور طرف اپنی بھی یا تعلیم امت کے لیے فرمایا ع+ **باب الدعوات فی الاوقات** باب ہی بیچ دعاؤ
متفرق کی بیچ وقتون مختلف کے ف جو اذکار کہ شارع سی کسی وقت یا کسی حال مین وارد ہوئی ہین مسنون ہی ہر کسیکو بجالانا اونکا اگر
ہو واسطے اتباع حضرت کے ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

Marfat.com

...احدکم اذا اراد ان یاتی اھلہ قال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطٰن وجنب الشیطان ما رزقتنا فانہ ان یقدر ...ھما ولد فی ذٰلک لم یضرہ شیطان ابدا متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک تمہارا ...ارادہ کرے صحبت کرنیکا بیوی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے کہے مدد چاہتے ہین ہم ساتھہ نام اللہ کے یا الٰہی دور رکھہ ہمکو شیطان سے اور دور رکھہ شیطان کو اوس اولاد سے کہ نصیب ...کرے تو ہمکو پس تحقیق شان یہہ ہے کہ اگر مقدر ہوا ویدا جاوے درمیان مرد و عورت کے فرزند اوس جماع مین ضرر نہین کرتا اوسکو شیطان کبھی نقل کی یہہ بخاری ...و مسلم نف اگر کوئی کہے کہ اکثر لوگ یہہ پڑھتے ہین اور فرزندا ونکی شیطان کے تصرف سے محفوظ نہین رہتے جواب یہہ ہے کہ ضرر نکرنے سے مراد یہہ ہے کہ شیطان اوسے کافر ...نکرسکتا پس اسمین اشارہ ہے طرف خاتمہ بخیر ہونے فرزند کے بسبب برکت ذکر اللہ کے اوسوقت یا معنی یہہ ہین کہ ضرر نہین پہونچاتا شیطان ساتھہ آسیب اور ...پاؤن ٹیڑھے کردینے کے اور مانند انکے اور کہا جوزی نے کہ نہین مسلط ہوتا شیطان اوسکے دین پر اور نہین ظاہر ہوتی مضرت اوسکی فرزند کے حق مین ...اور بعضون نے کہا مراد ضرر نہ پہونچانے سے یہہ ہے کہ شیطان اوسکی اونکی زور سے نہین مارتا ع وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ ...یقول عند الکرب لا الٰہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الٰہ الا اللہ رب السموٰت ...ورب العرش الکریم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے نزدیک شدت فکر و غم کی نہین کوئی ...رگ ہے بردبار نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار عرش بڑے کا نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار آسمانون کا اور پروردگار ...زمین کا اور پروردگار عرش بڑے کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن سلیمان بن صرد قال استبّ رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ و ...سلم ونحن عندہ جلوس واحدھما یسب صاحبہ مغضبا قد احمرّ وجھہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم کلمۃ لو ...قالھا لذھب عنہ ما یجد من الغضب لو قال اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم فقالوا للرجل الا تسمع ما یقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...قال انی لست بمجنون متفق علیہ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہ کہا برا کہا دو شخصون نے آپس مین نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم نزدیک ...حضرت کے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک اون مین سے بہت برا کہتا تھا دوسرے کو غصہ مین بھرا ہوا تحقیق سرخ ہوگیا تھا چہرہ اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ...کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ اگر کہے اوسکو البتہ جاتا رہے اوس سے وہ غصہ کہ پاتا ہے وہ یہہ ہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے پس کہا ...صحابہ نے اوس شخص کو کہ کیا نہین سنتا تو وہ چیز کہ فرماتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اوس نے کہ نہین تحقیق مین دیوانہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ حدیث نکالی گئی ہے اس آیت سے وامّا ینزغنک من الشیطٰن نزغ فاستعذ باللہ انہ ہو السمیع العلیم اور مین نہین دیوانہ یعنی یہہ کلمہ اوسکو ...نہین کہ کہتے ہین کہ دیوانہ ہوتا ہے اور مین نہین دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتھہ شریعت کے نہین تھا اور سمجھ دین مین نہین رکھتا تھا پس توہم کیا کہ یہہ دیوانہ ہے ...کنایہ یہہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطان کے بہکانے سے ہوتا ہے اوسکو یہہ مفید ہے اور کہا طیبی نے احتمال ہے کہ وہ شخص منافق ہو یا بدخو گنوار نسے ع وعن ...ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فسئلوا اللہ من فضلہ فانہا رأت ملکا واذا ...سمعتم نہیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطٰن الرجیم فانہ رأی شیطانا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ ...علیہ وسلم نے جب سنو تم آواز مرغون کی پس مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل اوسکا اس لیے کہ تحقیق وہ دیکھتی ہین فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدہے کی پس پناہ مانگو ساتھہ اللہ ...کے شیطان راندے ہوئے سے اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے شیطان کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مرغ فرشتے کو دیکھکر آواز کرتا ہے اوسوقت دعا کرو تا ...وہ آمین کہے اور بخشش چاہتے تمہارے لیے اور گدہے کی آواز سنکر اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم کہو اسلیے کہ وہ شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہے اور یہہ حدیث دلالت ...کرتی ہے اس پر کہ نیکونکو آنیکے وقت رحمت و برکت اوترتی ہے پس مستحب ہے اوسوقت دعا کرنا اور دلالت کرتی ہے اس پر کہ نازل ہوتا ہے غضب و عذاب کافرون پر

Marfat.com

پس مستحب ہے پناہ مانگنی وقت گذرنے کفار کے بخوف اسکے کہ پہونچا وسکو شر اونکی سے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب سوار ہوتے اونٹ پر حالت نکلتے مین طرف سفر کی کہتے اللہ اکبر تین بار پہر پڑہتے یہہ آیت پاک ہی وہ ذات کہ فرمان بردار کی واسطے ہماری یہہ سواری اور نہین تہے ہم واسطے اوسکے طاقت رکہنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کی البتہ پہرنیوالے ہین یا الٰہی تحقیق ہم مانگتے ہین تجسے بیچ اس سفر اپنی کے نیکی اور تقوٰی اور عمل سی جو راضی ہووے تو اوس سے یعنی قبول کری اوسکو یا الٰہی آسان کر ہمپر سفر ہمارا یہہ اور لپیٹ دے واسطے ہماری یعنی دفع کر درازگی اوسکی یا الٰہی تو ہی ہی صاحب یعنے نگہبان سفر مین اور خبرگیری کرنیوالا اہل مین یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری مشقت سفر کی سی اور بری حالت دیکہنے کی سی یعنی بسبب نقصان دیکہنے کے اہل و مال مین غمگین ہون اور حالت بری ہو اس سے پناہ مانگتا ہون اور برائی پہرنے کی سی مال مین اور اہل مین اور اولاد مین یعنی اس سے بہی پناہ ہی کہ سفر سی پہر کر اہل و مال مین نقصان وغیرہ دیکہون اور رنج اوٹہاؤن اور جسوقت کہ پہرتے حضرت سفر سی کہتے یہہ الفاظ اور زیادہ کرتے اون مین ہم پہرنے والے ہین یعنی سفر سی ساتہہ سلامتی کی طرف وطنون اپنی کی توبہ کرنیوالے ہین بندگی کرنیوالے ہین پروردگار اپنے کی لیے تعریف کرنیوالے ہین نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پناہ مانگتے محنت سفر کی سی اور بری حالت پہرنے کے سی اور نقصان سے بیچہی زیادتی یعنی اعمال صالح مین اور اہل و مال مین اور بد دعا مظلوم کی سے اور بری حالت دیکہنے کی سی اہل و مال مین نقل کی یہہ مسلم نے **وَفِيْ** پناہ مانگتے بد دعا مظلوم کی سے حقیقت مین پناہ مانگتے ہی ظلم سے کہ ظلم نکرون مین کسی پر تا مظلوم بد دعا نکرے مجہپر ح **وَعَنْ** خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی خولہ بیٹی حکیم کی سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہے جو کوئی اوترے کسی مکان مین یعنی سفر مین ہو یا حضر مین پہر کہے پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلموں اللہ تعالٰی کے کہ پوری ہین یعنی اسماء و صفات یا کتابین اوسکی برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی نہین ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز یہانتک کوچ کرے اوس منزل سی نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِيْ الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی مینے ایک بچہو سی کہ کاٹا مجکو رات گذری مین فرمایا خبردار ہوا گر کہتا تو اوسوقت کہ شام کی تو نی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلموں اللہ تعالٰی کے کہ پوری ہین برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی نہ ضرر پہونچاتا تجکو نقل کی یہہ مسلم نے **وَفِيْ** اور ترمذی کی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو وقت شام کی تین بار نہین ضرر کرتا اوسکو زہر یعنی کسی جانور کا اوس رات مین اور ایک روایت مین وقت صبح کی بہی پڑہنا اوسکا آیا ہی پس ایسا ہی فائدہ صبح کی پڑہنے مین ہوتا ہی کہ محفوظ رہتا ہی دن کو موذی چیزون سی اور معقل بن یسار صحابی سی منقول ہی کہ جسنے یہہ اعوذ پڑہی ستعین ہوتے مین اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی ع فی المرقات و شرح الحصن **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَآئِذًا

Marfat.com

باللہ من النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت ہوتی سفر مین اور وقت سحر کا ہوتا کہتی سنی سننے والی نے تعریف کرنی
میری خدا کی اور اقرار میرا ساتھہ خوبی نعمت اوسکی کہ ہمپر ہی ورب ہماری اور احسان کرنیہار ہمپر کہتی ہین ہم یہہ کلام پناہ چاہتی ہوئی ساتھہ خدا کی آگ سے
نقل کی یہہ مسلم **ز** وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض
ثلث تکبیرات ثم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ائبون تائبون عابدون
ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہرتی جہاد سی یا حج سی یا عمرہ سی تکبیر کہتی اوپر ہر جگہہ بلند کی زمین سی تین تکبیرین پہر کہتی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی نہین شریک
کوئی اوسکا اوسکی لیہ ہی ملک اور اوسکی لیہ ہی حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پہرنیوالی ہین یعنی طرف وطن کی توبہ کرنیوالی ہین عبادت کرنیوالی ہین یعنی اللہ
کو سجدہ کرنیوالی ہین یعنی اللہ کو واسطے پروردگار اپنی کی تعریف کرنیوالی ہین سچ کیا اللہ نی اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنی دین کی اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی
اور شکست دی کفار کی گروہونکو تنہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ز ف** یعنی غزوہ خندق مین کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوای یہود قریظہ اور نضیر کی جمع
ہوکر مدینہ پر آچڑہی تہی اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سی رکہتی تہی اللہ تعالی نی ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا **ع وعن**
عبد اللہ بن ابی اوفی قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب علی المشرکین فقال اللھم منزل الکتاب سریع الحساب
اللھم اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا بدعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دن جنگ احزاب کے مشرکون پر پس کہا یا الہی اوتارنیوالی کتاب کی جلدی کرنیوالی حساب کے یعنی دن قیامت کی کہ آوے دن مین سب سی حساب لیگا یا الہی
شکست دی گروہ کافرونکو یا الہی شکست دی اونکو اور ہلادی اونکو یعنی ثابت نرکہہ اونکو مقابلہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ز وعن** عبد اللہ بن
بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیہ طعاما ووطیۃ فاکل منہا ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی
بین اصبعیہ ویجمع السبابۃ والوسطی وفی روایۃ فجعل یلقی النوی علی ظہر اصبعیہ السبابۃ والوسطی ثم اتی بشراب فشربہ
فقال ابی وآخذ بلجام دابتہ ادع اللہ لنا فقال اللھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم رواہ مسلم اور روایت
ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس مہمان پس نزدیک لوگئی ہم طرف حضرت کی کہانا اور ایک چیز مانند مالیدہ کی پس کہایا
اوس مین سی پہر لائی گئی کہجور خشک پس تہی حضرت کہاتی اوسکو اور ڈالتی گٹہلی درمیان دونون اونگلیون اپنی کی اور اونگلی شہادت اور بیچ کی پہر لائی گئی پانی پس پیا اوسکو پہر کہا باپ میرے نے
اس حال مین کہ پکڑی تہی لگام جانور حضرت کی ادع اللہ سی میرے لیہ پس کہا حضرت نی یا الہی برکت دی انکی لیہ بیچ اوس چیز کی کہ روزی دی تونی اونکو اور بخش دے اونکو اور رحم کر انپر نقل کی یہہ مسلم **ز ف** پہلی روایت مین تو آیا کہ گٹہلیان ڈالتی تہی درمیان دونون اونگلیون کی اور دوسری مین یہہ کہ دونون اونگلیون کی پیٹہہ پر ڈالتی تہی
تطبیق انمین یہہ ہے کہ کبہی اوسطرح ڈالتی ہونگی اور کبہی اسطرح اور اونگلیون کی پیٹہہ پر اسلیئے ڈالتی تہی کہ تا ہاتہہ کا اندر کا رخ بہری نہین ستہرائی اندر کی اولی ہی باہر کی ستہرائی سی اور
اونگلیو سی مراد یہان ہاتہہ کی اونگلیان ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ سنت ہی پکڑنا اکابر اور مہمان کی رکاب اور لگام کا ازراہ تواضع اور خاطر داری کی اور اسطرح
سنت ہی دروازہ تک مہمان کی ساتہہ جانا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سنت ہی ضیافت کرنیوالی کی لیہ یہہ طلب دعا کی کرے مہمان سی اور سنت ہی مہمان کی لیہ یہہ دعا کرے
ضیافت کرنیوالی کی لیہ **ع الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** طلحۃ بن عبید اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان
اذا رای الہلال قال اللھم اہلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ رواہ الترمذی

Marfat.com

وقال هذا حديث حسن غريب روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت دیکھتی چاند کہتی یا الٰہی نکال تو اس چاند کو ہمپر ساتھہ امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کی رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف ہلال کہتی ہین پہلی اور دوسری اور تیسری رات کی چاند کو بعد اسکی قمر کہلاتا ہی پس جب حضرت ہلال دیکھتی تو دعا مذکورہ پڑہتی حاصل اسکا یہہ ہی کہ یا الٰہی اس مہینی مین ہم کو امن و ایمان و سلامت آفات سی اور احکام اسلام پر مستقیم رہین بعد ازان خطاب چاند کو کر فرماتی کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی اس مین دہی اونکا کہ جو چاند اور سورج کو پوجتی ہین اور رب سمجھتی ہین ع **وعن** عمر بن الخطاب وابی هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل رأى مبتلى فقال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلا الا لم يصبه ذلك البلاء كائنا ما كان رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن ابن عمر وقال الترمذي هذا حديث غريب وعمر وبن دينار الراوي ليس بالقوي اور روایت ہی عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سی کہ دونون نی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ دیکھی کسی مبتلای بلا کو پہر کہی سب تعریف اسطی اوس اللہ کی کہ بچایا مجکو اوس چیز سی کہ گرفتار کیا تجکو ساتھہ اوسکی اور بزرگی دی مجکو بہتون پر اون لوگون سی کہ پیدا کیا بزرگی دنیا مگر کہ نہین پہنچتی اوسکو یہہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابن عمر سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور عمر بن دینار راوی نہین قوی ف حاصل یہہ کہ جو کوئی مبتلای بلا کو دیکھکر یہہ دعا الحمد للہ الذی الخ تک پڑہتا ہی اوس بلا مین نہین گرفتار ہوتا اور بلا عام ہے خواہ بدنی ہو مانند برص و جذام اور اندہی ہونیکی اور سوای انکیکی اور خواہ بلای دینوی ہو مانند حاصل کرنی مال و جاہ اور مانند انکیکی اور خواہ بلای دینی ہو مانند فسق اور ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند انکیکی غرضکہ ہر طرح کی مبتلای بلا کو دیکھکر یہہ دعا پڑہی ولیکن لکہا ہی علمانی کہ جو کوئی مبتلا بیمار یکو دیکھی تو چپکی سی اسدعا کو پڑہی تا وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ مین یا دنیا مین کسیکو مبتلا دیکھی تو پکار کر پڑہی تا وہ باز رہی اور اگر دیکھی کہ پکار کر کہنی مین فساد ہوتا ہی تو اوسکو بہی دیکھکر چپکی پڑہی ع **وعن** عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من دخل السوق فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير كتب الله له الف الف حسنة ومحا عنه الف الف سيئة ورفع له الف الف درجة وبنى له بيتا في الجنة رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب وفي شرح السنة من قال في سوق جامع يباع فيه بدل من دخل السوق اور روایت ہی عمر رض سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص داخل ہو بازار مین اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک واسطی اوسکی اوسیکی لیی ہی بادشاہت اور اوسیکی لیی ہی تعریف وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہ مریگا اوسیکی ہاتہہ ہے بہلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکہتا ہی اللہ اوسکی لیی دس لاکہہ نیکیان اور دور کرتا ہی اوس سے دس لاکہہ برائیان اور بلند کرتا ہی اوسکی لیی دس لاکہہ درجے اور بناتا ہی اوسکی لیی گہر بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور شرح السنہ مین بدلے من دخل السوق کی یون ہی کہ جو شخص کہے یعنی کلمہ مذکور بیچ بازار جامع کی یعنی بڑی بازار کی کہ خرید و فروخت کیجاوی یعنی اکثر چیزین بکتی ہون اوس مین ف سبب اتنے ثواب کا یہہ ہی کہ بازار جگہہ غفلت اور جہوٹی قسمون اور جگہہ سلطنت شیطانونکی ہی ایسی جگہہ مین اللہ تعالیٰ کو یاد کرنی سی بہت ثواب پاتا ہی ع **وعن** معاذ ابن جبل قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو يقول اللهم اني اسألك تمام النعمة فقال اي شيء تمام النعمة قال دعوة ارجو بها خيرا فقال ان من تمام النعمة دخول الجنة والفوز من النار وسمع رجلا يقول يا ذا الجلال والاكرام فقال قد استجيب لك فسل وسمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا وهو يقول اللهم اني اسئلك الصبر فقال سألت الله البلاء فسله العافية رواه الترمذي اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہی کہتا ہی یا الٰہی تحقیق مین تجہسی پوری نعمت پس فرمایا کیا چیز ہی پوری نعمت پس کہا اوس شخص نی کہ یہہ دعا ہی کہ امید رکہتا ہون ساتہہ اوسکی مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا اور

اور نجات پانا دوزخ سے اور سنا حضرت نے ایک شخص کو کہ کہتا ہے ای صاحب بزرگی اور بخشش کی پھر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے صبر پس کہا مانگی تو نے اللہ سے بلا پس مانگ اوس سے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حاصل سری حدیث کا یہ ہے کہ وہ شخص نعمت دنیا کو نعمت پوری سمجھکر دعا اوسکی حاصل ہونیکی مانگ رہا تھا حضرت نے فرمایا کہ یہ فانی ہے نعمت پوری داخل ہونا جنت میں ہے اور نجات پانا دوزخ سے اور مانگی تو نے بلا یعنی اسلیے کہ صبر بلا پر ہوتا ہے پس مانگ عافیت کہ سب بلاؤں اور آفتوں سے نگاہ رکھے کہ بلا بری چیز ہے نہ مانگنی چاہیے اور اگر بلا نازل ہو صبر کرے **ع ح** **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِیْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک جگہ اور بہت ہوں اوس میں بیفائدہ باتیں پھر کہے پہلے اوٹھنے سے پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہیں تیری ساتھ تعریف تیرے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیری مگر کہ بخشا جاتا ہے واسطے اوسکے جو کچھ کہ ہوا اوس مجلس میں نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** لغط سے مراد یہاں وہ کلام ہے کہ جس سے گنہگار ہو اور بعضوں نے کہا لغط کے معنی ہیں کلام بیفائدہ اور اس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے ہیں یعنی اس دعا کے پڑھنے سے جو اوس مجلس میں گناہ یا بیفائدہ باتیں یا ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے پڑھنے سے جھاڑ دیتا ہے **ع** **وعن** عَلِیٍّ اَنَّهٗ اُتِیَ بِدَابَّةٍ لِیَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِیْلَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَیَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ یَقُوْلُ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ حاضر کیا گیا اونکے پاس جانور تاکہ سوار ہوں اوسپر جبکہ رکھا اپنا پاؤں رکاب میں یعنی ارادہ کیا پاؤں رکھنے کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑھا اوسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہے اوپر نعمتوں سواری کے اور سوائے اوسکی کے پھر کہا پاک ہے وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور کو اور نہ تھے ہم واسطے اوسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کے البتہ پھرنیوالے ہیں پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہے تو تحقیق میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر پس بخشش کر واسطے میرے پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو سوائے تیرے پھر ہنسے حضرت علی رض کہا گیا کس واسطے ہنسے تم ای امیر المومنین کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا میں نے پھر ہنسے پس کہا میں نے کس چیز سے ہنسے تم یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے پس جب کہتا ہے ای پروردگار میرے بخش واسطے میرے گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہے یہ بندہ کہ نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوائے میرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی رض بسبب تعجب دی حضرت کے ہنسے **ح** **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِیَدِهٖ فَلَا یَدَعُهَا حَتّٰی یَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ یَدَعُ یَدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا لَمْ یَذْكُرْ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت رخصت کرتے کسی شخص کو یعنی مسافر کو پکڑتے تھے ہاتھ اوسکا پس نہ چھوڑتے تھے ہاتھ اوسکو یہانتک کہ وہ شخص چھوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو یعنی یہ بسبب حسن خلق اور تواضع حضرت کے تھا اور فرماتے سونپا میں نے اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی

طلب کرتا ہون حفاظت دین و امانت تیری کی اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو اور ایک روایت مین ہی و خواتیم عملک یعنی بجای آخر عملک کے یہ لفظ ہے یعنی اعمال آخری تیری ہی سپرد اللہ تعالی کی کیو مطلب وہی ہی جو پہلی جملہ کا تہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ کی نہین ذکر کیا گیا لفظ و آخر عملک **ف** مراد امانت سی اموال ہین کہ لیر دی ین کرتا ہی ساتہہ اونکی لوگون سی اور بعضون نے کہا مراد امانت سی اہل و اولاد ہین

کہ گہر مین چہوڑ چلا **وعن** عبد اللہ الخطمی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع اللہ دینکم و امانتکم و خواتیم اعمالکم رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ خطمی سے کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتی رخصت کرنی لشکر کا فرماتی سونپا مینی اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہاری نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ انی اریدُ سفرا فزودنی فقال زودک اللہ التقوی قال زدنی قال و غفر ذنبک قال زدنی بابی انت و امی قال و یسر لک الخیر حیثما کنت رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا یا رسول اللہ تحقیق مین ارادہ رکہتا ہون سفر کا پس توشہ دیجیی مجکو یعنی دعا کیجیی کہ برکت اوسکی ساتہہ میری سفر مین ہانند توشہ کی ہو پس فرمایا توشہ دی تجکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری نصیب کری کہ توشہ راہ آخرت کا ہی کہا اور سے زیادہ دعا کر و میری لیی فرمایا اور بخشی اللہ گناہ تیری کہا زیادہ دعا کیجیی میری لیی قربان ہو باپ میرا تمہاری اور ماں میری فرمایا اور آسان کری تیری لیے اور توفیق دی تجکو بہلائی دین و دنیا کی جہان ہو تو نقل کی یہہ ترمذی نی او کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ انی اریدُ ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ و التکبیر علی کل شرف فلما ولی الرجل قال اللہم اطوِ لہ البعد و ہوّن علیہ السفر رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین ارادہ کہتا ہون سفر کا پس مجکو نصیحت فرمایی فرمایا لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہ بلند کی پس جب پیٹہہ پہیری اوس شخص نے کہا حضرت نی یا الہی لپیٹ اسکی لیی دوری سفر کی یعنی دور کر مشقت سفر کی بسبب نزدیک کر دینی مسافت دراز کی اور آسان کر اوسپر سفر یعنی سب امور سفر کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** لازم کر اپنی تقوی خدا کا یعنی ڈر اللہ تعالی سی اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہ کی چیزونکو اور اون چیزونکو کہ زیادہ ہین حاجت سی اور غفلت کو اور خطرہ ملسوی اللہ کو اور غیر خدا پر اعتماد کرنیکو ع **وعن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض ربی و ربک اللہ اعوذ باللہ من شرک و شر ما فیک و شر ما خلق فیک و شر ما یدب علیک و اعوذ باللہ من اسد و اسود و من الحیۃ و العقرب و من شر ساکن البلد و من شر والد و ما ولد رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی پہر آتی رات کہتی اے زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی تیری برائی سی یعنی جو کہ تیری ذات مین برائی ہی مثل خسف وغیرہ کی اور برائی اوسچیز کی سی کہ تجمین ہی یعنی پانی یا کوئی بوٹی ایسی مین سی پیدا ہو کہ کسیکو ہلاک کری اس سے بہی پناہ مانگتا ہون اور برائی اوسچیز سی کہ پیدا کی گئی تجمین یعنی نہ ہو دل جانور اور اور چیزین ہلاک کرنی والین اور برائی اوسچیز کی سی کہ چلتی پہرتی ہین تجمین یعنی حشرات الارض اور حیوانات کہ ضرر پہونچاتی ہین اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی شیر سی اور کالے سانپ سے اور ہر طرح کی سانپ سی اور بچہو سی اور برائی رہنی والون شہر کی سی یعنی آدمیون کی برائی سی اور بعضون نے کہا کہ مراد جن ہین کہ ہر شہر و ہر زمین مین رہتے ہین اور برائی جننی والی کی سی اور اوسچیز کی سی کہ جنا یعنی شرابلیس کی سی اور اولاد اوسکی سی یا ہر جننی والی کے شر سی اور اولاد اوسکی سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عزّ اقال اللہم انت عضدی و نصیری بک احول و بک اصول و بک اقاتل رواہ الترمذی و ابو داؤد اور روایت ہے

Marfat.com

انس سے کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے یا الٰہی تو ہی معتمد علیہ میرا یعنی تجہی پر بہروسا ہی تجہی ہر امر مین اور مددگار میرا ساتہہ قوت تیری کے حیلہ کرتا ہون مین اور دفع کرتے مگر کفار کے اور ساتہہ قوت تیری کے حملہ کرتا ہون دشمنان دین پر اور ساتہہ مدد تیری کے لڑتا ہون مین یعنی دشمنان دین سے نقل کی یہہ ترمذی کی اور ابوداؤد نے **وعن** ابی موسیٰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خاف قوما قال اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے جسوقت اندیشہ کرتے کسی قوم سے کہتے یا الٰہی تحقیق ہم کرتے ہین تجکو مقابل کفار کے یعنی مانگتے ہین تجسے یہہ کہ دفع کرے تو شر انکی ہمسے اور حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان انکے اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتہہ تیری برائی اونکی سے نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد نے ف حصن حصین مین لکہا ہی کہ جو کوئی ڈرے دشمن سے یا اور کسی سے پس پڑہنا لایلاف قریش کا امان ہی ہر برائی سے یہہ عمل مجرب ہی ع **وعن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من بیتہ قال بسم اللہ توکلت علی اللہ اللھم انا نعوذ بک من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجہل او یجہل علینا رواہ احمد والترمذی والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ ابی داؤد وابن ماجۃ قالت ام سلمۃ ما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللھم انی اعوذ بک ان اضل او اضل او اظلم او اظلم او اجہل او یجہل علی اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے جسوقت کہ نکلتے اپنے گہر سے کہتے نکلتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کے بہروسا کیا مینے اللہ پر یا الٰہی تحقیق ہم پناہ مانگتے ہین ساتہہ تیری اس سے پہسلین ہم یعنی بغیر قصد کے گناہ کرین یا گمراہ ہوین ہم یعنی قصداً گناہ کرین یا ظلم کرین ہم یا ظلم کیے جاوین یا جہل کرین ہم یا جہل کیا جاوے ہمپر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کے یون ہی کہ کہا ام سلمہ نے نہین نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر سے کبہی مگر کہ اوٹہائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پہر کہا یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سے کہ گمراہ ہون مین یا گمراہ کیا جاون یعنی کوئی گمراہ کردے مجہے یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاون مین یا جہل کرون مین یا جہل کیا جاوے مجہپر **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج الرجل من بیتہ فقال بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقال لہ حینئذ ھدیت وکفیت ووقیت فتنحی لہ الشیطن ویقول شیطان اخر کیف لک برجل قد ھدی وکفی ووقی رواہ ابوداؤد والترمذی الی قولہ لہ الشیطن اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے کوئی شخص اپنے گہر سے پہر کہے نکلتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کے بہروسا کیا مینے اللہ پر نہین پہرنا گناہ سے اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کے کہا جاتا ہی اوسکو اوسوقت یعنی ندا کرتا ہی اوسکو فرشتہ کہ اے بندے اللہ کے راہ راست دکہایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو یعنی جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب بلاؤن سے پس کنارے ہو جاتا ہی اوس سے شیطان اور کہتا ہی دوسرا شیطان یعنی لوس شیطان کی تسلی کر لیگا کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب بلاؤن سے نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے لفظ لہ الشیطان تک کتاب ابن سنی مین ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ نقل کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ کونسی چیز منع کرتی ہی ایک تمہاری کو جسوقت کہ تنگ ہو اوسپر امر معیشت کا پڑہے اوس کو کہ جسوقت کہ نکلے گہر سے بسم اللہ علی نفسی ومالی ودینی اللھم رضنی بقضائک وبارک لی فیما قدرت لی حتی لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت یہہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی مین ہی + اور ابن ماجہ مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نکلے اپنے گہر سے طرف نماز کی پس کہے اللھم انی اسئلک بحق ممشای ھذا فانی لم اخرج اشرا ولا بطرا ولا ریاء ولا سمعۃ وخرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک فاسئلک ان تعیذنی من النار وان تغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت متوجہ ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اوسپر بذات خود اور استغفار کرتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے ف راہ راست دکہایا گیا یعنی توفیق دیا گیا نام خدا کا لیا اور توکل اوسپر کیا اور لاحول پڑہی یعنی اپنی کو عاجز

جانا راہ راست پائی تو نے اسلیے کہ راہ راست یہی ہے کہ بندہ یاد خدا میں رہے اور اپنے کام سپرد اوسکے کرے بیت کار خود ا بخدا باز گذار کت نی بہتر از ین بہتر کا

وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولج الرجل بیتہ فلیقل اللھم انی اسالک خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ ولجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا ثم لیسلم علی اھلہ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو اپنے گھر میں پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی داخل ہونیکی اور بھلائی نکلنے کی یعنی آنا اور نکلنا تیرا بھلائی کے ساتھ ہے نام اللہ کا داخل ہوئے ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہے بھروسا کیا ہمنے پھر سلام علیک کرے اپنے اہل پر نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** حصن حصین میں بھی یہہ دعا ابو داود سے نقل کی گئی ہے اسمیں بعد لفظ ولجنا کے وبسم اللہ خرجنا بھی ہے پھر ابو داود میں جو دیکھا اوس میں بھی یہہ جملہ موجود ہے پس مولف مشکوۃ کا یا کاتب اوسکا اس جملہ کو لکھنا بھول گیا ہوگا اور پھر سلام علیک کرنے کو لکھا ہے علمانے کہ اگر گھر میں کوئی نہو تو بھی سلام کرے ساتھ نیت ملائکہ کے کہ وہاں ہیں اسطرح السلام علی عباد اللہ الصالحین ح مولف **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفا الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا دیتے آدمی کو یعنی ارادہ کرتے دعا کا جبکہ نکاح کرتا کہتے برکت دی اللہ تعالیٰ اوسکی تیرے اور برکت دی تیرے دونوں کو یعنی میان بیوی کو یعنی رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمہارے بیچ بھلائی کے یعنی طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت سے رہو اور سلوک رہے آپس میں اور اولاد نیک ہو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امراۃ او شتری خادما فلیقل اللھم انی اسالک خیرھا وخیر ما جبلتھا علیہ واعوذ بک من شرھا وشر ما جبلتھا علیہ واذا اشتری بعیرا فلیاخذ بذروۃ سنامہ ولیقل مثل ذلک وفی روایۃ فی الامرءۃ والخادم ثم لیاخذ بناصیتھا ولیدع بالبرکۃ رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اوسنے نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اوسنے نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے اور عبد اللہ نے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کرے ایک تمہارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی اسکی یعنی بھلائی اسکی ذات کی اور بھلائی اوسچیز کی کہ پیدا کیا تو نے اوسکو اوسپر یعنی اخلاق اچھی اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اوسکی سے اور برائی اوسچیز کی سے کہ پیدا کیا تو نے اوسکو اوسپر یعنی بری اخلاق و افعال اور جب کہ خریدے اونٹ پس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اوسکی کو اور کہے مانند اسکے یعنی دعا مذکورہ پڑھے ایک روایت میں بیچ عورت اور بردی کے یوں آیا ہے کہ پھر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردی کی اور دعا کرے ساتھ برکت کے نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** دعا کرے ساتھ برکت کے یعنی اوپر کی دعا پڑھے یہہ بات سمجھی جاتی ہے حصن حصین سے اور کہا جزری نے کہ اگر اور جانور خریدے تو اسیطرح پڑھے ع **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوات المکروب اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا غمزدہ کی یعنی اسکی پڑھنے سے غم جاتا رہتا ہے یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میری کی ایک لحظہ اسلیے کہ وہ دشمن بڑا میرا ہے اور عاجز ہے نہیں قدرت رکھتا حاجت روائی کی اور درست کرے میرے لیے کام میرا سب نہیں کوئی معبود سوای تیرے **ف** یہہ ابو داود نے **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رجل ھموم لزمتنی ودیون یا رسول اللہ قال افلا اعلمک اذا قلتہ اذھب اللہ ھمک وقضی عنک دینک قال قلت بلی قال قل اذا اصبحت واذا امسیت اللھم انی

... ...

اور پاکی بیان کرتی ہین تیری ساتھہ تعریف تیری کی نہین کوئی معبود سوای تیری بخشش چاہتا ہون مین تجھسے اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل کی یہہ رزین نے

وعن قتادۃ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الہلال قال ہلال خیر ورشد ہلال خیر ورشد امنت بالذی خلقک ثلث مرات ثم یقول الحمد للہ الذی ذہب بشہر کذا وجاء بشہر کذا رواہ ابوداود

اور روایت ہی قتادہ سی پہونچا اوسکو یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جبکہ دیکہتے ماہ کو کہتے چاند ہی بہلائیکا اور ہدایت کا چاند ہی بہلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا مین ساتھہ اوس ذات کی کہ پیدا کیا تجکو یعنی ای چاند یہہ بہی تین بار کہتے پہر کہتے سب تعریف ہی واسطے اوس خدا کی کہ لیگیا اوس مہینے کو اور لایا اس مہینے کو یعنی ماہ گذشتہ اور آیندہ کا نام لیتے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** کہتے یعنی بعد کہنے اللہ اکبر کی یہہ کہتے ہلال خیر ورشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی مین آیا ہی حدیث ابن عمر کی سی اور چاند ہی بہلائی اور ہدایت کا یہہ بمعنی دعا کی ہی یعنی اس چاند مین بہلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہی بطور فال نیک کی

وعن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کثر ہمہ فلیقل اللہم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک وفی قبضتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضائک اسالک بکل اسم ہو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استاثرت بہ فی مکنون الغیب عندک ان تجعل القرآن ربیع قلبی وجلاء ہمی وغمی ما قالہا عبد قط الا اذہب اللہ غمہ وابدلہ بہ فرحا رواہ رزین

اور روایت ہی ابن مسعود سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اوسکو پس چاہیے کہ کہی یا الہی تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا ہون بندہ تیری کا اور بیٹا ہون لونڈی تیری کا اور تیری قبضہ مین ہون یعنی تیری ملک و تصرف مین ہون بال پیشانی میری بیدی تیری ہاتہہ مین ہین یعنی نہین حرکت و قوت مگر ساتھہ مدد تیری کی جاری ہی میری حق مین حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف اور کوئی روکنیوالا نہین جو کہی اور چاہی وہی ہو عدل ہی میری امر مین قضا تیری مانگتا ہون مین تجھسے ساتھہ وسیلہ ہر نام کی کہ وہ واسطے تیری ہی نام رکہا تو نے ساتھہ اوسکی ذات اپنی کا یا اوتارا تو نے اوسکو کتاب اپنی مین یا سکہایا تو نے وہ اسم کسیکو مخلوق اپنی سی یعنی انبیا کو الہام کیا یا بغیر ذکر کرنیکے کتاب مین یا اختیار کیا تو نے اوسکو پیچ پردہ غیب کے نزدیک اپنے یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہین سوای تیری یہہ کہ کردے قرآن کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکہون میری کی اور دور کرنیوالا غم میرا کا اور لیجانیوالا اندیشہ اور غم میرا کا نہین کہتا اوسکو کوئی بندہ کبہی مگر دور کرتا ہی اللہ تعالی غم اوسکا اور بدل دیتا ہی جگہہ غم کی خوشی کو نقل کی یہہ رزین نے

وعن جابر قال کنا اذا صعدنا کبرنا واذا نزلنا سبحنا رواہ البخاری اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ہم جب چڑہتے تہے یعنی بلند جگہہ پر اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے سبحان اللہ کہتے نقل کی یہہ بخاری نے

وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اغمہ امر یقول یا حی یا قیوم برحمتک استغیث رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ولیس بمحفوظ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب غمگین کرتا اونکو کوئی امر کہتے ای زندہ ای قائم رکہنیوالی یعنی مخلوق کی ساتھہ رحمت تیری کی فریاد رسی چاہتا ہون نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہین محفوظ **ف** اور روایت کی یہہ حاکم اور ابن سنی نے ابن مسعود سی اور روایت کی حاکم اور نسائی نے حضرت علی رض سی مرفوع اوسکی لفظ یہہ ہین ویکرر وہو ساجد یا حی یا قیوم یعنی بار بار کہتے یا حی یا قیوم حالت سجدہ مین

وعن ابی سعید الخدری قال قلنا یوم الخندق یا رسول اللہ ہل من شیء نقولہ فقد بلغت القلوب الحناجر قال نعم اللہم استر عوراتنا وآمن روعاتنا قال فضرب اللہ وجوہ اعدائہ بالریح وہزم اللہ بالریح رواہ احمد اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا عرض کیا ہمنے دن خندق کی یا رسول اللہ کیا ہی کوئی چیز یعنی کوئی دعا کہ پڑہین ہم اوسکو یعنی تا فتح ہو پس تحقیق پہونچے ہین دل جگر گردن

Marfat.com

یعنی ہدایت و شواری اور محنت لاحق ہوتی ہو فرمایا ہان وہ یہہ ہی یا الوٹ ہانک عیب ہمارے اور امن مین کہہ ہمکو ڈر ہمارے سو کہا ابو سعید نے پس ہاری اللہ نے موہنہ دشمنون اونکے ساتہہ باو کی اور شکست دی اللہ نے ساتہہ باو کی نقل کی یہہ احمد نے **ف** دن خندق کے کہ اوسکو غزوہ احزاب بہی کہتے ہین اللہ تعالی نے ہوای تند مسلط کی کافرون پر کہ ہانڈیان اونکی اولٹ دین اور خیمے اوکہاڑ دالے اور طرح طرح کی تکلیفین پہونچاکر تباہ و برباد کیا ۔ع **وعن** بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا صَفْقَۃً خَاسِرَۃً رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے تہے بازار مین کہتے آیا مین ساتہہ نام اللہ کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بہلائی اوس بازار کی یعنی رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اوس مین اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہے یعنی لوگ اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیرے برائی اوسکی سی اور برائی اوسچیز کی سی کہ اسمین ہی یعنی عقد بین فاسدہ اور نقصان اور لوگ مفسد یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے اس سے کہ پہونچے مجہ پر اس مین معاملہ نقصان کی کو نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **بَابُ الْاِسْتِعَاذَۃِ** باب ہی بیچ بیان پناہ مانگنے کی **ف** یعنی اس مین ایسی دعائین ہین کہ اوسمین واقع ہوا ہی پناہ مانگنا اکثر چیزون سے اور اختلاف کیا ہی علماء نے کہ کلام اللہ پڑہنے کے پہلے افضل اعوذ باللہ پڑہنا ہی یا استعیذ باللہ اکثر کہتے ہین کہ استعیذ باللہ افضل ہے اسلیے کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہی کہ فرمایا ہی فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار مین اعوذ باللہ بہی وارد ہوا ہے ۔ع ۔ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کے مشقت بلا کی سی اور پہونچنے بدبختی کی سی اور بری تقدیر سی اور خوش ہونے دشمنون کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بلاء اور درک حالت کو کہتے ہین کہ امتحان کیا جاوے اور فتنہ مین ڈالا جاوے آدمی اوسمین اور دشوار ہو اوسپر اور جہد کے معنی ہین مشقت و نہایت پس مراد اس سے مصیبتین ہین کہ پہونچین آدمی کو دین یا دنیا مین اور عاجز ہو اوسکے دفع کرنے سی اور صبر نہ کر سکے اونکے واقع ہونے پر اور بری تقدیر سی مراد وہ چیز ہی کہ بری ہو آدمی کے حق مین اور خوش ہونے دشمنون کی سی یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا مین ہمکو نہ پہونچے کہ دشمن خوش ہون پس یہہ دعا جامع ہی سب مطالب کو ۔ع ۔ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری اندیشہ سی اور غم سی اور عاجز ہونے سی اور سستی سی اور نامردی سی اور بخیلی سی اور بوجہ دین کے سی اور غلبہ لوگون کے سی یعنی ظالمون کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری سستی سی یعنی طاعت مین اور بڑہاپے سے یعنی بسبب بڑہاپے کی بیحواس ہونے اور اعضا ناکارہ ہونے سی اور چٹی سی یا قرض سی اور گناہ سی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب آگ کی سی اور فتنہ آگ کی سی اور فتنہ قبر کی سی اور عذاب قبر کی سی اور برائی فتنہ دولت کی سی اور برائی فتنہ فقر کی سی اور برائی فتنہ کانے دجال کی سی یا الٰہی دہو گناہ میرے ساتہہ پانی برف اور اولی کے یعنی پاک کر مجہکو گناہون سے ساتہہ طرح طرح کی مغفرتون کے جیسیکہ پاک کرتی ہین یہہ چیزین میل سی اور پاک کر دل میرے کو یعنی بری اخلاق سے

Marfat.com

جیسا پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سے اور دوری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میری کے جیسے کہ دوری رکھی تو نی درمیان مشرق اور مغرب کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ف عذاب آگ کی سی یعنی پناہ مانگتا ہون اس سی کہ ہون دوزخیون سی کہ وہ کفار ہین اس لیے کہ عذاب کافر ہی دیر جاوینگا اور موحد ادب دیے جاوینگا اور پاک کیے جاوینگا ساتھہ آگ کی نہ عذاب اور فتنہ آگ کی سی مراد ہین وہ چیزین کہ باعث عذاب آگ و قبر کی ہین یعنی گناہ اور فتنہ قبر سی مراد ہی متحیر ہونا پیچ جواب منکر و نکیر کی اور عذاب قبر سی مراد ہی مارنا لوہی کی گرزون سے اور اور عذاب ہونا اوسکو کہ جواب نہ دی سکیگا اور مراد قبر سی برزخ ہی خواہ قبر ہو یا اور کچھہ اور فتنہ دولت کا ہی تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سی اور خرچ کرنا اوسکو گناہ مین اور فخر کرنا ساتھہ مال و جاہ کی اور فتنہ فقر کا ہی حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا اونکی مالون مین اور نہ راضی ہونا اوس چیز پر کہ قسمت مین کی ہے اللہ تعالے نی اور اور چیزین مانند ان کے اور اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزون سے امن مین کیا تہا لیکن پناہ مانگی واسطے تعلیم امت کے

وعن زید بن ارقم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والبخل والھرم وعذاب القبر اللھم آت نفسی تقواھا وزکھا انت خیر من زکھا انت ولیھا ومولاھا اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوۃ لا یستجاب لھا رواہ مسلم اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عاجز ہونے سے یعنی نہ قدرت رکھنی سی طاعت پر اور سستی سی یعنی البتہ کاموتین آورنا مردی سی اور بخیلی سی اور بڑہاپی سی یعنی ناکارہ ہونی اعضا اور بیحواسی سی بسبب بڑہاپی کی اور عذاب قبر کی سی یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور مارنا گرزون سے اور ڈنک مارنا بچھوونکا اور ڈسنا سانپونکا اور مانند انکی یا الہی دی نفس میری کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہترین اون شخصونکا ہی کہ پاک کرتی ہین اوسکو تو کارساز ہی اوسکا اور مالک ہی اوسکا یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نفع دی اور اوس دل سی کہ نہ ڈری یا تسکین نہ پاوی ساتھہ ذکر اللہ کی اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو یعنی حریص ہو اور جو کچھہ اللہ نی دیا اوسپر قناعت نکری اور اوس دعا سی کہ نہ قبولیت کیجاوی واسطے اوسکی نقل کی یہہ مسلم ف اوس علم سی کہ نہ نفع دی یعنی اوس علم سی کہ نہ عمل کرون اوسپر اور نہ سکھاؤن اوسکو لوگون کو اور نہ درست کری اخلاق و افعال کو یا اوس علم سی کہ نہ احتیاج ہو طرف اوسکی دین مین یا اوس علم سی کہ نہ ہوا اوسکی سیکھنی مین اذن شرعی اور کہا ابو طالب مکی نی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ مانگی ایک قسم علم کی سے جیسیکہ پناہ مانگی شرک اور نفاق اور بری اخلاق سی اور جس علم کی ساتھہ تقوی نہو تو وہ ایک باب ہی ابواب دنیا سی اور ایک قسم ہی قسمون ہوا کی سے ع

وعن عبد اللہ بن عمر رض قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاءۃ نقمتک وجمیع سخطک رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ دعاؤن مین سی دعا یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کی سی اور بدلنی عافیت تیری کی سی یعنی مثلا بدلی صحت کی بیماری ہوا اور بدلی غنا کی محتاجگی وغیر ذلک اور ناگہانی عذاب تیری سی اور سب غصون تیری سی نقل کی یہہ مسلم ف مراد نعمت سی ایمان اور اسلام اور نیکیان اور عرفان ہی ع

وعن عائشۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی اوس کام کی سی کہ کیا مینی اور برائی اوس کام کی سی کہ نہین کیا مینی نقل کی یہہ مسلم ف یعنی جو بری کام کر چکا ہون اونکی برائی سی پناہ مانگتا ہون یعنی اوپر عذاب نہو اور بخشی جاوین اور جو کام نہین کیی ہین اونکی برائی سے بہی پناہ مانگتا ہون یعنی آیندہ کو کوئی کام ایسا نہ کرون کہ باعث نارضامندی تیری کا ہو یا بسبب ترک کی نیکی کا ہو یا بسبب تری کی بری کامونکی عجب نہ کرون بلکہ محض تیری فضل سی جانون ع

وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت

وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ

علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی یا الٰہی واسطے تیری فرمان برداری کی مینی اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین اور تجہی پر

توکل کیا مینی اور تیری ہی طرف رجوع کی مینی یعنی گناہون سی طرف طاعت تیری کی رجوع کی مینی اور ساتہہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین یعنی کافرون سی یا الٰہی تحقیق مین پناہ

مانگتا ہون ساتہہ عزت تیری کی نہین کوئی معبود مگر تو اس سی کہ گمراہ کریتو مجکو تو زندہ ہی کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ

مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری

چار چیزون سی اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس دل سی کہ نہ عاجزی کری اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سی کہ نہ قبول کیجاوی نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد

اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبداللہ بن عمرو سی اور نسائی نی ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سی **وَعَنْ** عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتی پانچ چیزون سی نامردی سی اور بخیلی سی اور برائی عمر کی سی یعنی اتنی عمر ہو کہ قوی اور حواس مین فرق آجاوی

اور قوت طاعت کی نہ ہی اور فتنہ سینہ کی سی یعنی سینہ مین بری اخلاق اور بری عقائد جگہہ پکڑین یا حق بات نہ قبول کری اور متحمل بلا و نکانہوا نسی پناہ مانگتی اور

پناہ مانگتی عذاب قبر کی سی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ

بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ تہی رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری محتاجگی سی اور کمی سی اور ذلت سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ ظلم کرون مین

یا ظلم کیا جاؤن مین نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی **ف** مراد محتاجگی سی محتاجگی دلکی ہی یعنی دل حریص ہو جمع کرنی مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہی کہ اوسپر

صبر نہو پس حقیقت مین پناہ مانگی فتنہ محتاجی کی سی اور کمی سی مراد ہی کمی نیکیون کی نہ کمی مال کی اسلیے کہ حضرت ذو اختیار کی تہی کمی مال کی اور مکروہ جانتی تہے

کثرت مال کو یا کمی سی مراد وہ کمی مالکی ہی کہ قوت لایموت کو کفایت نکری اور حرج ہو عبادت کی کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ کمی صبر کی مراد ہی اور مراد ذلت سی ذلت

بسبب گناہونکی ہی کہ اللہ کی نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہی یا مراد ہی ذلیل ہونا اغنیا کی نظر مین بسبب مسکینی کی ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی

ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری خلاف سی اور نفاق سی اور بری خلقون سی نقل کی یہہ ابو داؤد اور

نسائی نی **ف** خلاف سی یعنی مخالفت حق سی اور بعضون نی کہا خلاف و عداوت سی آپس مین اور نفاق سی سب اقسام نفاق کی مراد ہین خواہ نفاق عقیدہ مین ہو

یا عمل مین یعنی دل مین کفر رکہنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سی خلاف اوسپر کہ دل مین ہی اور بہت جہوٹ بولنا اور خیانت امانت مین کرنی اور بدکہاؤ کرنا

وقت لڑنیکی اور خلاف وعدہ کرنا وغیر ذلک ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ

بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ تحقیق

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری بہوک سی پس تحقیق وہ برا ہی ہمخواب اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری خیانت سی پس تحقیق

وہ بری خصلت اندر کی ہی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ **ف** بہوک سی اس لیے پناہ مانگی کہ اس سی ضرر ہوتا ہی آدمی کی بدن اور قوی اور

Marfat.com

حواس مین اور فتور آتا ہی حضور مین اور عبادت کے کرنے مین پس ہوتی ہی بری وہ ہی کہ موجب ضرر کی اور اکثر ہوا ور جو کہ ریاضت کرلیے بطور اعتدال کی اور موافق حال کی ہو بری نہین بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت و سلامتی بدن کی ہی بیماریون سے اور خیانت سے مراد ہی نافرمانی کرنی اللہ و رسول کی اور خیانت کرنی لوگون کی مالون اور بھیدون مین چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہہ آیت یاایہا الذین آمنو لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم ع **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذبک من البرص والجذام والجنون ومن سیئ الاسقام رواہ ابوداؤد والنسائی **اور** روایت ہی انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کوڑہ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بری بیماریون سے نقل کی یہہ ابوداؤد و نسائی **ف** بری بیماریون سے اسکو تعمیم بعد تخصیص کے کہتے ہین یعنی پہلے خاص بری بیماریون سے پناہ مانگی پھر عام مانند استسقاء اور دق وغیرہا کے انسے اسلیے پناہ مانگی کہ اکثر لوگ گھبرا جاتے ہین اور ہیئت متغیر ہو جاتی ہی اور آدمی آدمیت سے نکل جاتا ہی اور ہمیشہ رہتی ہین بخلاف اور بیماریون کے مانند بخار و درد سر وغیرہا کے کہ اون مین یہہ حال نہین ہوتا اور رنج کم ہوتا ہی اور ثواب بہت اور کہا ابن مالک نے حاصل یہہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ احتراز کرتے ہون لوگ صاحب اوس مرض سے اور نہ منتفع ہوتے ہون اوسکے لوگ نہ وہ منتفع ہوتا ہون سے اور عاجز ہو بسبب اوس مرض کے اللہ کے حقون سے اور ہمدردی کے حقون سے تو مستحب ہی پناہ مانگنی اوس سے انتہی اور کوڑہ اور جذام بالطبع متعدی نہین ہین یعنی کسیکو لگ نہین جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بسبب بدن لگانی کوڑہی یا جذامی سے چیپ لگ کر یہہ بیماریان پیدا ہو جاتی ہین معاذ اللہ ع **وعن** قطبۃ بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذبک من منکرات الاخلاق والاعمال والاھواء رواہ الترمذی **اور** روایت ہی قطبہ بن مالک سے کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری بری خلقون سے اور بری عملون سے اور بری خواہشون سے نقل کی یہہ ترمذی **ف** منکر اوسکو کہتے ہین کہ نہ معلوم ہو بھلائی اوسکی شرع سے یا معلوم ہو برائی اوسکی شرع سے اور مراد اخلاق سے اعمال باطن کے ہین حاصل یہہ کہ بری اعمال دل کی سے مانند حسد و کینہ وغیرہا کی پناہ مانگتا ہون اور بری اعمال سے مراد بری افعال ظاہر کے ہین اور بری خواہشون سے مراد بری عقیدے ہین ع **وعن** شتیر بن شکل بن حمید عن ابیہ قال قلت یا نبی اللہ علمنی تعویذا اتعوذ بہ قال قل اللھم انی اعوذبک من شر سمعی وشر بصری وشر لسانی وشر قلبی وشر منیی رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی **اور** روایت ہی شتیر بن شکل بن حمید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شکل سے کہا کہ کہا مینے اے نبی اللہ کے سکھاؤ مجکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ پناہ پکڑون ساتھہ اوسکے فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی شنوائی اپنی کے سے یعنی نہ سنون اوس سے کلام بد اور برائی بینائی اپنی کے سے یعنی بری چیز اوس سے نہ دیکھون اور برائی زبان اپنی کے سے یعنی کلام برے اور بیفائدہ اوس سے نہ کرون اور برائی دل اپنے کے سے یعنی بری عقیدے اور حسد و کینہ وغیرہ دلمین نہ آوین اور بری کام پر ارادہ مصمم نکرون اور برائی منی اپنی کے سے یعنی زنا مین صرف نہ ہو اور بنظر شہوت سے کسی کو مذکیرون نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی **وعن** ابی الیسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اعوذبک من الھدم واعوذبک من التردی ومن الغرق والحرق والھدم واعوذبک من ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذبک ان اموت فی سبیلک مدبرا واعوذبک من ان اموت لدیغا رواہ ابوداؤد والنسائی وزاد فی روایۃ اخری والغم **اور** روایت ہی ابو الیسر سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی دعا مانگتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری مکان کے گرنے سے یعنی مجھپر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑے کہ ہلاک ہو جاؤن اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری گر پڑنے سے بلند جگہ سے اور ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ حیران کری مجکو شیطان نزدیک مرنے کے یعنی وسوسے ڈالکر دین کو تباہ کری اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ مرون مین تیری راہ مین پشت دیکر یعنی جہاد مین کفار سے بھاگ کر اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ مرون مین لدیغ یعنی سانپ بچھو اور مانند انکے کسی زہریلے جانورون کے کاٹنے سے نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے ایک اور روایت مین لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری غم سے **ف** اگر کوئی کہے کہ بعضی چیزین انمین ایسی ہین کہ انسے آدمی درجہ صبر کا پاتا ہے پھر حضرت نے پناہ انسے کیون مانگی جواب یہہ کہ ایسی حالت مین رنج بہت ہوتا ہے آدمی صبر نہین کرسکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کردے اس لیے اوسسے پناہ

Marfat.com

مالکی اور بہت بڑھاپے سے یعنی برائی بڑھاپے کی سے کہ حواس قوی مین فرق آجاوے اور کلام بیہودہ کرنے لگون اور عبادت مین فتور آوے اس سے بھی پناہ ہے اور آیا ہے کہ جو کوئی یاد کرتا ہے قرآن محفوظ رہتا ہے اس سے ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِيْ إِلَى طَبَعٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے معاذ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے طمع سے کہ پہونچاوے طرف طبع کے نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف طمع کے معنی ہین امید رکھنی مال کی لوگونسے اور طبع اصل مین کہتے ہین تلوار کی زنگ لگنے کو اور یہان مراد ہے عیب معنی یہہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کی طمع سے کہ پہونچاوے مجکو طرف اوسحالت کے کہ عیب دار کرے مجکو کہ وہ تواضع کرتی ہے اہل دنیا کی اور ذلیل ہوتا ہے سفلون کے آگے اور ظاہر کرنا سمعہ و ریا کا اور سوائے انکے اور چیزین کہ حالت طمع مین ہوتی ہین اور اس لیے کہا گیا ہے کہ طمع باعث فساد دین کی ہے اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی رح نے کہا کہ طمع اوسکو کہتے ہین کہ امید رکھے اوس مال کی کہ شک ہو اوسکے حاصل ہونے مین اور اگر یقین ہو جیسے کسی پر حق اوسکا ہو یا وعدہ صادق یا محبت راسخ کسی سے ہو اوس سے توقع رکھنے کو طمع نہین کہتے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کے پس فرمایا اے عائشہ پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے برائی اسکی سے پس تحقیق یہہ ہے غاسق یعنی اندھیرا کرنے والا جب ڈوبنے ہو جاوے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** قرآن شریف مین جو آیا ہے غاسق إِذَا وقب اوسکو حضرت نے بیان فرمایا کہ مراد اس سے چاند ہے جبکہ گہہ جاوے پس اس سے پناہ مانگنے کا سبب یہہ ہے کہ گہنا اسکا نشانیون خدا تعالیٰ کی سے ہے کہ دلالت کرتا ہے اوپر اوترنے بلاؤن کے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھہ کھڑے ہوتے تھے ترسان اور ہولناک اور مراد ان بلاؤن کے اوترنے سے وہ نہین ہے کہ جو منجم احکام کسوف و خسوف سے ثابت کرتے ہین اس لیے کہ اہل اسلام کے نزدیک وہ معتبر نہین بلکہ مراد یہہ ہے کہ وقت عبرت کا ہوتا ہے کہ جب چاند باوجود اس نورانیت کے گہہ گیا اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ نور ایمان اور عمل کا مجھسے جاتا رہے اور مانند اسکی کے اور اکثر مفسرون نے تفسیر من شر غاسق اذا وقب کی یہہ بھی کی ہے کہ برائی رات کی ہے جبکہ تاریک ہو ع **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِيْ سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے باپ میری کے یعنی پہلے اسلام لانیکے کہ اے حصین کتنے معبودونکو بندگی کرتا ہے آج کے دن کہا باپ میری نے سات معبودونکو چہ زمین مین یعنی یغوث اور یعوق اور نسر اور لات اور منات اور عزیٰ کہ نام بتون کے ہین اور ایک آسمان مین کہ خالق سب کا ہے فرمایا حضرت نے پس کسکو انمین سے گنتا ہے واسطے امید و ڈر اپنی کے یعنی کس سے امید بھلائی کی رکھتا ہے اور ڈرتا ہے کہا حصین نے اوسکو کہ آسمان مین ہے فرمایا حضرت نے اے حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھلاتا مین تجکو دو کلمے کہ فائدہ دیتے تجکو یعنی دارین مین کہا عمران نے پس جب مسلمان ہوا حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکھلائیے مجکو وہ دو کلمے کہ وعدہ کیا تھا آپنے مجھسے فرمایا حضرت نے کہو یا الٰہی میرے دل مین ڈال ہدایت میری اور بچا دے مجکو برائی نفس میری کے سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ایک آسمان مین یہہ اوسنے بموجب گمان اپنی کے کہا والا اللہ کے لیے ایک مکان مقرر نہین یا معنی یہہ ہین کہ وہ جو آسمان مین عبادت کیا جاتا ہے ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهٖ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

والترمذی وھذا لفظہ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ ڈرے ایک تمہارا نیند مین پس چاہیے کہے بناہ مانگتا ہون مین ساتھہ کلمون اللہ کے کہ پوری ہین غضب اوسکی سے اور عذاب اوسکی سے اور برائی بندون اوسکی سے اور وسوسے شیطانون کی سے اور اس سے کہ حاضر ہون شیطان میری پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہونچاوین گے کہنے والے ان کلمات کے کو اور تھے عبداللہ بیٹے عمرو کے سکھلاتے یہہ کلمات اوسکو کہ بالغ ہوتا اولاد اون کی سے اور جو کہ نابالغ ہوتا اون مین سے لکھتے ان کلمات کو پرچہ کاغذ مین پہر لٹکاتے اوسکو گردن اوسکی مین نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور یہہ لفظ ترمذی کے ہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ڈر نا نیند مین شیطان کے تصرف سے ہوتا ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے لٹکانا تعویذ کا گلے مین اور بعضے علمانے اس مین اختلاف کیا ہے لیکن مختار یہہ ہے کہ لٹکانا مسکون وغیرہ کا حرام ہے اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسمار الٰہی لٹکہ کر لٹکاوین تو مضائقہ نہین **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال اللہ الجنۃ ثلث مرات قالت الجنۃ اللھم ادخلہ الجنۃ ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللھم اجرہ من النار رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اللہ سے جنت تین بار یعنی یون کہے اللھم انی اسالک الجنۃ یا کہے اللھم ادخلنی الجنۃ یا زبان ہندی وغیرہ مین اس مضمون کو کہتے ہی جنت یا الٰہی داخل کر تو اسکو جنت مین اور جو شخص کہ پناہ مانگے آگ سے تین بار یعنی یون کہے اللھم اجرنی من النار یا اور زبان مین کہے اس مضمون کو کہتے ہی آگ یا الٰہی محفوظ رکھہ اسکو آگ سے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے **ف** تین بار کہے ایک مجلس مین یا کہے مجلسون مین مگر اگر ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** القعقاع ان کعب الاحبار قال لو لا کلمات اقولھن لجعلنی یھود حمارا فقیل لہ ما ھن قال اعوذ بوجہ اللہ العظیم الذی لیس شیء اعظم منہ وبکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر وباسماء اللہ الحسنی ما علمت منھا وما لم اعلم من شر ما خلق وذرأ وبرأ رواہ مالک روایت ہے قعقاع سے یہہ کہ کعب احبار نے کہا اگر نہ کہتا مین کلمے البتہ کر ڈالتے مجکو یہود گدھا پس کہا گیا واسطے اونکے کیا ہین وہ کلمے کہا کعب نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ ذات اللہ کے کہ بڑا ہے وہ اللہ کہ نہین کوئی چیز بڑی اوس سے اور ساتھہ کلمون اللہ کے کہ پوری ہین نہین تجاوز کرتا اون سے نیک اور نہ بد اور ساتھہ ناموں اللہ کے کہ نیک ہین جو کچھہ کہ جانتا ہون مین اون ناموں سے اور جو کچھہ کہ نہین جانتا برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا کی اوپر اگندہ کی اور برابر کی یعنی متناسب الاعضا کی نقل کی یہہ مالک نے **ف** کعب الاحبار یہودیون مین بڑے دانشمند تھے اور حضرت کے زمانے مین تھے لیکن حضرت کو دیکھا نہین حضرت عمرؓ کے زمانہ مین ایمان لائے وہ کہتے ہین کہ بسبب ایمان لانے کے یہود مجھسے نہایت بغض رکھتے ہین اگر مین یہہ دعا نہ پڑھا کرتا تو سحر کر کے مجھکو گدھا کر دیتے اور مراد گدھا کرنے سے یہہ ہے کہ مجھکو ذلیل اور بے وقوف مسلوب العقل مانند گدھے کے کر دیتے اور مراد کلمون اللہ کے سے تو قرآن ہے پس معنی نہ تجاوز کرنے اوس سے یہہ ہین کہ اوسکے ثواب و عذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہین یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا اور چیزون کا قرآن مین کیا ہے بلاشبہ ہوتا ہے اور یا مراد کلمون اللہ کے سے صفات الٰہی یا علوم الٰہی ہین اونسے بھی کوئی چیز باہر نہین اسکو محیط یعنی گھیرے ہوئے ہین ح **وعن** مسلم بن ابی بکرۃ قال کان ابی یقول فی دبر الصلوۃ اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر وعذاب القبر فکنت اقولھن فقال ای بنی عمن اخذت ھذا قلت عنک قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقولھن فی دبر الصلوۃ رواہ النسائی والترمذی الا انہ لم یذکر فی دبر الصلوۃ وروی احمد لفظ الحدیث وعندہ فی دبر کل صلوۃ اور روایت ہے مسلم بیٹے ابی بکرہ کے سے کہ کہا تھا باپ میرا کہتا پیچھے نماز کے یعنی فرض نماز کے پیچھے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے کفر اور فقر سے یعنی فقہ فقر قلبی کے سے کہ وہ بے صبری ہے اور کفران نعمت اور مانند انکے اور عذاب قبر سے پس تھا مین کہتا یہہ کلمے پس کہا باپ میرے ای بیٹے میرے کس سے سیکھی تو نے یہہ کلمے کہا مینے آپ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ان کلمون کو پیچھے نماز کے نقل کی یہہ نسائی اور ترمذی نے مگر ترمذی نے نہین ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوۃ کا اور نقل کی احمد نے لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنے باپ اور بیٹے کو اور نزدیک احمد کے

Marfat.com

لفظ فی و برکل صلوۃ ہر یعنی لفظ کل کا اسمین زیادہ ہر **وعن** ابی سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اعوذ باللہ من الکفر والدین
فقال رجل یا رسول اللہ اتعدل الکفر بالدین قال نعم وفی روایۃ اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر قال رجل ویعدلان قال نعم رواہ
النسائی اور روایت ہر ابی سعید ہر کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ کو کفر سے اور دین سے پس کہا ایک شخص نے
یارسول اللہ کیا برابر کیا آپ نے کفر کو ساتھہ دین کو فرمایا کہ ہان اور ایک روایت مین ہر یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کفر سے اور فقر سے کہا ایک شخص
نے اور برابر کیے جاتے ہین دونون یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہان نقل کی یہ نسائی **ف** کفر اور دین کو برابر اسلیے فرمایا کہ آدمی بسبب دینکی جھوٹ بولتا ہی اور خلاف وعدے کا
کرتا ہی اور یہہ صفات کافرون اور منافقون کے سے ہین اور کفر و فقر کو برابر اس لیے کیا کہ بسبب فقر کے آدمی بے صبری کرتا ہی اور ایسے کلام کر بیٹھتا ہی کہ باعث کفر کے
ہوتے ہین ح **باب جامع الدعاء** باب ہی بیچ بیان اون دعاؤن کے کہ جامع ہین **ف** یعنی اس مین ایسی دعائین ہین کہ الفاظ تھوڑے ہین
اور معانی بہت یا جامع سے مراد یہہ ہی کہ اس مین ایسی دعائین ہین کہ جمع کرنیوالی ہین مقاصد مطالب کو ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یدعو بھذا الدعاء اللھم اغفر لی خطیئتی وجھلی واسرافی فی امری وما انت
اعلم بہ منی اللھم اغفر لی جدی وھزلی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیء قدیر متفق علیہ اور روایت ہر ابی موسی اشعری سے نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تحقیق وہ تھے مانگتے یہہ دعا یا الہی بخش میری لیے خطا میری اور نادانی میری یعنی جن چیزون کا جاننا یا عمل کرنا اونپر واجب تھا اور مینے نہین جانا اونکو اسکو
بخش دے اور زیادتی میری بیچ کام میری کے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اونکو مجھسے یعنی مجھ اونکا علم نہین جیسا تجھ ہی یا الہی بخش میری لیے قصد سے کرنا میرا اور ہنسی سے
کرنا میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور جانکر کرنا میرا اور یہہ سب ہین میری پاس یا الہی بخش میری لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے مینے اور وہ گناہ کہ ہونگے بعد اسکے یعنی بالفرض والتقدیر اور
وہ گناہ کہ چھپکر کیے ہین مینے اور وہ گناہ کہ آشکارا کیے مینے اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی اونکو مجھسے تو آگے کرنیوالا ہی یعنی جسکو چاہی ساتھہ توفیق اپنی کے طرف رحمت
اپنی کے اور تو پیچھے ڈالنیوالا ہی اپنی رحمت سے جسکو چاہی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ سب ہین میری پاس یہہ حضرت نے ازراہ تواضع
اور کسر نفسی اور بیزاری کی جناب کبریائی مین کہا والا حضرت پاک تھے سب گناہون سے اور حقیقت مین یہہ تعلیم ہی امت کو کہ یون بخشش مانگا کرین ح **وعن** ابی
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول اللھم اصلح لی دینی الذی ھو عصمۃ امری واصلح لی دنیای التی فیھا معاشی واصلح لی اخرتی
التی فیھا معادی واجعل الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر واجعل الموت راحۃ لی من کل شر رواہ مسلم اور روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الہی درست کر میری لیے دین میرا وہ جسپاوہی کام میرے کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتے ہین اور آخرت کو عذاب سے نجات
پاتا ہی اور درست کر میری لیے دنیا میری کہ اوس مین ہی زندگانی میری اور درست کر میری لیے آخرت میری وہ کہ اوس مین ہے رجوع کرنا میرا اور گردان زندگانی کو سبب
زیادتی کا میری لیے ہر نیکی مین کہ بہت جیون اور نیک کام بہت کرون اور کر موت کو سبب آرام کا میری لیے ہر برائی سے نقل کی یہہ مسلم **ف** درستی دنیا کی ساتھہ
حاصل ہونی قوت کی ہوتی ہی وجہ حلال سے کہ اوس سے گذران اچھی طرح ہوتی ہی اور قوت ہوتی ہی طاعت کی اور خاطر جمعی ہوتی ہی خلل و تشویش عبادت
مین نہین ہوتی اور درستی آخرت کو ساتھہ توفیق ہونی اوس چیز کی ہوتی ہی کہ بسبب اوسکے نجات ہو عذاب سے اور پہونچے سعادت اوس جہان کو اور اخیر جملہ
کا حاصل یہہ ہی کہ موت میری کلمہ شہادت اور اچھی اعتقاد پر اور توبہ کرکر ہو تاکہ ہو سبب خلاصی کی مشقت دنیا سے اور باعث حاصل ہونی راحت کی عقبی مین
ح **وعن** عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اللھم انی اسالک الھدی والتقی والعفاف
والغنی رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ کہتے تھے یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے ہدایت

Marfat.com

اور تقوی اور باز رکھنا نفس کا حرام و مکروہ سے اور سوال کرتا ہون ہدایت کی یعنی دلکی اور ظاہر کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** علی قال قال لی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم اھدنی وسددنی واذکر بالھدی ھدایتک الطریق وبالسداد سداد السھم رواہ مسلم
اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ یا الہی ہدایت کر مجکو یعنی سیدہی راہ دکھا اور سیدھا کر مجکو یعنی افعال و
گفتار میری کو راست و درست کر اور یاد دلا تصویر کر بیچ طلب کرنے ہدایت کی سیدھا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کرنے درستی کو راستی تیر کی نقل کی یہ مسلم نے **ف**
یعنی جب ہدایت طلب کرے تو تو یہہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجکو مانند رہنمائی اوس شخص کی کہ چلتا ہی سیدہی راہ پر اور جب راستی مانگے تو یہہ خیال کر کہ راستی
حاصل ہو مجھی مانند راستی تیر کی حاصل کیہہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب کرے ع **وعن** ابی مالک الاشجعی عن ابیہ قال کان الرجل اذا اسلم علمہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الصلوۃ ثم امرہ ان یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی مالک اشجعی سی کہ اون نے نقل کی اپنے باپ سے
کہ کہا تہا آدمی جب مسلمان ہوتا سکہلاتی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پہر حکم کرتے اوسکو کہ دعا کرے ساتہہ ان کلمات کے یا الہی بخش واسطے میرے اور رحم کر مجہپر
یعنی ساتہہ ڈہانکنے عیبون میری کے اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سی رکہہ مجکو اور روزی دے مجکو یعنی حلال نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** انس قال کان اکثر دعاء النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا اکثر
دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الہی دے ہمکو دنیا مین نیکی یعنی نعمتین اور حالت اچہی و آخرت مین یعنی بعد موت کے نیکی یعنی مراتب اچہی اور بچا ہمکو عذاب دوزخ
سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیت اکثر دعا اسلیے تہی کہ جامع ہی سبب مقاصد دین و دنیا کو اور کلام اللہ مین کی ہی طالب
صادق اگر وقت اور مناجات کی خلوت مین بیٹہہ کر ساتہہ صفائی باطن کی ہر افراد حسنات دنیا و آخرت کی اور ظاہر و باطن کی تصور کر کر دعا کرے تو دیکہے کیا کچہہ ذوق
و جمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہین ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یدعو ویقول رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واھدنی ویسر
الھدی الی وانصرنی علی من بغی علی رب اجعلنی لک شاکرا لک ذاکرا لک راھبا لک مطواعا لک مخبتا الیک اواھا منیبا رب
تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی وسدد لسانی واھد قلبی واسلل سخیمۃ صدری رواہ الترمذی وابو داود
وابن ماجۃ روایت ہی ابن عباس سے کہا تہا نبی صلی اللہ عا مانگتے کہتے ای رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دے مجکو اپنے ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنے کی
اور نہ مدد کر مجپر یعنی غالب کر مجپر اونکو کہ منع کرین مجکو طاعت تیری سی خواہ شیاطین ہون خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دے مجکو اور نہ فتح دے مجپر یعنی غالب کر مجھکو کفار پر اور نہ غالب کر
اونکو مجپر اور مکر کر واسطے میرے اور نہ مکر کر میری ضرر پر اور راہ سیدہی دکہا مجکو اور آسان کر سیدہی راہ پر چلنا واسطے میرے اور مدد کر میری اوسپر کہ زیادتی کی مجپر ای رب میرے
کر مجکو واسطے اپنے شکر کرنیوالا یعنی ہر وقت واسطے اپنے ذکر کرنے والا یعنی ہر حال مین واسطے اپنے ڈرنیوالا واسطے اپنے بہت فرمانبردار
واسطے اپنے عاجزی کرنیوالا طرف اپنے بہت آہ کرنیوالا یعنی زاری کرنیوالا رجوع کرنیوالا ای پروردگار میرے قبول کر توبہ میری اور دہو ڈال گناہ میرے اور قبول کر دعا
میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی اپنے دشمنون پر دنیا اور عقبی مین اور سچی اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولے مگر سچ اور حق اور سیدہی راہ دکہا دل میرے کو اور
نکال سیاہی سینہ میرے کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ **ف** مکر کر یعنی دشمنون پر واسطے مدد کرنے میری کے مکر کے معنی ہین فریب اور مراد مکر خدا سے
پہونچنا بلا کا ہی دشمنان دین پر اوس جگہہ سے کہ گمان نہ کرین اور سیاہی سینہ سے مراد ہی کینہ اور حسد اور بغض اور سوای انکے اور اخلاق بد ع **وعن** ابی بکرۃ قال
قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر ثم بکی فقال سلوا اللہ العفو والعافیۃ فان احدا لم یعط بعد الیقین خیرا من
العافیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہی ابی بکر سی کہ کہا کہڑی ہوے

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر روی اور فرمایا مانگو اللہ سے بخشش اور عافیت اس لیے کہ کوئی نہیں دیا گیا ہو بعد یقین یعنی ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سے یعنی بعد دولت ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے نہیں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار سند کے **ف** حضرت جانتے تھے کہ امت گرفتار ہوگی فتنوں اور غلبہ شہوت اور حرص مین اس لیے روی اور حکم کیا کہ طلب کرین بخشش اور عافیت تاکہ بچا وے اوسکو اللہ ان بیمارون سے اور عافیت کے معنی ہین سلامتی ہونی دین مین فتنہ سے اور بدن مین

مین بری بیماریون اور رنج سخت سے ۱۲ **وعن** انس ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل قال سل ربک العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ فی الیوم الثانی فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل فقال لہ مثل ذلک ثم اتاہ فی الیوم الثالث فقال لہ مثل ذلک قال فاذا اعطیت العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ فقد افلحت رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہو انس سے یہہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہت بہتر ہی فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت یعنی سلامتی دین مین اور بدن مین اور معافات یعنی عافیت سے رکھی تجکو اللہ لوگون سے اور عافیت سے رکھی اونکو تجسے دنیا اور آخرت مین پھر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسرے دن پھر کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہتر ہی پس فرمایا اوسکو مانند اوسکے یعنی جو کہ پہلے دن فرمایا تھا پھر آیا وہ تیسرے دن

ہمکو طاعت اپنی اوسقدر کہ پہونچا دے تو ہمکو بسبب اوسکے بہشت اپنی مین یعنی عالی درجون بہشت کی مین اور نصیب کر یقین سے اوسقدر کہ آسان کری تو ہمپر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتھہ شنوائیون ہماری کی اور بینائیون ہماری کی اور قوت ہماری کی جبتک کہ زندہ رکھے تو ہمکو اور کر بہرہ مند ہمکو وارث ہمارا یعنی باقی رکھہ اوسکو اخیر عمر تک یعنی تمام عمر اعضا اوحواس ہمارے کو سلامت رکھہ اور گردان کینہ کشی ہماری اوسپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنی قادر کر ہمکو کہ ظالمون سے بدلہ لین یا ہماری طرف سے تو بدلہ لے اور فتح دے ہمکو اوسپر کہ دشمنی کی ہم سے یعنی دشمن دینی ہو یا دنیوی اور نہ گردان مصیبت ہماری دین ہماری مین یعنی ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے اور نہ مسلط کر ہمپر اوسکو کہ نہ رحم کری ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نصیب کر یقین الخ یعنی یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمانبردار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پر ایسا دے کہ سختیان دنیا کی آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز نہین فکر کریگا اور بہروسا کریگا اوسپر یا جو کو یقین کریگا کہ مصیبتین آخرت کی شدید ہین اور یہانکی مصیبتین ناپایدار اوسکو یہانکی مصیبتین آسان جانینگی پس ایسا یقین عطا کر اوسکو دنیا کو الخ یعنی دنیا کی بہت فکر و تدبیر مین نہ لگی رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرت ہی کا بہت کہین اور تھوڑی فکر معاش کی رکھنی جائز ہے بلکہ مستحب **ع** ح ہر **وعن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد للہ علی کل حال واعوذ باللہ من حال اھل النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اسنادا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی نفع دے مجکو ساتھہ اوسچیز کے کہ سکھلائی تو نے مجکو یعنی عمل نصیب ہو علم پر اور سکھلا مجکو وہ چیز کہ نفع دے مجکو یعنی ایسا علم دے کہ نفع دے مجکو وہ اور عمل کرنا اوسپر دین مین اور آخرت مین اور زیادہ کر مجکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے ہر حال اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ کے حال دوزخیون کے سے یعنی دنیا مین کفر و فسق سے بچون اور عقبی مین عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے **وعن** عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ الوحی سمع عند وجھہ دوی کدوی النحل فانزل علیہ یوما فمکثنا ساعۃ فسری عنہ فاستقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللھم زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تھنا واعطنا ولا تحرمنا واثرنا ولا تؤثر علینا وارضنا وارض عنا ثم قال انزل علی عشر ایات من اقامھن دخل الجنۃ ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتی ختم عشر ایات رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوترتی اوپر وحی سنی جاتی نزدیک مونہہ حضرت کے آواز مانند آواز شہد کی مکھی کے پس اوتاری گئی اوپر وحی ایک دن پس ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہے کہ سختی جو بسبب اوترنے وحی کے وارد ہوتی ہے رفع ہو پس دور کی گئی وہ حالت حضرت سے پھر سامنی ہوئے قبلہ کے اور اوٹھائے دونون ہاتھہ اپنے اور کہا یا الٰہی زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہون اور نہ کم کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانونکو کم نہ کر اور بزرگ رکھہ ہمکو یعنی ساتھہ حاجت روائی کر دنیا مین اور بلند کر نے منازل کو عقبی مین اور نہ ذلیل کر ہمکو یعنی بسبب نہونے چیزون مذکورہ کے اور دے ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتھہ رحمت و عنایت اپنی کے اور نہ برگزیدہ کر ہمپر یعنی غیر ہمارے کو ساتھہ لطف و حمایت اپنی کے یا نہ غالب کر دین کو دشمنونکو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنی اپنی قضا پر ساتھہ دینے صبر اور توفیق شکر کے اور راضی ہو ہمسے یعنی ساتھہ طاعت تھوڑی کے پھر فرمایا کہ اوتاری گئی ہین مجپر یعنی ابھی دس آیتین جو شخص کہ برپا رکھے اونکو یعنی عمل کرتا رہے اوپر داخل ہوگا بہشت مین نیکیونکے ساتھہ پھر پڑھین حضرت نے یہہ آیتین تحقیق فلاح پائی مومنون نے یہانتک کہ ختم کین دس آیتین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** آواز مانند

Marfat.com

کمی کرستا ہی اور کچھ سمجھتا نہیں اوس سے اور دس آیتین یہہ ہین قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ
فاعلون والذینہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذینہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذینہم
علی صلوتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی مطلب یا ہی وہ مومن کہ اپنی نماز مین عاجزی کرتی ہین یعنی دل سے اور بدنسے
اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزون سے یعنی خواہ کہنے کی ہون خواہ کونسکی اعراض کرتی ہین اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتی ہین اور وہ مومن کہ اپنی سترونکو محفوظ رکہتی ہین
اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزون سے یعنی خواہ کہنے کی ہون خواہ کونسکی اعراض کرتی ہین اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتی ہین اور وہ مومن کہ اپنی سترونکو محفوظ رکہتی ہین
یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیبیون سے یا لونڈیون سے صحبت کرتی ہین پس وہ نہین ملامت کیگئی ہین پہر جو کوئی چاہی سوا اسکے یعنی اغلام کری یا ہاتہ وغیرہ سے منی گراوی
یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیبیون سے یا لونڈیون سے صحبت کرتی ہین پس وہ نہین ملامت کیگئی ہین پہر جو کوئی چاہی سوا اسکے یعنی اغلام کری یا ہاتہ وغیرہ سے منی گراوی
یا متعہ کری پس وہ ہین تجاوز کرنیوالے یعنی حد حلال سے اور پڑنے والی ہین حرام مین اور وہ مومن کہ اپنی امانتون کو اور عہدونکی محافظت کرتی ہین اور وہ مومن
کہ اپنی نمازون پر محافظت کرتی ہین یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتی ہین یہہ لوگ وہی ہین وارث جو وارث ہونگے فردوس کو کہ وہ جنتون مین اعلی جنت ہی وہ ہمیشہ رہنے والی ہین ۱۲

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عثمان بن حنیف قال ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضا فیحسن الوضوء ویدعو بہذا الدعاء اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ انی توجہت بک الی ربی لیقضی لی فی حاجتی ہذہ اللہم فشفعہ فی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہی عثمان بن حنیف سے کہا تحقیق ایک شخص کم سوجہہ یا اندہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہا دعا مانگو اللہ سے یہہ کہ عافیت دی مجکو یعنی آنکہہ کو خلل سے پس فرمایا اگر چاہی تو
الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عثمان بن حنیف قال ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضا فیحسن الوضوء ویدعو بہذا الدعاء اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ انی توجہت بک الی ربی لیقضی لی فی حاجتی ہذہ اللہم فشفعہ فی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہی عثمان بن حنیف سے کہا تحقیق ایک شخص کم سوجہہ یا اندہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہا دعا مانگو اللہ سے یہہ کہ عافیت دی مجکو یعنی آنکہہ کو خلل سے پس فرمایا اگر چاہی تو
دعا دعا کرون مین یعنی تیری لیے اور اگر چاہی تو صبر کر پس صبر کرنا بہتر ہی تیری لیے کہا اوس شخص نے دعا کیجیے اللہ کی جناب مین کہا عثمان نے
پس حکم کیا حضرت نے اوسکو یہہ کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی ساتہہ سنتون اور آداب کی اور روایت مین آیا ہی کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑہی اور
دعا مانگی ساتہہ اس دعا کی یا الہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسے یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہون طرف تیری بوسیلہ نبی تیری کی کہ محمد ہین نبی رحمت کے
تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتہہ وسیلہ تمہاری کی ای نبی طرف پروردگار اپنی کی تاکہ حکم کری واسطے میری بیچ حاجت میری کی کہ یہہ ہی یا الہی شفاعت
قبول کر نبی کی بیچ حق میری کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **ف** صبر کرنا بہتر ہی اسلیے کہ ثواب اوسکا بہشت ہی حدیث
شریف مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جب مبتلا کرتا ہون بندی اپنی کو ساتہہ دونون آنکہون اوسکی کی اور بندہ صبر کرتا ہی عوض اوسکی بہشت دیتا ہون ۱۲

وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داود یقول اللہم انی اسئلک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللہم اجعل حبک احب الی من نفسی ومالی واہلی ومن الماء البارد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر داود یحدث عنہ یقول کان اعبد البشر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعضی دعاؤن داؤد علیہ السلام کی سے یہہ کہ کہتے یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے دوستی تیری اور دوستی اوس شخص کی کہ دوست رکہی تجکو اور وہ عمل کہ پہونچاوی مجکو دوستی تیری کو یا الہی گردان دوستی اپنی کو بہت پیاری
طرف میری محبت جان میری کی سے اور مال میری کی سے اور اہل میری کی سے اور ٹہنڈی پانی سے کہا راوی نی اور تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر
کرتے حضرت داؤد کا درحالیکہ حدیث کرتے اون سے کہتے تہے داؤد بڑی عابد آدمیون مین یعنی اپنے زمانہ کی آدمیون مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا
یہہ حدیث حسن غریب ہی **وعن** عطاء بن السائب عن ابیہ قال صلی بنا عمار بن یاسر صلوۃ فاوجز فیہا فقال لہ بعض
القوم لقد خففت واوجزت الصلوۃ فقال اما علی ذلک لقد دعوت بدعوات سمعتہن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم فلما قام تبعه رجل من القوم هو أبي غير انه كنى عن نفسه فسأله عن الدعاء ثم جاء واخبر به القوم اللهم بعلمك الغيب
وقدرتك على الخلق احيني ما علمت الحياة خيرا لي وتوفني اذا علمت الوفاة خيرا لي اللهم واسئلك خشيتك في الغيب
والشهادة واسئلك كلمة الحق في الرضا والغضب واسئلك القصد في الفقر والغنى واسئلك نعيما لا ينفد واسئلك
قرة عين لا تنقطع واسئلك الرضا بعد القضاء واسئلك برد العيش بعد الموت واسئلك لذة النظر الى وجهك والشوق
الى لقائك في غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة اللهم زينا بزينة الايمان واجعلنا هداة مهديين رواه النسائي اور روايت
ہی عطاء بن سائب ہی کہ نقل کی اپنے باپ ہی کہا نماز پڑہاتی ہمکو عمار بن یاسر نے ایک نماز پس کوتاہی کی اوسمین یعنی قراءة دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہ پڑہین پس
کہا اونکو بعضی لوگون نے کہ تحقیق ہلکی پڑہی تمنے نماز اور مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نے ای فلانی نہین مجکو مضر ہی تخفیف البتہ تحقیق مانگین مینے اس نماز مین یعنی
اسکے قعدہ مین یا سجدہ مین کئی عایتین کہ سنا مینے اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس جبکہ کہڑی ہوی عمار ساتھہ ہوا اونکے ایک شخص قوم مین سے وہ تہا
باپ میرا یعنی عطاء راوی نے کہا کہ وہ شخص باپ میرا تہا یعنی سائب غیر اسکے کہ اوسنے کنایت کی نفس اپنے سے یعنی شخص کہا اپنے کو اور یون نہ کہا کہ مین ساتھہ
گیا عمار کے پس پوچہا اوس شخص نے عمار سے حال دعا کا یعنی پس بتادی اوسنے دعا پہر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتھہ دعا کے قوم کو کہ وہ یہہ ہی یا الٰہی بحق جانتے اپنی کے
غیب کو اور بحق قدرت اپنی کے خلق پر زندہ رکھہ مجکو جبتک کہ جانے تو زندگانی بہتر میرے لیے یعنی جبتک بہلائی برائی پر غالب ہو زندگانی بہتر ہی اور مار مجکو جبکہ
جانے تو مرنیکو بہتر میرے لیے یعنی جب برائی بہلائی پر غالب ہو اور ظاہر ہون فتنے ظاہر و باطن کے مرنا بہتر ہی یا الٰہی اور مانگتا ہون مین تجسے ڈر تیرا باطن و ظاہر مین
اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی مین اور خفگی مین اور مانگتا ہون مین تجسے میانہ روی حالت فقر اور دولت مین یعنی نہ بہت فقیر ہون اور رنج اوٹہاؤن
اور نہ نہایت تونگر ہون کہ اسراف کرون اور مانگتا ہون مین تجسے نعمت کہ نہ تمام ہو یعنی نعمتین جنت کی اور مانگتا ہون مین تجسے ٹہنڈک آنکہہ کی کہ نہ
تمام ہو اور مانگتا ہون مین تجسے رضا پیچہے قضا کے اور مانگتا ہون مین تجسے ٹہنڈک زندگانی کی بعد مرنیکے یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت مین اور مانگتا
ہون مین تجسے لذت دیکہنے کی طرف مونہہ تیرے کی یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنے تیری کے بیچ غیر حالت سخت کے کہ ضرر پہونچاوے اور نہ بیچ فتنہ کے کہ گمراہ کرے
یا الٰہی زینت دے ہمکو ساتھہ زینت ایمان کے یعنی ثابت رہین ایمان پر اور نیکیان بہت سی کرین اور کر ہمکو راہ راست دکہانے والی راہ راست چلنے والے
نقل کی یہہ نسائی نے **ف** مانگتا ہون کہنا حق کا یعنی حق ہی کہون خواہ خلق مجسے راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی مین حق بات کہون مثل عوام
کے نہون کہ خفگی مین برا کہتے ہین اور خوشی مین خوش آمد کرتے ہین اور ٹہنڈک آنکہہ کی یعنی جن چیزونسے کہ انسان کامل لذت پاتا ہی یعنی طاعات و عبادات
و مانگتا ہون یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہی بعد اوسکے یا مراد ہی ہمیشگی کرنے نماز پر یا مراد ہی بہلائی دونون جہان کی اور بیچ غیر حالت سخت کے یہہ یا تو متعلق ہے
ساتھہ شوق کے یعنی شوق تیری ملنے کا ایسا چاہتا ہون کہ نقصان نکرے بیچ سلوک میری کے اور استقامت میری کے راہ ادب پر اور رعایت احکام پر اس لیے
کہ کبہی شوق ایسا ہوتا ہی کہ نقصان کرتا ہی وقت غلبہ حال کے اور یہی مراد اس جملہ سے ہی کہ فرمایا ولا فتنة مضلة یعنی شوق ایسا چاہتا ہون کہ آزمائش گمراہ
کرنے والی مین نہ ڈالے اور یا یہہ متعلق ہی ساتھہ لفظ احیینی کے کہ اوپر مذکور ہوا تا سبکو شامل ہو یعنی زندہ رکھہ مجکو ساتھہ ان نعمتون مذکورہ کے اسطرح کہ نہ گرفتار
ہون کسی بلا مین کہ اوسمین صبر اور شکر نہ کرون اور راہ راست چلنے والے یعنی جیسے اور ونکو اچہی راہ بتاوین آپ بہی اوسپر عمل کرین ایسی نہون کہ خود را فضیحت
و دیگر پر نصیحت ۲ح **وعن** ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في دبر الفجر اللهم اني اسئلك علما نافعا
وعملا متقبلا ورزقا طيبا رواه احمد وابن ماجة والبيهقي في الدعوات الكبير اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہتے
پیچہے نماز فجر کی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے علم نفع دینے والا اور عمل قبول کیا گیا اور رزق حلال نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین

وعن ابی ھریرۃ قال دعاء حفظنہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوہ اللھم اجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع
نصیحتک واحفظ وصیتک رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ایک دعا یاد کی ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین چھوڑتا ہون مین اوسکو
یا الہی گردان مجکو کہ کرون مین بڑا شکر تیرا اور بہت کرون مین ذکر تیرا اور پیروی کرون مین نصیحت تیری کی اور یاد رکھون مین وصیت تیری نقل کی یہہ ترمذی نے
ف نصیحت سی مراد حقوق بندون کی ہین اور وصیت سی حقوق اللہ تعالی کی یعنی تو نی جو لوگون کی حق ادا کرنیکو اور اپنی حقوق ادا کرنیکو فرمایا ہی اوسکی محافظت
کرون یعنی ادا کرتا ہون ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اسئلک الصحۃ والعفۃ
والامانۃ وحسن الخلق والرضا بالقدر اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے
صحت یعنی تندرستی بدن کی بری بیماریون سی یا صحت احوال اور افعال اور اعمال کی اور بچنا حرام سی اور امانت یعنی لوگونکی اموال مین یا تمام حقوق شرعی مین
خیانت نکرون اور اچھا خلق اور راضی ہونا ساتہہ تقدیر کی وعن ام معبد قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم
طہر قلبی من النفاق وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانۃ فانک تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور
رواہما البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ام معبد سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یا الہی پاک کر دل میرکو نفاق سی اور عمل
میرکو ریا سی اور زبان میرکو جہوٹ سی اور آنکہ میرکو خیانت سی یعنی نظر حرام سی پس تحقیق تو جانتا ہی خیانت آنکہونکی کو اور اوسچیز کو کہ چہپاتی ہین دل یعنی خواہشین
اور گناہ نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دعوات کبیر مین ف ابن عباس سی بیچ تفسیر خائنۃ الاعین کی منقول ہی کہ مثلا ایک جماعت مردونکی بیٹہی
تہی ناگاہ ایک عورت اونکی آگی گذری سبہون نی آپس کی شرم سی اوسکو نہ دیکہا جب سبہون نی نظر نیچی کی ایک شخص نی انمین سی آنکہہ اوٹہائی اور چوری سی
اوسکو دیکہا ح وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ فقال
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل کنت تدعو اللہ بشیء او تسالہ ایاہ قال نعم کنت اقول اللھم ما کنت معاقبی بہ فی
الاخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ لا تطیقہ ولا تستطیعہ افلا قلت اللھم اتنا فی الدنیا
حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قال فدعا اللہ بہ فشفاہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی عیادت کی ایک شخص کی مسلمانون مین سی کہ ضعیف ہو گیا تہا مانند بچہ جانور پرندکی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کیا تو دعا مانگتا تہا اللہ تعالی سی ساتہہ کسی چیز کی یا یہہ کہا کہ مانگتا تہا تو اللہ تعالی سی کچہہ چیز کہا کہا ن تہا مین کہتا یا الہی جو کہ عذاب کرنیوالا ہو
تو مجکو ساتہہ اوسکی آخرت مین پس جلدی کر اوسکی میری لیے دنیا مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عجب دعا مانگی تو نی نہین طاقت رکہتا تو اللہ کی عذاب
کی یعنی دنیا مین اور نہین اوٹہا سکیگا تو اوسکی عذاب کو یعنی آخرت مین آیا پس کیون نہ کہا تو نی یا الہی دی ہمکو دنیا مین بہلائی یعنی عافیت اور آخرت مین
بہلائی یعنی عفو تقصیرات اور بچا ہمکو عذاب دوزخ کی سی کہا روایت کرنیوالی نی پس دعا مانگی اوس شخص نی اللہ تعالی سی یہہ دعا پس شفا دی اللہ تعالی نی نقل کی
یہہ مسلم نی وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للمومن ان یذل نفسہ قالوا وکیف یذل
نفسہ قال یتعرض من البلاء لما لا یطیق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ہذا حدیث
حسن غریب اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق واسطے مومن کی یہہ کہ خوار کری نفس اپنی کو عرض کیا صحابہ نی
کسطرح خوار کرتا ہی نفس اپنی کو فرمایا پڑی بلاؤن مین کہ نہ طاقت رکہتا ہو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی
یہہ حدیث حسن غریب ہی ف مثلا ایک شخص حساب نہین جانتا ہی اور یہہ امور حساب کی اپنی سر لیلی اس سی منع فرمایا اور اس حدیث کو اس باب مین اسلیے

Marfat.com

لائق ہو جس چیز کا متحمل نہو اوسکی دعا بھی مانگی جیسا کہ اوپر کی حدیثین گذرا، مولانا **وَعَنْ عُمَرَ** قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیْرِ الضَّآلِّ وَلَا تُضِلَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا سکھایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ یا الٰہی گردان باطن میریکو بہتر ظاہر میریسے اور گردان ظاہر میریکو شایستہ یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہترائی اوسچیز کی کہ دیتا ہی لوگونکو اہل سی اور مال سی اور اولاد سی کہ نہ گمراہ ہون اور نہ گمراہ کرین نقل کی یہ ترمذی

کِتَابُ الْمَنَاسِکِ کتاب ہے بیچ بیان افعال حج کے

ف حج فرض ہوا سنہ نو ہجری مین یا سنہ پانچ یا سنہ چھہ مین پہر حضرت نے بسبب مشغول ہونیکے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب سفر حج کے تاخیر کی اور نویں سال مین حضرت ابوبکر کو امیر حاجیون کا کرکر مکہ کو بھیجا تا لوگونکو حج کروادین پہر دسویں سال حضرت حج کو تشریف لیگئے **ف** حج فرض ہی عمر مین ایکبار فی الفور پس منکر اسکا کافر ہی اور تارک اسکا باوجود قدرت کے فاسق اور گنہ گار ہوتا ہی اور شرط حج کی اسلام ہی یعنی مسلمان پر فرض ہی نہ کافر پر اور حریت ہے یعنی آزاد پر ہی نہ بردی پر اور عقل ہی یعنی ہوشیار پر ہی نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ ہی یعنی بالغ پر ہی نہ لڑکی پر اور صحت ہی یعنی تندرست پر ہی نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہی یعنی جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اوسپر فرض ہی اور نہین تو نہین اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے اور آتے کفایت کری اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اوسکی سی وقت پہر پھرنے تک اور امن راہ ہی غالباً یعنی اگر اکثر لوگ امن سی پہونچ جاتے ہین تو فرض ہی اور اگر اکثر راہ مین ہلاک ہوتے ہون بسبب ڈاکہ زنی وغیرہ کے یا مال جاتے ہون تو فرض نہین اور کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اسکا اعتبار نہین جیسی اس زمانی مین حال ہی کہ اکثر تو سلامت حج کر آتے ہین اور بعضے تباہ ہوتے ہین پس یہان والونکے لیے وہ شرط پائی جاتی ہی یہہ نہ بازرہین حج سی اور شرط حج کی ہی ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کے لیے اگر ہو درمیان اوسکے اور درمیان مکہ کے مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہون تو حج عورت حج کو نہ جاوی اور شرط ہی ہونا محرم کا عاقل و بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اوسکا اوس عورت پر ہی اور حج فرض محرم کے ساتھ کری بغیر اذن خاوند کے بھی اور اگر احرام باندہی لڑکا یا غلام پہر بالغ ہو جاوے لڑکا یا آزاد ہو جاوی غلام پہر حج پورا کری فرض نہین ادا ہونیکا پہر اگر از سر نو احرام باندہی لڑکا حج فرض کے لیے صحیح ہوگا بخلاف غلام کے کہ اوسکا احرام حج فرض کے لیے اس صورت مین نہین درست ہونیکا اور فرض حج کے یہہ ہین احرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضۃ اور طواف الرکن بھی کہتے ہین احرام شرط ہی اور باقی دونون رکن اور واجبات حج کے یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروی کے اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اوسکو طواف الوداع بھی کہتے ہین آفاقی کے لیے یعنی غیر مکی اور حلق یا بال کترواوے اور ہر چیز کہ واجب ہو بسبب ترک اوسکی کے دم یعنی جانور ذبح کرنا اور سوای انکی کے سنتین ہین اور آداب ملتقی الابحر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَآئِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو پہر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کرین ہم حج یا رسول اللہ پس چپ رہے حضرت یہانتک کہ اوس شخص نے یہہ بات تین بار پہر فرمایا اگر کہتا مین ہان البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال مین اور نہ طاقت رکھتے تم پہر فرمایا چھوڑ دو مجکو جب تک چھوڑون مین تمکو پس سوای اسکے نہین کہ ہلاک ہوی وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے یعنی یہود و نصاری بسبب بہتایت سوال انبیا

Marfat.com

کرا اور اختلاف کرنا اونکی کرا اوپر انبیاء اپنی کے یعنی جیسیکہ قوم بنی اسرائیل سے منقول ہے پس جسوقت کہ حکم کرون مین تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اوس مین سے اوسچیز کو کہ طاقت رکھو تم اور جسوقت کہ منع کرون مین تمکو کسی چیز سے پس چھوڑ دو اوسکو تم نقل کی یہہ مسلم **ف** جب حضرت نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس صحابی نے عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کرین وہ سمجھے کہ جیسے اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہین عمر مین ویسی ہے یہہ بھی ہوگا لیکن حضرت کو سوال اونکا ناگوار معلوم ہوا اس لیے تنبیہا چپکر رہے جواب نہ دیا اور اونہون نے کئی بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا یعنی اسلیے کہ بموجب حکم خدا تعالی کے کہتا بغیر اوسکے حکم کے نہین بولتا ہون اور تمسے پھر نہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑو مجکو یعنی نہ پوچھو مجسے کہ یہہ فعل کتنا ہے اور کیسا ہے جبتک کہ چھوڑ و نہین تمکو یعنی بیان نکرون کہ کتنا ہے اور کیسا ہے حاصل یہہ کہ جو کچھہ مین کہون وہ کرو اگر مطلق حکم کرون بلا قید عدد کے اوسطرح بجالاؤ اور اگر بیان کرون کہ اتنی بار کرو اوسیطرح کرو اسلیے کہ مجکو واسطے بیان شرائع اور پہونچانے احکام کے بھیجا ہے جو کچھہ ہے مین آپ بیان کرتا ہون حاجت تمہارے سوال کی نہین ہے اور اوسچیز کو کہ طاقت رکھو تم یہہ تاکید اور مبالغہ ہے بیچ بجالانے احکام کے یعنی احکام خدا اور رسول کے بجالاؤ جہان تک طاقت ہو یا اشارہ ہے رفع حرج پر کہ مثلا نماز کی بعضے شرائط وارکان کو ادا کرنے سے عاجز ہو تو جسقدر ہو سکے اوسیقدر ادا کرو ۱۲ ع ۱۲ ح **وَعَنْهُ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر ہے فرمایا ایمان لانا ساتھہ اللہ کے اور رسول اوسکی کے کہا گیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ مین کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدیثین مختلف آئی ہین بیچ بیان افضل اعمال کے یعنی کسی حدیث مین کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسی مین کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ یہہ اختلاف بحسب حیثیات اور مقامات اور حوال سائلین کے ہے بیان مفصل اسکا کتاب الصلوۃ مین ہو چکا ہے ۱۲ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کرے اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پھرتا ہے مانند اوسدن کے کہ جنا اوسکو مان اوسکی نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے اللہ کے یعنی محض اوسکی رضا کے لیے کرے نہ دکھانے اور سنانے اور اور اغراض کے لیے اور جانا چاہیے کہ جو کوئی حج کو جاوے بقصد حج اور تجارت کے تو اوسکو ثواب کم ہوتا ہے بہ نسبت اوسکے کہ جو فقط حج ہی کے لیے جاوے اور رفث کے معنی ہین جماع کرنا اور کلام فحش بکنا اور بات کرنی عورت تو نسے بیچ مقدمہ جماع کے اور نہ فسق کرے یعنی کبیرہ گناہ اوس مین نکرے اور نہ اصرار کرے صغائر پر اور کبائر سے ہے ترک کرنا توبہ کا گناہ ہو نسے فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ حاصل یہہ کہ جو کوئی خالصتہ للہ حج کرے اور اوس مین جماع اور کلام بد نکرے اور نہ اور گناہ کی چیز مین کرے تو وہ ایسا پاک گناہون سے ہو کہ پھرتا ہے کہ جیسے پاک گناہون سے پیدا ہوا تھا مان کے پیٹ سے ۱۲ ع ۱۲ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ دوسری عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہونکے لیے کہ درمیان اون دونون کے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول نہین اوسکا بدلہ مگر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان مین برابر ہوتا ہے حج کی یعنی ثواب مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

Marfat.com

ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قافلہ سے روحاء مین پس فرمایا کون قوم ہین کہا قافلہ والون نے ہم ہین مسلمان پھر پوچھا قافلہ والون نے تم کون ہو فرمایا کہ مین ہون رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرت کے ایک عورت نے لڑکیکو یعنی کجاوہ مین سے لڑکیکو ہاتھہ مین اونچا کرکے کہا کیا ہی واسطے اسکے حج یعنی ثواب حج کا فرمایا ہان واسطے تیرے بھی ثواب ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** روحاء نام ایک جگہہ کا ہی چھتیس کوس ہے مدینہ سے اور فرمایا ہان الخ یعنی اسکے لیے ثواب حج نفل کا ہی اور تجکو بھی ثواب ہوگا کہ تو افعال حج کی تعلیم کریگی اور خبر گیران اوسکے اور باعث حج کی ہی اور لڑکا اگر لڑکپن مین حج کری تو حج فرض اوسکے ذمہ سے ساقط نہین ہوتا اگر بعد بالغ ہونیکے شرائط فرضیت حج کی پائی جاوین تو پھر حج کری اور اسطرح غلام اگر حج کری تو اوسکے ذمہ سے بھی ساقط نہین ہوتا بعد آزاد ہونیکے پھر حج کری اور فقیر اگر حج کری تو حج فرض ہی ادا ہوتا ہی بعد غنی ہونیکے پھر حج کرنا اوسکو واجب نہین ع ح **وعنہ** قال ان امراۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع متفق علیہ اور روایت ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت نے خثعم مین سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کے فرضہ اوسکے بندون پر ہی پہنچ امر حج کے پایا باپ اپنے کو بڈہا بڑا نہین ٹہیر سکتا سواری پر کیا حج کرون اوسکی طرف سے فرمایا کہ ہان حج کر اور یہہ سوال و جواب حجۃ الوداع مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل اوس عورت کے کلام کا یہہ ہی کہ میری باپ پر بڑہاپے مین حج فرض ہوا ہی اس سبب سے کہ وہ بڑہاپے مین مسلمان ہوا ہی اور اوس پاس مال ہی یا مال ہاتھہ لگا ہی اوسکی بڑہاپے مین اور وہ سواری پر بیٹہہ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سے نیابۃً حج کرون فرمایا ہان جانا چاہیے کہ حج کرنا غیر کی طرف سے اگر فرض ہو جائز ہی وقت عجز کے اگرچہ عاجز رہے مرتے دم تک اور امر کری وہ غیر کو اور خرچ راہ دی اور جائز ہی بعد موت کے اگر وہ وصیت کری اور بعضونکے نزدیک جائز ہی والدین کی طرف سے حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کے بھی اور اگر حج نفل ہو تو جائز ہی باوجود قدرت کے مطلق ع ح موافق اول روایت فقہی کے یہہ حدیث محمول ہوگی اسپر کہ باپ نے اجازت و خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہہ تاویل حضرت شیخ کی تقریر سے سمجھی جاتی ہی کہ وہ تقریر پر ہی شرح حدیث ابی رزین کی کہ آگے ہی لکھی ہی اور بسبب قول بعض کے حاجت اس تاویل کی کچھہ نہین بلکہ یہہ حدیث دلیل ہی اوسکی ع مولف **وعنہ** قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانہا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیہا دین اکنت قاضیہ قال نعم قال فاقض دین اللہ فہو احق بالقضاء متفق علیہ اور روایت ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نے نذر مانی تہی یہہ کہ حج کری اور وہ مر گئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اوسپر دین کیا تو ادا کرتا اوسکو کہا کہ ہان فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لائق تر ہی ساتہہ ادا کرنیکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اوس شخص کو اپنی بہن سے کچھہ مال ہاتھہ لگا ہوگا ارث مین پس قیاس کیا حضرت نے حق اللہ کو حق العباد پر مسئلہ وارث کو درست ہی کہ عورت کی طرف سے حج کرداوی یا آپ حج کری بغیر اذن کے بھی اور اور کو اذن شرط ہی ع در مختار **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل بامراۃ ولا تسافرن امراۃ الا ومعہا محرم فقال رجل یا رسول اللہ اکتتبت فی غزوۃ کذا وکذا وخرجت امراتی حاجۃ قال اذہب فاحج مع امراتک متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خلوت کری کوئی شخص ساتہہ عورت کے یعنی مرد و عورت اجنبی ایک مکان مین تنہا نہ جمع ہون اور نہ سفر کری عورت اوسکی مگر ہوی ساتہہ اوسکے محرم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ لکھا گیا ہون مین ہی غزوہ فلانی اور فلانیکے یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہی اور وہان لشکر جاتا ہی اور نہین میرا نام بھی لکھا گیا ہی کہ مین بھی ذکر ساتہہ جاؤن اور ارادہ نکلنے کا کیا ہی بیوی میری نے حج کے لیے یعنی پس کیا کرون آیا جہاد کو جاؤن اور بیوی کو اکیلا حج کے لیے جانے دون یا بیوی کے ساتہہ جاؤن اور جہاد مین جاؤن فرمایا جا اور حج کر ساتہہ عورت اپنی کے یعنی اسلیے کہ غازی بہت ہین اور تیری بیوی کے ساتہہ سوای تیرے کوئی محرم نہین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حرام ہی مرد و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان مین جمع ہونا اور عورت کو سفر کرنا حد سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کے یا خاوند کے درست نہین حتی کہ سفر حج مین بھی عورت کے لیے ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اوسکے

Marfat.com

شرط ہی واجب ہونے حج کی یعنی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہی کہ اوسکی ساتھ محرم یا خاوند بھی ہو اور محرم سی مراد وہ ہی کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہی بسبب قرابت کی یا علاقہ دودھ
کی یا سسرال کی بشرط اسکی کہ ہووہ عاقل و بالغ اور نہ ہو مجوسی اور نہ فاسق ع مدح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَاْذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی
الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پروانگی مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد کو تو کہا فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی تمیر جہاد
نہین ہی اور حج ہی اگر استطاعت ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ
اِمْرَاَةٌ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجٌ اَوْ مَحْرَمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سفر کریگی کوئی عورت بقدر
مسافت ایکدن اور رات کی مگر کہ ساتھہ اوسکی محرم ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کہ ہدایہ وغیرہ مین لکہا ہی کہ مباح ہی عورتونکو نکلنا طرف اوس جگہہ
کی کہ کم ہو حد سفر سی کہ حد سفر تین منزل ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ بغیر محرم کی ایک رات دنکی راہ پر بہی جاوی اور اور روایت صحیحین مین بہی آئی ہی کہ نہ سفر کریگی
عورت دو دن کا مگر کہ اوسکی ساتھہ خاوند اوسکا ہو یا محرم اوسکا پس ظاہر اقول فقہا کا خلاف ان روایات کی معلوم ہوتا ہی جواب یہہ کہ حدیث مین جو مطلق آیا ہے
کہ نہ سفر کریگی عورت مگر کہ اوسکی ساتھہ محرم ہو اوسکو فقہا نی حمل کیا ہی تین دن پر اسلیے کہ سفر شرعی کم تین دن سی نہین ہوتا اور حدیثون مین جو ایک یا دو دن کے سفر سی
منع آیا ہی تو اوس صورت مین ہی کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہہ کہ جہان تین دن کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ ہر منزل آدہی دن سی زیادہ کی ہو اور جہان دو دنکی
سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ تمام دن چلے اور جہان ایک دن رات کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ شب و روز چلے پس یہہ ایک یا دو دن کا سفر بہی برابر تین دنکی
ہو جائیگا ع مولانا **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ذَا الْحُلَیْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ
الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰی عَلَیْهِنَّ مِنْ غَیْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ کَانَ دُوْنَهُنَّ
فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهِ وَکَذَاکَ وَکَذَاکَ حَتّٰی اَهْلُ مَکَّةَ یُهِلُّوْنَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جگہہ احرام باندہنی کی اہل مدینہ کو لیے ذوالحلیفہ کو اور شام والونکی لیے جحفہ کو اور نجد والونکی لیے قرن منازل کو اور یمن والونکی لیے یلملم کو پس یہہ سب جگہہ احرام
باندہنی کی ہین اون شہر والونکی لیے کہ مذکور ہوی اور اونکی لیے کہ گذرین ان جگہون پر بغیر اہل انکی سی یعنی مثلاً اہل ہندوستان جب راہ یمن پر پہونچین تو یلملم سی احرام
باندہین اور اسیطرح اور شہر والونکا حال ہی کہ جبکہ احرام کی جگہہ پر آوین وہین سی احرام باندہین یہہ جگہین احرام کی ہین اوسکی لیے کہ ارادہ کری حج کا اور عمری کا پس حج
شخص کہ ہو اندر رہنی والا ان مواضع کی پس جگہہ احرام اوسکی گہر انی سی اور اسیطرح اور اسیطرح یہانتک کہ اہل مکہ احرام باندہین مکہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
ذوالحلیفہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ چہہ کوس ہے مدینہ سی اور دس منزل ہی مکہ سی اور نجد اصل مین کہتے ہین زمین بلند کو اور اب نام ہی شہرون عرب کی کا تہامہ سی زمین عراق تک
اور قرن منازل نام ایک جگہہ کا ہی قریب طائف کی اور یلملم ایک پہاڑ ہی دو منزل مکہ سی اور یہہ جگہین احرام کی ہین الخ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی احرام کی جگہہ سی
گذری بغیر ارادہ حج اور عمری کی تو لازم نہین ہے اوسکو احرام باندہنا واسطے داخل ہونی مکہ کی جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور مذہب حنفی مین جائز نہین ہی داخل ہو تا مکہ مین بغیر
احرام کی اگرچہ ارادہ حج اور عمری کا نہ کرتا ہو اونہون نی عمل اس حدیث پر کیا ہی لَا یُجَاوِزُ وَنَ حد المیقات الا محرمًا یہہ حدیث مطلق ہی اس مین قید ارادہ حج و عمری کی نہین اور
دوسری یہہ کہ احرام واسطے تعظیم اوس مکان بزرگ کی ہی پس اسمین تاجر اور عمرہ کرنیوالا وغیرہ برابر ہین اور جو کہ اندر میقات کی یعنی جگہون احرام کی ہین اونکو جائز ہی
مکہ مین داخل ہونا اپنی حاجت کی لیے بغیر احرام کی اسلیے کہ اونکو اکثر مکی مین آنا پڑتا ہی اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حرج ہی پس حکم اونکا حکم اہل مکہ کا ساہی اسبات مین
یعنی جیسے اونکو رست ہی کہ اگر کسی کام کی لیے مکہ سی نکلین اور پہر داخل ہون مکہ مین تو بغیر احرام کی چلے آوین ویسے ہی اونکو بہی کذا فی الہدایہ اور جو شخص کہ ہو اندر رہنی والا یعنی
جو ان احرام کی جگہون کے اندر رہتا ہو تو اوسکی جگہہ احرام کی گہر سی تا حد حرم ہی اوسکو میقات پر جانا ضرور نہین اگرچہ قریب ہو میقات کی اور جو کہ ان احرام ہی باندہنی کی جگہون
مین رہتے ہین انکا حکم اس سی نہ معلوم ہوا جمہور علما کہتے ہین کہ حکم اونکا حکم اندر والونکا ساہی اور اسیطرح اور اسیطرح یعنی جسقدر نزدیک ہوتا جاوی مکہ سی اور ہو
اندر احرام کی جگہہ کی پس احرام باندہنی کی جگہہ اوسکو وہین سی ہی جہان رہتا ہو آخر حل تک اور اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام باندہین حج کا مکہ سی یعنی نفس مکہ سی اور حرم مکہ کی

ذکر ذی الحلیفہ میقات ہی مدینہ والونکا حالت احرام مین ۱۲

اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کی جگہ احرام کی مکہ ہے حج میں اور عمرہ میں اور مذہب یہ ہے کہ عمرہ کرنیوالا نکلے احرام کیلیے طرف حل کے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عائشہ رضہ کو تنعیم نکلنے کی طرف تنعیم کے کہ حل میں ہے احرام عمرہ کیلیے پس یہ حدیث مخصوص ہے ساتھ حج کے یعنی یہ حکم حج کرنیوالے مکہ کا ہے کہ وہاں سے احرام باندھے اور عمرہ کرنیوالا حل میں آنکر باندھے جیسا کہ حدیث عائشہ رضہ کے سے معلوم ہوا ۱۲ ع ۲ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا احرام کی جگہ مدینہ والونکی ذی الحلیفہ ہے اور راہ دوسری جحفہ اور احرام کی جگہ عراق والون کی ذات عرق ہے کہ نام ایک جگہ کا ہے دو منزل ہے مکہ سے اور احرام کی جگہ نجد والون کی قرن ہے اور احرام کی جگہ یمن والون کی یلملم ہے نقل کی یہ مسلم **ف** اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہ احرام راہ دوسری کی واسطے اونکی جحفہ ہے یعنی مدینہ والون کی دوسری راہ میں جحفہ ملتا ہے اوس راہ سے آوین تو وہاں سے احرام باندھین جانا چاہیے کہ پہلے دوراہین تہین مدینہ والونکی ایک میں ذی الحلیفہ ملتا تھا اور ایک میں جحفہ اور اب ایک ہی راہ ہے اوس میں اول ذی الحلیفہ ملتا ہے اور پھر جحفہ پس اصوت میں وقت میقات موگا نا ہوئین مدینہ والون کی پس احرام کہانسے باندھین لکھا ہے علماء نے مرتبہ اولی یہ ہے کہ جو میقات دور ہے مکہ سے وہان سے احرام باندھے یعنی ذی الحلیفہ سے اور جائز جحفہ سے بھی ہے ۱۲

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِى ذِى الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِى كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِى ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِى ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِى ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا عمرہ کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سب ذی قعدہ میں تھے مکروہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج اونکی کہ وہ ذی حجہ میں مع حجتہ متفق علیہ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا عمرہ کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں تھے مکروہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج اونکی کہ وہ ذی حجہ میں مع حجتہ متفق علیہ

عارب ہے کہ کہا عمرہ کیو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال حج کی پہلے دو بار تقل کی یہہ بخاری نے **ف** پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے تین عمرے کیے اور اس حدیث میں آیا کہ حج سے پہلے دو عمرے کیے پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہہ ہے کہ ظاہر میں بیچ صلح حدیبیہ کی حضرت نے عمرہ نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ تم حلال ہو جاؤ تمکو ثواب عمرے کا ہو چکا گو ظاہر میں افعال عمرے کے نہ کیے پس جس روایت میں دو عمرے آئے ہیں حج سے پہلے مراد یہہ ہے کہ ظاہر میں دو ہی عمرے ہوئے اور جس روایت میں آیا ہے کہ تین عمرے کیے پہلے حج سے مراد ایک عمرے سے ثواب ہے عمرے کا اس اعتبار سے تین عمرے ہوئے ۱۲ مولانا **الفصل الثانی**

فصل دوسری **عن** ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس ان اللہ کتب علیکم الحج فقام الاقرع بن حابس فقال فی کل عام یا رسول اللہ قال لو قلتھا نعم لوجبت ولو وجبت لم تعملوا بھا ولم تستطیعوا الحج مرۃ فمن زاد فتطوع رواہ احمد والنسائی والدارمی **ف** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای لوگو تحقیق اللہ نے فرض کیا تمپر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا ہر سال کی ہے حج فرض ای رسول خدا کی فرمایا اگر کہتا میں اس حج کی لیے یعنی واسطے واجب ہونے حج کی ہاں البتہ واجب ہوتا یعنی ہر سال میں حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہو جاتا نہ کرتے تم اوسکو اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک ہی بار فرض ہے پس جو زیادہ کرے ایکبار سے پس نفل ہے نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **و عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک زادا وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یھودیا او نصرانیا وذلک ان اللہ تبارک وتعالیٰ یقول وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وفی اسنادہ مقال وھلال بن عبداللہ مجھول والحارث یضعف فی الحدیث

اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا کہ پہونچا دے اوسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہیں فرق اوپر اسکے ساتھ میں کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر اور یہہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد و راحلہ کا اور وعید اس عبادت کی ترک کرنے پر اسواسطے ہے کہ اللہ تعالیٰ بابرکت و برتر نے فرمایا اور واسطے اللہ کے واجب ہے لوگوں پر حج کرنا خانہ کعبہ کا اوسپر کہ طاقت رکھے کسی طرف اوسکی راہ کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور اوسکی سند میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں **ف** مالک ہو توشہ کا یعنی اتنا خرچ ہو کہ راہ میں جائے آنے کفایت کرے اور اپنی اہل و عیال کو بھی اسقدر دیتا جاوے کہ جبتک یہہ آوے اونکو کافی ہو پس جس پاس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ بکرایہ ہو اور وہ پھر حج نہ کرے تو تو مرتا ہے اس حالت میں کہ مانند یہودی اور نصرانی کے ہوتا ہے یعنی مانند انکے ہوتا ہے کفر میں اگر منکر اسکی فرضیت کا ہو کر ترک کرے اور بغیر انکار کے کرے تو مانند اونکے ہوتا ہے گناہ میں اور بعضوں نے کہا کہ یہہ از راہ تغلیظ اور تشدید کے فرمایا غرضکہ بہر نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہے کہ جسکو حضرت نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی ہو کر مرتا ہے عیاذا باللہ منہ اور بعد لفظ سبیلا کے باقی آیت یہہ ہے **ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین** یعنی اور جو کوئی کفر کرے اور کفران نعمت حق تعالیٰ کا کرے یعنی بسبب بجا لانے طاعات کے پس اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے عالم کے لوگوں سے یعنی طاعت کریں یا نہ کریں اوسکو نفع اور نقصان اوس سے نہیں فائدہ اور نقصان انہیں کو ہے ظاہر یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیت پڑھی ہوگی راوی نے لفظ سبیلا ہی تک پڑھا ہے اس لیے کہ پورا استدلال اسی آیت سے حاصل ہوتا ہے واللہ اعلم ۱۲ ح

وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ضرورۃ فی الاسلام رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ضرورت اسلام میں نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** ضرورت اوسکو کہتے ہیں کہ جسنے کبھی حج نہ کیا ہو یعنی جسنے حج نہ کیا بعد واجب ہونیکی تو نہیں وہ مسلمان کامل طیبی نے کہا دلالت کرتا ہے ظاہر اس حدیث کا اسپر کہ جو استطاعت رکھے حج کی اور حج نہ کرے تو نہیں وہ مسلمان اور مراد اس سے تغلیظ ہے یا یہہ کہ مسلمان کامل نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا کہ معنی ضرورت کے ہیں ترک کے نا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرے نا نکاح و حج کا اسلام میں نہیں ہے بلکہ رہبانیت میں ہے حاصل یہہ کہ مسلمانوں کو ترک کرنا حج اور نکاح کا نہ چاہیے ۱۲ ح

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج فلیعجل رواہ ابوداؤد والدارمی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نے **ف** یعنی حج

کوئی چاہی حج کرنا اوقادر ہوا وسکو ادا کرنی پر پس چاہیے کہ جلدی کرے اور فرصت کو غنیمت جانے اس لیے کہ بہت سی آفتین ہین اوسکی تاخیر مین اور بہت صحیح روایت ہای
مذہب کی اوامام مالک اور احمد سی یہہ ہے کہ حج واجب علے الفور ہی یعنی جب حج فرض ہوا وسو سم جانیکا ہوا ور قافلہ بہم پہنچے اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اوسی سال حج کرے دوسری سال تک
تاخیر نکرے اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اوقبول نہین کیجائیگی گواہی اوسکی پھر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض اوسکے ذمہ رہیگا اوامام محمد اور شافعی کی نزدیک واجب علے
التراخی ہی یعنی اخیر عمر تک جائز ہی تاخیر اوسکی جیسیکہ جائز ہی تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہہ کہ گمان ہو فوت ہونی حج کا تو نہ تاخیر کرے پس اگر مرا باوجود فرض ہونی حج کی اور حج
تو گنہگار مرا اسکو نزدیک اور ہماری علمانے لکھا ہی کہ اگر حج نکرے یہانتک کہ تلف ہو جاوے مال اوسکا تو پہونچتا ہی اوسکو یہہ کہ قرض لے مال اگرچہ نہ قادر ہو اوسکی ادا پر اور امید ہی یہہ کہ
نہ مواخذہ کریگا اوس سے اللہ تعالی اسپر اگر نیت ادا کی رکھتا ہوگا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا ع ح * فی المرقاۃ والمناسک و درمختار **وعن** ابن مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ فانہما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذہب
والفضۃ ولیس للحجۃ المبرورۃ ثواب الا الجنۃ رواہ الترمذی والنسائی و رواہ احمد وابن ماجۃ عن عمر الی قولہ خبث الحدید
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے کرو حج اور عمرہ پس تحقیق یہہ دونون یعنی ہر ایک انمین سی دور کرتی ہین فقر کو اور گناہونکو
جیسی دور کرتی ہی بھٹی میل لوہیکا اور سونیکا اور روپے کا اور نہین ہی واسطے حج مقبول کی ثواب مگر بہشت نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے اور نقل کی احمد اور ابن ماجہ
نے حضرت عمر سی لفظ خبث الحدید تک **ف** پے در پے کرو حج اور عمرہ یعنی قران کرو کہ اوس مین حج اور عمرہ دونون ہوتی ہین چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا یا مراد یہہ ہے
کہ عمرہ کیا ہو تمنو تو پھر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پھر عمرہ کرو اور فقر سی مراد فقر ظاہر یا فقر باطن ہی یعنی مالدار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہی ع **وعن** ابن عمر قال
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما یوجب الحج قال الزاد والراحلۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت
ہی ابن عمر سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو یعنی کیا ہی شرط واجب ہونی حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاتے آتے اوسکو اور اوسکی عیال کو کفایت کرے اور سواری
اوسپر سوار ہو کر جاوے اور شرطین واجب ہونی حج کی کتنی ہی ہین چنانچہ آگے انشاء اللہ تعالی مذکور ہونگی پس خاص انہین دو شرطونکو اسلیے ذکر کیا کہ یہہ اصل اور پر ضرور ہین اور حدیث
مین دلیل ہی امام مالک پر کہ وہ کہتے ہین واجب ہوتا ہی حج اوسپر ہی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنے پر اور تجارت پر یا کسب پر ع **وعنہ** قال سال رجل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما الحاج قال الشعث التفل فقام اخر فقال یا رسول اللہ ای الحج افضل قال العج والثج فقام اخر
فقال یا رسول اللہ ما السبیل قال زاد وراحلۃ رواہ فی شرح السنۃ وروی ابن ماجۃ فی سننہ الا انہ لم یذکر الفضل الاخیر
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا کیا ہی صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال یعنی آتی ہو بسبب پسینے اور میل
کی یعنی تارک التزینت ہو پھر کھڑا ہوا ایک اور شخص اور کہا یا رسول اللہ کون سی چیزین حج مین بہت ثواب رکھتی ہین یعنی بعد ارکان حج کی فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھ کہنے
لبیک کی اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہی سبیل یعنی کلام اللہ مین حج کی آیت مین جو آیا ہی من استطاع الیہ سبیلا
مراد سبیل سے کیا مراد ہی فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور نقل کی ابن ماجہ نے بیچ سنن اپنی کی مگر نہین ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی فقام آخر
اخیر ہی ع **وعن** ابی رزین العقیلی انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ
ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابی رزین
عقیلی سے یہہ کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑھا ہی نہین طاقت رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سوار ہونیکی یعنی
افعال حج اور عمرہ کی نہین کر سکتا اور نہ سوار ہو کر انکی لیے جا سکتا ہی فرمایا حج کر اپنی باپ کی طرف سی اور عمرہ کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے
اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے * **وعن** ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

سمع رجلا یقول لبیک عن شبرمة قال من شبرمة قال اخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم حج عن شبرمة رواہ الشافعی وابوداود وابن ماجة اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی لبیک شبرمہ کی طرف سے فرمایا پیغمبر خدا نے کون ہی شبرمہ کہا اونسے بھائی میرا ہی یا کہا قریب میرا ہی فرمایا کیا حج کر چکا ہی تو اپنی طرف سے کہا نہیں فرمایا حج کر تو اپنی طرف سے پھر حج کر شبرمہ کی طرف سے نقل کی یہہ شافعی نے ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** یہی مذہب ہی امام شافعی اور امام احمد کا کہ جبتک اپنا حج فرض نہ ادا کرے اور کی طرف سے حج کرنا اوسکو درست نہین اور امام مالک اور امام اعظم کے نزدیک درست ہی حج کرنا غیر کی طرف سے گو کہ آپ حج نکیا ہو لیکن اولی یہہ ہی کہ پہلے آپ حج کر لے پھر اور کیطرف سے کرے پس انکے نزدیک یہہ امر استحباب کے لیے ہی یعنی یہہ بات بہتر ہی نہ کہ واجب اور بہتر جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی یا منسوخ ہی اسلیے اونہون نے اسپر عمل نہین کیا **ع ح** **وعنہ** قال وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاہل المشرق العقیق رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہہ احرام کے مشرق والونکے لیے عقیق نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** عقیق نام ایک جگہہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کی اور مشرق والون سے وہ لوگ مراد ہین کہ گھر اونکے خارج حرم کی جانب شرقی مکہ کی ہین اور وہی عراقی کہلاتے ہین جو کہ اگلی حدیث مین مذکور ہین پس مشرق والونکی جگہہ احرام کی دو ہوئین ایک تو عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونون جگہون مین سے جس جگہہ پر گذرے وہین سے احرام باندہی **ع** ومولانا **وعن** عائشة رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاہل العراق ذات عرق رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی عائشہ رض سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معین فرمائی عراق والون کے لیے احرام کی جگہہ ذات عرق نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **و** **وعن** ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اہل بحجة او عمرة من المسجد الاقصی الی المسجد الحرام غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر او وجبت لہ الجنة رواہ ابوداود وابن ماجة اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جو شخص کہ احرام باندہی حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی مکہ تک بخشی جاتی ہین واسطے اوسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے اور وہ گناہ کہ پیچھے کریگا یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی اوسکے لیے بہشت یعنی ابتدا نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ **ف** او عمرة مین لفظ او کا تنویع کے لیے ہی اور او وجبت الجنة مین شک راوی کا اور جب آدمی بیت المقدس سے آتا ہی مکہ کی طرف تو راستہ مین مدینہ مطہرہ سے ملتا ہی پس مشرف ہوتا ہی ساتھہ افضل مقامات کے اول او اوسط اور آخر مین اس سبب سے یہہ ثواب عظیم پاتا ہی اور بعضون نے کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ احرام کی جگہہ جتنی دور ہوگی اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور جانا چاہیے کہ تقدیم احرام کی مواقیت سے یعنی احرام کی جگہون سے احرام پہلے باندہنا اور اپنے گھر سے احرام باندہکر جانا ہمارے نزدیک افضل ہی اور شافعی کا بہی ایک قول یہی ہی اور یہہ جب ہی کہ بچ سکے ممنوعات احرام سے اور اگر جانے کہ نہین بچ سکنے کا تو میقات سے افضل ہی اور حج کے مہینون سے پہلے احرام باندہنا مکروہ ہی ہمارے نزدیک بلکہ بہی کہا مالک اور احمد نے اور شافعی سے ایک روایت تو یہہ ہی کہ اوسکا احرام نہی نہین درست ہوتا اور مشہور روایت اونکی مانکی یہہ ہی کہ وہ احرام حج کا بدلکر احرام عمرہ کا ہو جاتا ہی **ع** **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس قال کان اہل الیمن یحجون فلا یتزودون ویقولون نحن المتوکلون فاذا قدموا مکة سالوا الناس فانزل اللہ تعالی وتزودوا فان خیر الزاد التقوی رواہ البخاری روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہے یمن والے حج کرتے اور نہ توشہ لیتے اور کہتے ہم توکل کرنے والے ہین پس جب آتے مکہ مین مانگتے اونسے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کی وسوال سے اسلیے کہ تحقیق بہترین توشہ پرہیزگاری ہی یعنی یہہ سفر آخرت کا توشہ ہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اون لوگون نے توکل کو توشہ خیال کیا تہا اگرچہ حقیقت مین وہ توکل نہ تہا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اوس سے ہی اوسکو توشہ ٹہہرا اور آیت اور حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اسباب کہنا منافی توکل کی نہین ہی بلکہ یہہ افضل ہی کاملین کے نزدیک بہی اور جو کوئی ارادہ کرے نری توکل کا یعنی بدون اسباب کے اوسکو بہی کچہہ حرج نہین بشرطیکہ مضبوط ہو کہ صبر کر سکے **ع ح** **وعن** عائشة رض قالت قلت یا رسول اللہ علی النساء جہاد قال نعم علیہن جہاد لا قتال فیہ الحج والعمرة رواہ ابن ماجة اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ عورتون پر ہی جہاد فرمایا کہ ہان عورتون پر ہی جہاد ہی کہ نہین لڑائی اوس مین کہ وہ حج و عمرہ ہین نقل کی یہہ ابن ماجہ **ف** حج و عمرہ مین لڑائی تو نہین لیکن مشقت سفر اور مفارقت گہر کی لوگونکے اور وطن کی

Marfat.com

ایسی ہوتی ہی جیسی جہاد مین پس وہ عورتونکی حق مین بمنزلہ جہاد کی ہین ۱۲ **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یمنعہ من الحج
حاجۃ ظاہرۃ او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یہودیا وان شاء نصرانیا رواہ الدارمی اور روایت ہے
ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہ منع کیا اوسکو حج سی حاجت ظاہری نی نہ ہونا توشہ اور سواریکا ہی یا بادشاہ ظالم نی یا مرض بند کرنیوالی نی
پس مر گیا اور حج نکیا پس چاہیی کہ مری اگر چاہی یہودی ہوکر اور اگر چاہی نصرانی ہوکر نقل کی یہہ دارمی نی **ف** بادشاہ ظالم نی یعنی راستہ مین بادشاہ ظالم سی ڈرتا ہی اپنی
جہان و مال کی تلف پر تو حج فرض نہین ہوتا اور اسیطرح بیماری کہ اوس سے سفر نہ کرسکی مانع حج کی ہی پس اندہی اور فالجوالی وغیرہ پر حج فرض نہین حاصل ساری حدیث کا یہہ ہے
کہ جس پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بھی مانع نہو اور باوجود اسکے حج نکری تو چاہی یہودی ہوکر مری چاہی نصرانی ہوکر اللہ کو کچھ پروا
اوسکی نہین اور بیان اسکا اوپر گذر چکا ہی ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحاج والعمار وفد اللہ
ان دعوہ اجابہم وان استغفروہ غفر لہم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ انہون نے
فرمایا کہ حج کرنیوالی اور عمرہ کرنیوالی مہمان ہین اللہ تعالی کی اگر دعا مانگتی ہین اللہ تعالی سی قبول کرتا ہی دعا اونکی اور اگر بخشش چاہتی ہین اوس سے بخشتا ہی
اونکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وفد اللہ ثلثۃ الغازی والحاج والمعتمر رواہ
النسائی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھے مہمان اللہ کی تین ہین جہاد کرنیوالی اور
حج کرنیوالی اور عمرہ کرنیوالی نقل کی یہہ نسائی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقیہ
الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ رواہ احمد اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ملاقات کرتیو حاجی سی یعنی جو کہ حج کرچکی پس سلام کراوسسے اور مصافحہ کراوس سے اور کہہ اوس سے یہہ کہ بخشش چاہی تیری لیے پہلے اس سے کہ داخل ہو اپنے گھر مین
اسلیے کہ تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** پہلے داخل ہونیکی قید اسلیے لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا مین ہی اور اپنے اہل و عیال مین مشغول نہین ہوا پاک ہی گناہونسے
دعا اوسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کی حکم مین عمرہ کرنیوالا اور جہاد کرنیوالا اور طالب علم بھی ہین یعنی یہہ جب گھر کو آوین تو انسی بھی پہلے داخل ہونیکی گھر مین
اسیطرح سلام وغیرہ کرکر دعا بخشش کی کراوی کہ وہ بھی مغفور ہین ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج
حاجا او معتمرا او غازیا ثم مات فی طریقہ کتب اللہ لہ اجر الغازی والحاج والمعتمر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کی یا عمرہ کی یا جہاد کی پھر مر گیا بیچ راہ اوسکی کی لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکی ثواب
جہاد کرنیوالی اور حج کرنیوالی اور عمرہ کرنیوالی کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** انہین کی حکم مین ہے وہ شخص کہ طلب علم دینکی لیے نکلا تہا اور پھر مر گیا یعنی اوسکی لیے بھی
ثواب عالمونکا سا لکھا جاتا ہی ۱۲ **باب الاحرام والتلبیۃ** باب ہی بیچ بیان احرام باندہنی کی اور لبیک کہنی کی **ف** احرام کو احرام اسلیے کہتے
ہین کہ کتنی چیزین احرام باندہنی والی کو اپنے پر حرام کرلیتی ہوتی ہین چنانچہ بیان اونکا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ **الفصل الاول** فصل پہلی
عن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک کانی
انظر الی وبیض الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو محرم متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین خوشبو لگاتی تہی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے احرام اونکیکی پہلے احرام باندہنی کی اور واسطے نکلنی اونکیکی احرام سی پہلے طواف کرنیکی ساتھہ خانہ کعبہ کی ساتھہ خوشبوئی کہ کہ ہوتا
تہا اوس مین مشک گویا کہ دیکھتی ہون مین طرف چمک خوشبوئی کی بیچ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہوتی محرم یعنی وہ چمکی یا میری آنکھونکی
تلی پھر نی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** واسطے احرام اونکی کی حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ احرام کا کرتی تو مین خوشبو
حضرت کی لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی کہ اوس مین مشک بھی ہوتا پس اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلے احرام کی لگاوی اور اثر اوسکا بعد احرام

کرنا باقی رہی تو کچھ منع نہیں اس لیے کہ ممنوعات احرام سے استعمال کرنا خوشبو کا بعد احرام کے ہے نہ پہلے پس مذہب امام ابو حنیفہ اور امام احمد کا تو یہی ہے اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہے پہلے احرام کے لگانا ایسی خوشبو کا کہ باقی رہے اثر اوسکا بعد احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے اونکے احرام سے اخ جانا چاہیے کہ روز عید کے کہ مزدلفہ سے منیٰ کو آتی ہیں بعد رمی جمرہ عقبہ کے احرام سے نکل آتی ہیں اور سب کچھ حلال ہو جاتا ہے مگر عورت حلال نہیں ہوتی ہے یہانتک کہ مکہ کو آتی ہیں اور طواف افاضہ کرتی ہیں پھر عورت بھی حلال ہو جاتی ہے پس حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت احرام سے نکلتے تو جب بھی میں حضرت کی خوشبو لگاتی پہلی طواف کرنے کے ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آواز بلند کرتے تھے تلبید کیے ہوئے کہتے حاضر ہوں خدمت تیری میں یا الٰہی حاضر ہوں خدمت تیری میں حاضر ہوں خدمت تیری میں نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں تیری ہی خدمت میں تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیری ہے اور بادشاہت نہیں شریک واسطے تیرے زیادتی کرتے تھے ان کلمات پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم **ف** تلبید کیے ہوئے تلبید یہ ہے کہ ڈالے محرم سر میں گوند یا خطمی یا مہندی یا اور کچھ تاکہ بال ملجا دیں آپس میں اور نہ بیٹھے اونمیں غبار اور جوئیں محفوظ رہیں اور لفظ والملک کا عطف ہے الحمد پر اسلیے مستحب ہے وقف کرنا لفظ والملک پر اور اختلاف کیا گیا ہے لبیک کہنے میں ہمارے نزدیک تو شرط ہے واسطے صحت احرام کی اور امام مالک نے کہا کہ نہیں واجب لیکن اوسکو ترک کرنے میں دم آتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے نہیں دم آتا اوسکو ترک کرنے میں اور نہ زیادتی کرتے تھے یعنی اکثر اسیقدر کہتے تھے والا اور الفاظ بھی سوائے انکے روایت کیے گئے ہیں پھر کمی کرنے ان الفاظ میں مکروہ ہے اور زیادتی کرنی نہیں مکروہ بلکہ مستحب ہے اور مستحب ہے سب علما کے نزدیک بلند آواز سے لبیک کہنے ع **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتے پاؤں اپنا رکاب میں اور اوٹھاتی اونکو اونٹنی درحالیکہ کھڑی ہوتی احرام باندھتے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی مدینہ سے پڑھ کر روانہ ہوئے اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ میں کہ میقات اہل مدینہ کا ہے جا پڑھے اور رات وہاں گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز کے اونٹنی کی پیٹھ پر اور کھڑے ہوئے اوسکی لبیک کہی اور اور روایت میں آیا ہے کہ بعد دو رکعتوں احرام کی لبیک کہی اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ بیدا میں کہ نام ایک جگہ بلند کا ہے پہونچ کر لبیک کہی پس امام شافعی نے تو اول روایت پر عمل کیا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہی اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نے دوسری روایت پر عمل کیا ہے کہ اونکے نزدیک مستحب یہ ہے کہ بعد پڑھنے دو رکعت احرام کی نیت احرام کی کرے اور لبیک کہے اس حال میں کہ بیٹھا ہو چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہے تو درست ہے لیکن بعد نماز کے افضل ہے اور تطبیق ان روایات میں یوں دی گئی ہے کہ حضرت نے مصلی پر لبیک کہی پھر جب اونٹنی پر بیٹھے جب بھی کہی پھر جب بیدا پر پہونچے جب بھی کہی چنانچہ اسیلیے علما نے لکھا ہے کہ مستحب ہے تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتوں اور زمانوں اور مکانوں کے پس جس راوی نے جہاں لبیک کہتے سنا وہ یہ سمجھا کہ یہیں سے لبیک کہنی شروع کی اور موید اس توجیہ کی روایت ابن عباس کی ہے کہ ترجمہ حضرت شیخ رح کی میں ذکر کی گئی ہے ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ چلاتے تھے ہم ساتھ حج کے چلانا نقل کی یہ مسلم **ف** یعنی بلند آواز سے لبیک کہتے تھے حج کی لیے اور شاید کہ اقتصار ذکر حج پر اس لیے کیا کہ وہ اصل اور مقصود اعظم ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حال اوسکا ہے اور جو کہ موافق اوسکے تھے اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکوت عنہ ہے کہ اور روایت سے واضح ہوگا پس نہیں منافی ہے یہ روایت روایات آیندہ کے ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصُرُّوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا پیچھے ابو طلحہ کی سواری پر اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ البتہ چلاتے تھے ساتھ دونوں کی اکٹھی یعنی حج اور عمرہ کی نقل کی یہ بخاری **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قران افضل ہے اور معنی قران کے آگے معلوم ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی مذہب ہے ہمارا اس لیے کہ صحابہ حضرت کے ساتھ تھی وہ مخالفت حضرت کی کب کرتے یعنی حضرت نے قران کیا ہوگا باتباع حضرت کے صحابہ نے

بھی قران کیا ۱۲ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ نکلے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حجۃ الوداع کے پس بعضی ہم مین سے وہ تہے کہ احرام باندہا ساتھہ تری عمرہ کے اور بعضی ہم سے وہ تہے کہ احرام باندہا ساتھہ حج اور عمرہ کے اور بعضی ہم سے وہ تہے کہ احرام باندہا ساتھہ تری حج کے اور احرام باندہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ حج کے پھر جسنے احرام باندہا ساتھہ عمرہ کے پس حلال ہوگیا اور جسنے احرام باندہا ساتھہ حج کے یا جمع کیا احرام حج اور عمرہ کے مین پس نہین حلال ہوا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جانا چاہیے کہ حج کرنیوالی تین قسم پر ہین ایک تو مفرد اور مفرد وہ ہے کہ تری حج کا احرام باندہے اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہے کہ احرام حج اور عمرہ کا دونو کا باندہے اور تیسری متمتع اور متمتع وہ ہے کہ اول احرام عمرہ کا باندہے میقات سے حج کے مہینون مین اور افعال عمرہ کے بجالاوے پھر اگر ہدی ساتھہ لایا ہے تو احرام باندہے رہے اور اگر ہدی نہین لایا ہے تو احرام سے نکل آوے اور مکہ مین بیٹہا رہے جب ایام حج کے آوین تو احرام حج کا حرم سے باندہے اور حج کرے چنانچہ بیان ان احکام کا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور حدیثین مختلف آئی ہین حضرت کے حج مین بعضی حدیثون سے معلوم یہہ ہوتا ہے کہ حضرت مفرد تہے چنانچہ یہہ حدیث بھی انہین مین سے ہے اور اکثر حدیثون سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قارن تہے اور اور بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت متمتع تہے پس تطبیق انمین یون دی گئی ہے کہ بعضون نے حضرت سے فقط لبیک بحجۃ ہے سنا اور لفظ وعمرۃ کا نہ سنا اونہون نے کہا کہ حضرت مفرد تہے اور بعضون نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا اونہون نے کہا کہ حضرت قارن تہے اور بعضون نے لبیک بعمرۃ سنا اونہون نے کہا کہ حضرت متمتع تہے اور احتمال یہہ ہے کہ حضرت کہتے ہون کبھی لبیک بحجۃ اور کبھی لبیک بعمرۃ اور کبھی لبیک بحجۃ وعمرۃ پس جسنے جو کچھہ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کے اور تمتع کے آپس مین مشابہ ہین بعضی صحابہ نے جانا کہ حضرت نے قران کیا وہی نقل کیا اور بعضون نے جانا کہ تمتع کیا وہی نقل کیا اور یا تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹہانا اور وہ قران مین موجود ہے کہ قارن منتفع ہوتا ہے عمرہ کر ساتھہ حج کے واللہ اعلم اور جسنے احرام باندہا ساتھہ عمرہ کے یعنی پہلے حج کے پس حلال ہوگیا یعنی نکل آیا احرام عمرہ کے سے بعد طواف کرنے اور سعی کرنے اور حلق یعنی سر منڈانیکے پس حلال ہوگیا اوسکو سب ممنوعات احرام کے پھر احرام باندہا حج کا اور جسنے احرام باندہا حج کا یا حج وعمرہ کا وہ احرام سے نہین نکلا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا پس دن نحر کے حلال ہوا بعد رمی کرنے جمرۃ العقبہ اور حلق کے پھر اوسکو سب ممنوعات احرام کے کرنے درست ہوئے سوای مباشرت عورتون کے کہ وہ بعد طواف رکن کے درست ہوتی ۱۲ مولانا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تمتع کیا یعنی فائدہ اوٹہایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ساتھہ عمرہ کی طرف حج کے بیان اوسکا یہہ ہے کہ شروع کیا احرام عمرہ کا پھر احرام باندہا حج کا یعنی داخل کیا حج کو عمرے مین پس قارن ہوئے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۱۲ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے زید بن ثابت سے یہہ کہ اونہون نے دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگے ہوئے واسطے احرام اپنے کے اور غسل کیا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے **ف** ننگے ہوئے یعنی سیے ہوئے کپڑے اوتار ڈالے اور لنگ باندہا اور چادر آدہی کہ حالت احرام مین سیا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہننا منع ہے اور غسل کرنا احرام کے لیے افضل ہے اور کافی وضو بھی ہے ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَاْسَهٗ بِالْغِسْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمای بال سر اپنے کے ساتھہ ایسی چیز کے کہ اونسے سر دہویا جاتا ہے نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یعنی گوند یا خطمی وغیرہ سے بال جمالیے تاکہ غبار وغیرہ سے محفوظ رہین چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے ۱۲ **وَعَنْ** خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے خلاد بن سائب سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا میرے پاس جبرئیل حکم کیا مجکو یہ کہ امر کروں میں یارون
اپنے کو یہ کہ بلند کریں آواز اپنے ساتھ اہلال کے یا کہا تلبیہ کے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی **ف** اور تلبیہ میں لفظ او کا شک راوی کا ہے کہ بلال
کہا یا بالتلبیہ یعنی دونوں کو ایک ہی ہیں لبیک کہنا اور پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکی کہے سطرح کہ آپ ہی سنے اور نہ سنے ع

وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يلبي إلا لبى من عن يمينه وشماله من حجر أو شجر أو مدر
حتى تنقطع الأرض من هاهنا وهاهنا رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان
کہ لبیک کہتا ہو مگر کہ لبیک کہتے ہیں جو ہیں داہنی طرف اوسکی اور بائیں طرف اوسکی قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہانتک کہ تمام ہو وہ زمین اسطرف سے اور اسطرف سے یعنی دائیں اور
بائیں طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ **ف** یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب چیزیں زمین کی موافقت اسکی کرتی ہیں یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہیں **وعن**
ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يركع بذي الحليفة ركعتين ثم إذا استوت به الناقة قائمة عند مسجد
ذي الحليفة أهل بهؤلاء الكلمات ويقول لبيك اللهم لبيك لبيك وسعديك والخير في يديك لبيك والرغباء إليك
والعمل متفق عليه ولفظه لمسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پھر جسوقت کہ اونٹنی
حضرت کو اونٹنی کھڑی کرتی مسجد ذی الحلیفہ کے بلند کرتے آواز اپنے ساتھ ان کلمات کے یعنی لبیک مشہور کے اور کہتے یعنی زیادہ کہتے لبیک مشہور سے یہ کہ
حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیکبختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیری ہی ہاتھ میں ہے
حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت طرف تیری ہے اور عمل تیری ہی لیے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی مسلم کی ہیں **ف** پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں
کہ سنت احرام کی ہیں پڑھتا ہے میں قبل اور اخلاص اور نیت کرتے حرام کی اور لبیک کہتے بعد اونکے پھر جب اونٹنی حضرت کو سوار کر کھڑی ہوتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو لبیک
مشہور کہتے اور نہ زیادہ اوس سے کہتے لبیک الخ ع **وعن** عمارة بن خزيمة ابن ثابت عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان إذا فرغ
من تلبيته سأل الله رضوانه والجنة واستعفاه برحمته من النار رواه الشافعي اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی انہوں نے
باپ سے یعنی خزیمہ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت جب فارغ ہوتے اپنی لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور طلب معافی
کرتے اوس سے ساتھ رحمت اوسکی کی آگ سے نقل کی یہ شافعی نے **ف** کہا علماء ہمارے نے کہ مستحب ہے یہ کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنے
سے اور آواز پست کرے درود بھیجنے میں بہ نسبت لبیک کہنے کے اور مانگے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور پناہ مانگے اوس سے آگ سے اور دعا کرے اپنے لیے
جو چاہے اور ایسی حالت میں مکروہ ہے کسیکو سلام علیک کرے تو اوس سے لیکن اگر کوئی سلام علیک کرے تو اوسکو جواب دینا جائز ہے پھر لبیک کہنے ایکبار شرط ہے ہمارے
نزدیک اور زیادہ ایکبار سے سنت ہے یہانتک کہ لازم آتی ہے اساءۃ ساتھ ترک اوسکی کے ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما أراد الحج أذن في الناس فاجتمعوا فلما أتى البيداء أحرم رواه البخاري روایت ہے جابر سے یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا حج کا خبردار کر دیا لوگونکو پس جمع ہوئے پھر جب آئے میدان بیداء کے میں احرام باندھا نقل کی یہ بخاری نے **ف** خبردار کر دیا
یعنی عام کر نوالی کو حکم فرمایا کہ عام کر دی لوگون میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہیں پس جمع ہوئی خلق کثیر مدینہ میں پس جب آئے بیداء میں کہ نام ایک میدان کا ہے قریب ذی الحلیفہ کے
احرام باندھا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہکر دوبارہ اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے احرام باندھا ابتداء مسجد ذی الحلیفہ میں بعد دو رکعتون احرام کے ع **وعن** ابن عباس قال كان
المشركون يقولون لبيك لا شريك لك فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ويلكم قد قد إلا شريك هو لك تملكه وما ملك يقولون هذا لوهم
يطوفون بالبيت رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے مشرک حاضر ہیں تیری خدمت میں نہیں شریک واسطے تیرے کوئی پس فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس ہے
تمکو بس بس یعنی بس اتنا ہی کہو اوس سے زیادہ نہ کہو تھے مشرک نہیں زیادہ اوس سے مگر وہ شریک کہ ملک واسطے تیرے ہے مالک ہے تو اوسکا اور نہیں وہ شریک یا لک تیرا کہتے مشرک ان کلمات کو اس حالت میں کہ طواف کرتے

Marfat.com

خانہ کعبہ کا نقل کی یہ مسلم کے ف مشرک بھی حج اور عمرہ اور طواف وغیرہ خانہ کعبہ کا کرتے اور ہمیشہ تعظیم اوسکی کرتے لیکن بسبب شرک کے کہ لبیک اسطرح کہتے لبیک لاشریک لک الا شریکا ہو لک تملکہ وما ملک حقتعالے سو کرتے اور بتونکو استغنا کرتے تھے وہ شریک خدا کے ہین وہ لیکن مملوک اوسکے ہین پس جب وہ یہانتک پہونچتے لبیک لاشریک لک تو حضرت فرماتے کہ پس اسقدر کہو کہ کوئی شریک نہین خدا کا اور زیادہ اس سے نہ کہو الا شریکا ہو الخ اور حقیقت مین یہہ کہنا اونکا کمال احمق پر دلالت کرتا ہے کہ مملوک شریک مالک کا کیونکر ہو سکتا ہے **باب قصۃ حجۃ الوداع** باب ہے بیچ قصہ حجۃ الوداع کے ف وداع واو کے زبر سے بمعنی رخصت کرنیکے ہے اور حجۃ الوداع اوس حج کو کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فرض ہونے حج کے دسویں سال ہجری مین کیا یہہ نام اس لیے رکھا گیا کہ حضرت نے اوسمین لوگونکو تعلیم احکام شرع کی کی اور خصوصت کیا اونکو اور خبر دی اپنی رحلت کی اور اونکو گواہ پکڑا ادائے رسالت پر اور احکام کے پہونچانے پر اور یہہ حدیث جابر کی جامع ترین احادیث کی ہے اس باب مین اور سب سے فقہ کی ہین اور اگر کوئی تامل کرے تو اس سے بھی زیادہ نکل سکتی ہین + **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث تسع سنین لم یحج ثم اذن فی الناس بالحج فی العاشرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاج فقدم المدینۃ بشر کثیر فخرجنا معہ حتی اذا اتینا ذا الحلیفۃ فولدت اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف اصنع قال اغتسلی واستثفری بثوب وأحرمی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ثم رکب القصواء حتی اذا استوت بہ ناقتہ علی البیداء اہل بالتوحید لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک قال جابر لسنا ننوی الا الحج لسنا نعرف العمرۃ حتی اذا اتینا البیت معہ استلم الرکن فرمل ثلثا ومشی اربعا ثم تقدم الی مقام ابراھیم فقرأ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی فجعل المقام بینہ وبین البیت وفی روایۃ انہ قرأ فی الرکعتین قل ھو اللہ احد وقل یا ایھا الکفرون روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے مدینہ مین نو برس کہ حج نہین کیا یعنی دسویں برس کیا لیکن عمرہ کیا جیسا کہ گذرا پہر خبر کی لوگون مین یعنی ندا کی نداکرنیوالے نے حضرت کے حکم سے دسویں سال مین یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہین پس آئے مدینہ مین آدمی بہت پس نکلے ہم ساتھہ حضرت کے یعنی جبکہ پانچ دن باقی رہے ذیقعدہ کے درمیان ظہر و عصر کے یہانتک کہ جب پہونچے ہم ذوالحلیفہ مین پس جنی اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو پس بھیجا اسماء نے یعنی کسیکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا کرون مین یعنی بیچ مقدمہ احرام کے آیا احرام باندھون یا نہین اور باندھون تو کیونکر باندھون فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ ساتھہ کپڑے کے اور احرام باندھ پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذی الحلیفہ مین پہر سوار ہوئے قصواء پر کہ نام حضرت کی اونٹنی کا تھا یہانتک کہ جب کھڑی ہوئی ساتھہ حضرت کے اونٹنی اونکی میدان بیداء پر آواز بلند کی ساتھہ لبیک کہنے کے کہ وہ یہہ ہین حاضر ہون تیری خدمت مین یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین نہین کوئی شریک واسطے تیرے حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق تعریف اور نعمت تیری ہی لیے ہے اور بادشاہت نہین شریک کوئی واسطے تیرے کہا جابر نے نہین تھے ہم یعنی پہلے اس سے نیت کرتے مگر حج کی نہ تھی ہم جانتے عمرہ کو یعنی حج کے مہینون مین یہانتک کہ جسوقت آئے ہم نزدیک خانہ کعبہ کے ساتھہ حضرت کے بوسہ دیا حجر اسود کو یعنی ہاتھہ کہا اوسپر اور بوسہ دیا پہر جلدی چلے تین بار پہر رمل کیا اونے تین بار پہر رمل کیا اونے طوف پر یعنی آہستہ پہر آگے بڑھے طرف مقام ابراہیم کی پہر پڑھی یہہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی حوالی اوسکی کو جاے نماز پہر گردانا مقام ابراہیم کو حضرت نے درمیان اپنے اور درمیان خانہ کعبہ کے اور ایک روایت مین ہے کہ پڑھی حضرت نے دو رکعتون مین قل ھو اللہ احد اور قل یا ایھا الکافرون ف آدمی بہت کہا بعضون نے کہ اوس حج مین حضرت کے ساتھہ نو ہزار آدمی جمع ہوے اور بعضون نے کہا کہ ایکسو تیس ہزار تھے اور اسماء سے پہلے جعفر بن ابی طالب نے نکاح کیا پہر اونکے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر نے نکاح اونکا ہوا پہر اونکے انتقال کے بعد حضرت علی نے سو ہوا پس جبکہ حضرت حج کو تشریف لائے تو اسماء حضرت ابوبکر کے نکاح مین تھین اور اونسے محمد بن ابوبکر پیدا ہوے اور غسل کرنا نفاس والی عورتکو احرام کے لیے سنت ہے اور یہہ غسل نظافت یعنی ستھرائی کے لیے ہے نہ طہارت کے لیے اور اسلیے عورت نفاس والیکو احرام کے لیے تیمم کرنا نہین آیا اور یہی حکم حائض کا ہے اور احرام باندھا یعنی نیت احرام کی کی اور لبیک کہنے اوس سے معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورتکا صحیح ہے اور اوسپر اجماع ہے سب علماء کا اور نماز پڑھی الخ یعنی دو رکعتین سنت احرام کی پڑھین اور لائق ہے کہ اگر میقات مین مسجد ہو تو نماز پڑھے اوسمین اور اگر اور جگہ سوا مسجد کے پڑھے تو بھی مضائقہ نہین اور اوقات مکروہہ مین نماز نہ پڑھے اور نماز فرض بھی قائم مقام اس نماز کے ہو جاتی ہے مانند تحیۃ المسجد کے اور نہ تھے ہم جانتے عمرہ کو یہہ تاکید ہے سبب جہل کی معمول تھا ایام جاہلیت مین کہ حج کے مہینون مین عمرہ کرنیکو بڑا گناہ جانتے تھے اب حضرت نے اوسکو رد کیا اور حکم فرمایا عمرہ کرنیکا حج کے مہینون مین چنانچہ بیان ہو سکا آگے آتا ہے اور جسوقت کہ آئے ہم الخ یعنی اول ذی الحجہ کی اور رات کو وہین رہے پہر نہائے اور داخل ہوئے مکہ مین ثنیہ علیا کی طرف سے چوتھی ذی الحجہ کو اور قصد کیا مسجد کا جانب باب السلام سے اور نماز تحیۃ المسجد نہین پڑھی اس لیے

Marfat.com

کرہا کا تحیۃ الطواف ہے آنحضرت پھر جلدی چلے یعنی کعبہ کے طواف کے تین سات بار گرد اوسکے پھر تین میں پس تین بار پھر تین میں جلدی چلو کند ہی ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہین اور سپار یارا یعنی چار چار پھیرے اور جلدی چلنے کا سبب یہہ تہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کو یعنی مکہ مین آئے تو مشرکون نے کہا کہ انکو یثرب یعنی مدینہ کی ہوا سست کر دیا پس آنحضرت نے مسلمانونکو فرمایا کہ اسطرح چلکر اظہار قوت کرو پھر بعد دور ہونے علت کی بھی یہی حکم باقی رہا اور اسحدیث مین جو اضطباع کا نہوا وہ بھی سنون ہی وقت طواف کے چنانچہ اور حدیثونمین مذکور ہی اور اضطباع اسکو کہتے ہین کہ چادر داہنی بغل کی نیچے سے نکالکر بائین کاندہی پر ڈال لیتے ہین وہ بھی اظہار قوت کے لیے تہا اور پھر آگے بڑہے طرف مقام ابراہیم کے یعنی بعد طواف کے بیٹکے مقام ابراہیم کی طرف گئے اور مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہی کہ اوسپر حضرت ابراہیم نے کھڑے ہوکر کعبہ کو بنایا تہا اوسمین نشان ہی اونکے پانونکا اور معنی مقام ابراہیم کے ہین جگہ کہ کھڑے رہنے ابراہیم کے اور ارادہ اسکی خانہ کعبہ کے ایک حجر ہین کہا ہی پس اوسکے پیچھے کھڑے ہوکر آنحضرت نے دو رکعتین پڑہین اور اس جگہ کھڑے ہوکر یہہ نماز پڑہنی افضل ہی اور جائز ہی ہر جگہ حرم مین خواہ مسجد حرام مین پڑہے خواہ باہر مسجد سے اور یہہ دو رکعت واجب ہین ہمارے نزدیک بعد ہر طواف کے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہین اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہر ایہ معلوم ہوتا ہی کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت مین پڑہے اور قل یا دوسری مین پس تقدیم سورہ متاخر کی اوپر سورہ مقدم کی لازم آئی توجیہ اسکی یہہ لکہی ہی علمانے کہ واو مطلق جمع کے لیے ہی یعنی دونون رکعتونمین دونون سورتین پڑہین تقدیم و تاخیر کچھ نہین سمجھی جاتی پس اشکال مذکور نہین لازم آتا اور کہا طیبی نے کہ سر اسمین یہہ ہے کہ قل ہو اللہ احد اثبات توحید کے لیے اور قل یا ایہا الکافرون واسطے تبری شرک کے پس مقدم کیا توحید کو واسطے اہتمام شان اوسکی کے اور بعضی وایتون مین تقدیم قل یا ایہا الکافرون کو بھی آئی ہی ع ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَى مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ پھر پھرے طرف حجر اسود کی پس بوسہ دیا اوسکو پھر نکلے دروازہ مسجد سے یعنی باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کے پس جب نزدیک ہوے صفا کے پڑہی یہہ آیت تحقیق صفا اور مروہ نشانیون اللہ کی سے ہین یعنی اللہ کے دین کی نشانیونسے ہین اور فرمایا حضرت نے کہ شروع کرتا ہون مین ساتہہ اوسچیز کے کہ شروع کیا اللہ نے ساتہہ اوسکے یعنی جیسے اللہ تعالیٰ نے اول ذکر صفا کا کیا اوسپر مروے کا اسیطرح مین بھی اول صفا پر چڑہتا ہون اور پھر مروے پر چڑہونگا پس شروع کیا ساتہہ صفا کے پس چڑہے اوسپر یہانتک کہ دیکہا خانہ کعبہ کو پھر سامنے ہوئے بیت اللہ کے پس وحدانیت بیان کی اللہ کی یعنی لا الہ الا اللہ کہا اور بڑائی بیان کی اوسکی یعنی اللہ اکبر کہا اور کہا نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسکیلیے ہی بادشاہت اور اوسکیلیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی اسلام کے غلبہ کا جو کیا تہا اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی حضرت کی اور شکست دی گروہ کافرونکو تنہا یعنی خندق کی لڑائی مین پھر دعا کی درمیان اسکے کہا مانند اسکے تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی پھر ذکر کیا اور دعا کی تین بار اسطرح کیا پھر اوترے صفا سے اور چلے طرف پہاڑ مروے کے یہانتک کہ پہونچی قدم حضرت کی بیچ نشیب میدان کی یعنی بلندی میدان سے پستی مین آئے پھر دوڑے یہانتک کہ جب چڑہنے لگی دونون قدم حضرت کی یعنی نشیب سے بلندی مروے پر چڑہنے لگے آہستہ چلے یعنی دوڑنا موقوف کیا یہانتک کہ آئے مروے پر پھر کیا مروے پر جو کیا تہا صفا پر یہانتک کہ جب ہوا آخر پھرنا مروے پر پکارا اوسحالت مین کہ وہ تھا مروے پر اور لوگ تھے نیچے پہاڑ کے فرمایا اگر مین پہلے جانتا امر اپنے سے جو کچھ کہ جانا مین نے پیچھے نہ لاتا مین ہدی ساتہہ اپنے اور کرڈالتا مین حج کو عمرہ پس جو تم مین سے کہ نہو ساتہہ اوسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام حج کو سے باہر ہووے اور کرڈالے حج کو عمرہ پس کہڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے لیے ہی یہہ حکم یا ہمیشہ کے لیے پس ڈالین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر انگلیان اپنی ایک ساتہہ کی دوسرے ہاتہہ کی اور گتھلیونمین اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج مین دو بار فرمایا نہین یعنی یہہ حکم خاص اسی برس مین نہین ہی بلکہ ہمیشہ کے لیے جائز ہی عمرہ حج کو مہینونمین ہمیشہ کو ف یہانتک کہ دیکہا خانہ کعبہ کو اور اوس زمانہ مین کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا تہا اوساب عمارت مسجد الحرام کی سے چھپ گیا ہی لیکن حجر اسود بعضی دروازون حرم کے سے کہ محاذی اوسکی ہی معلوم ہوتا ہے اور جو گیا تہا صفا پر یعنی جیسے کرا ورد عا صفا پر کی تہی ویسیہی مروے پر کی اور سعی درمیان صفا اور مروے کی سات بار کی صفا سے مروے تک ایکبار

اور مروی ہی صفا تک دوسری بار اسطرح سات بار سعی کی پس ابتدای صفا ہوئی اور ختم مروی پر جیسا کہ فرمایا یہانتک کہ جب ہم آخر پھیرا مروی پر لیا اور یہ سعی کرنی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروی کو واجب ہے اور اصل اوسکی یہہ ہے کہ حضرت اسمعیلؑ جن دنونمین چھوٹے تھے انکی والدہ حضرت ہاجرہ پانیکی تلاش کو گئین جب نشیب مین پہونچین تو حضرت اسمعیل انکی نظر سی پوشیدہ ہوگئے وہ صفا اور مروی پر چڑہ کر انکو دیکھتی تہین پس یہہ اونکی سنت ہی حضرتؐ بھی بجا لائے اور اب مٹی بھر گئی ہی درمیان صفا اور مروہ کو وہ پستی باقی نہین رہی وہان نشان بنا دیے ہین بجا آوری سنت کو لیے وہان دوڑتے ہین

آور اگر مین پہلے جانتا امر اپنے سی آنچہ شرح اس کلام کی دراز ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین پہونچے اور عمرہ ادا کر چکے تو صحابہ کو حکم کیا کہ جو ہدی ساتھہ نہین لایا ہی عمرہ کرے اور احرام سی نکل آوے اور فسخ حج ساتھہ عمرہ کرے اور بعد ازان ایام حج مین احرام باندہی اور حج کرے اور جو کوئی ہدی ساتھہ لایا ہی عمرہ کرے اور اپنی احرام پر رہی حج تک بعد ادا کرنی حج کی احرام سے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لائے تھے احرام باندہی رہی پس یہہ بات صحابہ کو گران گذری کئی سبب سے ایک تو اسلیے کہ ہم احرام سی نکلین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندہی رہین اور ترک متابعت اونکی کا کرین دوسرے اس لیے کہ درمیان ہمارے اور عرفہ کی سوای پانچ روز کی نہین ہی پس مناسب نہین کہ احرام سی نکلین اور عورتون پاس جاوین ابہنوز سترون ہماری سی منی ٹپکتی ہو اور پھر عرفہ مین جاوین اور حج کرین اور تیسرے اس لیے کہ جاہلیت مین عمرہ کرنا حج کی مہینونمین نہایت برا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصی ہوے اور فرمایا کیا کرونمین حکم الہی اسطرح ہی اگر مین پہلے سی جانتا کہ نکلنا احرام کا تمپر دشوار ہوگا تو مین بہی ہدی نہ لاتا اور احرام سی نکل آتا اور فسخ حج ساتھہ عمرہ کرتا مین اور رہین نہ جانتا تھا کہ حکم الہی اسطرح ہوگا اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہی علمانے بیچ اس فسخ حج کے ساتھہ عمرہ کے کہ آیا یہہ خاص صحابہ ہی کے لیے تھا اوس برس مین یا اور ونکو بھی جایز ہی قیامت تک پس کہا احمد اور ایک جماعت نے اہل ظاہر سی کہ یہہ خاص صحابہ ہی کے لیے نہ تھا بلکہ یہہ حکم باقی ہی قیامت تک پس جایز ہی واسطے اوس شخص کے کہ احرام باندہا حج کا اور ہدی اوسکی ساتھہ ہووی نہین فسخ کرنا احرام حج کا ساتھہ عمرہ کے اوحلال ہوجانا ساتھہ اعمال عمرہ کے اور کہا مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جماہیر علمانے سلف و خلف سی کہ یہہ خاص صحابہ ہی کے لیے تھا اوس برس مین تا کہ مخالفت ہوجاوے اوپر سخیر کر کہ تھا اوسپر اہل جاہلیت کہ حرام جانتی تھی عمرہ کو حج کے مہینونمین اور اسی حدیث پر عمل کیا ہی امام ابوحنیفہ اور احمد نے کہ جو کوئی احرام باندہی عمرہ کیا اور ہدی نہ لایا ہو تو احرام سی نکل آوے اور جو کوئی احرام باندہی عمرہ کیا اور ہدی لایا ہو تو احرام سی نہ نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوی ہدی اوسکی دن نحر کو اور امام مالک اور امام شافعی رح نے کہا کہ حلال ہوجاوے عمرہ سی بمجرد فارغ ہونیکے اعمال عمرہ سی اگرچہ ہدی ساتھہ لایا ہو ع وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوْهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اولائی حضرتؐ علی مین سی کتنے اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کر یعنی حضرت علیؓ یمن کے حاکم ہوکر گئے تھے اوسی سی کتنے ایک اونٹ حضرتؐ کو لیے لائے پھر فرمایا حضرتؐ نے حضرت علیؓ کو کہ کیا کہا تمنے اوسوقت کہ لازم کیا تھا حج یعنی وقت باندہنے احرام کے کیا کہا تھا اور کیا نیت کی تھی کہا

Marfat.com

حضرت علی نے کہا تھا یعنی یا الٰہی تحقیق مین احرام باندہتا ہون ساتھہ اوس چیز کے کہ احرام باندہا ساتھہ اوسکے رسول تیری نے فرمایا حضرت نے کہ پس تحقیق ساتھہ میری منی ہی یعنی یہہ نیت کری ہی تمتع تو مین تیج احرام عمرے کا باندہی ہو اور میری ساتھہ ہدی ہی مین احرام سے نہین نکل سکتا یہانتک کہ فارغ ہون عمرے اور حج سے پس تم بھی احرام سے نکلو کہا جابر نے پس سب اونٹ کہ لائے تھے حضرت علی یمن سے اور وہ کہ لائے تھے اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو کہا جابر نے پس حلال ہوے لوگ سب اور کتروائی بال اپنے یعنی جنکے ساتھہ ہدی نہین تھی وہ احرام عمرے کا سے نکل آئے بعد فارغ ہونیکے عمرے سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تھے اونکے ساتھہ ہدی نہین حلال ہوے پس جبکہ ہوا دن ترویہ کا یعنی آٹھوین تاریخ ذیحجہ کی متوجہ ہوے یعنی ارادہ کیا متوجہ ہونیکا طرف منا کے پس احرام باندہا حج کا صحابہ نے یعنی اونہون نے کہ احرام عمرے سے نکل آئے تھے بعد فارغ ہونیکے عمرے سے اور سوار ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ آفتاب طلوع ہوا اور پہونچے منا مین پس نماز پڑہی منی مین یعنی مسجد خیف مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی پہر ٹہہرے رہے یعنی بعد ادا کرنے نماز فجر کے تہوڑی سی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب اور حکم کیا ساتھہ خیمہ کے کہ تہا بنا ہوا بالونکا کہ کہڑا کیا جاوے حضرت کے لیے وادی نمرہ مین پہر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منی سے طرف عرفات کے اور نہین گمان کرتے تہے قریش مگر یہہ کہ حضرت کہڑے ہونگے حج کے لیے نزدیک مشعر حرام کے جیسیکہ تہے قریش کرتے جاہلیت مین پس گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے یہانتک کہ آئے میدان عرفات مین پس پایا خیمہ کہ کہڑا کیا گیا تہا حضرت کے لیے نمرہ مین پس اوترے اوس مین یعنی اور ٹہہرے اوس مین یہانتک کہ جب ڈہلی دوپہر حکم کیا ساتھہ لانے قصوی کے کہ نام تہا حضرت کی اونٹنی کا پس زین کی گئی حضرت کے لیے پہر آئے حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہوکر اندر وادی نمرہ کے پہر خطبہ فرمایا روبرو لوگونکے اور فرمایا کہ تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے حرام ہین تم پر یعنی آپس مین ایک دوسرے کا نہ خون کرے اور نہ مال کیسکا چوری و غارتی سے کہا جاوے مانند اسدن تمہارے کے یعنی عرفہ کے بیچ اس مہینے تمہارے کے یعنی ذیحجہ کے بیچ اس شہر تمہارے کے یعنی مکہ کے یعنی جیسا تم حرام جانتے ہو کیسکا مال لینے کو اور خون کرنیکو اس دن مین اور اس مہینے مین اور اس شہر مین اسیطرح سے ہمیشہ اور ہر جگہ خون کرنا اور ناحق مال لینا آپس مین حرام ہے خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت کی نیچے قدمون میرے کہ کی گئی ہے اور پست و پامال ہے یعنی باطل و موقوف ہے یعنی جو کچھہ کسینے کیا مینے اسکو معاف کیا پہلے اسلام کے اور جو رسمین جاہلیت کی تہین موقوف کین اور خون جاہلیت کے موقوف کیے یعنی نہ قصاص اس مین اور نہ دیت اور نہ کفارہ اسکو اور سود کو جدا بیان فرمایا ہے واسطے زیادتی اہتمام کی اور تحقیق اول خون کے موقوف کرتا ہون اپنے خون سے خون ابن ربیعہ بن حارث کا ہے اور وہ دودہ پیتا تہا بیچ بنی سعد کے قتل کیا تہا اوسکو ہذیل نے اور سود جاہلیت کا موقوف کیا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا مینے اپنے سودون مین سے سود عباس بن عبدالمطلب کا ہے پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل پہر ڈرو اللہ سے بیچ حق عورتون کے پس تحقیق تمنے لیا ہے اونکو ساتھہ امان اللہ کے یعنی ساتھہ عہد اوسکی کے کہ تم سے کیا ہے یا ساتھہ عہد کے کہ تمنے اوس سے کیا ہے بیچ رعایت حقوق اونکی کے اور حلال کیا تمنے اونکی شرمگاہونکو ساتھہ حکم اللہ کے کہ فانکحوا ہے اور تمہارا حق اونپر یہہ ہے کہ نہ آنے دین تمہارے بچھونون پر کسیکو کہ مکروہ جانتے ہو تم اوسکے آنیکو یعنی نہ اذن دیوین گہر مین آنیکا کسیکو بغیر مرضی تمہارے کے خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کرین یہہ یعنی اذن دین آنیکا پس مارو اونکو مارنا بغیر سختی کا اور اونکا حق تم پر روزی اونکی یعنی کہانا پینا اوسکے حکم مین داخل ہے مکان رہنے کا اور کپڑا اونکا موافق مقدور اپنی کے اور تحقیق چہوڑی مینے تم مین ایسی چیز کہ ہرگز نہین گمراہ ہونیکے بعد چہوڑنے میرے کے اوسکو تم مین یا بعد چنگل مارنیکے ساتھہ اوسکے اور عمل کرنیکے اوسپر اگر چنگل مارو گے ساتھہ اوسکے وہ چیز کتاب اللہ ہے اور تم پوچھے جاؤ گے یعنی میری پہنچانے اور نہ پہنچانے سے احکام دین کو پس کیا جواب دو گے کہا صحابہ نے گواہی دینگے ہم یعنی دیوے اللہ تعالیٰ کی یہہ تحقیق پہونچائی تمنے پیغمبری اور ادا کی تمنے امانت اور خیر خواہی کی تمنے پہر اشارہ کیا حضرت نے ساتھہ شہادت کے اونگلی اپنی کے اوس حال مین کہ اوٹہایا اوسکو طرف آسمان کے اور جہکایا اوسکو طرف لوگونکے اور کہا تین بار یا الٰہی گواہ رہ یا الٰہی گواہ رہ یعنی اپنی بندونکے اقرار پر کہ اونہون نے اقرار کیا پہونچانیکا کتروائی بال منڈانا بالونکا وقت نکلنے کے احرام سے افضل ہے اور باوجود اسکے صحابہ نے بال کتروائے اس لیے کہ تا باقی بال حج مین منڈواوین اور سمتوجہ ہوے طرف منی کے آٹھوین تاریخ منا مین جانا اور وہان رات کو رہنا ہمارے نزدیک واجب نہین بلکہ سنت ہے اور نمرہ ساتھہ زبر نون کے اور زیر میم کے نام ایک پہاڑ کا ہے قریب عرفات کے کہ زمین حرم کی وہان تمام ہوتی ہے اور عرفات حل مین ہے اور نہین گمان کرتے تہے یعنی قریش گمان کرتے تہے کہ حضرت ٹہہرینگے نزدیک مشعر حرام کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے مزدلفہ مین جیسیکہ قریش جاہلیت مین کرتے تہے کہ مزدلفہ مین ٹہہرتے تہے اور اوسکو کہتے تہے کہ یہہ موقف خمس یعنی جگہہ ٹہہرنے قریش اور اہل حرم اللہ کے ہے اور عرفات مین نہین جاتے تہے بخلاف تمام عرب کے کہ وہ وقوف عرفات مین کرتے تہے پس اونہون نے گمان کیا کہ حضرت بہی مزدلفہ مین ٹہہرینگے پر حضرت وہان نہ ٹہہرے اور عرفات مین پہونچے اور خطبہ فرمایا یعنی وہ خطبہ پڑہا ہے اول مین احکام حج کے بیان کیے اور رغبت دلائی کثرت ذکر دعا کی عرفہ مین اور دوسرا خطبہ چوتا تہا بہ نسبت پہلے کے اوس مین نبی دعا کی اور ابن ربیعہ بن حارث الخ چچا تہے حضرت کے بیٹے عبدالمطلب کے انکا بیٹا تہا ربیعہ اور

لہ یعنی تحقیق قریش سنت وقوف مزدلفہ کی برابر ہی النکہ مزدلفہ حرم مین ہے اور عرفات حل مین ہے اور دین اسلام مین حل و حرم برابر ہے

Marfat.com

ربیعہ کا بیٹا تھا اسکو قبیلہ بنی سعد مین دودہ پلانے کو دیا تھا جن ایام کہ بنی سعد اونپر لڑائی ہوئی ہذیل مین سے کسی نے ایاس کو تیر مارا وہ مر گیا پس ایاس حضرت کے چچا کے بیٹے تھے اونکے خون لینے کا حضرت کو حق تھا حضرت نے معاف فرمایا اور عباس بن عبدالمطلب چچا حضرت کے ایام جاہلیت مین سود کھاتے تھے اور سود لوگون کے ذمہ بہت تھا وہ بھی حضرت نے معاف فرمایا ۱۲ ح ۲ ع **ثُمَّ اَذَّنَ** بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ابْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ پھر اذان دی بلال نے پھر تکبیر کہی پھر پڑہی نماز ظہر کی پھر تکبیر کہی پھر پڑہی نماز عصر کی اور نہ پڑہا درمیان ان دونون کے کچھ یعنی نہ سنت نہ نفل پھر سوار ہوے یہان تک کہ آئے میدان عرفات مین ٹھہرنے کی جگہ پس کیا پیٹ اپنی اونٹنی قصوا کا طرف پتھرونکی اور کیا حبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہ کا ہی آگے اپنے اور سامنے ہوے قبلہ کی پس ہمیشہ رہے کھڑے یہانتک کہ غروب ہوے آفتاب اور جاتی رہی زردی تھوڑی سی یہانتک کہ غائب ہوا گردہ آفتاب کا اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلے یہانتک کہ آئے مزدلفہ مین پھر نماز پڑہی اوسمین مغرب اور عشا کو ساتھہ ایک اذان اور دو تکبیر سے کر اور نہ پڑہی درمیان ان دونون کے کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پھر لیٹ رہے یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر پھر پڑہی نماز فجر کی اوسوقت کہ ظاہر ہوی واسطے اونکے فجر ساتھہ اذان اور تکبیر کے پھر سوار ہوے اونٹنی پر یہانتک کہ آئے مشعر حرام پر پس سامنے کھڑے ہوے قبلہ کو اور دعا مانگی اللہ تعالی سے اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ رہے کھڑے یہانتک کہ صبح ہوئی خوب روشن پس چلے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پیچھے سوار کیا فضل بن عباس کو یہانتک کہ آئے درمیان وادی محسر کے پس حرکت دی سواری کو تھوڑی سی پھر چلے بیچ کی راہ کہ نکلتی ہی اوپر جمرہ کبری کے یہانتک کہ آئے جمرہ کے پاس کہ نزدیک درخت کے ہی پس پھینکیں اونپر سات کنکریان مانند کنکریون خذف کے یعنی جو کہ انگلیون مین کہکر پھینکتے ہین مقدار بیان کرنا مقدار اونکی کا ہی کہ بقدر دانہ باقلا کی تھین تکبیر کہتے ہر کنکری کے اون کنکریونسے مارین حضرت نے کنکریان نالہ کے اندر سے پھر پھری طرف جگہ قربانی کرنیکی کہ منا مین ہے پس ذبح کیے حضرت نے تریسٹھہ اونٹ ساتھہ اپنی کے پھر دیدی باقی حضرت علی کو پس ذبح کیے اونہون نے مابقی یعنی سینتیس ۳۷ اور شریک کیا حضرت نے حضرت علی کو بیچ ہدی اپنی کے پھر حکم کیا حضرت نے ساتھہ لینے ایک ایک ٹکڑے گوشت کی ہر اونٹ مین سے پھر ڈالے گئے ٹکڑے گوشت کے ایک ہانڈی مین پس پکائے گئے ٹکڑے پس کھایا دونون صاحبون نے اوس مین سے اور پیا دونون نے اوسکی شوربے مین سے پھر سوار ہوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا پس نماز پڑہی مکہ مین ظہر کی پھر آئے اولاد عبدالمطلب کے پاس یعنی اپنے چچا عباس اور اولاد اونکی کے پاس کہ پلاتے تھے پانی زمزم کا پس فرمایا کہینچو اے اولاد عبدالمطلب کے یعنی پانی زمزم کا کہ بہت ثواب کی بات ہی پس اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگے لوگ تمپر اور پر پانی پلانی تمہاری کے تو البتہ کہینچتا مین پانی ساتھہ تمہارے یعنی خوف اسکا ہی کہ لوگ مجھی کہینچتے دیکھکر بسبب اتباع میرے کہینچینگے اور ازدحام کرینگے اور یہ منصب تمہارے ہاتھہ سے جاتا رہیگا اگر اسکا خوف نہوتا تو مین بھی تمہارے ساتھہ کہینچتا پس دیا اولاد عبدالمطلب کے ڈولونکو پس پیا حضرت نے اوس سے نقل کی یہ مسلم **ثم** پھر پڑہی نماز عصر کی الخ یعنی جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت مین اسکو جمع تقدیم کہتے ہین عرفات مین وقت

Marfat.com

کرینگے لیے یہہ دونون نمازین ملاکر پڑہ لیتے ہین اور انکے درمیان مین سنن و نوافل نہ پڑہی تاکہ نہ باطل ہو جاوی جمع اسلیے کہ دو پیچھے پڑہنا ان نماز و نکا واجب ہی اور غائب ہوا گردہ آفتاب کا یہہ تاکید اور میان غروب کا ہی تاکوئی گمان نکری کہ غروب سے مراد قریب غروب کی ہی اور یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان عرفات اور منا کے وہان رات کو رہنا ہمارے نزدیک سنت ہی اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک واجب ہی پس حضرت نے وہان پہونچکر نماز پڑہی ساتہہ ایک اذان اور دو تکبیرون کے جیسیکہ ظہر و عصر عرفات مین پڑہی تہین اور یہی مذہب تینون امامونکا ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے ساتہہ ایک اذان اور ایک تکبیر کی ہین اسلیے کہ عشا یہان اپنے وقت مین ہی پس احتیاج جدی تکبیر کی واسطے زیادتی اعلام کے نہین اور عصر عرفہ مین اپنے وقت مین نہین ہوتی ہی پس احتیاج ہی زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم مین اسکو ابن عمر سے روایت کیا ہی اور ترمذی نے بہی اسکو تحسین و تصحیح کیا ہی اور مشعر الحرام نام ایک پہاڑ کا ہی مزدلفہ مین و قوف یعنی ٹہہرنا وہانکا واجب ہی ہمارے نزدیک اور محسر نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مزدلفہ اور منی کے جب حضرت وہان پہونچے تو سواری کو حرکت دی یعنی جلدی ہانکی تہوڑی سی دور یعنی بقدر مسافت اوس وادی کی اور سبب جلدی چلنے کا یہہ تہا کہ عادت شریف یہہ تہی کہ جس جگہہ کسی قوم پر عذاب نازل ہوا ہوتا تو وہان سے جلدی گذرتے از راہ عبرت کے پس محسر مین اصحاب فیل ہلاک ہوے تہے وہانسے جلدی گذرے اور بعضون نے کہا کہ وہان انصاری یا مشرکین عرب ٹہہرا کرتے تہے اونکی مخالفت کے لیے جلدی چلنے پس کسیکو مستحب ہی کہ وہانسے جلدی گذرے حضرت کی پیروی کے لیے اور پہر چلے بیچ کی راہ جس راہ سے جاتی ہوے تشریف لیگئے تہے وہ راہ اور تہی اور یہہ راہ اور اوسکو طریق ضب کہتے ہین اور اسکو طریق مازمین کہ نام دو پہاڑونکا ہی اور یہہ راہ جا نکلتی ہی جمرۃ کبری یعنی جمرۃ العقبہ پر اور یہانتک کہ آئی اوس جمرہ پر کہ نیچے درخت کی ہی مراد وہی جمرۃ العقبہ ہی کہ مذکور ہوا اور جمرہ کہتے ہین منار یکو وہان کئی منار ہی ہین کہ اونپر سنگریزے مارتے ہین مفصل بیان انکا اگر آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور شریک کیا انمین یعنی حضرت نے اونکو کچہہ اونٹ دی کہ تا اپنی طرف سے ذبح کرین یا تو ما بقی اونٹون مین سے دیا یا اونون مین سے اور اس حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ اپنی قربانیکو گوشت مین سے کہانا مستحب ہے اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ اور طواف رکن کہتے ہین یہہ بہی ایک رکن ہی حج کا اور اسپر تمام ہوتا ہی حج اور یہہ طواف افضل ہی روز نحر کے اور جائز بعد بہی ہے اور نماز پڑہی ظہر کی مکہ مین اور ابن عمر سے ایک روایت آئی ہی کہ حضرت نے نماز ظہر کی منا مین پڑہی وجہ تطبیق کی دونو مین یہہ ہے کہ حضرت نے مکہ مین ظہر کی نماز پڑہی اور منا مین نقل پڑہی ہون اوسکو عبداللہ بن عمر نے گمان کیا کہ ظہر کی نماز پڑہی یا یون کہا جاوے کہ دونون روایتین جب متعارض ہوتین تو دونون ساقط ہوتین پہر ترجیح دی گئی اسکو کہ حضرت نے ظہر مکہ مین پڑہی اسلیے کہ وہان نماز پڑہنی افضل ہی واللہ اعلم بالصواب ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحِلَّ وَمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْدِ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِي وَامْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ وَاَمَرَنِي اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہا ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع مین پس بعضی ہم مین سے وہ تہی کہ احرام باندہا تہا عمرہ کے فقط اور بعضی ہم مین سے وہ تہی کہ احرام باندہا ساتہہ حج کے یعنی نیت حج کا یا حج اور عمرہ کا پس جب آئی ہم مکہ مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے احرام باندہا ہی عمرہ کا فقط اور نہین ہدی لایا پس چاہیے کہ حلال ہو جاوی یعنی احرام سے نکل آوے ساتہہ سر منڈانیکے یا بال کتروانیکے اور جسنے احرام باندہا ہی عمرہ کا اور ہدی بہی ساتہہ لایا ہی پس چاہیے کہ احرام باندہی حج کا ساتہہ عمرہ کے یعنی داخل کرے حج کو عمرہ مین پس سے قارن ہوکر نہ نکلے احرام سے یہانتک کہ حلال ہو دونون سے یعنی تمام کرے افعال حج اور عمرہ کی اور ایک روایت مین ہی کہ پس نہ حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو ساتہہ ذبح کرنے ہی اپنی کے یعنی دن عید کے اور جسنے احرام باندہا ہی حج کا یعنی برابر ہی کہ ہدی ساتہہ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کے ساتہہ احرام عمرہ کا باندہا ہو یا نہ باندہا ہو پس چاہیے کہ

Marfat.com

تمام کری حج اپنا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنی حج کا ساتھہ عمری کو وہ نہ تمام کری کہا حضرت عائشہ نی پس حائض ہوئی مین اور نہ طواف کیا تہا مینی خانہ کعبہ کا یعنی عمری کو اور نہ سعی کی تہی مینی درمیان صفا اور مروی کو یعنی اس لیے کہ نہین صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کی الا حیض مین سعی نہین منع پس ہمیشہ رہی مین حائض یہانتک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہین احرام باندہا تہا مینی مگر عمری کا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ کہولون مین سر اپنا اور کنگہی کرون مین یعنی نکلون مین احرام عمری کو سی اور مباح کرون اون چیزونکو کہ حرام ہوتین تہین بسبب احرام کی اور احرام باندہون حج کا بعد اسکی اور چھوڑدون مین عمرہ کو یعنی پھر جب فارغ ہون حج سی تو احرام قضا عمرہ کا کرون پس کیا مینی یہانتک کہ ادا کیا مینی حج اپنا بھیجا ساتھہ میری عبدالرحمن بتی ابی بکر کیکو اور حکم کیا مجکو یہ کہ عمرہ کرون مین بدلی عمری اپنی کی تنعیم سی کہا حضرت عائشہ نی پس طواف کیا خانہ کعبہ کا اون شخصون نی کہ احرام باندہا تہا ساتھہ عمری کی یعنی طواف عمرہ کا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروی کی پھر احرام سی نکلی پھر کیا اور طواف پیچھی اسکی کہ پھری منا سی یعنی طرف مکہ کی اور یہہ طواف حج کی لیی کیا کہ اوسکو طواف افاضہ کہتی ہین اور جن شخصون نی جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو پس سوا اسکی نہین کہ کیا اونہون نی طواف ایک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تنعیم نام ایک جگہہ کا ہی کہ تین کوس مکہ سی ہی خارج حد حرم سی یعنی حل مین ہی اور احرام عمری مین شرط ہی کہ حل سی باندہا جاوی خواہ احرام باندہنی والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سی باندہی اور غیر مکی حل سی اور جن شخصون نی جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو یعنی ابتدا سی یا داخل کیا ایک کو دوسری مین اونہون نی ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کی اور یہی مذہب ہی شافعی کا اور ہمارے نزدیک لازم ہین قارن کو دو طواف کرنے ایک طواف عمرہ کی لیی جبکہ داخل ہو مکہ مین اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کی حج کی لیی حدیث شریف سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہے اور وہ جبکہ مکہ مین تشریف لائی تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کی اور دار قطنی نی ایک روایت نقل کی ہی اوسکا حاصل بہی یہی ہی کہ قارن طواف کری اور دو بار سعی کری صفا اور مروی اور حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سی بہی اسیطرح منقول ہی کہ قارن دو طواف کری اور دو بار سعی کری

وعن عبداللہ بن عمر قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج فساق معہ الھدی من ذی الحلیفۃ وبدأ فاھل بالعمرۃ ثم اھل بالحج فتمتع الناس مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ الی الحج فکان من الناس من اھدی ومنھم من لم یھد فلما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال للناس من کان منکم اھدی فانہ لا یحل من شیء حرم منہ حتی یقضی حجہ ومن لم یکن منکم اھدی فلیطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولیقصر ولیحلل ثم لیھل بالحج ولیھد فمن لم یجد ھدیا فلیصم ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجع الی اھلہ فطاف حین قدم مکۃ واستلم الرکن اول شیء ثم خب ثلثۃ اطواف ومشی اربعا فرکع حین قضی طوافہ بالبیت عند المقام رکعتین ثم سلم فانصرف فاتی الصفا فطاف بالصفا والمروۃ سبعۃ طواف ثم لم یحل من شیء حرم منہ حتی قضی حجہ ونحر ھدیہ یوم النحر وافاض فطاف بالبیت ثم حل من کل شیء حرم منہ وفعل مثل ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ساق الھدی من الناس متفق علیہ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا فائدہ اوٹہایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین ساتھہ عمری کی طرف حج کی یعنی اول عمرہ کا احرام باندہا اور پھر حج کا پس پہلی ساتھہ اپنی ہدی نی ذی الحلیفہ سی کہ نام ایک جگہہ کا ہی وہین حضرت نی احرام باندہا تہا اور شروع کیا پس احرام باندہا ساتھہ عمری کی پھر احرام باندہا ساتھہ حج کی پس تمتع کیا لوگون نی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ عمری کی طرف حج کی یعنی ملایا عمری کو طرف حج کی پس تھے بعضے لوگون مین سے یعنی جنہون نی نہ احرام عمرہ کا باندہا تہا وہ کہ ہدی لائی اور بعضے اونمین سے رہے کہ نہین ہدی لائی پس جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین فرمایا واسطے لوگون کے یعنی عمرہ کرنی والونکی جو ہی تم مین سی ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہی اوس سے یعنی احرام سی نہ نکلی یہانتک کہ ادا کری حج اپنا اور جو شخص کہ نہو تم مین سے ہدی لایا پس طواف کری خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کری اور سعی کری صفا اور مروی مین اور کتروا وی بال اور چاہیی کہ نکلی احرام سی یعنی احرام عمری کی سے یعنی جو چیزین منع نہین احرام مین وہ ابیاح ہوین پھر احرام کری ساتھہ حج کی یعنی زمین حرم سی اور ذبح کری ہدی یعنی دن نحر کی بعد رمی جمار کی پہلی سر منڈانکر کہ واجب ہی یہہ متمتع کو واسطے شکر گذاری اس نعمت کی کہ توفیق ادای عمری اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نپاوی ہدی پس چاہیی کہ روزی رکہی تین دن بیچ حج کی

ان دونون طواف مین ایک طواف اور ہی کہ اوسکو طواف القدوم کہتے ہین وہ سنت ہی ۱۲ منتی

یعنی حج کی مہینون مین بعد احرام کے پہلے دن نحر کرا اور افضل یہہ ہی کہ ساتوین آٹھوین نوین دسوین کو کرے اور سات دن جبکہ پہر ی طرف اہل اپنی کی یعنی فارغ ہو افعال حج سی اگرچہ مکہ مین ہو پہر طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا جبکہ آئی مکہ مین یعنی طواف عمرہ کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزون سی یعنی افعال جو طواف کی ہین اون مین ہی پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کی پہر چلے جلد چلی طواف کرنے مین تین بار اور چار بار چلے اپنی چال یعنی ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کی پہرتی ہین اوسکو شوط کہتی ہین پس سات شوط بطور مذکور کیے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پہر پڑہی نماز نزدیک مقام ابراہیم کی دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کی پہر سلام پہیر الیعنی صلوۃ الطواف پڑہی وہ واجب ہی ہمارے نزدیک پہر گئے پہر یعنی خانہ کعبہ سی اور آئی صفا پر پہر پہرے صفا مروی مین سات بار پہر نہ حلال ہوئی کسی چیز سی کہ باز رہی تہی اوس سے یعنی احرام سی نہ نکلی یہانتک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کی یعنی دسوین ذی الحجہ کو پس اب حلال ہوئی ساتھہ حلق کی ہر چیز سوای جماع کی اور چلے یعنی منا سے مکہ مین آئے پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پہر حلال ہوئی ہر چیز سی کہ باز رہی تہی اوس سی یعنی اب جماع کرنا بہی حلال ہوگیا اور کیا مانند اوسکے ہر چیز کے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کے کہ لایا تہا ہدی صحابہ مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تہے اور صحیح تر یہہ ہی کہ حضرت قارن تہے تاویل اسکی یہہ ہی کہ مراد تمتع سی تمتع لغوی ہی یعنی نفع اوٹہانا اور وہ قران مین موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمرے کے ساتھہ حج کرنے سے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ عمرۃ استمتعنا بھا فمن لم یکن عندہ الھدی فلیحل الحل کلہ فان العمرۃ قد دخلت فی الحج الی یوم القیمۃ رواہ مسلم وھذا الباب خال عن الفصل الثانی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ عمرہ ہی کہ فائدہ اوٹہایا ہمنے ساتھہ اسکے پس جو شخص کہ نہو پاس اوسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے سب طرح حلال ہونا اسلیے کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی جائز ہوا بیچ مہینون حج کے روز قیامت تک نقل کی یہہ مسلم نے اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سے **ف** یہان بہی تمتع سی مراد تمتع لغوی ہی یعنی فائدہ اوٹہانا اور باقی شرح اس حدیث کی اوپر ذکر ہو چکی ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عطاء قال سمعت جابر بن عبد اللہ فی ناس معی قال اھللنا اصحاب محمد بالحج خالصا وحدہ قال عطاء قال جابر فقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح رابعۃ مضت من ذی الحجۃ فامرنا ان نحل قال عطاء قال حلوا واصیبوا النساء قال عطاء ولم یعزم علیھم ولکن احلھن لھم فقلنا لما لم یکن بیننا وبین عرفۃ الا خمس امرنا ان نفضی الی نسائنا فنأتی عرفۃ تقطر مذاکیرنا المنی قال یقول جابر بیدہ کانی انظر الی قولہ بیدہ یحرکھا قال فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فینا فقال قد علمتم انی اتقاکم للہ واصدقکم وابرکم ولو لا ھدیی لحللت کما تحلون ولو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الھدی فحلوا فحللنا وسمعنا واطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علی من بعض نواحیہ فقال بما اھللت قال بما اھل بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھد وامکث حراما قال واھدی لہ علی ھدیا قال سراقۃ بن مالک بن جعشم یا رسول اللہ العامنا ھذا ام لابد قال لابد رواہ مسلم روایت ہی عطاء سے کہ کہا سنا مینے جابر بن عبد اللہ کو پوچھتے کتنے آدمیونکو کہ شریک تہے میری تمتع سنتے مین کہا جابر نے کہ احرام باندہا ہمنے یعنی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ساتھہ حج کے خالص نر ا یعنی بغیر آمیزش عمرے کی کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتہی تاریخ کی کہ گذری تہی ذی الحجہ کی پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال ہو جاوین ہم کہا عطاء نے فرمایا حضرت نے کہ حلال ہو واور پہنچو عورتونکے پاس یعنی اونسے بہی صحبت کرو کہا عطاء نے اور نہ واجب کی حضرت نے صحبت کرنی اوپر و لیکن حلال کر دین عورتین اوپر یعنی حلال ہونیکا امر وجوب کے لیے تہا اوصحبت کرنیکا اباحت کے لیے پس کہا ہمنے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہ رہین درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت کرین ہم اپنی بیبیونسے پہر حاضر ہون میدان عرفہ مین اس حالت سی کہ ٹپکاتی ہون عضو مخصوص ہماری منی کو یعنی قریب جماع کی ہوی ہونگے اور اسکو عیب گنتے تہے جاہلیت مین بلکہ باعث نقصان کا جانتے تہے تم مین کہا عطاء نے کہ اشارہ کیا جابر نے ساتھہ ہاتھہ اپنی کے گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اشارہ کرنے اونکی کے ساتھہ ہاتھہ اپنی کے کہ ہلاتے تہے اوسکو کہا جابر نے پس کہڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا کہ تحقیق جانا تمنے کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہارے خدا سے اور بہت سچا ہون تم مین اور بہت نیک ہون

تم مین اور اگر نہوتی ہدی میری ساتھہ البتہ حلال ہوجاتا مین جیسیکہ حلال ہوئی ہو تم اور اگر پہلی سی جانتا مین کام اپنی سی اوس چیز کو کہ پیچھی جانی مینی نہ لاتا مین ہدی کو یعنی اگر مین جانتا کہ تمپر احرام سی نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتھہ نہ لاتا اور مین بھی احرام سی نکل آتا پس حلال ہوجاؤ پھر حلال ہوئے ہم اور سنا ہمنی اوا طاعت کی ہمنی کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے پس آئی حضرت علی کام اپنی سی یعنی یمن کی قاضی وغیرہ جو ہو کر گئی تھی وہانسی آئی پس فرمایا حضرت نی ساتھہ کس چیز کی احرام باندہا تم نے کہا ساتھہ اوسچیز کی کہ احرام باندہا ہے ساتھہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس ہدی نی نحر کرنا یعنی دن نحر کی کہ قارن کو واجب ہے اوٹھہری رہو حالت احرام مین یعنی اب جیسیکہ مینی کیا ہی کہا جابر نی کہ لائی تھی اوسطی اپنی حضرت کی یا اوسطی حضرت علی ہدی پس کہا سراقہ بیٹی مالک بیٹی جعشم کی نی یا رسول اللہ آیا واسطی اوس سال کی ہی یا ہمیشہ یعنی جائز ہوا عمریکا حج کی مہینون مین اسی سال ہی یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہ مسلم نی **ف** ساتھہ حج کی خالص یہہ بات جابر نی بسبب نہ جاننی کی کہ حضرت عائشہ کی روایت مین اوپر گذر چکا ہی کہ بعضون نے نی عمریکا احرام باندہا اور بعضون نے حج اور عمریکا اور بعضون نے نی حج کا یا مراد صحابہ سی اکثر صحابہ یا بعض صحابہ مین یا وہ صحابہ مراد ہین کہ ہدی ساتھہ نہین لائی تھی اور یہہ ظاہر تر ہی اور اشارہ کیا جابر نی یعنی تشبیہ دی عمر کی ہلنی کو ساتھہ ہاتھہ کی ہلنی کی کہ اسطرح ستر ملتی جاوین عادت عرب کی ہی کہ کلام کی کرتی ہین اشارہ ساتھہ اعضاء کی کرتی ہین ۲ح **وعن** عائشۃ انہا قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاربع مضین من ذی الحجۃ او خمس فدخل علیّ وھو غضبان فقلت من اغضبک یا رسول اللہ ادخلہ اللہ النار قال او ما شعرت انی امرت الناس بامر فاذا ھم یتردّدون ولو انی استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الھدی معی حتی اشتریہ ثم احل کما حلوا رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ کی یہہ کہ اونہون نی کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی تاریخ کہ گذری تھی ذی حجہ سی یا پانچوین پہر آئی میری پاس اسحالت مین کہ غصی تھی پس کہا مینی کسنی غصہ دلایا آپکو یا رسول اللہ داخل کری اوسکو اللہ آگ مین فرمایا کیا نہین جانتی تو کہ تحقیق مینی حکم کیا لوگون کو یعنی بعضونکو ساتھہ ایک امر کی یعنی توڑنی حج کی ساتھہ عمریکی پھر وہ تردد کرتی ہین اور اگر تحقیق مین پہلی سی جانتا کام اپنی سی اوس چیز کو کہ پیچھی جانی مینی نہ لاتا مین ہدی اپنی ساتھہ یہان تک کہ خریدتا مین اوسکو یعنی مکہ مین یا راہ مین پھر حلال ہوتا جیسی حلال ہوئی لوگ نقل کی یہہ مسلم نی

باب دخول مکۃ والطواف

باب ہے بیچ بیان داخل ہونی مکی کی اور طواف کرنیکی **ف** یعنی اسباب مین ذکر کی ہی کیفیت داخل ہونی مکی کی کہ کس طرف سی داخل ہوئے اور کسطرف سی نکلی اور کسوقت آوی اور ذکر کی ہی کیفیت طواف کی اور متعلقات اوسکی کی یعنی بوسہ دینا حجر اسود کا وغیر ذلک اور مک کی معنی ہین ہلاک اور نقصان کرینکی اور اوس شہر اشرف کو مکہ اسلیی کہتی ہین کہ وہ ہلاک و ناقص کرتا ہی گناہونکو اور ہلاک کرتا ہی اوسکو کہ ظلم و الحاد کری اوسمین ۲ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** نافع قال ان ابن عمر کان لا یقدم مکۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح ویغتسل ویصلی فیدخل مکۃ نہارا واذا ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک متفق علیہ اور روایت ہی نافع سی کہا تحقیق ابن عمر تھی نہ آتی مکہ مین مگر کہ رات گذارنی ذی طوی مین یہانتک کہ صبح کرتی اور نہاتی اور نماز پڑہتی پھر داخل ہوتی مکہ مین دنکو اور جسوقت نکلتی مکی سی گذرتی ذی طوی پر اور رات کو رہتی اوس مین صبح تک اور ذکر کرتی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی کرتی یہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ذی طوی نام ایک جگہ کا ہی قریب مکے کی اندر حرم کی پس جب حضرت مکہ مین آتی تو رات کو ذی طوی مین رہتی استراحت کی لیی پھر صبح کو نہاتی اور نماز پڑہتی ظاہر امراد نماز سی نماز نفل ہی کہ وہانکی جاینکی لیی پڑہتی تھی پھر جب مکی سی پھرتی تو بھی ذی طوی مین رہتی تا اسباب اور صحابہ سب اکٹھی ہوجاوین اور کہا ابن مالک نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے مکہ مین آنا دنکو تا کعبہ کو دیکھی اور دعا کری ۲ح ع ۲ح **وعن** عائشۃ رض قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما جاء الی مکۃ دخلھا من اعلاھا وخرج من اسفلھا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آئی طرف مکی کی یعنی حجۃ الوداع مین داخل ہوئی اوسمین بلندی کی طرف سی اور نکلی نشیب کی طرف سی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** بلندی کی طرف سی کہ ادیسطرف ذی طوی ہی اور معلا مقبرہ مکہ کا بھی اودھر ہی ہی اور نشیب دوسری جانب مین ۲ح ان دونون روایتون مین منافاۃ نہین اسلیی کہ نشیب کی طرف سی جو نکل کر مدینہ کو آتے تو ذی طوی پر گذرتی اور وہان رات کو رہتی اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوتے ۲ مولانا ۲

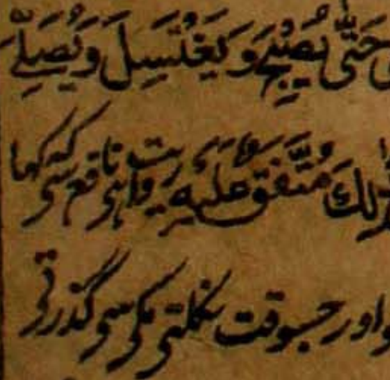

Marfat.com

وعن عروة بن الزبير قال مدح النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرتني عائشة ان اول شيء بدأ به حين قدم مكة انه توضأ ثم طاف بالبيت ثم لم تكن عمرة ثم حج ابو بكر فكان اول شيء بدأ به الطواف بالبيت ثم لم تكن عمرة ثم عمر ثم عثمان مثل ذلك متفق عليه اور روایت ہی عروہ بن زبیر سی کہ کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس خبر دی مجکو عائشہ ض نی کہ تحقیق اول چیز کہ شروع کی ساتھہ اوسکے حضرت نی اوسوقت کہ آئی مکہ مین یہہ تہی کہ وضو کیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کیا اسلیے کہ حضرت قارن تہی یا متمتع پہر نہوا عمرہ پہر حج کیا ابوبکر ض نی یعنی بعد حضرت کے پس تہا اول اوسچیز کا کہ شروع کیا ساتھہ اوسکے طواف خانہ کعبہ کا پہر نہوا عمرہ پہر حضرت عمر ض نی پہر حضرت عثمان ض نی کیا مانند اسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ف وضو کیا یعنی وضو پر وضو کیا اسلیے کہ پہلے گذر ہی چکا ہی کہ حضرت نی طوی مین غسل کرتی تہی اور طہارت شرط ہی صحت طواف کی جمہور کی نزدیک اور ہماری نزدیک واجب ہی اور نہوا عمرہ اوپر کی حدیثون سی معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نی بعد آنی کی مکہ مین عمرہ کیا ولیکن جو کہ ہدی لائی تہی احرام باندہی رہی اور جو نہ لائی تہی وہ احرام سی نکل آئی پس مراد نہونی عمر یسی یہہ ہی کہ حج کو فسخ یعنی موقوف کر کر عمرہ نہین کیا اور احرام سی باہر نہین آئی بلکہ احرام پر رہی اسلیے کہ قارن تہی دن نحر کی احرام سی نکلی اور عروہ نی یہہ کلام واسطی رد کرنی اون لوگون کی کیا کہ گمان کرتے تہی کہ حضرت نی حج کو فسخ کر کر عمرہ کیا یا یہہ مراد ہی کہ سب صحابہ جون نی نی عمرہ بعد حج کی نہین کیا بلکہ اکتفا کیا اوسی عمری پر کہ حج کی ساتھہ ملا ہوا تہا ۱۲ ع وعن ابن عمر رض قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طاف في الحج او العمرة اول ما يقدم سعى ثلثة اطواف ومشى اربعة ثم سجد سجدتين ثم يطوف بين الصفا والمروة متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر ض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت طواف کرتی بیچ حج کی یا عمرہ کی اول آنی مین جلدی چلتی تین شوط مین اور چلتی اپنی چال چار بار پہر نماز پڑہتی دو رکعت یعنی طواف کی پہر سعی کرتی درمیان صفا اور مروی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کعبہ کے گرد جو ایکبار پہری تو اوسکو شوط کہتی ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پس طواف کرنی مین تین بار تو حضرت جلدی چلتی تہی اسطرح کہ قدم پاس پاس رکہتی جلد جلد اور دوڑتی تی اور اچہلتی نہ تہی اور چار بار اپنی چال ح وعنه قال رمل رسول الله صلى الله عليه وسلم من الحجر الى الحجر ثلثا ومشى اربعا وكان يسعى ببطن المسيل اذا طاف بين الصفا والمروة رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر ض سی کہ کہا جلدی کی چلنی مین بیچ طواف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجر اسود سی تا حجر اسود تین پیرون مین اور چلی موافق چال اپنی کر چار پیرون مین اور تہی دوڑتی بطن مسیل مین جسوقت کہ سعی کرتی درمیان صفا اور مروی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف سعی کرنی یعنی پہرنا درمیان صفا اور مروی کی سات بار واجب ہی ہماری نزدیک اور رکن ہی امام شافعی کی نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہہ کا ہی درمیان صفا اور مروی کی اوسکو سرو پر نشان بنا دیے ہین پہچانی کی لیے اوس مین جلدی چلنا سنت ہی سبکی نزدیک وقت سعی کرنیکی ۱۲ ع وعن جابر قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم مكة اتى الحجر فاستلمه ثم مشى على يمينه فرمل ثلثا ومشى اربعا رواه مسلم اور روایت ہی جابر ض سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آئی مکہ مین تو آئی حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اوسکو پہر چلی داہنی ہاتہہ اپنی کی طرف پس جلدی چلی بازو ہلا کر یعنی جیسی کہ پہلوان چلتی ہین بار اور اپنی چال چلی چار بار نقل کی یہہ مسلم نی وعن الزبير بن عربي قال سال رجل ابن عمر عن استلام الحجر فقال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلمه ويقبله رواه البخاري اور روایت ہی زبیر بن عربی سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نی ابن عمر سی احوال بوسہ دینی حجر اسود کی سو اوسنی کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی تہی اوسکو اور بوسہ دیتی تہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی وعن ابن عمر قال لم ار النبي صلى الله عليه وسلم يستلم من البيت الا الركنين اليمانيين متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی ہو ان خانہ کعبہ کو مگر دو رکنونکو کہ جانب یمن کی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کعبہ کو چار رکن یعنی چار کونی ہین ایک تو وہ ہی کہ جس مین حجر اسود ہی اور دوسرا عراقی

Marfat.com

اوسکی ہی رکن یمانی حقیقت مین یمانی ہی ہی لیکن تغلیبًا دونون کو رکن یمانی کہتے ہین اور دو رکن اور ہین ایک کن عراقی اور دوسرا شامی مگر دونون کو شامی کہتے ہین
اور جس رکن مین حجر اسود ہی اوسکو دو ہری فضیلت ہی ایک تو یہہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہی اور دوسرے یہہ کہ اوسمین حجر اسود ہی اور رکن یمانی کو ایک ہی
فضیلت ہی کہ وہ حضرت ابراہیم ع کا بنایا ہوا ہی غرضکہ یہہ دونون فضیلت کہتے ہین شامیون پر اسی سبب سی خاص کیے گئے ہین ساتھہ اسلام کے اور استلام کے معنی ہین لمس کرنا
یعنی چھونا یا تو ساتھہ ہاتھہ وغیرہ کے یا ساتھہ بوسہ لینے کے یا ساتھہ دونون کے پس رکن اسود از بسکہ افضل ہی اوسکو بوسہ دیتے ہین یا ہاتھہ وغیرہ لگا کر یا اشارہ کر کر چومتے
ہین اور رکن یمانی کو فقط ہاتھہ ہی سی چھوتے ہین اور دو رکن شامیونکو نہ بوسہ دیتے ہین نہ ہاتھہ لگاتے ہین ۲ح **وعن** ابن عباسٍ قال طاف النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی بعیرٍ یستلم الرکن بمحجنٍ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع
مین اونٹ پر بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو ساتھہ محجن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اونٹ پر حضرت نے جو طواف کیا تو یہہ خصوصیت آپکی ہوگی یا بسبب کسی عذر کے کیا
پیادہ پا طواف کرنا ہمارے نزدیک واجب ہی اور طیبی شافعی نے کہا کہ اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہی لیکن حضرت نے سوار ہوکر اسلیے کیا کہ تا سب لوگ دیکھین حضرت
کو اور ایک اشکال یہان اور وارد ہوتا ہی کہ یہہ ثابت ہوا ہی بلا شبہہ کہ حضرت نے رمل کیا یعنی جلدی چلے مونڈھے ہلا کر حجۃ الوداع مین اور اس سی معلوم ہوا کہ حضرت
نے طواف کیا سوار ہوکر اونٹ پر حجۃ الوداع مین جواب یہہ ہی کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم مین تھا اور سوار ہوکر طواف کرنا طواف افاضہ مین دن نحر کے
کہ اوسکو طواف الرکن بھی کہتے ہین جو کہ فرض ہی تا کہ لوگ دیکھکر افعال طواف کی سیکھین اور محجن کہتے ہین اوس لکڑی کو کہ سرا اوسکا خمدار ہو اوس لکڑی سی حضرت
اشارہ کرتے تھے اور اوسکو پھر چومتے تھے ع **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت علی بعیرٍ کلما اتی علی الرکن
اشار الیہ بشیءٍ فی یدہ وکبر رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا
اونٹ پر جب آتے تھے حجر اسود پر اشارہ کرتے طرف اوسکی ساتھہ ایک چیز کے یعنی لکڑی کے کہ ہاتھہ اونکے مین تھی اور اللہ اکبر کہتے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** حضرت ازدحام
خلائق کی سبب سے اسطرح اشارہ کرتے ہونگے اسلیے ہمارے مذہب مین یہہ ہی کہ نہ اشارہ کیا جاوے مگر جبکہ عاجز ہو بوسہ لینے یا ہاتھہ لگانے سی تو اشارہ کرے ع
وعن ابی الطفیل قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجنٍ معہ ویقبل
المحجن رواہ مسلم اور روایت ہی ابی طفیل سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کو یعنی سوار
اور اشارہ کرتے تھے طرف حجر اسود کو ساتھہ لکڑی خمدار سر کے کہ ساتھہ تھی آپ کے اور بوسہ دیتے اوس لکڑی کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حضرت سی بعضی روایتون
مین بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی مین ہاتھہ لگا کر چومنا اور بعضی مین اشارہ کرنا پس تطبیق ان مین یون دیجاوی کہ کسی طواف مین بوسہ دیا ہو اور کسی
مین ہاتھہ لگا کر چوما ہو اور کسی مین اشارہ کیا ہو بسبب ازدحام کے یا یہہ کہ ہر شوط کے بعد بوسہ دینا وغیرہ ہی کسی شوط کے بعد بوسہ دیتے ہون اور کسی کے بعد ہاتھہ لگا کر
چومتے ہون اور کسی کے بعد اشارہ کرتے ہون بسبب ازدحام کے مولانا **وعن** عائشۃ قالت خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا نذکر الا الحج فلما کنا بسرف طمثت فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال لعلک نفست قلت نعم
قال فان ذلک شیءٌ کتبہ اللہ علی بنات آدم فافعلی ما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطہری متفق علیہ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکلے ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین ذکر کرتے تھے ہم مگر حج کو یعنی لبیک کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ نہین قصد کرتے تھے ہم مگر
حج کو یعنی مقصود اصلی حج تھا نہ عمرہ پس ذکر کیا راوی نے عمرہ کو سی یہہ نہین لازم آتا کہ نیت مین بھی نہ تھا پس جبکہ پہونچے ہم سرف مین حائض ہوئی مین پس تشریف لائے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مین روتی تھی یعنی بگمان اسکے کہ حیض باز نہ کریگا حج سی پس فرمایا حضرت نے شاید کہ تو حائض ہوئی کہا ہان فرمایا پس تحقیق یہہ
ایک چیز ہی کہ مقدر کیا ہی اسکو اللہ نے اوپر بیٹیون آدم کی پس کر تو جو کرتے ہین حاجی سوا اسکے کہ طواف کرے تو خانہ کعبہ کا یہانتک کہ پاک ہووے تو نقل کی یہہ بخاری نے

نظر لا بطوفی بالبیت حتی تطہری

ف صرف نام ایک جگہ کا ہی چہار کوس کی سی ہی اور سوا اسکی کہ طواف کری تو یعنی طواف نہ کرا اور اسیطرح سعی بھی نکری حائض سلیگی نہین ہیست ہی سعی مگر بعد پاک
کی اور یہانتک کہ پاک ہووے تو یعنی حیض سی اور نہالی تو طواف و سعی کرنا اور یہ حدیث منافی ہی حضرت عائشہؓ کی پہلی قول کی ولم اہلل انا بعمرۃ یعنی نہین احرام باندہا تہا
مین نی مگر عمرہ کا یا الٰہی کچہ نہین بنتی مگر یہ کہ کہا جاوی کہ قول حضرت عائشہؓ کا کہ نہین نی کرتی تہی ہم مگر حج مراد اس سی یہ ہی کہ نہین تہا قصد اصلی ہمارا اس سفر سی مگر حج
کوئی سی قسم قسمون اوسکی سی کہ وہ قران اور تمتع اور افراد ہین پس بعضا ہم مین سی افراد کرنیوالا تہا اور بعضا تمتع کرنیوالا اور بعضا قران کرنیوالا اور مین نی قصد کیا تہا
تمتع کا پس عمرہ کیا مین نی پہر جبکہ حائل ہوا مجکو عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اور وقت وقوف حج تک حکم کیا حضرتؐ نی مجکو یہ کہ موقوف کرون اوسکو اور
کرون مین تمام افعال حج کی سوای طواف اور سعی کی ۱۲ ع ۰ وعن ابی ہریرۃ قال بعثنی ابو بکرؓ فی الحجۃ التی امرہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علیہا قبل حجۃ الوداع یوم النحر فی رہط یؤذن فی الناس الا لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا مجکو ابو بکرؓ نی اوس حج مین کہ امیر کیا تہا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس حج کی لوگونپر پہلی حجۃ الوداع کی دن نحر کی پیچ
جماعت کی کہ حکم کیا تہا اوسکو کہ اعلام کری لوگونمین خبردار ہونہ حج کری بعد اس سال کی کوئی مشرک اور نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونیکی غزوات مین حج کو نجا سکی حضرت ابو بکرؓ کو امیر قافلہ حاجیونکا کرکی حج کی لیی بہیجا اور یہ حج ایک
برس پہلی ہوا حجۃ الوداع کی پس جب ابو بکرؓ وہان پہونچی تو ایک جماعت کو کہ اونمین ابو ہریرہؓ یہ بہی تہی دن نحر کی لوگونکی طرف بہیجا اور اوس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام
کری لوگون مین کہ بعد اس سال کی کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوی حج کرنا خاص مسلمانون ہی کی لیی ٹہیرا یہ بات بموجب اس آیۃ کی کہی انما المشرکون نجس
فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور یہ اعلام کری کہ نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تہی اہل جاہلیت کی کہ ننگی طواف کرتی تہی اور کہتی تہی کہ عبادت
خدا کی نکرین گی ہم اون کپڑون مین کہ جنمین گناہ کرتی ہین اس سی منع فرمایا ۱۲ ع ۰ الفصل الثانی فصل دوسری عن المہاجر المکی
قال سئل جابر عن الرجل یری البیت یرفع یدیہ فقال قد حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم نکن نفعلہ رواہ الترمذی وابو داود
روایت ہی مہاجر مکی سی کہ کہا سوال کیی گئی جابر سی حال اوس شخص کیسی کہ دیکہی خانہ کعبہ کو اوٹہاوی دونون ہاتہہ اپنی یعنی یہ مشروع ہی یا نہین پس کہا جابر نی
کہ تحقیق حج کیا ہمنی ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نتہی ہم کرتی یعنی ہاتہہ نہ اوٹہاتی تہی وقت دیکہنی خانہ کعبہ کی دعا کرنی مین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی
ف یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتہہ نہ اوٹہاوی کعبہ کا دیکہنی والا دعا کی لیی اور امام احمد کی نزدیک ہاتہہ اوٹہاوی اور دعا کری لیی ۱۲
ملا علی قاری نی مرقات مین مذہب امام ابو حنیفہ اور شافعی کا برخلاف اسکی نقل کیا ہی کہ ہاتہہ اوٹہاوی پہر مناسک مین کہ تصنیف ملا علی قاری کی ہی دیکہا تو
اوسمین اسکو مکروہ لکہا ہی اور بعض سی جواز اسکا نقل کیا ہی اور ہدایہ اور درمختار سی بہی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہی ۱۲ مؤلف ۰ وعن ابی ہریرۃؓ
قال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکۃ فاقبل الی الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اتی الصفا فعلاہ حتی ینظر
الی البیت فرفع یدیہ فجعل یذکر اللہ ما شاء ویدعو رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ رضؓ سی کہ کہا آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئی مکہ مین
پہر متوجہ ہوئی طرف حجر اسود کی پہر بوسہ دیا اوسکو پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر آئی صفا کی پاس یعنی بعد نماز طواف کی پس چڑہی اوسپر یہانتک کہ نظر کی طرف
خانہ کعبہ کی پس اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی پہر شروع کیا ذکر کرتی تہی اللہ کا یعنی تکبیر و تہلیل کرتی تہی جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہ ابو داود نی ف
اوٹہائی ہاتہہ اپنی یعنی دعا کی لیی اور یہ جو عوام کرتی ہین کہ ہاتہہ اوٹہاتی ہین وہان سات تکبیر کی جیسی نمازمین اوٹہاتی ہین کچہ اصل اسکی نہین ۱۲ ع ۰
وعن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف حول البیت مثل الصلوٰۃ الا انکم تتکلمون فیہ
فمن تکلم فیہ فلا یتکلم من الا بخیر رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وذکر الترمذی موقوفا وقفہ علی ابن عباسؓ

Marfat.com

اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کی مانند نماز کی ہی مگر تحقیق تم بولتی ہو اوسمین پس جو کوئی بولی اوسمین پس نہ بولی مگر ساتہ نیکی کی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ موقوف کی ہی یہ حدیث ابن عباس پر فرمانند نماز کی ہی یعنی ثواب مین لیکن فرق یہ ہی کہ طواف مین کلام کرتی ہو اور کلام مفسد نہین جیسی نماز مین مفسد ہی اور مراد یہ ہی کہ کلام اور جو چیزین کہ حکم مین کلام کی ہین منافی نماز کی یعنی کہانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کی نہین اور جانا گیا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ نہین شرط ہی طواف مین منہ کرنا قبلہ کیطرف اور نہین شرط کیا گیا ہی واسطی اصل طواف کی وقت اور اور شرطین نماز کی یعنی طہارت حقیقیہ و حکمیہ اور ڈہکنا ستر کا معتبر ہین نزدیک شافعی کی مانند نماز کی یعنی یہ چیزین جیسی نماز مین شرط ہین ویسی ہی طواف مین بہی شرط ہین اور ہماری نزدیک واجب ہین اسلیی کہ متل نماز ہونی سی نہین لازم آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوی اور طواف کو جو مانند نماز کی کہا اس سی معلوم ہوا کہ نماز افضل ہی طواف سی ✦ ح ع ✦ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوترا حجر اسود بہشت سی اور وہ تہا زیادہ سفید دودہ سی پس سیاہ کر دیا اوسکو گناہون بنی آدم کی نی نقل کی یہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی ف یعنی لوگون نی جو اوسکو ہاتہہ لگائی اونکی گناہون کی تاثیر سی سیاہ ہو گیا پس دیکہا چاہیی کہ جب پتہر مین یہ اثر ہوا گناہون کا تو کیا حال ہوتا ہوگا اونکی دلون کا بسبب کرنے گناہونکی معاذ اللہ منہ ✦ ع ح ✦ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق حجر اسود کی قسم ہی اللہ کی البتہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ روز قیامت کے کہ واسطی اوسکی ہونگی دو آنکہین دیکہی گا ساتہ اونکی اور ہوگی زبان بولیگا ساتہ اوسکی گواہی دیگا اوس شخص کی لیی کہ بوسہ دیا ہوگا اوسکو ساتہ حق کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف ساتہ حق کی یعنی جیسی ساتہ ایمان اور صدق اور یقین کی اور واسطی طلب ثواب کی بوسہ یا ہوگا اوسکی لیی گواہی دیگا کہ اسنی مجہی بوسہ یا تہا اور یہ حدیث بہی محمول ہی ظاہر پر اسلیی کہ حق سبحانہ قادر ہی اوپر پیدا کرنی بینائی اور گویائی کی جمادات مین ✦ ح ✦ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہین یاقوتون بہشت کی سی دور کیا اللہ تعالی نی نوران دونون کا اور اگر نہ دور کرتا نورا اونکا البتہ روشن کر دیتی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی ف شاید حکمت انکی نور دور کرنی مین یہ ہی کہ تا ایمان بغیب ہو ✦ ع ✦ **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی عبید بن عمیر سی یہ کہ ابن عمر تہی غلبہ کرتی لوگون پر اوپر ہاتہہ لگانی رکنون کی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی غلبہ کرنا کہ نہین دیکہا مین نی کسی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ غلبہ کرتا ہو اوسپر یعنی ہر ایک پر اون دونون رکنون سی کہتی ابن عمر اگر کرون مین غلبہ انکار نکرو مجہپر اسلیی کہ تحقیق مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق ہاتہہ لگانا ان دونون رکنون کا کفارہ ہی واسطی گناہونکی اور سنا مین نی حضرت کو کہ فرماتی تہی

جو کوئی طواف کری خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کری اوسکی یعنی واجبات وسنن وآداب اوسکی بجالاوی ہوگا ثواب اوسکا مانند ثواب آزاد کرنی بردی کے
اور سنا مین نی حضرت کو کہ فرماتی تہی نہین رکہتا کوئی قدم اور نہین اوٹہاتا دوسری بار یعنی طواف مین مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی بسبب اوسکی گناہ
اور لکہتا ہی اوسکی لی بسبب اوسکی نیکی نقل کی یہ ترمذی نی ف غلبہ کرنی لوگون پر یعنی لوگونکو پہاڑ چیر کر وہان پہونچنی ہاتہہ لگانی کی لی لیکن اسطرح کہ لوگونکو
ایذا نہوتی اور اگر لوگونکو ایذا ہو کہ ڈہکیلتا ہوا وہان پہونچی تو گنہ گار ہوگا ایسی صورت مین چاہیی کہ دور سی ساتہہ ہاتہہ کی اشارہ کری چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے
اور سات بار سہ مین تین احتمال ہین ایک تو یہ کہ سات شوط کری یعنی سات بار گرد کعبہ کی پہری کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی اور دوسری یہ کہ سات طواف کری
اور تیسری یہ کہ سات روز تک طواف کری ع ظہر ع مولانا ع وعن عبد اللہ بن السائب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ما بین الرکنین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار رواہ ابو داود
اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی درمیان دونون رکنون کی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی اے
رب ہمارا دی ہمکو دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی سی نقل کی یہ ابو داود نی وعن صفیۃ بنت شیبۃ قالت
اخبرتنی بنت ابی تجراۃ قالت دخلت مع نسوۃ من قریش دار ال ابی حسین ننظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یسعی بین الصفا
والمروۃ فرایتہ یسعی وان مئزرہ لیدور من شدۃ السعی وسمعتہ یقول اسعوا فان اللہ کتب علیکم السعی رواہ فی شرح السنۃ روی احمد مع اختلاف
اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہ کہا خبر دی مجکو بیٹی ابی تجراۃ کی نی کہا گئی مین ساتہہ عورتون قریش کی گہر آل ابی حسین کی مین تاکہ دیکہین ہم طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پہرتی ہون درمیان صفا اور مروی کی یعنی تاکہ مشرف ہوون اونکی جمال بالکمال سی اور مستفید ہوون اونکی عمل وبرکت سی پس دیکہا
مین نی اونکو دوڑتی ہوئی درمیان صفا اور مروی کی اس حال مین کہ تحقیق تہ بندا ونکا البتہ پہرتا تہا یعنی گرد پانون اونکی کی بسبب شدت دوڑنی کے
اور سنا مین نی اونکو کہ فرماتی تہی سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالی نی لکہا تمپر سعی کرنا نقل کی یہ شرح السنۃ مین اور نقل کی احمد نی ساتہہ اختلاف کی
ف لکہا تمپر سعی کرنا امام شافعی رح تو اوسکی معنی یہ لیتی ہین کہ فرض کیا اونکی تردیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروی کی فرض سی جو سعی نکری اوسکا حج باطل ہوتا ہے
اور امام اعظم رح لکہنی کی معنی یہ لیتی ہین کہ واجب کیا انکی تردیک سعی کرنی واجب ہی اوسکی ترک سی دم واجب ہوتا ہی یعنی دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہی ع وعن
قدامۃ بن عبد اللہ بن عمار قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی بین الصفا والمروۃ علی بعیر لا ضرب ولا طرد ولا الیک
الیک رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتی ہوئی درمیان
صفا اور مروی کی اونٹ پر نہ مارنا تہا اور نہ ہانکنا تہا اور نہ تہا کہنا ایک طرف ہو جاؤ ایکطرف ہو جاؤ نقل کی یہ شرح السنۃ مین ف اونٹ پر اس سی معلوم ہوا
کہ سعی حضرت نی سوار ہو کر کی اور اوپر کی حدیث سی اور اوسکی بعضی حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ پیادہ پا کی تطبیق انمین یون دیجاوی کہ کسی سعی کرنی مین پیادہ پا
کی اور کسی مین سوار ہو کر تعلیم کی لی یا بسبب کسی اور عذر کی اور امام ابو حنیفہ کی تردیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کی واجب ہی پس بلا عذر ترک کری تو
دم آتا ہی اور نہ مارنا تہا یعنی نہ لوگونکو مارتی تہی اور نہ ہانکنا یعنی ہاتہہ سی ہٹاتی نتہی اونکو اور نہ کہتی تہی ایکطرف ہو جاؤ جیسی کہ عادت ہی بادشاہون اور
ظالمون کی اور مقصود اس سی طعن ہی اون لوگونپر کہ یہ حرکت کرتی ہین ع وعن یعلی بن امیۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طاف بالبیت مضطبعا ببرد اخضر رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طواف کیا
خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ مضطبع کرنیوالی تہی ساتہہ چادر سبز کی یعنی سبز خطونکی چادر تہی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف اضطباع
اسکو کہتی ہین کہ چادر داہنی بغل کی نیچی سی نکال کر بائین کندہی پر ڈالی جیسی بانکی اوڑہتی ہین اور سبب اسطرح کی اوڑہنی کا اوپر مذکور ہو چکا ہی ع

وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانۃ فرملوا بالبیت ثلثا وجعلوا ارديتهم تحت آباطهم ثم قذفوها على اعواتقهم اليسرى رواه ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکی نی عمرہ کیا جعرانہ سی کہ نام ہی ایک جگہ کا آٹھ کوس مکہ سی پس حلد چلی بیچ طواف خانہ کعبہ کی تین بار اور کیا اپنی چادرونکو نیچی اپنی بغلونکی پھر ڈالا اونکو اپنی بائین مونڈھون پر نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی اضطباع کیا جو کہ اوپر مذکور ہوا اور اضطباع سنت ہی ساری طواف مین بخلاف رمل یعنی جلدی چلنی کی کہ دو تین شوطون مین ہی اور نہین مستحب ہی اضطباع سوای طواف کی اور یہ جو عوام ابتدا احرام سی اضطباع کرتی ہین حج مین یا عمری مین اسکی کچھ اصل نہین بلکہ مکروہ ہی حالت نماز مین

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن ابن عمر قال ما تركنا استلام هذين الركنين اليمانى والحجر فى شدة ولا رخاء منذ رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلمهما متفق عليه وفى رواية لهما قال نافع رايت ابن عمر يستلم الحجر بيده ثم قبل يده وقال ما تركته منذ رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین چھوڑا ہمنی نے لگانا ان دونون رکنون کا رکن یمانی اور حجر اسود کا بھیڑ مین اور نہ چھیڑ مین جبسی کہ دیکھا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھہ لگاتی تھی ان دونون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ ہی کہ کہا نافع نی دیکھا مین نی ابن عمر کو کہ لگاتی تھی حجر اسود کو ہاتھہ اپنا پھر بوسہ دیتی تھی ہاتھہ اپنی کو اور کہا نہین چھوڑا مین نی اسکو جبسی کہ دیکھا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی ہوئی اسکو وعن ام سلمة قالت شكوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم انى اشتكى فقال طوفى من وراء الناس وانت راكبة فطفت ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى الى جنب البيت يقرأ بالطور وكتاب مسطور متفق عليه اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا شکایت کی مین نی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنی پیادہ پا طواف نہین کر سکتی پس فرمایا طواف کر تو پیچھے پیچھے لوگونکی اس حال مین کہ تو ہو سوار پس طواف کیا مین نی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی تھی طرف پہلوی خانہ کعبہ کی یعنی متصل دیوار کعبہ کی پڑھتی تھی سورۂ طور و کتاب مسطور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی سورۂ طور ایک رکعت مین پڑھی جبسی کہ عادت شریف تھی یا دونون رکعتون مین پڑھی ہو اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بسبب عذر کی سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہی اور بلا عذر نہین جائز اسلیی کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہی ع

وعن عابس بن ربيعة قال رايت عمر يقبل الحجر ويقول انى لا علم انك حجر ما تنفع ولا تضر ولولا انى رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبلك ما قبلتك متفق عليه اور روایت ہی عابس بن ربیعہ سی کہ کہا دیکھا مین نی حضرت عمر رضہ کو کہ بوسہ دیتی تھی حجر اسود کو اور کہتی تحقیق مین البتہ جانتا ہون کہ تحقیق تو پتھر ہی نہ نفع پہونچا سکتا ہی اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتی تو نہ بوسہ دیتا مین تجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یہ حضرت عمر رضہ نی اسلیی کہا تا بعضی نو مسلم فتنہ مین نہ پڑین بسبب پوجنی اوسکی کی اور مراد حضرت عمر رضہ کی یہ تھی کہ یہ پتھر بذاتہ کچھ نفع اور ضرر نہین پہونچا سکتا اگرچہ باعتبار بجا آوری حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع ہوتا ہی اوسکی چومنی سی کہ ثواب پاتا ہی ع

وعن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال وكل به سبعون ملكا يعنى الركن اليمانى فمن قال اللهم انى اسالك العفو والعافية فى الدنيا والاخرة ربنا اتنا فى الدنيا حسنة وفى الاخرة حسنة وقنا عذاب النار قالوا امين رواه ابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ متعین ہین ساتھہ اوسکی ستر فرشتی یعنی رکن یمانی پر پس جو کوئی کہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسی درگذر کرنا گناہون سی اور عافیت دنیا و آخرت مین اے رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سی کہتی ہین فرشتی قبول کر نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اس سی بھی زیادہ ہوگی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ یہ فضیلت اور خاصیت رکن یمانی ہی کی بھی ہو اور رکن اسود

لی لیی اور نہیں یا وہ اس سی ہون اور نہین منافاۃ ہی اسمین اور اوس حدیث مین جو پہلی گذری کہ حضرت درمیان دونون رکنون کی رہنل الی پڑہتی تہی اسلیی
کہ جب نیچی طرف کریانی کی اور شروع کی یہ عا چلتی مین تو شک نہین ہی کہ واقع ہوگی وہ درمیان اون دونون کی اسلیی کہ ٹہیرنا دعا کی لیی طوف مین تو درست ہی نہین سبکی
عوام جاہل کرتی ہین ف ع ۰ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَلَا یَتَکَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ
اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِیَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَکُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَکَلَّمَ وَهُوَ فِیْ تِلْکَ الْحَالِ خَاضَ فِی الرَّحْمَةِ بِرِجْلَیْهِ کَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَیْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ طواف کری خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرگر سا تہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر
اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی دور کیجاتی ہین اوس سی دس برائیان اور لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی دس نیکیان اور بلند کیجاتی ہین واسطی اوسکی دس درجی اور جو شخص کہ طواف کری
اور کلام کری اور وہ بیچ اس حالت کی ہی یعنی حالت طواف مین داخل ہوتا ہی دریای رحمت مین سا تہ دونون پانون اپنی کی مانند داخل ہونیوالی پانیکی سا تہ پاون اپنی کی
نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف کلام کری یعنی کلمات مذکورہ پڑہی اور دوبارہ لائی اس کلام کو تا کہ بیان تواب مین غیر اول کی اور ظاہر یعنی بلا تکلف یہ ہین کلام کری
سوای ان کلمات کی مانند اوراد کی اور اخبار علما راخیار کی اور اولیا کرام کی واللہ اعلم ۰ ع ۰ بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ باب ہی بیچ بیان ٹہہرنیکی
میدان عرفہ مین ف عرفہ نام ہی مکان مخصوص کا اور آتا ہی بمعنی زمان کی بہی کہ روز عرفہ ہی اور عرفات سا تہ لفظ جمع کی فقط بمعنی مکان ہی کی آتا ہی اور
جمع باعتبار جوانب و اطراف کی ہی اور عرفہ اسکا نام اسلیی کہا گیا کہ حضرت آدم و حوا مین تعارف واقع ہوا اوس مکان مین بعد اوترنیکی جنت سی یا یہ نام اسلیی ہوا کہ جبرئیل ع
تعلیم کرتی تہی حضرت ابراہیم کو افعال حج کی اور کہتی تہی عرفت یعنی پہچانا تونی وہ کہتی تہی عرفت یعنی پہچانا مین نی آپسمین پہچانا تا ۱۲
اور وقوف عرفہ کا ایک رکن اعظم حج کا ہی
دور کنون مین سی ۰ ح ۰ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ نِ الثَّقَفِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ وَهُمَا غَادِیَانِ
مِنْ مِنًا اِلٰی عَرَفَةَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ یُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا یُنْکِرُ عَلَیْهِ
وَیُکَبِّرُ الْمُکَبِّرُ مِنَّا فَلَا یُنْکَرُ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی محمد بن ابی بکر ثقفی سی کہ اونہون نی پوچہا انس بن مالک سی
اوس حال مین کہ دونون جاتی تہی صبح کی وقت منی سی طرف عرفات کی کہ کسطرح کرتی تہی تم اسدن مین یعنی عرفہ مین سا تہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیکہا انس نی لبیک کہتا تہا ہم مین سی لبیک کہنی والا پس نہ انکار کیا جاتا تہا اوسپر اور تکبیر کہتا تہا تکبیر کہنی والا ہم مین سی پس نہین انکار کیا جاتا تہا اوسپر
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ تکبیر کہنی جائز ہی اوسدن جیونکی لیی مانند اوراذکار کی ولیکن سنت نہین بلکہ سنت اونکی لیی لبیک کہنی ہی
یہانتک کہ رمی کرین جمرۃ العقبہ پر انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سی پیچی نمازونکی واجب ہی جیون اور غیر جیونکی لیی آخر ایام تشریق تک یعنی تیرہون ۱۳ مین کی عصر تک
اور واجب ہی ہر فرض پڑہنی والی پر فتوی اسپر ہی ۰ ع ۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا
وَمِنًی کُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِیْ رِحَالِکُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ کُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ کُلُّهَا مَوْقِفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا نحر کیا مین نی اس جگہ اور منی ای تمام جگہ نحر کرنیکی ہی پس نحر کرو اپنی ڈیرون مین اور وقوف کیا
مین نی یعنی ٹہیرا اس جگہ اور عرفات تمام جگہ وقوف کی ہی اور وقوف کیا مین نی اس جگہ اور مزدلفہ تمام جگہ ہی وقوف کی نقل کی یہ مسلم نی ف نحر کیا
مین نی اس جگہ اشارہ کیا حضرت نی طرف جگہ معین کی منا مین کہ جہان حضرت نی نحر کیا تہا اور اب وہ جگہ معلوم و معروف ہی اوسکو منحر النبی کہتی ہین پس
اوسکی طرف حضرت نی اشارہ کر کی کہا کہ مین نی تو یہان نحر کیا ہی اور منا مین ہر جگہ نحر کرنا درست ہی اوسیطرح عرفات مین اپنی وقوف کی جگہ کیطرف
اشارہ کر کی فرمایا کہ مین نی تو وقوف یہان کیا ہی اور تمام عرفات مین یعنی سوای بطن عرنہ کی وقوف درست ہی اور مزدلفہ مین کہ اوسکو جمع بہی کہتی ہین

Marfat.com

اپنی وقوف کی جگہ کیطرف کہ قریب مشعر حرام کی ہی اشارہ کرکی فرمایا کہ مین نی تو یہان وقوف کیا ہی اور تمام مزدلفہ مین وقوف درست ہی یعنی ساری وادی
اور اسمین شک نہین کہ حضرت کی جگہ افضل ہی ۱۲ ح ۰ **وعن** عائشۃؓ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من یوم اکثر
من ان یعتق اللہ فیہ ابدا من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباہی بہم الملئکۃ فیقول ما اراد ھؤلاء رواہ مسلم
اور روایت ہی عائشہ رضؓ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی دن کہ زیادہ ہو ازروی آزاد کرنیکی اللہ تعالی اوسمین بندیکو آگ سی عرفہ کی دن
یعنی اس عرفہ کی دن عرفات مین سب دنون سی زیادہ اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بندونکو آگ سی اور تحقیق اللہ تعالی البتہ نزدیک ہوتا ہی یعنی ساتہ رحمت مغفرت کی
پہر فخر کرتا ہی ساتہ حاجیونکی روبرو فرشتونکی پس فرماتا ہی کیا چاہتی ہین یہ لوگ یعنی جو کچہ یہ چاہتی ہین وہ دونگا نقل کی یہ مسلم نی **الفصل الثانی**
فصل دوسری **عن** عمرو بن عبد اللہ بن صفوان عن خالہ یقال لہ یزید بن شیبان قال کنا فی موقف لنا بعرفۃ یبیہ عمرو
عمرو ومن موقف الامام جدا فاتانا ابن مربع الانصاری فقال انی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکم یقول لکم
قفوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابیکم ابراہیم علیہ السلام رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ
روایت ہی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی ماموں سی کہ کہا جاتا تہا اوسکو یزید بن شیبان کہا تہی ہم بیچ جگہ ٹہہرنی اپنی کی کہ نہی واسطی ہماری بیچ
میدان عرفہ کی کہ دور بنیان کرتا تہا اوسکو عمرو جگہہ ٹہہرنی امام کیسی بہت دور پس آئی ہماری پاس بیٹی مربع انصاری کی پہر کہا تحقیق مین ایلچی ہون رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف تمہاری فرماتی ہین حضرت واسطی تمہاری کہ ٹہہرو اوپر جگہہ عبادت اپنی کی پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کی یعنی متابعت کی میراث باپ اپنی کی
ابراہیم مین اونپر سلام نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہ ہین کہ عرب کی ہر قوم و قبیلہ کا اگلی زمانہ مین ایک موقف
معین تہا عرفات مین کہ وہان ٹہہرتی تہی اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تہا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ موقف امام عبارت
اوس سی ہی پس اونہون نی چاہا کہ حضرت سی عرض کرین کہ ہم آپ کی پاس کہڑی ہون حضرت نی دریافت کیا کہ یہ اس بات کی درخواست کرینگی ایک صحابی کی تہا
کہ ابن مربع اونکا نام تہا اونکو یہ کہلا بہیجا کہ اپنی ہی قدیمی موقف پر رہو چونکہ تمہاری باپ دادا سی ملا آتا ہی کہ مشاعر عبارت اسی سی ہی انتقال نکرو کہ عرفات تمام
موقف ہی دوری اور نزدیکی موقف امام سی کچہ فرق نہین رکہتی پس یہ بات اونکی تسلی کی لیی کہلا بہیجی تا آپسمین خلاف و نزاع نہ واقع ہو ۱۲ ح ۰ **وعن** جابر
جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفۃ موقف وکل منی منحر وکل المزدلفۃ موقف وکل فجاج مکۃ طریق ومنحر
رواہ ابو داود والدارمی اور روایت ہی جابر سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میدان ہی عرفہ کا جگہہ ٹہہرنی کی ہی اور جو جگہہ ہی منا مین جگہہ
ذبح کرنیکی ہی اور جگہہ ہی مزدلفہ مین جگہہ ٹہہرنیکی ہی اور سب راہین مکہ کی راہ ہی اور جگہہ ذبح کرنیکی نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نی **ف** یعنی جس راہ سی مکہ مین جاوین
درست ہی اور جس جگہہ کہ ہین ہدی ذبح کرین وہ ہی اسلیی کہ ذبح کرنا اوسکا حرم مین چاہیی اور مکہ حرم مین ہی ولیکن منا مین عادت ہوئی ہی ذبح کرنی کی کہ
دن نحر کی کہ دسوین ذیحجہ کی ہی منا مین ہوتی ہین وہان ذبح کرتی ہین اور مقصود اصل جواز ہی والا آنحضرت کی وقوف کی جگہہ اور ذبح کی جگہہ اور راہ اونکی افضل ہین ۱۲ ح ۰
وعن خالد بن ہوذۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس یوم عرفۃ علی بعیر قائما فی الرکابین رواہ ابو داود
اور روایت ہی خالد بن ہوذہ سی کہ کہا دیکہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی لوگون کو دن عرفہ کی یعنی عرفات مین اونٹ پر کہڑی ہو کر دونون
رکابون پر نقل کی یہ ابو داود نی **ف** اونچی ہونیکی لیی رکابون پر کہڑی ہوئی تا دور و نزدیک سب سنین ۱۲ ح ۰ **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر رواہ الترمذی وروی مالک عن طلحۃ بن عبید اللہ الی قولہ لا شریک

Marfat.com

روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہترین دعا دنکی دعا دن عرفہ کی ہی یعنی عرفات مین یا ہر جگہ کہ کرین اور بہترین اوس چیز کی کہ کہی مین نی اور نبیون نی پہلی مجھسی یہ ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسی کی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نی طلحہ بن عبیداللہ سی قول لاشریک لہ تک **وعن** طلحۃ بن عبیداللہ بن کریز ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما رأی الشیطان یوما ھو فیہ اصغر ولا ادحر ولا احقر ولا اغیظ منہ فی یوم عرفۃ وما ذاک الا لما یری من تنزل الرحمۃ وتجاوز اللہ عن الذنوب العظام الا ما رای یوم بدر فانہ قد رای جبرئیل یزع الملائکۃ رواہ مالک مرسلا وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح اور یہ روایت ہی طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیکھا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اوسمین بہت ذلیل اور بہت اندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصی مین ہوا اپنی سی برابر دن عرفہ کی یعنی شیطان ہمیشہ بلائیان دیکھکر آدمیون سی غصہ کہاتا ہی اور خوار ہوتا ہی اور روز عرفہ کی سب دنون سی زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہی اوسمین یہ مگر اس سبب سی کہ دیکھتا ہی اوسنی نازل رحمت کا یعنی خاص و عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑی گناہونکو مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کی یعنی اوسدن کہ فتح مسلمانون کی اور عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطان کی مانند خواری وغیرہ عرفہ کی تہی یا زیادہ پس تحقیق شیطان نی دیکھا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتی ہین اور برابر کرتی ہین فرشتونکی صفونکو یعنی شروع کرنی لڑائی کی یہ نقل کی یہ مالک نی بطریق ارسال کی اور شرح السنۃ مین روایت کی یہ حدیث ساتھ لفظ مصابیح کی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عرفۃ ان اللہ ینزل الی السماء الدنیا فیباھی بھم الملائکۃ فیقول انظروا الی عبادی اتونی شعثا غبرا ضاجین من کل فج عمیق اشھدکم انی قد غفرت لھم فیقول الملائکۃ یارب فلان کان یرھق وفلان وفلانۃ قال یقول اللہ عز وجل قد غفرت لھم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما من یوم اکثر عتیقا من النار من یوم عرفۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتا ہی دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہی طرف آسمان دنیا کی یعنی قریب ہوتا ہی ساتھ رحمت و احسان کرم کی پھر فخر کرتا ہی ساتھ جنونکی روبرو فرشتونکی اور فرماتا ہی دیکھو طرف میری بندونکی آئی میری پاس پراگندہ بال گرد الودہ چلاتی ہوئی راہ دور سی یعنی ساتھ لبیک و ذکر کی گواہ کرتا ہون تمکو کہ تحقیق بخشا مین نی اونکو پھر کہتی ہین فرشتی ای پروردگار ہماری فلانا شخص ہی کہ نسبت بہ گناہ کیا جاتا ہے اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہین فرمایا حضرت نی فرماتا ہی اللہ عزوجل کہ تحقیق بخشا مین نی اونکو بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین کوئی دن کہ بہت آزاد کیی جاوین اوسمین آگ سی برابر دن عرفہ کی نقل کی یہ شرح السنۃ مین **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عائشۃ رضی قالت کان قریش ومن دان دینھا یقفون بالمزدلفۃ وکانوا یسمون الحمس وکان سائر العرب یقفون بعرفۃ فلما جاء الاسلام امر اللہ نبیہ ان یاتی عرفات فیقف بھا ثم یفیض منھا فذلک قولہ عز وجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس متفق علیہ روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تہی قریش اور جو شخص کہ تہی دین قریش کی کٹہری ہوتی تہی مزدلفہ مین اور تہی قریش نام کہی جاتی تہی حمس یعنی شجاع اور تہی تمام عرب ٹہرتی تہی بیچ میدان عرفہ کی پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ نی نبی اپنی کو یہ کہ آوین عرفات مین اور ٹہرین اوسمین پھر پھرین وہان سی پس یہی معنی ہین قول اللہ عزوجل کی پھر پھرو اوس جگہ سی کہ پھرتی ہین لوگ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف مزدلفہ حرم مین ہی اور عرفات حل مین پس قریش اور جو کہ تابع اونکی دین کی تہی مزدلفہ مین ٹہرتی تہی واسطی ترفع اور تفوق کے لوگونپر کہتی تہی کہ ہم اہل اللہ اور رہنی والی اوسکی حرم کی ہین ہم حرم سی باہر نہین نکلنی کی اور سوای قریش کی اور لوگ عرفات مین ٹہرتی تہی پس جب اسلام آیا تو قریش منع کیی گئی اس سی اور حکم ہوا کہ عرفات مین وقوف کیا کرین پھر اسی اور لوگ کرتی ہین ۰ ح ۰ **وعن** عباس بن مرداس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا لامتہ عشیۃ عرفۃ بالمغفرۃ فاجیب انی قد غفرت لھم ما خلا المظالم فانی اخذ للمظلوم منہ قال ای رب ان شئت

اعطیت المظلوم من الجنۃ وغفرت للظالم فلم یجب عشیتہ فلما اصبح بالمزدلفۃ اعاد الدعاء فاجیب الی ما سا
قال فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال تبسم فقال لہ ابو بکر وعمر بابی انت وامی ان ھذہ لساعۃ
ما کنت تضحک فیھا فما الذی اضحکک اضحک اللہ سنک قال ان عدو اللہ ابلیس لما علم ان اللہ عزوجل
قد استجاب دعائی وغفر لامتی اخذ التراب فجعل یحثوہ علی راسہ ویدعو بالویل والثبور فاضحکنی ما رایت
من جزعہ رواہ ابن ماجۃ وروی البیھقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی عباس بن مرداس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا مانگی
واسطی امت اپنی کی عرفہ کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق مین نی بخشا واسطی اونکی سوای حقوق بندونکی پس تحقیق مین لونگا واسطی مظلوم کی حق
ظالم سی کہا حضرت نی ای رب میری اگر چاہی تو دی مظلوم کو نعمتون جنت کی سی یعنی بدلی اوسکی حق کی کہ ظالم نی لیا ہی اور بخشدی واسطی ظالم کی پس قبول
کیی گئی عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نی مزدلفہ مین پھر مانگی دعا پس قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تھی کہا راوی نی پس ہنسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یا کہا راوی نی مسکرائے پس کہا واسطی حضرت کی ابو بکر رض اور عمر رض نی قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہاری تحقیق یہ ہی وقت کہ نہین تھی تم ہنستی اور ہمارے
مقتضای حال اس ساعت کا نہین ہی کہ ہنسو تم پس کس چیز نی ہنسایا تمکو ہمیشہ ہنساوی اللہ تمہاری دانتونکو یعنی ہمیشہ خوش رہیو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق دشمن خدا
ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نی قبول کی دعا میری اور بخشا واسطی امت میری کی لی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنی سر پر اور بکارنا شروع کیا ساتھ ویل اور
ہلاکت کی یعنی کہنی لگا واویلا واثبورا پس ہنسا یا مجکو اوس چیز نی کہ دیکھی مین نی اضطراب اوسکی سی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور نقل کی بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین
مانند اسکی ف ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مغفرت عام ہوئی کہ حق اللہ بھی بخشی گئی اور حق بندونکی بھی لیکن یہ قابل قید لگانی کی ہی کہ آنحضرت
سانہ تھی اوس سال مین اونکی لیی یہ بات ہوئی یا اوسکی حق مین ہی کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق وفجور حج مین نہ واقع ہو یا محمول ہی اوس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن
ادای حقوق سی اسلیی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء رع + جانا چاہیی کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ
پہونچیگی ہر مسلمانکو خواہ گنہگار پس صالح کی زیادہ کریگا اللہ تعالی درجات جنت مین بسبب شفاعت کی اور بخشی گا اکثر گنہگارونکو بسبب شفاعت اونکی
پھر داخل کریگا اونکو جنت مین اور جو لوگ کہ دوزخ مین ہونگی پس اثر حضرت کی شفاعت کا اونکی حق مین یہ ہوگا کہ کم ہو جائیگا عذاب اور کم ہو جائی گی مر
اور اسیطرح مغفرۃ اللہ تعالی کی پہونچی گی انشاء اللہ تعالی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کی تو درجی بلند ہونگی جنت مین زیادہ اوس چیز سی
مستحق تھا اوسکا بسبب عمل کی اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت مین بغیر عذاب کی یا کم کردیگا مدت اوسکی عذاب کی پس یہ بھی ایک نوع ہی مغفرت کی ہو لانا اوسی

باب الدفع من عرفۃ والمزدلفۃ الفصل الاول

باب ہی بیچ بیان پھرنی کی عرفات ومزدلفہ سی

فصل پہلی عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ قال سئل اسامۃ بن زید کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی
الوداع حین دفع قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوۃ نص متفق علیہ روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عروہ سی کہ کہا عر
پوچھی گئی اسامہ بن زید کہ کسطرح تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی حجۃ الوداع مین جسوقت کہ پھری عرفات سی کہا تھی چلتی جلد پس جب پاتی راہ کر
دوڑاتی یعنی اپنی سواری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابن عباس انہ دفع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرف
فسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وراءہ زجرا شدیدا وضربا للابل فاشار بسوطہ الیھم وقال یا ایھا
علیکم بالسکینۃ فان البر لیس بالایضاع رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ وہ پھری ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عرفہ کی یعنی عرفات سی طرف منی کی پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچھے اپنی زجر شدید یعنی ہانکنا جانورونکا ساتھ آواز بلند کی اور مارنا اونٹ

پس اشارہ کیا ساتہ کوڑی اپنی کی طرف لوگون کی یعنی تاکہ متوجہ ہون طرف حضرت کی اور سنین بات حضرت کی اور فرمایا ای لوگون لازم ہی تمکو آرام سی چلنا
ایسی کہ تحقیق نیکی نہین ہی دوڑانا نفل کی یہ بخاری نی ف یعنی نیکی فقط دوڑانی ہی مین نہین ہی بلکہ ساتہ ادا کرنی افعال حج کی اور پرہیز کرنی ممنوعات
کی ہی حاصل یہ جلدی کرنی نیکیون کیطرف خوب ہی لیکن نہ اسطرح کہ پہونچی طرف مکروہات کی اور مترتب ہوا وسپر گناہ پس نہ منافات ہوئی اس حدیث مین
اور پہلی حدیث مین ۱۲ ع ۱۲ وَعَنْهُ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ
اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلَى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ اسامہ بن زید تہی پیچہی بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ سی مزدلفہ تک پہر پیچہی بٹہا لیا فضل کو مزدلفہ سی منا تک
پس دونون نی کہا ہمیشہ رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتی یہانتک کہ پہینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کی جب پہینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری
تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلَّ وَاحِدَةٍ
مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز مغرب اور عشا کی مزدلفہ مین یعنی عشا کی وقت مین دونون اکہٹی پڑہین پڑہی ہر ایک اونمین سی ساتہ تکبیر کی یعنی مغرب کی یہی جدی تکبیر کہی اور
عشا کی یہی جدی اور نفل نہ پڑہی درمیان اون دونون کی اور نہ پیچہی ہر ایک کی اون دونون مین سی نقل کی یہ بخاری نے
ف ان نمازون کی بعد جو نفل پڑہنی کی نفی کی تو اس سی نفی سنتون کی اور وترون کی بعد ان دونون کی نہین لازم آتی ۱۲ ع ۱۲ باب قصۂ
حجۃ الوداع مین جو بڑی حدیث جابر سی گذری اور اوسمین جو یہ جملہ ہی لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح مین ملا علی رح نی لکہا ہی کہ جب مغرب و عشا مزدلفہ
مین پڑہ چکی تو سنتین مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑہی چنانچہ ایک روایت مین بہی یہ آیا ہی انتہی اور شیخ عابد سندہی نی بہی بیچ حاشیہ درمختار کی
اسمین اختلاف نقل کر کی لکہا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ بعد عشا کی سنتین اور وتر پڑہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ
يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا نہین دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر اپنی وقت مین سوای دو نمازون کی نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ مین یعنی مغرب کی نماز عشا کی وقت مین پڑہی اور پڑہی نماز
فجر کی اوسدن یعنی مزدلفہ مین دن نحر کی پہلی وقت اوسکی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف سوای دو نمازون کی الخ اور نماز ظہر اور عصر کی بہی حضرت
نی عرفات مین جمع کی ہین کہ عصر ظہر کی وقت مین پڑہی اوسکا ذکر یہان نہین کیا اسلیی کہ ہر کوئی جانتا تہا بسبب اسکی کہ دن تہا حاجت اوسکی بیان
کرنی کی کچہ نہین اور پہلی وقت سی مراد یہ ہی کہ تاریکی مین پڑہی پہلی وقت معمولی سی کہ اوجالی مین پڑہتی تہی نہ یہ کہ پڑہی پہلی فجر کی اسلیی کہ پہلی فجر سی
پڑہنی نماز فجر کی درست نہین سب عالمون کی نزدیک ۱۲ ع ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا مین اون شخصون مین تہا کہ آگی بہیجا تہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی مزدلفہ کی رات کو بیچ زمرہ ضعیفون اہل اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ضعیفون سی مراد عورتین اور لڑکی ہین اونکو حضرت نے
پہلی روانہ کر دیا تہا منا کو اونمین ابن عباس بہی تہی اور حضرت بعد روشن ہونی صبح کی پہلی طلوع ہونی آفتاب کی سوار ہوئی سنت یہی ہی اور حضرت
نی اہل کو بہیجدیا تا ایذا نپاوین بسبب ازدحام کی یہ جائز ہی اور اور روایت مین آیا ہی چنانچہ وہ آگی آتی ہی کہ حضرت نی ان لوگونکو آگی روانہ کیا اور فرمایا
کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نکرنا مگر بعد نکلنی آفتاب کی مذہب امام اعظم رح کا بہی یہی ہی اور بعضی روایتون مین مطلق آیا ہی کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو

اور سپر امام شافعی اور امام احمد نی عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک بعد آدہی رات کی رمی جمار جائز ہی ۱۲ **وعنہ** عن الفضل بن عباس ؓ کان ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی عشیۃ عرفۃ وغداۃ جمع للناس حین دفعوا علیکم بالسکینۃ وھو کاف ناقتہ حتی دخل محسرا وھو من منی قال علیکم بحصی الخذف الذی یرمی بہ الجمرۃ وقال لم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرۃ رواہ مسلم

اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سی کی نقل کی فضل بن عباس ہی اور تہی فضل سوار پیچھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جبکہ چلی مزدلفہ سی منا کو یہ کہ حضرت نی فرمایا ہی شام عرفہ کی اور صبح مزدلفہ کی لوگونکو جسوقت کہ پہری اور جلد ہانکین سو اریان اور ہار کوٹ بہت کی لازم ہی تمکو چلنا ساتہ آہستگی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روکی ہوئی تہی اونٹنی اپنی کو یہانتک کہ داخل ہوئی میدان محسر مین اور وہ ہی منی سی فرمایا لازم ہی تمکو اوٹھالینا کنکریون کا یعنی اس میدانسی مانند کنکریون خذف کے کہ ماری جاوینگی جمرہ پر یعنی منارون پر اور کہا فضل نی کہ ہمیشہ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتی یہانتک کہ ماری کنکری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو جب پہلی کنکری ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** فرمایا بیچ شام عرفہ کی یعنی جبکہ عرفات سی مزدلفہ کو چلی اور اوسوقت فضل حضرت ؓ کی ساتہ سوار تہی اور صبح مزدلفہ کی یعنی جبکہ مزدلفہ سی منا کو آتی تہی اور اوسوقت فضل حضرت ؓ کی ساتہ سوار تہی اور محسر منی سی ہی یعنی وہ ایک جگہ ہی منی کی قریب آخر مزدلفہ مین اور خذف کہتی ہین اسکو کہ چھوٹی کنکری یا گٹھلی کہجور کی دونون شہادت کی اونگلیون مین رکھکر پھینکتی ہین اور مراد یہ ہی کہ چھوٹی چھوٹی کنکریان چنی چنی برابر کہ جیسی وہ ہوتی ہین یہان سی اوٹھالو اور کنکریان جس جگہ سی اوٹھاوین جائز ہی مگر وہ کنکریان کہ منارون پر ایکدفعہ ماری جاوین پہر اونکو نہ اوٹھاوی اور اگر اونمین سی بہی اوٹھاوی جائز ہی ولیکن خلاف اولی اور شمنی نی شرح نقایہ مین لکھا ہی کہ اون کنکریون سی رمی کرنی کفایت تو کرتی ہی لیکن فعل برا ہی اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ سات کنکریان اوٹھاوی کہ واسطی رمی جمرۃ العقبہ کی آج کام آوینگی یا ستر اوٹھاوی کہ سات تو آج کام آوین اور ستر ۶۳ ستہہ اور دنون کی لیی رکہی ۱۲ ع ح طیبی **وعن** جابر قال افاض النبی صلی اللہ علیہ وسلم من جمع وعلیہ السکینۃ وامرھم بالسکینۃ واوضع فی وادی محسر وامرھم ان یرموا بمثل حصی الخذف وقال لعلی لا ادری لکم بعد عامی ھذا اور روایت ہی جابر سی کہ کہا چلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سی اور اونپر تہی تسکین چلنی مین اور حکم کیا لوگونکو ساتہ آہستہ چلنی کی اور جلدی چلائی اونٹنی اپنی بیچ میدان محسر کی اور حکم کیا لوگونکو یہ کہ مارین ساتہ مانند کنکریون خذف کی یعنی چنی چنی برابر اور فرمایا حضرت ؓ نی یعنی صحابہ کو کہ شاید کہ مین نہ دیکہونگا تمکو بیچ اس برس کی **ف** یعنی مین انتقال کرونگا احکام دین کی اور حج کی مجہی معلوم کرلو اسی سبب سی اس حج کو حجۃ الوداع کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم کیی احکام اور وداع کیا لوگونکو اور رسال آیندہ مین کہ گیارہوان سال ہجری تہا ربیع الاول کو حضرت ؓ کا انتقال ہوا ۱۲ ع **لم اجد ھذا الحدیث فی الصحیحین الا فی جامع الترمذی مع تقدیم وتاخیر** کہا صاحب مشکوۃ نی کہ نہین پائی مین نی یہ حدیث بخاری اور مسلم مین مگر پائی جامع ترمذی مین ساتہ تقدیم وتاخیر کی یعنی صاحب مصابیح جو اسکو پہلی فصل مین لایا تو دلالت کرتا ہی کہ صحیحین کی ہی اور اوسمین ہی نہین پس چاہیی تہا کہ اسکو پہلی فصل مین نہ لاتا دوسری فصل مین لاتا اور اعتراض پہر بہی باقی رہتا بسبب تقدیم وتاخیر کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** محمد بن قیس بن مخرمۃ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اھل الجاھلیۃ کانوا یدفعون من عرفۃ حین تکون الشمس کانہا عمائم الرجال فی وجوھھم قبل ان تغرب ومن المزدلفۃ بعد ان تطلع الشمس کانہا عمائم الرجال فی وجوھھم وانا لا ندفع من عرفۃ حتی تغرب الشمس وندفع من المزدلفۃ قبل ان تطلع الشمس ھدینا مخالف لھدی عبدۃ الاوثان رواہ الشیخان اور روایت ہی محمد بن قیس بن مخرمہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بیشک اہل جاہلیت کی تہی یہ کہ چلتے عرفات سی جسوقت کہ ہوتا ہی گویا کہ پگڑیان ہین مردونکی بیچ چہرون اونکی پہلی غروب ہونیکی یعنی چلتی عرفات سی پہلی ڈوبنی آفتاب کی اور چلتی مزدلفہ سی بعد نکلنی آفتاب کی اوسوقت

Marfat.com

کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان ہین مردونکی اوپر چہرون اونکی اور تحقیق ہم نہین چلین گی عرفات سی یہانتک کہ غروب ہو آفتاب اور چلین گی ہم مزدلفہ سی پہلی نکلنی آفتاب کی طریقہ ہمارا مخالف ہی بت پوجنی والونکی طریقہ کی اور شرک کرنیوالونکی طریقہ کی ف پگڑیان مردونکی یعنی آدہا آفتاب باہر ہوتا تہا اور آدہا غروب شابہت پگڑیکی ساتہ اسلیی دی کہ آدہا گرہ پگڑی کی شکل ہوتا ہی اور اسیطرح مزدلفہ سی اسی وقت چلتی کہ آدہا آفتاب طلوع ہوتا اور آدہا اندر اور بجائے لفظ رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور ایک صحیح نسخہ مین لکہا ہی حاشیہ پر رواہ البیہقی ای فی شعب الایمان ولفظ البیہقی خطبنا وساقہ بنحوہ

ع ح * وعن ابن عباس قال قدمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ غیلمۃ بنی عبد المطلب علی حمرات لنا فجعل یلطح افخاذنا ویقول ابنیی لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اگی بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی منا کو رات مزدلفہ کی مین یعنی عید الضحی کی شب مین کہ ہم کتنی ایک لڑکی تہی اولاد عبد المطلب کی سی سوار گدہون پر پس شروع کیا حضرت نی کہ مارتی تہی ہماری رانون پر یعنی ازراہ محبت کی وقت رخصت کی اور فرماتی تہی ای چہوٹی بیٹون میری نہ پہینکنا تم کنکریان منا ہی یعنی جمرۃ العقبہ پر یہانتک کہ نکلی آفتاب نقل کی یہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف یہ دلیل ہی اسپر کہ نہین جائز ہی رمی رات مین اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ رح اور اکثر علما کا اور امام شافعی کی نزدیک آدہی رات کی بعد ہی جائز ہی اور بعد طلوع فجر کی رمی کرنی جائز ہی سبکی نزدیک لیکن امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز ہی ساتہ کراہت کی اور بعد طلوع آفتاب کی مستحب ہی * ع ح * وعن عائشۃ قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمۃ لیلۃ النحر فرمت الجمرۃ قبل الفجر ثم مضت فافاضت فکان ذلک الیوم الیوم الذی یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندہا رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ام سلمہ کو یعنی مزدلفہ سی منا کو رات عید قربان کی پس کنکریان ماریں منا ہی یعنی جمرۃ العقبہ پر پہلی فجر کی پہر چلین اور طواف کیا یعنی طواف فرض اور تہا یہ دن ایسا دن کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس یعنی اونکی نوبت کا دن تہا نقل کی یہ ابوداود نی ف اسمین اشارہ ہی طرف سبب بہیجنی اونکی رات سی اور طرف سبب رمی کی رات سی اور طواف افاضہ کرنی کی دنمین بخلاف اوروں کی کہ اونہون نی رات آیندہ مین طواف افاضہ کیا اور شافعی نی دلیل پکڑی ہی ساتہ اس حدیث کی اوپر جائز ہونی رمی جمرہ کی پہلی فجر کی اگرچہ افضل بعد فجر کی ہی اور اورون نی کہا کہ یہ خصوصیت ام سلمہ ہی کو تہی اور اورونکو درست نہین پہلی فجر کی بسبب حدیث ابن عباس کی اور ممکن ہی کہ فجر سی مراد نماز فجر ہو * ع *

وعن ابن عباس قال یلبی المقیم او المعتمر حتی یستلم الحجر رواہ ابوداود وقال وروی موقوفا علی ابن عباس اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لبیک کہی مقیم یا عمرہ کرنیوالا یہانتک کہ بوسہ دی حجر اسود کو نقل کی یہ ابوداود نی یعنی مرفوع اور کہا ابوداود نی کہ روایت کی گئی ہی موقوف ہی ابن عباس پر ف مقیم یعنی جو کہ مکہ کا رہنی والا ہو عمرہ کرنیوالونمین سی اور یا عمر مکی نیوالا یعنی جو کہ باہر کا آیا ہوا عمرہ کری پس او تنویع کی لیی ہی اور یہانتک کہ بوسہ دی الخ مقصود یہ ہی کہ عمری مین موقوف کری لبیک وقت چومنی حجر اسود کی جیسی کہ حج مین موقوف کرتی ہین ساتہ رمی جمرۃ العقبہ کی

الفصل الثالث

عن یعقوب بن عاصم بن عروۃ انہ سمع الشرید یقول افضت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مست قدماہ الارض حتی اتی جمعا رواہ ابوداود روایت ہی یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سی یہ کہ اونہی سنا شرید صحابی کو کہ کہا پہرا مین ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عرفات سی پس نہ لگی پانون حضرت کی زمین کو یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین نقل کی یہ ابوداود نی ف مقصود یہ ہی کہ تمام راہ مین حضرت سوار چلی پیدہ پا نہین چلی نہ یہ کہ صہلا زمین پر اوتری ہی نہین اسلیی کہ صحیح بخاری مین آیا ہی کہ حضرت راہ مین درہ پہاڑ کی طرف تشریف لیگئی اور پیشاب کیا پہر وضو کیا اور اسامہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آیا فرمایا نماز آگی ہی یعنی مزدلفہ مین پڑہین گی * ح * وعن ابن شہاب قال اخبرنی سالم ان الحجاج بن یوسف عام نزل بابن الزبیر سال عبد اللہ کیف تصنع بالموقف یوم عرفۃ فقال سالم ان کنت ترید السنۃ

مُهَجِّرًا بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن شہاب سی کہ کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبداللہ بن عمر رضی نی یہ کہ حجاج بن یوسف نی اوس سال کہ قتل کیا عبداللہ بن زبیر کو یعنی مکہ مین انکر پوچھا عبداللہ بن عمر سی کہ کسطرح کرین ہم بیچ ٹھہرنیکی دن عرفہ کی یعنی نماز ظہر اور عصر کی پہلی وقوف کی جگہ مین یا بیچہی پس کہا سالم نی اگر ارادہ کرتا ہے تو سنت کا پس سویری پڑھ یعنی ظہر و عصر دن عرفہ کی پس کہا عبداللہ ابن عمر رضی نی کہ سچ کہا سالم نی کہ تہی صحابہ جمع کرتی درمیان ظہر و عصر کی وسطی ادا کرنی طریقہ سنت کی کہا ابن شہاب نی کہ کہا مین نی سالم کو کہ کیا کیا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سالم نی کہ نہین اتباع کرتی اسمین یعنی اسطرح نمازین پڑہتی ہین مگر طریقہ پیغمبر کا نقل کی یہ بخاری نی ف حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی کہ جسنی ایک لاکھ اور بیس ہزار آدمی باندہ کر قتل کیی تہی وہ عبدالملک بن مروان کیطرفسی عبداللہ بن زبیر پر چڑہ کر آیا تہا مکہ مین اور اونکو سولی پر کھینچا بعد ازان عبدالملک نی اوسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اوسکو کہ پیروی کرنا تمام افعال حج مین عبداللہ بن عمر کی اقوال اور افعال کی اور پوچہتا رہنا اونسی مسائل حج کی اور مخالفت اونکی نکرنا پس اوسحالت مین اوسنی یہ مسئلہ مذکور بہی پوچہا

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب ہی بیچ بیان پہینکنی کنکریون کی منارون پر ف جمار اصل مین سنگریزونکو کہتی ہین اور جمار حج نام اون سنگریزونکا ہی کہ منارونپر ماری جاتی ہین اور جن منارونپر کہ وہ سنگریزی مارتی ہین اونکو جمرات کہتی ہین بسبب پہینکنی جمار کی اونپر اور جمرات تین ہین جمرہ اولی اور جمرہ وسطی اور جمرۃ العقبہ عید کی روز تو فقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریان مارتی ہین اور گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین کو تینون پر اور اونپر کنکریان مارنی واجب ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی جابر سی کہا دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی کنکریان سوار اپنی سواری پر دن نحر کی اور فرماتی کہ سیکہو افعال حج کی اسلیی کہ بتحقیق مین نہین جانتا شاید کہ مین نہ حج کرون بیچہی اس حج اپنی کے نقل کی یہ مسلم نی ف کہا شافعی نی کہ مستحب ہی اوسکو کہ پہونچی منا مین سوار یہ کہ رمی کری جمرۃ العقبہ کو دن نحر کی سوار اور جو کوئی پہونچی منا مین پیادہ رمی کری جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارہوین بارہوین کو رمی کری سب جمرات کو پیادہ اور تیرہوین کو سوار اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جو رمی کرہ بعد اوسکی رمی ہی جسنی کری جمرۂ اولی اور جمرۂ وسطی کی اوسمین افضل یہ ہی کہ پیادہ پاکری اسلیی کہ بعد اوسکی ٹہہرنا ہی اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پائی کی قریب ہی سلتہ عاجزی کے اور جو کچہ کہ حدیثون صحیحہ مین آیا ہی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رمی جمرۃ العقبہ کی کی دن نحر کی سوار اور دو دو نومین رمی کی پیادہ سب پر ع ہ

وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی منار یکو ساتہ مانند کنکریون خذف کی یعنی چہوٹی چہوٹی کنکریون کی نقل کی یہ مسلم نی ف طور کنکریان پہینکنی کا مختلف لکہا ہی لیکن صحیح تر یہ ہی کہ اونگلی شہادت اور انگوٹہی کی سر سی پکڑ کر یعنی چٹکی مین رکہکر پہینکی اور معمول بہی اب اسطرح ہی ع ہ

وَعَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدُ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جابر سی کہا پہینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنکریان منار پر دن نحر کی وقت چاشت کی اور پیچہی دن نحر کی جسوقت کہ دوپہر ڈہلی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اگر کنکریان منارون پر ڈال دی پہینکی نہین تو کافی ہی لیکن ہی برخلاف رکہدینی کی کہ یہ کافی ہی نہین اور مکروہ کہتے ہین بعد طلوع آفتاب سی زوال کی پہلی تک، کو اور پیچہی دن نحر کی یعنی ایام تشریق مین کہ تیرہوین تک ہین بعد زوال کی رمی کرتی تہی کہا ابن ہمام نی کہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسری دن یعنی گیارہوین کو نہین ہوتا ہی مگر بعد زوال کی اور اسطرح تیسری دن یعنی

Marfat.com

تو پہلی ہونی فجر تیرہویں کی چلا جاویگا تو رمی ضرور ہی اور اوسدن پہلی زوال کی بہی رمی جائز ہی ۱۲ ع ۰ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اَنْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی یہ کہ وہ پہونچی طرف جمرۂ کبریٰ کی یعنی جمرۃ العقبہ کی پس کیا خانہ کعبہ کو بائین طرف اپنی اور منیٰ کو داہنی اپنی اور پہینکین سات کنکریان اللہ اکبر کہتی تہی سات ہر کنکری کی پہر کہا ابن مسعود نی کہ اسطرح پہینکین کنکریان اوس شخص نی کہ اوتاری گئی اوپر سورۂ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس کیا کعبہ کو بائین طرف اور منیٰ کو داہنی طرف اور اور جمرات کو رمی کری تو مستحب ہی کہ قبلہ رو کہڑا ہووی ۰ اور بیہقی نی روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر کہتی تہی ساتہ ہر کنکری کی اللہ اکبر اللہ اکبر اللّٰھم اجعلہ حجًا مبرورًا وذنبًا مغفورًا وعملًا مشکورًا اور خاص سورۂ بقرہ کو اسلیی ذکر کیا کہ اوسمین افعال حج کی مذکور ہین ۰ ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَسْتَجْمِرُ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا وَرَمْيُ الْجِمَارِ ثَلٰثًا وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثَلٰثًا وَالطَّوَافُ ثَلٰثًا وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِوِتْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ استنجا طاق ہی یعنی ڈہیلی لیوی اور پہینکنا کنکریون کا طاق ہی یعنی سات کنکریان پہینکی اور پہرنا درمیان صفا اور مروی کی طاق ہی یعنی سات بار اور گرد پہرنا خانہ کعبہ کی طاق ہی یعنی سات بار اور جسوقت کہ ڈہونی اگر کی لیوی ایک تمہارا بیس چاہیی کہ طاق لیوی یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی یہ مسلم نی **ف** سات سات کنکریان پہینکنی جمرات پر واجب ہی اور سات بار سعی کرنی درمیان صفا اور مروی کی واجب ہی اور طواف مین سات بار پہرنا فرض ہی جمہور کی نزدیک اور ہماری نزدیک چار شواط یعنی پہیرے فرض ہین اور باقی واجب ۰ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عن** قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَيْسَ قَيْلَ اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہینکتی تہی کنکریان یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی سوار اونٹنی پر صہبا نہ تہا اوس جگہہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایکطرف ہو نقل کی یہ شافعی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** صہبا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ سفیدی اوسکی ساتہ سرخی کی ملی ہو اسطرح کہ نوکین بالون کی سرخ ہون اور اندرسی سفید اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ جیسی امیرونکی آگی نقیب وچوبدار اہتمام کرتی چلتی ہین حضرت کی آگی معمول نہ تہا ۰ ح ۰ **وعن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین مقرر کیا گیا مارنا منارونکا اور پہرنا درمیان صفا اور مروی کی مگر واسطی قائم کرنی یاد خدا کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ظاہر مین یہ فعل ایسی ہین کہ انکا عبادت ہونا نہین معلوم ہوتا ہی اسلیی فرمایا کہ یہ مقرر ہوئی واسطے قائم کرنی ذکر اللہ کی یعنی تکبیر سنت ہی ساتہ ہر کنکری کی اور دعائین مذکورہ سنت ہین یہی مین ۰ ع ۰ **وعنها** قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا کہا نی یا رسول اللہ کیا نہ بناوین ہم آپ کی لیی عمارت کہ سایہ کری تمکو منا مین فرمایا نہین منا جگہہ ہی بٹہانی اونٹ اوس شخص کی کہ پہلی پہونچی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی یہ ہین کہ خصوصیت اسمین ساتہ سبقت کی ہی نہ ساتہ مکان بنانی کی یعنی منا ایسی جگہہ ہی کہ کسی کی لیی خصوصیت اوسمین نہین جو پہلی پہونچی کسی جگہہ منی مین مستحق اوسکا وہی ہی ۰ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عن** نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوا اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ

Marfat.com

روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق ابن عمر تہی ٹھہرتی نزدیک دو مناروں پہلی کی ٹھہرنا در اللہ اکبر کہتی اور سبحان اللہ کہتی اور الحمد للہ کہتی اور دعا
باکتی اللہ ہی یعنی ہاتھہ اوٹھاکر اور نہ ٹھہرتی نزدیک جمرۃ العقبہ کی نقل کی یہ مالک نی ف مراد دو مناروں پہلی سی جمرۂ اولی اور وسطی ہی ابن عمرؓ
جب اونپر رمی کرچکتی تو ٹھہر کر دعا وغیرہ کرتی وہان ٹھہرنا اور دعا وزاری کرنی اور تسبیحات مذکورہ پڑہنین مسنون ہین اور لکہا ہی علمارنی کہ بقدر پڑہنی
سورہ بقر کی کھڑی رہنا چاہیی اور بعضی اہل اللہ اتنی کھڑی رہی ہین کہ اونکی پاؤن ورم کرگئی ہین اور نہین ٹھہرتی تہی یعنی دعا کی لیی نزدیک جمرۂ عقبہ
کی نہ دن نحر کی اور نہ اور ایام مین اور اس سی نہین لازم آتا ہی ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر مین آویگا کہ کہا ابن عمرؓ نی کہ اسیطرح دیکہا مین نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ۞ ع ح **باب الهدی** باب ہی بیچ بیان ہدی کی ف ہدی ساتہ زبر ۞ ہ ۞ کی اور سکون دال کی ام
اون چارپایون کا ہی کہ حرم مین ذبح کیی جاتی ہین واسطی طلب ثواب کی خواہ بکری دنبہ بھیڑ ہو خواہ گائین بیل بھینس خواہ اونٹ اور عمرہ وغیرہ جو قربانی مین
شرط ہی سو ہی انمین ہی کفایت کرتی ہی بکری اور مانند اسکی ہر جگہہ مگر جبکہ طواف الزیارۃ کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد وقوف
عرفہ کی پہلی سر منڈانی کی تو نہین کفایت کرتا اوسمین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور ہدی دو قسم پر ہین واجب اور تطوع یعنی نفل پہر ہدی واجب کی کیی
قسمین ہین ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہ ہی کہ بندہ ہدیہ بہیجتا ہی اوسکو جناب حق مین
اور تقرب کی حاصل کرتا ہی اللہ تعالی اسی بسبب اوسکی ۞ ح ۞ مولانا ۞ ملتقی الابحر **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عباسؓ قال
صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر بذی الحلیفۃ ثم دعا بناقتہ فاشعرہا فی صفحۃ سنامہا الایمن وسلت الدم عنہا
وقلدہا نعلین ثم رکب راحلتہ فلما استوت بہ علی البیداء اہل بالحج رواہ مسلم روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کی پہر منگوائی اونٹنی اپنی پس خم کیا اونٹنی کو بیچ کناری کوہان داہنی اوسکی کی اور پونچہا الاخون اوسکا اور ہار ڈالا گلی مین دو جوتیونکا
پہر سوار ہوئی اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا قصوا تہا پس جبکہ اوٹہایا اونٹنی نی آنحضرتؐ کو بیدا پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی لبیک کہی ساتہ حج کی نقل کی یہ مسلم نی
ف یعنی جب حضرتؐ حج کی لیی چلی اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی پہونچی تو ظہر کی نماز پڑہی پہر منگوائی اونٹنی اپنی کہ جسکو بطور ہدی کے
لی چلی تہی پس نیزہ مارا اوسکی کوہان کی داہنی جانب مین اور خون پونچہکر دو جوتیان اوسکی گلی مین ڈالین واسطی علامت ہدی کی تاکہ لوگ اس نشانی سی
معلوم کرلین کہ ہدی ہی پس نہ تعرض کرین قزاق اور اگر راہ بہول جاوی تو لوگ پہونچا دیوین اور یہ عادت اہل جاہلیت کی تہی کہ جسپر یہ علامت ندیکہتی
تو اوسکو لوٹ لیتی اور جسکو دیکہتی اسطرح پر تو چہوڑ دیتی پہر شارع نی بہی اسکو روا رکہا واسطی اعراض مذکورہ کی اور جمہور ائمہ متفق ہین اسپر کہ اشعار یعنی
یہ زخمی کرنا سنت ہی لیکن غنم مین یعنی بکری دنبہ بھیڑ مین ترک کری اشعار کو اسلیی کہ ضعیف ہین اور تقلید کافی ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہار ڈالنا
مستحب ہی اور اشعار مطلق مکروہ ہی اور علمارنی تاویل اسکی یہ کی ہی کہ امام ابوحنیفہ نی اپنی زمانہ کی اشعار کو مکروہ کہا ہی کہ اوسوقت مین لوگ بہت
زخمی کردیتی تہی کہ خوف ہوتا تہا سرایت زخم کا نہ یہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتی تہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرتؐ نی نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑہی
اور باب صلوٰۃ السفر مین بخاری اور مسلم کی حدیث گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرتؐ نی نماز ظہر کی مدینہ مین پڑہی ہی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق اسمین
یون دیجاوی کہ ابن عباس نی حضرتؐ کی ساتہ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑہی ہوگی حضرتؐ کو نفل پڑہتی دیکہکر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑہتی
ہین اور لبیک کہی ساتہ حج کی یعنی اور عمری کی اسلیی کہ صحیحین مین انس سی آیا ہی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتی تہی ساتہ حج
اور عمری کی پس راوی نی فقط حج ہی ذکر کیا اسلیی کہ وہ اصل ہی یا یہ کہ سنا نہو عمر یکا ذکر کرنا ۞ ح ع ۞ مولانا ۞ **وعن** عائشہؓ قالت اہدی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ الی البیت غنما فقلدہا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضؓ سی کہ کہا ہدی بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکبار طرف

خانہ کعبہ کی بکریان پھر ہار ڈالا اونکی گلی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ متفق ہین علمار اسپر کہ اشعار یعنی زخمی کرنا بکریون مین نہین ہی اور تقلید یعنی ہار ڈالنا اونکی سنت ہی خلاف ہی امین امام مالک کا ۞ وعن جابر قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ بقرۃ یوم النحر رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ رضہ کیطرف سی ایک گای سی دن نحر کی تمتع کی یہ مسلم نی وعنہ قال نحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن نسایہ بقرۃ فی حجتہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی بی بیون کیطرف سی ایک گای اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہ مسلم نی ف کہا گیا ہی کہ یہ حدیث اوپر کی حدیث محمول ہین اسپر کہ حضرت نی اونکی اذن سی قربانی کی ہوگی اسلیی کہ قربانی کرنی غیر کیطرف سی بغیر اذن اوسکیکی روا نہین ذکرہ الطیبی ۞ اور مشہور ائمہ کی نزدیک یہ ہی کہ گای سات تک کیطرف سی قربانی کرنی جائز ہی اور امام مالک کی نزدیک ایک گای یا ایک بکری وغیرہ تمام گھر والونکیطرف سی کفایت کرتی ہی پس یہ حدیث دلیل انکی ہوسکتی ہی اگر سات سی زیادہ کیطرف سی کی ہو اور اونکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ سات کیطرف سی کی ہوگی ۞ ع ح ۞ وعن عائشۃ رض قالت فتلت قلائد بدن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم قلدھا واشعرھا واھدھا فما حرم علیہ شیء کان احل لہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا بٹی مین نی ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکی اپنی ہاتھہ سی پھر ڈالی اونکی گلی مین اور زخمی کیا اونکو یعنی کوہان اونکی زخمی کیی اور ہدی کرکی بھیجا اونکو طرف خانہ کعبہ کی اپنی جب نو برس سال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکر رضہ کو امیر حاجیونکا کرکی بھیجا اور اونکی ساتہ اونٹ ہدی کی بھیجی پس حرام ہوئی حضرت پر کوئی چیز کہ تہی حلال کی گئی اونکی لیی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حضرت پر احکام احرام کی جاری نہوئی اور حضرت عائشہ رضہ نی یہ بات اسلیی کہی کہ اونہون نی سنا تہا کہ ابن عباس کہتی ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بھیجی حرام ہوتی ہین اوسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر یہانتک کہ پہونچی ہدی حرم مین اور ذبح کیجاوی پس یہ حدیث بیان کرکی قول ابن عباس کا رد کیا ۞ ح ۞ وعنہا قالت فتلت قلائدھا من عہن کان عندی ثم بعث بہا مع ابی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا بٹی مین نی ہار اونٹون کی صوف کی کہ تہا میری پاس پھر بھیجا اونٹونکو ہدی کرکی ساتہ باپ میری کی یعنی حضرت ابوبکر رضہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق بدنۃ فقال ارکبہا فقال انہا بدنۃ قال ارکبہا فقال انہا بدنۃ قال ارکبہا ویلک فی الثانیۃ او الثالثۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہی اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر پھر کہا اوسنی کہ تحقیق یہ ہدی ہی یعنی کیونکر سوار ہوون اسپر وہ سمجہا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پھر کہا اوسنی کہ یہ ہدی ہی فرمایا سوار ہو وای ہے تجکو یعنی مین کہتا ہون اور پھر تو عذر کرتا ہی یہ بات دوسری یا تیسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی الزبیر قال سمعت جابر بن عبد اللہ سئل عن رکوب الہدی فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ارکبہا بالمعروف اذا الجئت الیہا حتی تجد ظہرا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی الزبیر سی کہ کہا سنا مین نی جابر بن عبد اللہ سی کہ پوچہی گئی سوار ہونی ہدی کی سی پس کہا کہ سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سوار ہو اوسپر اچہی طرح یعنی اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچی اوسکو جسوقت کہ مضطر ہووی تو طرف اوسکی یہانتک کہ پاوی تو اور سواری نقل کی یہ مسلم نی ف اختلاف کیا ہی علمار نی کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہی یا نہین بعضے تو کہتی ہین کہ اگر ضرر نکری تو سوار ہووی اور حنفیہ کہتی ہین کہ اگر ضرورت پڑی تو سوار ہووی اور نہین تو نہین پس جن روایتون مین کہ مطلق امر سوار ہونیکا آیا ہی وہ محمول ہی ضرورت پر ۞ ح ۞ ع ۞ وعن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ عشر بدنۃ مع رجل فامرہ فیہا فقال یا رسول اللہ کیف اصنع بما ابدع علی منہا قال انحرہا ثم اصبغ نعلیہا فی دمہا ثم اجعلہا علی صفحتہا

Marfat.com

وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بھیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اونٹ ساتہ ایک شخص کی یعنی ناجیہ اسلمی کی مکہ کو اور امیر کیا اوسکو اونمین یعنی نگہبانی کرتا ہوا لیجاوی اور مکہ مین پہونچکر ذبح کری پس کہا اوسنی یا رسول اللہ کیا کرون مین اوس اونٹ کو کہ نہ چل سکی اونمین سی یعنی بسبب تہک جانی کی یا دبلاپی کی قریب المرگ ہو فرمایا ذبح کر اوسکو پہر رنگ دی دونون پاپوشین اوسکی خون اوسکی مین یعنی وہ پاپوشین کہ گلی مین ڈالین تہین بطریق ہار کی پہر چھاپ دی تو اون پاپوشونسی اور پر کنار ی کو ہان اوسکی اور نہ کہا اوسمین سی تو اور نہ کوئی رفیقون تیری سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** چھاپہ دینی کو اسلیی فرمایا کہ تا جانین راہ چلنی والی کہ ہدی ہی پس کہاوین اوسمین سی فقیر نہ اغنیا کہ کہانا اوسکا اغنیا پر حرام ہی اور نہ کہا تو اوسمین سی الخ برابر ہی کہ فقیر ہو یا غنی ہو انکو مطلق منع اسلیی کیا کہ کہین بہانہ ماندگی کا کر کی اپنی کہانی کی لیی ذبح نہ کرڈالین اور اگر کوئی کہی کہ جب کہاویگا اوسکو کوئی قافلہ مین سی تو یون ہین ضائع ہوگا جواب یہ کہ جنگل کی رہنی والی انکی بہی منتفع ہونگی اور کبہی اوقافلہ والے کہ بعد اونکی آتی ہین وہ فائدہ اوٹہاتی ہین اوس سی ✦ ع ✦ راستی مین جو ہدی ہلاک ہونی لگی اور اوسکو ذبح کری اوسکا تو یہ حکم ہی جو مذکور ہوا کہ اوسکا کہانا اغنیا کو اور قافلہ والونکو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہی چنانچہ وہ ملتقی الابحر اور درمختار مین مذکور ہی کہ ہدی واجب جو ہلاک ہونی لگی یا عیب دار فاحش ہو تو اور ہدی قائم مقام اوسکی کری اور اوسکو جو چاہی سو کری اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونی لگی تو ذبح کری اوسکو اور جو تی اوسکی خون مین رنگ کر اوسکی گردن پر چھاپہ دی اور نہ کہاوی اوس سی وہ اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جا کر ذبح ہو اوسکا حکم اسی فصل کی اخیر حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی کہ ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی مین سی کہانا مستحب ہی اور سوای انکی نہین درست اور شارحین کو اس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہی کہ لکہا ہی کہ یہ حکم اوس ہدی کا ہی کہ واجب کیا ہو اوسکو اپنی پر یعنی ہدی نذر اور جبکہ ہو نفل تو کہانا اوسکا درست ہی انتہی پس اونہون نی راستی کی ہدی کو وہانکی ہدی پر قیاس کر کی یہ لکہا ہی اور یہ ہی خلاف متون کی واللہ اعلم ✦ مولانا ✦ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نحر کیا ہمنی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سال حدیبیہ کی اونٹ سات کیطرف سی اور گائین سات کیطرف سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی واسطی امام اعظم رح اور اکثر اہل علم کی کہ جائز ہی شریک ہونا سات کا اونٹ مین اور گائی مین جبکہ سبکو قربت یعنی ثواب منظور ہو خواہ قربت ایکطرح کی ہو جیسی ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسری کو بہی ہدی یا قربت مختلف ہو جیسی کہ بعضی ہدی کا ارادہ کرین اور بعضی قربانی کا اور امام شافعی رح کی نزدیک اگر بعضی ارادہ کرین قربت کا اور بعضی گوشت کا تو بہی جائز ہی اور امام مالک رح کی نزدیک نہین جائز ہی شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہی بالاجماع ✦ طیبی ✦ ع ✦ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهٗ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ وہ آئی ایک شخص کی پاس کہ بٹہایا تہا اونٹ اپنا درحالیکہ نحر کرتا تہا اوسکو کہا ابن عمر نی کہ کہڑا کر تو اوسکو اور پانون باندہ یعنی بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نحر کہتی ہین نیزہ مارنی کو اونٹ کی سینہ مین اور ذبح کہتی ہین چھری سی گائین وغیرہ کی گلا کاٹنی کو پس نحر اونٹ مین سنت ہی اور ذبح گائین بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہ ہی کہ اونٹ کو کہڑا کر کی بایان زانو سی باندہی اور اوسکی سینہ پر نیزہ ماری تا خون جاری ہو اور وہ گر پڑی اور ابن ہمام نی لکہا ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ کہڑا کر کی نحر کرنا افضل ہی اور اگر کہڑا نہ کر سکی تو بٹہا کر کرنا افضل ہی لٹا کر کرنی سی اور گائین بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر پانون کہلی ذبح کری ✦ ح ع ✦ **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ خبر گیری کرون مین

Marfat.com

کو اونٹوں کی اور یہہ کہ تصدق کردون مین اونکے گوشت اور پوست اور جھولین اور یہہ کہ نہ دونمین قصاب کو اونمین سے یعنی مزدوری اونکی اونمین سے
دون فرمایا حضرت نے ہم اوسکو دیگو یعنی مزدوری اوسکی اپنے پاس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ف مراد اونٹونسے وہ اونٹ ہین کہ حضرت بطریق ہدی
کرلے گئے تھے مکہ مین پھر حجۃ الوداع کو اور وہ سب سو تھے جیسیکہ اوپر گذرا اور جھول اور جہار اور کہال وغیرہ ہدی کی بعد دیدی قصاب کو اوسکی مزدوری مین
ندی اور احساناً دیدی تو جائز ہے بالاجماع اور کہال کو بیچکر قیمت اوسکی اگر للہ دیدی تو بھی جائز ہے اور ہدی کی دودھ نہ دوہے بلکہ اوسکی چھاتی پر ٹھنڈا
پانی چھڑک دے تا وہ دودھ منقطع ہوجاوے اور اگر دوہے تو للہ دیدے ع ملتقی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَاكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ
فَرَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا
تھے ہم نہ کھاتے گوشت قربانی اپنی کا زیادہ تین دن سے پھر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کھاؤ اور توشہ کرلو یعنی بعد تین دن
کے بھی پس کھایا ہمنے اور توشہ کیا ہمنے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ابتداء اسلام مین لوگونکو احتیاج گوشت کی بہت تھی حضرت نے حکم فرمادیا تھا
کہ گوشت قربانی کا بعد تین دن کے جمع نکرکھا کرو کھانیکو للہ دیدیا کرو بعد ازان کہ احتیاج نرہے اور قربانی کرنی سبکو میسر ہوئی اجازت فرمادی
کہ اگر بعد تین دنکے بھی جمع کرو مضائقہ نہین اور کہانیکی نے کہ مستحب ہے کھانا ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی مین سے اور نہین جائز ہے سوائے انکے
جو بعد مین ہے کھانا اسلیے کہ وہ کفارات ہین ح ع الفصل الثانی فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي هَدَايَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِاَبِي جَهْلٍ فِي رَاْسِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ
وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ ذَهَبٍ يَغِيظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیگئے سال حدیبیہ کے
مین بیچ ہدایا اپنی کے اونٹ کہ تھا ابوجہل کا اوسکی ناک مین ایک نتھنی تھی چاندی کی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سونے کی تھی غصہ مین ڈالتے تھے
بسبب اوسکے مشرکونکو نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھٹے سال ہجری مین عمرہ کو تشریف لیچلے تھے کہ مشرکون نے حدیبیہ مین روکا
اور مکہ مین نہ آنے دیا چنانچہ یہہ قصہ مشہور ہے پس اس سفر مین جو حضرت اونٹ اپنی ہدی کی لیگئے ذبح کرنیکے لیے اونمین ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا کہ بدر کی
لڑائی مین غنیمت مین آیا تھا اوسکو حضرت اسلیے لیگئے تا مشرک دیکھکر غمگین ہون اور جلین کہ مسلمانونکے ہاتھ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ
غمگین کرنا اور غصہ مین ڈالنا کافرونکو مستحب ہے ع ح وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ
مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُونَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ الْاَسْلَمِيِّ اور روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کسطرح کرون مین ساتھ اوس
کے جو کہ قریب ہے کہ پہونچے جانورون ہدی کیمین سے فرمایا کہ ذبح کرڈال اوسکو پھر رنگ پاپوش اوسکی اوسکے خون مین یعنی جو کہ اوسکی ہار مین ہے اوسکو
غلاف مین رنگکے اوسکی گردن پر چھاپا لگا پھر چھوڑدے درمیان لوگونکے اور درمیان ہدی کے یعنی منع نکر فقراکو اوسکے کھانے سے پس کھاوین
وہ اوس سے نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے ف کہا ہے وہ اوس سے یعنی فقرا
کاہل ہونکے جیسا کہ پہلی فصل مین بیان اسکا مفصل ہوچکا ہے اور ناجیہ اسلمی سے ظاہر یہہ ہے کہ اختلاف نسبت مین ہے اور ذات ایک ہے
یعنی کہ ناجیہ صحابہ مین ایک ہے پس بعضون نے اسلمی کہا اور بعضون نے خزاعی اور یہہ دونون نام اوسکے قبیلہ کے ہین ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ
الثَّانِي قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَءُ

قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے
عبداللہ بن قرط سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ بہت بڑا دن دنون مین نزدیک اللہ کے دن نحر کا ہے پھر دن قر کا کہا ثور نے کہ راوی حدیث کا ہے
اور وہ دن دوسرا ہے یعنی گیارھوین تاریخ کہا راوی نے اور نزدیک کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پانچ یا چھ پس شروع کیا اونٹون نے کہ نزدیک ہوتے
طرف حضرت کے تاکسکو اونمین سے پہلے ذبح کرین کہا راوی نے پس جب گرین کروٹین جانورون کی زمین پر کہا راوی نے پس بولے حضرت بولنا آہستہ کہ
نہ سمجھا مین اوسکو پھر کہا مینے یعنی اوس شخص کو کہ پاس تھا میرے کہ کیا فرمایا حضرت نے کہا اوسنے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے کاٹ کر لیجاوے یعنی اس دن سے نقل کی
یہہ ابوداؤد نے **وَذَكَرَ** حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِي بَابِ الْأُضْحِيَّةِ اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابن عباس اور جابر کی باب الاضحیہ مین **ف**
بہت بڑا دن الخ کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہے کہ جملہ بزرگ ایام سے دن نحر کا ہے اسلیے کہ عشرہ افضل ہے اپنے سوا سے انتہی مراد عشرہ رمضان کا ہے یا عشرہ ذیحجہ
کا ہے پھر بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ افضل ایام عشرہ ذیحجہ کا ہے اور بعضی سے معلوم ہوتا ہے کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہے انمین تطبیق
یون دیجاوے کہ حدیثون عشرہ ذیحجہ کو مقید کرین بساتھہ اشہر حرم کے یعنی اشہر حرم مین عشرہ ذیحجہ کا افضل ہے پس حاصل یہہ کہ عشرہ ذیحجہ کا حرام
مہینون مین افضل ہے اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہے اور نہین بعید ہے یہہ کہ کہا جاوے کہ افضلیت مختلف ہے باعتبار حیثیت کے یعنی
رمضان مین روزے رکھے جاتے ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہے اور عشرہ اخیر مین اعتکاف ہوتا ہے اس جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا
افضل ہے اور عشرہ ذیحجہ مین افعال حج کے اور قربانی ہوتی ہے اس جہت سے وہ افضل ہے اور پھر دن قر کا عید کے دوسرے دن کا یہہ نام اسلیے ہوا کہ لوگ
قرار و آرام پکڑتے ہین اوسدن منا مین بعد رمی اوٹھانیکے اذای مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ عرفہ افضل ایام ہے پس یہان بھی یہی مراد ہے
کہ جملہ افضل ایام سے دن قر کا ہے اور تاکسکو اون مین پہلے ذبح کرین یعنی واسطے حاصل کرنے برکت دست مبارک حضرت کی ہر ایک منتظر اسکا تھا کہ
مجھ پہلے ذبح کرین اور یہہ معجزہ تھا حضرت کا ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَفْعَلُ
كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کرے تم مین سے پس نہ صبح کرے پیچھے تیسرے دن کے اسحال مین کہ اوسکے گھر
مین ہو کچھہ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نے ای رسول خدا کے کرین ہم جیسا کیا تھا ہمنے سال گذرے ہوے مین یعنی نہ رکھین گوشت
قربانی بعد تین دن کے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیے کہ تحقیق اوس سال مین لوگون پر تھی محنت و مشقت و محتاجگی پس چاہا مینے یعنی
ساتھہ منع کرنیکے جمع کرنے سے یہہ کہ مدد کرو تم اونکی یعنی اب حاجت نرہی نہی بھی نرہی اگر کہو گے اجازت ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ایک سال قحط شدید ہوا تھا مدینہ مین کہ تمام مدینہ بھر گیا تھا باہر کے رہنے والون سے اوس سال حضرت نے فرمایا تھا کہ جتنا گوشت لوگون پاس ہو تقسیم کرین جمع
نکر رکھین سال آیندہ مین جب حاجت نرہے تو اجازت دیدی رکھنے کی ع **وَعَنْ** نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ فَجَاءَ اللهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا أَلَا وَإِنَّ
هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے نبیشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
تھے ہم منع کرتے تمکو گوشت قربانی یا ہدی کیسے یہہ کہ کھاؤ تم اوسکو زیادہ تین دن سے تاکہ وسعت ہو تمکو یعنی تمہارے فقرا کو بھی پہونچے لایا اللہ تعالیٰ
وسعت پس کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتھہ تصدق کرنیکے خبردار ہو اور تحقیق یہہ دن یعنی منا کے کہ چار دن ہین دن مین

Marfat.com

اسلئے امر پیر کہ یعنی پس سر منڈانا حرام ہی انمین اور یاد کرنا خدا کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی یہہ ان بہت یاد کرنے خدا کے ہین موجب قبول اللہ تعالی کی فلذا
خیرتم منا سنکم فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا ۱۲ **باب الحلق** باب ہی پیم بیان سر منڈانیکا **ف** اسباب مین سر منڈانیکا ذکر ہی اور بال
کترانیکا بھی اور مولف نے اکتفا کیا ہی ساتھہ بیان کرنے افضل کی کہ احرام سی نکلے تو سر منڈانا افضل ہی بال کتروانی سی اور تفصیل اسکی آگے ذکر ہوگی انشاء اللہ
تعالی اور ثابت نہین ہوا ہے منڈانا سر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سوای حج اور عمرے کی ۱۲ **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنِ** ابن
عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَہٗ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ وَقَصَّرَ بَعْضُھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع مین اور بعضے لوگون نے بھی منڈایا صحابیون مین سے اور کتروائی بال بعضے
صحابیون نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** بعضون نے واسطے متابعت حضرت کی اور حاصل کرنے فضیلت کے سر منڈایا اور بعضون نے عمل جواز پر کیا کہ
بال کتروائے اور صحیحین وغیرہما مین آیا ہی کہ حضرت نے عمرۃ القضا مین بال کتروائے پس دونون چیزین حضرت سی ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ۱۲
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِیْ مُعَاوِیَۃُ اِنِّیْ قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَۃِ بِمِشْقَصٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہا واسطے میرے معاویہ نے کہ تحقیق مینے کتری بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک مروہ کے ساتھہ پیکان تیر کی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** اور بعضون نے کہا کہ مشقص بڑی چھری کو کہتے ہین اور یہہ معنی مناسب تر اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال
نہین کتروائے اپنے حج مین بلکہ سر منڈایا تھا پس یہہ بال کتروانے معاویہ نے روایت کی عمرے مین تھے چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ کہنا کہ نزدیک مروہ کے اسلیے
کہ اگر حج مین ہوتا تو کہتے منا مین ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ
قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت
ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع مین یا الہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانے والے
لیے بھی دعاء رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ فرمایا یا الہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانے والے
بالون کے لیے بھی دعاء رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ کہا حضرت نے اور کتروانے والون پر بھی رحم کر نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے **ف** اس سے افضلیت سر منڈانے کی معلوم ہوئی کہ حضرت نے کئی بار سر منڈانیوالے کے لیے دعا کی اور کتروانیوالون کے
لیے کئی بار کی بعد ۱۲ **وَعَنْ** یَحْیٰی بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ جَدَّتِہٖ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِیْنَ
ثَلٰثًا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی یحیی بن حصین سی کہ نقل کی اپنی دادی سے کہ کنیت اوسکی ام الحصین ہے یہہ کہ اوسنے سنا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطے منڈانیوالون کی تین بار اور واسطے کتروانیوالون کی ایک بار یعنی اخیر کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
صحیحین کی روایت کہ اسکے اوپر مذکور ہوئی اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے دو بار سر منڈانیوالون کے لیے دعا کی اور تیسری بار مین کتروانیوالون کے
لیے اور صحیحین ہی کی ایک اور روایت مین آیا ہی کہ چوتھی بار مین حضرت نے دعا کی کتروانیوالون کے لیے اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانیوالون
کے لیے دعا کی اور ایکبار کتروانیوالون کے لیے خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کر لیا خواہ چوتھی بار مین علیحدہ انکے لیے دعا کی وجہ تطبیق کی انمین یہہ ہے کہ یہہ دعا کئی
مجلسون مین کی ہو کسی مین دو بار سر منڈانیوالون کے لیے اور تیسری بار کتروانیوالون کے لیے اور کسی مجلس مین تین بار سر منڈانیوالون کے لیے اور چوتھی بار کتروانیوالون کے
لیے یا یہہ کہ جس راوی نے جو سنا اور تحقیق ہوا اوسکے نزدیک روایت کیا ۱۲ مولانا **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی مِنًی فَاَتَی
الْجَمْرَۃَ فَرَمَاھَا ثُمَّ اَتٰی مَنْزِلَہٗ بِمِنًی وَنَحَرَ نُسُکَہٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّہُ الْاَیْمَنَ فَحَلَقَہٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا

طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیَّ فَاَعْطَاهُ اِیَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَیْسَرَ فَقَالَ اَحْلِقْ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اَقْسِمْهُ بَیْنَ النَّاسِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے منا مین پہر آئے جمرۃ العقبہ کی پاس پس پاوین کنکریان اوسکو پہر آئے اپنے مکان مین کہ منا مین تہا
اور ذبح کی ہدی اپنی پہر بلایا سر مونڈنیوالی کو کہ نام اوسکا معمر بن عبداللہ تہا اور آگے کو سر مونڈنیوالی کی داہنی طرف اپنے سر کی پس مونڈا اسر حضرتؐ کا پہر بلایا حضرتؐ نے
ابوطلحہ انصاریکو اور دیی بال منڈی ہوی اونکو پہر آگے کی باین طرف سر کی اور فرمایا مونڈ پس مونڈا اسر پس دیی بال منڈی ہوی ابوطلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر بالونکو
درمیان لوگونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** اس سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ابتدا کرنی سر منڈانی مین سنت ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ داہنی طرف منڈانی
کی معتبر اور بعضونے کہا کہ داہنی طرف مونڈنیوالیکی معتبر ہی ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَیَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ بِطِیْبٍ فِیْهِ مِسْكٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہتی ہین خوشبو لگاتی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے احرام باندہنے کی یعنی احرام حج کا باندہتے یا عمرہ کا یا دونونکا اور ن نحر کی پہلی طواف کرنی خانہ کعبہ کے یعنی بعد سر منڈانی اور
کپڑے پہننے کی ساتہہ خوشبوئی کی کہ اوسمین ہوتا مشک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** لکہا ہی علما نے کہ اولی ہی خوشبوئی احرام کی مشک گلاب ہی اور دن نحر کی
احرام سے نکل آتے ہین اوسسے چیزین حلال ہوجاتی ہین سوای عورت کی اور بعد طواف کی عورت بہی حلال ہوجاتی ہی یعنی جماع کرنا اوس سے ح **وعن**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّی الظُّهْرَ بِمِنًی رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکہ مین دن نحر کی یعنی بعد رمی اور ذبح کرنی کے اور طواف فرض کیا وقت چاشت کی پہر پہری یعنی اوسی روز اور نماز
پڑہی ظہر کی منا مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** باب حجۃ الوداع مین جابر سے حدیث گذری اوس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے نماز ظہر کی مکہ مین پڑہی اور اس سے
معلوم ہوا کہ منا مین پڑہی وجہ تطبیق کی جابر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کی گئی ہی جو چاہی وہانسے دیکہہ لے **الفصل الثانی** فصل دوسری
عن عَلِیٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی حضرت علی
اور حضرت عائشہؓ سے کہ کہا دونون نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ منڈاوی عورت سر اپنا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی جب
احرام سے نکلے تو سر نہ منڈاوی یا مطلق مراد ہی اسلیے کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہی مانند ڈاڑہی منڈانیکے مرد کو مگر بضرورت جائز ہی عورت کو سر منڈانا ع
وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَی النِّسَاءِ التَّقْصِیْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی عورتون پر سر منڈانا سوای اسکے نہین کہ
عورتون پر ہی کتروانا نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** یعنی عورتین احرام سے نکلین تو اونپر سر منڈانا واجب نہین بلکہ حرام ہی اور واجب
ہی اونپر کتروانا بالونکا بخلاف مردونکے کہ واجب ہی اونپر ایک امین سے اور سر منڈانا افضل ہی پہر ہمارے نزدیک کتروانی مین جو واجب ہی کہ بقدر ایک
انگشت کی سری چوتہائی سر کی بالونکو کتروا وے اور تمام سر کو کتروانی مستحب ہین اور منڈانی مین چوتہائی سر کا منڈوانا واجب ہی اور ہمارے سر کا افضل مذہب تو یہہ ہی اور اختیار
کیا ہی ابن ہمام نے جو کہ اختیار کیا ہی امام مالک نے کہ واجب ہی منڈوانا اور کتروانا سارے سر کا اور دعوی کیا ہی کہ صواب یہی ہی ع در مختار وهذا الباب خالٍ
عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ اور یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سے **باب** باب ہی بیان متعلقات پہلا باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ یَسْاَلُوْنَهٗ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ
فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ اِرْمِ وَلَا
حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ

Marfat.com

اتاہ رجل فقال حلقت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج واتاہ اخر فقال افضت الی البیت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیرے حجۃ الوداع مین بیچ منا کے واسطے لوگون کے کہ پوچہتے تہے مسائل حضرت
سی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تہا مین پس منڈوایا مینے سر اپنا پہلے ذبح کرنیکے پس فرمایا کہ ذبح کر اب اور نہین گناہ پہر آیا ایک اور شخص اور کہا
کہ نہین جانتا تہا مین پس نحر کی مینے پہلے کنکریون مارنیکے منارہ پر فرمایا اب پہینک کنکریان اور نہین گناہ پس نہین پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سی کہ
مقدم ہوئی یا موخر ہوئی مگر کہ فرمایا کر اور نہین گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یہہ ہی کہ آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور
کہا کہ سر منڈایا مینے پہلے پہینکنے کنکریون کے فرمایا پہینک نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا مینے خانہ کعبہ کا پہلے پہینکنے کنکریون کے
فرمایا اب کنکریان پہینک لے اور نہین گناہ **ف** دن نحر کے چار چیزون اس ترتیب سی کرنی چاہیین کہ پہلے منا مین پہنچکر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منارہ کا
ہی سات کنکریان ماری پہر جانور کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ذبح کری پہر سر منڈاوی پہر مکہ مین جاکر طواف کری خانہ کعبہ کا اس ترتیب سی کرنا ان چیزون کا
سنت ہی اکثرونکی نزدیک کی موجب اسحدیث کی اور امام شافعی اور امام احمد بہی انہین مین ہین پس نہین آنا دم یعنی جانور ذبح کرنا انکی نزدیک اگر کوئی
چیز آگے پیچہی ہو جاوی اور کہا ایک جماعت نے کہ یہہ ترتیب واجب ہی اور امام اعظم اور امام مالک ان مین ہین وہ کہتے ہین کہ مراد نہونی حرج سی نہونا گناہ کا ہر
بسبب جہل و نسیان کی لیکن دم واجب ہی یعنی انمین سی کوئی چیز آگے پیچہی ہو جاوی تو ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کری اور طیبی نے کہا کہ روایت کی ابن
عباس رض نے مثل اسحدیث کی اور واجب کیا دم پس اگر وہ یہہ معنی نہ سمجہتے تو کیون دم واجب کرتے واللہ اعلم ح **وعن** ابن عباس قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسئل یوم النحر بمنی فیقول لا حرج فسالہ رجل فقال رمیت بعد ما امسیت فقال لا حرج
رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی جاتی دن نحر کی منا مین فرماتی نہین گناہ پس پوچہا آپ سی ایک شخص نے
کہا کہ کنکریان پہینکین مینے بیچ شام ہونیکی پس فرمایا نہین گناہ نقل کی یہہ بخاری نے **ف** نزدیک اور امامونکی اگر دن نحر کی تاخیر کری کنکریان پہینکنی مین
غروب تک تو لازم ہوتا ہی دم اور مراد پیچہی شام سی اونکی نزدیک بعد عصر ہی اور بیچ مذہب ہماری کی اس مین تفصیل ہی کہ کنکریان پہینکنی کی لیے ما بعد طلوع
فجر کا دن نحر کی وقت جواز کا ہی ساتہہ اساءۃ کی یعنی جائز ہی لیکن برا اور ما بعد طلوع آفتاب کا زوال تک وقت مسنون ہی اور ما بعد زوال کا غروب
تک وقت جواز کا ہی بغیر اساءۃ کی اور رات وقت جواز ہی ساتہہ اساءۃ کے آور اساءۃ اس صورت مین ہی کہ بلا عذر رات تک تاخیر کری پس اگر
چرواہی اور مانند انکی رات کو کنکریان پہینکین تو اونکی حق مین اساءۃ نہین چنانچہ اس حدیث مین جو فرمایا کہ نہین گناہ تو وہ شخص چرواہا یا مانند اوسکی ہوگا او سکو
فرمایا کہ گناہ نہین اسلیے کہ معذور تہا اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر تاخیر کری رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کری اور اوسپر دم لازم آتا ہی ابو حنیفہ کی نزدیک بخلاف
صاحبین کی پہر وقت مسنون بیچ دونون کی کہ بعد دن نحر کی ہین بعد زوال سی غروب ہونی آفتاب تک ہی اور ما بعد غروب سی طلوع ہونی فجر تک وقت مکروہ ہی
اور جب طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کی اور صاحبین کی نزدیک باقی ہی اور وقت قضا کا باقی ہی اتفاقا اور جب غروب ہو گیا آفتاب
چوتہی دن کا یعنی تیرہوین کا تو فوت ہوتا ہی وقت ادا اور قضا کا سبکی نزدیک ح **ع الفصل الثانی** فصل دوسری **عن علی** قال اتاہ
رجل فقال یا رسول اللہ انی افضت قبل ان احلق قال احلق او قصر ولا حرج وجاء اخر فقال ذبحت قبل ان ارمی قال
ارم ولا حرج رواہ الترمذی روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق
مینے طواف افاضہ یعنی طواف فرض کیا پہلے سر منڈانیکی فرمایا اوسکو اب سر منڈا لے یا کتروا لے اور نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا مینے پہلے
پہینکنے کنکریونکو فرمایا پہینک کنکریان اور نہین گناہ نقل کی یہہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اسامۃ بن شریک

Marfat.com

قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرَجَ وَهَلَكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی اسامہ بن شریک سی کہ کہا تھا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حج کرنیکو پس تھے لوگ آتی حضرت کی پاس بعضا کہنے والا کہتا یا رسول اللہ پہلے میں صفا مروی مین پہلے طواف کرنیکی یا پیچھے کرنیکو ایک چیز یا پہلے کرنیکو ایک چیز یعنی بیچ افعال ایام منا کی پس تھے حضرت فرماتی نہین کچھ گناہ لیکن گناہ اوس شخص پر ہی کہ آبروریزی کریی مسلمان کی اسحال مین کہ وہ شخص ہی ظالم پس یہہ شخص ہی گنہگار اور ہلاک ہوا نقل کی یہہ ابوداؤد نے پھر بیچ صفا مروہ مین یعنی حج کی یہہ پیچھے احرام کی اور طواف قدوم کی اگر آفاقی تھا یا پیچھے طواف نفل کی اگر مکی تھا پہلے طواف کرے یعنی طواف افاضہ کرے اور اخیر حدیث کا مطلب یہہ ہی کہ بیچ تقدیم و تاخیر افعال منا کی بسبب نادانستگی کی گناہ نہین ہے گناہ اوسپر ہی کہ ازراہ ظلم کی ناحق کسیکی آبروریزی کریی یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ کریی اوس سے وہ نکل گیا کہ دین کی لیے کسیکی آبروریزی کریی وہ گنہگار نہین ع

باب خطبة یوم النحر ورمی ایام التشریق والتودیع

باب ہے بیچ بیان خطبہ کرنے دن نحر کی اور پھینکنے کنکریون کی تشریق کی دنون مین کہ وہ تین دن ہین بعد روز نحر کی اور بیچ بیان طواف رخصت کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَیُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کی فرمایا تحقیق زمانہ یعنی برس پھر گیا ہی مانند وضع اپنی کی کہ تھا بیچ دن پیدا کرنے اللہ تعالیٰ کی آسمان و زمین کو یعنی برس بارہ مہینے کا ہوگیا اونمین سے چار مہینے باحرمت ہین تین پے در پے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ رجب درمیان جمادی اور شعبان کی ہی اور فرمایا حضرت نے کونسا مہینہ ہی یہہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ نام رکھینگے اوسکا ساتھہ غیر نام اوسکیکی پھر فرمایا کیا نہین ہے ذیحجہ کہا ہمنے ذیحجہ مقرر ہی فرمایا کونسی بستی ہی یہہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اوسکا ساتھہ غیر نام اوسکیکی فرمایا کیا نہین ہے بلدہ کہ نام مکہ کا ہی عرض کیا ہمنے مقرر ہی بلدہ فرمایا کونسا دن ہی یہہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اوسکا ساتھہ غیر نام اوسکی کے فرمایا کیا نہین ہے دن نحر کا عرض کیا ہمنے کہ ہان مقرر ہی فرمایا پس تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروین تمہاری تمپر حرام ہین مانند حرام ہونے اسدن تمہارے کی بیچ اس بستی کے تمہاری کی بیچ اس مہینے تمہارے کی بیچ اس برس تمہارے کی اور البتہ ملوگے پروردگار اپنی سے پس پوچھیگا تمسے عملون تمہاری سی خبردار ہو پس نہ پھر جانا میری وفات کے پیچھے گمراہ ہو کر کہ مارے بعض تمہارے گردن بعض کی خبردار ہوا یا پہونچا دیا میں یعنی احکام الٰہی کو عرض کیا ہمنے کہ ہان پہونچا دیا کہا حضرت نے یا الٰہی تو گواہ رہ یعنی انکو اقرار پر تا روز قیامت کہ منکر نہون پس چاہیے کہ پہونچاوے حاضر غائب کو پس بعضے پہونچائی گئی زیادہ یاد رکھتی ہین سنوا سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** خطبہ فرمایا آنحضرت

نزدیک سائیسہ کے خطبہ ہیم اول ایام نحر کے اور ہمارے نزدیک دوسرے دن نحر کے چنانچہ حدیثون صحیحہ مین قید دوسرے دن کی آئی ہے وہ موید ہین ہمارے مذہب کی پس یہہ خطبہ مذکورہ نصیحت کا ہوگا اور خطبہ معروفہ دوسرے دن نحر کے واللہ اعلم اور پیدا کیا آسمان و زمین یعنی بارہ مہینے کا برس ہوگیا جیسا کہ ابتدای پیدائش مین تھا جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ آخر آیت تک یعنی کلام کی یہہ ہین کہ عرب نے ایام جاہلیت مین تغیر کر دیا تھا اسکو ایک برس بارہ مہینے کا مقرر کیا تھا اور ایک برس تیرہ مہینے کا پس تاخیر کرتے تھے حج کو ہر دو برس مین ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کو کہ بعد اسکے ہوتا پس تبدیل ہوتی مہینے اسکے اور حلال ٹھہراتے مہینون حرام کو اور حرام ٹھہراتے غیر انکو یعنی پہلے مہینون حرام مین لڑتے نہ تھے اور بہت تعظیم کرتے تھے انکی اور اس حساب سے حرام مہینونکو حلال کر ڈالا تھا یعنی اگرچہ واقع مین مثلاً محرم ہوتا اوسکو وہ اپنی حساب سے محرم نہ جانتے اور لڑتے اور ان مہینون کی غیر کو حرام ٹھہراتے اپنے حساب سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ الآیۃ پس باطل کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکو اور مقرر کیا اوسکو اصل ہیات پر پس حسن سمس مین کہ حجۃ الوداع کیا حضرت نے اوسی سن مین ذیحجہ اپنی جگہ پر تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَیْئَتِهٖ یعنی حکم کیا اللہ تعالیٰ نے یہہ کہ ہو ذیحجہ اسوقت مین پس یاد رکھو اسکو اور کیا کرو حج اسوقت مین اور نہ تبدیل کیا کرو ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کو اور کہا بیضاوی نے کہ تھے عرب جب آتا مہینا حرام اور انکو اوسمین لڑنا منظور ہوتا حلال ٹھہرا لیتے اور ٹھہراتے جگہہ اوسکو اور مہینا یہانتک کہ ترک کر دی تھی خصوصیت مہینون کی اور اعتبار کیا تھا نزا عدد انتہی پس گویا کہ تھے عرب مختلف تاخیر مین واللہ اعلم اور السنۃ اثنا عشر شہرا جملہ مستانفہ ہے یعنی علیحدہ ہے مبین واسطے جملہ پہلے کے اور چار مہینے باحرمت ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ کہا جمہور نے کہ حرمت قتال کی ان مین منسوخ ہے اور تاویل کیا ہے اونہون نے ظلم کو ساتھہ ارتکاب معاصی کے انمین یعنی گناہ مکروہ اونمین کہ بہت برا ہے مانند گناہ کرنیکے حرم مین اور حالت احرام مین اور موید ہے قول جمہور کا یہہ کہ حضرت نے گھیرا طائف کو اور غزوہ کیا ہوازن سے حنین مین پہنچ شوال اور ذیقعدہ کے اور بعضون نے کہا حرمت انکی اب بھی باقی ہے اور مضر نام قبیلہ کا ہے عرب مین وہ رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے اسلیے رجب انکی طرف نسبت کیا گیا کہ رجب مضر اور حضرت نے مہینے وغیرہ کو اس لیے پوچھا کہ لوگون کے نفسون مین حرمت مہینہ کی اور شہر کی اور دنکی قرار پکڑے تاکہ بنا کرین اوسپر جو کہ منظور تھا بیان کرنا پھر لوگون نے جو کہا جواب مین کہ اللہ و رسول اوسکا خوب جانتا ہے از راہ ادب کے کہا اور تاکہ معلوم کرین کہ غرض اس سوال سے کیا ہے اور ایک روایت مین کفار آیا ہے بدلے ضلالا کے یعنی مشابہ کافرون کے نہو جاؤ اعمال مین کہ بعض بعض کو قتل کرنے لگے ع **وَعَنْ** وَبَرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتٰی اَرْمِی الْجِمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰی اِمَامُكَ فَارْمِهٖ فَاَعَدْتُ عَلَیْهِ الْمَسْئَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَیَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَیْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے وبرہ سے کہا پوچھا مینے ابن عمر سے کہ کسوقت پھینکون مین کنکریان منار پر یعنی گیارہوین بارہوین ذیحجہ کو فرمایا جسوقت پھینکے امام تو پس پھینک یعنی پیروی کر امی مین اوسکی کہ بہ نسبت تیرے زیادہ جانتا ہو وقت رمی کو پس پھر عرض کیا مینے اونپر مسئلہ یعنی چاہی مینے تحقیق وقت رمی کی پس فرمایا کہ تھے ہم انتظار کرتے یعنی وقت رمی کا پس جسوقت ڈھلتے دوپہر رمی کرتے ہم یعنی پھینکتے کنکریان نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ** سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ یَرْمِی الْجَمْرَةَ الدُّنْیَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُكَبِّرُ عَلٰی اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ یَتَقَدَّمُ حَتّٰی یُسْهِلَ فَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِیْلًا وَیَدْعُوْ وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ ثُمَّ یَرْمِی الْوُسْطٰی بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰی بِحَصَاةٍ ثُمَّ یَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَیُسْهِلُ وَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ یَدْعُوْ وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ وَیَقُوْمُ طَوِیْلًا ثُمَّ یَرْمِیْ جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا یَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْلُ هٰكَذَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سالم سے کہ نقل کی ابن عمر سے کہ وہ پھینکتے نزدیک کو منار کے پہلے سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے پیچھے ہر کنکر یکے پھر آگے بڑھتے یہانتک کہ آتی زمین نرم پر پھر کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے دیر تک یعنی بقدر پڑھنے سو بقرہ کے اور دعا مانگتے اور اوٹھاتے دونون ہاتھہ اپنے پھر پھینکتے بیچ کو جمرہ پر سات کنکریان

اللہ اکبر کہتے جب پھینکتے کنکری پھر چلتے بائیں طرف یہانتک کہ آتے زمین نرم میں اور کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے پھر دعا مانگتے اور اوٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور کھڑے رہتے دیر تک پھر پھینکتے منارے عقبہ پر نالیکے اندر سے سات کنکریان اللہ اکبر کہتے ہر کنکری کے اور نہ ٹھہرتے نزدیک اوسکے پھر پھرتے اور کہتے اسطرح سے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتے تھے اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ترتیب کو رہے رمی کرنی ہمارے نزدیک سنت ہے لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہے کہ اسکو ترک نکرے اسلیے کہ واجب ہے امام شافعی وغیرہ کے نزدیک پھر موالات یعنی پے در پے رمی کرنی سنت ہے اور امام مالک کے مذہب میں واجب ہے نالے کے اندر سے ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کنکریان پھینکے جمرۃ العقبہ پر اوپر کے جانب سے تو کافی ہے لیکن یہہ خلاف سنت ہے اور پہلے دو منارون کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا ثابت ہوا اور تیسرے کے پاس نہین حکمت اسکی کچھ معلوم نہین اگرچہ بعضون نے کچھ کچھ لکھا ہے ع **وعن** ابن عمر قال استاذن العباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی من اجل سقایتہ فلذن لہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا پروانگی مانگی عباس بیٹے عبد المطلب کے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو رہنے کے مکے میں راتون منا کے میں بسبب خدمت سبیل زمزم کے پس اذن دیا حضرت نے اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پانی زمزم کا پینا پیچھے طواف افاضہ کے مستحب ہے پس اوس زمانے میں کتنے ایک حوض بھرے رہتے تھے آب زمزم سے کہ کنوین پر اگر بسبب ازدحام کے کوئی نہ پی سکے تو اون حوضون میں سے پیوے اور اوسکے داروغہ عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کے تھے اور نائب انکے کبھی تھے وہ پلایا کرتے تھے پس جن راتون میں کہ منا میں رہتے ہین اون میں پروانگی چاہی حضرت عباس رض نے کہ حکم ہووے تو میں مکہ میں ہون واسطے خدمت پانی پلانیکے حضرت نے پروانگی دی اور راتکو منا میں رہنا راتون معلومہ میں واجب ہے جمہور علماء کے نزدیک اور سنت ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور ایک روایت شافعی اور احمد سے بھی یہی ہے اور معتبر رات کے رہنے میں اکثر رات ہے یعنی آدھی رات سے زیادہ اور ایسا ہی حکم اوس جگہ کا ہے کہ قیام رات کا وہان مستحب ہے مانند لیلۃ القدر وغیرہ کے کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہے اور جو کہ سنت کہتے ہین وہان رات کے رہنے کو دلیل اونکی یہی حدیث ہے کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرت اجازت دیتے رات کے رہنے کی مکے میں اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ جائز ہے اوسکو کہ مشغول ہو پانی پلانے میں مانند عباس رض کے اور اوسکو کہ اور عذر شدید رات کے رہنے کی مکے میں اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ جائز ہے اوسکو کہ مشغول ہو پانی پلانے میں مانند عباس رض کے اور اوسکو کہ اور عذر شدید ہو یہہ کہ ترک کرے رات کو رہنا منا میں منا کے شیون میں انتہی پس اشارہ کیا طرف اسکے کہ نہین جائز ہے ترک کرنا سنت کا مگر ساتھ عذر کے اور رہے دور ہوتی ہے اوس سے اسارۃ یعنی برائی ع **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء الی السقایۃ فاستسقی فقال العباس یا فضل اذہب الی امک فات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشراب من عندھا فقال اسقنی فقال یا رسول اللہ انھم یجعلون ایدیھم فیہ قال اسقنی فشرب منہ ثم اتی زمزم وھم یسقون ویعملون فیھا فقال اعملوا فانکم علی عمل صالح ثم قال لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع الحبل علی ھذہ واشار الی عاتقہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے طرف سبیل مکے کے پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباس رض نے اپنے بیٹے کو اے فضل جا تو اپنی ماں کے پاس اور لے آ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی اپنی ماں کے پاس سے یعنی پانی خاص کہ نہ مستعمل ہو پس فرمایا حضرت نے پلا مجکو یعنی اس میں سے پس کہا حضرت عباس رض نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتے ہین ہاتھ اپنے اس میں فرمایا پلا مجکو یعنی اسمیں سے پس پیا حضرت نے اوس پانی میں سے پھر آئے کو میں زمزم کے پاس اور لوگ یعنی اولاد عبد المطلب پانی پلاتے تھے لوگونکو اور محنت کرتے تھے پلانے میں پھر فرمایا کام کیے جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کے ہو پھر فرمایا اگر نہو تا خوف اسکا کہ غلبہ کیے جاؤ گے تم یعنی غالب آوینگے تمپر لوگ پانی کھینچنے میں بسبب اتباع سنت میری کے اور نہین کھینچنے دینگے تمکو پانی اور یہہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا البتہ اوتر تا میں یعنی اونٹنی پر سے کہ حضرت سوار تھے اوس پر میں بسبب اتباع سنت میری کے اور نہین کھینچنے دینگے تمکو پانی اور یہہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا البتہ اوتر تا میں یعنی اونٹنی پر سے کہ حضرت سوار تھے اوس پر تاکہ لوگ دیکھین اور احکام سیکھین یہانتک کہ رکتا میں تھے اسپر اور اشارہ کیا طرف مونڈھے اپنی کر نقل کی یہہ بخاری نے **ف** لوگ ڈالتے ہین ہاتھ اپنے الخ یعنی گمان یہہ ہے کہ اکثر لوگون کے ہاتھ ستھرے نہین ہوتے اور وہ اسمین ہاتھ ڈالتے ہین اس لیے آپ کو واسطے الگ کیے ہوئے پانی میں سے منگایا ہے حضرت نے فرمایا کہ

Marfat.com

کیا مضائقہ ہی اسی مین سی پلاؤ پیس پیا اوس سے اور موافق اسکی ہی وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے پینا بقیہ پانی وضو لوگون کی سی از راہ
تبرک کی اور منقول ہی انس سے بطریق مرفوع کی کہ تواضع سی ہی یہہ کہ پیوی آدمی جھوٹی بھائی اپنی کی سی اور حدیث سور المومن شفاء غیر معروف ہی اور اس روایت سی معلوم
ہوا کہ حضرت اونٹنی پر سے اوتری نہین پانی کھینچنے اوپر بیٹھی کی لیا اور ایک اور روایت مین عطاء سی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کر چکے تو کھینچا ڈول
یعنی زمزم سی نہ کھینچا ساتھہ اونکے کسینے پیس پیا پھر ڈالا پانی ڈول کا کوئین مین پس وجہ تطبیق کی انمین یہہ ہے کہ اوّل آنحضرت بھیڑ کو دیکھکر نہ اوتری ہونگے پھر دوبارہ تشریف
لائے تو چھیڑ دیکھکر پانی کھینچا اور پیا ہو ۱۲ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ
رَقْدَۃً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَکِبَ اِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ بِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑھی ظہر کی اور عصر کی
اور مغرب کی اور عشا کی پھر سوہی تھوڑا سا سونا محصب مین پھر سوار ہوے طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا اوسکا یعنی طواف الوداع نقل کی یہہ بخاری نے

ف محصب اصل مین اوس جگہہ کو کہتے ہین کہ جہان سنگریزے بہت ہون اور اب نام ایک جگہہ معین کا ہی متصل منا کی اور اوسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ
بھی کہتے ہین اسلیے اسمین کہا راوی نی کہ حضرت نے نماز پڑھی محصب مین اور دوسری حدیث مین کہا کہ نماز پڑھی ابطح مین اور اوترنا محصب مین بعد نکلنے کے
منا سی تہا تیرہین ذیحجہ کو ۱۲ ع **وَعَنْ** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ صَلَّی الظُّھْرَ یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ قَالَ بِمِنًی قَالَ فَاَیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اَفْعَلُ کَمَا
یَفْعَلُ اُمَرَاءُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد العزیز بن رفیع سی کہا پوچھا مینی انس بن مالک سی کہا مینی خبر دی مجکو ساتھہ اوسچیز کی کہ جانی تو نی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہان پڑھی نماز ظہر کی آٹھوین تاریخ ذیحجہ کی کہا انس نے کہ منا مین کہا عبد العزیز نے یعنی کہا مینی انس نے کہ پس کہان پڑھی نماز عصر
کی دن نفر کی یعنی چلنے کی کہ تیرہوین تاریخ ذیحجہ کی ہی کہا انس نے کہ پڑھی نماز ابطح مین پھر کہا انس نے کر تو جیسا کہ کرتے ہین سردار تیرے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت نی تو اسیطرح کیا ہی اور تو اوسطرح کر کہ جسطرح کرتے ہین امرا تیرے مخالفت انکی نکر کہ باعث فتنہ انگیز یکا نہ ہو اور یہہ
کچھہ امر ضروری بھی نہین اور پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نی محصب مین پڑھی اور اسمین سکوت ہی ظہر کی نماز سی یعنی اس سے یہہ نہین
معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منا مین پڑھی یا محصب مین کہ اوسکو ابطح بھی کہتے ہین پس تعارض نہین دونون مین ۱۲ مولانا ۱۲ ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ
نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَیْسَ بِسُنَّۃٍ اِنَّمَا نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ کَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ اِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا اوترنا ابطح مین نہین ہی سنت نہین اوترنی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر اسواسطے کہ اوترنا اوس مین تہا بہت آسان
واسطے نکلنے حضرت کی جب نکلے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ابطح مین حضرت اسلیے اوترے تہے کہ تا چھوڑ جاوین وہان اسباب اپنا اور مکہ مین
جا کر طواف الوداع کرین پھر جب وہانسی نکل کر مدینہ کو آنے لگین تو آسان ہو نکلنا کہ سبکبار ہون اور جانا چاہیے کہ اختلاف ہی اسمین کہ تحصیب یعنے اوترنا محصب
مین سنت ہی یا نہین بعضے کہتے ہین کہ وہ سنن حج سی ہی اور تتمہ افعال حج سی ہی یہہ قول ابن عمر کا ہی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منا مین فرمایا کہ ہم اوترنے والے
ہین انشاء اللہ کل کو حیف بنی کنانہ مین کہ وہان مشرکون نی آپس مین عہد کیا تہا اور قسم کہائی تہی کہ ساتھہ بنی ہاشم کی اور بنی عبد المطلب کے مخالطت اور
نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہین کرینگے یہانتک کہ محمدؐ کو ہماری سپرد نہین کرینگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ ظاہر کرین اسلام کے
نشانیونکو اوس مکان مین کہ ظاہر کی تہین کافرون نی نشانیان کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالی کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین عمر رضی اللہ عنہ الخطاب سے
لایا ہی کہ اونہون نی فرمایا کہ جملہ سنت سی ہی اوترنا ابطح مین پچھ رات یوم النفر کی اور حکم کرتے تہے لوگون کو اسکا اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ صحیح تر یہہ ہی کہ اوترنا
آنحضرت کا محصب مین بقصد اسکے تہا کہ دکھاوین مشرکون کو نکو قدرت باریتعالی پس سنت ہی وہان اوترنا انتہی اور بعضون نی کہا کہ سنت نہین ہے

Marfat.com

بلکہ ایک امر اتفاقی تہا کہ ابو رافع مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ داروغہ اسباب کا تہا وہان اوتر پڑا اور خیمہ آنحضرت کا وہان کہڑا کیا بحسب اتفاق ورای اپنی کی نہ بحسب امر حضرت کی اور یہہ قول ابن عباس اور عائشہ رض کا ہی جیسا کہ اس حدیث مین کہا جانا چاہیے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اوترے اگر چہ بطریق اتفاق کی تہا اوترنا تو اچہا ہی وہان اوترنا اور صحابہ اور خلفای راشدین بہی اسپر عمل کرتے تہے اور اگر نہ اوترے تو کچہہ لازم نہین آتا ۱۲ **وَعَنْهَا** قَالَتْ تَامَّتْ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ هٰذَا الْحَدِيثُ مَا وَجَدْتُهُ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ أَبِي دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيرٍ فِي آخِرِهِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا احرام باندہا مینی تنعیم سی ساتہہ عمرہ کی پس داخل ہوی مین یعنی مکہ مین اور ادا کیا مینی عمرہ اپنا یعنی جو کہ رہ گیا تہا بسبب ہونے حیض کی اوسکی قضا کی جیسا کہ بیچ باب قصہ حجۃ الوداع کی گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابطح مین یہانتک کہ فارغ ہوی مین پہر حکم فرمایا لوگون کو ساتہہ کوچ کرنے کے پہر نکلے حضرت یعنی ابطح سے اور گذرے خانہ کعبہ پر پس طواف کیا اوسکا پہلے فجر کی نماز سے یعنی طواف وداع پہر نکلے طرف مدینہ کی کہا مولف نے کہ یہہ حدیث نہین پائی مینی ساتہہ روایت بخاری اور مسلم کی یعنی ایک کی اون دونون مین سی بلکہ ساتہہ روایت ابو داؤد کی ساتہہ تہوڑے سے اختلاف کی بیچ آخر اوسکی **ف** پہر نکلے طرف مدینہ کی احتمال ہی کہ پہلے نماز فجر کی نکلے ہون یا بعد نماز کی اور ساتہہ تہوڑے سے اختلاف کی یعنی ابو داؤد کی روایت مین اور مصابیح کی روایت مین تہوڑا اختلاف ہی پس اسپر اعتراضات ہین صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اوّل مین اور مخالفت کی ابو داؤد کی واللہ اعلم ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہا آدمی پہرتے تہے ہر طرف مین یعنی بعد حج کرنیکے لوگ اپنے اپنے ملک کیطرف چلے جاتے تہے خواہ طواف کرتے خواہ نکرتے یعنی مقید اسکو نہ تہے کہ مکرر آوین اور طواف وداع کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکلے ایک تمہارا یعنی آفاقی یہانتک کہ ہو آخر وقت اوسکا ساتہہ خانہ کعبہ کی یعنی طواف وداع کرے مگر موقوف کیا گیا ہی یعنی طواف وداع عورت حائضہ سی یعنی اور اسیطرح نفاس والی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** اس طواف کو طواف وداع بہی کہتے ہین اور طواف الصدر بہی یہہ طواف واجب ہی اور مضائقہ نہین ہی اسکا کہ اقامت کرے بعد اسکے جسقدر چاہے لیکن افضل یہہ ہی کہ وقت نکلنے کے کرے چنانچہ منقول ہی امام ابو حنیفہ سی کہ کہا اگر طواف الوداع کرے کوئی پہر اقامت کرے عشا تک تو محبوب ہی میرے نزدیک یہہ کہ اور طواف کرے اور نہین ہی یہہ طواف اہل مکہ پر اور نہ اوسپر کہ جو میقات کے اندر رہتا ہو اور اسیطرح اوسپر بہی نہین ہی کہ جو مکہ مین آرہا اور پہر منظور ہوا اوسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنیوالی حج پر ہی اور نہ عمرہ کرنیوالی پر ہی اور اس طواف مین رمل یعنی اکڑ کر چلنا نہین اور نہ بعد اوسکے سعی ہی ۱۲ **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کی مین پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنی کو مگر کہ روکونگی تمکو یعنی کوچ کرنے سی مدینہ کو اسلیے کہ مین حائضہ ہوئی اور طواف وداع کیا ہی نہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اوسکو اللہ اور زخمی کرے کیا طواف کیا ہی دن نحر کے یعنی طواف الزیارۃ کہا گیا کہ ہان فرمایا پس چل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** رات روز نفر سی مراد ہی رات ہی کہ جسمین حضرت محصب مین رہے تہے یعنی تیرہوین کی رات اور حضرت صفیہ نے یہہ گمان کیا تہا کہ طواف وداع مانند طواف زیارت کے ہی کہ ترک اوسکا نہین جائز بسبب عذر کے اور حضرت نے جانا کہ اونہون نے طواف الزیارۃ نہین کیا ہی اب پڑیگا اسلیے یہہ فرمایا کہ ہلاک کرے الخ اور یہہ اصل مین بددعا ہی لیکن یہان ارادہ دعای بد کا نہین بلکہ عادت عرب کی ہی کہ ایسی کلمات از راہ پیار

Marfat.com

دوسرین اور پس چل یعنی مدینہ کو بغیر طواف وداع کے اس لیے کہ وجوب اسکا ساقط ہی بسبب عذر کے اور طواف الزیارۃ کر ہی چکی ہو والا ٹھہرنا پڑتا + ع + ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمرو بن الاحوص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی حجۃ الوداع ای یوم ھذا قالوا یوم الحج الاکبر قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم بینکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا الا لا یجنی جان الا علی نفسہ الا لا یجنی جان علی ولدہ ولا مولود علی والدہ الا وان الشیطان قد ایس ان یعبد فی بلدکم ھذا ابدا ولکن ستکون لہ طاعۃ فیما تحتقرون من اعمالکم فسیرضی بہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ روایت ہی عمرو بن احوص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی حجۃ الوداع مین یعنی دن نحر کی کہ کونسا دن ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی کہ دن ہی حج اکبر کا فرمایا پس تحقیق خون تمہاری اور مال تمہاری اور آبروئین تمہاری درمیان تمہاری حرام کی گئی ہین مانند حرمت اسدن تمہاری کی بیچ اس شہر تمہاری کے خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا مگر اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہی وبال اوسکا اوسی پر پڑتا ہی کہ وہ ماخوذ ہوتا ہی اسکی کرنی سی اور نہین پکڑا جاتا خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر اور نہ بیٹا اپنی باپ پر خبردار ہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے کہ عبادت کیا جاوی بیچ اس شہر تمہاری کے یعنی مکہ کی ہمیشہ ولیکن ہوگی شیطان کی فرمان برداری بیچ اون چیزون کی کہ حقیر جانوگی اپنی عملون سے پس جو خوش ہوگا ساتھہ اوسکی یعنی گناہون کے کہ حقیر جانوگی اونکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور ترمذی نی اور صحیح کیا ترمذی نی اسکو **ف** دن ہی حج اکبر کا حج اکبر نام ہی مطلق حج کا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ کہا بیضاوی نی کہ وہ دن عید کا ہی اس لیے کہ اوسدن حج تمام ہوتا ہی اور بڑی بڑی افعال حج کی اوس مین ہوتی ہین اور صریح بھی کہا گیا ہی کہ حضرت کھڑی ہوئی دن نحر کی نزدیک جمرات کی حجۃ الوداع مین اور فرمایا کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی اور حج کی صفت اکبر اسلیے لائی کہ عمرہ کو حج اصغر کہتے ہین اور اوپر کی حدیث مین جواب صحابہ کا تھا اللہ ورسولہ اعلم اور اس مین یہہ جواب کور ہوا کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی شاید کہ بعضون نے وہ جواب دیا ہو اور بعضون نے یہہ اور تحقیق خون تمہاری الخ یعنی جیسا اسدن اور اس شہر مین آپس مین خون کرنیکو اور مال لینی کو اور بے آبروئی کرنیکو حرام و برا سمجھتی ہو اسیطرح سی ہر جگہہ اور ہر وقت حرام و برا ہی اور نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر الخ ظاہر تر قول یہہ ہی کہ یہہ نفی ہی یعنی نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی فرزند پر اور نہ فرزند اپنی باپ پر یعنی کوئی کسی کے ظلم کرنی سی ماخوذ نہین ہوتا پس موافق ہی یہہ اللہ تعالی کی ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی نہین بوجھہ اوٹھاتا کوئی بوجھہ اوٹھانیوالا بوجھہ دوسریکا اور خاص یہہ دونو ذکر کیی گئی اس لیے کہ قریب تر اقربا کی ہین پس جب یہہ نہین ماخوذ ہوتی ساتھہ فعل اوسکی کے تو غیر انکی بطریق اولی نہین ماخوذ ہونگی پس گو یا یہہ تاکید ہی پہلی جملہ کی اور عبادت کیا جاوی یعنی فرمان برداری کیا جاوی بیچ عبادت غیر خدا تعالی کے یعنی کوئی شیطان کی بہکانی سی عبادت غیر اللہ کی نہین کریگا مکہ مین اور مراد یہہ ہی کہ ظاہر مین نہین کرنیکا اسلیے کہ کبھی جاتی ہین کفار مکہ مین خفیہ اور عملون اپنی سی یعنی قتل کرنا اور لوٹنا اور مانند انکی کے اور حقیر جاننا صغائر کا مراد یہہ ہی کہ گناہ کرتے ہو اور اونکو حقیر جانتی ہو اون عملون مین فرمان برداری شیطان کی ہی کہ راضی ہوتا ہی شیطان اون سی اور وہ عمل باعث فتنہ و فساد کی ہوتی ہین ع ح قولہ لا یجنی جان علی نفسہ کو شارحین رح نی بدون لفظ الا کی نقل کیا ہی اور لکھا ہی کہ یہہ نفی ہی بمعنی نہی کی یعنی نہ ظلم کری کوئی ظلم کرنیوالا اپنی نفس پر مراد یہہ ہی کہ کوئی کسی پر ظلم نکری اس لیے کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہی حقیقت مین اپنی نفس پر کرتا ہی کہ مستحق عذاب کرنا ہی اوسکو پس یہہ لکھکر لکھا ہی کہ ایک روایت مین یہہ جملہ ساتھہ لفظ الا کی آیا ہی یعنی لا یجنی جان الا علی نفسہ لیکن اس عاجز نی جو ابن ماجہ مین دیکھا تو لفظ الا کا موجود ہی اور مولانا صاحب نی اللہ شرفا کی نسخہ مین بھی لفظ الا کا ہی اسلیے ترجمہ موافق اوسکی کیا گیا مولف **وعن** رافع بن عمرو المزنی قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس بمنی حین ارتفع الضحی علی بغلۃ شھباء وعلی یعبر عنہ والناس

یکون قائم وقاعد رواہ ابوداؤد اور روایت ہی رافع بیٹی عمرو مزنی کی سی کہ کہا دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے لوگون کو منا مین اسوقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنی اول دن نحر کے اوپر خچر کے کہ سرخ تھی اوسکے بالون کی سرخ تھی اور اندرسی سفید اور حضرت علی بیان کرتے تھے حضرت کی طرف سے یعنی جو لوگ کہ دور تھے اونکو حضرت علی سمجھاتی تھی جو کچھ کہ حضرت فرماتے تھے اور لوگ بعضی کھڑے تھے اور بعضی بیٹھے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** عائشۃ وابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف الزیارۃ یوم النحر الی اللیل رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ رضؓ اور ابن عباس رضؓ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کے رات تک نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** تاخیر کی یعنی جائز کیا تاخیر طواف زیارت کو یا تو شبکی لیے یا عورتون کی لیے اسلیے کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے طواف زیارت کیا دن نحر کے پہر نماز پڑہی مکہ مین یا منا مین کہا طیبی نے اول وقت اوسکا نزدیک شافعی کے عید کی آدہی رات کے بعد ہی اور اور ونکے نزدیک بعد طلوع ہونے فجر عید کے ہی اور آخر وقت اوسکا جب طواف کرے جائز ہی انتہی لیکن واجب ہی ابوحنیفہ کے نزدیک یہہ کہ ہو ایام نحر مین پس اگر تاخیر کریگا اوسپر لازم آویگا اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا ۱۲ ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی السبع الذی افاض فیہ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رمل کیا بیچ طواف زیارت کے نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** رمل کہتے ہین اسکو کہ جلدی چلے چھاتی نکالکر مونڈہی ہلاتی ہوئی پس یہہ حضرت نے طواف زیارت مین کہ فرض ہی نہین کیا اسلیے کہ طواف القدوم مین کر چکے تھے ۱۲ ع مسئلہ طواف الزیارت کرے بغیر رمل اور سعی کی اگر سعی اور رمل کر چکا ہی پہلے اس طواف کے اور اگر یہہ دونو چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین کرے ۱۲ درمختار

وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رمی احدکم جمرۃ العقبۃ فقد حل لہ کل شیء الا النساء رواہ فی شرح السنۃ وقال اسنادہ ضعیف وفی روایۃ احمد والنسائی عن ابن عباس قال اذا رمی الجمرۃ فقد حل لہ کل شیء الا النساء اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارے ایک تمہارا جمرۃ العقبہ کو یعنی اور سر منڈاوے اور بال کتروا دے پس حلال ہوئی اوسکے لیے ہر چیز سوای عورتونکے یعنی عورتون سی صحبت کرنی ابہی نہین حلال ہوئی یہہ بعد طواف زیارت کے حلال ہوگی نقل کی یہہ یعنی صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی اور بیچ روایت احمد اور نسائی کے ابن عباس سی یون ہی کہ کہا جسوقت کہ مارے کنکریان جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اوسکے ہر چیز سوای عورتونکے **وعنہا** قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آخر یومہ حین صلی الظہر ثم رجع الی منی فمکث بہا لیالی ایام التشریق یرمی الجمرۃ اذا زالت الشمس کل جمرۃ بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ویقف عند الاولی والثانیۃ فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثۃ فلا یقف عندہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر دن نحر کے یعنی عید قربان کے آخر روز مین اوسوقت کہ نماز ظہر کی پڑہی پہر پہر کر آئے طرف منا کے پہر ٹہہرے منا مین راتون دن تشریق کے یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین ذیحجہ کے مارتے تھے کنکریان جمرہ کو جسوقت ڈہلتے دوپہر ہر جمرہ کو یعنی منار یکو سات سات کنکریان تکبیر کہتے ساتھہ ہر کنکری کے اور ٹہہرتے نزدیک پہلے منار یکے اور دوسرے کے یعنی وسطی کے اور دراز کرتے ٹہہرنا یعنی اذکار کرتے اور زاری کرتے یعنی ساتھہ طرح طرح کے دعاؤن اور عرض حاجات کے اور مارتے تیسرے منار یکو اور نہ ٹہہرتے پاس اوسکے نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ حضرت نے ظہر کی نماز دن نحر کے مکی ہی مین پڑہی اور طواف بعد ظہر کے کیا اور نہ ٹہہرتے تھے پاس اوسکے یا بعد اوسکے یعنی ٹہہر کر دعا نکر تے تھے چلتے مین کرتے تھے ۱۲ ع **وعن** ابی البداح بن عاصم بن عدی عن ابیہ قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرعاء الابل فی البیتوتۃ ان یرموا یوم النحر ثم یجمعوا رمی یومین بعد یوم النحر فیرمونہ فی احدہما رواہ مالک والنسائی والترمذی وقال الترمذی

Marfat.com

ہذا حدیث صحیح اور روایت ہی ابی البداح بن عاصم بن عدیسی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی چرانی والے
اونٹونکی بیچ ترک کرنی شب باشی کی منامین اور یہہ کہ کنکریان مارین یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی یعنی پہلی دن نحر کی پہر جمع کرین مارنا دونکا پیچھی دن نحر کی
پس مارین دونو دنکا مارنا بیچ ایک کی اون دونومین سی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** کہا طیبی نی
مراد یہہ ہی کہ اجازت دی چرانیوالونکو یہہ کہ راتکو نرہین منامین تشریق کی راتون مین اسلیی کہ مشغول ہوتی ہین چرانی مین اور اجازت دی یہہ کہ کنکریان
مارین دن عید کی جمرۃ العقبہ پر فقط پہر نہ مارین عید کی دوسری دن بلکہ مارین تیسری دن دونون کا مارنا قضا اور ادا آور نہین جائز ہی ائمہ کی نزدیک
تقدیم رمی کی دوسری دن عید کی یعنی تیسری دن کی بدلی یہی اگر دوسری دن مین مارین نہین درست اور تاخیر درست ہی کہ دوسری دن کی بدلی ہی تیسری دن

مارین ۲ ع باب ما یجتنبہ المحرم باب ہی بیچ بیان اون چیزون کی کہ بچی اونسی محرم **ف** یعنی اس باب مین بیان ہی اون چیزونکا
کہ حرام ہی کرنا اونکا محرم کو خواہ واجب ہوانسی دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچھ اور بیان ہی اونکا کہ مباح ہی محرم کو کرنا اونکا اور صدقہ اسمین
یہہ ہی کہ آدہی صاع یعنی دو سیر گیہون دی یا ایک صاع جو یا کچھ تھوڑیسی چیز غیر معین ۲ ح ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عبد اللہ
بن عمر ان رجلا سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب فقال لا تلبسوا القمص ولا العمائم ولا السراویلات
ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعہما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا من الثیاب شیئا
مسہ زعفران ولا ورس متفق علیہ وزاد البخاری فی روایۃ ولا تنتقب المرأۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین اور روایت
ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا پہنی محرم قسم کپڑون کی سی یعنی اور کیا نہ پہنی فرمایا نہ پہنو کرتی اور
نہ یا عمامہ ہو
پگڑیان اور نہ پہنو پائجامی اور نہ اوڑہو بارانیان اور نہ پہنو موزی مگر وہ شخص کہ نہ پاوی پاپوشین پس پہنی ملوزی اور چاہیی کہ کاٹ ڈالی موزی دونون
ٹخنون کی نیچی سی اور نہ پہنو کپڑون مین سی اوسچیز کو کہ لگی ہو اوسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اوسکو ورس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ
کیا بخاری نی ایک روایت مین اور نہ نقاب ڈالی عورت احرام والی اور نہ پہنی دستانی **ف** مراد ساتھہ پہننی کرتون اور پائجامونکی پہننا اونکا ہی اوسطرح پر
کہ معمول ہی پہننی کا جیسی کرتی کو گلی مین پہنتی ہین اور پائجامہ کو پاؤن مین پس اسطرح پہننا منع ہی اور اگر اونکو بدن پر ڈالی مانند چادر کی تو نہین منع اس لیی کہ اس
صورت مین یہہ نہین کہین گی کہ کرتا پہننا اور پائجامہ پہننا اور نہ بارانی مراد اس سی یہہ ہی کہ ایسی چیز نہ اوڑہی کہ سر کو ڈہانپ لی خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی
خواہ اور کچھ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف مین اوسکو پہننا اور اوڑہنا نہ کہتی ہون مانند کمبلی کو نڈی کی اور اوٹہالینی گٹہری کی سر پر تو مضائقہ نہین اور مراد ٹخنہ ہی اس
جگہہ مذہب حنفی مین وہ ہڈی ہی کہ پشت پا کی بیچ مین ہوتی ہی اور امام شافعی کی نزدیک یہی ٹخنہ مراد ہی کہ جسکا وضو مین دہونا فرض ہی اور اختلاف کیا ہی
علمار نی کہ جسکپاس جوتی نہو اور وہ موزہ پہن لی تو آیا واجب آتا ہی اوسپر فدیہ یا نہین پس کہا مالک اور شافعی نی کہ نہین ہی اوسپر کچھہ اور کہا ابو حنیفہ اور
علمار اونکی نی کہ اوسپر فدیہ ہی جیسیکہ جب احتیاج ہو سر منڈانیکی تو سر منڈاوی اور فدیہ دیوی اور ورس ایک قسم گہانس کی ہی زرد رنگ مشابہ زعفران کے
اور زعفران اور ورس کی رنگ سی منع اسلیی فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہی انمین اور نہ نقاب ڈالی یعنی مونہہ کو برقع اور نقاب سی نہ ڈہانکی اور مونہہ پر کوئی چیز
اسطرح ڈہانکی کہ الگ رہی مونہہ سی تو جائز ہی مرد کو بہی مونہہ ڈہانکنا حرام ہی مانند عورت کی ہماری نزدیک اور یہی کہا مالک نی اور احمد نی ایک روایت مین اور
خلاف ہی اسمین امام شافعی کا اور ہودج اگر سر کو لگی تو اوس مین بیٹہنا منع ہی اور نہین تو نہین اور اسیطرح پردہ کعبہ کا اور خیمہ سر کو لگی تو منع ہی اونکی نیچی
کھڑا ہونا والا نہین ۲ ح ع **وعن** ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وہو یقول اذا لم یجد المحرم
نعلین لبس خفین واذا لم یجد ازارا لبس سراویل متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا سنا میی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

Marfat.com

خطبہ فرماتے اور وہ فرماتے تھے کہ جسوقت نپاوے محرم پاپوشین تو پہنے موزے اور جسوقت کہ نہ پاوے تہ بند پہنے پایجامہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہنے موزے یعنی ٹخنونکی نیچے سے کاٹ کر جیساکہ اوپر کی حدیث مین گذرا اور جس صورت مین تہ بند نہووے ازار پہن لے تو نہین ہے اوسپر فدیہ امام شافعی کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہہ ہے کہ پایجامہ کو توڑ کر تہ بند کرلے اور اگر بغیر پہاڑی پہنے گا تو دم آویگا اوسپر یعنی جانور ذبح کرے ع **وَعَنْ** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَۃِ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ اَعْرَابِیٌّ عَلَیْہِ جُبَّۃٌ وَھُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَۃِ وَھٰذِہٖ عَلَیَّ فَقَالَ اَمَّا الطِّیْبُ الَّذِیْ بِکَ فَاغْسِلْہُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّۃُ فَانْزِعْھَا ثُمَّ اصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِکَ کَمَا تَصْنَعُ فِیْ حَجِّکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت یعلی بن امیہ سے کہ کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جعرانہ مین کہ ناگاہ آیا ایک شخص کنوار اوپر تھا کرتہ اور وہ شخص لتھڑا ہوا تھا خلوق مین کہ ایک قسم کی خوشبو ہے زعفران وغیرہ سے بنتی ہے پس کہا یارسول اللہ تحقیق مینے احرام باندھا تھا عمرے کا اس حال مین کہ یہہ کرتہ میرے بدن پر تھا پس فرمایا خوشبوئی کہ تجھپر ہے پس دھو ڈال اسکو تین بار اور کرتہ پس اوتار ڈال اوسکو پھر کر عمرے اپنے مین یعنی احرام عمرے کے مین جیسا کرتا ہے تو بیچ احرام حج اپنی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جعرانہ نام ہے ایک جگہ کا کہ ایک منزل ہے مکے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام عمرے کا وہانسے باندھا تھا اور دھو ڈال دھونیکو اسلیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہے مردونکو اور تین بار دھونیکو اسلیے فرمایا کہ خوب طرح چھوٹ جاوے والا واجب چھاڑنا اصل خلوق کا تھا جسطرح کہ ہووے اور پھر کر تو اوپر یعنی پرہیز کر احرام عمرے کے مین اون چیزونسے کہ پرہیز کرتا ہے احرام حج مین اور محرم اگر سر مہ بغیر خوشبو کا لگاوے پس اگر زینت کے لیے لگاویگا تو مکروہ ہے اور نہین تو نہین ہے چاہیے کہ جو چیز ہے احرام مین حرام ہے احرام مین اگر قصداً مرتکب اسکا ہوگا تو واجب ہوگا اوس مین فدیہ سب علماء کے نزدیک اور اگر بھول کر مرتکب ہوگا تو نہین لازم آتا اوسپر فدیہ نزدیک شافعی اور ثوری اور احمد اور اسحق کے اور واجب ہوگا نزدیک ابوحنیفہ اور مالک کے ع **وَعَنْ** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکَحُ وَلَا یَخْطُبُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق کہ نکاح کرے محرم اور نہین لائق کہ نکاح کردے محرم کیسکا یعنی بولایت یا بوکالت اور نہین لائق کہ منگنی کرے محرم نقل کی یہہ مسلم نے **ف** امام شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک پہلے دونو نہیان تحریمی ہین اور تیسری تنزیہی پس نہین درست اونکے نزدیک اپنا نکاح کرنا اور نہ اور کا نکاح کردینا اور امام اعظم رح کے نزدیک تینون نہیان تنزیہی ہین اور دلیل انکی یہہ ہے کہ آنحضرت نے حالت احرام مین حضرت میمونہ سے نکاح کیا ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے یعنی عمرۃ القضا کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ بْنِ اُخْتِ مَیْمُوْنَۃَ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَھَا وَھُوَ حَلَالٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِی السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَالْاَکْثَرُوْنَ عَلٰی اَنَّہٗ تَزَوَّجَھَا حَلَالًا وَظَھَرَ اَمْرُ تَزْوِیْجِھَا وَھُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰی بِھَا وَھُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ اور روایت ہے یزید بن اصم سے بھانجے میمونہ کے کہ نقل کی میمونہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین کہ وہ احرام مین تھی نقل کی یہہ مسلم نے کہا شیخ امام محی السنہ رح نے رحمت کرے اونکو اللہ کہ اکثر یعنی تینون امام اور تابعین اونکے اسپر ہین کہ حضرت نے نکاح کیا میمونہ سے بغیر حالت احرام مین اور ظاہر ہوا امر نکاح اونکے کا اوسوقت کہ وہ احرام مین تھی پھر ہم بستر ہوئے ساتھہ اونکے یعنی صحبت کی بغیر حالت احرام مین سرف مین مکے کی راہ مین **ف** نکاح میمونہ کا اور صحبت ہونے اونسے سرف مین ہوئی اور سرف نام ایک جگہ کا ہے مکے کی راہ مین دس کوس پر مکہ سے اور عجائب اتفاقات سے یہہ ہے کہ وفات میمونہ کی بھی سرف ہی مین ہوئی اور جانا چاہیے کہ حدیث ابن عباس کے اور حدیث یزید بن اصم کی متعارض ہین حدیث ابن عباس کے

Marfat.com

دلالت کرتی ہی اسپر کہ نکاح میمونہ کا حالت احرام مین ہوا اور حدیث یزید کی اسپر دلالت کرتی ہی کہ نکاح اونکا غیر حالت احرام مین ہوا پس ہماری علما نے ترجیح دی ہی ابن عباس کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلیے کہ ابن عباس یزید سے افضل و اکمل ہین حفظ و فقہ مین اور حدیث ابن عباس کی بخاری اور مسلم مین ہی رہا یہ کہ حدیث عثمان کی مین کہ نہی وارد ہوئی ہی اپنے نکاح کرنے اور غیر کے نکاح کرنے سے وہ تاویل کی گئی ہی کہ مراد یہہ ہی کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم سے اور مناسب حال اوسکی کے نہین اسلیے کہ مشغول ہی عبادت مین نہ یہہ کہ مراد تحریم ہی چنانچہ اوس حدیث کی فائدہ مین بیان اسکا گذر چکا ہی اور یہہ جو حمل کیا ہی شافعیہ نے حدیث ابن عباس کیکو اسپر کہ ظاہر ہوا امر نکاح حضرت کا احرام مین باین اعتبار کہا کہ نکاح کیا اس حال مین کہ وہ محرم تھے پس یہہ تکلف ہی + ح اور ملا علی قاری رح نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہی بخوف دراز گی کے اور نہ سمجھہ مین آنے عوام کے اسپر اکتفا کیا **وعن** ابی ایوب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے وہ تے سر اپنا حالت احرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف جائز ہی بلا خلاف محرم کے لیے دھونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹے بال اور اگر سر خطمی سے دھووے تو اوسپر دم آتا ہی یعنی جانور ذبح کرنا نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے اسلیے کہ خوشبو کی قسم سے ہی اور اگر سر دھووے صابون یا بیر یکے پتون اور مانند انکیکی سے تو نہین ہی اوسپر کچھہ سبکی نزدیک ع **وعن** ابن عباس قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا بھری ہوئی سینگی کچھنائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف جائز ہی جمہور علما کے نزدیک سینگی لینی اگر بال نہ ٹوٹے ع **وعن** عثمان رض حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل اذا اشتکی عینیہ وھو محرم ضمدھما بالصبر رواہ مسلم اور روایت ہی عثمان رض سے کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق ایک شخص کے کہ جب دکھین آنکھین اوسکی یا ضعف بصارت ہوا اور وہ ہو محرم لیپ کرے اونکو ساتھہ ایلوے کی نقل کی یہہ مسلم نے ف تاج المصادر مین تضمید کے معنی لیپ ہی کرنیکے لکھی ہین اور علما نے آنکھونکے اندر لگانیکے لکھی ہین بطور سرمہ کے اور طیبی نے کہا کہ تضمید اصل مین کہتے ہین پٹی باندھنے کو زخم پر اور زخم پر دوا لگانیکو بھی کہتے ہین اگرچہ باندھا نہ جاوے پھر جاننا چاہیے کہ اگر سرمہ لگاوے محرم اسطرح کا کہ اوس مین کچھہ خوشبو ہو تو اوسپر صدقہ لازم ہوگا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اوسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوے کہ اوسمین خوشبو نہو تو کچھہ مضائقہ نہین اور نہین لازم ہوگا اوسپر کچھہ اور اگر پٹی باندھی کسی عضو پر سوائے سر اور مونھہ کے تو نہین لازم آنیکا اوسپر کچھہ لیکن مکروہ ہے اور اگر ڈھانکے گا چوتھائی سر یا مونھہ اپنا تو اوسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتھائی سے ڈھانکے گا تو صدقہ آویگا ع **وعن** ام الحصین قالت رایت اسامۃ وبلالا واحد ھما اخذ بخطام ناقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاخر رافع ثوبہ یستر ہ من الحر حتی رمی جمرۃ العقبۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ام حصین کے سے کہ کہا دیکھا مینے اسامہ اور بلال کو اس حال مین کہ ایک ان مین سے یعنی بلال پکڑے ہوئے تھا مہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اوٹھائی ہوئی تھا کپڑا اپنا سایہ کرتا تھا گرمی آفتاب سے یہانتک کہ مارین کنکریان جمرۃ العقبہ کو نقل کی یہہ مسلم نے ف سایہ کرتا تھا یعنی ساتھہ کپڑے کے کہ اونچا تھا سر مبارک سے کہ سر کو نہ لگتا تھا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اوٹھائی ہوئی تھا مانند تاج کے ایک چیز سر مبارک پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی محرم کو سایہ کرنا اپنے پر بشرطیکہ سایہ کرنیوالی چیز سر کو نہ لگے اور یہی قول اکثر علما کا ہی اور مالک اور احمد مکروہ رکھتے ہین اسکو ع + ح **وعن** کعب بن عجرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ وھو بالحدیبیۃ قبل ان یدخل مکۃ وھو محرم وھو یوقد تحت قدر والقمل تتھافت علی وجھہ فقال اتوذیک ھوامک قال نعم قال فاحلق راسک واطعم فرقا بین ستۃ مساکین والفرق ثلثۃ اصع او صم ثلثۃ ایام او انسک نسیکۃ متفق علیہ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوسپر اور وہ تھا حدیبیہ مین پہلے داخل ہونے مکہ کے اور تھا کعب محرم اور وہ جلاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئین جھڑتی تھین اوسکے مونھہ پر پس فرمایا حضرت نے کیا ایذا دیتی ہین تجکو جوئین تیری کہا ہان فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کھلا قدر فرق کی درمیان چھہ مسکینون کے اور فرق

ف اور اوس کے نہین بھی منظور ہونیکے نہین کہ یہی بھی سر مونہہ لگانا ہووے جیسا کہ اوپر گذرا

تین صاع کا ہوتا ہی یا روزے رکھہ تین دن یا ذبح کر جانور لائق ذبح کرنیکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** کعب صحابی ہین انصاری اصحاب شجرہ سے اور کعب
ایک بت تہا کہ پوجا کرتے تہے اوسکو اور عبادہ بن صامت یار اونکے تہے ایکروز عبادہ کعب کے پاس آئے دیکہا کہ کعب بت کو پوجکر گہر سے نکلے عبادہ گہر مین گئے اور بتکو
توڑ ڈالا جب کعب گہر مین آئے تو دیکہا کہ بت ٹوٹا ہوا پڑا ہی غصہ مین آئے اور چاہا کہ عبادہ کو برا کہین پہر سوچے اور دلمین کہا کہ اگر اس بت مین کچہ قدرت ہوتی
تو اپنے تئین بچا تا یہہ سوچکر مسلمان ہوے اللہ تعالیٰ جب ہدایت کرتا ہی تو یون کرتا ہی اور پہلے داخل ہونے مکے کی یعنی اور وہ متوقع تہے کہ مکے مین جاوینگے جبتک ممانعت
نہوئی تہی داخل ہونے سے مکے مین بعد ازان مشرکین نے منع کردیا اسکو صلح حدیبیہ کہتے ہین اور صاع چار سیر کا ہوتا ہی پس فرق بارہ سیر کا ہوا حاصل یہہ کہ آدہا
آدہا صاع یعنی دو دو سیر گیہون ہر مسکین کو دے یا تین روزے رکھہ یا جانور ذبح کر اور یہہ حدیث تفسیر ہی اس آیت کی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الہدی محلہ الخ

ح+ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْہٰی النِّسَاءَ فِیْ اِحْرَامِہِنَّ
عَنِ الْقُفَّازَیْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّیَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِکَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّیَابِ مُعَصْفَرٍ
اَوْ خَزٍّ اَوْ حُلِیٍّ اَوْ سَرَاوِیْلَ اَوْ قَمِیْصٍ اَوْ خُفٍّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے
تہے عورتونکو بیچ احرام اونکی کے پہنے دستانونکی سے اور ڈالنے نقاب کی سے یعنی اسطرح کے نقاب سے کہ مونہہ کو لگے اور پہنے اوس کپڑے کی سے کہ لگی ہوا وسکو ورس اور
زعفران اور چاہیے کہ پہنے بعد اسکے جو چاہے انواع کپڑون سے گسنبا کپڑا ہو یا خز ہو یا زیور ہو یا پاجامہ ہو یا کرتا ہو یا موزہ نقل کی یہہ ابو داؤد **ف** بعد اسکے یعنی
بعد نکلنے کے احرام سے حضرت شیخ رح نے تو یہہ معنی لکہے ہین اور ملا علی قاری رح نے یہہ معنی لکہے ہین کہ بعد اوسچیز کے کہ ذکر کی گئی یعنی سوای چیزون مذکورہ کے
جو چاہے اقسام کپڑون سے سو پہنے اور لکہا ہے کہ ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہے درمیان زعفرانی کپڑے اور کسنبی کے اور ہمارے مذہب مین دونو منع معلوم
ہوتی ہین خزانۃ الاکمل اور ولوالجی وغیرہما مین لکہا ہے کہ اگر پہنے محرم رنگا ہوا کسنبے کا یا ورس کا یا زعفران کا چہپاتا ایکدن یا زیادہ تو اوسپر دم لازم
ہوتا ہے اور اگر کم ایکدن سے پہنے تو صدقہ دینا آتا ہے پس لائق یہہ ہے کہ حمل کیجاوے یہہ حدیث اوپر کسنبی ہوئی ہوے کے کہ جس مین خوشبو نہو اور کہا طیبی نے کہ
زیور کو کپڑون مین کہا مجازاً **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ الرُّکْبَانُ یَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ
فَاِذَا جَازُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدٰنَا جِلْبَابَہَا مِنْ رَاْسِہَا عَلٰی وَجْہِہَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا کَشَفْنَاہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
مَعْنَاہُ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تہا قافلہ گذرتا ہمپر یعنی عورتون پر اور ہوتے ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندہے ہوے یعنی
اور بسبب احرام کے مونہہ کہلی ہوتی پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہمارے آگے سے ڈالتے ایک ہماری چادر اپنے سر پر سے اوپر مونہہ اپنی کے یعنی اسطرح کہ مونہہ کو نہ لگتی پر
جسوقت کہ بڑہ جاتا قافلہ ہمسے کہولدیتے ہم مونہہ اپنا نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اسکے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدَّہِنُ بِالزَّیْتِ وَہُوَ مُحْرِمٌ غَیْرِ الْمُقَتَّتِ یَعْنِیْ غَیْرِ الْمُطَیَّبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے استعمال کرتے تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** مقتت اوس تیل کو کہتے ہین کہ پہول خوشبو
کے اوسمین ڈالکر پکایا جاوے تا خوشبودار ہو جاوے یا ملایا جاوے اوس مین تیل خوشبو کا پہر جانا چاہیے کہ محرم اگر ساری عضو پر تیل لگاوے خوشبو کا مانند تیل
بنفشہ اور گلاب کے اور موتیہ وغیرہ کے تو اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم آتا ہے اتفاقاً اور اگر تیل لگاوے زیتون کا یا تلونکا کہ اوس مین خوشبو نہ ملی ہو
اور بہت لگاوے تو اوسپر لازم آویگا نزدیک ابو حنیفہ کے اور صدقہ نزدیک صاحبین کے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اختلاف اس صورت مین ہے کہ ہون دونو تیل خالص خوشبو
سے بغیر پکائی ہوے پس جو خوشبودار ہو کہ جس مین پہول گلاب وغیرہ کے ڈال کر خوشبودار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال اوسکے اتفاقاً اور اسطرح
جبکہ ہو زیت پکایا ہوا پس اوس مین بھی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورت مین ہے کہ تیل بہت لگاوے اور اگر کم لگاویگا تیل زیتون

Marfat.com

یا ملوگا تو اد سپر صدقہ آویگا اتفاقاً پیر پیدم وغیرہ دونو تیلونکو استعمال سی جبلائے لازم ہوتا ہی کہ استعمال کری اونکو بطور خوشبو لگانیکی اور اگر استعمال کری اونکو بطور دوا کی تو نہین آلیگا اوسپر کچھ یا الاجماع بخلاف استعمال کرنی مشک اور اور خوشبوئیونکو کہ اونکی استعمال سی ہر نوع دم لازم آتا ہی خواہ بطور خوشبو کی استعمال کری خواہ بطور دوا کی ۱۲ ح درمختار **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** نافع اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقَرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَیَّ ثَوْبًا یَا نَافِعُ فَاَلْقَیْتُ عَلَیْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِیْ عَلَیَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی نافع سی یہہ کہ ابن عمر نی پائی سردی پس کہا ڈال مجپر کوئی کپڑا ای نافع پس ڈالی مینے اونپر بارانی پس فرمایا ڈالتا ہی تو مجپر یہہ اور تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پہنی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** ہماری مذہب مین یہہ ہی کہ اگر سی ہوئی کپڑیکو اوسطرح استعمال کری کہ معمول ہی اوسکی استعمال کرنیکا تو منع ہی والا نہین پس بارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہی اور ابن عمر نی اس سے منع کیا پس یا تو مذہب اونکا یہی ہوگا کہ مطلق سی ہوئی کی استعمال سی پرہیز کرتی ہونگی اور یا اس لیے منع کیا کہ سر ڈھانکتی یا ہوگا ۱۲ ح مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَیْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْیِ جَمَلٍ مِنْ طَرِیْقِ مَكَّةَ فِیْ وَسَطِ رَاْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبداللہ بیٹی مالک کی سی ایسا عبداللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہی کہا سینگی کچھوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچون بیچ سر اپنی مین حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابن بحینہ دوسری صفت ہی عبداللہ کی اسلیے لفظ مالک کو ساتھہ تنوین کی پڑہتی ہین اور ابن بحینہ مین الف لکھا جاتا ہی اور بحینہ ماں تہین عبداللہ کی اور بہو می مالک کی اور سر مین پچنے لینی سی بال ضرور ٹوٹی ہونگی پس یہہ محمول ہی حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہہ پچنے لی کہ وہان بال نہون تو جائز ہی بغیر فدیہ کی ۱۲ ح مسئلہ چوتہائی سر سی کم منڈاوی یا پچھنون وغیرہ کی سبب سے بال چوتہائی سر سی کم کی ٹوٹین تو صدقہ وی یعنی ایک بہو کی کو کہلاوی یا دو سیر گیہون دی اور چوتہائی سر سی زیادہ منڈاوی بلا عذر یا پچنے بلا عذر لی اور اوس سے بال اسقدر ٹوٹین تو دم آتا ہی یعنی ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کری اور اگر بسبب عذر کی چوتہائی یا چوتہائی سر سی زیادہ منڈاوی یا بسبب عارضہ کی پچنے لی اور اسقدر بال ٹوٹین تو اختیار ہی محرم کو کہ تین چیزون مین سی ایک چیز کی ذبح کری بکری یا چہہ مسکینونکو تین صاع گیہون دی ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزی رکہی متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنی اگر پچھنونکی جگہہ سے بال منڈواوی پچھنونکی لیے تو دم آتا ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور صدقہ صاحبین کی نزدیک اور پچھنونکی جگہہ سی مراد ہی دونون کنارہی گردن کی اور گدی اور اگر ساری گردن منڈواوی تو دم آتا ہی اتفاقاً اور اگر ساری سی کم منڈواوی تو صدقہ مذکورہ آتا ہی اور آپ سی بال ٹوٹین تو کچھہ نہین آتا ۱۲ مناسک ملا علی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ سینگی کچھوائی یعنی بہری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وہ تہی محرم پشت قدم پر سبب درد کی کہ تہا اونکی نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی **ف** یہہ پچنے لینی متصور ہین بغیر ٹوٹنے بالون کی پس نہین اشکال اسمین اور معہذا عذر بہی تہا ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَیْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی رافع سی کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میمونہ سی اوسوقت کہ تہی بغیر احرام کی اور بنا کیا ساتھہ اونکی یعنی تصرف مین لائی اور وہ تہی بغیر احرام کی اور تہا مین پیغام پہونچانیوالا درمیان حضرت کی اور میمونہ کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہی **ف** اوپر کی حدیث ابن عباس کی گذری اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نی حالت احرام مین میمونہ سی نکاح کیا اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام مین کیا جانا چاہیے

Marfat.com

سرخ اور کتنی کٹ کہنے کی حکم مین ہین سب جانور درندے حملہ کرنیوالی ۔ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی ماری جاوین حل مین بھی اور حرم مین بھی یعنی بغیر احرام کے ہو مارنیوالا یا احرام باندھے ہو سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کہنا اور چیل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** حرام ہے مارنا اوس کتے کا کہ جس مین منفعت ہو اور ایسیہی مارنا اوس کتے کا کہ جس مین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانورون کا کہ مذکور ہوا حصر انمین پر نہین ہے بلکہ یہی حکم ہے سب موذی جانورون کا مانند چیونٹی اور مچھر اور پسو اور چچڑی اور کھٹمل اور مانند انکے اور اگر ماری جون اللہ دی جو چاہے ۔ ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْاِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطے تمہارے بیچ احرام کے حلال ہے جبتک کہ نہ کیا ہو تمنے شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطے تمہارے نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی **ف** یعنی اگر تم حالت احرام مین شکار کرو گے یا تمہارے لیے کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنیوالا محرم نہو تو نہین درست ہوگا کھانا اوسکا دلیل پکڑی ہے ساتھہ اس حدیث کے مالک اور شافعی ذی اسپر کہ حرام ہے گوشت اوس شکار کا کہ شکار کیا ہو اوسکو غیر احرام والینے واسطے احرام والے کے اور ابوحنیفہ نے یہہ معنی لیے ہین کہ اگر بطریق تحفہ کے بھیجا جاوے طرف تمہارے شکار تو اوسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بھیجے تو نہین حرام ہوگا معنی اسکے یہہ ہین کہ اگر شکار کیا جاوے بموجب حکم تمہارے کر تو نہین درست کھانا اسکا پس نہین حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کرے اوسکو غیر محرم احرام والے کے لیے بغیر امر یا دلالت یا اشارے اوسکے **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ٹڈی شکار دریا کے سے ہے نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی **ف** کہا علما ہمارے نے ٹڈی کو شکار دریا کا اس لیے کہا کہ یہہ مشابہ ہے شکار دریا کے اس بات مین کہ بغیر ذبح کے درست ہے پس نہین جائز ہے محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا اوسپر بسبب مارنے اوسکی کے تصدق یعنی اللہ دی جو چاہے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ ٹڈی شکار جنگل کے سے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اسی پر ہین اکثر علما انتہی اور بعضی علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اس لیے کہ یہہ شکار دریا کا ہے اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہے بموجب اس قول اللہ تعالی کے احل لکم صید البحر ۔ ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مارڈالے محرم درندے حملہ کرنیوالے کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ **ف** حملہ کرنیوالے کو یعنی جو کہ قصد کرے مارڈالنے اور زخمی کرنیکا مانند شیر اور بھیڑیا اور چیتے وغیرہ کے ۔ ع **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی عمار سے کہا پوچھا مینے جابر بن عبداللہ سے حال جانور چرغ کا کیا شکار ہے وہ پس کہا ہان پس کہا مینے کہ کھایا جاوے کہا کہ ہان پھر کہا مینے کہ سنا ہے تمنے اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہان نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** شکار ہے وہ یعنی شکار ہے کہ کھانا اوسکا محرم کو حرام ہے یا نہین اور کھانا گوشت چرغ کا نزدیک امام شافعی کے درست ہے بموجب اس حدیث کے اور امام مالک اور امام اعظم کے نزدیک نہین درست بموجب حدیث کے کہ آگے آتی ہے ۔ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ

ح بنی سر یہ

عُوَيْمِرٍ وَيُجْعَلُ فِيْهِ كَبْشًا اِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال جانور چرغ کا فرمایا کہ وہ شکار ہی اور دیوی بیچ اوسکی دنبہ یا مینڈھا جسوقت کہ پہونچوا وسکو محرم نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی اگر محرم نی احرام کی حالت مین چرغ کو شکار کیا یا خریدا اوسکو اوسکے بدلی ایک دنبہ یا مینڈھا دینا آتا ہی ع **وَعَنْ** خُزَيْمَةَ بْنِ جَزِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَيَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ اَوَيَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی خزیمہ بن جزی سی کہا پوچھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کھانی چرغ کا سو فرمایا کیا کھاتا ہی چرغ کو کوئی یعنی نہ چاہیی کسیکو کھانا اور پوچھا مینے حضرت سی حال کھانی بھیڑی کا فرمایا کیا کھاتا ہی بھیڑی کو وہ کوئی کہ اوسمین ہو بھلائی یعنی ایمان یا تقوی انقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا نہین اسناد اسکی قوی **ف** یہہ حدیث نفس الامر مین صحیح ہی اگرچہ ضعیف ہی باعتبار سند کی اور قوت دیتی ہی اسکو روایت ابن ماجہ کی نی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین ومن یاکل الضبع اور مؤید ہی اسکی یہہ حدیث کہ حضرت نی منع فرمایا ہی کھانی ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون کے سی کہ درندون مین سی ہو اور یہہ ہی ذی ناب نہ ہو پس بسبب تعارض دلیلون کی بیچ تحریم اور اباحت کی مکروہ تحریمی ہی یہہ نزدیک ابوحنیفہ کی ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِيَ لَهٗ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ اَكَلَهٗ قَالَ فَاَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبدالرحمن بن عثمان تیمی سی کہ کہا تہی ہم ساتھہ طلحہ بن عبیداللہ کی اور ہم تہی محرم پس ہدیہ بھیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا ہوا اور طلحہ سوتی تہی پس بعضون نی ہم مین سی کہا یعنی اسلیی کہ جائز ہی محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نکیا ہو اور بعضون نے ہم مین سی پرہیز کیا یعنی گمان پر کہ محرم کو کھانا اسکا درست نہین پس جب جاگی طلحہ موافقت کی ان شخصون کی کہ کہا یا تہا اوسکو کہا طلحہ نی پس کہا یا ہمنی اسکو یعنی مثل اسکی کو ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** موافقت کی یعنی ساتھہ قول کی یا فعل کی یعنی یا تو یہہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ ہی باقی رہا ہوا کھایا اور مراد جانور سی یا تو جنس ہے کہ کئی تہی یا وہ جانور بڑا تہا کہ کفایت کیا جماعت کو ع **بَابُ الْاِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ** باب ہی بیچ بیان روکنی محرم کی اور فوت ہو جانی حج کی **ف** روکنی محرم کی ہماری نزدیک جب باز رکہی محرم کو حج سی بیماری یا دشمن یا خرچ ہو چکی یا محرم عورت کا یا خاوند اوسکا راہ مین مر جاوی تو چاہیی اوسکو یہہ کہ بھیجی ایک بکری کہ ذبح کیجاوی اوس کیطرف سے حرم مین بیچ وقت معین کی اور احرام سی نکلی بعد ذبح ہونی اوسکی کے بغیر سر منڈانی اور بال کترانی کے اور قارن ہو تو دو جانور بھیجی اور تینون اماموں کی نزدیک روکنا بسبب دشمن ہی کے ہوتا ہی پس مریض انکی نزدیک باقی رہتا ہی احرام پر اور اگر عذر جاتا رہی اور حج فوت ہو نکلی احرام سی ساتھہ عمل عمری کی اور فوت ہونی حج کی یعنی احرام باندہی رہی تہا اوتنہ پایا امکان وقوف کا یعنی عرفات بیچ زمانہ وقوف کی کہ وہ بعد زوال عرفہ سی تا طلوع فجر دن نحر کی ہی اگرچہ ایک ساعت ہو اور یہان ایک عجیب مسئلہ ہی کہ اگر کوئی پہونچی وہان اخیر رات نحر کی مین اور نماز عشا کی پڑہی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاؤنگا عرفات کو تو فوت ہو گی عشا اور مشغول ہوؤنگا عشا مین تو فوت ہو گا وقوف پس بعضون نی تو کہا ہی کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہو اوس سی وقوف اور بعضون نے کہا کہ چہوڑدی نماز اور جاوی طرف عرفہ کی ع ملتقی **مسئلہ** درمختار مین لکہا ہی کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چہوڑ دی نماز اور جاوی عرفات کو **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَجَامَعَ نِسَاءَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا روکے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتون سی یعنی بعد حلال ہونی کامل کی اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا

Marfat.com

اگلی سال نقل کی یہہ بخاری نف رہ کی گئی یعنی عمرہ کا احرام باندہکر گیا تہا مشرکون نے روکا حدیبیہ مین حضرت احرام سی نکل آئے اور داود جامع نسائی الخ مین مطلق جمع کی لیی ہی یعنی منڈوانا وغیرہ ترتیب سی نہین مذکور ہی اور صحیحین مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے احرام سی نکلے حدیبیہ مین جبکہ روکا اونکو مشرکون نے اور حضرت تہے احرام باندہی ہوی عمرہ کا پس نحر کیا یعنی ہدی ذبح کی پہر سر منڈایا پہر فرمایا اپنے اصحاب کو کہ کہڑے ہوو پس نحر کرو پہر سر منڈاؤ اور ہدایہ مین ہی کہ پہر احرام سی نکلے کہا ابن ہمام نے کہ اس قید نے یہہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سی نکلتا محصر پہلے ذبح ہونے ہدی کے پس اگر محصر یعنی روکنے والے نے ہدی بہیجی اور کہدیا کہ فلانے دن ذبح کرنا اور اسنے گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اسنے کوئی چیز ممنوع احرام کی پہر معلوم ہوا کہ اوس روز نہ ذبح ہوتی تہی لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی جانور ذبح کرنا وغیر ذلک اور اسیطرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان پر کہ یہہ حرم ہی اور جائز ہی امام شافعی کے نزدیک نے ذبح کرنا ہدی رکنے کا جہان روکا جاوے اور حنفیہ کہتے ہین کہ نہ ذبح کرے محصر ہدی کو مگر حرم مین اور باقی ہدایا مین اتفاق ہی دونو کا کہ نہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ رکنے کی جگہہ ذبح کرنیکو کہتے ہین دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت نے اور صحابہ رضی حدیبیہ ہی مین ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین ہی اور حنفیہ یہہ جواب دیتے ہین کہ ممکن نہ تہا ہدی کا پہونچنا حرم مین پس بضرورت وہین ذبح کی اور بعضی کہتے ہین کہ کچہہ حدیبیہ حل مین ہی اور کچہہ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین کی ہو اور اگلے سال یعنی ساتوین برس ہجری مین اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنی رک جاوے تو قضا اوسکی کرے ہمارے نزدیک قضا اوسکی واجب ہی اور شافعی کے نزدیک اوسپر قضا نہین اور اگلے سال کی عمرے کا نام عمرۃ القضا ہونا موید ہی ہمارے مذہب کا ۱۲ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهٗ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا نکلے ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی عمرے کے لیے پس روکا کفار قریش نے دے خانہ کعبہ کے پس ذبح کیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور ہدی اپنی کو اور سر منڈوایا اور کتروائے بال یارون اونکے نقل کی یہہ بخاری **نف** یارون اونکے نے یعنی بعضی یارون نے بال کتروائے اور بعضون نے سر منڈائے اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین لازم ہی سر منڈانا یا بال کتروانے محصر پر نزدیک ابوحنیفہ اور امام محمد رح کے اور ابو یوسف نے کہا کہ کرنا چاہیے ایک چیز کو ان مین سی اور اگر نہ کریگا تو احرام سی نکل آئیگا اور نہین آویگا اوسپر کچہہ ۱۲ ع **وَعَنِ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا پہلے سر منڈانے کے اور حکم کیا اپنے صحابیونکو ساتہہ اسکے یعنی ساتہہ نحر کے پہلے سر منڈانے کے نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نے کہا کیا نہین کفایت کرتے تمکو سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی قول اونکا کہ اگر روکا جاوے ایک تمہارا حج کرنے سی یعنی مانع ہو کوئی عذر بڑے رکن حج کی سی کہ وہ وقوف عرفہ ہی اور مانع ہو طواف اور سعی سی تو طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروی مین پہر حلال ہووے ہر چیز سی یعنی جو کچہہ احرام مین کرنا حرام تہا وہ درست ہوا یہانتک کہ حج کرے اگلے سال پہر ہدی ذبح کرے یا روزہ رکہے اگر نہ پاوے ہدی نقل کی یہہ بخاری **نف** جانا چاہیے کہ فائت یعنی جسکا حج فوت ہوا گر وہ مفرد ہو تو اوسپر قضا ہی حج کی سال آیندہ مین اور عمرہ ہی اوسپر اور نہ دم یعنی جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کے کہ اگر حج کرنے سی روکا جاوے راستی مین تو حرم مین ہدی بہیجے جب وہ وہان ذبح ہو تو احرام سے نکل جاوے اور سال آیندہ قضا کرے حج کی اور ایک عمرہ کرے اگر مفرد ہی اور اگر قارن ہی تو دو عمرے کرے اور اگر وہان پہونچکر روکا جاوے

Marfat.com

یعنی وقوف عرفہ کا بسبب خلل کے نہ میسر ہوا اور طواف اور سعی کر سکتا ہی تو طواف اور سعی کر یعنی عمرہ کر کر احرام سی نکل آوی اور سال آیندہ مین قضا حج کی کرے
پھر ہدی ذبح کری یا روزہ رکھے اگر ہدی نپاوی اور اس حدیث مین یہی صورت مذکور ہی اور اگر ہو فائت قارن یعنی حج اور عمری کی نیت کی ہو تو وہ طواف کرے
واسطے عمری کے اور سعی کری اوسکی لیی پھر دوسرا طواف کری واسطے فوت ہونی حج کی اور سعی کری اوسکی لیی اور سر منڈاوی یا بال کتروا وی اور باطل ہوگا اوس سے
دم قران کا اور اگر ہوگا مستمتع تو باطل ہوگا تمتع اوسکا اور ساقط ہوگا اوس سے دم اوسکا اور اگر ساتھہ لایا ہو ہدی کری اوسکو جو چاہی اور ان سب صورت
کرنیوالو پر نہین واجب ہوگا سال قضا مین مگر حج ع ح وعن عائشة قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ضباعة
بنت الزبير فقال لها لعلك اردت الحج قالت والله ما اجدني الا وجعة فقال لها حجي واشترطي وقولي اللهم محلي حيث
حبستني متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا داخل ہوئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کی پس فرمایا واسطے اوسکی شاید کہ تو اراده
رکھتی ہی حج کا یعنی ہماری ساتھہ پس ہم بھی چاہتی ہین کہ چلی تو حج کری ہماری ساتھہ کہا اوس نے یعنی ہان ارادہ رکھتی ہون ولیکن قسم ہی اللہ کی نہین پاتی
مین اپنی تئین مگر بیمار یعنی اپنی مین ضعف پاتی ہون بسبب بیماری کی نہین جانتی کہ حج پورا کر سکون گی پس فرمایا واسطے اوسکی کہ حج کر تو یعنی احرام حج
کا باندہ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا مکان نکلنے کا احرام سی اوس جگہہ ہوگا کہ روکے تو مجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جس جگہہ مجکو عرض
پیدا ہوا اور نہ چل سکون مین خانہ کعبہ کیطرف پس اوس جگہہ احرام سی باہر نکل آونگی مین اور تینون امام جو کہتی ہین کہ احصار یعنی رکنا بسبب مرض کے
نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھہ اس حدیث کی کہ اگر بسبب مرض کی مباح ہوتا احرام سی باہر نکلنا تو نہ حکم کرتی حضرت اوسکو ساتھہ شرط کرنیکی کیونکہ
بیفائدہ تھا اور امام اعظم جو کہتی ہین کہ احصار بسبب مرض کی ہی ہوتا ہی وہ دلیل پکڑتی ہین ساتھہ حدیث حجاج بن عمرہ انصاری کی کہ آگی آتی ہی اور اور
دلیل اونکی یہہ ہی کہ ابن عمر منکر تھی شرط کرنیکی اور کہتی کہ کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت تمہاری نبی کی اور یہہ بھی کہتی کہ فائدہ شرط کرنیکا یعنی اس عورت کو
حق مین یہہ تھا کہ جلدی احرام سی نکل آوی اسلیی کہ اگر وہ شرط نکرتی تو دیر کر نکلتی یعنی جب پہونچتی ہدی اپنی جگہہ پر اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا محصر کو
درست نہین کہ احرام سی باہر نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوی ہدی اوسکی حرم مین مگر یہہ کہ شرط کری یعنی اگر شرط کر لی کہ جہان مین روکون وہان احرام سے
نکل آون تو بمجرد رکنے کے حلال ہوجاتا ہی بغیر ذبح ہونی ہدی کے ع الفصل الثانی فصل دوسری عن ابن عباس ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم امر اصحابه ان يبدلوا الهدي الذي نحروا عام الحديبية في عمرة القضاء رواه روایت ہی ابن عباس سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنی صحابہ کو یہہ کہ بدلین ہدی کی جانورون کو وہ جانور کہ ذبح کیی تھی سال حدیبیہ کی مین بیچ عمرۃ القضا کے
نقل کی ف یعنی پہلے وقت احصار یعنی رکنے کے کہ جانور ہدی کی ذبح کیی تھی سال آیندہ کہ عمرہ قضا کا بجالاوین اور جانور بدلے اونکو ذبح کرین تا ذبح
کرنا حرم مین واقع ہوا سلیی کہ ہدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہی مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور یہہ جس صورت مین کہ ذبح کرنا حدیبیہ
مین غیر حرم مین تھا ظاہر ہی اور اگر ہم کہین کہ حدیبیہ مین بھی حرم مین تھا اسلیی کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہی پس بدل کرنا واسطے احتیاط اور حاصل کرنے
فضیلت کی تھا اور امر واسطے استحباب کی اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مشکوۃ کی مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور ایک نسخہ مین لاحق کر دیا ہی لفظ ابو داود
کا اور ایک نسخہ مین یہہ عبارت زیادہ ہی وفیہ قصتہ وفی سندہ محمد بن اسحٰق ح ع وعن الحجاج بن عمرو الانصاري قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من كسر او عرج فقد حل وعليه الحج من قابل رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة
والدارمي وزاد ابو داود في رواية اخرى او مرض وقال الترمذي هذا حديث حسن وفي المصابيح ضعيف اور روایت ہی
حجاج بن عمرو انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوی یعنی پاون اوسکا یا لنگڑا ہوجاوی پس تحقیق ہوگیا حلال

یعنی جائز ہی اوسکو کہ ترک کری احرام کو اور پہر آوی اپنی وطن کی طرف اور لازم ہی اوسپر حج اگلی سال نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے اور دارمی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے ایک روایت مین یا بیمار ہو جاوی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہے اور مصابیح مین کہا بغوی نے کہ یہہ ضعیف ہی **ف** یا بیمار ہو یعنی جسکو حادث ہو بعد احرام کے کوئی مانع سوای احصار دشمن کے تو بہی جائز ہی ترک کرنا احرام کا یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوسپر کہ احصار یعنی رکنا بغیر دشمن کے بہی ہوتا ہی جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور یہہ ضعیف ہی یعنی سند بغوی کی ضعیف ہی پس اسکی سند ضعیف ہونے سے یہہ نہین لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بہی ضعیف ہو اور بر تقدیر تعارض کے ترجیح ہوگی حسن کہنی ترمذی کو اوپر ضعیف کہنی بغوی کے اور ایک نسخہ مین بعد لفظ حسن کے صحیح بہی ہی اور تورپشتی نے کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہی ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن یعمر دیلی سی کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہے حج عرفہ ہی یعنی بڑا رکن حج کا نویں تاریخ ذیحجہ کے وقوف عرفات کا ہی جسنے کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کی مین یعنی دسوین رات ذیحجہ کی مین پہلے طلوع ہونے فجر کے پس تحقیق پایا اوسنے حج دن منی کے تین ہین یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کہ جنکو ایام تشریق کہتے ہین ان تین دنون مین منا مین رہتے ہین اور رمی کرتے ہین پس جو شخص کہ جلدی کری ہی بیچ دو دن کے پس نہین گناہ اوسپر اور جو شخص کہ تاخیر کری پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یا حج یعنی حج فوت نہوا اور امن بیمار یا فساد سی اگر جماع نکیا پہلے وقوف کے اور حبسنے وقوف نکیا یعنی نہہر عرفات مین یہانتک کہ فجر ہو گئی واجب ہی اوسپر یہہ کہ نکل آوی احرام سی ساتھہ افعال عمری کے اور حرام ہی اوسپر ہمیشہ احرام باندہی رہنا سال آیندہ تک آور جو شخص جلدی کری الخ یعنی جو شخص کنکریان تینون مناروں پر بارہوین تاریخ پیچہے دوپہر کو مار کر چلا آیا مکہ مین پس نہین اوسپر کچہہ گناہ اور ساقط ہوا اوس سے تیرہوین رات کا رہنا اور کنکریان مارنی تیرہوین کی اور جو کوئی بارہوین تاریخ منارونکو کنکریان مار کر مناہی مین ٹہہرا رہا یہانتک کہ تیرہوین تاریخ بہی تینون مارونکو کنکریان مارین تو اوسپر بہی گناہ نہین یعنی دونو باتین برابر ہین جائز ہونے مین اگرچہ تاخیر افضل ہی بسبب کثرت عبادت کے اور آیا ہی کہ اہل جاہلیت دو فریق تہے بعضی تعجیل کو گناہ جانتے تہے اور بعضے تاخیر کو پس یہہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل اور تاخیر دونو برابر ہین اور کسی مین گناہ نہین ع ح

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

باب ہی بیچ بیان حرمت حرم مکہ کی محفوظ رکہی اوسکو اللہ تعالیٰ آفات سی **ف** حرم کہتے ہین اوس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکے کے ہی بسبب تعظیم کعبہ کی حرم کو بہی اللہ تعالیٰ نے معظم و مکرم کیا ہی اور حرم اوسکا نام اسلیے ہوا کہ بسبب بزرگی اوسکی کے حرام کی ہین اللہ تعالیٰ نے اوس مین بہت سی چیزین کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہہ اور سبب حرم ہونیکا بعضون نے یہہ کہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین بہیجا تو وہ ڈرتے تہے شیاطین سے کہ ہلاک نکر ڈالین مجکو پس بہیجا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو تا نگہبانی اونکی کرین پس ہمان ہمان حدین حرم کی ہین وہان فرشتے کہڑے ہوے ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہہ کہڑے رہنے فرشتون کی تہی وہ حرم ہوئی اور بعضون نے کہا کہ جب حجر اسود کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وقت بنانے کعبہ کے رکہا روشن ہو گئی اوس سے زمین ہر طرف سی پس جتنی زمین روشن ہوی بسبب روشنی حجر اسود کے وہ حرم ہوئی اور حدون حرم کی اوپر مناری بنی ہوی ہین علامت کی یہ ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کو نہین ہین ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ
وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ
فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ رواية ہے ابن عباس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کہ نہین ہے ہجرۃ ولیکن جہاد اور نیت خالص کرنی عمل مین باقی ہے اور جسوقت کہ بلائے جاؤ جہاد کے
لیے یعنی حکم کرے امام جہاد کے لیے نکلنے کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کے کہ تحقیق یہہ شہر یعنی سارے مکہ مین حرم حرام کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے یعنی حرام کیے
لوگون پر جنگ کرنی اوسکی اور واجب کی اونپر تعظیم اوسکی اوسدنسے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم سے ہے پس وہ حرام کیا گیا ہے ساتھہ
حرمت اللہ تعالیٰ کی قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہین حلال ہوا قتال اوس مین کسیکے لیے پہلے مجھسے اور نہین حلال ہوا قتال میرے لیے مگر ایک
ساعت دن سے یعنی دن فتح مکہ کے پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتھہ حرمت اللہ کے روز قیامت تک یعنی پہلے فتحہ تک کاٹا
جاوے درخت خاردار اوسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اوس سے اور نہ بھگایا جاوے شکار اوسکا یعنی نہ متعرض ہو اوس سے ساتھہ شکار کرنے اور وحشت دلانے
اور برانگیختہ کرنیکے اور نہ اوٹھایا جاوے لقطہ اوسکا مگر جو شخص کہ تعریف کرے اوسکو یعنی اوسکو جائز ہے اوٹھانا اوسکا اور نہ کاٹی جاوے گھانس اوسکی پس کہا عباس
نے یا رسول اللہ مگر اذخر یعنی اذخر کہ نام ایک گھانس کا ہے اوسکی اجازت دیجیے اسلیے کہ وہ واسطے لہارون اور سنارون اونکی کے ہے یعنی اونکو احتیاج پڑتی
ہے اسکے بیچ کلانی لوہے اور سونے چاندی کی اور واسطے گھرون اونکی کے یعنی گھرون کی چھتون مین کام آتی ہے پس فرمایا مگر اذخر یعنی اوسکو اوکھاڑو تو
جائز ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہ کے یہہ ہے کہ نہ کاٹا جاوے درخت اوسکا اور نہ اوٹھاوے گری چیز اوسکی مگر تلاشر
کرنیوالا ف نہین ہجرۃ الخ یعنی جب حضرت ہجرۃ کر کے مکے سے مدینہ کو تشریف لائے تو ہجرۃ فرض تھی اوسپر کیونکہ استطاعت رکھتا تھا پھر جب مکہ فتح
ہوا تو منقطع ہوی ہجرت کہ فرض تھی اسلیے کہ مکہ دار الحرب تھا پس نہین حاصل ہوتا اب بسبب ہجرت کے وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن
حاصل ہوتا ہے اجر بسبب جہاد کے اور اچھی نیت کے اور باقی ہے قیامت تک وہ ہجرت کہ ہوتی ہے واسطے محافظت دین کے اور احکام اسلام کے اور نہ کاٹا جاوے
درخت خاردار اوسکا چہ جائیکہ ایسا درخت اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جو کوئی کاٹے گھانس حرم کی یا درخت اوسکا کہ مملوک نہین اور آپ سے اوگا ہو اوسپر
لازم ہوتی ہے قیمت اوسکی مگر خشک گھانس کے کاٹنے مین قیمت نہین دینی آتی لیکن کاٹنا اوسکا بھی درست نہین اور چرانی بھی نجاوے گھانس حرم کی
مگر اذخر کہ اوسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہے اور کماۃ یعنی کھنبی بھی مستثنی ہے اسلیے کہ نباتات سے نہین ہے اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہے چرانا جانور دنکا
حرم کی گھانس مین اور لقطہ اوس چیز کو کہتے ہین کہ پڑی پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہو نہ حکم اوسکا غیر حرم مین یہہ ہے کہ تعریف کرے یعنی لوگون
کو مجمع مین کہتا پھرے کہ کسی کی چیز ہمنے پائی ہے پھر اگر مالک ملے اور یہہ فقیر ہو تو اپنے کام مین لاوے اور اگر غنی ہو تو بعد دینے کے بعد ازان اگر مالک آجاوے
تو اوسکو قیمتا اوسکی دیوے اور حرم کی لقطہ مین نہین ہے مگر تعریف جیسا کہ اس حدیث مین فرمایا یہانتک کہ مالک ملے پس خرچ نکرے اوسکو اور
نہ تصدق کرے اور نہ مالک ہوتا ہے اور یہہ مذہب شافعی کا ہے اور اکثر علما نے فرق نہین کیا ہے درمیان
لقطہ حرم اور غیر اوسکی کے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور دلیل انکی اور حدیثین ہین کہ مطلق آئی ہین چنانچہ باب لقطہ کے مین آوینگی
انشاء اللہ تعالیٰ اور معنی اس حدیث کے اونکے نزدیک یہہ ہین کہ ایک برس کامل تک مکے مین بھی تعریف کرے جیسے کہ اور جاہ کرتی ہین اور مخصوص ساتھہ
ایام موسم کے نہین ہے حاصل یہہ کہ اسطرح اسید فرمایا کہ کوئی وہم یہہ نہ لیجاوے کہ وہان تعریف مخصوص ایام موسم ہی پر ہے واللہ اعلم ح ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

جابر سے کہ کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں حلال اسکو کسی کے تم مین سے یہہ کہ اوٹھاوے مکہ مین ہتیار نقل کی یہہ مسلم **ف** یعنی ہتیار اوٹھانا مکہ مین بدون ضرورۃ کے نہین درست یہہ قول جمہور علما کا ہی اور حسن نے کہا کہ مطلق ہتیار اوٹھانا مکہ مین مکروہ ہی یعنی خواہ بضرورت ہو خواہ بلا ضرورت

ع **وَعَنْ** انسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِہِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَہٗ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَۃِ فَقَالَ اقْتُلُوْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی مکہ مین دن فتح مکہ کی اور اونکے سر مبارک پر تھا خود پس جبکہ اوتارا اوسکو آیا ایک شخص یعنی فضل بن عبید اور کہا کہ تحقیق ابن خطل پکڑی ہوی ہی پردی کعبہ کی فرمایا مار ڈال وسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف کہا طیبی نے حضرت جو خود پہنی ہوی ہو مکہ مین داخل ہوی اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکہ مین بغیر احرام کی جائز ہی اوسکو کہ نہ ارادہ رکھتا ہو نسک یعنی حج یا عمرہ کا اور یہہ صحیح قول شافعی کا ہی اور شمنی نے کہا کہ دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تجاوز کرو میقات سے بغیر احرام کی اور یہہ بھی ہی کہ احرام واسطے تعظیم اوس جگہ کی پس سیاہ ہی حق کرنیوالا اور عمرہ کرنے والا اور غیر انکا اور حضرت جو بغیر احرام کی داخل ہوی دن فتح مکہ کی تو حلال ہو گیا تھا حضرت کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کی جیسا کہ سمجھا جاتا ہی اسحدیث سے انہا لم تحل لاحد قبلی الخ اور مار ڈال اوسکو کہا طیبی نے کہ مرتد ہو گیا تھا ابن خطل اور مار ڈالا تھا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تھا اوسکی اور ایک لڑکی گانے والی ہجو کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام انکے اور احکام اسلام کے پس حکم کیا اوسکے مارڈالنے کا اس سے مالک اور شافعی رح دلیل پکڑتے ہین اسپر کہ جائز ہی قائم کرنا حدون اور قصاص کا بیچ حرم مکہ کی اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہہ جائز نہین وہ کہتے ہین کہ اوسکو مارا بسبب مرتد ہونے کے اور مانا کہ اگر قتل قصاص ہی کو لیے کیا تو حمل کرین گے اسپر کہ قتل اوسکو بیچ ساعت مباح ہونے حرم کی ہوا ہو ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی یعنی مکہ مین دن فتح مکہ کی بغیر احرام کی اور اوپر تھی پگڑی سیاہ نقل کی یہہ مسلم **ف** ظاہر اسیہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت خود پہنی ہوی ہونگے اور اوسپر عمامہ بلند ہا ہوگا اور احرام نہ باندھنے کی تقریر ابھی گذر چکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے پہننا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہی ع ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ جَیْشُ الْکَعْبَۃَ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ وَفِیْہِمْ اَسْوَاقُہُمْ وَمَنْ لَیْسَ مِنْہُمْ قَالَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنے کعبہ کا پس جسوقت کہ پہونچیگا بیچ میدان ایک زمین کے ہنسایا جاویگا ساتھہ اول اپنی کے اور آخر اپنی کے یعنی سبکے سب ہنسائی جاوینگے کہا مینے یا رسول اللہ کسطرح سے ہنسایا جاویگا ساتھہ اول اپنی کے اور آخر اپنی کے اور اون مین ہونگے بازاری اونکے اور وہ شخص کہ نہین انمین سے یعنی کفر مین اور بیچ قصد خراب کرنے کعبہ کے شریک اونکے نہین ہونگے بلکہ ضعیف اور قیدی اونکے ہونگے فرمایا ہنسائی جاوینگے ساتھہ اول اپنی کے اور آخر اپنے کے پھر اوٹھائی جاوینگے اپنی نیتون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** یہہ خبر دی ہی حضرت نے آخری زمانیکے حال کی کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین یہہ لشکر بادشاہ مصر کا کہ نام اوسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا کہ ہنسائی جاوینگے الخ یعنی وہ ہنسائی جاوینگے پس داخل ہونگے اون مین یہہ بھی اگرچہ قصد انکا اونکا سا نہین ہونیکا اسلیے کہ انہون نے بڑھائی بہیڑ اونکے اور مدد کی اونکی فساد اونکی پر پھر اوٹھائی جاوینگے سب اپنی نیتون پر کہ جو نیت اسلام کی رکھتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکھتا ہوگا دوزخی ہوگا **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چھوٹی اور پتلی کا حبشیون مین سے

Marfat.com

نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مقدر یون ہی کہ خرابی کعبہ کی حبشی کی ہاتھہ ہوگی اور یہہ جای عبرۃ ہی کہ کعبہ باوجود اس قدر عظمت کے ایک حقیر آدمی کے ہاتھہ سے خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ بقا اور آبادی عالم کی متعلق ہی ساتھہ وجود اس خانہ مبارک کے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون خراب کرنیوالی کعبہ کی کو ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ پہڈا اور کہاڑیگا خانہ کعبہ کو پتھر پتھر نقل کی یہہ بخاری نے ف افحج ساتھہ تقدیم حا کی جیم پر اوسکو کہتے ہین کہ نیچے اوسکے آپس مین نزدیک ہون اور ایڑیان اور پنڈلیان دور دور ع عَلَى اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہی اوس مین نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف بند کرنا الخ یعنی خریدی غلہ گرانی مین اس نیت سے کہ جب بہت گران ہوگا تو بیچونگا یہہ حرام ہی ہر شہر مین اور حرم مین اشد حرام ہی جیسا کہ فرمایا کجروی ہی یعنی میل کرنا ہی حق سے طرف باطل کی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ع مسئلہ مکروہ ہی احتکار یعنی بند کر رکھنا قوت آدمیون اور جانورون کی کا نیت مذکورہ ہی اوس شہر مین کہ ضرر کری شہر والونکو یلتقی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مکے کے یعنی جبکہ رخصت ہوتی وہان سے دن فتح مکے کی کیا خوب شہر ہی تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میری اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتی مجکو تجھین سے نہ رہتا مین کہین سوای تیری نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کے ف یہہ دلیل ہی جمہور کی اسپر کہ مکہ افضل ہی مدینہ سے اور امام مالک کی نزدیک مدینہ افضل ہی مکہ سے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبداللہ بیٹے عدی بیٹے حمراء کے سے کہ کہا دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑے اوپر حزورہ کے پس فرمایا قسم ہی اللہ کی تحقیق تو البتہ بہترین زمین خدا کا ہی اور بہت محبوب زمین خدا کی طرف خدا کی اور اگر نہ نکالا جاتا مین تجھسے نہ نکلتا مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حزورہ نام ایک جگہہ کا ہی مکہ مین وہان حضرت نے کہڑے ہوکر مکے کو خطاب کرکر فرمایا قسم اللہ کی الخ اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ لائق ہی مومن کو یہہ کہ نہ نکلے مکے سے مگر جبکہ نکالا جاوے اوس سے حقیقۃً یا حکماً اور حکما سے مراد ہی ضرورت دینی یا دنیوی اور اسلیے کہا گیا ہی کہ داخل ہونا مکے مین سعادت ہی اور نکلنا اوس سے شقاوت ع اس مسئلہ مین جو علما نے اختلاف کیا ہی ملا علی رح نے اس حدیث کی شرح مین خوب تفصیل سے اسکو ذکر کیا ہی اور در مختار مین لکھا ہی کہ نہین مکروہ ہے مجاورت مکے اور مدینہ کی یعنی رہنا ان مین اوسکے لیے کہ اعتماد رکھتا ہو اپنے نفس پر یعنی جانتا ہو کہ مجھسے گناہ نہین ہونیکا تو وہان ہی والا نہ رہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ اِئْذَنْ لِّيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِاِمْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم فیھا فقولوا لہ ان اللہ قد اذن لرسولہ ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیھا ساعۃ من نھار وقد عادت حرمتھا الیوم کحرمتھا بالامس ولیبلغ الشاھد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو قال قال انا اعلم بذلک منک یا ابا شریح ان الحرم لا یعید عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربۃ متفق علیہ وفی الجہادی الحربۃ الجنایۃ روایت ہی ابی شریح عدویسی یہہ کہ اونہون نی کہا واسطی عمرو بن سعید کی اس حال مین کہ وہ بہیجتا تہا لشکر طرف مکہ کی۔ وانگی دی واسطی میری ای امیر لشکرون مین اور تیری ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگلی دن فتح مکہ کی سنا اوسکو کانون میری نی اور یاد رکہا اوسکو دل میری نی اور دیکہا اوسکو آنکہون میری نی جسوقت کہ فرمایا اوسکو تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اوسپر پہر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہی اوسکو اللہ نی اور نہین بزرگی دی اوسکو لوگون نی پس نہین حلال واسطی اوس شخص کی کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ اور دن آخرت کی یہہ کہ خونریزی کری اوس مین یعنی اگرچہ لائق قتل کی ہو اور جو کہ لائق قتل کی نہوا وسکو ہر جگہہ قتل کرنا حرام ہی خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹی اوس مین درخت پس اگر کوئی رخصت ڈہونڈی بسبب لڑنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مین پس کہو واسطی اوسکی تحقیق اللہ نی اذن دیا واسطی رسول اپنی کی اور نہین اذن دیا تمکو اور رسول اسکی نہین کہ اذن دیا واسطی میری اوس مین ایکساعت دن مین سی اور ہوگئی تعظیم اوسکی آج کی دن یعنی دن خطبہ مذکورہ فرمانیکی مانند تعظیم اوسکی کے بیچ کل گذری ہوئی کی یعنی سوای ساعت مذکورہ کی اور چاہیی کہ پہونچاوی حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطی ابی شریح کی کیا جواب دیا تجکو عمرو نی کہا ابو شریح نی کہ کہا عمرو نی مین خوب جانتا ہون اسکو یعنی اسحدیث کو تجسوای ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بہاگنی والی کو ساتہہ خون کی اور نہ بہاگنی والی کو ساتہہ تقصیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ بخاری کی معنی خربۃ کی قصور کی ہین **ف** عمرو بن سعید حاکم تہا مدینہ کا عبد الملک بن مروان کی طرف سی پس وہ بشکر بہیجتا تہا طرف مکہ کی واسطی قتل کرنی عبد اللہ بن زبیر کی اوسکو ابو شریح صحابی نی کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہگار کو کہ خروج کری خلیفہ پر یعنی اسکی گمان مین عبد الملک خلیفہ برحق تہا اوسپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نی حال آنکہ وہ خلیفہ باطل تہا اور نہ بہاگنی والی کو ساتہہ خون کی یعنی جو کوئی کسیکا خون کر کر حرم مین چلا آوی تو حرم اوسکو بہی پناہ نہین دیتی اور نہ بہاگنی والی کو ساتہہ تقصیر کی یعنی اگر کوئی فساد دین مین کری یا اور کوئی قصور کری جیسیکہ مال کسیکا تلف کری یا حق کسیکا ضائع کری اور پہر حرم مین بہاگ کر چلا آوی بدلہ اوسکا اوس سی ساقط نہین ہونی کا حاصل یہہ کہ عبد اللہ بن زبیر گنہگار ہی کہ طاعت امام سی نکل گیا ہو اگر حرم سی نکل آویگا وہان سزا اوسکو دونگا اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی مین اوسکو مارینگا

ح ۱۰ ع وعن عیاش بن ابی ربیعۃ المخزومی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال ھذہ الامۃ بخیر ما عظموا ھذہ الحرمۃ حق تعظیمھا فاذا ضیعوا ذلک ھلکوا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہینگی یہہ امت ساتہہ بہلائیکی جب تک کہ تعظیم کرینگی اس حرمت کی یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکی کے حق تعظیم اوسکی کا اور جسوقت کہ ضائع کرینگی اس تعظیم کو ہلاک ہو جاوینگی نقل کی یہہ ابن ماجہ

ف اس مین کچہہ مسائل کہ متعلق حج کی ہین لکہی جاتی ہین حج غنی کا افضل ہے حج فقیر کو سی اور حج فرض اولی ہی فرمان برداری والدین کی سی بخلاف حج نفل کی کہ اس سی فرمان برداری والدین کی افضل ہے اور بنا ناسزا کا فضل ہی حج نفل سی اور اختلاف کیا گیا ہی صدقہ مین یعنی صدقہ افضل ہی یا حج نفل نزاز یہ مین ترجیح دی ہی افضلیت حج کو اسلیئے کہ اوسمین مال بہی خرچ ہوتا ہی اور مشقت بدن کی بہی ہوتی ہی اور وقوف جمعہ کو زیادتی ہی شرف حجون پر اور مغفرت کی جاتی ہی اس مین ہر شخص کے بلا واسطہ اور اسمین اختلاف ہی کہ حج سی بڑی گناہ بہی جہڑتی ہین یا نہین بعضون نی کہا کہ ہان جہڑتی ہین جیسی حربی مسلمان ہوتا ہی تو اوسکی سب گناہ جہڑتی ہین اور بعضون نی کہا کہ اللہ تعالی کی گناہ جہڑتی ہین اور بندونکی حق نہین معاف ہوتی جیسی دی مسلمان ہوتا ہی تو اللہ تعالی کی گناہ

Marfat.com

معاف ہوتی ہین نہ بندون کی اور کہا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ بڑی گناہونکو نہین جہاڑتی ہی مگر توبہ اور نہین کوئی قائل ہی
ساتھہ ساقط ہونی دین کی اگرچہ حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز اور زکوۃ کی مگر ہان گناہ دیر کرا ادا کرنی قرض کا اور تاخیر کرنی نماز کا اور مانند
انکی کا ساقط ہو جاتا ہی اور جو کہ بہڑنی گناہ کی قائل ہوی ہین مراد اونکی یہی ہی اور مستحب ہے داخل ہونا کعبہ مین جبکہ نہو ایذا اوسکو یا اور کو اور نہین
جائز خریدنا کعبہ کی غلاف اور پردیکا نہی شیعہ سی بلکہ لیوی تو امام سی لیوی یا اوسکی نائب سی اور جائز ہی اوسکو پہننا اونکا اگرچہ جنبی ہو یا حائض ہو
اور اگر کہین سے کوئی کسیکو قتل کر کر حرم مین آن بیٹہی تو اوسکو قتل نکری جبتک کہ وہان سی باہر نہ نکلی مگر جبکہ حرم ہی مین قتل کری تو قاتل کو وہان
مارنا جائز ہی اور اگر قتل کری خانہ کعبہ مین تو اوسمین قتل نہ کیا جاوی اور مکروہ ہی استنجا کرنا آب زمزم سی نہ نہانا اور مکہ افضل ہی مدینہ سی مگر جسر
قطعہ زمین پر کہ لگی ہین اعضا علیہ الصلوۃ والسلام کی یعنی دفن کیی گئی ہین اوسپر وہ مطلق افضل ہی حتی کہ کعبہ سی اور عرش و کرسی سی بہی اور زیارت
حضرت کی قبر کی مستحب ہی بلکہ بعضون نے کہا ہی کہ واجب ہی اوسکی لیی کہ فراغت رکہتا ہو اور حج پہلی کری زیارت سی اگر حج فرض ہو اور نفل ہو
تو اختیار رکہتا ہی چاہی حج پہلی کری چاہی زیارت جبتک کہ نہ گذری مدینہ پر سی اور اگر مدینہ پر سی گذری تو پہلی حضرت کی زیارت ہی کری بالضرور
اوچاہیی کہ نیت کری ساتہہ زیارت حضرت کی مسجد کی بہی اسلیی کہ فرمایا ہی حضرت نے کہ نماز اوس مین بہتر ہی ہزار نمازون سی بیچ غیر اوسکی کے
سوای مسجد حرام کی یعنی اوسمین لاکہہ نمازونکا ثواب ہوتا ہی اور اسیطرح اور عبادتونکا بہی ثواب وہان زیادہ ہوتا ہی یہہ مسائل درمختار مین سے
لکہی گئی پہر چاہا مینے کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری اوسکی ایک جا لکہون اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثون کی فائدون مین متفرق لکہی جا چکی ہین
مگر ایک جای اکہٹی لکہنے مین عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی پس اس عرصہ مین رسالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحق صاحب زادہ اللہ شرفا کا
کہ اسمین مسائل ضروری حج کی معتبر کتابون سی بہت اچہی ترتیب سی لکہی ہین اس عاجز کی ہاتہہ لگ گیا اوسکو ہندی زبان مین کر کر ایک فصل مین لکہتا ہون

فصل جاننا چاہیی کہ جو کوئی ارادہ حج کا کری اوسکو چاہیی کہ اوّل تو نیت درست کری کہ محض اللہ کی رضامندی اور ادای فرض کا ارادہ کری کچہہ
خیال نام نمود کا نہو والا سب محنت برباد جاویگی پہر اگر یہہ ہندوستان کا رہنے والا ہی تو جب جہاز مین بیٹہہ کر طرف مکہ معظمہ کی جانی لگی بمحاذی
یلملم سی احرام باندہی اور باندہنا احرام کا چار طرح پر ہی اوّل فقط احرام حج کا باندہنا کہ اوسکو افراد کہتے ہین دوسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہی اور پہر مکہ
معظمہ مین پہونچکر افعال عمرہ کی حج کی مہینون مین کر کر احرام سی نکل آوی پہر احرام باندہکر حج ادا کری اس قسم کو تمتع کہتے ہین تیسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہی
غیر مہینون حج کی مین اور افعال عمرہ کی کر کر احرام سی نکل آوی چوتہی یہہ کہ میقات پر یا محاذی اوسکی پہونچکر احرام حج اور عمرہ کا ساتہہ باندہی پس اس
صورت مین مکہ شریف مین پہونچکر افعال عمرہ کی بجا لاوی اور احرام سی نہ نکلی جبکہ ایام حج کی آوین افعال حج کی کر کر احرام سی نکلی اسکو قران کہتے ہین اور یہہ امام اعظم رح
کی نزدیک افراد و تمتع سی بہتر ہی پس جب ارادہ احرام باندہنے کا کری تو مستحب ہے کہ ناخن ہاتہہ پاؤنکا اور بال بغلون اور زیر ناف کی دور کری اور لبین بنوادی
اور اگر عادت سر منڈانیکی ہو تو سر بہی منڈوادی والا کنگہی کری اور اگر بیوی یا لونڈی ساتہہ ہووی تو صحبت کری پہر وضو کری یا نہاوی اور نہانا افضل
ہی اور باندہی لنگ اور اوڑہی چادر نئی اور سفید اور یہہ افضل ہی اور اگر دونو دہوئی ہوئی ہون یا پہنی ایک کپڑا کہ اوس سے ستر ڈہنک جاوی تو بہی جائز
ہی اور خوشبو لگادی اور پڑہی دو رکعتین پہر اگر ارادہ قران کا رکہتا ہی تو یون کہی اللھم انی اریدالحج والعمرۃ فیسرہما لی وتقبلہما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کری
تو یون کہی اللھم انی اریدالعمرۃ فیسرہا لی وتقبلہا منی اور اگر ارادہ افراد کا کری تو یون کہی اللھم انی اریدالحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سے
کری تو بہی کافی ہی پہر لبیک کہی پس جب لبیک کہی بہ نیت حج یا عمرہ کی تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کے یہہ ہین لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان
الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک ان الفاظ سی کم نہ کہی اور زیادہ کہنا جائز ہی چنانچہ یہہ الفاظ بہی منقول ہین لبیک سعدیک والخیر بیدیک لبیک

والرغبار الیک والعمل لبیک لبیک الہ الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سے کہتا رہے خصوصًا بعد نماز کے خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کے اور وقت ملنے کے قافلہ سے اور وقت چڑھنے کی بلندی پر اور وقت اوترنیکے بلندی سے جنگل مین غرض کہ اس سفر کو حکم نماز کا ہے جیسے کہ نماز مین وقت انتقالات کے تکبیر کہتے ہین ایسی ہے اس سفر مین وقت اوترنے چڑھنے کے بلندی و پستی سے لبیک کو ورد زبان کرے اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہے کہ کتنی چیزون سے پرہیز کرے سیا ہوا کپڑا نہ پہنے مانند کرتہ اور انگرکھا اور جامہ اور فرغل اور جبہ اور قبا اور پائجامہ اور بارانی اور موزہ اور دستانہ اور ٹوپی اور مانند انکی کے اور مراد پہننے سے اوسطرح کا پہننا ہے کہ جسطرح عادت ہے اوسکی کی اگر خلاف عادت پہنے تو کچھ مضائقہ نہین مثلاً کرتی یا پائجامہ کو بدنمین نہ پہنے اور اگر اونکو اوڑھ لے یا بطور لنگ کے باندھے تو مضائقہ نہین اور محرم نہ پہنے کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سے مانند زعفرانی اور کسنبھی اور مانند انکی کے لیکن دھویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہے اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزین کہ باعث جماع کی ہین نکرے مانند بوسہ لینے اور ہاتھ لگانے کے شہوت سے اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کے نکرے اور فسق و فجور نکرے اور کسی سے جنگ و جدل نکرے اور شکار صحرائی وحشی نکرے حتی کہ اشارہ بھی نکرے شکار کی طرف اور نہ بتاوے اوسکو اور نہ مدد کرے شکار کرنیوالے کی اور شکار دریائی مانند مچھلی کے درست ہے اور استعمال خوشبو کا نکرے اور ناخن اور بال سر اور داڑھی کو بلکہ تمام بدن کے دور نکرے نہ منڈاوے اور نہ کتراوے اور نہ اوکھیڑے اور بال سر و داڑھی کے خطمی وغیرہ سے نہ دھووے اور جائز ہے محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام مین اور گھر کے اور کجاوے کے سایہ مین بیٹھنا اور باندھنا ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن سے اور سر کسی چیز سے نہ ڈھانکے اور جون نہ مارے اوسکو مارنا کتنے ایک جانورونکا حالت احرام مین جائز ہے نہ دم واجب ہوتا ہے اور نہ صدقہ وہ یہہ ہین کوا اور چیل اور سانپ اور بچھو اور چوہا اور چھپکلی اور کچھوا اور بھیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ اور مکھی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بھڑ اور پسو اور سہ اور مچھر اور درندہ حملہ کرنیوالا اور اور جانور موذی اور فرائض حج کے چار ہین اول احرام دوسرے وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت اوسکا بعد زوال سے فجر عید الضحی تک ہے اور تیسرے طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحی کے کرنا بہتر ہے اور ایام نحر سے تاخیر کرنے مین دم لازم آتا ہے اور چوتھے ترتیب ان افعال مین یعنی اول احرام باندھے اور بعد ازان وقوف عرفہ کرے اور بعد ازان طواف الزیارۃ اگر ایک بھی انمین سے فوت ہوگا حج نہین ہونیکا اور واجبات حج کے یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنے درمیان صفا اور مروہ کے اور کنکریان مارنی منارونپر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکہ کا رہنے والا نہو اور سر منڈانا یا بال کتروانے اور احرام میقات سے باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعضون نے اسکو سنت کہا ہے اور طواف شروع کرنا دائین طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈھانکنا اور سعی درمیان صفا اور مروی کے صفا پر سے شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروی کی پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکی کا قارن اور متمتع کو اور بعد ہر سات شوط کے دو رکعتین پڑھنین اور ترتیب درمیان رمی اور حلق اور ذبح کی اسطرح کہ اول رمی کرے پھر ذبح پھر حلق پھر طواف زیارت کرے اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم کے طواف کے اندر آجاوے اور سعی درمیان صفا اور مروی کے بعد طواف کی کرنی اور حلق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزین کہ اونکے ترک سے دم لازم آوے وہ بھی واجب ہین اور سوای انکے سنتین اور آداب اور مستحبات ہین اور دم عبارت ہے جانور ذبح کرنے سے خواہ اونٹ ہو یا گائے یا بکری یا مانند انکے اور بکری اور مانند اسکی ہر جگہ کفایت کرتی ہے مگر جبکہ طواف الزیارت کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو ان مین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائے اور اپنی ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سے کھانا مستحب ہے اور سوای انکے مین سے اسکو کھانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سے عاجز ہو تو اوسپر دس روزے لازم ہین تین روزے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہے کہ اخیر روزہ دن عرفہ کے واقع ہو اور سات روزے بعد از فراغ حج کے گھر کے مین رکھے اور اگر پہلے سر منڈانے کے ہدی پر قادر ہو تو اوسپر ہدی ہی لازم

اوسوقت روزہ بدل نہین ہونیکا اور جبوقت ارادہ کرے مین جانیکا کرے تو نہاوے اور یہہ مستحب ہے اور جانب بلندی مکہ معظمہ سے کدیٰنہ علیا ہو داخل ہووے
اور دنکو جانا مکہ مین بہتر ہے انکی جاوے اور جب شہر مین داخل ہووے تو اول مسجد الحرام مین جاوے بعد کہنے اسباب کے جہان رکھنا منظور ہو اور بہتر اور مستحب ہے کہ وقت داخل ہونے
مسجد الحرام کے لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کے سے کہ اوسکو باب السلام بہی کہتے ہین مسجد مین جاوے اس حال سے کہ متواضع اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل جاوے اپنے کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ
کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہو جب بیت اللہ کو دیکہے تو تکبیر و تہلیل کہے اور جب مسجد حرام مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور
منفرد غیر مکی کو لیے سنت ہے بجالاوے اسطرح کہ اول مونہہ حجر اسود کی طرف کرکر تکبیر و تہلیل کہے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور وقت بوسہ دینے کے دونو ہاتہہ
اوٹہاوے جیسیکہ وقت تکبیر تحریمہ کے اوٹہاتے ہین اور بوسہ دینا اوس صورت مین ہے کہ کسیکو ایذا نہو پس اگر بسبب ازدحام کے بوسہ ندے سکے تو ہاتہہ لگاکر ہاتہہ
کو چومے اور اگر یہہ بہی نکر سکے تو لکڑی کو لگاکر چومے اور اگر یہہ بہی نکر سکے تو دونو ہتیلیون سے اشارہ کرکر انکو چومے اور تکبیر و تہلیل اور تحمید کرے اور درود
پڑہے اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ کعبہ کے پہرے اور طواف بہ ہیات اضطباع کرے یعنی چادر داہنی بغل کے نیچے سے
نکال کر بائین مونڈہے پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کے طواف کرے اور اول تین پہیرون مین رمل بہی کرے یعنی جلد چلے مونڈہے ہلاکر اور سینہ نکالکر
جیسے بانکے چلتے ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذرے اوسیطرح کرے کہ جو پہلے کیا تہا یعنی بوسہ وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑہے اور طواف کو ختم بہی حجر اسود کے بوسہ
دینے پر کرے اور رکن یمانی کو کہ سامنے حجر اسود کے ہے بوسہ ندے بلکہ ہاتہہ ہی لگاوے بعد ازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک
واجب ہے اور یہہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے پڑہے اور اگر بسبب ازدحام کے وہان نہ پڑہ سکے تو مسجد مین جہان چاہے وہان پڑہے اور اول
رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے قل یا پڑہے اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہ زمزم پر جاکر پانی پیٹ بہر کر
پیوے اور پہر مقام ملتزم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و تہلیل اور درود پہر پڑہے اور مفرد کو بہتر ہے کہ بعد طواف زیارت کے سعی درمیان صفا
اور مروہ کرے اور اگر بعد طواف قدوم کے کرے تو بہی جائز ہے پس مسجد الحرام سے باہر نکلکر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر
پڑے اور بیت اللہ کی طرف مونہہ کرے اور ہاتہہ اوٹہاوے دعا کرے اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑہے اور جو چاہے دعا کرے پہر طرف مروہ کے اوترے
اپنی چال اور جب بطن وادی مین پہونچے تو میل اخضر سے میل دوسرے تک جلد چلے اور پہر اپنی چال مروہ پر چڑہے اور داہنے قبلہ کے کترا ہوکر جیسے تکبیر وغیرہ
صفا پر کی تہی مروہ پر بہی کرے اسیطرح سات بار آمد و رفت کرے شروع صفا سے کرے اور ختم مروہ پر اور شرط سعی کی یہہ ہے کہ بعد طواف کے ہو اگر پہلے
طواف سے سعی کی پہر کرنا سعی کا لازم ہے اور طہارت اس سعی کے لیے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے لیے شرط نہین ہے لیکن اولیٰ ہے اور طواف
کے لیے طہارت ضرور ہے اور وقت طواف اور سعی کے نیکی بات کرنی مکروہ ہے اور جب سعی سے فارغ ہو پہر مسجد الحرام مین جاکر دو رکعت نماز پڑہے اور یہہ
بہتر ہے واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹہیرا رہے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرے اور ساتوین ذیحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑہتا ہے اوس مین بیان کرتا ہے
احکام حج کا مانند نکلنے کے طرف منا کے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح اور طواف اور رہنے کی منا مین وغیرذلک اوسکو سنے کہ
بہتر ہے اور اسیطرح روز عرفہ کے عرفات مین اور گیارہوین کو منا مین احکام حج کے خطبہ مین بیان ہوتے ہین اونکو بہی سنے پہر اگر احرام سے نکل آیا ہو تو اٹہوین
ذیحجہ کو احرام حج کا باندہ کر بعد طلوع آفتاب کے منا مین آوے اور اگر ظہر پڑہکر آوے تو بہی مضائقہ نہین اور رات کو منا مین رہے اور روز عرفہ کی نماز فجر کی
تاریکی مین پڑہکر طرف عرفات کے جاوے اور اگر آٹہوین تاریخ منا مین نہ آوے اور دن عرفہ کے عرفات کو جاوے تو بہی جائز ہے لیکن خلاف سنت ہے
اور عرفات مین جس جگہ کہ چاہے اوترے سوائے بطن عرنہ کے اور اوترنا نزدیک جبل عرفات کے افضل ہے اور اسدن بعد زوال کے نہاوے کہ سنت ہے اور
مین وقوف کرے کہ فرض ہے بدون اوسکے حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور ہمراہ امام کے بشرط احرام کی ظہر اور عصر کی جمع کرکے اور استغفار

Marfat.com

اور لبیک اور تہلیل اور تسبیح اور ثنا اور درود ساتھہ عاجزی اور تذلل اور اخلاص کے بہت پڑہی اور اپنی حاجت مانگی اور وقت غروب ہونے آفتاب کے ہمراہ امام
کے مزدلفہ مین آوی اور درمیان راہ مین استغفار اور لبیک اور حمد اور درود اور اوراد کا بہت پڑہتا ہی اور مزدلفہ مین آنکر ہمراہ امام کے نماز مغرب اور عشا کی
جمع کری اور رات کو وہین رہی کہ رات کو وہان رہنا واجب ہی اور مستحب ہی کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا مین مشغول رہی اور بیدار ہونے
فجر کی تاریکی مین نماز ادا کری اور پہر وقوف کری مزدلفہ مین جہان چاہی سوای وادی محسر کے بلکہ جب اوس وادی سی گذری تو جلد وہان سی گذری اور بعد فجر کی
وقوف کری روشنی ہونی تک اور بعد روشنی کی پہلے طلوع ہونی آفتاب کی منا کو روانہ ہو اور وہان پہونچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزی ماری اور جب اول
سنگریزی ماری تو لبیک موقوف کری پہر جانور ذبح کری پہر سر منڈاوی یا بال کتروادی بعد ازان مکہ مین آنکر طواف الزیارۃ کری اگر سعی پہلے کی ہی پس اسوقت حاجت
سعی کی نہین اور اگر پہلے سعی نہین کی ہی تو بعد طواف الزیارۃ کی سعی کری جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانیکے مستحب ہے کہ ناخن کتروادی اور لبین لیوادی
اور استرہ لیوی اور بعد سر منڈانیکے جو چیز کہ حرام ہوئی تہی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارۃ کے
حلال ہوینگی اور بعد طواف الزیارۃ کے منا مین آنکر رات کو رہی پہر ایام منا مین دنکو مکہ مین جاکر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہی اور راتکو منا مین رہے
اور دوسری دن نحر کی یعنی گیارویں کو تینون جمرات یعنی مارون پر رمی کری پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کی ہی اوسکو جمرہ اولی اور جمرہ ادنی کہتے ہین
اوسپر سات سنگریزی ماری اور بعد ازان اوس جمرہ پر کہ متصل اوسکی ہی اوسکو جمرہ وسطی کہتے ہین اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزی ماری اور وقت
مارنی ہر سنگریزی کی تکبیر کہتا رہی اور اسیطرح تیسری دن یعنی بارویں کو تینون جمرات پر سات سات سنگریزی ماری اور چوتہی دن یعنی تیرویں کو اگر وہان رہے
تو اوسپر رمی تینون جمرات کی لازم ہی اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارویں بارویں تیرویں مین بعد زوال کی ہی لیکن
تیرویں کو اگر پہلے زوال سی اور بعد طلوع ہونی فجر کے رمی کری تو جائز ہی اگرچہ سنون بعد زوال کی ہی اور گیارویں اور بارویں مین پہلے زوال سی
رمی کرنی جائز نہین اور مستحب ہی کہ سنگریزی چھوٹی ہون بہت بڑی نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سی سنگریزی نہ لیوی بلکہ مزدلفہ سی یا راہ مین سی
لیوی اور چٹکی مین پکڑ کر پھینکی اور وقت رمی کی فاصلہ جمرات سی کم پانچ ہاتھہ سی نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہین اور جو رمی کی بعد اوسکی رمی ہی یعنی رمی جمرۂ اولی
اور جمرۂ وسطی کی پیادہ پا کری اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی نہین یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اوسمین یکسان ہی اور نشیب نالے مین کہڑی ہو کر طرف
بلندی کی رمی کری اور اوسوقت منا دائین ہاتھہ کی طرف ہو اور کعبہ بائین ہاتھہ کیطرف اور اگر سنگریزی مارون سی دور پڑین تو درست نہین
مارون پر یا نزدیک پڑین اور سنگریزی دائین ہاتھہ سی پھینکی اور ہر سنگریزہ علیحدہ علیحدہ پھینکی اگر ایک ہی دفعہ سبکی سب ڈالدی جائز نہین اگر
ڈالیگا تو وہ ایک ہی کنکر پھینکنا گنا جاویگا بعد ان افعال کی وادی محصب مین آنکر ایک دو ساعت ٹہہر کر مکہ مین طواف الصدر کو لیی جاوی اگر
وہان سی آنا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹہہرنا منظور ہو تو وقت چلنی کی یہہ طواف کری اور یہہ طواف واجب ہی اور اس طواف مین رمل اور سعی نہین ہی
اور بعد طواف کی چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بہر کر پیوی کئی بار کر کر اور ہر بار نظر کعبہ کیطرف کرتا رہی اور وہ پانی مونہہ اور سر اور بدن پر بہی ملے
اور پہر طرف بیت اللہ کی آوی اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جاسکی تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دی اور سینہ اور مونہہ اپنا ملتزم سی لگاوی اور کعبہ کے
پردون کو پکڑ کر گریہ وزاری بہت سی کری اور اسوقت بہی ساتھہ تکبیر وتہلیل اور اوراد کا اشغال اور حمد وثنا کی مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالی سے
طلب کری اور مونہہ اپنا کعبہ کیطرف کر کر پچھلے پانون مسجد سی باہر نکلی اور جسطرف چاہی روانہ ہو اور عمرہ سنت ہی واجب نہین اور ایکسال مین مکرر ادا
ہوتا ہی اور وقت اوسکا تمام سال ہی مگر ایام حج مین مکروہ ہی غیر قارن کو اور ایام حج کی یہہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا
طواف ہی اور واجب اوس مین دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروی کی دوسری سر منڈانا یا بال کتروانی اور شرائط اور سنن اور آداب اوسکی وہی ہین

Marfat.com

ہو جو مین ہین اور احکام جنایات کے یہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کرے یا خضاب اپنے سر پر مہندی کا لگاوے یا استعمال زیت کا کرے یا پہنے کپڑا سیا ہوا تمام روز او مظرح کہ عادت ہے او سکی پہنے کی یا ڈھانکے اپنے سر کو تمام روز یا منڈاوے سر چوتھائی یا زیادہ اوس سے یا ایک بغل یا بال زیر ناف کو یا گردن کو یا ترشواوے ناخن دو تو ہاتھون کے یا دو تو ہاتھ پانو دن کی یا ایک ہاتھ پانو کی یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کرے یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پہرے یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کرے یا سر منڈاوے خارج حرم سے یا حالت احرام مین بوسہ لیوے بیوی کا یا چھوئے اوسکو ساتھ شہوت کے یا تاخیر کرے سر منڈانیکو یا طواف زیارت کو ایام نحر سے یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس ان سب صورتون مین دم واجب ہوتا ہے اور اگر تلبید کرے یعنی گوند وغیرہ سے بال سر کو جماوے یا قارن سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس اوسپر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈھانکے سر اپنا یا پہنے کپڑا سیا ہوا کم ایک روز سے یا منڈاوے کم چوتھائی سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے یا پانچ ترشواوے متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر بے وضو کرے یا ترک کرے رمی ایک منار یکی تینون منارون مین سے بعد دن نحر کے یا غیر اپنے کا سر مونڈے پس ان صورتون مین صدقہ واجب ہوتا ہے اور صدقہ آدھا صاع گیہون ہے یعنی دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے کپڑا سیا ہوا ساتھ عذر کے یا بیماری کے پس ان صورتون مین محرم پر لازم ہے کہ ایک چیز کرے تین چیزون مین سے ذبح کرے بکری یا چھ مسکینونکو تین صاع گیہون کے ہر مسکین کو آدھا آدھا صاع یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کرے یا بتاوے شکار کو یا اشارہ کرے اوسکی طرف پس اوسپر بدلہ لازم آتا ہے یعنی قیمت شکار کے ساتھ تشخیص دو عادلون کی بحسب قیمت اوس جگہ کی کہ شکار کیا ہے یا بحسب قیمت اوس موضع کے کہ قریب ہوا اوس سے اگر موضع شکار مین نہوا اوسکی قیمت پہر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اوسکی کے ہدی اگر آسکے اوس مین پس ذبح کرے اوسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے اوسکا غلہ اور دیوے ہر ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کھجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصداً کرنیوالا اور بھول کر کرنیوالا اور عالم اور جاہل اور برغبت کرنیوالا اور بجبر کرنیوالا یکسان ہین اور اگر محرم خالص خوشبوئی بہت سی کھاوے تو دم لازم آتا ہے اور سونگھنے خوشبوئی اور پھول خوشبودار اور میوہ خوشبودار کے سے محرم پر کچھ واجب نہین ہوتا مگر یہ افعال مکروہ ہین اور مارنے جون کے سے قدرے طعام تصدق کرے مانند ایک مٹھی کے اور یہ اوس صورت مین ہے کہ اپنے بدن سے یا سر سے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین مین سے پکڑ کر مارے کچھ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑے کو آفتاب مین ڈالے اس نیت سے کہ جوئین مر جاوین اور جوئین بہت مرین تو اوسپر لازم ہوتا ہے تصدق کرنا آدھا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونیکے لیے ڈالے اور نیت جوونکے مرنیکی نہو اور وہ مرین تو اوسپر کچھ لازم نہین ہوتا۔ الحمد للہ تمام ہوئے مسائل حج کے اب لکھے جاتے ہین دعائین حج کی **فصل** پڑھے وقت احرام کے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور اگر زیادہ اس سے کہے تو نہین مضائقہ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ اور پڑھے بعد احرام کے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اَحْرِمْ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَدَمِيْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهٗ عَلَى الْمُحْرِمِ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى اَدَاءِ الْعُمْرَةِ يا کہے عَلٰى اَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِيْنَ رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَاَرْضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَ اَللّٰهُمَّ قَدْ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعِظَامِيْ اور پڑھے وقت داخل ہونیکے حد حرم مین اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑھے جبکہ

Marfat.com

دیکھو مکہ کو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اور پڑھے وقت دیکھنے بیت اللہ کو اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّبِرًّا وَّمَھَابَۃً اور پڑھے وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ
جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا
دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور پڑھے جبکہ قریب ہو حجر اسود سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور پڑھے وقت ابتداء طواف کے
اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا بِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور پڑھے نزدیک دروازے
بیت اللہ کے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَھٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُکَ وَھٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اور نزدیک
رکن عراقی کے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَالشَّکِّ وَالْکُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَالْمَنْظَرِ
فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور پڑھے نزدیک میزاب کے یعنی پرنالہ کعبہ کے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ اَللّٰھُمَّ اسْقِنِیْ
بِکَاْسٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً لَّا اَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا اور پڑھے نزدیک رکن شامی کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا
وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ وَاَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ
اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اور پڑھے نزدیک رکن یمانی کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِکَ
مِنَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور پڑھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے رَبَّنَا اٰتِنَا آخر آیہ تک اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ
فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور
پڑھے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں ہی اور نزدیک ملتزم کے پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ مِنْ کُلِّ
سُوْءٍ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور پڑھے نزدیک چوکھٹ کعبہ کے اور وقت پکڑنے پردہ کعبہ کے یَا وَاحِدُ یَا مَاجِدُ
لَا تَزِلْ عَنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ اِلٰھِیْ وَقَفْتُ بِبَابِکَ وَالْتَزَمْتُ بِعُتْبَتِکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عِقَابَکَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ
وَجَسَدِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنْ سُجُوْدٍ غَیْرِکَ فَصُنْ وَجْھِیْ عَنْ مَّسْاَلَۃِ غَیْرِکَ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ اَعْتِقْ
رَقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ
عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی اور پڑھے بعد دو رکعتوں
طواف کے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ
ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور پڑھے وقت پینے پانی زمزم کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ
شِفَاءً مِّنْ کُلِّ سَقَمٍ وَارْزُقْنِی الْاِخْلَاصَ وَالْیَقِیْنَ وَالْمُعَافَاتَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور پڑھے جب چڑھے صفا پر اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ
مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا

Marfat.com

وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اور پڑھے درمیان صفا اور مروہ کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ
اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پڑھے دن عرفہ کے عرفات میں
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ
نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ
وَالْاُوْلٰی اور تو اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال دن عرفہ کے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ
صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ
وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا بِالْھُدٰی
وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ اَسْاَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا مبرگا اور پڑھے عرفہ کی رات میں دس کلمہ ہزار بار سُبْحَانَ
الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحَانَ
الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاءُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْھَوَاءِ رَوْحُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ
وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ اور پڑھے جبکہ دیکھے دیوارین مدینہ منورہ کی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِکَ
فَاجْعَلْہُ لِیْ وِقَایَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور پڑھے نزدیک دروازہ مدینہ کے رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ
وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا اور کہو نزدیک زیارت روضہ مبارک کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ
وَلَدِ اٰدَمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَرَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِکَ وَاَصْحَابِکَ الطَّاھِرِیْنَ
وَاَزْوَاجِکَ الطَّاھِرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ
وَغَفَلَ عَنْکَ الْغَافِلُوْنَ **بَابُ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ حَرَّسَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی** باب ہے بیچ بیان حرم یعنی گردی مدینہ کے
محفوظ رکھے اوسکو اللہ تعالیٰ **ف** حدیثین بیچ حرام ہونے مدینہ اور گردی اوسکی کے آئی ہین اور اختلاف کیا ہے علمانے اس مین ہماری نزدیک معنی
اوسکے حرام ہونیکے یہہ ہین کہ اوسکی تعظیم وتکریم کری نہ یہہ کہ وہ حرام ہے مانند مکے کے پس ہماری نزدیک حرام نہین درخت کاٹنے مدینہ اور گردی اوسکی کو
اور شکار کرنا اوس مین اور تینون امامونکے نزدیک یہہ چیزین حرام ہین وہان بی بغیر ضمان کے یعنی بدلہ نہین آتا ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ مَا کَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَامٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ
وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَھُمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ

Marfat.com

وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ۔ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا نہین لکھا ہی ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سوای قرآن کی اور اوس چیز کی کہ اس صحیفہ مین ہی کہا حضرت علیؓ نی صحیفہ مین یہہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدینہ حرام ہی درمیان عیر کی تور تک پس جو شخص کہ پیدا کری مدینہ مین بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب و سنت کی یا ٹھکانا دی بدعتی کو پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہین قبول کی جاتی اوس سی فرض اور نہ نفل اور جو شخص کہ توڑی مسلمان کی عہد کو پس اوسپر بھی ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی نہین قبول کی جاتی اوس سی فرض اور نہ نفل اور جو شخص کہ موالات کری ایک قوم سی بغیر اذن صاحبون اپنی کی پس اوسپر ہی لعنت خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیونکی نہین قبول کیجاتی اوس سی فرض اور نہ نفل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہہ بھی ہی کہ جو شخص کہ دعوی کرے طرف غیر باپ اپنی کی یعنی کہی کہ مین فلانی کا بیٹا ہون اور واقع مین اسکا ہی نہین یا نسبت کری اپنی کو طرف غیر مالکون اپنی کی پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہین قبول کی جاتی اوس سی فرض اور نہ نفل ف اوس چیز کی کہ اس صحیفہ مین ہی آیا ہی کہ لوگون نی آپس مین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مخصوص کیا ہی حضرت علی کو ساتھہ اور صحیفہ کی یعنی کتاب کی سوای قرآن کی اوسکی جواب مین حضرت علیؓ نے یہہ فرمایا کہ نہین لکھا ہی ہمنی حضرتؐ سی سوای قرآن کی اور اوس چیز کی کہ صحیفہ مین ہی اور صحیفہ سی مراد ورق کاغذ ہی کہ اوسمین احکام دیات کی اور اور بعضی احکام لکھی تھی اور وہ حضرت علیؓ کی تلوار کی غلاف مین رہتا تھا اور اون احکام مین یہہ حکم مدینہ کا بھی تھا کہ بیان کیا آور مدینہ حرام ہی یعنی بزرگ قدر ہی اور منع ہی اس مین ایسی چیز کرنی کہ باعث اوسکی حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کی حرام بمعنی حرم کی ہی یعنی مدینہ مانند حرم مکی کی ہی جو چیزین کہ حرم مکی مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بھی حرام ہین اور حد اس حرم کی درمیان عیر اور ثور کے ہی کہ یہہ دو پہاڑ ہین دونو طرف مدینہ مطہرہ کی اور لفظ صرف کی معنی ہین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کی معنی ہین نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضون نی کہا شفاعت اور بعضون نے کہا توبہ اور عہد مسلمانونکا ایک ہی الخ یعنی ایک یہہ بھی حکم لکھا ہوا تھا اوس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانونکا مانند شی واحد کی ہی سعی حاصل کرسکتا ہی ساتھہ اوسکی ادنا اونکا یعنی ادنا بھی اختیار عہد امان دینی کا رکھتا ہی اور اوسکی امان دینی سی اورونکو سعی کرنی اوسکی عہد پورا کرنی مین لازم ہوتی ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی مسلمانون مین سی ہی اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کی امان دیوی کسی کافر کو اور عہد کری اوس سے اور اپنی پناہ مین لاوی تو نہین جائز ہی کسیکو توڑنا اوسکا اور جو کوئی توڑی مسلمان کی عہد کو یعنی قتل کری اوس کافر کو یا لیلوی مال اوسکا تو اوسپر بھی لعنت ہی الخ اور جو شخص کہ موالات کری یعنی دوستی کری جانا چاہیی کہ ولا دو قسم پر ہی ایک تو ولاء موالات وہ یہہ ہی کہ عادت عرب کی تھی کہ آپس مین دوستی رکھتی تھی اور عہد باندہی تھی اور قسم کہاتی تھی کہ نیک و بد مین آپس مین شریک اور ممد و معاون رہینگے اور آپس مین ایک دوسری کی دوست سی دوستی رکھینگے اور دشمن سی دشمنی اور ایام جاہلیت مین امر ناحق و باطل پر بھی مدد کرتی تھی اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتی تھی اور اکثر اہل عجم عرب مین آنکر صحابہ سی عقد موالات باندہتی تھے اور دوسری ولاء عتاقت ہی کہ جسنی غلام آزاد کیا ہی اوس غلام پر حق ولاء ثابت ہوا کہ وقت نہونی عصبہ اوس غلام کی وہ آزاد کرنیوالا وارث اوس کا ہوتا ہی کہ ذوی الفروض سی جو کچھہ بچتا ہی وہ لیتا ہی پس احتمال ہی کہ مراد موالات سی یہان قسم اول ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ ایک شخص کی موالی یعنی دوست مذکور ہون تو نہ چاہیی کہ اور قوم کو موالی ٹھہراوی بغیر اذن موالی اپنی کی اس لیکر کہ اس مین ایک طرح کی عہد شکنی اور ایذا دیی ہی مسلمانون کو اور احتمال ہی کہ مراد ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی نسبت کری اپنی آزادی کو غیر آزاد کرنیوالی اپنی کی طرف تو مستحق لعنت ہوتا ہی جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہی غیر باپ کی طرف نسبت کرنی مین اسصورت مین قید بغیر اذن موالیہ کی بنابر غالب کے ہی کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ اگر غلام آزاد اذن چاہتا ہی اپنی مالک سی اس بات کا تو وہ اذن نہین دیتا پس اس سی کوئی یہہ نہ سمجھی کہ اگر مالک اذن دیدی تو نسبت کرنا غیر کیطرف درست ہو اس لیے

لہ بقطع نی اول احتمال کو بڑھایا ہی اور ولا علی ۱۲ فی دوم بھی ۱۲

Marfat.com

کہ جھوٹہ لازم آویگا اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ نے کچھ نہین لکھا حضرت سے سوای قرآن کے اور صحیفہ مذکورہ کی پس حضرتؓ کے قول سے صریح
باطل ہوتا ہے افترا رافضیہ کا کہ حضرت علیؓ کو آنحضرتؐ نے وصیت کی تھی ساتھہ خلافت کے اور اور اسرار کے اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزین بتائین کہ
اورونکو نہین بتائین پس یہہ سب دعوی باطل ہین اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے لکھنا علم کا ع ح **وعن** سعدٍ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انی احرم ما بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھا او یقتل صیدھا وقال للمدینۃ خیر لھم لو
کانوا یعلمون لا یدعھا احد رغبۃ عنھا الا ابدل اللہ فیھا من ھو خیر منہ ولا یثبت احد علی لاوائھا وجھدھا الا کنت لہ
شفیعا او شھیدا یوم القیمۃ رواہ مسلم اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون
درمیان دونو کنارون سنگستان مدینہ کی یہہ کہ کاٹے جاوین درخت خار دار اوسکے یا مارا جاوے شکار اوسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہے واسطے اونکے یعنی واسطے
رہنے والون مومنین اوسکی کے دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنی اسکی بھلائیکو تو نہ چھوڑین اوسکو اور نہ جاوین وہانسے اور کہین واسطے فراغت دنیا کی
نہ چھوڑیگا اوسکو کوئی بے رغبتی سے مگر بدلیگا اللہ اوسمین اوس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اوس سے یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہونا اوسکا بلکہ مفید ہوگا
اوسکو اور نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اوسکی سختی اور بھوک پر اور اوسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا یا فرمایا
کہ گواہ ہونگا یعنی اوسکی طاعت کا دن قیامت کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہ کاٹا جاوے الخ حمل کیا ہے اسکو علما ہمارے نے نہی تنزیہی پر اور بے رغبتی سے
یعنی جو کوئی بضرورت چھوڑیگا وہ اسمین نہین داخل ہے اور اخیر حدیث مین بشارت ہے اوسپر خاتمہ بخیر ہونے رہنے والون مدینہ کے اور تنبیہ ہے اسپر کہ لائق ہے
مومن کو یہہ کہ ہو صابر و شاکر اوپر رہنے کے حرمین شریفین مین اور نہ نظر کرے طرف ظاہر کی نعمتون اور جگہہ کیکے اسلیے کہ اصل نعمت نعمت آخرت کی ہے بسبب اس
حدیث کے اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصبر علی لاواء المدینۃ
وشدتھا احد من امتی الا کنت لہ شفیعا یوم القیمۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بھوک پر اور اوسکی محنت پر کوئی امت میری سے مگر کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے نقل کی
یہہ مسلم نے **وعنہ** قال کان الناس اذا رأوا اول الثمرۃ جاءوا بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اخذہ قال اللھم
بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا اللھم ان ابراھیم عبدک وخلیلک
ونبیک وانی عبدک ونبیک وانہ دعاک لمکۃ وانا ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک لمکۃ ومثلہ معہ ثم قال
یدعو اصغر ولید لہ فیعطیہ ذلک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے لوگ جسوقت دیکھتے نیا پھل لاتے اوسکو طرف نبی صلی اللہ
وسلم کے پس جسوقت کہ لیتے اوسکو حضرت کہتے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے پیچ میوے ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے پیچ گھر ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے
پیچ صاع ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے پیچ مد ہمارے کے یا الٰہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور جانی دوست تیرا اور نبی تیرا تھا اور تحقیق مین بندہ تیرا اور
نبی تیرا ہون اور تحقیق ابراہیم نے دعا کی تھی تجھسے واسطے مکے کے یعنی جو کہ اس آیت مین مذکور ہے فاجعل افئدۃ من الناس الخ اور مین دعا کرتا ہون تجھسے
واسطے مدینہ کے مانند اوس چیز کے کہ دعا کی ابراہیم نے تجھسے واسطے مکے کے اور مثل اوسکے ساتھہ اوسکے یعنی دوچند اوسکے کہ دعا کی ابراہیم نے سپر کہا ابوہریرہ نے
بلاتی حضرت بہت چھوٹے لڑکیکو اپنے اہل بیت مین سے پس دیتے اوسکو وہ پھل نقل کی یہہ مسلم **ف** برکت کے معنی ہین زیادہ ہونیکی اور ہمیشگی کی پس برکت
سے یہہ کی تو ظاہر ہے اور برکت شہر کی یہہ ہے کہ وسعت ہو شہر مین اور لوگ اوسمین بہت سے ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ مسجد بھی بڑھائی گئی اور شہر
بھی بڑھا اور خوب آباد ہوا مسلمانون سے اور صاع اور مد نام پیمانونکے ہین اونکی برکت سے مراد یہہ ہے کہ فراخی ہو رزق مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

جلیل اللہ تعالیٰ کے ہین اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہی خلیل سی لیکن حضرت نی یہہ صفت اپنی بیان نہ فرمائی اور اپنی کو فقط بندہ اور نبی کہی واسطی تواضع کی اور حضرت
نیا پہل لڑکی کو اس لیے دیتی تہی کہ تا وہ خوش ہو جاوی ۱۲ ع ۱۰ ح **وعن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ابراھیم حرم مکۃ
فجعلھا حراما وانی حرمت المدینۃ حراما ما بین مأزمیھا ان لا یھراق فیھا دم ولا یحمل فیھا سلاح لقتال ولا تخبط
فیھا شجرۃ الا لعلف رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق ابراہیم نی بزرگی دی مکہ کو یعنی ظاہر کی بزرگی
اوسکی پس گرد اناا وسکو حرام اور تحقیق مینی بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونو طرفون اوسکی کو سانہہ اوسکہ کہ نہ خونریزی کیجاوی اوس مین اور نہ
اوٹہایا جاوی اوسمین ہتیار واسطی لڑائیکی اور نہ جھاڑا جاوی اوسمین درخت یعنی پتی درخت کی مگر واسطی کہانی جانورون کی نقل کی یہہ مسلم **ف** کہا تو پیشتی
نی کہ حرمۃ المدینۃ جو فرمایا مراد اوس تحریم سی تعظیم ہی نہ اور احکام کہ متعلق ہین ساتہہ حرم کی اور دلیل اسپر یہہ قول حضرت کا ہی کہ نہ جھاڑا جاوی
اوسمین درخت مگر واسطی کہانی جانورون کی اور حرم مکہ کی جو درخت ہین اونکی پتی جھاڑنی کسی حال مین درست نہین ۱۲ ور شکار کرنا مدینہ مین بعضی صحابہ نی
حرام جانا ہی اور جمہور صحابہ نی نہین انکار کیا ہی پرند جانورونکی شکار کرنیکا مدینہ مین اور نہین پہونچی ہی ہمکو اس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی نہی البتی طریق
سی کہ اعتماد کیا جاوی اوسپر انتہی کلامہ ۱۲ ع ملا علی رحمہ اللہ نی اس مقام کو خوب تفصیل سی لکہا ہی جو چاہی اونکی شرح مین دیکہہ لے **وعن** عامر بن سعد
ان سعدا رکب الی قصرہ بالعقیق فوجد عبدا یقطع شجرا او یخبطہ فسلبہ فلما رجع سعد جاءہ اھل العبد فکلموہ
ان یرد علی غلامھم او علیھم ما اخذ من غلامھم فقال معاذ اللہ ان ارد شیئا نفلنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وابی ان یرد علیھم رواہ مسلم اور روایت ہی عامر بن سعد سی یہہ کہ سعد سوار ہوئی طرف محل اپنی کی کہ عقیق مین تہا پس پایا ایک
غلام کو کہ کاٹتا تہا درخت یا جھاڑ تا تہا پتی اوسکی پس چہین لیی سعد نی کپڑی اوس غلام کی پس جب پہری سعد یعنی طرف مدینہ کی آئی اونکی پاس مالک غلام
کی پس گفتگو کی اونسی یہہ کہ پہیر دین اونکی غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہی غلام اونکی سی یعنی کپڑی اوسکی پس کہا سعد نی پناہ خدا کی یہہ کہ پہیر دون مین اوس
چیز کو کہ دلوائی ہی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نہ مانا یہہ کہ پہیر دین اونپر نقل کی یہہ مسلم **ف** سعد سی مراد سعد بن ابی وقاص ہین کہ عشرہ مبشرہ
سی تہی اور عقیق نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی اور یا اونپر یہہ شک راوی سی ہی کہ اون مالکون نی علی غلامہم کہا یا بجای علی غلامہم کے علیہم کہا یعنی ہمکو دید و جو کچہہ کہ لیا ہی
ہماری غلام سی اور دلوائی ہی یعنی اذن دیا ہی اسکا کہ جو کوئی دیکہی کسیکو شکار کرتی یا درخت کاٹتی مدینہ مین چہین لیوین کپڑی اوسکی یہہ حدیث منسوخ ہی
یا تاویل کی گئی ہی کہ یہہ امر بنا بر زجر و تنبیہ کی تہا اور کہا طیبی نی کہ مشہور مذہب مالک اور شافعی مین یہہ ہی کہ نہین لازم آتا بدلہ پیچ شکار مدینہ کی اور کاٹنی
درخت اوسکی کو بلکہ یہہ حرام ہی بغیر لازم آنی بدلہ کی اور کہا بعضون نی کہ واجب ہی بدلہ مانند حرم مکہ کی اور بعضون نی کہا کہ حرام ہی نہین انتہی یہہ
مذہب ہمارا ہی لیکن مکروہ ہی ۱۲ ع **وعن** عائشۃ قالت لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وعک ابو بکر وبلال
فجیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد وصححھا وبارک لنا فی
صاعھا ومدھا وانقل حماھا فاجعلھا بالجحفۃ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ مین تپ مین ہوی ابو بکر اور بلال پہر آئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی مینی اونکو پس فرمایا الہی دوست کر تو ہمارے
مدینہ کو مانند دوستی ہمارے مکہ کو بلکہ زیادہ تر اوس سی اور درست کر تو آب و ہوا مدینہ کو اور برکت دی واسطی ہمارے بیچ صاع اسکی کے اور مد اسکی کے اور
نکال اسکی تپ کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اوسکی وبا کو اور رکہ اوسکو جحفہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** آیا ہی کہ حضرت عائشہ نی
حضرت ابو بکر رض سی حالت تپ مین پوچہا کہ کیا حال ہی آپکا وہ اوسوقت آواز بلند سی ذکر مکہ کا اور اوسکی ہوای موافق کا اور مکانات کا اور لطافت

پہاڑ و نگاہ غیر فلک کرز لگی حضرت عائشہ ذیہہ حال حضرت سی عرض کیا اوسپر حضرت نی دعای منکور مانگی اور جحفہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اوس زمانہ مین وہان یہود رہتی تہی اور آیا ہی کہ زمین مدینہ مین پہلی ہجرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم سی وبا اور بیماری بہت تہی پس حکم کیا حضرت نی اوسکو کہ زمین کفار مین جاوی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی بدعا کرنی کفار پر ساتہہ امراض موت وہلاک کی اور خراب ہونی شہرون اونکی کی ع ج **وعن** عبد اللہ بن عمر فی دعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینۃ رأیت امرأۃ سوداء ثائرۃ الرأس خرجت من المدینۃ حتی نزلت مہیعۃ فتاولتہا ان وباء المدینۃ نقل الی مہیعۃ وہی الجحفۃ رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی بیچ حدیث خواب دیکہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مقدمہ مدینہ کی کہ دیکہی مینی ایک عورت کالی پراگندہ بال نکلی مدینہ سی یہانتک کہ اوتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس تعبیر ٹہرائی مینی اوسکی یہہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف مہیعہ کی کہ نام جحفہ کا ہی نقل کی یہہ بخاری نز **وعن** سفیان بن ابی زہیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول یفتح الیمن فیاتی قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون ویفتح الشام فیاتی قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون ویفتح العراق فیاتی قوم یبسون فیتحملون ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون متفق علیہ اور روایت ہی سفیان بن ابی زہیر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعدارون اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اونکی اگر جانین یعنی بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چہوڑین اوسکو اور فتح کیجاویگی شام پہر آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعدارون اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعدارون اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نز **ف** یعنی یہہ شہر اسلام مین فتح ہوون گے اور لوگ واسطے طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتون فانیہ اونکی کی مدینہ سی مع اہل وعیال اور تابعدارون کی نکل کر وہان جاکر رہین گے اور اگر جانین حقیقت حال کی اور سعادت مبداء ومعاد کی تو وہانسی نہ نکلین ج **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بقریۃ تاکل القری یقولون یثرب وہی المدینۃ تنفی الناس کما تنفی الکیر خبث الحدید متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امر کیا گیا ہون مین ساتہہ ہجرت کرنیکی ایسی بستی مین کہ غالب آتی ہی سب بستیون پر کہتے ہین اوسکو یثرب اور وہ مدینہ ہی دور کرتا ہی مدینہ بری آدمیون کو جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نز **ف** غالب آتی ہی سب بستیون پر یعنی جو کوئی اوسمین رہتا ہی غالب ہوتا ہی اور فتح کرتا ہی اور شہرونکو یہہ خاصیت ہی اوس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اوسمین آتا ہی اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہی پہلی قوم عمالقہ آئی اوس مین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتون کو بعد ازان یہود آئی وہ غالب ہوے عمالقہ پر پہر انصار پہونچی وہ غالب ہوے یہود پر پہر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجر رضی اللہ عنہم آئی اونکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق سے مغرب تک لے لیا اور اوس شہر کا نام پہلی یثرب اور اغرب تہا اور پروزن مسجد کی جب حضرت وہان تشریف لائی تو اوسکا نام مدینہ رکہا بسبب تمدن اور اجتماع لوگون کی اوسمین اور منع فرمایا کہ اوسکو یثرب نہ کہا کرین یا تو اسلیی کہ وہ نام جاہلیت کا تہا یا اسلیی کہ وہ مشتق ہی ثرب سی بمعنی ہلاک و فساد کی یا اسلیی کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تہا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہی کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہی چاہیی کہ دس بار مدینہ کہے تا تدارک تلافی اوسکی کرے اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ استغفار کری اسمین مراد بری آدمیون سے اہل کفر و شرک ہین کہ وہانسے

Marfat.com

بسبب قوۃ اسلام کے نکالدی گئی ہے ح **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالیٰ سمی المدینۃ
طابۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالیٰ نی نام رکھا مدینہ کا طابہ نقل کی یہہ مسلم نے
ف یعنی اللہ تعالیٰ نی نام اسکا کہا اوپر زبان حبیب اپنے کی طابہ اور ایک روایت مین ہی طیبہ یعنی پاک و خوش کی کہ پاک ہی نجاستون شرک کی سی اور موافق ہی
ہوا اوسکی طبیعتون سلیم کو اور خوش ہین رہنے والے اوسکے ح **وعن** جابر بن عبد اللہ ان اعرابیا بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاصاب الاعرابی وعک بالمدینۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اقلنی بیعتی فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم جاءہ فقال اقلنی بیعتی فابی ثم جاءہ فقال اقلنی بیعتی فابی فخرج الاعرابی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثہا
وتنصع طیبہا متفق علیہ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ تحقیق ایک اعرابی نی بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی رہنے پر پاس حضرت کے
پس پہونچی اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنی شدت کی تپ ہوئی کہ مکروہ جانا اوسنے رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہانسی پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور
کہا ای محمد پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر آیا حضرت کی پاس اور کہا پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر آیا حضرت کی پاس اور کہا کہ پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا حضرت نی پھر نکل گیا اعرابی یعنی مدینہ سی بغیر اذن
حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ مدینہ مانند بھٹی کی ہی دور کرتا ہی میل اپنی کو اور خالص کرتا ہی اچھی اپنی کو یعنی نکال دیتا ہے
بری آدمی کو اور خالص کرتا ہی آدمی پاک کو آدمی پلید سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت نی انکار کیا بیعت کی پھیر دینے کا اس لیے کہ نہین جائز تہا
پھیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پھیر دینا بیعت اقامت کا ساتھہ حضرت کی اور لکھا ہی علمانی نی کہ یہہ نکالنا مدینہ کا بری آدمیونکو اور خالص کرنا
اچھونکو یا تو حضرت کی زمانہ مین تہا یا اخیر زمانہ مین ہوگا کہ جب دجال نکلیگا تو ہلایا اور جھاڑا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلیگا اور جاویگا طرف دجال
کی ہر کافر و منافق اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ہر زمانہ مین ہو ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم
الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارہا کما ینفی الکیر خبث الحدید رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنے کو جیسیکہ دور کرتی ہی بھٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر راہون یا دروازون مدینہ کی فرشتے نگہبان ہین نہین داخل ہوگی اوس مین ہماری
طاعون اور نہ دجال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** طاعون نام ایک بیماری کا ہی غیر وبا کی وہ بیماری حضرت کی دعا سی مدینہ مین نہین ہوتی یہہ صریح
معجزہ ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا + شیخ ولی اللہ فی المسوی + اور حضرت شیخ رح نی طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہی اور لکھا ہی کہ نہ داخل ہوگا وبا
کا وقت نکلنے دجال کے ہوگا یا ہمیشہ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من بلد الا سیطأہ الدجال الا
مکۃ والمدینۃ لیس نقب من انقابہا الا علیہ الملئکۃ صافین یحرسونہا فینزل السبخۃ فترجف المدینۃ باہلہا
ثلث رجفات فیخرج الیہ کل کافر و منافق متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شہر
مگر کہ پایمال کریگا اوسکو دجال سوای مکہ اور مدینہ کے نہین کوئی راہ راہون مدینہ کے سی یا ہر ایک مکہ اور مدینہ کے سی مگر کہ اوسپر ہین فرشتے صف باندہے
ہوئے نگہبانی کرتے ہین اوسکی پس اوتریگا دجال نزدیک ہین شور ہین کہ باہر ہی مدینہ سی پس ہلیگا مدینہ ساتھہ رہنے والون اپنی کے تین بار ہلنا پس
نکلیگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

لَا یَکِیْدُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مکر کریگا مدینہ والونسی کوئی مگر کہ گھل جاویگا جیسا کہ گھلتا ہی نمک پانی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یزید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد واقعہ حرہ کی بیماری حق اور سل کی سی ہلاک ہوگیا ۔ح **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَابَّۃٍ حَرَّکَھَا مِنْ حُبِّھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جسوقت کہ آتی سفر سی پس دیکھتی طرف دیوارون مدینہ کی دوڑاتی اونٹ اپنی کو اور اگر ہوتی دابہ پر یعنی گھوڑی یا خچر یا مانند انکی پر جلد چلاتی اوسکو بسبب محبت مدینہ کی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْہُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَہٗ اُحُدٌ فَقَالَ ھٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ احد پس فرمایا یہہ پہاڑ ہی دوست رکھتا ہی ہمکو اور دوست رکھتی ہین ہم اسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیم نی حرام کیا مکہ کو یعنی ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور تحقیق مین حرام کرتا ہون اس جگہہ کو کہ درمیان دونو طرفون سنگستان مدینہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تحقیق یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر اسلیے کہ پیدا کیا ہی اللہ تعالیٰ نی علم اور فہم اور محبت وعداوت جمادات مین بھی جیسیکہ لائق حال اونکی کی ہین خصوصًا محبت انکی انبیا اور اولیا کی ساتھہ خصوصًا سید انبیا اور سلطان اولیا سی کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کی ہین اور جسکو خدا دوست رکھتا ہی اوسکو سب چیز دوست رکھتی ہی اسلیے کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اوسکی ہین چنانچہ رونا تنہ کھجور کا حضرت کی مفارقت سی دلیل صریح ہی اس دعوی کی اور مین حرام کرتا ہون یعنی بزرگ کرتا ہون پس حرام سی یہہ نہین مراد ہی کہ مانند مکہ کی حرام ہی یعنی اوسکی درخت کاٹنی وغیر ذلک درست نہین ۔ح **وَعَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی احد پہاڑ ہی کہ دوست رکھتا ہی ہمکو اور دوست رکھتی ہین ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا یَصِیْدُ فِیْ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَہٗ ثِیَابَہٗ فَجَاءَ مَوَالِیْہِ فَکَلَّمُوْہُ فِیْہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ ھٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا یَصِیْدُ فِیْہِ فَلْیَسْلُبْہُ فَلَا اَرُدُّ عَلَیْکُمْ طُعْمَۃً اَطْعَمَنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَیْکُمْ ثَمَنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہی سلیمان بن ابی عبداللہ سی کہ کہا دیکھا مینی سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تہا بیچ حرم یعنی گردی مدینہ کی وہ حرم کہ حرام ٹھہرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس چھین لیا سعد نی کپڑے اوسکے پس آئے مالک اوسکے اور کلام کیا سعد سی بیچ مقدمہ اوسکی کی پس کہا سعد نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حرام ٹھہرائی ہی یہہ حرم اور فرمایا ہی کہ جو شخص پکڑے اوس کیسکو کہ شکار کرتا ہوا وسمین پس چاہیی کہ چھین لے اسباب اوسکا پس نہین پہیرونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دلوائی ہی مجکو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ولیکن اگر چاہو تم دون ہین تمکو مول اوسکا یعنی ازراہ احسان کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وَعَنْ** صَالِحٍ مَوْلًی لِسَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِیْدًا مِنْ عَبِیْدِ الْمَدِیْنَۃِ یَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ فَاَخَذَ مَتَاعَھُمْ وَقَالَ یَعْنِیْ لِمَوَالِیْھِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰی اَنْ یُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ شَیْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْہُ شَیْئًا فَلِمَنْ اَخَذَہٗ سَلَبُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہی صالح سی کہ غلام آزاد تہا سعد کا یہہ کہ تحقیق سعد نی پاتی کتنو ایک غلام غلامون مدینہ کی سی کہ کاٹتی تہی درخت مدینہ کا پس لیا سعد نی اسباب اونکا اور کہا یعنی غلامونکی مالکون کو کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تہی یہہ کہ کاٹا جاوی درخت مدینہ کی سی کچہہ اور فرمایا

جو کا ذکر میں ہی کچھ پس اسباب اوسکا واسطے اوس شخص کے ہی کہ پکڑے اوسکو نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** صواب یہہ ہی عن صالح عن مولی لسعد لفظ عن لکھنے والون سے رہ گیا ہی یا مصنف کو سہو ہوا اسلیے کہ صالح غلام سعد کا نہین ہی بلکہ صالح مولی توامہ کا ہی اوسنے مولی سعد کی سے روایت کی ہے **وَعَنِ** الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهٗ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ وَجٍّ ذَكَرُوْا اَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ اَنَّهٗ بَدَلَ اَنَّهَا اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار وج کا اور درخت خاردار اوسکو حرام ہین حرام کیے گئے ہین واسطے اللہ کے نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ وج ذکر کیا علمانے کہ تحقیق وہ ایک جانب ہی طائف کی اور کہا خطابی نے لفظ انہ بدل انہا کو **ف** واسطے اللہ کے یعنی بموجب حکم اللہ تعالیٰ کے یا واسطے دستون اوسکی کے یعنی غازیون کے اور لکھا ہی علمانے کہ حرمت وج کی بطریق حمی کی تہی یعنی اوس مین روندنے کو ہوئی تہی غازیون کے گھوڑونکو اسلیے حرام تہا اوسمین جانا شکار کے لیے اور اوسمین سے درخت وغیرہ کاٹنا غیر غازیونکو نہ یہہ کہ حرمت اوسکی بطریق حرم کے تہی اور اگر بطریق حرم کے تہی تو ایک وقت مخصوص مین تہی پھر منسوخ ہوئی اور کہا شافعی نے کہ نہ شکار کیا جاوے اوس مین اور نہ درخت اوسکا کاٹا جاوے لیکن ضمان یعنی بدلہ اوس مین نہین ذکر کیا ہی + ع + ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طاقت رکھے یہہ کہ مرے مدینہ مین پس چاہیے کہ مرے مدینہ مین پس تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطے اوس شخص کے کہ مرے مدینہ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کے **ف** اوّل جملہ حدیث کے معنی یہہ ہین کہ جو کوئی رہ سکے مدینہ مین یہانتک کہ آوے اوسکو موت پس چاہیے کہ رہے اوسمین یہانتک کہ مرے اوس مین کہ مین شفاعت اوسکی کرونگا اگر گنہگار ہوگا گنہ بخشواؤنگا اور اگر نیک کار ہوگا تو درجہ اوسکا بلند کرواؤنگا اور مراد شفاعت سی خاص شفاعت ہی کہ جیسی وہانکے رہنے والونکے لیے ہوگی ویسی اور ونکے لیے نہین ہونیکی والا شفاعت عام حضرتؐ کی سب مسلمانونکے لیے ہوگی پس افضل یہہ ہے کہ جسکی عمر بڑی ہو یا کشف وغیرہ سے معلوم ہو کہ موت قریب پہونچی تو وہ مدینہ منورہ مین جا رہے تا اس نعمت عظمیٰ کو پہونچ کیا خوب دعا ہی حضرت عمرؓ کی اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یا الٰہی یہہ دولت ہمسی بی زرد بی پر کو بھی نصیب کر آمین یا ارحم الراحمین + ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَبُ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر بستی بستیون اسلام کی سی خراب ہونے مین مدینہ ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی قریب قیامت کے سب شہر وغیرہ ویران ہونگے اور مدینہ سبکی پہچی ویران ہوگا یہہ فضیلت حضرتؐ کی برکت سی مدینہ کو حاصل ہوئی + ع **وَعَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّكَ وَاَصْحَابَكَ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةُ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی جریر بیٹے عبد اللہ کے سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی کی طرف میری کہ جو تو اور تیرے ان یہ تین اصحاب ہین سی اوتروگے تم یعنی رہنے کو لیے سو وہی ہے گہر ہجرت تمہاری کا مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** بحرین ایک جزیرہ ہی دریای عمان مین اور قنسرین نام ہی ایک شہر کا شام کے شہرون مین سی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ ان تین جگہون مین سی جہان چاہو ہجرت کرو سو حضرت اختیار دیگئے ان جگہون مذکورہ کے رہنے مین پھر آخر کو مدینہ معین ہوا + **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

Marfat.com

فصل تیسری **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لہا یومئذ سبعۃ ابواب
علی کل باب ملکان رواہ البخاری ترجمہ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین داخل ہونیکا مدینہ مین خوف کانی دجال کا اور
مدینہ کی اوسدن یعنی دن نکلنی دجال کی سات دروازی ہونگی یعنی سات راہین ہونگی ہر دروازی پر دو دو فرشتی ہونگی یعنی دائین بائین محافظت کے
لیی نقل کی یہہ بخاری **ز و عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من
البرکۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ یا الٰہی گردان مدینہ مین دوچند اوس برکت سی کہ گردانی تو نی
مکہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ز ف** یعنی مدینہ کی قوت مین بہ نسبت قوت مکہ کی دوچند برکت دی اور یہہ منافی نہین ہی ہونی مکہ کی افضل
اوس سی باعتبار زیادہ ہونی حسنات کی ع **و عن** رجل من ال الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زارنی متعمدا
کان فی جواری یوم القیمۃ ومن سکن المدینۃ وصبر علی بلائہا کنت لہ شہیدا او شفیعا یوم القیمۃ ومن مات فی
احد الحرمین بعثہ اللہ من الآمنین یوم القیمۃ اور روایت ہی ایک شخص سی کہ اولاد خطاب کی سی تہا نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرمایا جس شخص نی زیارت کی میری قصد کر کر ہوگا ہمسایگی اور پناہ میری کی اوس دن قیامت کی اور جو شخص کہ رہا مدینہ مین اور صبر کیا اوسکی
سختیون پر ہونگا مین واسطی اوسکی یعنی طاعت اوسکی کی گواہ اور شفاعت کرنیوالا یعنی اوسکی گناہونکی دن قیامت کی اور جو شخص کہ مریگا ہمچو ایک
کی دونو حرمونمین سی یعنی مکہ مدینہ کی اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالیٰ امن والون مین سی یعنی امن مین ہوگا خوف بڑی سی دن قیامت کی **ف** قصد کر
یعنی خاص میری زیارت کی لیی آیا بنظر ثواب کی نہ واسطی تجارت اور سنانی اور دکہانی اور مانند انکی کی حاصل یہہ کہ کوئی غرض دنیوی نہ درپیش تہی مجضر
میری زیارت کی لیی آیا ع **و عن** ابن عمر مرفوعا من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی رواہما البیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جس شخص نی حج کیا پہر زیارت کی میری قبر کی پیچہی مرنی میری کی ہوگا مانند اوس
شخص کے زیارت کی میری بیچ زندگی میری کی نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی فی شعب الایمان مین **ف** یعنی اس لیی کہ حضرت حیات النبی مین
اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ مناسب تر یہہ ہی کہ زیارت بعد حج کی کری اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جو کوئی زیارت
کری قبر شریف میری کی واجب و لازم ہوتی ہی اوسکی لیی شفاعت میری اور اور روایت مین آیا ہی کہ جسنی حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری
پس تحقیق ظلم کیا مجہپر اور اور روایت مین آیا ہی کہ جسنی قصد کیا طرف مکہ کی یعنی حج کی لیی پہر قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہونیکا میری مسجد
مین تو اوسکی لیی دو حج مبرور یعنی مقبول لکہی جاتی ہین ع جذب القلوب **و عن** یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
جالسا وقبر یحفر بالمدینۃ فاطلع رجل فی القبر فقال بئس مضجع المؤمن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئسما
قلت فقال الرجل انی لم ارد ہذا انما اردت القتل فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مثل القتل فی
سبیل اللہ ما علی الارض بقعۃ احب الی ان یکون قبری بہا منہا ثلث مرات رواہ مالک مرسلا روایت ہی یحیی بن سعید سی
یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیٹہی اور ایک قبر کہودی جاتی تہی مدینہ مین پس جہانکا ایک شخص نی قبر مین اور کہا بری خوابگاہ مومن
کی ہی یعنی یہہ قبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بری ہی وہ چیز کہ کہی تو نی کہا اوس شخص نی کہ تحقیق مینی نہین ارادہ کیا اسکا سوا اسکی نہین کہ ارادہ کیا مینی
قتل فی سبیل اللہ کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی کوئی چیز مانند قتل فی سبیل اللہ کی نہین ہی زمین پر کوئی جگہہ کہ محبوب تر ہو
نزدیک میری کہ ہو قبر میری اوس مین مدینہ سی تین بار فرمائی حضرت نی یہہ بات روایت کی یہہ مالک نی بطریق ارسال کر **ف** بری ہی وہ چیز

Marfat.com

یعنی اس لیے کہ برا کہا تو نے قبر مومن کو باوجودیکہ قبر اسکی باغ ہی باغون جنت کی سے اوس نے کہا کہ یہہ ارادہ مینے نہین کیا کہ قبر مطلق بری خوابگاہ ہی بلکہ یہہ ارادہ کیا تہا مینے کہ شہید ہونا اللہ کی راہ مین بہتر ہی گہر مین مرنے سے حضرت نے اوسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہین ہی کوئی چیز مانند شہید ہونیکے راہ خدا مین پہر ذکر کی فضیلت اوسکی کہ مرے اور دفن کیا جاوے مدینہ مین برابر ہی کہ شہید ہو یا غیر شہید ہو ساتہہ اس عبارت کے کہ نہین زمین پر الخ **وعن** ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بوادی العقیق یقول اتانی اللیلۃ آت من ربی فقال صل فی ھذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ وفی روایۃ وقل عمرۃ وحجۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا عمر ابن خطاب نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تہے بیچ وادی عقیق کے فرماتے آیا میرے پاس آجکی رات ایک آنیوالا پروردگار میرے کی طرف سے یعنی فرشتہ اور کہا نماز پڑہ اس جنگل مبارک مین اور کہہ عمرہ حج مین اور ایک روایت مین ہی کہ کہہ عمرہ اور حج یعنی نماز اوس مین مانند عمرہ اور حج کی ہی نقل کی یہہ بخاری **ف** وادی عقیق نام ایک جنگل کا ہی مدینہ کی جنگلون مین سے اور کہہ عمرہ حج مین یعنی وہان کی نماز کو گن برابر عمرے کو کہ حج مین ہو مقصود بیان کرنا فضیلت نماز کا ہے اوس جنگل مین کہ حکم عمرہ اور حج کا رکہتی ہی اور فضائل مدینہ منورہ کے سوای فضائل مذکورہ کے اور بہی بہت منقول ہین لکہا ہی علماء نے کہ حکیم مطلق جل وعلی نے بیچ مٹی اور میوون اس شہر پاک کے شفا رکہی ہی اکثر حدیثون مین آیا ہی کہ مدینہ کو غبار مین شفا ہی ہر بیماری سے اور بعضے طرق مین آیا ہے کہ شفا ہی جذام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ علاج تب کا ساتہہ اوس خاک پاک کے کرین اور مدینہ منورہ مین صحابہ اور تابعین سے یہہ بات ارثاً چلی آئی ہی اور بیچ لیجانے اس مٹی کے واسطے دوا کے آثار وارد ہوئے ہین اور اکثر علما نے اس علاج کو تجربہ کیا ہی شیخ مجد الدین فیروز آبادی فرماتے ہین کہ مینے خود اسکا تجربہ کیا ہی کہ میرا غلام برس دن کا ملی سے عارضہ تپ مین گرفتار تہا مینے یہہ مٹی تہوڑیسی پانی مین ڈالی اور اوس غلام کو پلائی دو تین دن صحت پائی اور مینے بہی یعنی حضرت شیخ عبد الحق نے تجربہ اس معالجہ کا کیا جن ایام مین کہ مین وہان وارد تہا گرفتار ہوا تپ عارضہ آماس قدمون کی کہ باتفاق طبیبون کے اس سے خوف ہلاک کا ہی طلب شفا کے ساتہہ اسی خاک پاک کی تہوڑی سی دنون مین ساتہہ بہت سہل طریق کے اس عارضہ سے نجات پائی اور شفا طلب کرنے مدینہ کی بیمارونسے صحیحین کی حدیث مین آئی ہی کہ جو کوئی سات کہجورین عجوہ کہ ایک قسم ہی کہجور کی نہار منہ کہاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اسی تاثیر نہین کریگا اور اور بزرگی اس شہر کی یہہ ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو وصیت کی تہی اوس شہر شریف کے رہنے والونکی تعظیم وتکریم کی کہ لائق ہی امت میریکو کہ محافظت کرین حرمت ہمسایون میری کی اور بیچ رعایت حقوق اونکی کے قصور نکرین اور جو کچہ اونسے صادر ہو مواخذہ نکرین اور حتی المقدور درگذر کرین جبتک کہ یہہ پرہیز کرین کبائر سے یعنی جبکہ کبیرہ کرین تو جو کچہ حکم شریعت ہو بیچ حق اللہ کے اور حق بندونکے قائم کرین جو کوئی حفاظت انکی حرمت کی کریگا روز قیامت کے مین اوسکا گواہ اور شفاعت کرنیوالا ہونگا اور جو کوئی حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نرکہیگا پلایا جاویگا طینت الخبال سے اور طینت الخبال ایک حوض ہی دوزخ مین کہ اوس مین پیپ لہو دوزخیونکا جمع ہوتا ہی اور آیا ہی کہ ایک روز حضرت نے اپنے دست مبارک اوٹہائے اور دعا کی کہ خداوندا جو کوئی ساتہہ میرے اور میرے شہر والون کی بدیکا خیال کریگا جلدی اوسکو ہلاک کر اور فرمایا حضرت نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراوے گویا مجہے ڈرایا اور نسائی مین آیا ہی کہ جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو ارراہ ظلم کے ڈراویگا اوسکو اور ہوگی اوسپر لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کوئی عمل اوسکا نہین مقبول نہ فرض اور نہ نفل اور آداب وہانکے یہہ ہین کہ جسقدر وہان رہے اوسکو غنیمت جانے اور حتی الامکان حاضر مسجد شریف مین رہے اور اعتکاف اوس مین کرے اور ہر نماز اور تمام اوقات کو صرف نماز روزہ اور درود اور طاعات مین کرے اور اگر مسجد مین ہو نظر حجرہ شریفہ سے نہ اوٹہاوے اور اگر باہر ہو قبہ شریفہ پر نظر رکہے ساتہہ ہیبت اور تعظیم اور خضوع اور خشوع کے کہ حکم اوسکا بیچ استحباب کے حکم نظر کرنیکا طرف کعبہ کے ہی اور نورانیت